وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا

رسول خدا جو کچھ تم کو دیں اس کو لے لو اور جس سے منع فرمائیں اس سے باز آجاؤ

سُنَن ابوداؤد شریف مترجم

جلدِ دوم

امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث سجستانی رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ

علامہ وحید الزمان رحمۃ اللہ علیہ

اسلامی کتب خانہ

فضل الٰہی مارکیٹ ○ چوک اردو بازار ○ لاہور

نام کتاب ———— سنن ابوداؤد شریف مترجم

مؤلف ———— امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث سجستانی رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ ———— علامہ وحید الزمان رحمۃ اللہ علیہ

ناشر ———— اسلامی کتب خانہ

طابع ———— ممتاز احمد

پرنٹر ———— رضا پرنٹرز

نوٹ

قارئین سے درخواست ہے کہ ہماری تمام تر کوشش (اچھی پروف ریڈنگ، معیاری پرنٹنگ) کے باوجود اس بات کا امکان ہے کہ کہیں کوئی لفظی غلطی یا کوئی اور خامی رہ گئی ہو تو ہمیں مطلع فرمائیں تاکہ آئندہ اشاعت میں اس غلطی یا خامی کو دور کیا جائے۔ شکریہ!

(ادارہ)

فہرست مضامین
(جلد نمبر 2)

گیارہواں پارہ ﴿ ١١ ﴾

١ – حدثنا هارون بن عبد الله حدثنا محمد ويعلى ابنا عُبيد قال حدثنا محمد بن إسحق عن ابن أبي نجيح عن مجاهد عن عبدالرحمن بن أبي ليلى عن علي رضي الله عنهم قال لما نحر رسول الله ﷺ بدنه فنحر ثلاثين بيده وامرني فنحرت سائرها *

١۔ ہارون بن عبداللہ، محمد و یعلیٰ ابنا عبید سے، محمد بن اسحاق، ابن ابی نجیح، مجاہد، عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ، حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نحر کیا اپنے اونٹوں کو تیس کو اپنے ہاتھ سے پھر مجھ کو حکم کیا میں نے جس قدر باقی تھے ان کو نحر کیا

تشریح: اونٹ کو نحر کرنا افضل ہے اور گائے بکری کو ذبح کرنا اور نحر کی کیفیت آگے آتی ہے

٢ – حدثنا إبراهيم بن موسى الرازي أخبرنا عيسى ح و حدثنا مسدد أخبرنا عيسى وهذا لفظ إبراهيم عن ثور عن راشد بن سعد عن عبد الله بن عامر بن لحي عن عبد الله بن قُرط عن النبي ﷺ قال إنَّ أعظمَ الأيام عند الله تبارك وتعالى يومُ النحر ثم يومُ القرّ قال عيسى قال ثورٌ وهو اليومُ الثاني وقال وقُرِّب لرسول الله ﷺ بدناتٌ خمسٌ أو ستٌّ فطفقن يزدلفن إليه بأيتهن يبدأ فلمّا وجبتْ جنوبها قال فتكلّم بكلمةٍ خفيةٍ لم أفهمها فقلتُ ما قال قال من شاء اقتطع *

٢۔ ابراہیم بن موسیٰ الرازی، مسدد، عیسیٰ (یہ ابراہیم کا لفظ ہے) ثور، راشد بن سعد، عبداللہ بن عامر بن لحی، عبداللہ بن قرط سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سب دنوں سے بڑا اللہ کے نزدیک یوم النحر ہے (دسویں ذی الحجہ کی) پھر یوم القر یعنی اس کے بعد کا دن (گیارہویں تاریخ) "قر" اس واسطے اس دن کا نام ہوا کہ اس دن لوگ منیٰ میں قرار اور آرام کرتے ہیں) راوی نے کہا کہ اس دن رسول اللہ ﷺ کے سامنے پانچ چھ اونٹ لائے گئے (نحر کے لیے) ہر ایک ان میں سے آپ کے نزدیک ہوتا جاتا تھا تاکہ پہلے اس کو ذبح کریں (یہ آپ کا معجزہ تھا کہ جانور بھی خوشی سے اللہ کی راہ میں اپنے تیئں نثار کرنا چاہتے تھے) جب وہ نحر کئے گئے اور گر پڑے اپنی کروٹوں پر اس وقت آپ نے آہستہ سے کچھ فرمایا پوچھا تو معلوم ہوا کہ آپ نے فرمایا جو چاہے ان میں سے گوشت کاٹ کرلے جائے

٣ – حدثنا محمد بن حاتم حدثنا عبد الرحمن بن مهديٍّ حدثنا عبد الله بن المبارك عن حرملة بن عمران عن عبد الله بن الحارث الأزديّ قال سمعتُ غُرفة بن الحارث الكنديَّ قال شهدتُ رسول الله ﷺ في حجّة الوداع وأُتي بالبُدن فقال ادعُوا لي أبا حسن فدُعي له عليٌّ رضي الله عنهم فقال له خذ بأسفل الحربة وأخذ رسول الله ﷺ بأعلاها ثم طعنا بها في البُدن فلمّا فرغ ركب بغلته وأردف عليًّا رضي الله عنهم *

٣۔ محمد بن حاتم، عبدالرحمن بن مہدی، عبداللہ بن المبارک، حرملہ بن عمران، عبداللہ الحارث الازدی، عرفۃ بن الحارث الکندی سے روایت ہے کہ میں موجود تھا رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حجۃ الوداع میں اونٹ لائے گئے آپ نے فرمایا بلاؤ ابوالحسن (کنیت ہے حضرت علی کی) کو وہ بلائے گئے آپ نے ان سے فرمایا تم برچھے کا نیچے کا کونہ پکڑو اور رسول اللہ ﷺ نے اوپر کا کونہ پکڑا پھر نحر کیا اونٹوں کو جب فارغ ہوئے تو خچر پر سوار ہوئے اور علی کو اپنے پیچھے بٹھالیا۔

١ – باب كيف تُنحرُ البُدنُ *

١۔ نحر کرنے کا طریقہ

٤ – حدثنا عثمان بن أبي شيبة حدثنا أبو خالدٍ الأحمر عن ابن جُريج عن أبي الزُّبير عن جابرٍ وأخبرني عبد الرحمن بن

٤۔ عثمان بن ابی شیبہ، ابو خالد الاحمر، ابن جریج، ابی الزبیر، جابر، عبدالرحمن بن ثابت سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحاب اونٹ

سابط أن النبي ﷺ وأصحابه كانوا ينحرون البدنة معقولة اليسرى قائمة على ما بقي من قوائمها *

کا بایاں پاؤں باندھ کر [illegible] اس کو نحر کرتے تھے۔

٥–حدثنا أحمد بن حنبل حدثنا هشيم أخبرنا يونس أخبرني زياد بن جبير قال كنت مع ابن عمر بمنى فمر برجل وهو ينحر بدنته وهي باركة فقال ابعثها قياما مقيدة سنة محمد ﷺ

۵۔ احمد بن حنبل، ہشیم، یونس، زیاد بن جبیر سے روایت ہے کہ میں عبداللہ بن عمر کے ساتھ تھا منیٰ میں ایک شخص اپنا اونٹ [illegible] (بایاں پاؤں) باندھ کر [illegible] یہ سنت ہے رسول اللہ ﷺ کی۔

٦–حدثنا عمرو بن عون أخبرنا سفيان يعني ابن عيينة عن عبد الكريم الجزري عن مجاهد عن عبد الرحمن ابن أبي ليلى عن علي رضي الله عنهم قال أمرني رسول الله ﷺ أن أقوم على بدنه وأقسم جلودها وجلالها وأمرني أن لا أعطي الجزار منها شيئا وقال نحن نعطيه من عندنا *

۶۔ عمرو بن عون، سفیان بن عیینہ، عبدالکریم الجزری، مجاہد، عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ، حضرت علی سے روایت ہے مجھے رسول اللہ ﷺ نے حکم کیا اونٹوں کے پاس جانے کا (جب وہ نحر ہوتے تھے) اور حکم کیا ان کی جھولوں اور کھالوں کے بانٹ دینے کا اور حکم کیا قصاب کی مزدوری اس میں سے نہ دینے کا کہا علی نے بلکہ مزدوری قصاب کی ہم اپنے پاس سے دیا کرتے تھے

٢–باب في وقت الإحرام *

۲۔ احرام کے وقت کا بیان

٧–حدثنا محمد بن منصور حدثنا يعقوب يعني ابن إبراهيم حدثنا أبي عن ابن إسحق قال حدثني خصيف بن عبد الرحمن الجزري عن سعيد بن جبير قال قلت لعبد الله بن عباس يا أبا العباس عجبت لاختلاف أصحاب رسول الله ﷺ في إهلال رسول الله ﷺ حين أوجب فقال إني لأعلم الناس بذلك إنها إنما كانت من رسول الله ﷺ حجة واحدة فمن هنالك اختلفوا خرج رسول الله ﷺ حاجا فلما صلى في مسجده بذي الحليفة ركعتيه أوجب في مجلسه فأهل بالحج حين فرغ من ركعتيه فسمع ذلك منه أقوام فحفظته عنه ثم ركب فلما استقلت به ناقته أهل وأدرك ذلك منه أقوام وذلك أن الناس إنما كانوا يأتون أرسالا فسمعوه حين استقلت به ناقته يهل فقالوا إنما أهل رسول الله ﷺ حين استقلت به ناقته ثم مضى رسول الله ﷺ فلما علا على شرف البيداء أهل وأدرك ذلك منه أقوام فقالوا إنما أهل حين علا على شرف البيداء وايم الله لقد أوجب في مصلاه وأهل حين استقلت به ناقته وأهل حين علا على شرف البيداء قال سعيد فمن أخذ بقول عبد الله بن عباس أهل في مصلاه إذا فرغ من ركعتيه *

۷۔ محمد بن منصور، یعقوب بن ابراہیم، ابن اسحاق، خصیف بن عبدالرحمن الجزری، سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ میں نے ابن عباس سے کہا مجھے تعجب ہے رسول اللہ ﷺ کے صحابہ نے اختلاف کیا آپ کے احرام باندھنے میں کہ کب آپ نے احرام باندھا ابن عباس نے کہا میں اس بات کو سب سے زیادہ جانتا ہوں رسول اللہ ﷺ نے ایک ہی حج کیا ہے (مدینے میں آنے کے بعد جس کو حجۃ الوداع کہتے ہیں) اس وجہ سے لوگوں نے اختلاف کیا رسول اللہ ﷺ حج کی نیت کر کے مدینے سے نکلے جب ذوالحلیفہ کی مسجد میں دو رکعتیں احرام کی پڑھیں وہیں اہلال کیا دو رکعتیں پڑھنے کے بعد بعض لوگوں نے اس کو سنا اور میں نے اس کو یاد رکھا جب آپ سوار ہوئے اور اونٹ آپ کا سیدھا ہوا تو پھر آپ نے اہلال کیا (لبیک کہا پکار کر) بعض لوگوں نے اس وقت سنا کیونکہ لوگ جدا جدا ایک ایک گروہ آتے جاتے تو ان لوگوں نے اسی وقت سنا اور یہی سمجھے کہ رسول اللہ ﷺ نے اسی وقت اہلال کیا جب اونٹ رسول اللہ ﷺ کا سیدھا ہوا پھر آپ چلے جب بیداء (ایک اونچا مقام ہے ذوالحلیفہ کے آگے) پر چڑھے تو پھر اہلال کیا بعض لوگوں نے سنا وہ یہی سمجھے کہ آپ نے اہلال کیا بیداء کی بلندی پر قسم اللہ کی حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے اہلال کیا جہاں نماز پڑھی تھی پھر آپ نے اہلال کیا اونٹ سیدھے ہوتے وقت پھر اہلال کیا بیداء کی بلندی پر پس جو

شخص نے ابن عباس کے قول کو لیا اس نے اہلال کیا جہاں نماز پڑھے اور رکعتوں سے فارغ ہوا۔

۸–حدثنا القعنبي عن مالك عن موسى بن عقبة عن سالم بن عبد الله عن أبيه قال بيداؤكم هذه التي تكذبون على رسول الله ﷺ فيها ما أهل رسول الله ﷺ إلا من عند المسجد يعني مسجد ذي الحليفة *

۸۔ قعنبی، مالک، موسیٰ بن عقبہ، سالم بن عبداللہ، عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا یہ مقام بیداء ہے جہاں تم جھوٹ باندھتے ہو رسول اللہ ﷺ پر ... آپ نے اہلال کیا جہاں نماز پڑھے اور رکعتوں سے فارغ ہوئے۔

۹–حدثنا القعنبي عن مالك عن سعيد بن أبي سعيد المقبري عن عبيد بن جريج أنه قال لعبد الله بن عمر يا أبا عبد الرحمن رأيتك تصنع أربعا لم أر أحدا من أصحابك يصنعها قال ما هن يا ابن جريج قال رأيتك لا تمس من الأركان إلا اليمانيين ورأيتك تلبس النعال السبتية ورأيتك تصبغ بالصفرة ورأيتك إذا كنت بمكة أهل الناس إذا رأوا الهلال ولم تهل أنت حتى كان يوم التروية فقال عبد الله بن عمر أما الأركان فإني لم أر رسول الله ﷺ يمس إلا اليمانيين وأما النعال السبتية فإني رأيت رسول الله ﷺ يلبس النعال التي ليس فيها شعر ويتوضأ فيها فأنا أحب أن ألبسها وأما الصفرة فإني رأيت رسول الله ﷺ يصبغ بها فأنا أحب أن أصبغ بها وأما الإهلال فإني لم أر رسول الله ﷺ يهل حتى تنبعث به راحلته *

۹۔ قعنبی، مالک، سعید بن ابی سعید المقبری، عبید بن جریج سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا عبداللہ بن عمر سے اے ابا عبدالرحمن میں نے تم کو چار باتیں ایسی کرتے ہوئے دیکھیں جو تمہارے ساتھیوں میں کوئی نہیں کرتا عبداللہ بن عمر نے کہا کونسی باتیں بتاؤ اے ابن جریج انہوں نے کہا میں نے دیکھا تم کو نہیں چھوتے ہو تم طواف میں مگر رکن یمانی اور حجر اسود کو اور میں نے دیکھا تم کو کہ پہنتے ہو تم جوتیاں ایسے چمڑے کی جس میں بال نہیں رہتے اور میں نے دیکھا تم کو خضاب کرتے ہو تم زرد اور میں نے دیکھا تم کو جب مکہ میں ہوتے ہو تو لوگ چاند دیکھتے ہی احرام باندھ لیتے ہیں اور تم نہیں باندھتے مگر آٹھویں تاریخ کو عبداللہ بن عمر نے جواب دیا ارکان کا حال یہ ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کسی رکن کو چھوتے نہیں دیکھا سوائے حجر اسود اور رکن یمانی کے اور جوتیوں کا حال یہ ہے میں نے آپ کو ایسے چمڑے کی جوتیاں پہنے دیکھا جس میں بال نہیں رہتے آپ وضو کر کے بھی ان کو پہن لیتے تو میں بھی ان کو پہننا پسند کرتا ہوں اور زرد رنگ کا یہ حال ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو زرد رنگ کا خضاب کیے ہوئے دیکھا تو میں بھی اس کو پسند کرتا ہوں اور احرام کا یہ حال ہے کہ آپ لبیک نہیں پکارتے تھے یہاں تک کہ اونٹ آپ کا سیدھا کھڑا ہو جاتا چلنے کے واسطے۔

تشریح:۔ اور یہ امر آٹھویں تاریخ کو ہوتا ہے اسی واسطے میں آٹھویں تاریخ کو احرام باندھتا ہوں (علامہ)
اکثر علماء کا عمل اس حدیث پر ہے۔

۱۰–حدثنا أحمد بن حنبل حدثنا محمد بن بكر حدثنا ابن جريج عن محمد بن المنكدر عن أنس قال صلى رسول الله ﷺ الظهر بالمدينة أربعا وصلى العصر بذي الحليفة ركعتين ثم بات بذي الحليفة حتى أصبح فلما ركب راحلته واستوت به أهل *

۱۰۔ احمد بن حنبل، محمد بن بکر، ابن جریج، محمد بن المنکدر، حضرت انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مدینے میں ظہر کی چار رکعتیں پڑھیں پھر ذوالحلیفہ میں جا کر عصر کی دو رکعتیں پڑھیں پھر رات کو وہیں رہے جب صبح ہوئی تو اپنے اونٹ پر سوار ہوئے اور سیدھے ہو تے وقت اہلال کیا (لبیک پکار کر کہا)

۱۱–حدثنا أحمد بن حنبل ثنا روح ثنا أشعث عن الحسن

۱۱۔ احمد بن حنبل، روح، اشعث، الحسن، انس بن مالک سے روایت ہے

عنْ انس بن مالك انّ النّبيّ ﷺ الظّهر ثمّ ركب راحلته فلمّا علا على جبل البيداء اهلّ

۱۲–حدّثنا مُحمّدُ بْنُ بشّارٍ حدّثنا وهْبٌ يعْني ابْن جرير قال حدّثنا ابي قال سمعتُ مُحمّد بن إسحق يحدّث عن ابي الزّناد عنْ عائشة بنت سعْد بْن أبي وقّاص قالتْ قال سعْدُ بْنُ أبي وقّاص كان نبيُّ اللّه ﷺ إذا أخذ طريق الْفُرْع أهلّ إذا اسْتقلّتْ به راحلتُهُ وإذا أخذ طريق أُحُد أهلّ إذا أشْرف على جبل الْبيْداء *

۳–بَاب الِاشْتِرَاطِ فِي الْحَجِّ *

۱۳–حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ عَنْ هِلَالِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ ضُبَاعَةَ بِنْتَ الزُّبَيْرِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أُرِيدُ الْحَجَّ أَشْتَرِطُ قَالَ نَعَمْ قَالَتْ فَكَيْفَ أَقُولُ قَالَ قُولِي لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ وَمَحِلِّي مِنَ الْأَرْضِ حَيْثُ حَبَسْتَنِي *

٤–بَاب فِي إِفْرَادِ الْحَجِّ *

١٤–حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَفْرَدَ الْحَجَّ *

١٥–حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ح و حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ ح و حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مُوَافِينَ هِلَالَ ذِي الْحِجَّةِ فَلَمَّا كَانَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ قَالَ مَنْ شَاءَ أَنْ يُهِلَّ بِحَجٍّ فَلْيُهِلَّ وَمَنْ شَاءَ أَنْ يُهِلَّ بِعُمْرَةٍ فَلْيُهِلَّ بِعُمْرَةٍ قَالَ مُوسَى فِي حَدِيثِ وُهَيْبٍ فَإِنِّي لَوْلَا أَنِّي أَهْدَيْتُ لَأَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ وَقَالَ فِي حَدِيثِ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ وَأَمَّا أَنَا فَأُهِلُّ بِالْحَجِّ فَإِنَّ مَعِي الْهَدْيَ ثُمَّ اتَّفَقُوا فَكُنْتُ فِيمَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ فَلَمَّا كَانَ فِي بَعْضِ الطَّرِيقِ حِضْتُ فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَنَا أَبْكِي فَقَالَ مَا يُبْكِيكِ قُلْتُ وَدِدْتُ أَنِّي لَمْ أَكُنْ خَرَجْتُ الْعَامَ قَالَ ارْفِضِي عُمْرَتَكِ وَانْقُضِي رَأْسَكِ وَامْتَشِطِي قَالَ مُوسَى وَأَهِلِّي بِالْحَجِّ وَقَالَ سُلَيْمَانُ وَاصْنَعِي مَا يَصْنَعُ الْمُسْلِمُونَ

کہ رسول اللہ ﷺ نے ظہر پڑھی پھر اپنے اونٹ پر سوار ہوئے جب بیداء کی پہاڑی پر چڑھے تو اہلال کیا

۱۲۔ محمد بن بشار، وہب بن جریر، جریر، محمد بن اسحاق، ابو الزناد، عائشہ بنت سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ سعد نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب فرع کے راستے سے جاتے (فرع ایک مقام کا نام ہے درمیان مکہ اور مدینہ کے) تو اہلال کرتے جب اونٹ سیدھا ہو جاتا اور جب احد کے راستے سے جاتے تو اہلال کرتے بیداء کی پہاڑی پر چڑھ کر

۳۔ حج میں شرط لگانے کا بیان

۱۳۔ احمد بن حنبل، عباد بن العوام، ہلال بن خباب، عکرمہ، ابن عباس سے روایت ہے کہ ضباعہ بنت زبیر آئی رسول اللہ ﷺ کے پاس اور کہا یا رسول اللہ میں چاہتی ہوں حج کرنا لیکن شرط کر سکتی ہوں آپ نے فرمایا ہاں وہ بولی پھر کیوں کر کہوں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہہ لبیک اللھم لبیک اور میری جگہ احرام کھولنے کی وہی ہے جہاں تو مجھے روک دے

۴۔ حج مفرد کا بیان

۱۴۔ القعنبی، مالک، عبدالرحمن بن القاسم، حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے افراد کیا حج کا یعنی صرف حج کی نیت کی قران اور تمتع نہیں کیا

۱۵۔ سلیمان بن حرب، حماد بن زید (دوسری سند) موسیٰ بن اسماعیل، حماد بن سلمہ (تیسری سند) موسیٰ، وہب، ہشام بن عروہ، عروہ، حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ ہم نکلے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جب چاند ذی الحجہ کا آن پہنچا تھا جب آپ ذوالحلیفہ میں پہنچے فرمایا جو شخص چاہے احرام باندھے حج کا وہ حج کو پکارے یعنی لبیک الحجۃ کہے اور جو چاہے عمرہ کا احرام باندھنا وہ عمرے کو پکارے یعنی لبیک لعمرہ کہے ایک روایت میں ہے آپ نے فرمایا اگر میں ہدی نہ رکھتا ہوتا تو عمرے کا اہلال کرتا (جب ہدی ساتھ ہو تو احرام نہیں کھول سکتا بغیر حج سے فارغ ہوئے) دوسری روایت میں ہے آپ نے یوں فرمایا لیکن میں تو حج کا اہلال کروں گا، کیونکہ میرے ساتھ ہدی ہے حضرت عائشہؓ نے کہا میں ان لوگوں میں تھی جنہوں نے (میقات سے) عمرے کا احرام باندھا تھا (تاکہ عمرہ کر کے احرام کھول ڈالیں) پھر آٹھویں تاریخ حرم سے حج کا احرام باندھ لیویں اسی کو تمتع کہتے ہیں راہ میں

في حجهم فلمّا كان ليلة الصدر أمر يعني رسول الله ﷺ عبدالرّحمن فذهب بها إلى التّنعيم زاد موسى فأهلّت بعمرة مكان عمرتها وطافت بالبيت فقضى اللّه عمرتها وحجها قال هشام ولم يكن في شيء من ذلك هدي قال أبو داود زاد موسى في حديث حمّاد بن سلمة فلمّا كانت ليلة البطحاء طهرت عائشة رضي اللّه عنها *

مجھے حیض آ گیا آپ میرے پاس تشریف لائے تو میں رو رہی تھی آپ نے پوچھا کیوں روتی ہے میں نے کہا میں اس سال نہ نکلی ہوتی تو اچھا تھا آپ نے فرمایا عمرہ چھوڑ دے اور سر کھول ڈال اور کنگھی کر اور حج کا احرام باندھ لے اور جو کام مسلمان کرتے ہیں تو بھی کرتی جا (سوا طواف کے) پھر جس دن طواف الزیارۃ کی رات ہوئی رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا عبدالرحمن کو وہ حضرت عائشہؓ (اپنی بہن) کو تنعیم میں لے گئے تنعیم ایک مقام ہے خارج حرم سے مکہ سے تین کوس کے فاصلے پر اب وہیں سے عمرے کا احرام باندھتے ہیں انہوں نے عمرے کا احرام باندھا اور طواف کیا خانہ کعبہ کا اللہ نے ان کا حج اور عمرہ دونوں کو پورا کیا ہشام نے کہا اس میں کوئی ہدی نہ آئی حماد بن سلمہ کی روایت میں ہے کہ ابطحا کی رات میں حضرت عائشہ حیض سے پاک ہوئیں (ابطحا کی رات یعنی منیٰ میں رہنے کی رات)

١٦ –حدّثنا القعنبيّ عبد اللّه بن مسلمة عن مالك عن أبي الأسود محمّد بن عبد الرّحمن بن نوفل عن عروة بن الزّبير عن عائشة زوج النّبيّ ﷺ قالت خرجنا مع رسول اللّه ﷺ عام حجّة الوداع فمنّا من أهلّ بعمرة ومنّا من أهلّ بحجّ وعمرة ومنّا من أهلّ بالحجّ وأهلّ رسول اللّه ﷺ بالحجّ فأمّا من أهلّ بالحجّ أو جمع الحجّ والعمرة فلم يحلّوا حتّى كان يوم النّحر

۱۶۔ القعنبی' عبداللہ بن مسلمہ' مالک' ابوالاسود' محمد بن عبدالرحمن بن نوفل' عروہ بن زبیر' حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ ہم نکلے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حجۃ الوداع کے سال تو ہم میں سے بعض لوگوں نے احرام باندھا عمرہ کا اور بعضوں نے حج اور عمرہ دونوں کا اور بعضوں نے صرف حج کا رسول اللہ ﷺ نے صرف حج کا احرام باندھا سو جس نے عمرہ کا احرام باندھا تھا اس نے عمرہ کر کے احرام کھول ڈالا اور جس نے حج اور عمرہ دونوں کا احرام باندھا یا صرف حج کا اس نے احرام نہ کھولا دسویں تاریخ تک

تشریح:۔ حج کے مہینوں میں میقات سے صرف عمرہ کا احرام باندھ کر جانا پھر ایام حج میں مکہ سے احرام کا باندھ لینا اس کو تمتع کہتے ہیں کیونکہ اس میں آدمی اٹھا سکتا ہے عمرہ کا احرام کھول کر اور میقات سے حج اور عمرہ دونوں کا احرام ساتھ باندھنا اس کو قران کہتے ہیں اس میں آدمی عمرہ کر کے احرام باندھے ہوئے مکہ میں بیٹھا رہتا ہے حج کر کے احرام کھولتا ہے اور میقات سے صرف حج کا احرام باندھنا اس کو افراد کہتے ہیں۔

١٧ –حدّثنا ابن السّرح أخبرنا ابن وهب أخبرني مالك عن أبي الأسود بإسناده مثله زاد فأمّا من أهلّ بعمرة فأحلّ *

۱۷۔ ابن السرح' ابن وہب' مالک ابوالاسود سے بھی اسی طرح روایت ہے اتنا زیادہ ہے فامامن اھل لعمرۃ فاحل

١٨ –حدّثنا القعنبيّ عن مالك عن ابن شهاب عن عروة بن الزّبير عن عائشة زوج النّبيّ ﷺ أنّها قالت خرجنا مع رسول اللّه ﷺ في حجّة الوداع فأهللنا بعمرة ثمّ قال رسول اللّه ﷺ من كان معه هدي فليهلّ بالحجّ مع العمرة ثمّ لا يحلّ حتّى يحلّ منهما جميعا فقدمت مكّة وأنا حائض ولم أطف بالبيت ولا بين الصّفا والمروة فشكوت ذلك إلى

۱۸۔ القعنبی' مالک' ابن شہاب' عروہ بن الزبیر' حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ ہم نکلے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے حجۃ الوداع کے سال میں تو احرام باندھا ہم نے عمرہ کا پھر فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس شخص کے ساتھ ہدی ہو تو وہ احرام حج کا اور عمرہ کا ساتھ باندھے پھر احرام نہ کھولے' یہاں تک کہ دونوں سے فارغ ہو حضرت عائشہؓ نے کہا کہ میں آئی مکہ میں حیض کی حالت میں تو میں نے نہ طواف کیا نہ

رسول اللہ ﷺ فقال انقضي رأسك وامتشطي وأهلي بالحج ودعي العمرة قالت ففعلت فلما قضينا الحج أرسلني رسول اللہ ﷺ مع عبد الرحمن بن أبي بكر إلى التنعيم فاعتمرت فقال هذه مكان عمرتك قالت فطاف الذين أهلوا بالعمرة بالبيت وبين الصفا والمروة ثم حلوا ثم طافوا طوافا آخر بعد أن رجعوا من منى لحجهم وأما الذين كانوا جمعوا الحج والعمرة فإنما طافوا طوافا واحدا قال أبو داود رواه إبراهيم بن سعد ومعمر عن ابن شهاب نحوه لم يذكروا طواف الذين أهلوا بعمرة وطواف الذين جمعوا الحج والعمرة *

تھی کہ حائضہ ہوں اور شکایت کی میں نے اس کی رسول اللہ ﷺ سے آپ نے فرمایا اپنا سر کھول ڈال اور کنگھی کر اور عمرہ چھوڑ دے اور حج کا احرام باندھ لے میں نے ویسا ہی کیا جب ہم حج کر چکے تو رسول اللہ ﷺ نے مجھ کو عبدالرحمن بن ابی بکر کے ساتھ تنعیم کو بھیجا میں نے عمرہ ادا کیا اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ عمرہ عوض ہے تیرے اس عمرہ کا تو جن لوگوں نے عمرہ کا احرام باندھا تھا وہ طواف اور سعی کر کے حلال ہو گئے پھر حج کے واسطے دوسرا طواف کیا جب لوٹ کر آئے منیٰ سے اور جن لوگوں نے حج اور عمرہ کا ایک ساتھ باندھا تھا انہوں نے ایک ہی طواف کیا

تشریح: یعنی اسی طرح جن لوگوں نے صرف حج کا احرام باندھا تھا۔ (عامہ)

۱۹ - حدثنا أبو سلمة موسى بن إسمعيل حدثنا حماد عن عبد الرحمن بن القاسم عن أبيه عن عائشة أنها قالت لبينا بالحج حتى إذا كنا بسرف حضت فدخل علي رسول اللہ ﷺ وأنا أبكي فقال ما يبكيك يا عائشة فقلت حضت ليتني لم أكن حججت فقال سبحان اللہ إنما ذلك شيء كتبه اللہ على بنات آدم فقال انسكي المناسك كلها غير أن لا تطوفي بالبيت فلما دخلنا مكة قال رسول اللہ ﷺ من شاء أن يجعلها عمرة فليجعلها عمرة إلا من كان معه الهدي قالت وذبح رسول اللہ ﷺ عن نسائه البقر يوم النحر فلما كانت ليلة البطحاء وطهرت عائشة قالت يا رسول اللہ أترجع صواحبي بحج وعمرة وأرجع أنا بالحج فأمر رسول اللہ ﷺ عبد الرحمن بن أبي بكر فذهب بها إلى التنعيم فلبت بالعمرة*

۱۹۔ ابو سلمہ، موسیٰ بن اسمٰعیل، حماد، عبدالرحمن بن القاسم، حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ ہم نے لبیک کہا حج کا جب ہم سرف میں پہنچے تو مجھ کو حیض آ گیا رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے میں رو رہی تھی آپ نے فرمایا کیوں روتی ہے عائشہؓ میں نے کہا مجھے حیض آ گیا کاش میں حج کو نہ آئی ہوتی آپ نے فرمایا سبحان اللہ یہ تو وہ چیز ہے جو اللہ نے لکھ دی ہے آدم کی بیٹیوں کے واسطے سب ارکان ادا کر سوا طواف کے جب ہم مکے میں آئے آپ نے فرمایا جس شخص کا جی چاہے اپنے حج کا احرام عمرہ بنا لیوے (اور عمرہ کر کے کھول ڈالے) یہ حکم خاص تھا اسی سال اب بھی کی کو درست نہیں کہ حج کو بلا عذر عمرہ کیا جاوے مگر امام احمد کے نزدیک اب بھی درست ہے مگر جس کے ساتھ ہدی ہے حضرت عائشہؓ نے کہا رسول اللہ نے اپنی عورتوں کی طرف سے ایک گائے ذبح کی دسویں تاریخ جب بطحا کی رات حضرت عائشہؓ حیض سے پاک ہوئیں انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ میرے ساتھ والی عورتیں حج اور عمرہ کر کے لوٹیں گی اور میں صرف حج کر کے آپ نے عبدالرحمن کو حکم دیا وہ حضرت عائشہؓ کو تنعیم لے گئے انہوں نے وہاں سے عمرہ کا احرام باندھا

تشریح: کیونکہ حائضہ کو سب ارکان ادا کرنا درست ہے سوا طواف کے۔

۲۰ - حدثنا عثمان بن أبي شيبة حدثنا جرير عن منصور عن إبراهيم عن الأسود عن عائشة قالت خرجنا مع رسول اللہ ﷺ ولا نرى إلا أنه الحج فلما قدمنا تطوفنا بالبيت فأمر

۲۰۔ عثمان بن ابی شیبہ، جریر، منصور، ابراہیم، الاسود، حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے حج کے لیے جب ہم آئے تو طواف کر چکے خانہ کعبہ کا آپ نے حکم کیا ان لوگوں کو جن کے

رسولُ اللّٰه ﷺ مَنْ لَمْ يكُنْ ساق الْهدْي أَنْ يحِلّ فَأحلَّ مَنْ لم يكُنْ ساق الْهدْي

پاس ہدی نہ تھی حلال ہو جانے کا وہ حلال ہو گئے

تشریح: ... حلال سے مراد احرام کھول ڈالنا ہے

۲۱ - حدّثنا محمّدُ بْنُ يحيى بْن فارسِ الذُّهْليُّ حدّثنا عُثْمانُ بْنُ عُمر أخبرنا يُونسُ عن الزُّهْريّ عنْ عُرْوة عنْ عائشه أنّ رسُولَ اللّٰه ﷺ قال لو اسْتقْبلْتُ منْ أمْري ما اسْتدْبرْتُ لمّا سُقْتُ الْهدْي قال مُحمّدٌ أحْسبُهُ قال ولحللْتُ مع الّذين أحلُّوا من الْعُمْرة قال أراد أنْ يكُون أمْرُ النّاسِ واحدًا *

۲۱۔ محمد بن یحییٰ بن فارس' عثمان بن عمر' یونس' زہری' عروہ' حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر مجھے پہلے سے یہ حال معلوم ہوتا تو میں بھی اپنے ساتھ ہدی نہ لاتا محمد نے کہا مطلب یہ ہے کہ میں بھی لوگوں کے ساتھ عمرہ کر کے احرام کھول ڈالتا تاکہ سب لوگ یکساں ہو جاتے

تشریح: ... کہ جو حج کا احرام باندھ کر آئے اور ہدی ساتھ نہ لائے وہ طواف اور سعی کر کے احرام کھول سکتا ہے آپ نے حجۃ الوداع میں آسانی کے لیے لوگوں کو ایسا حکم فرمایا تاکہ مشرکوں کے خلاف ہو بعضوں نے اس میں تردد کیا آپ غصے ہوئے اگرچہ اب یہ حکم نہیں ہے بلکہ جو حج کا احرام باندھ کر آئے یا حج اور عمرہ دونوں کا وہ احرام نہ کھولے جب تک حج سے فارغ نہ ہو یہی قول ہے مالک اور شافعی اور ابو حنیفہ اور جمہور علما کا مگر امام احمد اور اہل ظاہر کے نزدیک یہ حکم باقی ہے قیامت تک۔

۲۲ - حدّثنا قُتيْبةُ بْنُ سعيد حدّثنا اللّيْثُ عنْ أبي الزُّبيْر عنْ جابر قال أقْبلْنا مُهلّين مع رسُول اللّٰه ﷺ بالْحجّ مُفْردًا وأقْبلتْ عائشةُ مُهلّةً بعُمْرةٍ حتّى إذا كانتْ بسرف عركتْ حتّى إذا قدمْنا طُفْنا بالْكعْبة وبالصّفا والْمرْوة فأمرنا رسُولُ اللّٰه ﷺ أنْ يُحلّ منّا منْ لمْ يكُنْ معهُ هدْيٌ قال فقُلْنا حلُّ ماذا فقال الْحلُّ كُلُّهُ فواقعْنا النّساء وتطيّبْنا بالطّيب ولبسْنا ثيابنا وليْس بيْننا وبيْن عرفة إلّا أرْبعُ ليالٍ ثُمّ أهْللْنا يوْم التّرْوية ثُمّ دخل رسُولُ اللّٰه ﷺ على عائشة فوجدها تبْكي فقال ما شأْنُك قالتْ شأْني أنّي قدْ حضْتُ وقدْ حلّ النّاسُ ولمْ أحْللْ ولمْ أطُفْ بالْبيْت والنّاسُ يذْهبُون إلى الْحجّ الْآن فقال إنّ هذا أمْرٌ كتبهُ اللّٰهُ على بنات آدم فاغْتسلي ثُمّ أهلّي بالْحجّ ففعلتْ ووقفت الْمواقف حتّى إذا طهُرتْ طافتْ بالْبيْت وبالصّفا والْمرْوة ثُمّ قال قدْ حللْت منْ حجّك وعُمْرتك جميعًا قالتْ يا رسُول اللّٰه إنّي أجدُ في نفْسي أنّي لمْ أطُفْ بالْبيْت حين حججْتُ قال فاذْهبْ بها يا عبْد الرّحْمن فأعْمرْها من التّنْعيم وذلك ليْلة الْحصْبة

۲۲۔ قتیبہ بن سعید' اللیث' ابی الزبیر' جابر سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج مفرد کا احرام باندھ کر آئے اور حضرت عائشہؓ عمرے کا احرام باندھ کر آئیں جب سرف (ایک مقام ہے درمیان میں مکے اور مدینے کے) میں پہنچیں تو ان کو حیض آ گیا جب ہم لوگ مکے میں پہنچے طواف کیا خانہ کعبہ کا اور سعی کی صفا مروہ کے بیچ میں رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا ہم کو کہ جس کے ساتھ ہدی نہیں ہے وہ احرام کھول ڈالے اور حلال ہو جائے ہم نے کہا کیا چیزیں حلال ہوں گی اس کے واسطے آپ نے فرمایا سب چیزیں پھر ہم نے صحبت کی عورتوں سے اور خوشبو لگائی اور کپڑے پہنے حالانکہ عرفہ میں چار راتیں باقی رہتی تھیں پھر ہم نے احرام باندھا آٹھویں تاریخ کو اور رسول اللہ حضرت عائشہؓ کے پاس گئے دیکھا تو وہ رو رہی ہیں پوچھا کیوں روتی ہو انہوں نے کہا مجھے حیض آ گیا ہے سب لوگوں نے احرام کھول ڈالا میں نے نہیں کھولا ابھی تک طواف ہی نہ کر سکی خانہ کعبہ کا (بوجہ حیض کے) اب لوگ حج کے لیے جاتے ہیں آپ نے فرمایا یہ حیض تو قدرتی امر ہے جو اللہ نے لکھ دیا ہے آدم کی بیٹیوں پر تو غسل کر اور حج کا احرام باندھ لے انہوں نے غسل کیا اور سب ارکان ادا کیے جب حیض سے پاک ہوئیں تو طواف کیا خانہ کعبہ کا اور سعی کی صفا اور مروہ میں پھر فرمایا آپ نے اب تو فارغ ہوئی حج اور عمرے دونوں سے انہوں نے کہا یا رسول اللہ مجھے اس کا خیال ہے کہ میں نے طواف نہیں کیا خانہ کعبہ کا شروع حج میں آپ نے عبدالرحمن سے کہا ان کو لے جاؤ اور عمرہ کرا لاؤ

تنعیم سے یہ امر حصبہ کی رات کو تھا

تشریح:۔ یعنی چودہویں شب کو ذی الحجہ کی جس رات کو محصب میں اترتے ہیں یا تیرھویں شب کو اور بارھویں تاریخ کو منیٰ سے مراجعت کرتے حصبہ اور محصب ایک مقام ہے ... منیٰ ... (علامہ)

۲۳–حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى عَائِشَةَ بِبَعْضِ هَذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ عِنْدَ قَوْلِهِ وَأَهِلِّي بِالْحَجِّ ثُمَّ حُجِّي وَاصْنَعِي مَا يَصْنَعُ الْحَاجُّ غَيْرَ أَنْ لَا تَطُوفِي بِالْبَيْتِ وَلَا تُصَلِّي *

۲۳۔احمد بن حنبل' یحییٰ بن سعید' ابن جریج' ابوالزبیر' جابر سے روایت ہے کہ یہ روایت بالکل اتنا زیادہ ہے کہ حضور ﷺ نے حضرت عائشہ سے فرمایا کہ حج کا احرام باندھ لے اور حج کر مثل اور حاجیوں کے مگر طواف نہ کر اور نماز نہ پڑھ

۲٤–حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ مَزْيَدٍ أَخْبَرَنِي أَبِي حَدَّثَنِي الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ عَطَاءَ بْنَ أَبِي رَبَاحٍ حَدَّثَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَهْلَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِالْحَجِّ خَالِصًا لَا يُخَالِطُهُ شَيْءٌ فَقَدِمْنَا مَكَّةَ لِأَرْبَعِ لَيَالٍ خَلَوْنَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ فَطُفْنَا وَسَعَيْنَا ثُمَّ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ نَحِلَّ وَقَالَ لَوْلَا هَدْيِي لَحَلَلْتُ ثُمَّ قَامَ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ مُتْعَتَنَا هَذِهِ أَلِعَامِنَا هَذَا أَمْ لِلْأَبَدِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَلْ هِيَ لِلْأَبَدِ قَالَ الْأَوْزَاعِيُّ سَمِعْتُ عَطَاءَ بْنَ أَبِي رَبَاحٍ يُحَدِّثُ بِهَذَا فَلَمْ أَحْفَظْهُ حَتَّى لَقِيتُ ابْنَ جُرَيْجٍ فَأَثْبَتَهُ لِي

۲٤۔العباس بن الولید بن مرید' الولید' الاوزاعی' ایک شخص جس نے عطاء بن ابی رباح سے سنا' جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ خالی حج کا احرام باندھا اور کسی کی نیت نہ کی جب ہم مکے میں آئے تو چار راتیں ذی الحجہ کی گذر چکیں تھیں ہم نے طواف کیا اور سعی کی صفا اور مروہ کی بیچ میں پھر ہم کو رسول اللہ ﷺ نے حکم کیا احرام کھول ڈالنے کا اور فرمایا اگر میرے ساتھ ہدی نہ ہوتی تو میں بھی احرام کھول ڈالتا اس وقت سراقہ بن مالک کھڑے ہوئے اور کہا یا رسول اللہ یہ آرام آپ نے ہم کو اسی سال کے لیے دیا یا ہمیشہ کے واسطے آپ نے فرمایا ہمیشہ کے واسطے امام اوزاعی نے کہا میں نے عطاء بن ابی رباح سے اس روایت کو بتایا تھا لیکن مجھے یہ روایت بھول گئی بعد میں ابن جریج سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے یاد کرادی

تشریح:۔ اس حدیث سے امام احمد کا مذہب خوب ثابت ہو گیا کہ جو حج کا احرام باندھ کر آوے اور ہدی ساتھ نہ ہو وہ طواف اور سعی کر کے احرام کھول سکتا ہے (علامہ)

۲۵–حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَصْحَابُهُ لِأَرْبَعِ لَيَالٍ خَلَوْنَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ فَلَمَّا طَافُوا بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اجْعَلُوهَا عُمْرَةً إِلَّا مَنْ كَانَ مَعَهُ الْهَدْيُ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ أَهَلُّوا بِالْحَجِّ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ قَدِمُوا فَطَافُوا بِالْبَيْتِ وَلَمْ يَطُوفُوا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ *

۲۵۔موسیٰ بن اسماعیل' حماد' قیس بن سعد' عطاء بن ابی الرباح' جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اور آپ کے اصحاب مکے میں آئے جب چار راتیں گذری تھیں ذی الحجہ کی جب طواف کر چکے اور سعی درمیان میں صفا اور مروہ کے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس حج کو عمرہ کر دو مگر جس شخص کے ساتھ ہدی ہو وہ نہ کرے جب آٹھویں تاریخ ہوئی تو اصحاب نے حج کا احرام باندھا جب دسویں تاریخ ہوئی تو طواف کیا خانہ کعبہ کا اور سعی نہ کی درمیان میں صفا اور مروہ کے

تشریح:۔ کیونکہ پہلی سعی کافی تھی البتہ جو شخص حج سے پہلے سعی نہ کرے اس کو بعد طواف الزیارۃ کے سعی کرنا ضروری ہے مگر سعی کا کوئی دن معین نہیں جب چاہے کرے

۲٦–حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا حَبِيبٌ يَعْنِي الْمُعَلِّمَ عَنْ عَطَاءٍ حَدَّثَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ

۲٦۔احمد بن حنبل' عبد الوہاب الثقفی' حبیب المعلم' عطا' جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے احرام باندھا حج کا اور

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَهَلَّ هُوَ وَأَصْحَابُهُ بِالْحَجِّ وَلَيْسَ مَعَ أَحَدٍ مِنْهُمْ يَوْمَئِذٍ هَدْيٌ إِلَّا النَّبِيَّ ﷺ وَطَلْحَةَ وَكَانَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَدِمَ مِنَ الْيَمَنِ وَمَعَهُ الْهَدْيُ فَقَالَ أَهْلَلْتُ بِمَا أَهَلَّ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَإِنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَ أَصْحَابَهُ أَنْ يَجْعَلُوهَا عُمْرَةً يَطُوفُوا ثُمَّ يُقَصِّرُوا وَيَحِلُّوا إِلَّا مَنْ كَانَ مَعَهُ الْهَدْيُ فَقَالُوا أَنَنْطَلِقُ إِلَى مِنًى وَذُكُورُنَا تَقْطُرُ فَبَلَغَ ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ لَوْ أَنِّي اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا أَهْدَيْتُ وَلَوْلَا أَنَّ مَعِي الْهَدْيَ لَأَحْلَلْتُ *

اصحاب نے بھی اور کسی کے پاس ان دنوں ہدی نہ تھی سوائے رسول اللہ ﷺ کے اور حضرت علی تشریف لائے تھے یمن سے اور ان کے پاس ہدی تھی انہوں نے نیت کی تھی اس کی جو رسول اللہ ﷺ نے نیت کی آپ نے صحابہ کو حکم کیا کہ حج کو عمرہ کر ڈالیں اور طواف (وسعی) کرکے بال کترائیں احرام کھول ڈالیں مگر جس کے ساتھ ہدی ہو وہ نہ کھولے صحابہ نے کہا کیا ہم منی کو اس حال میں جائیں کہ ہمارے ذکروں سے منی ٹپکتی ہو (یہ مبالغے کے طور پر کہا یعنی جماع کرنے کو) کچھ دیر نہ گذری ہو کہ حج کو چلیں دوسرے یہ خیال تھا جاہلیت کا کہ عمرہ حج کے مہینوں میں جائز نہیں) جب رسول اللہ ﷺ کو اس کی خبر پہنچی آپ نے فرمایا اگر میں پہلے سے یہ امر جانتا ہوتا تو میں اپنے ساتھ ہدی نہ لاتا اور جو میرے ساتھ ہدی نہ ہوتی تو میں بھی احرام کھول ڈالتا

تشریح:۔ یہ آپ نے ان لوگوں کا رد کیا جو احرام کھول ڈالنا برا جانتے تھے اس میں کچھ قباحت نہیں ہے اگر میرے ساتھ ہدی نہ ہوتی تو میں بھی ایسا ہی کرتا

٢٧- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جَعْفَرٍ حَدَّثَهُمْ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ هَذِهِ عُمْرَةٌ اسْتَمْتَعْنَا بِهَا فَمَنْ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ هَدْيٌ فَلْيُحِلَّ الْحِلَّ كُلَّهُ وَقَدْ دَخَلَتِ الْعُمْرَةُ فِي الْحَجِّ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ هَذَا مُنْكَرٌ إِنَّمَا هُوَ قَوْلُ ابْنِ عَبَّاسٍ *

۲۷۔ عثمان بن ابی شیبہ' محمد بن جعفر' شیبہ' الحکم' مجاہد' ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ وہ عمرہ ہے جس سے ہم نے فائدہ اٹھایا جس کے پاس ہدی نہ ہو وہ حلال ہو جائے سب چیزیں اس کی درست ہو گئیں اور عمرہ حج میں ہو گیا قیامت تک ابو داؤد نے کہا یہ قول ابن عباس کا ہے اور مرفوع کرنا اس کا منکر ہے

٢٨- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا النَّهَّاسُ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا أَهَلَّ الرَّجُلُ بِالْحَجِّ ثُمَّ قَدِمَ مَكَّةَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَقَدْ حَلَّ وَهِيَ عُمْرَةٌ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ رَجُلٍ عَنْ عَطَاءٍ دَخَلَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ ﷺ مُهِلِّينَ بِالْحَجِّ خَالِصًا فَجَعَلَهَا النَّبِيُّ ﷺ عُمْرَةً *

۲۸۔ عبید اللہ بن معاذ' النہاس' عطا' ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کوئی شخص حج کا احرام باندھ کر مکے میں آئے اور طواف اور سعی کرے تو وہ حلال ہو جائے اور وہ احرام عمرے کا احرام ہو گا امام ابوداؤد فرماتے ہیں ابن جریج' ایک شخص' عطاء سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ صرف حج کا احرام باندھ کر داخل ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نے اس کو عمرہ سے بدل دیا

٢٩- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ شَوْكَرٍ وَأَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ قَالَا حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ قَالَ ابْنُ مَنِيعٍ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي زِيَادٍ الْمَعْنَى عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَهَلَّ النَّبِيُّ ﷺ بِالْحَجِّ فَلَمَّا قَدِمَ طَافَ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَقَالَ ابْنُ شَوْكَرٍ وَلَمْ يُقَصِّرْ ثُمَّ اتَّفَقَا وَلَمْ يَحِلَّ مِنْ أَجْلِ الْهَدْيِ وَأَمَرَ مَنْ لَمْ يَكُنْ سَاقَ الْهَدْيَ أَنْ يَطُوفَ وَأَنْ يَسْعَى وَيُقَصِّرَ ثُمَّ يَحِلَّ زَادَ ابْنُ مَنِيعٍ فِي حَدِيثِهِ أَوْ يَحْلِقَ ثُمَّ يَحِلَّ *

۲۹۔ الحسن بن شوکر و احمد بن منیع' ہشیم' یزید بن ابی زیاد' مجاہد' ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے احرام باندھا حج کا جب مکے میں آئے تو طواف کیا خانہ کعبہ کا اور صفا مروہ کے بیچ میں سعی کی ابن شوکر نے کہا آپ نے بال نہ کترائے نہ احرام کھولا کیونکہ ہدی آپ کے ساتھ تھی اور جو ہدی نہ لایا تھا اس کو آپ نے حکم کیا احرام کھولنے کا طواف اور سعی کر کے بال کترانے کا یا منڈانے کا

٣٠- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ

۳۰۔ احمد بن صالح' عبد اللہ بن وہب' حیوہ' ابو عیسیٰ الخراسانی' عبد اللہ

أخبرني حيوة أخبرني أبو عيسى الخراساني عن عبد الله بن القسم عن سعيد بن المسيب أن رجلا من أصحاب النبي ﷺ أتى عمر بن الخطاب رضي الله عنهم فشهد عنده أنه سمع رسول الله ﷺ في مرضه الذي قبض فيه ينهى عن العمرة قبل الحج *

بن القاسم' سعید بن المسیب سے روایت ہے کہ ایک شخص اصحاب میں سے حضرت عمر کے پاس آیا اور کہا میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے رسول اللہ ﷺ نے منع کیا مرض موت میں عمرہ کرنے سے حج سے پہلے

تشریح :۔ اس حدیث کی اسناد ضعیف ہے یا مطلب یہ ہے کہ حج سے پہلے عمرہ کرنا مستحب ہے کیونکہ حج فرض ہے اور عمرہ فرض نہیں یا حج کا وقت مقرر ہے اور عمرہ ہر وقت درست ہے (علامہ)

۳۱-حدثنا موسى أبو سلمة حدثنا حماد عن قتادة عن أبي شيخ الهنائي خيوان بن خلدة ممن قرأ على أبي موسى الأشعري من أهل البصرة أن معاوية بن أبي سفيان قال لأصحاب النبي ﷺ هل تعلمون أن رسول الله ﷺ نهى عن كذا وكذا وعن ركوب جلود النمور قالوا نعم قال فتعلمون أنه نهى أن يقرن بين الحج والعمرة فقالوا أما هذا فلا فقال أما إنها معهن ولكنكم نسيتم *

۳۱۔ موسیٰ ابو سلمہ' حماد' قتادہ' ابی شیخ الہنائی' خیوان بن خلدہ جنہوں نے ابو موسیٰ اشعری سے بصرہ میں پڑھا تھا انہوں نے کہا معاویہ بن ابی سفیان نے رسول اللہ ﷺ کے صحابہ سے کہا تم جانتے ہو کہ آپ نے منع کیا فلاں فلاں باتوں سے منع کیا آپ نے چیتوں کی کھال پر سوار ہونے کو (کیونکہ اس میں تکبر اور افتخار ہے یا اہل عجم کا طریقہ ہے یا اس کی کھال کی دباغت نہیں ہو سکتی) انہوں نے کہا ہاں پھر معاویہ نے کہا یہ ہم نہیں جانتے معاویہ نے کہا اس سے بھی منع کیا گیا مگر تم بھول گئے

تشریح :۔ اس روایت پر اور صحابہ کا اتفاق نہیں ہے بہذا قران اکثر علماء کے نزدیک افضل ہے پھر تمتع پھر افراد بعضوں کے نزدیک افراد سب سے افضل ہے پھر قران پھر تمتع واللہ اعلم

٥-باب في الإقران *

۵۔ قران کا بیان!

۳۲-حدثنا أحمد بن حنبل قال حدثنا هشيم أخبرنا يحيى بن أبي إسحق وعبد العزيز بن صهيب وحميد الطويل عن أنس بن مالك أنهم سمعوه يقول سمعت رسول الله ﷺ يلبي بالحج والعمرة جميعا يقول لبيك عمرة وحجا لبيك عمرة وحجا *

۳۲۔ احمد بن حنبل' ہشیم' یحییٰ بن ابی اسحاق و عبدالعزیز بن صہیب و حمید الطویل' انس بن مالک سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ لبیک کہتے تھے حج اور عمرہ دونوں کے ساتھ فرماتے تھے لبیك عمرة وحجاً لبيك عمرة وحجاً

تشریح :۔ اس حدیث سے قرآن کا جواز ثابت ہوتا ہے۔

۳۳-حدثنا أبو سلمة موسى بن إسمعيل حدثنا وهيب حدثنا أيوب عن أبي قلابة عن أنس أن النبي ﷺ بات بها يعني بذي الحليفة حتى أصبح ثم ركب حتى إذا استوت به على البيداء حمد الله وسبح وكبر ثم أهل بحج وعمرة وأهل الناس بهما فلما قدمنا أمر الناس فحلوا حتى إذا كان يوم التروية أهلوا بالحج ونحر رسول الله ﷺ سبع بدنات بيده قياما قال أبو داود الذي تفرد به يعني أنسا من هذا الحديث أنه بدأ بالحمد والتسبيح والتكبير ثم أهل بالحج *

۳۳۔ ابو سلمہ' موسیٰ بن اسماعیل' وہیب' ایوب' ابی قلابہ' انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ رات کو ذوالحلیفہ میں رہے جب صبح ہو گئی تو سوار ہوئے جب بیداء پر پہنچے اللہ کی تعریف کی اور تسبیح اور تکبیر کی پھر لبیک کہا ساتھ حج اور عمرے کے اور لوگوں نے بھی ایسا ہی کیا جب ہم مکہ میں پہنچے تو آپ نے حکم کیا لوگوں کو انہوں نے احرام کھول ڈالا جب آٹھویں تاریخ ہوئی آپ نے حج کی لبیک کہی اور رسول اللہ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے سات اونٹوں کو نحر کیا کھڑا کر کے۔

[illegible]

۳۴- حدثنا يحيى بن معين قال حدثنا حجاج حدثنا يونس عن أبي إسحق عن البراء بن عازب قال كُنْتُ مع علي حين أمره رسول الله ﷺ على اليمن قال فأصبت معه أواقي فلما قدم علي من اليمن على رسول الله ﷺ قال وجدت فاطمة رضي الله عنها قد لبست ثيابا صبيغا وقد نضحت البيت بنضوح فقالت ما لك فإن رسول الله ﷺ قد أمر أصحابه فأحلوا قال قلت لها إني أهللت بإهلال النبي ﷺ قال فأتيت النبيّ ﷺ فقال لي كيف صنعت فقال قلت أهللت بإهلال النبيّ ﷺ قال فإني قد سقت الهدي وقرنت قال فقال لي انحر من البدن سبعا وستين أو ستا وستين وأمسك لنفسك ثلاثا وثلاثين أو أربعا وثلاثين وأمسك لي من كل بدنة منها بضعة *

۳۴۔ یحییٰ بن معین حجاج یونس ابی اسحاق براء بن عازب سے روایت ہے کہ میں حضرت علی کے ساتھ تھا جب رسول اللہ ﷺ نے امیر بنا کر بھیجا تھا یمن کی طرف وہاں میں نے کئی اوقیہ (ایک اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہے) چاندی جمع کی جب حضرت علی یمن سے آئے رسول اللہ ﷺ کے پاس تو فاطمہ کو دیکھا رنگین کپڑے پہنے ہوئے اور گھر میں انہوں نے خوشبو لگائی تھی انہوں نے حضرت علی سے کہا تم کو کیا ہوا رسول اللہ ﷺ نے حکم کیا اپنے اصحاب کو انہوں نے احرام کھول ڈالا علی بولے کہ میں نے وہ نیت کی ہے جو رسول اللہ ﷺ نے نیت کی ہے (یعنی قران کیا ہے تو میں احرام کھول نہیں سکتا) پھر علی رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے آپ نے پوچھا تم نے کیا کیا وہ بولے میں نے نیت کی آپ نے فرمایا میں تو ہدی ساتھ لایا ہوں اور قران کر چکا ہوں پھر حضرت علی نے کہا رسول اللہ ﷺ نے مجھ کو حکم کیا سڑسٹھ یا چھیاسٹھ یا سڑسٹھ اونٹ نحر کرنے کا اور تینتیس یا چونتیس اپنے واسطے رکھ لیے (مطلب یہ کہ چھیاسٹھ یا سڑسٹھ رسول اللہ ﷺ نے کہا میں نحر کروں گا اور باقی تو نحر کر یا چھیاسٹھ یا سڑسٹھ میری طرف سے نحر کر اور باقی اپنی طرف سے) اور ہر اونٹ میں سے ایک ٹکڑا گوشت کا میرے واسطے رکھ چھوڑ

۳۵- حدثنا عثمان بن أبي شيبة حدثنا جرير بن عبد الحميد عن منصور عن أبي وائل قال قال الصُّبيّ بن معبد أهللت بهما معا فقال عمر هديت لسنة نبيك ﷺ *

۳۵۔ عثمان بن ابی شیبہ، جریر بن عبد الحمید، منصور، ابی وائل سے روایت ہے کہ صبی بن معبد نے کہا میں نے حج اور عمرہ کا احرام باندھا تھا تو حضرت عمرؓ نے فرمایا تو نے پیغمبر ﷺ کی سنت کی اتباع کی

۳۶- حدثنا النفيلي حدثنا مسكين عن الأوزاعي عن يحيى بن أبي كثير عن عكرمة قال سمعت ابن عباس يقول حدثني عمر بن الخطاب أنه سمع رسول الله ﷺ يقول أتاني الليلة آت من عند ربي عز وجل قال وهو بالعقيق وقال صل في هذا الوادي المبارك وقال عمرة في حجة قال أبو داود رواه الوليد بن مسلم وعمر بن عبد الواحد في هذا الحديث عن الأوزاعي وقل عمرة في حجة قال أبو داود وكذا رواه علي بن المبارك عن يحيى بن أبي كثير في هذا الحديث وقال وقل عمرة في حجة *

۳۶۔ النفیلی، مسکین، الاوزاعی، یحییٰ بن ابی کثیر، عکرمہ، ابن عباس سے روایت ہے کہ مجھ سے عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے جب عقیق میں تھے رات کو ایک آنے والا خدا عزوجل کی طرف سے میرے پاس آیا اور بولا اس برکت والی وادی میں نماز پڑھ اور کہا عمرہ ہے حج کے اندر ابو داؤد نے کہا ولید بن مسلم و عمر بن عبد الواحد نے اوزاعی سے وقل عمرة فی حجته کا جملہ نقل کیا نیز علی بن المبارک نے یحییٰ بن ابی کثیر سے یہی جملہ نقل کیا

۳۷- حدثنا هناد بن السري حدثنا ابن أبي زائدة أخبرنا عبد العزيز بن عمر بن عبد العزيز حدثني الربيع بن سبرة عن

۳۷۔ ہناد بن السری، ابن ابی زائدہ، عبد العزیز بن عمر بن عبد العزیز، ربیع بن سبرہ، سبرہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ

أبيه قال خرجنا مع رسول الله ﷺ حتّى إذا كان بعُسْفان قال له سُراقة بْنُ مالك الْمُدْلجيُّ يا رسول الله اقْض لَنا قضاء قوْم كأنّما وُلِدُوا الْيوْم فقال إنّ اللّه تعالى قدْ أدْخل عليْكُمْ في حجّكُمْ هذا عُمْرة فإذا قدمْتُمْ فمنْ تطوّف بالْبيْت وبيْن الصّفا والْمرْوة فقدْ حلّ إلّا منْ كان معهُ هدْيٌ *

نکلے جب عسفان میں پہنچے تو سراقہ بن مالک نے کہا یارسول اللہ آج ایسا بیان فرمائیے جیسا ان لوگوں کو سمجھاتے ہیں جو ابھی پیدا ہوئے (یعنی خوب صاف صاف بیان فرمائیے کہ جو ان کی سمجھ میں آجائے) آپ نے فرمایا اللہ نے تمہارے اس حج میں عمرہ شریک کردیا تو تم جب آؤ مکہ میں اور طواف کرو خانہ کعبہ کا اور سعی کرو صفا اور مروہ کی تو حلال ہو جاؤ گے مگر جو شخص اپنے ساتھ ہدی لایا ہو وہ حلال نہ ہوگا

۳۸– حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ نَجْدَةَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ إِسْحَقَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى الْمَعْنَى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ أَخْبَرَهُ قَالَ قَصَّرْتُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِشْقَصٍ عَلَى الْمَرْوَةِ أَوْ رَأَيْتُهُ يُقَصِّرُ عَنْهُ عَلَى الْمَرْوَةِ بِمِشْقَصٍ قَالَ ابْنُ خَلَّادٍ إِنَّ مُعَاوِيَةَ لَمْ يَذْكُرْ أَخْبَرَهُ *

۳۸۔ عبدالوہاب بن نجدہ' شعیب بن اسحاق (دوسری سند) ابوبکر بن خلاد' یحییٰ ابن جریج' الحسن بن مسلم' طاوس' ابن عباس سے روایت ہے کہ معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کے بال کاٹے تیر کی نوک سے اور میں نے دیکھا آپ کو بال کترتے ہوئے تیر کی پیکان سے۔

تشریح:۔ یہ روایت صحیح نہیں ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بال کترانا ثابت نہیں ہے (علامہ)

۳۹–حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَمَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْمَعْنَى قَالُوا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ مُعَاوِيَةَ قَالَ لَهُ أَمَا عَلِمْتَ أَنِّي قَصَّرْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِمِشْقَصِ أَعْرَابِيٍّ عَلَى الْمَرْوَةِ زَادَ الْحَسَنُ فِي حَدِيثِهِ لِحَجَّتِهِ *

۳۹۔ الحسن بن علی و محمد بن یحییٰ' عبدالرزاق' معمر' طاوس' اس کے والد' ابن عباس سے روایت ہے کہ معاویہ نے کہا کیا تم نہیں جانتے میں نے بال کترے رسول اللہ ﷺ کے ایک اعرابی کے تیر کی پیکان سے ان کے حج میں

تشریح:۔ شاید حج سے مراد جعرانہ کا عمرہ ہوگا

۴۰– حَدَّثَنَا ابْنُ مُعَاذٍ أَخْبَرَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُسْلِمٍ الْقُرِّيِّ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ أَهَلَّ النَّبِيُّ ﷺ بِعُمْرَةٍ وَأَهَلَّ أَصْحَابُهُ بِحَجٍّ *

۴۰۔ ابن معاذ' شعبہ' مسلم القری' ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے احرام باندھا عمرے کا اور آپ کے اصحاب نے حج کا۔

۴۱–حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ تَمَتَّعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ فَأَهْدَى وَسَاقَ مَعَهُ الْهَدْيَ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَبَدَأَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَأَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ ثُمَّ أَهَلَّ بِالْحَجِّ وَتَمَتَّعَ النَّاسُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ فَكَانَ مِنَ النَّاسِ مَنْ أَهْدَى وَسَاقَ الْهَدْيَ وَمِنْهُمْ مَنْ لَمْ يُهْدِ فَلَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَكَّةَ قَالَ لِلنَّاسِ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ أَهْدَى فَإِنَّهُ لَا يَحِلُّ لَهُ مِنْ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ حَتَّى يَقْضِيَ حَجَّهُ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ مِنْكُمْ

۴۱۔ عبدالملک بن شعیب بن اللیث' شعیب' عقیل' ابن شہاب' سالم بن عبداللہ' عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے تمتع کیا حجۃ الوداع میں یعنی عمرہ کرکے حج کیا تو آپ اپنے ساتھ ہدی لے گئے ذوالحلیفہ سے اور پہلے رسول اللہ ﷺ نے عمرے کو پکارا پھر حج کو (یعنی پہلی لبیک بعمرۃ کہا پھر لبیک بحجۃ کہا) اور لوگوں نے بھی ایسا ہی کیا یعنی تمتع کیا مگر بعض لوگ ہدی لے گئے تھے بعض نہیں لے گئے تھے جب آپ مکے میں تشریف لائے تو لوگوں سے فرمایا جو شخص تم میں سے ہدی ساتھ لایا ہو وہ احرام نہ کھولے جب تک حج پورا نہ کرلے اور جو ہدی نہ لایا ہو تو وہ طواف اور سعی کرتے بال کتراوے اور احرام

أَهْدَى فَلْيَطُفْ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَلْيُقَصِّرْ وَلْيَحْلِلْ ثُمَّ لِيُهِلَّ بِالْحَجِّ وَلْيُهْدِ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ هَدْيًا فَلْيَصُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةً إِذَا رَجَعَ إِلَى أَهْلِهِ وَطَافَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حِينَ قَدِمَ مَكَّةَ فَاسْتَلَمَ الرُّكْنَ أَوَّلَ شَيْءٍ ثُمَّ خَبَّ ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ مِنَ السَّبْعِ وَمَشَى أَرْبَعَةَ أَطْوَافٍ ثُمَّ رَكَعَ حِينَ قَضَى طَوَافَهُ بِالْبَيْتِ عِنْدَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَانْصَرَفَ فَأَتَى الصَّفَا فَطَافَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سَبْعَةَ أَطْوَافٍ ثُمَّ لَمْ يُحْلِلْ مِنْ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ حَتَّى قَضَى حَجَّهُ وَنَحَرَ هَدْيَهُ يَوْمَ النَّحْرِ وَأَفَاضَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ حَلَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ وَفَعَلَ النَّاسُ مِثْلَ مَا فَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ أَهْدَى وَسَاقَ الْهَدْيَ مِنَ النَّاسِ *

کھول ڈالے پھر حج کا احرام باندھے اور ہدی دیوے اگر ہدی اس کے ساتھ نہ ہو تو تین روزے رکھے حج میں اور سات رکھے اپنے گھر میں آ کر جب آپ مکے میں تشریف لائے تو بوسہ لیا اسود کا سب سے پہلے پھر تین پھیروں میں تیز چال سے چلے اور چار پھیروں میں معمولی طور سے چلے پھر بیت اللہ کے طواف سے فارغ ہو کر دو رکعتیں پڑھیں مقام ابراہیم کے پاس پھر سلام پھیرا اور فارغ ہوئے اور صفا پر آئے اور سات پھیرے کئے صفا اور مروہ کے بیچ میں پھر احرام نہیں کھولا جب تک حج سے فارغ نہیں ہوئے اور نحر کیا ہدی کو یوم النحر میں (یعنے دسویں تاریخ) اور مکے میں آن کر طواف کیا (طواف الزیارۃ) پھر احرام کھول ڈالا سب کام کرنے لگے جو احرام میں نہیں کرتے تھے اور جن لوگوں کے ساتھ ہدی تھی انہوں نے بھی ایسا ہی کیا جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے کیا۔

٤٢ - حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا شَأْنُ النَّاسِ قَدْ حَلُّوا وَلَمْ تَحْلِلْ أَنْتَ مِنْ عُمْرَتِكَ فَقَالَ إِنِّي لَبَّدْتُ رَأْسِي وَقَلَّدْتُ هَدْيِي فَلَا أُحِلُّ حَتَّى أَنْحَرَ الْهَدْيَ *

۴۲۔ القعنبی' مالک' نافع' عبداللہ بن عمر' حضرت حفصہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا یا رسول اللہ کیا حال ہے لوگوں کا انہوں نے احرام کھول ڈالا عمرہ کر کے اور آپ نے احرام نہیں کھولا آپ نے فرمایا میں نے تلبید اپنے سر کی کی اور تقلید کی ہدی کی تو میں حلال نہیں ہو سکتا جب تک نحر نہ کروں

٦ - بَابُ الرَّجُلِ يُهِلُّ بِالْحَجِّ ثُمَّ يَجْعَلُهَا عُمْرَةً *

۶۔ حج کا احرام باندھ کر پھر اس کو عمرہ میں بدل دے

٤٣ - حَدَّثَنَا هَنَّادٌ يَعْنِي ابْنَ السَّرِيِّ عَنِ ابْنِ أَبِي زَائِدَةَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ سُلَيْمِ ابْنِ الْأَسْوَدِ أَنَّ أَبَا ذَرٍّ كَانَ يَقُولُ فِيمَنْ حَجَّ ثُمَّ فَسَخَهَا بِعُمْرَةٍ لَمْ يَكُنْ ذَلِكَ إِلَّا لِلرَّكْبِ الَّذِينَ كَانُوا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

۴۳۔ ہناد بن السری' ابن ابی زائدہ' محمد بن اسحاق' عبدالرحمن بن الاسود' سلیم بن الاسود سے روایت ہے کہ ابوذر کہتے تھے جس شخص نے حج کی نیت کی پھر اس کو فسخ کر ڈالا عمرہ کر دیا تو یہ درست نہ ہوگا بلکہ یہ امر ان لوگوں کے واسطے خاص تھا جو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے

تشریح :۔ اوپر گذر چکا کہ امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے اور اکثر علماء اس طرف گئے ہیں مگر اور حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ حکم ان لوگوں کے واسطے خاص نہ تھا بلکہ قیامت تک سب لوگوں کے لیے ہے

٤٤ - حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنِي رَبِيعَةُ بْنُ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ بِلَالِ ابْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَسْخُ الْحَجِّ لَنَا خَاصَّةً أَوْ لِمَنْ بَعْدَنَا قَالَ بَلْ لَكُمْ خَاصَّةً *

۴۴۔ النفیلی' عبدالعزیز بن محمد' ربیعہ بن ابی عبدالرحمن' الحارث بن بلال بن الحارث سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہا حج کا فسخ کرنا خاص ہمارے لیے ہے یا اور لوگوں کے لیے بھی بعد ہمارے آپ نے فرمایا خاص تمہارے واسطے ہے

٧ - بَابُ الرَّجُلِ يَحُجُّ عَنْ غَيْرِهِ *

۷۔ دوسرے کی طرف سے حج کرنے کا بیان

٤٥ - حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ

۴۵۔ القعنبی' مالک' ابن شہاب' سلیمان بن یسار' عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ فضل بن عباس ردیف تھے رسول اللہ ﷺ کے حجتہ

رديف رسول الله ﷺ فجاءته امرأة من خثعم تستفتيه فجعل الفضل ينظر إليها وتنظر إليه فجعل رسول الله ﷺ يصرف وجه الفضل إلى الشق الآخر فقالت يا رسول الله ان فريضة الله على عباده في الحج أدركت أبي شيخا كبيرا لا يستطيع أن يثبت على الراحلة أفأحج عنه قال نعم وذلك في حجة الوداع *

الوداع (یعنی ایک ہی اونٹ پر آپ کے ساتھ سوار تھے) اتنے میں ایک عورت آئی قبیلہ خثعم میں سے اور آپ سے پوچھنے لگی فضل نے اس عورت کو دیکھنا شروع کیا اور وہ عورت فضل کو دیکھنے لگی رسول اللہ ﷺ فضل کا منہ اس عورت کی طرف سے دوسری طرف پھیرتے تھے وہ بولی یا رسول اللہ اللہ کا حکم بندوں پر حج کا میرے باپ پر اس وقت پہنچا جب وہ بوڑھے ہو گئے اونٹ پر ٹھہر نہیں سکتے کیا میں ان کی طرف سے حج کروں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہاں یہ حجۃ الوداع میں تھا

تشریح :۔ فضل بن عباس خوبصورت کم عمر تھے اور وہ عورت بھی حسین تھی اس واسطے آپ نے ان کا منہ اس طرف سے پھیر دیا۔

٤٦ -حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ وَمُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بِمَعْنَاهُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَوْسٍ عَنْ أَبِي رَزِينٍ قَالَ حَفْصٌ فِي حَدِيثِهِ رَجُلٌ مِنْ بَنِي عَامِرٍ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبِي شَيْخٌ كَبِيرٌ لَا يَسْتَطِيعُ الْحَجَّ وَلَا الْعُمْرَةَ وَلَا الظَّعْنَ قَالَ احْجُجْ عَنْ أَبِيكَ وَاعْتَمِرْ *

۴۶۔ حفص بن عمر اور مسلم بن ابراہیم' شعبہ' نعمان بن سالم' عمرو بن اوس' ابی رزین جو کہ ایک شخص ہے بنی عامر میں سے بولا یا رسول اللہ میرا باپ بوڑھا ہے حج اور عمرے اور سفر کی طاقت نہیں رکھتا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تو اپنے باپ کی طرف سے حج اور عمرہ کر

تشریح :۔ اکثر ائمہ کے نزدیک دوسرے کی طرف سے حج کرنا درست ہے خواہ اپنی طرف سے حج نہ کر چکا ہو اور شافعی اور اسحاق کے نزدیک اگر اپنی طرف سے حج نہیں کر چکا تو دوسرے کی طرف سے حج درست نہ ہوگا

٤٧ -حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِسْمَعِيلَ الطَّالَقَانِيُّ وَهَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ الْمَعْنَى وَاحِدٌ قَالَ إِسْحَقُ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَزْرَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَمِعَ رَجُلًا يَقُولُ لَبَّيْكَ عَنْ شُبْرُمَةَ قَالَ مَنْ شُبْرُمَةُ قَالَ أَخٌ لِي أَوْ قَرِيبٌ لِي قَالَ حَجَجْتَ عَنْ نَفْسِكَ قَالَ لَا قَالَ حُجَّ عَنْ نَفْسِكَ ثُمَّ حُجَّ عَنْ شُبْرُمَةَ *

۴۷۔ اسحاق بن اسماعیل' ہناد بن السری (اسحاق نے کہا) عبدہ بن سلیمان' ابن ابی عروبہ' قتادہ' عزرہ' سعید بن جبیر' ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سنا ایک شخص کہتا تھا لبیک عن شبرمۃ آپ نے پوچھا شبرمہ کون ہے وہ بولا میرا بھائی ہے یا عزیز ہے آپ نے فرمایا تو نے اپنی طرف سے حج ادا کیا بولا نہیں آپ نے فرمایا پہلے اپنا حج ادا کر پھر شبرمہ کی طرف سے حج ادا کریو

٨-بَاب كَيْفَ التَّلْبِيَةُ *

۸۔ لبیک کا بیان

٤٨ -حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ تَلْبِيَةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ قَالَ وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ يَزِيدُ فِي تَلْبِيَتِهِ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ بِيَدَيْكَ وَالرَّغْبَاءُ إِلَيْكَ وَالْعَمَلُ

۴۸۔ القعنبی' مالک' نافع' عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی لبیک یہ تھی اللھم اخیر تک یعنی حاضر ہوں تیری خدمت میں اے خدا میں حاضر ہوں تیری خدمت میں سب تعریف اور نعمت تیرے لیے ہی ہے اور سلطنت بھی تیری ہے تیرا کوئی شریک نہیں عبداللہ بن عمر اس میں اتنا اور بڑھاتے تھے حاضر ہوں تیری خدمت میں حاضر ہوں تیری خدمت میں حاضر ہوں تیری خدمت میں نیک بختی حاصل کرتا ہوں تیری خدمت میں سب بہتری تیری قبضے میں تیرے طرف ہی رغبت ہے اور عمل۔

٤٩ -حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا

۴۹۔ احمد بن حنبل' یحییٰ بن سعید' جعفر' اس کے والد' جابر بن عبداللہ

جعفرٌ حدثنا أبي عن جابر بن عبد الله قال أهل رسول الله ﷺ فذكر التلبية مثل حديث ابن عمر قال والناس يزيدون ذا المعارج ونحوه من الكلام والنبي ﷺ يسمع فلا يقول لهم شيئا

سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے احرام باندھ کر تلبیہ بیان کیا اسی طرح جیسے عبداللہ بن عمر نے بیان کیا اور لوگ اپنی طرف سے (الفاظ مثلاً ذی المعارج وغیرہ بڑھایا کرتے تھے) رسول اللہ ﷺ ان کو کچھ نہیں کہتے تھے

تشریح : یہ تلبیہ اس طرح ہے لبیک اللھم لبیک لبیک لا شریک لک لبیک ان الحمد والنعمة لک والملک لا شریک لک (ترجمہ ...)

۵۰ - حدثنا القعنبي عن مالك عن عبد الله بن أبي بكر بن محمد بن عمرو بن حزم عن عبد الملك بن أبي بكر ابن عبد الرحمن بن الحارث بن هشام عن خلاد بن السائب الأنصاري عن أبيه أن رسول الله ﷺ قال أتاني جبريل ﷺ فأمرني أن آمر أصحابي ومن معي أن يرفعوا أصواتهم بالإهلال أو قال بالتلبية يريد أحدهما *

۵۰۔ قعنبی' مالک' عبداللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم' عبدالملک بن ابی بکر بن عبدالرحمن بن الحارث بن ہشام' خلاد بن السائب الانصاری سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میرے پاس جبرئیل علیہ السلام آئے اور حکم کیا مجھ کو کہ میں حکم کروں اپنے اصحاب اور ساتھ والوں کو لبیک پکار کر کہنے کا

تشریح : مرد کو لبیک پکار کر کہنا افضل ہے اور عورت کو آہستہ کہنا چاہیے اس طرح کہ آپ ہی سنے اور لوگ نہ سنیں

۹- باب متى يقطع التلبية *

۹۔ لبیک کہنا کب موقوف کرے

۵۱ - حدثنا أحمد بن حنبل حدثنا وكيع حدثنا ابن جريج عن عطاء عن ابن عباس عن الفضل بن عباس أن رسول الله ﷺ لبى حتى رمى جمرة العقبة *

۵۱۔ احمد بن حنبل' وکیع' ابن جریج' عطاء' ابن عباس' فضل بن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ لبیک کہتے تھے جب تک جمرہ عقبہ پر کنکریاں ماریں (اس وقت لبیک موقوف کیا)

۵۲ - حدثنا أحمد بن حنبل حدثنا عبد الله بن نمير حدثنا يحيى بن سعيد عن عبد الله بن أبي سلمة عن عبد الله ابن عبد الله بن عمر عن أبيه قال غدونا مع رسول الله ﷺ من منى إلى عرفات منا الملبي ومنا المكبر *

۵۲۔ احمد بن حنبل' عبداللہ بن نمیر' یحییٰ بن سعید' عبداللہ بن ابی سلمہ' عبداللہ بن عمر' عمر سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چلے منیٰ سے عرفات کو کوئی ہم میں سے لبیک کہتا تھا کوئی تکبیر کہتا تھا

۱۰- باب متى يقطع المعتمر التلبية *

۱۰۔ عمرہ کرنے والا لبیک کب موقوف کرے

۵۳ - حدثنا مسدد حدثنا هشيم عن ابن أبي ليلى عن عطاء عن ابن عباس عن النبي ﷺ قال يلبي المعتمر حتى يستلم الحجر قال أبو داود رواه عبد الملك بن أبي سليمان وهمام عن عطاء عن ابن عباس موقوفا *

۵۳۔ مسدد' ہشیم' ابن ابی لیلیٰ' عطاء' ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عمرہ کرنے والا لبیک کہے حجر اسود کے چومنے تک امام ابوداؤد فرماتے ہیں عبدالملک بن سلیمان ہمام نے بواسطہ عطاء ابن عباس سے موقوفاً یہ روایت نقل کی۔

۱۱- باب المحرم يؤدب غلامه *

۱۱۔ محرم اپنے غلام کو مارے پیٹے تو کیسا ہے

۵۴ - حدثنا أحمد بن حنبل قال ح و حدثنا محمد بن عبد العزيز بن أبي رزمة أخبرنا عبد الله بن إدريس أخبرنا ابن إسحق عن يحيى بن عباد بن عبد الله بن الزبير عن أبيه عن أسماء بنت أبي بكر قالت خرجنا مع رسول الله ﷺ

۵۴۔ احمد بن حنبل و محمد بن عبدالعزیز بن ابی رزمہ' عبداللہ بن ادریس' محمد بن اسحاق' یحییٰ بن عباد بن عبداللہ بن الزبیر' عباد' اسماء بنت ابی بکر سے روایت ہے کہ ہم نکلے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج کرنے کو جب عرج میں پہنچے (عرج ایک گاؤں ہے درمیان میں اور مدینے کے)

حُجَاجًا حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالْعَرْجِ نَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَنَزَلْنَا فَجَلَسَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا إِلَى جَنْبِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَجَلَسْتُ إِلَى جَنْبِ أَبِي وَكَانَتْ زِمَالَةُ أَبِي بَكْرٍ وَزِمَالَةُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَاحِدَةً مَعَ غُلَامٍ لِأَبِي بَكْرٍ فَجَلَسَ أَبُو بَكْرٍ يَنْتَظِرُ أَنْ يَطْلُعَ عَلَيْهِ فَطَلَعَ وَلَيْسَ مَعَهُ بَعِيرُهُ قَالَ أَيْنَ بَعِيرُكَ قَالَ أَضْلَلْتُهُ الْبَارِحَةَ قَالَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ بَعِيرٌ وَاحِدٌ تُضِلُّهُ قَالَ فَطَفِقَ يَضْرِبُهُ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَتَبَسَّمُ وَيَقُولُ انْظُرُوا إِلَى هَذَا الْمُحْرِمِ مَا يَصْنَعُ قَالَ ابْنُ أَبِي رِزْمَةَ فَمَا يَزِيدُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى أَنْ يَقُولَ انْظُرُوا إِلَى هَذَا الْمُحْرِمِ مَا يَصْنَعُ وَيَتَبَسَّمُ

تو رسول اللہ ﷺ اترے اور ہم بھی اترے حضرت عائشہؓ تو رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھیں اور میں ابوبکر (اپنے باپ) کے پاس بیٹھی اور ابوبکر اور رسول اللہ ﷺ دونوں کا سامان کھانے اور پینے کا ایک ساتھ تھا ایک اونٹ پر جو ابوبکر کے ایک غلام کے پاس تھا ابوبکر اس انتظار میں بیٹھے کہ وہ غلام آئے جب وہ آیا تو اس کے ساتھ اونٹ نہ تھا ابوبکر نے پوچھا اونٹ کہاں ہے اس نے کہا کل شب کو وہ گم ہو گیا ابوبکر نے اس کو مارنا شروع کیا اور رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے اور کہتے تھے دیکھو اس محرم کو کیا کرتا ہے ابن ابی رزمہ نے کہا رسول اللہ ﷺ نے یہی کہا کہ دیکھو یہ محرم کیا کرتا ہے اور تبسم کیا اس سے زیادہ کچھ نہ کہا

تشریح: یعنی تیرے سو پچاس اونٹ نہ تھے کہ حفاظت مشکل ہوتی صرف ایک اونٹ تھا اس کی نگہبانی نہ ہو سکی ہر چند احرام میں لڑنا جھگڑنا مارپیٹ کرنا ممنوع ہے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ولا جدال في الحج مگر ابوبکر نے ایک بڑے قصور پر غلام کو سزا دی جو اس کی تعلیم کے لیے ضروری تھی اس واسطے آپ چپ ہو رہے مگر تبسم کیا۔

۱۲۰ - بَاب الرَّجُلِ يُحْرِمُ فِي ثِيَابِهِ *

۱۲۔ سلے ہوئے کپڑے احرام کے وقت اتارنا

۵۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا هَمَّامٌ قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءً أَخْبَرَنَا صَفْوَانُ بْنُ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ بِالْجِعْرَانَةِ وَعَلَيْهِ أَثَرُ خَلُوقٍ أَوْ قَالَ صُفْرَةٍ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ تَأْمُرُنِي أَنْ أَصْنَعَ فِي عُمْرَتِي فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى عَلَى النَّبِيِّ ﷺ الْوَحْيَ فَلَمَّا سُرِّيَ عَنْهُ قَالَ أَيْنَ السَّائِلُ عَنِ الْعُمْرَةِ قَالَ اغْسِلْ عَنْكَ أَثَرَ الْخَلُوقِ أَوْ قَالَ أَثَرَ الصُّفْرَةِ وَاخْلَعِ الْجُبَّةَ عَنْكَ وَاصْنَعْ فِي عُمْرَتِكَ مَا صَنَعْتَ فِي حَجَّتِكَ

۵۵۔ محمد بن کثیر' ہمام' عطاء' صفوان بن یعلی بن امیہ' یعلی بن امیہ سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور اس وقت آپ جعرانہ میں تھے (جعرانہ ایک مقام ہے درمیان مکے اور طائف کے جس کو اب بڑا عمرہ کہتے ہیں) اس کے بدن پر خوشبو کا رنگ یا زردی کا نشان تھا اور ایک جبہ پہنے ہوئے تھا پوچھا یا رسول اللہ میں عمرہ کیوں کر کروں رسول اللہ ﷺ پر وحی اترنے لگی جب اتر چکی تو آپ نے پوچھا کہاں ہے عمرے کو پوچھنے والا فرمایا خوشبو کا نشان دھو ڈال یا زردی کا اور جبہ اتار ڈال پھر وہی کر جو حج میں کرتا ہے

۵۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ وَهُشَيْمٌ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى عَنْ أَبِيهِ بِهَذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ فِيهِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ اخْلَعْ جُبَّتَكَ فَخَلَعَهَا مِنْ رَأْسِهِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ*

۵۶۔ محمد بن عیسیٰ' ابو عوانہ' ابی بشر' عطاء' یعلی بن امیہ و ہشیم' الحجاج' عطا' صفوان بن یعلی' یعلی بن امیہ سے اسی طرح روایت ہے اتنا زائد ہے اخلع جبتك فخلعها من راسه اپنا جبہ اتار تو اس نے اپنے سر سے اتار لیا۔

۵۷ - حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ الْهَمْدَانِيُّ الرَّمْلِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنِ ابْنِ يَعْلَى ابْنِ مُنْيَةَ عَنْ أَبِيهِ بِهَذَا الْخَبَرِ قَالَ فِيهِ فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَنْزِعَهَا نَزْعًا وَيَغْتَسِلَ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا وَسَاقَ الْحَدِيثَ

۵۷۔ یزید بن خالد بن عبداللہ بن موہب الہمدانی الرملی' اللیث' عطا بن ابی رباح' صفوان بن یعلی بن منیہ' یعلی بن امیہ کی اس روایت میں اتنا زیادہ ہے فامره رسول الله ﷺ ان ينزعها نزعا ويغتسل مرتين اوثلاثا آپ نے حکم کیا جبہ اتارنے کا اور غسل کرنے کا دوبار یا تین بار

۵۸ - حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ قَيْسَ بْنَ سَعْدٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ بِالْجِعْرَانَةِ وَقَدْ

۵۸۔ عقبہ بن مکرم' وہب بن جریر' جریر' قیس بن سعد' عطا' صفوان بن یعلی بن امیہ' یعلی بن امیہ سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس مقام جعرانہ میں آیا عمرہ کا احرام باندھے ہوئے تھا

أحرم بعمرة وعليه جبة وهو مصفر لحيته ورأسه وساق هذا الحديث *

بہ پہنے ہوئے تھا اور داڑھی اور سر رنگا ہوا تھا

۱۳- باب ما يلبس المحرم *

۱۳- احرام کے کپڑوں کا بیان

٥٩- حدثنا مسدد وأحمد بن حنبل قالا حدثنا سفيان عن الزهري عن سالم عن أبيه قال سأل رجل رسول الله ﷺ ما يترك المحرم من الثياب فقال لا يلبس القميص ولا البرنس ولا السراويل ولا العمامة ولا ثوبا مسه ورس ولا زعفران ولا الخفين إلا لمن لا يجد النعلين فمن لم يجد النعلين فليلبس الخفين وليقطعهما حتى يكونا أسفل من الكعبين

۵۹۔ مسدد و احمد بن حنبل، سفیان، زہری، سالم، عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ ایک شخص نے پوچھا رسول اللہ ﷺ سے محرم کون سے کپڑے نہ پہنے آپ نے فرمایا نہ پہنے کرتہ اور ٹوپی اور ازار اور عمامہ اور نہ وہ کپڑا جو رنگا ہو ورس (ایک گھاس ہے خوشبودار) اور زعفران سے اور نہ موزے مگر جس کے پاس چپل نہ ہوں تو موزوں کو ٹخنوں پر سے کاٹ ڈالے (یہاں ٹخنوں سے مراد وہ ہڈی ہے جو پنجے کے پاس پیر کے بیچ میں ہوتی ہے)

تشریح ۔ اور امام احمد کے نزدیک کاٹنا بھی ضرور نہیں بدلیل حدیث ابن عباس کی جو جوتے یا چپل نہ پاوے وہ موزے پہن لے اور ائمہ ثلثہ کے نزدیک کاٹنا ضرور ہے دلیل ان کی یہی حدیث ہے ورس اور زعفران کے رنگ کو منع فرمایا، کیونکہ ان میں خوشبو ہوتی ہے اسی طرح ہر رنگ کا استعمال جس میں خوشبو ہو ممنوع ہے

٦٠- حدثنا عبد الله بن مسلمة عن مالك عن نافع عن ابن عمر عن النبي ﷺ بمعناه

۶۰۔ عبداللہ بن مسلمہ، مالک، نافع، عبداللہ بن عمر سے روایت ہے حسب روایت سابق

٦١- حدثنا قتيبة بن سعيد حدثنا الليث عن نافع عن ابن عمر عن النبي ﷺ بمعناه وزاد ولا تنتقب المرأة الحرام ولا تلبس القفازين قال أبو داود وقد روى هذا الحديث حاتم بن إسمعيل ويحيى بن أيوب عن موسى بن عقبة عن نافع على ما قال الليث ورواه موسى بن طارق عن موسى بن عقبة موقوفا على ابن عمر وكذلك رواه عبيد الله بن عمر ومالك وأيوب موقوفا وإبراهيم بن سعيد المديني عن نافع عن ابن عمر عن النبي ﷺ المحرمة لا تنتقب ولا تلبس القفازين قال أبو داود إبراهيم بن سعيد المديني شيخ من أهل المدينة ليس له كبير حديث *

۶۱۔ قتیبہ بن سعید، الليث، نافع، عبداللہ بن عمر سے روایت ہے ویسے ہی جو اوپر گذری اس میں اتنا زیادہ ہے کہ محرمہ عورت منہ پر نقاب نہ ڈالے یعنی منہ کھلا رکھے اور دستانے نہ پہنے امام ابوداؤد نے کہا حاتم بن اسماعیل و یحییٰ بن ایوب موسیٰ بن عقبہ نافع سے اسی طرح روایت ہے جیسا کہ الليث سے اور موسیٰ بن طارق نے بواسطہ موسے بن عقبہ ابن عمر سے موقوفاً روایت نقل کی نیز عبیداللہ بن عمر و مالک و ایوب نے موقوفاً روایت کیا اور ابراہیم بن سعید المدینی نے بواسطہ نافع عبداللہ بن عمر سے مرفوعاً روایت نقل کی ولا تنتقب ولا تلبس القفازين امام ابوداؤد فرماتے ہیں ابراہیم بن سعید المدینی اہل مدینہ کے شیوخ میں سے ہیں ان سے زیادہ احادیث مروی نہیں

٦٢- حدثنا قتيبة بن سعيد حدثنا إبراهيم بن سعيد المديني عن نافع عن ابن عمر عن النبي ﷺ قال المحرمة لا تنتقب ولا تلبس القفازين *

۶۲۔ قتیبہ بن سعید، ابراہیم بن سعید المدینی، نافع، ابن عمر سے روایت ہے ویسے ہی جو اوپر گذری اس میں اتنا زیادہ ہے کہ محرمہ عورت منہ پر نقاب نہ ڈالے یعنی منہ کھلا رکھے اور دستانے نہ پہنے

٦٣- حدثنا أحمد بن حنبل حدثنا يعقوب حدثنا أبي عن ابن إسحق قال فإن نافعا مولى عبد الله بن عمر حدثني عن عبد الله بن عمر أنه سمع رسول الله ﷺ نهى النساء في إحرامهن عن القفازين والنقاب وما مس الورس والزعفران

۶۳۔ احمد بن حنبل، یعقوب، اس کے والد، ابن اسحاق، نافع، مولی عبداللہ بن عمر، عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ انہوں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ نے منع کیا عورتوں کو احرام کی حالت میں دستانے پہننے سے اور منہ پر نقاب ڈالنے سے اور زعفران یا ورس میں رنگے

من الثّياب ولْتلْبس بعد ذلك ما أحبّتْ منْ ألْوان الثّياب مُعصْفرًا أوْ خزًّا أوْ حُليًّا أوْ سراويل أوْ قميصًا أوْ خُفًّا قال أبو داود روى هذا الحديث عن ابْن إسْحق عنْ نافع عبْدةُ بن سليمان ومحمّد بن سلمة إلى قوله وما مسّ الْورْس والزّعْفرانُ من الثّياب ولمْ يذْكرا ما بعْدهُ *

ہوئے کپڑے پہننے سے سوا اس کے اور رنگوں کے کپڑوں میں خوشبو نہیں ہے اجازت دے جیسے کسم یا ریشمی کپڑا یا زیور یا ازار یا کرتا یا موزہ امام ابوداؤد نے کہا عبدہ و محمد بن سلمہ نے محمد بن اسحاق سے صرف اتنا نقل کیا وما مس الورس والزعفران من الثیاب اور نہیں ذکر کیا اس کے بعد

تشریح: عورت کو احرام میں منہ کھلا رکھنا چاہیے نزدیک آئمہ ثلاثہ کے پھر کھلے رکھنے کی یہ شکل ہے کہ یا تو بالکل کھلا رہنے دے یا کوئی کپڑا اس طرح لٹکائے کہ منہ سے الگ رہے

٦٤- حدّثنا مُوسى بْنُ إسْمعيل حدّثنا حمّادٌ عنْ أيُّوب عنْ نافع عن ابْن عُمر أنّهُ وجد الْقُرّ فقال ألْق عليّ ثوْبًا يا نافعُ فألْقيْتُ عليْه بُرْنُسًا فقال تُلْقي عليّ هذا وقدْ نهى رسُولُ اللّه ﷺ أنْ يلْبسهُ الْمُحْرمُ *

۶۴۔ موسیٰ بن اسماعیل' حماد' ایوب' نافع' عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ ان کو سردی لگی انہوں نے کہا کوئی کپڑا مجھے دے نافع نے برنس (ٹوپی یا اور کوئی کپڑا جس سے سر ڈھکا رہے) دے دیا انہوں نے کہا تم برنس دیتے ہو حالانکہ رسول اللہ نے محرم کو اس کے پہننے سے منع کیا

٦٥- حدّثنا سُليْمانُ بْنُ حرْبٍ حدّثنا حمّادُ بْنُ زيْدٍ عنْ عمْرو بْن دينار عنْ جابر بْن زيْدٍ عن ابْن عبّاسٍ قال سمعْتُ رسُول اللّه ﷺ يقُولُ السّراويلُ لمنْ لا يجدُ الْإزار والْخُفُّ لمنْ لا يجدُ النّعْليْن قال أبو داود هذا حديثُ أهْل مكّة ومرْجعُهُ إلى الْبصْرة إلى جابر بْن زيْدٍ والّذي تفرّد به منْهُ ذكْرُ السّراويل ولمْ يذْكُر الْقطْع في الْخُفّ *

۶۵۔ سلیمان بن حرب' حماد بن زید' عمرو بن دینار' جابر بن زید' عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے جس کو تہبند نہ ملے وہ پاجامہ پہن لے اور جس کو جوتی نہ ملے وہ موزے پہن لے (پھر کاٹنا موزوں کا یا پھاڑنا پاجامے کا ضرور نہیں نہ اس پر کفارہ ہے یہی قول ہے امام احمد کا)

٦٦- حدّثنا الْحُسيْنُ بْنُ الْجُنيْد الدّامغانيُّ حدّثنا أبُو أُسامة قال أخْبرني عُمرُ بْنُ سُويْدٍ الثّقفيُّ قال حدّثتْني عائشةُ بنْتُ طلْحة أنّ عائشة أُمّ الْمُؤْمنين رضي اللّه عنْها حدّثتْها قالتْ كُنّا نخْرُجُ مع النّبيّ ﷺ إلى مكّة فنُضمّدُ جباهنا بالسُّكّ الْمُطيّب عنْد الْإحْرام فإذا عرقتْ إحْدانا سال على وجْهها فيراهُ النّبيُّ ﷺ فلا ينْهاها *

۶۶۔ الحسین بن جنید الدامغانی' ابواسامہ' عمر بن سوید الثقفی' عائشہ بنت طلحہ' حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے مکے کی نیت سے جب احرام باندھنے لگے تو ہم نے اپنی پیشانی پر خوشبو کا ضماد لگایا پھر جب پسینہ آتا تو وہ خوشبو منہ پر بہہ آتی رسول اللہ ﷺ اس کو دیکھتے لیکن منع نہ کرتے۔

تشریح: کیونکہ وہ خوشبو احرام سے پہلے کی تھی (علامہ)

٦٧- حدّثنا قُتيْبةُ بْنُ سعيدٍ حدّثنا ابْنُ أبي عديٍّ عنْ مُحمّد بْن إسْحق قال ذكرْتُ لابْن شهابٍ فقال حدّثني سالمُ بْنُ عبْد اللّه أنّ عبْد اللّه يعْني ابْن عُمر كان يصْنعُ ذلك يعْني يقْطعُ الْخُفّيْن للْمرْأة الْمُحْرمة ثُمّ حدّثتْهُ صفيّةُ بنْتُ أبي عُبيْدٍ أنّ عائشة حدّثتْها أنّ رسُول اللّه ﷺ قدْ كان رخّص للنّساء في الْخُفّيْن فترك ذلك *

۶۷۔ قتیبہ بن سعید' ابن ابی عدی' محمد بن اسحاق سے روایت ہے کہ میں نے ابن شہاب سے ذکر کیا انہوں نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سالم بن عبداللہ نے کہ عبداللہ بن عمر ایسا کرتے تھے یعنی موزوں کو کاٹ دیا کرتے تھے عورت محرمہ کے پھر ان سے بیان کیا صفیہ بنت ابی عبید نے کہ ان سے حضرت عائشہؓ نے کہا رسول اللہ ﷺ نے رخصت دی عورتوں کو موزے پہننے کی تب عبداللہ بن عمر نے اس کو ترک کر دیا (یعنی عورتوں کے موزے کاٹنا چھوڑ دیا کیونکہ احرام میں ٹخنوں

کو چھپانا مرد کو منع ہے عورتوں کو نہیں ہے)۔

١٤-بَاب الْمُحْرِمِ يَحْمِلُ السِّلَاحَ *

۱۴۔ محرم ہتھیار باندھے

٦٨- حدَّثنا أحمدُ بنُ حنبلٍ حدَّثنا مُحمَّدُ بنُ جعفرٍ حدَّثنا شعبةُ عن أبي إسحق قال سمعتُ البراءَ يقولُ لمَّا صالح رسولُ اللهِ ﷺ أهلَ الحُدَيبيةِ صالحهم على أن لا يدخلوها إلَّا بجُلبانِ السِّلاحِ فسألتُه ما جُلبانُ السِّلاحِ قال القِرابُ بما فيه

۶۸۔ احمد بن حنبل' محمد بن جعفر' شعبہ ابی اسحاق' براء بن عازب کہتے تھے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے صلح کی حدیبیہ والوں سے تو اس شرط پر کہ نہ آویں گے وہاں مگر ہتھیاروں کو غلاف میں رکھ کر

تشریح:۔ غلاف سے مراد وہ تھیلی ہے جس میں تلوار نیام سمیت رکھی جاتی ہے اور سوار اس میں اپنا کوڑا اور ہتھیار وغیرہ رکھ لیتا ہے ابن بلال نے کہا مالک اور شافعی کے نزدیک محرم کو ہتھیار اٹھانا جائز ہے حج اور عمرے میں اور حسن نے اس کو مکروہ کہا ہے۔

١٥-بَاب فِي الْمُحْرِمَةِ تُغَطِّي وَجْهَهَا *

۱۵۔ عورت محرمہ اپنا منہ ڈھانپے تو کیسا؟

٦٩- حدَّثنا أحمدُ بنُ حنبلٍ حدَّثنا هُشيمٌ أخبرنا يزيدُ بنُ أبي زيادٍ عن مُجاهدٍ عن عائشةَ قالت كان الرُّكبانُ يمُرُّون بنا ونحنُ مع رسولِ اللهِ ﷺ مُحرِماتٌ فإذا حاذَوا بنا سدلت إحدانا جِلبابَها من رأسِها على وجهِها فإذا جاوزونا كشفناه *

۶۹۔ احمد بن حنبل' ہشیم' یزید بن ابی زیاد' مجاہد' حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ سوار ہمارے سامنے ہو کر گذرتے اور ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ احرام باندھے ہوتے تو جب ہمارے سامنے آ جاتے ہم اپنے نقاب منہ پر ڈال لیتے جب آگے چلے جاتے یا پیچھے تو پھر منہ کھول لیتے

تشریح:۔ نقاب منہ پر ڈالنے سے یہ مراد ہے کہ کپڑا منہ سے جدا رہتا یا کپڑا ایک لکڑی یا دو لکڑی کے واسطے منہ ڈھانپنا منع نہیں ہے (عامہ)

١٦-بَاب فِي الْمُحْرِمِ يُظَلَّلُ *

۱۶۔ محرم پر سایہ کرنا کیسا ہے؟

٧٠-حدَّثنا أحمدُ بنُ حنبلٍ حدَّثنا مُحمَّدُ بنُ سلمةَ عن أبي عبدِ الرَّحيمِ عن زيدِ بنِ أبي أُنيسةَ عن يحيى بنِ حُصينٍ عن أمِّ الحُصينِ حدَّثته قالت حججنا مع النَّبيِّ ﷺ حجَّةَ الوداعِ فرأيتُ أُسامةَ وبلالًا وأحدُهما آخذٌ بخطامِ ناقةِ النَّبيِّ ﷺ والآخرُ رافعٌ ثوبَه ليستُره من الحرِّ حتَّى رمى جمرةَ العقبةِ *

۷۰۔ احمد بن حنبل' محمد بن سلمہ' ابی عبدالرحیم' زید بن ابی انیسہ' یحییٰ بن حصین' ام الحصین سے روایت ہے کہ ہم نے حج کیا رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حجۃ الوداع تو دیکھا میں نے اسامہ اور بلال کو ان میں کوئی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اونٹ کی مہار پکڑے ہوئے تھا اور دوسرا اپنا کپڑا اٹھائے رسول اللہ ﷺ پر سایہ کئے ہوئے تھا یہاں تک کہ آپ نے جمرہ عقبہ کی رمی کی

تشریح:۔ محرم کو سایہ لینا درست ہے بشرطیکہ وہ کپڑا سر سے نہ لگے

١٧-بَاب الْمُحْرِمِ يَحْتَجِمُ *

۱۷۔ محرم پچھنے لگائے تو کیسا ہے

٧١-حدَّثنا أحمدُ بنُ حنبلٍ حدَّثنا سُفيانُ عن عمرِو بنِ دينارٍ عن عطاءٍ وطاوُسٍ عن ابنِ عبَّاسٍ أنَّ النَّبيَّ ﷺ احتجم وهو مُحرِمٌ *

۷۱۔ احمد بن حنبل' سفیان' عمرو بن دینار' عطاء و طاؤس' عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے پچھنے لگائے احرام کی حالت میں

تشریح:۔ ابو حنیفہ اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا عمل اسی حدیث پر ہے

٧٢-حدَّثنا عُثمانُ بنُ أبي شيبةَ حدَّثنا يزيدُ بنُ هارونَ أخبرنا هشامٌ عن عكرمةَ عن ابنِ عبَّاسٍ أنَّ رسولَ اللهِ ﷺ احتجم

۷۲۔ عثمان بن ابی شیبہ' یزید بن ہارون' ہشام' عکرمہ' عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے پچھنے لگائے اپنے سر میں اور

وَهُوَ مُحْرِمٌ فِي رَأْسِهِ مِنْ دَاءٍ كَانَ بِهِ *

آپ احرام باندھے ہوئے تھے ایک بیماری کی وجہ سے

۷۳- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ احْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ عَلَى ظَهْرِ الْقَدَمِ مِنْ وَجَعٍ كَانَ بِهِ قَالَ أَبُو دَاوُد سَمِعْتُ أَحْمَدَ قَالَ ابْنُ أَبِي عَرُوبَةَ أَرْسَلَهُ يَعْنِي عَنْ قَتَادَةَ *

۷۳- احمد بن حنبل، عبدالرزاق، معمر، قتادہ، انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے پچھنے لگوائے پشت قدم پر ایک درد کے باعث۔

تشریح: اگر پچھنے لگانے میں بال نکالنا پڑیں تو بعض علماء کے نزدیک جزا لازم ہوگی اور بعضوں کے نزدیک اگر ضرورت ہے تو جزا لازم ہوگی۔ (علامہ)

۱۸- باب يَكْتَحِلُ الْمُحْرِمُ *

۱۸- محرم سرمہ لگاوے تو کیسا؟

۷۴- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ اشْتَكَى عُمَرُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْمَرٍ عَيْنَيْهِ فَأَرْسَلَ إِلَى أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ قَالَ سُفْيَانُ وَهُوَ أَمِيرُ الْمَوْسِمِ مَا يَصْنَعُ بِهِمَا قَالَ اضْمِدْهُمَا بِالصَّبِرِ فَإِنِّي سَمِعْتُ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ يُحَدِّثُ ذَلِكَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ *

۷۴- احمد بن حنبل، سفیان، ایوب بن موسیٰ، نبیہ بن وہب سے روایت ہے کہ عمر بن عبیداللہ کی آنکھیں دکھنے لگیں انہوں نے اپنا آدمی ابان بن عثمان کے پاس بھیجا وہ ان دنوں امیر تھے موسم کے کہ میں کیا علاج کروں ان آنکھوں کا انہوں نے کہا ضماد کرے ایلوے کا کیونکہ میں نے سنا حضرت عثمان سے فرماتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایسا ہی حکم دیا

تشریح: امیر موسم وہ شخص ہے جو حج کے دنوں میں حاجیوں کا سرکردہ ہوتا ہے ان کا اہتمام کرتا ہے

۷۵- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ ابْنِ عُلَيَّةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ

۷۵- عثمان بن ابی شیبہ، ابن علیہ، ایوب، نافع، نبیہ بن وہب سے بھی اسی طرح روایت ہے

۱۹- المحرم يغتسل!

۱۹- محرم غسل کرے تو کیسا؟

۷۶- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ عَبَّاسٍ وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ اخْتَلَفَا بِالْأَبْوَاءِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَغْسِلُ الْمُحْرِمُ رَأْسَهُ وَقَالَ الْمِسْوَرُ لَا يَغْسِلُ الْمُحْرِمُ رَأْسَهُ فَأَرْسَلَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ إِلَى أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ فَوَجَدَهُ يَغْتَسِلُ بَيْنَ الْقَرْنَيْنِ وَهُوَ يُسْتَرُ بِثَوْبٍ قَالَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ قَالَ مَنْ هَذَا قُلْتُ أَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حُنَيْنٍ أَرْسَلَنِي إِلَيْكَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ أَسْأَلُكَ كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَغْسِلُ رَأْسَهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ قَالَ فَوَضَعَ أَبُو أَيُّوبَ يَدَهُ عَلَى الثَّوْبِ فَطَأْطَأَهُ حَتَّى بَدَا لِي رَأْسُهُ ثُمَّ قَالَ لِإِنْسَانٍ يَصُبُّ عَلَيْهِ اصْبُبْ قَالَ فَصَبَّ عَلَى رَأْسِهِ ثُمَّ حَرَّكَ أَبُو أَيُّوبَ رَأْسَهُ بِيَدَيْهِ فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَدْبَرَ ثُمَّ قَالَ هَكَذَا رَأَيْتُهُ يَفْعَلُ ﷺ *

۷۶- عبداللہ بن مسلمہ، مالک، زید بن اسلم، ابراہیم بن عبداللہ بن حنین، عبداللہ بن حنین سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عباس اور مسور بن مخرمہ نے اختلاف کیا ابواء میں (جو ایک مقام ہے درمیان میں حرمین کے) تو کہا عبداللہ بن عباس نے محرم اپنا سر دھو سکتا ہے مسور بن مخرمہ نے کہا نہیں دھو سکتا کہا عبداللہ بن حنین نے بھیجا مجھ کو عبداللہ بن عباس نے ابو ایوب انصاری کے پاس تو پایا میں نے ان کو غسل کرتے ہوئے دو لکڑیوں کے بیچ میں جو کنوئیں پر لگی ہوئی ہیں اور وہ پردہ کئے ہوئے تھے ایک کپڑے کا تو سلام کیا میں نے ان کو پوچھا انہوں نے کون ہے یہ میں نے کہا میں عبداللہ بن حنین ہوں مجھ کو بھیجا ہے عبداللہ بن عباس نے تاکہ تم سے پوچھوں کس طرح غسل کرتے تھے رسول اللہ ﷺ جب وہ محرم ہوتے تھے تو ابو ایوب نے اپنا ہاتھ کپڑے پر رکھ کر سر سے کپڑا ہٹا لیا یہاں تک کہ ان کا سر مجھ کو دکھائی دینے لگا پھر کہا انہوں نے ایک آدمی سے جو پانی ڈالتا تھا ان پر کہ پانی ڈال تو پانی ڈالا اس نے ان کے سر پر اور انہوں نے اپنا سر دونوں ہاتھوں سے ملا آگے کو لائے پھر پیچھے لے گئے اور کہا کہ ایسا ہی دیکھا

تھا رسول اللہ ﷺ کو کرتے ہوئے۔

٢٠–باب الْمُحْرِمِ يتزوّج *

۲۰۔ محرم کو نکاح کرنا کیسا ہے؟

٧٧–حدّثنا الْقعْنبِيُّ عنْ مالك عنْ نافع عنْ نُبيه بْن وهْب أخي بني عبْد الدّار أنّ عُمر بْن عُبيْد اللّه أرْسل إلى أبان بْن عثْمان بْن عفّان يسْأله وأبانُ يوْمئذ أميرُ الْحاجّ وهُما مُحْرِمان إنّي أردْتُ أنْ أُنْكح طلْحة بْن عُمر ابْنة شيْبة بْن جُبيْر فأردْتُ أنْ تحْضر ذلك فأنْكر ذلك عليْه أبانُ وقال إنّي سمعْتُ أبي عُثْمان بْن عفّان يقُولُ قال رسُولُ اللّه ﷺ لا ينْكِحُ الْمُحْرِمُ ولا يُنْكِحُ

۷۷۔ القعنبی' مالک' نافع' نبیہ بن وہب' اخی بنی عبدالدار سے روایت ہے کہ عمر بن عبید اللہ نے بھیجا ابان بن عثمان کے پاس ایک آدمی اور ان دنوں میں ابان امیر تھے حاجیوں کے یہ پوچھنے کو کہ میرا ارادہ ہے نکاح کرنے کا طلحہ بن عمر کا شیبہ بن جبیر کی بیٹی سے اور میں چاہتا ہوں کہ تم بھی اس نکاح میں شریک ہو ابان نے اس پر انکار کیا اور کہا کہ سنا میں نے عثمان بن عفان اپنے باپ سے کہتے تھے سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے فرماتے تھے نہ نکاح کرے محرم اپنا اور نہ غیر کا۔

تشریح:۔ مالک اور اوزاعی اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا عمل اسی حدیث پر ہے ان کے نزدیک محرم نہ اپنا نکاح کرے نہ دوسرے کا نکاح پڑھاوے اور ابراہیم اور ثوری اور ابو حنیفہ اور محمد اور ابو یوسف کے نزدیک محرم نکاح کر سکتا ہے مگر جماع نہ کرے جب تک احرام نہ کھولے۔

٧٨– حدّثنا قُتيْبةُ بْنُ سعيد أنّ مُحمّد بْن جعْفر حدّثهُمْ حدّثنا سعيدٌ عنْ مطر ويعْلى بْن حكيم عنْ نافع عنْ نُبيْه بْن وهْب عنْ أبان بْن عُثْمان عنْ عُثْمان أنّ رسُول اللّه ﷺ ذكر مثْلهُ زاد ولا يخْطُبُ *

۷۸۔ قتیبہ بن سعید' محمد بن جعفر' سعید' مطر اور یعلی بن حکیم نافع' نبیہ بن وہب' ابان بن عثمان' عثمان سے اسی طرح کی روایت ہے اس میں لا یخطب کا لفظ زیادہ ہے

٧٩–حدّثنا مُوسى بْنُ إسْمعيل حدّثنا حمّادٌ عنْ حبيب بْن الشّهيد عنْ ميْمُون بْن مهْران عنْ يزيد بْن الْأصمّ ابْن أخي ميْمُونة عنْ ميْمُونة قالتْ تزوّجني رسُولُ اللّه ﷺ ونحْنُ حلالان بسرف *

۷۹۔ موسیٰ بن اسماعیل' حماد' حبیب بن الشہید' میمون بن مہران' یزید بن الاصم بن اخی میمونہ' حضرت میمونہ سے روایت ہے کہ نکاح کیا رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے اور ہم دونوں حلال تھے احرام باندھے نہ تھے سرف میں (ایک مقام ہے قریب مکے کے)

٨٠–حدّثنا مُسدّدٌ حدّثنا حمّادُ بْنُ زيْد عنْ أيُّوب عنْ عكْرمة عن ابْن عبّاس أنّ النّبيّ ﷺ تزوّج ميْمُونة وهُو مُحْرِمٌ

۸۰۔ مسدد' حماد بن یزید' ایوب' عکرمہ' ابن عباس سے روایت ہے کہ نکاح کیا رسول اللہ ﷺ نے میمونہ سے اور آپ محرم تھے

٨١–حدّثنا ابْنُ بشّار حدّثنا عبْدُ الرّحْمن بْنُ مهْديٍّ حدّثنا سُفْيانُ عنْ إسْمعيل بْن أُميّة عنْ رجُل عنْ سعيد ابْن الْمُسيّب قال وهم ابْنُ عبّاس في تزْويج ميْمُونة وهُو مُحْرِمٌ *

۸۱۔ ابن بشار' عبد الرحمن بن مہدی' سفیان' اسماعیل بن امیہ' ایک شخص' سعد بن المسیب نے کہا یہ ابن عباس کا وہم ہے (صحیح یہ ہے کہ آپ اس وقت محرم نہ تھے)

٢١–باب ما يقْتُلُ الْمُحْرِمُ من الدّوابّ *

۲۱۔ محرم کو کون سے جانور مارنا درست ہے

٨٢–حدّثنا أحْمدُ بْنُ حنْبل نا سُفْيانُ بْنُ عُييْنة عن الزُّهْريّ عنْ سالم عنْ أبيه سُئل النّبيُّ عمّا يقْتُلُ الْمُحْرِمُ من الدّوابّ فقال خمْسٌ لا جُناح في قتْلهنّ على منْ قتلهُنّ في الْحلّ والْحرام الْعقْربُ والْفأْرةُ والْغُرابُ والْحدأةُ والْكلْبُ الْعقُورُ

۸۲۔ احمد بن حنبل' سفیان بن عیینہ' زہری' سالم' عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے سوال ہوا کہ کون سے جانور محرم کو مارنا درست ہیں آپ نے فرمایا پانچ جانوروں کو مارنے میں محرم پر کچھ گناہ نہیں ہے خواہ حرم میں مارے یا حل میں بچھو اور چوہا' اور چیل' اور کوا اور کٹکھنا کتا

تشریح: کلب عقور میں ہر وہ جانور داخل ہے جو لوگوں کو کاٹے یا حملہ کرے جیسے شیر اور چیتا اور بھیڑیا اور جس جانور کا مارنا درست ہے تو اس کے مارنے سے کچھ قباحت نہیں (موطا)

۸۳–حدثنا علي بن بحر حدثنا حاتم بن إسمعيل حدثني محمد بن عجلان عن القعقاع بن حكيم عن أبي صالح عن أبي هريرة أن رسول الله ﷺ قال خمس قتلهن حلال في الحرم الحية والعقرب والحدأة والفأرة والكلب العقور *

۸۳۔ علی بن بحر، حاتم بن اسمٰعیل، محمد بن عجلان، القعقاع بن حکیم ابی صالح، ابوہریرہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے پانچ جانوروں کا قتل کرنا درست ہے حرم میں (حرم وہ زمین ہے جس کے اور اطراف کے کئی میل تک شکار کرنا حرام ہے باقی سب حل ہے) سانپ اور بچھو اور چیل اور چوہا اور کتا کاٹنے والا۔

۸٤–حدثنا أحمد بن حنبل حدثنا هشيم حدثنا يزيد بن أبي زياد حدثنا عبد الرحمن بن أبي نعم البجلي عن أبي سعيد الخدري أن النبي ﷺ سئل عما يقتل المحرم قال الحية والعقرب والفويسقة ويرمي الغراب ولا يقتله والكلب العقور والحدأة والسبع العادي *

۸۴۔ احمد بن حنبل، ہشیم، یزید بن ابی زیاد، عبدالرحمن بن ابی نعیم البجلی، ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے سوال ہوا محرم کو کون سے جانور مارنا درست ہے آپ نے فرمایا سانپ اور بچھو اور چوہا (اس میں گھونس وغیرہ بھی داخل ہے) اور کوے کو بھگا دے لیکن مارے نہیں (خطابی نے کہا شاید وہ کوا مراد ہے جس کا کھانا حلال ہے) اور کتا کاٹنے والا اور چیل اور ہر درندہ حملہ کرنے والا۔

۲۲–باب لحم الصيد للمحرم *

۲۲۔ محرم کو شکار کا گوشت درست ہے یا نہیں

۸۵–حدثنا محمد بن كثير حدثنا سليمان بن كثير عن حميد الطويل عن إسحق بن عبد الله بن الحارث عن أبيه وكان الحارث خليفة عثمان على الطائف فصنع لعثمان طعاما فيه من الحجل واليعاقيب ولحم الوحش قال فبعث إلى علي بن أبي طالب فجاءه الرسول ﷺ وهو يخبط لأباعر له فجاءه وهو ينفض الخبط عن يده فقالوا له كل فقال أطعموه قوما حلالا فأنا حرم فقال علي رضي الله عنهم أنشد الله من كان ها هنا من أشجع أتعلمون أن رسول الله ﷺ أهدى إليه رجل حمار وحش وهو محرم فأبى أن يأكله قالوا نعم *

۸۵۔ محمد بن کثیر، سلیمان بن کثیر، حمید الطویل، اسحٰق بن عبداللہ بن الحارث، عبداللہ بن الحارث سے روایت ہے کہ میرے باپ حارث نے جو خلیفہ تھے حضرت عثمان کے طائف پر کھانا تیار کیا حضرت عثمان کے واسطے اس میں چڑیوں کا گوشت تھا اور گورخر کا انہوں نے حضرت علی کے پاس بھیجا جب ان کے پاس آدمی آیا تو وہ چارہ تیار کر رہے تھے اپنے اونٹوں کے لیے اور جھاڑ رہے تھے چارے کو اپنے ہاتھ سے جب وہ آدمی پہنچا لوگوں نے ان سے کہا کھائیے حضرت علی نے کہا کھلاؤ ان لوگوں کو جو احرام نہ باندھے ہوں ہم تو احرام باندھے ہیں میں قسم دیتا ہوں اللہ کی ان لوگوں کو جو اشجع (قبیلہ) سے ہوں کیا تم جانتے ہو رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک شخص نے گورخر بھیجا آپ نے انکار کیا کھانے سے اور آپ احرام باندھے ہوئے تھے لوگوں نے کہا ہاں

تشریح: محرم کو خشکی کا شکار کھانا مطلقاً حرام ہے بعضوں کے نزدیک اور بعضوں کے نزدیک جب حرام ہے کہ محرم کے واسطے شکار کیا جائے اور ابو حنیفہ کے نزدیک جب حرام ہے کہ محرم اس میں شریک ہو یا معین ہو۔

۸٦–حدثنا أبو سلمة موسى بن إسمعيل حدثنا حماد عن قيس عن عطاء عن ابن عباس أنه قال يا زيد بن أرقم هل علمت أن رسول الله ﷺ أهدي إليه عضد صيد فلم يقبله وقال إنا حرم قال نعم *

۸۶۔ موسیٰ بن اسماعیل، حماد، قیس، عطاء، ابن عباس سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا زید بن ارقم سے کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک دست شکار کے جانوروں کا ہدیہ میں آیا آپ نے نہیں قبول کیا اور فرمایا ہم لوگ احرام باندھے ہوئے ہیں زید بن ارقم نے کہا ہاں میں جانتا ہوں۔

٨٧–حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي الْإِسْكَنْدَرَانِيَّ الْقَارِيَّ عَنْ عَمْرٍو عَنِ الْمُطَّلِبِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ صَيْدُ الْبَرِّ لَكُمْ حَلَالٌ مَا لَمْ تَصِيدُوهُ أَوْ يُصَدْ لَكُمْ قَالَ أَبُو دَاوُد إِذَا تَنَازَعَ الْخَبَرَانِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ يُنْظَرُ بِمَا أَخَذَ بِهِ أَصْحَابُهُ

۸۷۔ قتیبہ بن سعید 'یعقوب الاسکندرانی 'عمرو 'المطلب جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے فرماتے تھے خشکی کا شکار حلال ہے تمہارے لیے جب تک تم خود شکار نہ کرو یا تمہارے واسطے شکار نہ کیا جائے ابوداؤد کہتے ہیں کہ جب دو روایتیں متعارض ہوں تو یہ دیکھا جائے کہ صحابہ کرام کا عمل کس کے موافق ہے۔

٨٨–حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ التَّيْمِيِّ عَنْ نَافِعٍ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَتَّى إِذَا كَانَ بِبَعْضِ طَرِيقِ مَكَّةَ تَخَلَّفَ مَعَ أَصْحَابٍ لَهُ مُحْرِمِينَ وَهُوَ غَيْرُ مُحْرِمٍ فَرَأَى حِمَارًا وَحْشِيًّا فَاسْتَوَى عَلَى فَرَسِهِ قَالَ فَسَأَلَ أَصْحَابَهُ أَنْ يُنَاوِلُوهُ سَوْطَهُ فَأَبَوْا فَسَأَلَهُمْ رُمْحَهُ فَأَبَوْا فَأَخَذَهُ ثُمَّ شَدَّ عَلَى الْحِمَارِ فَقَتَلَهُ فَأَكَلَ مِنْهُ بَعْضُ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَبَى بَعْضُهُمْ فَلَمَّا أَدْرَكُوا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سَأَلُوهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ إِنَّمَا هِيَ طُعْمَةٌ أَطْعَمَكُمُوهَا اللَّهُ تَعَالَى

۸۸۔ عبداللہ بن مسلمہ 'مالک 'ابی النضر مولیٰ عمر بن عبید اللہ التیمی 'نافع مولیٰ ابی قتادہ الانصاری 'ابی قتادہ انصاری سے روایت ہے کہ وہ ساتھ تھے رسول اللہ ﷺ کے سو ایک راستے میں مکے کے پیچھے رہ گئے اپنے چند ساتھیوں کے ساتھ جو احرام باندھے تھے لیکن ابو قتادہ احرام نہیں باندھے تھے انہوں نے ایک گورخر دیکھا تو اپنے گھوڑے پر سوار ہوئے اور ساتھیوں سے کوڑا مانگا انہوں نے انکار کیا پھر برچھا مانگا تو پھر انکار کیا آخر انہوں نے خود برچھا لے کر حملہ کیا گورخر پر اور قتل کیا اس کو تو بعض صحابہ نے وہ گوشت کھایا اور بعضوں نے انکار کیا جب رسول اللہ ﷺ سے ملے تو آپ سے بیان کیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وہ ایک کھانا تھا جو کھلایا تم کو اللہ جل جلالہ نے

تشریح:۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ محرم کو اس شکار کا گوشت کھانا درست ہے جس میں اس نے شرکت اور اعانت نہ کی ہے ورنہ حرام ہوگا

٢٣–بَابٌ فِي الْجَرَادِ لِلْمُحْرِمِ *

۲۳۔ محرم کو ٹڈی مارنا درست ہے

٨٩–حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ جَابَانَ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْجَرَادُ مِنْ صَيْدِ الْبَحْرِ *

۸۹۔ محمد بن عیسیٰ 'حماد 'میمون بن جابان 'ابی رافع 'ابوہریرہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ٹڈیاں دریائی شکار ہیں

تشریح:۔ یعنی جیسے دریا کا شکار احرام میں درست ہے یہ بھی درست ہے۔

٩٠–حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ حَبِيبٍ الْمُعَلِّمِ عَنْ أَبِي الْمُهَزِّمِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَصَبْنَا صِرْمًا مِنْ جَرَادٍ فَكَانَ رَجُلٌ مِنَّا يَضْرِبُ بِسَوْطِهِ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَقِيلَ لَهُ إِنَّ هَذَا لَا يَصْلُحُ فَذُكِرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ إِنَّمَا هُوَ مِنْ صَيْدِ الْبَحْرِ سَمِعْتُ أَبَا دَاوُد يَقُولُ أَبُو الْمُهَزِّمِ ضَعِيفٌ وَالْحَدِيثَانِ جَمِيعًا وَهْمٌ *

۹۰۔ مسدد 'عبدالوارث 'حبیب المعلم 'ابی المہزم 'ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ ہم کو ایک ٹڈیوں کا جھنڈ ملا ایک شخص اپنے کوڑے اس کو مارنے لگا اور احرام باندھے ہوئے تھا لوگوں نے کہا یہ درست نہیں پھر رسول اللہ ﷺ سے اس کا ذکر آیا آپ نے فرمایا وہ دریا کا شکار ہے ابوداؤد نے کہا ابوالمہزم ضعیف ہے اور دونوں روایتیں وہم راوی ہیں

تشریح:۔ کیونکہ سانپ اس کو اگل دیتا ہے پھر دریا اس کو کنارے پر پھینک دیتا ہے یا مطلب یہ ہے کہ مثل دریا کے شکار کے بغیر ذبح کے کھانا اس کا درست ہے (علامہ)

٢٤–بَابٌ فِي الْفِدْيَةِ *

۲۴۔ فدیے کا بیان

٩١–حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ عَنْ خَالِدٍ الطَّحَّانِ عَنْ خَالِدٍ

۹۱۔ وہب بن بقیہ 'خالد الطحان 'خالد الحذاء 'ابی قلابہ 'عبدالرحمٰن بن ابی

الْحذّاء عنْ أبي قلابة عنْ عبْد الرّحْمن بْن أبي ليْلى عنْ كعْب بْن عُجْرة أنّ رسول الله ﷺ مرّ به زمن الْحُديْبية فقال قدْ آذاك هوامُ رأْسك قال نعمْ فقال النّبيُّ ﷺ احْلق ثُمّ اذْبحْ شاةً نُسُكًا أوْ صُمْ ثلاثة أيّامٍ أوْ أطْعمْ ثلاثة آصُعٍ منْ تمْرٍ على ستّة مساكين *

لیلیٰ، کعب بن عجرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ان پر گذرے صلح حدیبیہ کے زمانے میں آپ نے فرمایا کیا تجھ کو جوئیں تیرے سر کی ایذا دیتی ہیں انہوں نے کہا ہاں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سر منڈا ڈال پھر ذبح کر ایک بکری یا تین روزے رکھ یا تین صاع کھجور کے چھ مسکینوں کو دینا

تشریح ۔ اللہ جل جلالہ نے فرمایا فمن کان منکم مریضا او به اذی من راسه ففدیة من صیام او نسک یعنی جو تم میں سے کوئی بیمار ہو یا اس کے سر میں کوئی آفت ہو جیسے جوئیں وغیرہ تو وہ فدیہ دے یا روزے یا صدقے یا قربانی سے یہ حدیث اس کی تفسیر ہے (علامہ)

۹۲–حدّثنا مُوسى بْنُ إسْمعيل حدّثنا حمّادٌ عنْ داوُد عن الشّعْبيّ عنْ عبْد الرّحْمن بْن أبي ليْلى عنْ كعْب بْن عُجْرة أنّ رسُول الله ﷺ قال لهُ إنْ شئْت فانْسُكْ نسيكةً وإنْ شئْت فصُمْ ثلاثة أيّامٍ وإنْ شئْت فأطْعمْ ثلاثة آصُعٍ منْ تمْرٍ لستّة مساكين

۹۲۔ موسیٰ بن اسماعیل، حماد، داؤد، شعبی، عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ، کعب بن عجرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے کہا اگر تو چاہے تو تین دن تک روزے رکھ اور اگر تو چاہے تو تین صاع کھجور کے چھ مسکینوں کو کھلا (یعنی ان تین کاموں سے جو ہو سکے کر)

۹۳–حدّثنا ابْنُ الْمُثنّى حدّثنا عبْدُ الْوهّاب ح و حدّثنا نصْرُ بْنُ عليٍّ حدّثنا يزيدُ بْنُ زُريْعٍ وهذا لفْظُ ابْن الْمُثنّى عنْ داوُد عنْ عامرٍ عنْ كعْب بْن عُجْرة أنّ رسُول الله ﷺ مرّ به زمن الْحُديْبية فذكر الْقصّة فقال أمعك دمٌ قال لا قال فصُمْ ثلاثة أيّامٍ أوْ تصدّقْ بثلاثة آصُعٍ منْ تمْرٍ على ستّة مساكين بيْن كُلّ مسْكينيْن صاعٌ *

۹۳۔ ابن المثنیٰ، عبدالوہاب (دوسری سند) نصر بن علی، یزید بن زریع (یہ ابن المثنیٰ کی روایت کے الفاظ ہیں) داؤد، عامر، کعب بن عجرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ان پر گذرے صلح حدیبیہ میں پھر یہی قصہ بیان کیا آپ نے پوچھا تیرے پاس قربانی ہے بولا نہیں آپ نے فرمایا تین روزے رکھ لے یا تین صاع کھجور کے چھ مسکینوں کو صدقہ دیدے ہر دو مسکینوں کو ایک صاع۔

تشریح ۔ کعب بن عجرہ مشہور صحابی ہیں یہ ایک بت کو پوجا کرتے تھے ان کے دوست عبادہ بن صامت نے ان کے گھر میں جا کر چپکے سے اس بت کو توڑ ڈالا جب یہ آئے تو دیکھا تو غصے ہوئے اور عبادہ سے بدلہ لینا چاہا پھر سوچا کہ اگر اس بت میں قدرت ہوتی تو اپنے تئیں بچاتا اور مسلمان ہو گئے

۹۴–حدّثنا قُتيْبةُ بْنُ سعيدٍ حدّثنا اللّيْثُ عنْ نافعٍ أنّ رجُلًا من الْأنْصار أخْبرهُ عنْ كعْب بْن عُجْرة وكان قدْ أصابهُ في رأْسه أذًى فحلق فأمرهُ النّبيُّ ﷺ أنْ يُهْدي هدْيًا بقرةً *

۹۴۔ قتیبہ بن سعید، الليث، نافع، رجل انصاری، کعب بن عجرہ سے روایت ہے کہ ان کے سر میں جوئیں پڑ گئیں تھیں انہوں نے سر منڈایا رسول اللہ ﷺ نے ان کو حکم کیا ایک گائے قربانی کرنے کا (پھر ان کے پاس نہ ہوگی تو روزے یا صدقہ کی اجازت دی)

۹۵–حدّثنا مُحمّدُ بْنُ منْصُورٍ حدّثنا يعْقُوبُ حدّثني أبي عن ابْن إسْحق حدّثني أبانُ يعْني ابْن صالحٍ عن الْحكم ابْن عُتيْبة عنْ عبْد الرّحْمن بْن أبي ليْلى عنْ كعْب بْن عُجْرة قال أصابتْني هوامُّ في رأْسي وأنا مع رسُول الله ﷺ عام الْحُديْبية حتّى تخوّفْتُ على بصري فأنْزل اللهُ سُبْحانهُ وتعالى فيّ (فمنْ كان منْكُمْ مريضًا أوْ به أذًى منْ رأْسه) الْآية فدعاني رسُولُ الله ﷺ فقال لي احْلقْ رأْسك وصُمْ ثلاثة أيّامٍ أوْ أطْعمْ ستّة مساكين فرقًا منْ زبيبٍ أو انْسُكْ شاةً

۹۵۔ محمد بن منصور، یعقوب، اس کے والد، ابن اسحاق، ابان بن صالح، الحکم بن عتیبہ، عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ، کعب بن عجرہ سے روایت ہے کہ میرے سر میں جوئیں پڑ گئیں اور میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا حدیبیہ کے سال میں یہاں تک کہ مجھے خوف ہوا اپنی بصارت جانے کا (جوؤں کے کاٹنے اور نوچنے سے اور دماغ کے ضعیف ہو جانے سے) تو اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے یہ آیت اتاری فمن کان منکم مریضا الآیته رسول اللہ ﷺ نے مجھے بلایا اور فرمایا اپنا سر منڈا ڈال اور تین

فحلقت رأسي ثم نسكت *

روزے رکھے یا چھ مسکینوں کو کھانا کھلاؤ ایک فرق (پیمانہ ہے چار صاع کا بارہ سیر ہوا عراقی اور تیرہ ہوا حجازی سے) یا ایک بکری ذبح کر میں نے اپنا سر منڈایا پھر میں نے قربانی کی۔

تشریح: اس روایت میں ہے کہ فرق تین صاع کا ہوتا ہے اور صحیح یہی ہے کہ چھ مسکینوں کو نصف نصف صاع دے

٢٥–باب الْإِحْصار

۲۵۔ حج سے رک جانے کا بیان

٩٦–حدَّثنا مُسدَّدٌ حدَّثنا يحْيى عنْ حجَّاجٍ الصوَّافِ حدَّثني يحْيى بْنُ أبي كثيرٍ عنْ عكْرِمة قال سمعْتُ الْحجَّاج ابْن عمْرٍو الْأنْصاريَّ قال قال رسُولُ اللّٰهِ ﷺ منْ كُسِر أوْ عرِج فقدْ حلَّ وعليْه الْحجُّ منْ قابلٍ قال عِكْرِمةُ سألْتُ ابْن عبَّاسٍ وأبا هُريْرة عنْ ذلك فقالا صدق*

۹۶۔ مسدد، یحییٰ، حجاج الصواف، یحییٰ بن ابی کثیر، عکرمہ سے روایت ہے کہ میں نے سنا حجاج بن عمرو انصاری سے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس شخص کی ہڈی ٹوٹ جائے (دوسری روایت میں اتنا زیادہ ہے یا بیمار ہو جائے) وہ حلال ہو گیا یہ مذہب ابو حنیفہ کا ہے یعنی احرام کو ترک کرے اور اپنے وطن کو چلا آئے) پھر اگلے سال حج کرے عکرمہ نے کہا میں نے ابن عباس سے پوچھا اور ابو ہریرہ سے انہوں نے کہا سچ بولا۔

تشریح: ائمہ ثلاثہ شافعی اور مالک اور احمد کے نزدیک احصار (حج سے رک جانا) سوا دشمن کے اور کسی عذر سے نہیں ہوتا اگر اور کوئی ہو تو احصار کا حکم نہ ہوگا بلکہ انتظار کرنا چاہیے رفع عذر کا پھر اگر حج کر کے اندر پہنچا تو حج کرے نہیں تو عمرہ کر کے احرام کھول ڈالے اور سال آئندہ حج کرے

٩٧– حدَّثنا مُحمَّدُ بْنُ الْمُتوكِّلِ الْعسْقلانيُّ وسلمةُ قالا حدَّثنا عبْدُ الرَّزَّاقِ عنْ معْمرٍ عنْ يحْيى بْنِ أبي كثيرٍ عنْ عكْرِمة عنْ عبْدِ اللّٰهِ بْنِ رافِعٍ عنِ الْحجَّاجِ بْنِ عمْرٍو عنِ النَّبيِّ ﷺ قال منْ كُسِر أوْ عرِج أوْ مرِض فذكر معْناهُ قال سلمةُ بْنُ شبيبٍ قال أنْبأنا معْمرٌ*

۹۷۔ محمد بن المتوکل العسقلانی، عبدالرزاق، معمر، یحییٰ بن ابی کثیر عکرمہ عبداللہ بن رافع، حجاج بن عمرو کی روایت میں یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا من کسر او عرج او مرض اور اسی طرح ذکر کیا۔

٩٨–حدَّثنا النُّفيْليُّ حدَّثنا مُحمَّدُ بْنُ سلمة عنْ مُحمَّدِ بْنِ إسْحق عنْ عمْرِو بْنِ ميْمُونٍ قال سمعْتُ أبا حاضِرٍ الْحِميْريَّ يُحدِّثُ أبي ميْمُون بْن مِهْران قال خرجْتُ مُعْتمِرًا عام حاصر أهْلُ الشَّامِ ابْن الزُّبيْرِ بمكَّة وبعث معي رجالٌ منْ قوْمي بهدْيٍ فلمَّا انْتهيْنا إلى أهْلِ الشَّامِ منعُونا أنْ ندْخُل الْحرم فنحرْتُ الْهدْي مكاني ثُمَّ أحْللْتُ ثُمَّ رجعْتُ فلمَّا كان من الْعامِ الْمُقْبِلِ خرجْتُ لأقْضي عُمْرتي فأتيْتُ ابْن عبَّاسٍ فسألْتُهُ فقال أبْدِلِ الْهدْي فإنَّ رسُول اللّٰهِ ﷺ أمر أصْحابهُ أنْ يُبدِّلُوا الْهدْي الَّذي نحرُوا عام الْحُديْبيةِ في عُمْرةِ الْقضاءِ *

۹۸۔ النفیلی، محمد بن سلمہ، محمد بن اسحاق، عمرو بن میمون، ابا حاضر الحمیری، میمون بن مہران سے روایت ہے کہ میں عمرہ کرنے کو نکلا جس سال شام والوں نے محاصرہ کیا تھا عبداللہ بن الزبیر کا مکے میں اور میرے ساتھ کئی لوگوں نے میری قوم میں سے ہدی بھیجی تھی جب ہم مکے کے قریب پہنچے تو اہل شام نے منع کیا ہم کو حرم میں جانے سے میں نے اس جگہ اپنی ہدی نحر کی اور احرام کھول ڈالا اور لوٹ آیا جب دوسرا سال ہوا تو پھر میں نکلا اپنا عمرہ قضا کرنے کے واسطے تو ابن عباس کے پاس آیا اور ان سے پوچھا انہوں نے کہا ہدی بھی بدل ڈال یعنی دوسری ہدی لا کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے اصحاب کو حکم کیا تھا کہ بدل دو عمرہ قضا میں اس ہدی کا جو انہوں نے نحر کی تھی حدیبیہ میں

تشریح: کیونکہ وہ ہدی حرم میں ذبح نہیں ہوئی تھی بلکہ باہر حرم سے ذبح ہوئی تھی یہ حدیث بظاہر مؤید ہے مذہب حنفیہ کو کہ احصار کی حالت میں ہدی ذبح کرنے کے لیے حرم میں بھیج دی جائے اور شافعی کے نزدیک جہاں روکا جائے وہیں ہدی کو ذبح کرے

٢٦-باب دخول مكة

۲۶۔ مکے میں جانے کا بیان

٩٩-حدثنا محمد بن عبيد حدثنا حماد بن زيد عن أيوب عن نافع أن ابن عمر كان إذا قدم مكة بات بذي طوى حتى يصبح ويغتسل ثم يدخل مكة نهارا ويذكر عن النبي ﷺ أنه فعله

۹۹۔ محمد بن عبید، حماد بن زید، ایوب، نافع سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر جب مکے میں آتے تو رات کو ذی طویٰ (ایک مقام ہے قریب مکے کے) میں رہ جاتے جب صبح ہوتی تو غسل کرتے پھر مکے میں دن کو داخل ہوتے اور کہتے تھے رسول اللہ ﷺ نے ایسا ہی کیا۔

تشریح: یہ جب مکے سے پھرتے تو بھی ذی طویٰ میں ٹھہرتے اس سے معلوم ہوا کہ مکے میں دن کو آنا بہتر ہے

١٠٠-حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ الْبَرْمَكِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ عَنْ مَالِكٍ ح و حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَابْنُ حَنْبَلٍ عَنْ يَحْيَى ح و حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ جَمِيعًا عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَدْخُلُ مَكَّةَ مِنَ الثَّنِيَّةِ الْعُلْيَا قَالَا عَنْ يَحْيَى إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَدْخُلُ مَكَّةَ مِنْ كَدَاءَ مِنْ ثَنِيَّةِ الْبَطْحَاءِ وَيَخْرُجُ مِنَ الثَّنِيَّةِ السُّفْلَى زَادَ الْبَرْمَكِيُّ يَعْنِي ثَنِيَّتَيْ مَكَّةَ *

۱۰۰۔ عبداللہ بن جعفر برمکی، معن، مالک (دوسری سند) مسدد ابن حنبل یحییٰ (تیسری سند) عثمان بن ابی شیبہ، ابواسامہ، عبیداللہ، نافع عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مکے میں بلند جانب کی طرف سے آتے اور نشیب کی جانب سے نکلتے۔

تشریح: بلند جانب کی طرف سے ذی طویٰ ہے اور جنۃ المعلیٰ مقبرہ مکہ معظمہ کا بھی اسی طرف ہے اور نشیب دوسری جانب ہے

١٠١-حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَخْرُجُ مِنْ طَرِيقِ الشَّجَرَةِ وَيَدْخُلُ مِنْ طَرِيقِ الْمُعَرَّسِ *

۱۰۱۔ عثمان بن ابی شیبہ، ابواسامہ، عبیداللہ، نافع، عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مدینے سے نکلتے شجرہ کی جانب سے (جو ذوالحلیفہ میں تھا) اور داخل ہوتے مدینے میں معرس (ایک موضع ہے چھ میل پر مدینے سے) کی جانب سے۔

١٠٢-حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَامَ الْفَتْحِ مِنْ كَدَاءَ مِنْ أَعْلَى مَكَّةَ وَدَخَلَ فِي الْعُمْرَةِ مِنْ كُدًى قَالَ وَكَانَ عُرْوَةُ يَدْخُلُ مِنْهُمَا جَمِيعًا وَكَانَ أَكْثَرُ مَا كَانَ يَدْخُلُ مِنْ كُدًى وَكَانَ أَقْرَبَهُمَا إِلَى مَنْزِلِهِ *

۱۰۲۔ ہارون بن عبداللہ، ابواسامہ، ہشام بن عروہ، زبیر، حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فتح مکہ میں کداء کی جانب سے داخل ہوئے بلندی کی طرف سے اور عمرے میں کدی کی طرف سے (کداء وہ جانب جو جنۃ المعلیٰ کی طرف ہے بلند ہے اور کدی وہ جانب ہے جو مکے کے نشیب میں ہے باب العمرہ کی طرف) اور عروہ دونوں جانبوں میں سے داخل ہوتے لیکن اکثر کدے سے جاتے کیونکہ وہ جانب ان کے گھر سے قریب تھی

١٠٣-حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا دَخَلَ مَكَّةَ دَخَلَ مِنْ أَعْلَاهَا وَخَرَجَ مِنْ أَسْفَلِهَا *

۱۰۳۔ ابن المثنیٰ، سفیان بن عیینہ، ہشام بن عروہ، عروہ، حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب مکے میں داخل ہوتے تو بلند جانب کی طرف سے آتے اور جب مکے سے نکلتے تو نیچے کی طرف سے نکلتے۔

٢٧-باب في رفع اليدين إذا رأى البيت *

۲۷۔ جب خانہ کعبہ کو دیکھے تو دونوں ہاتھ اٹھائے

١٠٤-حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جَعْفَرٍ حَدَّثَهُمْ

۱۰۴۔ یحییٰ بن معین، محمد بن جعفر، شعبہ، ابا قزعہ المہاجر مکی سے روایت

حدثنا شعبة قال سمعت أبا قزعة يحدث عن المهاجر المكي قال سئل جابر بن عبد الله عن الرجل يرى البيت يرفع يديه فقال ما كنت أرى أحدا يفعل هذا إلا اليهود وقد حججنا مع رسول الله ﷺ فلم يكن يفعله*

سے کہ جابر بن عبداللہ سے پوچھا جو شخص خانہ کعبہ دیکھے وہ دونوں ہاتھ اٹھائے انہوں نے کہا میں نے تو کسی کو یہ کرتے نہیں دیکھا سوائے یہود کے اور ہم نے حج کیا رسول اللہ ﷺ کے ساتھ آپ نے ہاتھ نہ اٹھائے۔

تشریح: اس مسئلہ میں علماء حنفیہ اور شافعیہ اور بہت سے لوگوں کا یہی قول ہے اور امام احمد کے نزدیک جب کعبہ کو دیکھے تو دونوں ہاتھ اٹھائے اور دعا کرے اور بعضوں نے اس کو حنفیہ اور شافعیہ سے بھی نقل کیا ہے (علامہ)

١٠٥-حدثنا مسلم بن إبراهيم حدثنا سلام بن مسكين حدثنا ثابت البناني عن عبد الله بن رباح الأنصاري عن أبي هريرة أن النبي ﷺ لما دخل مكة طاف بالبيت وصلى ركعتين خلف المقام يعني يوم الفتح*

۱۰۵۔ مسلم بن ابراہیم، سلام بن مسکین، ثابت البنانی، عبداللہ بن رباح انصاری ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب مکے میں داخل ہوئے تو طواف کیا خانہ کعبہ کا اور دو رکعتیں پڑھیں مقام ابراہیم کے پیچھے جس دن مکہ فتح ہوا (دو رکعتوں سے مراد دوگانہ طواف ہے)

١٠٦-حدثنا أحمد بن حنبل حدثنا بهز بن أسد وهاشم يعني ابن القاسم قالا حدثنا سليمان بن المغيرة عن ثابت عن عبد الله بن رباح عن أبي هريرة قال أقبل رسول الله ﷺ فدخل مكة فأقبل رسول الله ﷺ إلى الحجر فاستلمه ثم طاف بالبيت ثم أتى الصفا فعلاه حيث ينظر إلى البيت فرفع يديه فجعل يذكر الله ما شاء أن يذكره ويدعوه قال والأنصار تحته قال هاشم فدعا وحمد الله ودعا بما شاء أن يدعو*

۱۰۶۔ ابن حنبل، بہز بن اسد و ہاشم بن القاسم، سلیمان بن المغیرہ، ثابت، عبداللہ بن رباح، ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ آئے مکے میں تو پہلے حجر اسود کے پاس گئے اور اس کو بوسہ دیا پھر طواف کیا خانہ کعبہ کا پھر صفا پہاڑ پر آئے اور اس پر چڑھ گئے یہاں تک کہ خانہ کعبہ دکھائی دینے لگا اور دونوں ہاتھ اٹھائے پھر ذکر کرنے لگے اللہ کا جو چاہا اور دعا مانگنے لگے اور انصار نیچے تھے، ہاشم نے کہا دعا کی اور اللہ کی تعریف کی اور جو چاہا دعا کی۔

تشریح: دونوں ہاتھ اٹھائے یعنی دعا کے لیے اور دعا مانگی بعض نسخوں میں والانصار تحتہ ہے دونوں ترجمے مذکور ہیں

٢٨-باب في تقبيل الحجر*

۲۸۔ حجر اسود کو چومنے کا بیان

١٠٧-حدثنا محمد بن كثير أخبرنا سفيان عن الأعمش عن إبراهيم عن عابس بن ربيعة عن عمر أنه جاء إلى الحجر فقبله فقال إني أعلم أنك حجر لا تنفع ولا تضر ولولا أني رأيت رسول الله ﷺ يقبلك ما قبلتك*

محمد بن ابی کثیر، سفیان، الاعمش، ابراہیم، عابس بن ربیعہ، حضرت عمر آئے حجر اسود کے پاس اور اس کو بوسہ دیا اس نے کہا میں جانتا ہوں تو ایک پتھر ہے نہ نفع پہنچا سکتا ہے نہ نقصان اور اگر میں نے رسول اللہ ﷺ کو نہ دیکھا ہوتا تجھے بوسہ دیتے ہوئے تو میں ہرگز تجھے بوسہ نہ دیتا۔

تشریح: جب حجر اسود کا یہ حال ہو تو اور چیزوں کو بوسہ دینا کیونکر درست ہے۔

٢٩-باب استلام الأركان*

۲۹۔ ارکان کو مس کرنے کا بیان

١٠٨-حدثنا أبو الوليد الطيالسي حدثنا ليث عن ابن شهاب عن سالم عن ابن عمر قال لم أر رسول الله ﷺ يمسح من البيت إلا الركنين اليمانيين*

۱۰۸۔ ابوالولید الطیالسی، لیث، ابن شہاب، سالم، ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ میں نے نہیں دیکھا رسول اللہ ﷺ کو مس کرتے ہوئے مگر حجر اسود اور رکن یمانی کو۔

١٠٩-حدثنا مخلد بن خالد حدثنا عبد الرزاق أخبرنا معمر

۱۰۹۔ مخلد بن خالد، عبدالرزاق، معمر، زہری، سالم، عبداللہ بن عمر سے

عن الزهري عن سالم عن ابن عمر أنه أخبر بقول عائشة رضي الله عنها إن الحجر بعضه من البيت فقال ابن عمر والله إني لأظن عائشة إن كانت سمعت هذا من رسول الله ﷺ إني لأظن رسول الله ﷺ لم يترك استلامهما إلا أنهما ليسا على قواعد البيت ولا طاف الناس وراء الحجر إلا لذلك

روایت ہے کہ حضرت ام المومنین عائشہؓ فرماتی ہیں کہ حطیم کا ایک حصہ کعبہ میں داخل ہے ابن عمرؓ نے کہا قسم خدا کی یہ عائشہؓ نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہوگا اور اسی واسطے میں سمجھتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ نے رکن عراقی اور رکن شامی کو مس نہیں کیا کیونکہ وہ اپنی جگہ پر نہیں ہیں اسی واسطے لوگوں نے طواف کیا حطیم کے پیچھے سے

تشریح۔ یعنی حطیم بیت اللہ میں داخل ہے تو اس کو بھی طواف میں شریک کر لینا چاہیے اگر کوئی شریک نہ کرے گا اور حطیم کے ادھر سے نکل جاوے گا تو طواف درست نہ ہوگا۔

١١٠–حدّثنا مُسدّدٌ حدّثنا يحيى عن عبدِ العزيز بن أبي روّادٍ عن نافع عن ابن عمر قال كان رسولُ اللّه ﷺ لا يدعُ أن يستلم الرُّكن اليماني والحجر في كلِّ طوفة قال وكان عبدُ اللّه بنُ عمر يفعلُهُ *

١١٠۔ مسدد، یحییٰ، عبدالعزیز بن ابی رواد، نافع، عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ رکن یمانی اور حجر اسود کا ہر چکر میں مس کرتے تھے اور عبداللہ بن عمر ایسا ہی کرتے تھے کعبہ کے چار رکن ہیں ایک حجر اسود دوسرے رکن عراقی تیسرے رکن شامی چوتھے رکن یمانی

٣٠–باب الطّواف الْواجب *

٣٠۔ طواف واجب کا بیان

١١١– حدّثنا أحمدُ بنُ صالحٍ حدّثنا ابنُ وهبٍ أخبرني يونسُ عن ابن شهابٍ عن عُبيدِ اللّه يعني ابن عبدِ اللّه بن عُتبة عن ابن عبّاسٍ أنّ رسول اللّه ﷺ طاف في حجّة الوداع على بعيرٍ يستلمُ الرُّكن بمحجنٍ *

١١١۔ احمد بن صالح، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ، ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع میں ایک اونٹ پر استلام کرتے تھے حجر اسود کا ایک ٹیڑھے سر کی لکڑی سے۔

١١٢–حدّثنا مُصرّفُ بنُ عمرٍو اليامِيُّ حدّثنا يونسُ يعني ابن بُكيرٍ حدّثنا ابنُ إسحق حدّثني محمّدُ بنُ جعفرِ بنِ الزُّبير عن عُبيدِ اللّه بنِ عبدِ اللّه بنِ أبي ثورٍ عن صفيّة بنتِ شيبة قالت لمّا اطمأنّ رسولُ اللّه ﷺ بمكّة عام الفتح طاف على بعيرٍ يستلمُ الرُّكن بمحجنٍ في يدهِ قالت وأنا أنظرُ إليه *

١١٢۔ مصرف بن عمرو الیامی، یونس ابن بکیر، ابن اسحاق، محمد بن جعفر الزبیر، عبید اللہ بن عبداللہ بن ابی ثور، صفیہ بنت شیبہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو جب اطمینان ہوا مکہ فتح کرنے کے بعد تو آپ نے طواف کیا ایک اونٹ پر سوار ہو کر چھوتے تھے حجر اسود کو ایک ٹیڑھے سر کی لکڑی سے جو ان کے ہاتھ میں تھی اور میں آپ کو دیکھ رہی تھی۔

١١٣–حدّثنا هارونُ بنُ عبدِ اللّه ومُحمّدُ بنُ رافعٍ المعنى قالا حدّثنا أبو عاصمٍ عن معروفٍ يعني ابن خرّبوذ المكّيّ حدّثنا أبو الطُّفيل قال رأيتُ النّبيّ ﷺ يطوفُ بالبيتِ على راحلته يستلمُ الرُّكن بمحجنه ثُمّ يُقبّلُهُ زاد مُحمّدُ بنُ رافعٍ ثُمّ خرج إلى الصّفا والمروة فطاف سبعًا على راحلته *

١١٣۔ ہارون بن عبداللہ، محمد بن رافع، ابو عاصم، معروف بن خربوذ المکی، ابو الطفیل، عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ میں نے دیکھا رسول اللہ ﷺ کو آپ طواف کرتے تھے خانہ کعبہ کا اپنے اونٹ کے اوپر سوار ہو کر استلام کرتے تھے (چھوتے تھے) حجر اسود کو ایک ٹیڑھے سر کی لکڑی سے پھر بوسہ لیتے تھے اس لکڑی کا محمد بن رافع نے زیادہ کیا پھر نکلے صفا اور مروہ کی طرف اور سات پھیرے کئے اپنے اونٹ پر سوار ہو کر۔

١١٤–حدّثنا أحمدُ بنُ حنبلٍ حدّثنا يحيى عن ابن جُريجٍ أخبرني أبو الزُّبير أنّهُ سمع جابر بن عبدِ اللّه يقولُ طاف النّبيُّ ﷺ في حجّة الوداع على راحلته بالبيتِ وبالصّفا

١١٤۔ احمد بن حنبل، یحییٰ، ابن جریج، ابو الزبیر، جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے طواف کیا حجۃ الوداع میں اپنے اونٹ پر خانہ کعبہ کا اور سعی کی صفا اور مروہ کے بیچ میں تاکہ لوگ آپ کو

والمروة ليراه الناس وليشرف وليسألوه فإن الناس غشوه *

دیکھیں اور مطلع ہوں اور آپ سے پوچھیں کیونکہ لوگوں نے گھیر لیا تھا رسول اللہ ﷺ کو۔

١١٥–حدثنا مسدد حدثنا خالد بن عبد الله حدثنا يزيد بن أبي زياد عن عكرمة عن ابن عباس أن رسول الله ﷺ قدم مكة وهو يشتكي فطاف على راحلته كلما أتى على الركن استلم الركن بمحجن فلما فرغ من طوافه أناخ فصلى ركعتين *

۱۱۵۔ مسدد' خالد بن عبداللہ' یزید بن ابی زیاد' عکرمہ' عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مکہ میں تشریف لائے اور آپ بیمار تھے آپ نے طواف کیا اپنے اونٹ پر جب آپ حجر اسود کے پاس آتے تو آپ ٹیڑھے سر کی لکڑی سے اس کو چھوتے پھر جب طواف سے فارغ ہوئے تو اونٹ کو بٹھا کر دو رکعتیں پڑھیں (دوگانہ طواف کا ادا کیا)

١١٦–حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ شَكَوْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنِّي أَشْتَكِي فَقَالَ طُوفِي مِنْ وَرَاءِ النَّاسِ وَأَنْتِ رَاكِبَةٌ قَالَتْ فَطُفْتُ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ حِينَئِذٍ يُصَلِّي إِلَى جَنْبِ الْبَيْتِ وَهُوَ يَقْرَأُ بِالطُّورِ وَكِتَابٍ مَسْطُورٍ *

۱۱۶۔ القعنبی' مالک' محمد بن عبدالرحمن بن نوفل' عروہ بن الزبیر' زینب بنت ابی سلمہ' حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ میں نے شکایت کی رسول اللہ ﷺ سے بیماری کی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تو سوار ہو کر لوگوں کے پیچھے طواف کر تو میں نے طواف کیا۔ اور رسول اللہ ﷺ اس وقت نماز پڑھ رہے تھے۔ خانہ کعبہ کے پہلو میں اور آپ پڑھتے تھے والطور و کتاب مسطور۔

تشریح:۔ یعنی سورۃ طور ایک رکعت میں پڑھی جیسے عادت شریف تھی یا دو رکعتوں میں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سوار ہو کر طواف کرنا حالت بیماری میں درست ہے۔

٣١–بَاب الِاضْطِبَاعِ فِي الطَّوَافِ *

۳۱۔ اضطباع کرنا طواف میں!

١١٧– حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ نَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ يَعْلَى قَالَ طَافَ النَّبِيُّ ﷺ مُضْطَبِعًا بِبُرْدٍ أَخْضَرَ

۱۱۷۔ محمد بن کثیر' سفیان' ابن جریج' ابن یعلی' یعلی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے طواف کیا چادر سبز اوڑھ کر اضطباع کر کے۔

١١٨–حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ مُوسَى حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَأَصْحَابَهُ اعْتَمَرُوا مِنَ الْجِعْرَانَةِ فَرَمَلُوا بِالْبَيْتِ وَجَعَلُوا أَرْدِيَتَهُمْ تَحْتَ آبَاطِهِمْ قَدْ قَذَفُوهَا عَلَى عَوَاتِقِهِمُ الْيُسْرَى *

۱۱۸۔ ابو سلمہ موسیٰ' حماد' عبداللہ بن عثمان بن خثیم' سعید بن جبیر' عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اور آپ کے اصحاب نے عمرہ کا احرام باندھا جعرانہ سے تو رمل کیا طواف میں (رمل کہتے ہیں مونڈھے ہلاتے ہوئے ذرا جلدی جلدی چلنے کو) اور چادروں کو اپنی بغلوں کے تلے سے نکالا پھر ان کو ڈال دیا بائیں کندھوں پر۔

تشریح:۔ اضطباع کہتے ہیں چادر کو داہنی بغل کے نیچے سے نکال کر بائیں کندھے پر ڈالنا۔

تشریح:۔ یعنی اضطباع کیا۔

٣٢–بَاب فِي الرَّمَلِ *

۳۲۔ رمل کا بیان!

١١٩–حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ الْغَنَوِيُّ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ يَزْعُمُ قَوْمُكَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَدْ رَمَلَ بِالْبَيْتِ وَأَنَّ

۱۱۹۔ ابو سلمہ' موسیٰ بن اسماعیل' حماد' ابو عاصم الغنوی ابی الطفیل سے روایت ہے کہ میں نے عباس سے کہا تمہارے لوگ گمان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جب طواف کیا تو رمل کیا اس میں اور یہ رمل

ذلك سُنَّةٌ قال صدقوا وكذبوا قُلْتُ وما صدقوا وما كذبوا قال صدقوا قدْ رمل رسُولُ اللّهِ ﷺ وكذبوا ليس بسُنَّةٍ إنّ قُريْشا قالتْ زمن الْحُديْبِية دعُوا مُحمّدًا وأصْحابهُ حتّى يمُوتُوا موت النّغف فلمّا صالحُوهُ على أنْ يحجُّوا من الْعام الْمقْبل فيُقيمُوا بمكّة ثلاثة أيّام فقدم رسُولُ اللّه ﷺ والْمُشْرِكُون منْ قبل قُعيْقعان فقال رسُولُ اللّه ﷺ لأصْحابه ارْمُلُوا بالْبيْت ثلاثا وليْس بسُنّةٍ قُلْتُ يزْعُمُ قوْمُك أنّ رسُول اللّه ﷺ طاف بيْن الصّفا والْمرْوة على بعيره وأنّ ذلك سُنّةٌ فقال صدقُوا وكذبُوا قُلْتُ ما صدقُوا وما كذبُوا قال صدقُوا قدْ طاف رسُولُ اللّه ﷺ بيْن الصّفا والْمرْوة على بعيره وكذبُوا ليْس بسُنّةٍ كان النّاسُ لا يُدْفعُون عنْ رسُول اللّه ﷺ ولا يُصْرفُون عنْهُ فطاف على بعيرٍ ليسْمعُوا كلامهُ وليرووْا مكانهُ ولا تنالُهُ أيْديهِمْ *

سنت ہے انہوں نے کہا سچ ہے اور کچھ جھوٹ میں نے کہا کیا سچ ہے اور کیا جھوٹ ہے ابن عباس نے کہا اتنا سچ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے رمل کیا اور یہ جھوٹ ہے کہ رمل سنت ہے اصل قصہ یہ ہے کہ صلح حدیبیہ کے زمانے میں قریش نے کہا چھوڑ دو محمد اور ان کے اصحاب کو مر جاویں گے اونٹ کی موت جیسے اونٹ کی ناک میں کیڑا پڑ کر مر جاتا ہے یعنی آپ کی جوؤں کے مارے مر جاویں گے جب آپ سے صلح ہوئی اس بات پر کہ سال آئندہ آئیں اور حج کریں اور تین دن مکہ میں رہیں تو رسول اللہ ﷺ گئے اور مشرکین بھی قعیقعان کی طرف سے آئے قعیقعان ایک پہاڑ کا نام ہے آپ نے اپنے اصحاب سے فرمایا تین پھیروں میں رمل کرو اور یہ سنت نہیں ہے میں نے کہا تمہارے لوگ سمجھتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے طواف کیا صفا اور مروہ کے بیچ میں اونٹ پر اور یہ امر سنت ہے انہوں نے کہا کچھ جھوٹ ہے اور کچھ سچ ہے۔ میں نے کہا سچ کیا ہے اور جھوٹ کیا ہے انہوں نے کہا یہ رسول اللہ ﷺ نے سعی کی صفا اور مروہ کے درمیان اونٹ پر یہ سچ ہے لیکن یہ جھوٹ ہے کہ یہ فعل سنت ہے کیونکہ لوگ آنحضرت ﷺ کے پاس سے سرکتے نہ تھے اور جاتے نہ تھے تو آپ نے سعی کی اونٹ پر سوار ہو کر تاکہ لوگ آپ کا کلام سنیں اور آپ کو دیکھیں اور لوگوں کے ہاتھ آپ تک نہ جا سکیں۔

تشریح: یعنی اکڑ کر چلو مونڈھے ہلاتے ہوئے جیسے سپاہی جنگ کے لئے جاتا ہے رمل پہلے تین پھیروں میں طواف کے سنت ہے ائمہ اربعہ اور جمہور کے نزدیک ہر عمرہ کے طواف میں اور حج کے ایک طواف میں جس کے بعد سعی ہو تو اگر طواف القدوم کے بعد سعی کرے تو اسی میں رمل کرے نہیں تو طواف الزیارۃ کرے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی عذر نہ ہو تو طواف اور سعی پیدل ہو کر کرنا سنت ہے۔

۱۲۰-حدّثنا مُسدّدٌ حدّثنا حمّادُ بْنُ زيْدٍ عنْ أيُّوب عنْ سعيدِ بْنِ جُبيْرٍ أنّهُ حدّث عنِ ابْنِ عبّاسٍ قال قدم رسُولُ اللّهِ ﷺ مكّة وقدْ وهنتْهُمْ حُمّى يثْرب فقال الْمُشْرِكُون إنّهُ يقْدمُ عليْكُمْ قوْمٌ قدْ وهنتْهُمُ الْحُمّى ولقُوا منْها شرًّا فأطْلع اللّهُ سُبْحانهُ نبيّهُ ﷺ على ما قالُوهُ فأمرهُمْ أنْ يرْمُلُوا الْأشْواط الثّلاثة وأنْ يمْشُوا بيْن الرُّكْنيْنِ فلمّا رأوْهُمْ رملُوا قالُوا هؤُلاء الّذين ذكرْتُمْ أنّ الْحُمّى قدْ وهنتْهُمْ هؤُلاء أجْلدُ منّا قال ابْنُ عبّاسٍ ولمْ يأْمُرْهُمْ أنْ يرْمُلُوا الْأشْواط كُلّها إلّا إبْقاءً عليْهِمْ *

۱۲۰ا۔ مسدد' حماد بن یزید' ایوب' سعید بن جبیر' عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مکے تشریف لائے اور ضعیف کر دیا تھا ان کو مدینے کے بخار نے تو مشرکین نے کہا تمہارے پاس وہ لوگ آتے ہیں جو بخار سے ضعیف ہو گئے ہیں اور بڑی تباہی اٹھائی ہے اللہ جل جلالہ نے اپنی نبی کو اس گفتگو سے مطلع کر دیا تو آپ نے حکم کیا لوگوں کو کہ پہلے تین پھیروں میں رمل کریں اور درمیان میں رکن یمانی اور حجر اسود کے معمولی چال سے چلیں جب مشرکین نے ان کو دیکھا تو کہا تم کہتے تھے ان لوگوں کو بخار نے ضعیف کر دیا یہ تو ہم سے بھی زیادہ چالاک اور تندرست ہیں ابن عباس نے کہا آنحضرت ﷺ نے ان کو سب پھیروں میں رمل کرنے کا حکم نہ دیا ان پر رحم کر کے۔

۱۲۱-حدَّثنا أحمدُ بنُ حنبل حدَّثنا عبدُ الملك بنُ عمرو حدَّثنا هشامُ بنُ سعد عنْ زيد بن أسلم عنْ أبيه قال سمعتُ عمر بن الخطاب يقولُ فيم الرَّملانُ اليومَ والكشفُ عن المناكب وقدْ أطَّأ اللهُ الإسلامَ ونفى الكفرَ وأهلَهُ مع ذلك لا ندعُ شيئًا كنَّا نفعلُهُ على عهد رسول الله ﷺ

۱۲۱۔ احمد بن حنبل، عبدالملک بن عمرو، ہشام بن سعد، زید بن اسلم، اسلم سے روایت ہے کہ میں نے سنا حضرت عمرؓ سے فرماتے تھے اب رمل اور مونڈھے کھولنے کی کیا ضرورت ہے اب تو اللہ نے اسلام کو مضبوط کر دیا اور کفر کو مٹا دیا اور کافروں کو تباہ کر دیا لیکن باوجود اس کے ہم ان باتوں کو نہیں چھوڑتے جو رسول اللہ ﷺ کے وقت میں کیا کرتے تھے

تشریح: اگرچہ ضرورت باقی نہ رہی مگر اتباع رسول کا ضرور ہے۔

۱۲۲-حدَّثنا مُسدَّدٌ حدَّثنا عيسى بنُ يونس حدَّثنا عُبيدُ اللهِ بنُ أبي زيادٍ عن القاسم عنْ عائشة قالتْ قال رسولُ اللهِ ﷺ إنَّما جُعل الطَّوافُ بالبيت وبين الصَّفا والمروة ورميُ الجمار لإقامة ذكر الله *

۱۲۲۔ مسدد، عیسیٰ بن یونس، عبیداللہ بن ابی زیاد، القاسم، حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے طواف بیت اللہ کا اور سعی کرنا صفا اور مروہ کے درمیان اور کنکریاں مارنا یہ سب اللہ جل جلالہ کی یاد کے واسطے مقرر کئے گئے۔

۱۲۳-حدَّثنا مُحمَّدُ بنُ سُليمانَ الأنباريُّ حدَّثنا يحيى بنُ سُليم عن ابن خُثيم عنْ أبي الطُّفيل عن ابن عبَّاس أنَّ النَّبيَّ ﷺ اضطبع فاستلم وكبَّر ثُمَّ رمل ثلاثةَ أطواف وكانوا إذا بلغوا الرُّكن اليمانيَ وتغيَّبوا منْ قُريش مشوْا ثُمَّ يطَّلعون عليهم يرمُلون تقولُ قُريشٌ كأنَّهُم الغزْلانُ قال ابنُ عبَّاس فكانتْ سُنَّةً *

۱۲۳۔ محمد بن سلیمان الانباری، یحییٰ بن سلیم، ابن خثیم، ابی الطفیل، ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اضطباع کیا پھر استلام کیا (بوسہ دیا حجر اسود کا) اور تکبیر کہی پھر تین پھیروں میں رمل کیا جب یہ لوگ رکن یمانی کے پاس پہنچتے اور قریش کے کافروں کی نظر سے غائب ہو جاتے تو معمولی چال سے چلتے جب پھر ان کے سامنے آتے تو رمل کرتے ہوئے چلتے یہاں تک کہ قریش کہنے لگے گویا ہرنیں ہیں جو کود رہی ہیں ابن عباس نے کہا پھر یہ فعل سنت ہو گیا۔

۱۲۴-حدَّثنا مُوسى بنُ إسمعيل حدَّثنا حمَّادٌ أخبرنا عبدُ اللهِ بنُ عُثمانَ بن خُثيم عنْ أبي الطُّفيل عن ابن عبَّاس أنَّ رسول اللهِ ﷺ وأصحابهُ اعتمرُوا من الجعْرانة فرملُوا بالبيت ثلاثًا ومشوْا أربعًا *

۱۲۴۔ موسیٰ بن اسماعیل، حماد، عبداللہ بن عثمان بن خثیم، ابی الطفیل، ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اور آپ کے اصحاب نے عمرہ کا احرام باندھا جعرانہ سے تو رمل کیا پہلے تین پھیروں میں پھر معمولی چال سے چلے۔

۱۲۵-حدَّثنا أبو كاملٍ حدَّثنا سُليمُ بنُ أخضر حدَّثنا عُبيدُ اللهِ عنْ نافعٍ أنَّ ابن عُمر رمل من الحجر إلى الحجر وذكر أنَّ رسول اللهِ ﷺ فعل ذلك *

۱۲۵۔ ابو کامل، سلیم بن اخضر، عبیداللہ، نافع سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر نے رمل کیا حجر اسود سے لے کر حجر اسود تک اور بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایسا ہی کیا۔

۳۳-باب الدُّعاء في الطَّواف *

۳۳۔ طواف میں دعا کرنا!

۱۲۶-حدَّثنا مُسدَّدٌ حدَّثنا عيسى بنُ يونُس حدَّثنا ابنُ جُريجٍ عنْ يحيى بن عُبيدٍ عنْ أبيه عنْ عبد اللهِ بن السَّائب قال سمعتُ رسول اللهِ ﷺ يقولُ ما بين الرُّكنين (ربَّنا آتنا في الدُّنيا حسنةً وفي الآخرة حسنةً وقنا عذاب النَّار) *

۱۲۶۔ مسدد، عیسیٰ بن یونس، جریج، یحییٰ بن عبید، عبید، عبداللہ بن السائب سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان میں آتے تو میں نے سنا رسول اللہ ﷺ فرماتے.. ربنا اتنا فی الدنیا حسنة فی الآخرة حسنة وقنا عذاب النار۔

۱۲۷-حدَّثنا قُتيبةُ بنُ سعيد حدَّثنا يعقُوبُ عنْ مُوسى بن

۱۲۷۔ قتیبہ، یعقوب، موسیٰ بن عقبہ، نافع، عبداللہ بن عمر سے روایت

عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ إِذَا طَافَ فِي الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ أَوَّلَ مَا يَقْدَمُ فَإِنَّهُ يَسْعَى ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ وَيَمْشِي أَرْبَعًا ثُمَّ يُصَلِّي سَجْدَتَيْنِ *

بے شک رسول اللہ ﷺ جب طواف کرتے حج یا عمرہ میں اول مرتبہ آنے کے بعد تو تین پھیرے میں دوڑ کر چلتے اور باقی چار پھیرے میں معمولی چال سے چلتے پھر دو رکعتیں پڑھتے۔

٣٤-بَاب الطَّوَافِ بَعْدَ الْعَصْرِ *

۳۴۔ عصر کی نماز کے بعد طواف کرنے کا بیان!

١٢٨-حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ وَالْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوبَ وَهَذَا لَفْظُهُ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَابَاهَ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا تَمْنَعُوا أَحَدًا يَطُوفُ بِهَذَا الْبَيْتِ وَيُصَلِّي أَيَّ سَاعَةٍ شَاءَ مِنْ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ *

۱۲۸۔ابن سرح' سفیان' ابی الزبیر' عبداللہ بن باباہ' جبیر بن مطعم سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے نہ منع کرو کسی کو طواف کرنے سے اس گھر سے اور نماز پڑھنے سے جس وقت بھی چاہے رات اور دن میں اگرچہ عصر یا بعد فجر کے ہو۔

٣٥-بَاب طَوَافِ الْقَارِنِ *

۳۵۔ قران کرنے والے کا طواف!

١٢٩-حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ لَمْ يَطُفِ النَّبِيُّ ﷺ وَلَا أَصْحَابُهُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ إِلَّا طَوَافًا وَاحِدًا طَوَافَهُ الْأَوَّلَ *

۱۲۹۔ابن حنبل' یحییٰ' ابن جریج' ابوالزبیر' جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ کہتے تھے رسول اللہ ﷺ اور آپ کے اصحاب نے صفا اور مروہ میں ایک ہی بار سعی کی پہلی مرتبہ۔

تشریح :۔اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قارن کو ایک طواف اور ایک سعی کافی ہے۔

١٣٠-حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَصْحَابَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ الَّذِينَ كَانُوا مَعَهُ لَمْ يَطُوفُوا حَتَّى رَمَوُا الْجَمْرَةَ

۱۳۰۔قتیبہ' مالک بن یونس' ابن شہاب' عروہ' حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے اصحاب نے طواف نہیں کیا جب تک جمرہ عقبہ کی رمی نہ کر لی۔

١٣١-حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُؤَذِّنُ أَخْبَرَنِي الشَّافِعِيُّ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهَا طَوَافُكِ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ يَكْفِيكِ لِحَجَّتِكِ وَعُمْرَتِكِ قَالَ الشَّافِعِيُّ كَانَ سُفْيَانُ رُبَّمَا قَالَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ وَرُبَّمَا قَالَ عَنْ عَطَاءٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا *

۱۳۱۔ربیع بن سلیمان' المؤذن' الشافعی' ابن عیینہ' ابن ابی نجیح' عطاء' حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا طواف تیرا خانہ کعبہ کا اور سعی صفا اور مروہ کی کافی ہے حج اور عمرہ دونوں کو۔امام شافعی فرماتے ہیں سفیان نے اس روایت کو حضرت عائشہؓ سے بواسطہ عطاء موصولاً نقل کیا اور عطاء سے موقوفاً بھی روایت کیا۔

٣٦-بَاب الْمُلْتَزَمِ *

۳۶۔ ملتزم کا بیان!

١٣٢-حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ صَفْوَانَ قَالَ لَمَّا فَتَحَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَكَّةَ قُلْتُ لَأَلْبَسَنَّ ثِيَابِي وَكَانَتْ دَارِي عَلَى الطَّرِيقِ فَلَأَنْظُرَنَّ كَيْفَ يَصْنَعُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَانْطَلَقْتُ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ قَدْ خَرَجَ مِنَ الْكَعْبَةِ هُوَ وَأَصْحَابُهُ وَقَدِ اسْتَلَمُوا الْبَيْتَ مِنَ الْبَابِ إِلَى الْحَطِيمِ وَقَدْ وَضَعُوا خُدُودَهُمْ عَلَى الْبَيْتِ وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَسَطَهُمْ *

۱۳۲۔عثمان بن ابی شیبہ' جریر بن عبدالحمید' یزید بن ابی زیاد' مجاہد' عبدالرحمٰن بن صفوان سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جب مکہ فتح کیا تو میں نے کہا اپنے کپڑے پہنوں گا اور میرا گھر بھی راستے پر تھا تو دیکھوں گا رسول اللہ ﷺ کیا کرتے ہیں میں گیا تو میں نے دیکھا رسول اللہ ﷺ کعبے کے اندر سے نکلے اور آپ کے اصحاب بھی نکلے اور سب لوگ چمٹ گئے خانہ کعبہ کے دروازے سے لے کر حطیم تک اور اپنے رخسارے کعبہ سے لگا دیئے اور رسول اللہ ﷺ ان سب

سے بیچ میں تھے۔

تشریح: ... [illegible]

۱۳۳–حدثنا مسدد حدثنا عيسى بن يونس حدثنا المثنى بن الصباح عن عمرو بن شعيب عن أبيه قال طفت مع عبد الله فلما جئنا دبر الكعبة قلت ألا تتعوذ قال نعوذ بالله من النار ثم مضى حتى استلم الحجر وأقام بين الركن والباب فوضع صدره ووجهه وذراعيه وكفيه هكذا وبسطهما بسطا ثم قال هكذا رأيت رسول الله ﷺ يفعله *

۱۳۳۔ مسدد، عیسیٰ بن یونس، مثنیٰ بن الصباح، عمرو بن شعیب، شعیب سے روایت ہے کہ میں نے طواف کیا عبداللہ کے ساتھ جب ہم کعبہ کے پیچھے آئے تو ہم نے کہا تم پناہ نہیں مانگتے انہوں نے کہا ہم پناہ مانگتے ہیں اللہ کی جہنم سے پھر گئے اور چوما حجر اسود کو اور کھڑے ہوئے درمیان حجر اسود اور دروازہ کعبہ کے اور اپنا سینہ اور منہ اور دونوں ہاتھ اور ہتھیلیاں اس طرح رکھیں اور ان کو پھیلا دیا پھر کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایسا ہی کرتے دیکھا (چمٹے تھے ملتزم سے)۔

۱۳۴–حدثنا عبيد الله بن عمر بن ميسرة حدثنا يحيى بن سعيد حدثنا السائب بن عمرو المخزومي حدثني محمد بن عبد الله بن السائب عن أبيه أنه كان يقود ابن عباس فيقيمه عند الشقة الثالثة مما يلي الركن الذي يلي الحجر مما يلي الباب فيقول له ابن عباس أنبئت أن رسول الله ﷺ كان يصلي ها هنا فيقول نعم فيقوم فيصلي *

۱۳۴۔ عبیداللہ بن عمر بن میسرہ، یحییٰ بن سعید، السائب بن عمرو المخزومی، محمد بن عبداللہ بن السائب، عبداللہ بن سائب کھینچا کرتے تھے عبداللہ بن عباس کو (جب وہ اندھے ہو گئے تھے) اور کھڑا کر دیتے تھے ان کو تیسرے کونے میں حجر اسود کے پاس باب کعبہ کے قریب پھر ابن عباس کہتے تھے خبر دی گئی تم کو کہ رسول اللہ ﷺ یہاں نماز پڑھتے تھے میں کہتا تھا ہاں پھر وہاں نماز پڑھتے۔

۳۷–باب أمر الصفا والمروة *

۳۷۔ صفا اور مروہ کا بیان!

۱۳۵–حدثنا القعنبي عن مالك عن هشام بن عروة ح و حدثنا ابن السرح حدثنا ابن وهب عن مالك عن هشام بن عروة عن أبيه أنه قال قلت لعائشة زوج النبي ﷺ وأنا يومئذ حديث السن أرأيت قول الله تعالى (إن الصفا والمروة من شعائر الله) فما أرى على أحد شيئا أن لا يطوف بهما قالت عائشة كلا لو كان كما تقول كانت فلا جناح عليه أن لا يطوف بهما إنما أنزلت هذه الآية في الأنصار كانوا يهلون لمناة وكانت مناة حذو قديد وكانوا يتحرجون أن يطوفوا بين الصفا والمروة فلما جاء الإسلام سألوا رسول الله ﷺ عن ذلك فأنزل الله تعالى (إن الصفا والمروة من شعائر الله) *

۱۳۵۔ القعنبی، ابن وہب، ہشام بن عروہ (دوسری سند) ابن السرح، ابن وہب، مالک، ہشام، عروہ بن الزبیر نے کہا کہ میں نے حضرت عائشہ سے لڑکپن میں کہا دیکھو اللہ جل جلالہ فرماتا ہے بے شک صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں سو جو حج کرے خانہ کعبہ کا یا عمرہ کرے تو کچھ گناہ نہیں ہے اس پر سعی کرنا درمیان میں ان کے تو میں سمجھتا ہوں اگر کوئی سعی نہ کرے جب بھی کچھ قباحت نہیں ہے حضرت عائشہ نے جواب دیا ہر گز نہیں اگر جیسا تم سمجھتے ہو ویسا ہوتا تو اللہ یوں فرماتا کہ گناہ نہیں سعی نہ کرنا صفا اور مروہ میں یہ تو آیت انصار کے حق میں اتری ہے وہ لوگ حج کیا کرتے تھے مناۃ کے واسطے اور مناۃ مقابل قدید کے تھا (قدید ایک قریہ ہے) مناۃ اس کے سامنے رہا کرتا تھا وہ لوگ صفا اور مروہ کے بیچ میں سعی کرنا برا سمجھتے تھے جب دین اسلام سے مشرف ہوئے تو انہوں نے پوچھا رسول اللہ ﷺ سے اس وقت اللہ جل جلالہ نے اتارا کہ صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں مقصود اس سے رد ہے ان کے خیال کا کہ سعی میں قباحت نہیں ہے۔

تشریح: ان کا اس واسطے چلنا دونوں کے بیچ جانا خلاف سنت بھی نہیں ہے۔

١٣٦–حدثنا مسدد حدثنا خالد بن عبد الله حدثنا إسمعيل بن أبي خالد عن عبد الله بن أبي أوفى أن رسول الله ﷺ اعتمر فطاف بالبيت وصلى خلف المقام ركعتين ومعه من يستره من الناس فقيل لعبد الله أدخل رسول الله ﷺ الكعبة قال لا *

۱۳۶۔ مسدد، خالد بن عبداللہ، اسمٰعیل بن ابی خالد، عبداللہ بن ابی اوفیٰ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عمرہ کیا تو طواف کیا خانہ کعبہ کا اور مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعتیں پڑھیں اور آپ کے ساتھ لوگ تھے آپ ان میں چھپے ہوئے تھے تو عبداللہ سے کہا گیا کیا رسول اللہ ﷺ کعبہ کے اندر گئے تھے کہا نہیں دوسری روایت میں اتنا زیادہ ہے آپ آئے صفا اور مروہ پر اور سعی کی درمیان ان کے سات بار پھر سر منڈایا۔

١٣٧–حدثنا تميم بن المنتصر أخبرنا إسحق بن يوسف أخبرنا شريك عن إسمعيل بن أبي خالد قال سمعت عبد الله بن أبي أوفى بهذا الحديث زاد ثم أتى الصفا والمروة فسعى بينهما سبعا ثم حلق رأسه *

۱۳۷۔ تمیم بن المنتصر، اسحاق بن یوسف، شریک، اسمٰعیل بن ابی خالد، عبداللہ بن ابی اوفیٰ سے اسی طرح روایت ہے کہ اتنا زیادہ ہے پھر آئے صفا اور مروہ پر اور سعی کی درمیان ان کے سات بار پھر سر منڈایا۔

١٣٨–حدثنا النفيلي حدثنا زهير حدثنا عطاء بن السائب عن كثير بن جمهان أن رجلا قال لعبد الله بن عمر بين الصفا والمروة يا أبا عبد الرحمن إني أراك تمشي والناس يسعون قال إن أمش فقد رأيت رسول الله ﷺ يمشي وإن أسع فقد رأيت رسول الله ﷺ يسعى وأنا شيخ كبير *

۱۳۸۔ النفیلی، زہیر، عطاء بن السائب، کثیر بن جمہان سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عبداللہ بن عمر سے کہا صفا اور مروہ کے درمیان میں میں تم کو دیکھتا ہوں تم چل رہے ہو اور لوگ دوڑ رہے ہیں انہوں نے کہا اگر میں چلوں تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو چلتے ہوئے دیکھا اور اگر میں دوڑوں تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو دوڑتے ہوئے دیکھا اور میں بوڑھا ضعیف ہوں۔

٣٨–باب صفة حجة النبي ﷺ *

۳۸۔ رسول اللہ ﷺ کے حج کا حال!

١٣٩–حدثنا عبد الله بن محمد النفيلي وعثمان بن أبي شيبة وهشام بن عمار وسليمان بن عبد الرحمن الدمشقيان وربما زاد بعضهم على بعض الكلمة والشيء قالوا حدثنا حاتم بن إسمعيل حدثنا جعفر بن محمد عن أبيه قال دخلنا على جابر بن عبد الله فلما انتهينا إليه سأل عن القوم حتى انتهى إلي فقلت أنا محمد بن علي بن حسين فأهوى بيده إلى رأسي فنزع زري الأعلى ثم نزع زري الأسفل ثم وضع كفه بين ثديي وأنا يومئذ غلام شاب فقال مرحبا بك وأهلا يا ابن أخي سل عما شئت فسألته وهو أعمى وجاء وقت الصلاة فقام في نساجة ملتحفا بها يعني ثوبا ملفقا كلما وضعها على منكبه رجع طرفاها إليه من صغرها فصلى بنا ورداؤه إلى جنبه على المشجب فقلت أخبرني عن حجة رسول الله ﷺ فقال بيده فعقد تسعا ثم قال إن رسول الله

۱۳۹۔ عبداللہ بن محمد النفیلی و عثمان بن ابی شیبہ، ہشام بن عمار و سلیمان بن عبدالرحمٰن الدمشقیان (بعض نے بعض پر اضافہ بیان کیا) حاتم بن اسمٰعیل، جعفر بن محمد، محمد باقر سے روایت ہے کہ ہم گئے جابر بن عبداللہ انصاری کے پاس جب وہاں پہنچے تو انہوں نے پوچھا کون کون ہے یہاں تک کہ میری باری آئی میں نے کہا میں محمد بن علی بن حسین ہوں۔ انہوں نے اپنا ہاتھ میرے سر پر پھیرا اور میرا اوپر کا دامن اٹھایا پھر نیچے کا بعد اس کے اپنا ہاتھ میری دو چھاتیوں کے بیچ میں رکھا اور میں ان دنوں میں لڑکا جوان تھا اور کہا خوشی ہو تجھ کو تو اپنے لوگوں میں آیا جو تیرا جی چاہے تو پوچھ اے بیٹے میرے بھائی کے میں نے ان سے پوچھا وہ اندھے تھے اور نماز کا وقت آ گیا وہ ایک کپڑا اوڑھ کر کھڑے ہوئے اس قدر چھوٹا تھا کہ اس کندھے پر ڈالتے تو اس کندھے پر سے گر تا آخر اس کپڑے کو رکھ کر نماز پڑھی اور چادر ان کی تپائی پر رکھی تھی میں نے کہا مجھے رسول اللہ ﷺ کا حج بتائیے۔ انہوں نے ہاتھ سے اشارہ کیا اور نو کا

ﷺ مكث تسع سنين لم يحج ثم أذن في النَّاس في الْعاشرة أن رسول اللَّه ﷺ حاجٌ فقدم الْمدينة بشرٌ كثيرٌ كُلُّهُمْ يلْتمس أن يأْتم برسُول اللَّه ﷺ ويعْمل بمثْل عمله فخرج رسُولُ اللَّه ﷺ وخرجْنا معهُ حتَّى أتيْنا ذا الْحُليْفة فولدتْ أسْماءُ بنْتُ عُميْس مُحمَّد ابن أبي بكْر فأرْسلتْ إلى رسُول اللَّه ﷺ كيْف أصْنعُ فقال اغْتسلي واسْتذْفري بثوْب وأحْرمي فصلَّى رسُولُ اللَّه ﷺ في الْمسْجد ثُمَّ ركب الْقصْواءَ حتَّى إذا اسْتوتْ به ناقتُهُ على الْبيْداء قال جابرٌ نظرْتُ إلى مدِّ بصري منْ بيْن يديْه منْ راكبٍ وماشٍ وعنْ يمينه مثْلُ ذلك وعنْ يساره مثْلُ ذلك ومنْ خلْفه مثْلُ ذلك ورسُولُ اللَّه ﷺ بيْن أظْهُرنا وعليْه ينْزلُ الْقُرْآنُ وهُو يعْلمُ تأْويلهُ فما عمل به منْ شيْءٍ عملْنا به فأهلَّ رسُولُ اللَّه ﷺ بالتَّوْحيد لبَّيْك اللَّهُمَّ لبَّيْك لبَّيْك لا شريك لك لبَّيْك إنَّ الْحمْد والنِّعْمة لك والْمُلْك لا شريك لك وأهلَّ النَّاسُ بهذا الَّذي يُهلُّون به فلمْ يرُدَّ عليْهمْ رسُولُ اللَّه ﷺ شيْئًا منْهُ ولزم رسُولُ اللَّه ﷺ تلْبيتهُ قال جابرٌ لسْنا ننْوي إلَّا الْحجَّ لسْنا نعْرفُ الْعُمْرة حتَّى إذا أتيْنا الْبيْت معهُ اسْتلم الرُّكْن فرمل ثلاثًا ومشى أرْبعًا ثُمَّ تقدَّم إلى مقام إبْراهيم فقرأ (واتَّخذُوا منْ مقام إبْراهيم مُصلًّى) فجعل الْمقام بيْنهُ وبيْن الْبيْت قال فكان أبي يقُولُ قال ابْنُ نُفيْلٍ وعُثْمانُ ولا أعْلمُهُ ذكرهُ إلَّا عن النَّبيِّ ﷺ قال سُليْمانُ ولا أعْلمُهُ إلَّا قال كان رسُولُ اللَّه ﷺ يقْرأُ في الرَّكْعتيْن بقُلْ هُو اللَّهُ أحدٌ وقُلْ يا أيُّها الْكافرُون ثُمَّ رجع إلى الْبيْت فاسْتلم الرُّكْن ثُمَّ خرج من الْباب إلى الصَّفا فلمَّا دنا من الصَّفا قرأ (إنَّ الصَّفا والْمرْوة منْ شعائر اللَّه) نبْدأُ بما بدأ اللَّهُ به فبدأ بالصَّفا فرقي عليْه حتَّى رأى الْبيْت فكبَّر اللَّه ووحَّدهُ وقال لا إله إلَّا اللَّهُ وحْدهُ لا شريك لهُ لهُ الْمُلْكُ ولهُ الْحمْدُ يُحْيي ويُميتُ وهُو على كُلِّ شيْءٍ قديرٌ لا إله إلَّا اللَّهُ وحْدهُ أنْجز وعْدهُ ونصر عبْدهُ وهزم الْأحْزاب وحْدهُ ثُمَّ دعا بيْن ذلك وقال مثْل هذا ثلاث مرَّاتٍ ثُمَّ نزل إلى الْمرْوة حتَّى إذا انْصبَّتْ قدماهُ رمل في بطْن الْوادي حتَّى إذا صعد مشى حتَّى أتى الْمرْوة فصنع على الْمرْوة مثْل ما صنع على الصَّفا حتَّى إذا كان آخرُ

شمار بتلایا (عقد انامل سے) پھر کہا کہ رسول اللہ ﷺ نو سال تک مدینے میں رہے حج نہیں کیا بعد اس کے دسویں سال لوگوں میں پکار دیا کہ رسول اللہ ﷺ حج کو جانے والے ہیں بہت سے لوگ [1] مدینے میں آن کر جمع ہوئے ہر ایک یہ چاہتا تھا کہ رسول اللہ ﷺ کی پیروی کرے اور جو آپ نے کیا وہ کرے تو نکلے رسول اللہ ﷺ ہم بھی ان کے ساتھ نکلے یہاں تک کہ ذوالحلیفہ میں پہنچے وہاں اسماء بنت عمیس محمد بن ابی بکر کو جنیں انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے پاس کہلا بھیجا اب میں کیا کروں آپ نے فرمایا غسل کرے اور لنگوٹ باندھ لے ایک کپڑے کا اور احرام باندھ پھر نماز پڑھی رسول اللہ ﷺ نے مسجد میں (یعنی ذوالحلیفہ کی مسجد میں) بعد اس کے سوار ہوئے قصواء پر (قصواء نام تھا آنحضرت ﷺ کے اونٹ کا)۔ جب اونٹ آپ کا کھڑا ہوا بیداء کے میدان پر جابر نے کہا میں نے جہاں تک میری نگاہ جاتی تھی آپ کے داہنے اور بائیں اور سامنے اور پیچھے دیکھا لوگ ہی تھے سوار اور پیدل اور رسول اللہ ﷺ ہم لوگوں کے درمیان میں تھے اور آپ پر قرآن اترتا جاتا تھا اور آپ اس کے معنی سمجھتے تھے اور ہم لوگ تو جو کام آپ کرتے تھے وہی کرتے آپ نے لبیک پکار کر کہا "میں حاضر ہوں تیری خدمت میں سب تعریف اور نعمت تجھی کو سجتی ہے اور سلطنت بھی تجھی کو ہے تیرا کوئی شریک نہیں ہے" اور لوگوں نے بھی لبیک پکاری جو پکارتے تھے آپ نے ان کو منع نہ فرمایا لیکن اپنی لبیک کہتے رہے جابر نے کہا ہم نے تو نیت نہیں کی تھی مگر [2] حج کی ہم عمرے کو جانتے نہ تھے جب ہم بیت اللہ میں پہنچے تو پہلے آپ نے بوسہ دیا [3] حجر اسود کو پھر تین پھیروں میں رمل [4] کی اور چار پھیروں میں معمولی چال سے چلے۔ پھر آگے بڑھے مقام ابراہیم کی طرف اور اس آیت کو پڑھا "بناؤ مقام ابراہیم کو نماز پڑھنے کی جگہ" تو مقام ابراہیم آپ کے اور کعبہ کے درمیان تھا آپ نے دو رکعتوں میں قل [5] ھو اللہ اور قل یاایھا الکفرون پڑھا پھر آئے آپ حجر اسود کی طرف اور اسکو بوسہ دیا بعد اس کے صفا کی طرف نکلے مسجد کے دروازے سے (یعنی باب الصفا سے) جب نزدیک پہنچے صفا کے آپ نے یہ آیت پڑھی .. ان الصفا والمروۃ من شعائر اللہ .. یعنی صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں شروع کرتے ہیں ہم (سعی کو) اس پہاڑ سے جس کا نام پہلے اللہ نے لیا یعنی صفا کا تو شروع کیا آپ نے صفا سے اور آپ چڑھ گئے اس پر یہاں تک کہ خانہ کعبہ [6] کو دیکھ لیا تو تکبیر کی اللہ کی اور توحید بیان کی اس کی اور فرمایا "اللہ ایک ہے کوئی

الطواف على المروة قال إني لو استقبلت من أمري ما استدبرت لم أسق الهدي ولجعلتها عمرة فمن كان منكم ليس معه هدي فليحلل وليجعلها عمرة فحل الناس كلهم وقصروا إلا النبي ﷺ ومن كان معه هدي فقام سراقة بن جعشم فقال يا رسول الله ﷺ العامنا هذا أم للأبد فشبك رسول الله ﷺ أصابعه في الأخرى ثم قال دخلت العمرة في الحج هكذا مرتين لا بل لأبد أبد لا بل لأبد أبد قال وقدم عليٌّ رضي الله عنهم من اليمن ببدن النبي ﷺ فوجد فاطمة رضي الله عنها ممن حلّ ولبست ثيابا صبيغا واكتحلت فأنكر عليٌّ ذلك عليها وقال من أمرك بهذا فقالت أبي فكان عليٌّ يقول بالعراق ذهبت إلى رسول الله ﷺ محرّشا على فاطمة في الأمر الذي صنعته مستفتيا لرسول الله ﷺ في الذي ذكرت عنه فأخبرته أني أنكرت ذلك عليها فقالت إنّ أبي أمرني بهذا فقال صدقت صدقت ماذا قلت حين فرضت الحجّ قال قلت اللهمّ إني أهلّ بما أهلّ به رسول الله ﷺ قال فإنّ معي الهدي فلا تحلل قال وكان جماعة الهدي الذي قدم به عليٌّ من اليمن والذي أتى به النبيّ ﷺ من المدينة مائة فحلّ الناس كلهم وقصّروا إلا النبيّ ﷺ ومن كان معه هديٌ قال فلمّا كان يوم التروية ووجّهوا إلى منى أهلّوا بالحجّ فركب رسول الله ﷺ فصلّى بمنى الظهر والعصر والمغرب والعشاء والصبح ثمّ مكث قليلا حتّى طلعت الشمس وأمر بقبّة له من شعر فضربت بنمرة فسار رسول الله ﷺ ولا تشكّ قريش أنّ رسول الله ﷺ واقفٌ عند المشعر الحرام بالمزدلفة كما كانت قريش تصنع في الجاهليّة فأجاز رسول الله ﷺ حتّى أتى عرفة فوجد القبّة قد ضربت له بنمرة فنزل بها حتّى إذا زاغت الشمس أمر بالقصواء فرحلت له فركب حتّى أتى بطن الوادي فخطب الناس فقال إنّ دماءكم وأموالكم عليكم حرام كحرمة يومكم هذا في شهركم هذا في بلدكم هذا ألا إنّ كلّ شيء من أمر الجاهليّة تحت قدميّ موضوعٌ ودماء الجاهليّة موضوعة وأوّل دم أضعه دماؤنا دم قال عثمان دم ابن ربيعة و قال سليمان دم ربيعة بن الحارث بن عبد المطلب و قال

معبود سچا نہیں سوا اس اللہ کے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کی سلطنت ہے اور اسی کو تعریف سجتی ہے جلاتا ہے اور مارتا ہے اور وہ ہر شئے پر قادر ہے کوئی معبود نہیں سوا اس کے وہ اکیلا ہے اور اس نے اپنا وعدہ پورا کیا اور اپنے بندے (محمد ﷺ) کی مدد کی اور شکست دی کافروں کے گروہوں کو اس نے اکیلے نے۔ پھر دعا کی درمیان میں اس کے تین بار انہی کلمات کو کہا بعد اس کے اترے مروہ جانے کو جب نشیب[7] میں سے آپ کے قدم پہنچے وادی کے اندر دوڑ کر چلے جب نشیب سے نکل کر اوپر چڑھنے لگے تو معمولی چال سے چلے یہاں تک کہ مروہ پر آئے اور وہاں بھی ایسا ہی کیا جیسا صفا پر کیا تھا جب اخیر کا پھیرا مروہ پر ختم ہوا تو فرمایا اگر مجھے[8] پہلے وہ حال معلوم ہوتا جو بعد کو معلوم ہوا تو میں اپنے ساتھ ہدی نہ لاتا اور حج[9] کے بدلے عمرہ کرتا لیکن تم میں سے جس کے ساتھ ہدی نہ ہو وہ احرام کھول[10] ڈالے اور حج کو عمرہ کر لیوے سب لوگوں نے احرام کھول ڈالا اور بال کترائے مگر رسول اللہ ﷺ نے اور جس کے پاس ہدی تھی تو سراقہ بن جعشم کھڑا ہوا اور کہا یا رسول اللہ ﷺ یہ حکم (یعنی حج کو فسخ کر کے عمرہ بنا دینا) اسی سال میں درست ہے یا ہمیشہ کے واسطے رسول اللہ ﷺ نے ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈال کر فرمایا عمرہ حج میں شریک ہو گیا دوبارہ نہیں بلکہ ہمیشہ کے واسطے اور حضرت علیؓ تشریف لائے یمن میں سے کتنے اونٹ لے کر تو فاطمہ کو دیکھا انہوں نے احرام کھول ڈالا تھا اور رنگین کپڑے پہنے تھیں اور سرمہ لگایا تھا علیؓ نے اس کا انکار کیا اور کہا تم کو کس نے ایسا حکم دیا[11] انہوں نے کہا میرے باپ نے (محمد ﷺ) جابر نے کہا کہ علی عراق میں کہتے تھے میں رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا فاطمہ کی شکایت کرنے کو کہ انہوں نے ایسا کیا ہے جب میں نے منع کیا تو آپ کا نام لگاتی ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سچ کہتی ہے فاطمہ تم نے کیا نیت کی تھی احرام باندھتے ہوئے علی نے کہا میں نے یہ نیت کی تھی کہ میں اہلال کرتا ہوں (لبیک پکارتا ہوں) ساتھ اس چیز کے جس کا اہلال کیا آپ نے فرمایا میرے ساتھ تو ہدی ہے پس اب احرام نہ کھولنا جابر نے کہا تو رسول اللہ ﷺ اور جتنے جانور مدینے سے لائے تھے اور جتنے علی یمن سے لے کر آئے سب ملا کر سو ہوئے سب لوگ حلال ہو گئے اور بال کترائے مگر رسول اللہ ﷺ اور وہ لوگ جن کے ساتھ ہدی تھے انہوں نے احرام نہ کھولا۔ جب یوم الترویہ[12] ہوا سب لوگ متوجہ ہوئے منیٰ کی طرف

بعض هؤلاء كان مسترضعا في بني سعد فقتلته هذيل وربا الجاهلية موضوع وأول ربا أضعه ربانا ربا عباس بن عبد المطلب فإنه موضوع كله اتقوا الله في النساء فإنكم أخذتموهن بأمانة الله واستحللتم فروجهن بكلمة الله وإن لكم عليهن أن لا يوطئن فرشكم أحدا تكرهونه فإن فعلن فاضربوهن ضربا غير مبرح ولهن عليكم رزقهن وكسوتهن بالمعروف وإني قد تركت فيكم ما لن تضلوا بعده إن اعتصمتم به كتاب الله وأنتم مسئولون عني فما أنتم قائلون قالوا نشهد أنك قد بلغت وأديت ونصحت ثم قال بأصبعه السبابة يرفعها إلى السماء وينكبها إلى الناس اللهم اشهد اللهم اشهد اللهم اشهد ثم أذن بلال ثم أقام فصلى الظهر ثم أقام فصلى العصر ولم يصل بينهما شيئا ثم ركب القصواء حتى أتى الموقف فجعل بطن ناقته القصواء إلى الصخرات وجعل حبل المشاة بين يديه فاستقبل القبلة فلم يزل واقفا حتى غربت الشمس وذهبت الصفرة قليلا حين غاب القرص وأردف أسامة خلفه فدفع رسول الله ﷺ وقد شنق للقصواء الزمام حتى إن رأسها ليصيب مورك رحله وهو يقول بيده اليمنى السكينة أيها الناس السكينة أيها الناس كلما أتى حبلا من الحبال أرخى لها قليلا حتى تصعد حتى أتى المزدلفة فجمع بين المغرب والعشاء بأذان واحد وإقامتين قال عثمان ولم يسبح بينهما شيئا ثم اتفقوا ثم اضطجع رسول الله ﷺ حتى طلع الفجر فصلى الفجر حين تبين له الصبح قال سليمان بنداء وإقامة ثم اتفقوا ثم ركب القصواء حتى أتى المشعر الحرام فرقي عليه قال عثمان وسليمان فاستقبل القبلة فحمد الله وكبره وهلله زاد عثمان ووحده فلم يزل واقفا حتى أسفر جدا ثم دفع رسول الله ﷺ قبل أن تطلع الشمس وأردف الفضل بن عباس وكان رجلا حسن الشعر أبيض وسيما فلما دفع رسول الله ﷺ مر الظعن يجرين فطفق الفضل ينظر إليهن فوضع رسول الله ﷺ يده على وجه الفضل وصرف الفضل وجهه إلى الشق الآخر وحول رسول الله ﷺ يده إلى الشق الآخر وصرف الفضل وجهه إلى الشق الآخر ينظر

اور احرام باندھا حج کا تو سوار ہوئے رسول اللہ ﷺ اور منیٰ میں ظہر اور عصر اور مغرب اور عشاء پڑھی پھر دوسرے دن صبح کی نماز پڑھ کر تھوڑی دیر ٹھہرے یہاں تک کہ آفتاب نکل آیا اور حکم کیا آپ نے خیمہ لگانے کا جو بالوں سے بنا ہوا تھا وادی نمرہ میں (ایک وادی ہے عرفات کے قریب) پھر چلے رسول اللہ ﷺ منیٰ سے عرفات کی طرف اور قریش اس بات میں شک نہیں کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ مزدلفہ میں مشعر احرام کے پاس ٹھہریں گے جیسے وہ کیا کرتے تھے جاہلیت میں[13] اور تجاوز کر گئے۔ (آگے بڑھ گئے) یہاں تک کہ عرفات کو پہنچے تو دیکھا کہ قبہ تیار ہے وادی نمرہ میں آپ اس میں اترے جب آفتاب ڈھل گیا تو حکم فرمایا قصوا (اونٹنی کا نام ہے) کے لانے کا اس پر پالان کسا گیا آپ اس پر سوار ہوئے یہاں تک کہ وادی کے اندر آئے اور خطبہ سنایا لوگوں کو۔ فرمایا تمہاری جانیں[14] اور مال تم پر حرام ہیں جیسے یہ دن[15] اس مہینے میں اس شہر میں۔ آگاہ ہو خبردار ہو جاؤ ہر بات جاہلیت کے زمانے کی میرے قدموں تلے پامال ہو گئی (یعنی لغو اور باطل ہو گئی اس کا کچھ اعتبار نہ رہا) اور جتنے خون جاہلیت کے زمانے میں کسی نے کیے تھے سب معاف ہیں (یعنی ان کا تدارک کچھ نہ ہو گا نہ قصاص نہ دیت) اور اول خون جو میں علاقے کے خونوں سے معاف کرتا ہوں ابن ربیعہ یا ربیعہ بن الحارث بن عبد المطلب کا ہے (جو آپ کے چچازاد بھائی تھے) اور وہ دودھ پیتا تھا بنی سعد میں قتل کر ڈالا اس کو قبیلہ ہذیل کے لوگوں نے اور جتنے سود (بیاج اور متی) جاہلیت کے زمانے میں لوگوں پر باقی ہیں وہ سب موقوف ہوئے اور پہلا سود[16] جو میں موقوف کرتا ہوں اپنا سود ہے عباس بن عبد المطلب (اپنے چچا کا) کیونکہ سود بالکل موقوف ہے پھر اللہ سے ڈرو عورتوں کے باب میں (یعنی ان کے حقوق موافق شرع کے ادا کرو) کیونکہ تم نے ان کو لیا ہے اپنے قبضے میں اللہ کی امان کے ساتھ (یعنی عہد کیا ہے ان کے حقوق ادا کرنے کا) اور حلال کیا تم نے ان کی شرمگاہوں کو اللہ کے حکم سے۔۔ فانکحوا ما طاب لکم۔۔ اور تمہارا حق ان پر ہے کہ نہ آنے دیں تمہارے بچھونوں پر اس شخص کو جس کا آنا تم برا جانتے ہو (یعنی نہ اذن دویں گھر میں کسی کو آنے کا بغیر مرضی تمہاری کے) اگر ایسا کریں تو ان کو مارو (نہ ایسا سخت کہ جس سے ہڈی ٹوٹ جائے یا زخم کرے) اور ان کا حق تم پر یہ ہے کہ ان کو کھانا کپڑا موافق دستور کے دو اور میں تم میں وہ چیز چھوڑے جاتا ہوں اگر تم اس کو پکڑے[17] رہو گے تو کبھی گمراہ نہ

حَتّٰى أتى مُحسرًا فحرّك قليلًا ثمّ سلك الطّريق الْوُسْطى الّذي يخرجُ إلى الْجمْرة الْكُبْرى حتّى أتى الْجمْرة الّتي عِنْد الشّجرة فرماها بسبْع حصيات يُكبّرُ مع كُلّ حصاة منْها بمثْل حصى الْخذْف فرمى منْ بطْن الْوادي ثمّ انْصرف رسُولُ اللّه ﷺ إلى الْمنْحر فنحر بيده ثلاثًا وستّين وأمر عليًّا فنحر ما غبر يقُولُ ما بقي وأشْركهُ في هدْيه ثُمّ أمر منْ كُلّ بدنة ببضْعة فجُعلتْ في قدْر فطُبخت فأكلا منْ لحْمها وشربا منْ مرقها قال سُليْمانُ ثُمّ ركب ثُمّ أفاض رسُولُ اللّه ﷺ إلى الْبيْت فصلّى بمكّة الظُّهْر ثُمّ أتى بني عبْد الْمُطّلب وهُمْ يسْقُون على زمْزم فقال انْزعُوا بني عبْد الْمُطّلب فلوْلا أنْ يغْلبكُمُ النّاسُ على سقايتكُمْ لنزعْتُ معكُمْ فناولُوهُ دلْوًا فشرب منْهُ *

تو گے وہ کیا ہے اللہ کی کتاب اور تم پوچھو جاؤ گے قیامت کے دن میرا حال (یعنی پیغمبر نے تم کو اللہ کے حکم پہنچائے یا نہیں) پھر تم کیا کہو گے انہوں نے کہا ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ نے اللہ کا پیغام پہنچایا اور ادا کیا اور نصیحت کی آپ نے کلمے کی انگلی سے اشارہ کیا اس کو آسمان کی طرف اٹھایا پھر لوگوں کی طرف جھکایا اور فرمایا یا اللہ گواہ رہ یا اللہ گواہ رہ۔ پھر بلال نے اذان دی اور تکبیر کہی آپ نے نماز پڑھی ظہر کی پھر تکبیر کہی اور عصر کی نماز پڑھی بیچ میں کچھ نہ پڑھا (یعنی نفل نہ پڑھے) پھر آپ سوار ہوئے قصواء پر میدان عرفات میں آئے تو پیٹ اپنی اونٹنی کا پتھروں کی طرف کیا اور جبل مشاۃ کو کہ نام ایک جگہ کا ہے اپنے سامنے کیا اور قبلے کی طرف منہ کیا اور شام تک ٹھہرے رہے یہاں تک کہ آفتاب ڈوب گیا اور تھوڑی زردی کم ہو گئی جب گروہ آفتاب کا ڈوبا تو اسامہ کو اپنے پیچھے بٹھایا اور عرفات سے مزدلفہ کو لوٹے اور اونٹ کی باگ تنگ کی یہاں تک کہ سر اس کا پالان کے سرے سے لگتا تھا اور آپ اپنے داہنے ہاتھ سے لوگوں کو اشارہ کرتے جاتے تھے آہستہ چلواے لوگو آہستہ چلواے لوگو۔ جب کسی بلندی پر آئے تو ذرا اس کی باگ کو ڈھیلا کر دیتے تاکہ وہ چڑھ جاوے یہاں تک کہ آئے آپ مزدلفہ میں۔ وہاں جمع کیا مغرب اور عشاء میں ایک اذان سے اور دو تکبیروں سے کہا عثمان راوی نے اور دونوں کے بیچ میں سنت یا نفل نہ پڑھے پھر لیٹ رہے آپ یہاں تک کہ طلوع ہوئی فجر اس وقت نماز پڑھی فجر کی جب فجر کھل گئی ان پر کہا سلیمان نے اذان اور اقامت سے پھر سوار ہوئے قصواء پر یہاں تک کہ مشعر حرام میں آئے (مشعر حرام ایک پہاڑی ہے مزدلفہ میں) اور اس پر چڑھے عثمان اور سلیمان نے تو منہ کیا قبلے کی طرف اور اللہ کی حمد کی اور تکبیر کہی زیادہ کیا عثمان نے اور توحید کی پھر آپ وہاں ٹھہرے رہے یہاں تک کہ خوب روشنی ہو گئی بعد اس کے آپ وہاں سے چلے آفتاب نکلنے سے پہلے اور پیچھے بٹھایا فضل بن عباس کو وہ ایک شخص تھا نہایت عمدہ بال والا گورا خوبصورت جب آپ وہاں سے چلے تو عورتوں ہودوں میں بیٹھی جا رہی تھیں فضل ان عورتوں کی طرف دیکھنے لگے رسول اللہ ﷺ نے اپنا ہاتھ فضل کے منہ پر رکھ دیا اور فضل نے دوسری طرف اپنا منہ پھیرا آپ نے ادھر ہاتھ رکھا انہوں نے اور طرف منہ پھیرا اور دیکھتے رہے یہاں تک کہ وادی محسر میں آئے (وادی محسر ایک وادی ہے درمیان میں مزدلفہ اور منیٰ کے) جب آپ وہاں پہنچے تو اپنی سواری کو حرکت دی تھوڑی یعنی ذرا تیز ۱۸ چلایا بیچ [illegible] سے بیچ والے راستے

سے چلے جو جمرہ عقبہ پر سے جاتا ہے یہاں تک کہ آئے اس جمرہ کے پاس جو درخت کے پاس ہے پھر سات کنکریاں اس پر ماریں ہر کنکری پر تکبیر کہی اور ہر کنکری ایسی تھی جیسے انگلی میں رکھ کر پھینکتے ہیں (برابر دانہ باقلاء کے) یعنی آپ نے کنکریاں ماریں وادی کے اندر سے پھر وہاں سے لوٹ[19] کر اپنے نحر کرنے کی جگہ آئے اور اپنے ہاتھ سے تریسٹھ اونٹوں کو نحر کیا باقی کے واسطے حضرت علیؓ کو حکم کیا انہوں نے جتنے باقی تھے سب کو نحر کیا اور شریک کیا حضرت علیؓ کو اپنے ہدی میں یعنی ان کو چھ اونٹ دے دیئے نحر کرنے کے لیے پھر حکم کیا ہر ایک اونٹ میں سے ایک ایک پارچہ گوشت لینے کا وہ سب پارچے ایک دیگ میں پکائے گئے آپ نے اور علی نے ان کو کھایا اور شوربا ان کا پیا۔ کہا سلیمان نے پھر آپ سوار ہوئے بیت اللہ کی طرف چلے تو مکے میں[20] آن کر ظہر کی نماز پڑھی بعد اس کے عبدالمطلب کی اولاد کے پاس آئے وہ پانی زمزم کا پلا رہے تھے آپ نے فرمایا کھینچو پانی اے اولاد عبدالمطلب کی اگر نہ ہوتا خوف اس کا کہ لوگ تم کو مغلوب کریں گے تمہارے پانی پلانے پر تو میں بھی تمہارے ساتھ کھینچتا (لوگ مغلوب کریں گے اگر میں کھینچوں گا تو لوگ مجھ کو دیکھ کر میری پیروی کریں گے اور ایسا ہجوم ہوگا کہ تم کھینچنے سے رک جاؤ گے تو یہ کام تمہارے ہاتھ سے جاتا رہے گا جو بڑے ثواب کا کام ہے) انہوں نے ایک ڈول کھینچ کر آنحضرت ﷺ کو دیا آپ نے اس میں سے پیا۔

تشریح: ۱ بعضوں نے کہا نوے ہزار آدمی جمع ہوئے بعضوں نے کہا ایک سو تیس ہزار تھے۔

۲ یعنی عمرے کا بالکل قصد ہی نہ تھا عمرے کو درست نہ جانتے تھے حج کے مہینوں میں جیسے جاہلیت میں یہی اعتقاد تھا۔

۳ یعنی حجر اسود کو ہاتھ لگا کر ہاتھ چوم لیا۔ ۴ رمل کے معنی اوپر گزر چکے ہیں یعنی اکڑ کر مونڈھے ہلاتے ہوئے جلد جلد چلے۔

۵ یعنی پہلی رکعت میں قل یاایھا الکفرون پڑھا اور دوسری رکعت میں قل ھو اللہ احد۔

۶ اس زمانے میں عمارتیں ایسی نہ تھیں کعبہ صفا پر سے معلوم ہوتا تھا مگر اب عمارتوں میں چھپ گیا ہے۔

۷ اب وہاں نشیب نہیں رہا بلکہ دو نشان سبز بنا دیئے گئے جن کو میلین اخضرین کہتے ہیں اور دو صفا سے مروہ کو جاتے ہوئے بائیں طرف مسجد الحرام کی دیوار میں منصوب ہیں ان کے بیچ میں دوڑتے ہیں۔

۸ کہ تم پر احرام کھولنا شاق گزرے گا بغیر میرے احرام کھولے ہوئے یا یہ امر کہ عمرہ حج کے مہینوں میں درست ہے یا یہ امر کہ تم کو مکے میں جا کر احرام کھول ڈالنا پڑے گا۔

۹ یعنی حج کو عمرہ کر ڈالتا مگر چونکہ ہدی ساتھ لایا ہوں تو احرام نہیں کھول سکتا۔

۱۰ یعنی حج کو فسخ کر کے عمرہ کر دیوے یہ امر امام احمد کے نزدیک درست ہے اور اکثر علماء کے نزدیک درست نہیں ہے بلکہ خاص تھا اس سال کے لئے جاہلیت کا خیال توڑنے کو کہ حج کے مہینوں میں عمرہ کرنا درست نہیں ہے مگر یہ تخصیص حاصل ہوتی ہے آگے کے مضمون سے۔

۱۱ [illegible]

۱۲ [illegible]

۱۳ قریش جاہلیت کے زمانے میں مزدلفہ میں ٹھہرتے تھے اور عرفات کو نہیں جاتے تھے اور عرب سب عرفات کو جاتے وہ سمجھتے کہ آنحضرت ﷺ بھی قریش کا اتباع کریں گے لیکن آپ وہاں نہ ٹھہرے۔

۱۴ حق والے تم میں سے ہر ایک کو اس کا مال پہنچے۔

۱۵ یعنی جیسا کہ تم حرام جانتے ہو کسی کے مال لینے کو اور خون کرنے کو اس دن میں اور اس مہینے میں اور اس شہر میں اسی طرح سے ہمیشہ کسی جگہ مسلمان کا خون کرنا ناحق اس کا مال لینا حرام ہے۔

۱۶ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اور سود بالکل موقوف نہیں ہے بلکہ مطلب یہ ہے کہ سب سے پہلے لوگوں کی تسکین اور تشفی کے لئے میں اپنے عزیزوں کا سود اڑائے دیتا ہوں اس واسطے کے سود مطلقاً اڑا دیا گیا ہے خواہ کسی کا ہو۔

۱۷ قرآن شریف پڑھنے سے مراد یہ ہے کہ اس کو اول سے اخیر تک سمجھ سمجھ کر پڑھے جن جن باتوں کا حکم ہے اس پر عمل کرے جن سے منع کیا ہے ان سے پرہیز رکھے قرآن شریف سے زیادہ معتبر اور پکی کتاب دین اسلام میں کوئی نہیں ہے جو مضمون اس میں موجود ہے اس کے واسطے پھر کسی اور کتاب یا عالم کی حاجت نہیں ہے اگر اس میں نہ ملے تو حدیث کی معتبر کتابوں میں تلاش کرے جیسے صحیحین موطا، سنن ابوداؤد وغیرہ اگر ان میں بھی نہ ملے تو کسی عالم دیندار سے تحقیق کرے یا اگلے کسی مجتہد کے قول پر عمل کرے۔

۱۸ تاکہ آہستہ چلے اور لوگوں کو تکلیف نہ ہو سبب تیز چلانے کا یہ تھا کہ اس وادی میں عذاب اترا تھا اصحاب فیل پر یا مشرکین وہاں ٹھہرا کرتے تھے آپ نے ان کی مخالفت کی۔

۱۹ یہ اور راہ ہے جس راہ سے آئے اس کے سوا پہلے راہ کو طریق ضب کہتے ہیں اور اس کو طریق مازمین کہ نام دو پہاڑوں کا ہے۔

۲۰ ایک روایت میں ہے کہ آپ نے ظہر کی نماز منیٰ ہی میں پڑھی مگر راجح یہی ہے کہ مکے میں پڑھی اور منیٰ میں شاید نفل پڑھا ہوگا۔

١٤٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ ح و حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ الْمَعْنَى وَاحِدٌ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ بِأَذَانٍ وَاحِدٍ بِعَرَفَةَ وَلَمْ يُسَبِّحْ بَيْنَهُمَا وَإِقَامَتَيْنِ وَصَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِجَمْعٍ بِأَذَانٍ وَاحِدٍ وَإِقَامَتَيْنِ وَلَمْ يُسَبِّحْ بَيْنَهُمَا قَالَ أَبُو دَاوُد هَذَا الْحَدِيثُ أَسْنَدَهُ حَاتِمُ بْنُ إِسْمَعِيلَ فِي الْحَدِيثِ الطَّوِيلِ وَوَافَقَ حَاتِمَ بْنَ إِسْمَعِيلَ عَلَى إِسْنَادِهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرٍ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعَتَمَةَ بِأَذَانٍ وَإِقَامَةٍ

۱۴۰۔ عبداللہ بن مسلمہ' سلیمان بن بلال (دوسری سند) احمد بن حنبل' عبدالوہاب الثقفی' جعفر بن محمد' امام محمد باقر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ظہر اور عصر عرفات میں ایک ہی اذان سے پڑھی اور درمیان کے نفل کو نہیں پڑھا لیکن تکبیریں دو کہیں اسی طرح مغرب اور عشاء کو مزدلفہ میں ایک اذان اور دو اقامت سے پڑھا اور ایک روایت میں ہے کہ ایک ہی اقامت سے پڑھا امام ابوداؤد کہتے ہیں اس روایت کو حاتم بن اسماعیل نے بیان کیا اور حاتم بن اسماعیل کی طرح روایت کیا محمد بن علی الجعفی' جعفر' محمد' جابر نے اس حدیث میں یہ الفاظ ہیں کہ مغرب اور عشاء کی نماز ایک اذان اور ایک اقامت سے ادا کی۔

١٤١ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ جَابِرٍ قَالَ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ قَدْ نَحَرْتُ هَا هُنَا وَمِنًى كُلُّهَا مَنْحَرٌ وَوَقَفَ بِعَرَفَةَ فَقَالَ قَدْ وَقَفْتُ هَا هُنَا وَعَرَفَةُ كُلُّهَا مَوْقِفٌ وَوَقَفَ بِالْمُزْدَلِفَةِ فَقَالَ قَدْ وَقَفْتُ هَا هُنَا وَمُزْدَلِفَةُ كُلُّهَا مَوْقِفٌ

۱۴۱۔ احمد بن حنبل' یحییٰ بن سعید' جعفر' محمد' جابر سے روایت ہے کہ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں نے اس جگہ نحر کیا اور منیٰ سارا نحر کا مقام ہے اور آپ ٹھہرے عرفے میں اور فرمایا میں ٹھہرا اس جگہ اور عرفات سارا ٹھہرنے کی جگہ ہے اور ٹھہرے آپ مزدلفہ میں اور فرمایا میں ٹھہرا اس جگہ اور مزدلفہ سارا ٹھہرنے کی جگہ ہے۔

١٤٢ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ جَعْفَرٍ بِإِسْنَادِهِ زَادَ فَانْحَرُوا فِي رِحَالِكُمْ

۱۴۲۔ مسدد' حفص بن غیاث' جعفر سے اسی طرح روایت ہے فانحروا فی رحالکم کا اضافہ ہے۔

١٤٣-حدّثنا يعقوبُ بْنُ إبْراهيم حدّثنا يحيى بْنُ سعيد الْقطّان عن جعفر حدّثني أبي عن جابر فذكر هذا الْحديث وأدْرج في الْحديث عند قوْله ﴿ واتّخذُوا من مقام اِبْراهيم مُصلّى ﴾ قال فقرأ فيهما بالتّوْحيد وقُلْ يا أيُّها الْكافرُونَ وقالَ فيه قال عليّ رضي اللّه عنهم بالْكوفة قال أبي هذا الْحرف لمْ يذْكرْهُ جابرٌ فذهبْتُ مُحرّشًا وذكر قصّة فاطمة رضي اللّه عنها *

۱۴۳۔ یعقوب بن ابراہیم' یحییٰ بن سعید القطان' جعفر' محمد' جابر سے یہی روایت ہے اور جو کچھ اوپر گزرا مگر اس میں بعد واتخذو امن مقام ابراھیم مصلےٰ پڑھنے کے یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان دو رکعتوں میں توحید (قل ھو اللہ احد) اور کافرون پڑھا اور اس میں یہ لفظ نہیں ہے کہ حضرت فاطمہؓ نے کہا میرے باپ نے حکم دیا ہے اور میں ان کی شکایت کرنے گیا سب قصہ فاطمہ کا ذکر کیا یعنی اور روایتوں میں اتنا فرق ہے۔

٣٩-باب الْوُقُوف بعَرَفة *

۳۹۔ وقوف عرفہ کا بیان

١٤٤-حدّثَنَا هَنَّادٌ عَنْ أَبِي مُعَاوِيَة عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أبيه عَنْ عائشةَ قَالَتْ كَانَتْ قُرَيْشٌ وَمَنْ دَانَ دِينها يَقفُون بالْمُزْدَلفَةِ وَكَانُوا يُسَمَّوْنَ الْحُمُسَ وكَانَ سَائرُ الْعَرَبِ يَقفُون بعرفَة قَالَتْ فلمَّا جاءَ الْإسْلَامُ أمَرَ اللّهُ تعالَى نبيَّهُ ﷺ أنْ يأْتِيَ عَرفات فيَقِف بها ثمّ يُفِيضُ منْها فذلِكَ قوْلُهُ تعالَى ﴿ ثُمّ أَفِيضُوا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ ﴾ *

۱۴۴۔ ہناد' ابی معاویہ' ہشام بن عروہ' عروہ' حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ قریش اور جوان کے طریقے چلتے تھے مزدلفہ میں ٹھہرا کرتے تھے اور ان کا حمس تھا (شجاع اور بہادر) وہ کہتے تھے جب دین اسلام آیا تو اللہ جل جلالہ نے اپنے پیغمبر کو حکم دیا عرفات میں جانے کا اور وہاں ٹھہرنے کا پھر وہاں سے لوٹنے کا بھی فرمایا ہے اس آیت میں ثُمَّ اَفِيضُوْامِنْ حَيْثُ اَفَاضَ النَّاسُ لوٹو وہیں سے جہاں سے سب لوگ لوٹتے ہیں (یعنی عرفات سے)۔

٤٠-بَاب الْخُرُوج إلَى مِنًى *

۴۰۔ منیٰ کی طرف جانا

١٤٥-حدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا الْأَحْوَصُ بْنُ جَوَّابٍ الضَّبِّيُّ حدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ رُزَيْقٍ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَعْمَشِ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللّهِ ﷺ الظُّهْرَ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ وَالْفَجْرَ يَوْمَ عَرَفَةَ بِمِنًى *

۱۴۵۔ زہیر بن حرب' الاحوص بن جواب الضبی' عمار بن رزیق' سلیمان الاعمش' الحکم' مقسم' عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے آٹھویں تاریخ کی ظہر اور نویں تاریخ کی فجر منیٰ میں پڑھی۔

١٤٦-حدَّثَنا أحْمَدُ بْنُ إبْراهِيمَنَا اِسْحٰقُ الْأَزْرَقُ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِالْعَزِيْزِ بْنِ رُفَيْعٍ قَالَ سَاءَ لْتُ عَآئِشَةَ انَس بْن مَالِكٍ قُلْتُ اَخْبِرْنِي بِشَيْئٍ عَقَلْتَهُ عَنْ اَيْنَ الظُّهْرَ يَوْمَ التَّرْدِيَةِ قَالَ بِمِنًى قُلْتُ وَاَيْنَ صَلَّى الْعَصْرَ يَوْمَ النَّفْرِ قَالَ بِالْاَ بْطَحِ ثُمَّ قَالَ اِفْعَلْ كَمَا يَفْعَلُ اُمَرَاءُ وُكَ*

۱۴۶۔ احمد بن ابراہیم' اسحٰق الازرق' سفیان' عبدالعزیز بن رفیع سے روایت ہے کہ میں نے پوچھا انس بن مالک سے مجھے بتاؤ جو بات تم نے یاد رکھی ہو رسول اللہ ﷺ سے آپ نے نماز کہاں پڑھی ظہر کی آٹھویں تاریخ کی انہوں نے کہا منیٰ میں میں نے کہا عصر کہاں پڑھی لوٹنے کے دن (یعنی جس دن منیٰ سے مکے کو آتے ہیں) بارھویں یا تیرھویں تاریخ انہوں نے کہا ابطح یعنی محصب میں جو ایک مقام ہے قریب مکے کے پھر کہا اب تو وہ کر جو تیرے امیر کریں۔

تشریح:۔ یعنی ایسے خفیف امور میں اپنے حاکم اور امیر کی مخالفت مت کر انس نے ان کی مخالفت سے منع فرمایا حالانکہ اتباع رسول اللہ ﷺ کا ہر حال میں بہتر ہے کیونکہ کبھی مخالفت امیر کی موجب فساد اور خرابی کی ہوتی ہے خصوصاً جبکہ حکام ظالم ہوں تو وہ کسی کی عزت اور آبرو کا لحاظ نہیں رکھتے اور حق بات نہیں سنتے ایذاء دینے پر اور تکلیف پہنچانے پر مستعد ہو جاتے ہیں اس سے جو امر مستحب یا مسنون ہو اس کا ترک کر دینا ہی بہتر ہے تاکہ اس سے بڑھ کر دوسری خرابی پیدا نہ ہو واللہ اعلم۔

بسم الله الرّحمن الرّحيم

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔

٤١ -باب الْخُرُوج إلى عرفة

۴۱۔ عرفات کو جانے کا بیان

١٤٧ - حدثنا أحمد بن حنبل حدثنا يعقوب حدثنا أبي عن ابن إسحق حدثني نافع عن ابن عمر قال غدا رسول الله ﷺ من منى حين صلى الصُّبح صبيحة يوم عرفة حتى أتى عرفة فنزل بنمرة وهي منزلُ الْإمامِ الَّذي ينزلُ به بعرفة حتى إذا كان عند صلاة الظُّهْر راح رَسُولُ اللّه ﷺ مُهجرًا فجمع بيْن الظُّهْرِ والْعصْرِ ثمّ خطب النَّاس ثمّ راح فوقف على الْموْقفِ منْ عرفة *باب الرّوَاح إلى عَرَفَة *د

۱۴۷۔ احمد بن حنبل' یعقوب' ابراہیم' ابن اسحق' نافع' عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ صبح کو منی سے عرفہ کے دن چلے نویں تاریخ عرفہ کے روز جب عرفات میں پہنچے اور نمرہ میں اترے نمرہ ایک موضع ہے قریب عرفات کے اور وہی امام کے اترنے کی جگہ ہے عرفات میں (اب وہاں ایک مسجد ہے جس کا نام النمرہ ہے) جب ظہر کا وقت آیا تو رسول اللہ ﷺ سویرے چلے اور جمع کیا ظہر اور عصر میں پھر خطبہ پڑھا پھر چلے اور وقوف کیا موقف میں (عرفات میں سے)۔

تشریح:۔ حدیث جابر میں ہے کہ خطبہ پڑھا آپ نے نماز سے پہلے اور وہی صحیح ہے اور اس حدیث میں خطبہ سے مراد نصیحت ہے یا وہم ہے ابن عمر کا۔

٤٢ -باب الرّوَاح إلى عَرَفَة *

۴۲۔ عرفہ میں کس وقت نکلے نماز کے واسطے

١٤٨ - حدّثنا أحْمدُ بْنُ حنبل حدّثنا وكيعٌ حدّثنا نافعُ بْنُ عُمر عنْ سعيد بْن حسّان عن ابْن عُمر قال لمّا أنْ قتل الْحجّاجُ ابْن الزُّبيْر أرْسل إلى ابْن عُمر أيّة ساعةٍ كان رسُولُ اللّه ﷺ يرُوحُ في هذا الْيوْم قال إذا كان ذلك رُحْنا فلمّا أراد ابْنُ عُمر أنْ يرُوح قالُوا لمْ تزغ الشّمْسُ قال أزاغتْ قالُوا لمْ تزغْ أوْ زاغتْ قال فلمّا قالُوا قدْ زاغت ارْتحل *

۱۴۸۔ احمد بن حنبل' وکیع' نافع بن عمر' سعید بن حسان' عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ جب حجاج بن یوسف نے (ظالم مشہور جو امیر تھا مکے کا عبدالملک بن مروان کی طرف سے) قتل کیا عبداللہ بن الزبیر کو تو عبداللہ بن عمر کے پاس کہلا بھیجا۔ کس وقت رسول اللہ ﷺ نکلے تھے اس دن انہوں نے کہا جب ہم نکلیں گے پھر ابن عمر نے ارادہ کیا نکلنے کا لوگوں نے کہا ابھی آفتاب نہیں ڈھلا انہوں نے کہا کیا آفتاب ڈھلا لوگوں نے کہا نہیں ڈھلا پھر جب لوگوں نے کہا آفتاب ڈھلا اس وقت ابن عمر نکلے۔

٤٣ -باب الْخُطْبَة عَلى الْمِنْبَرِ بعرَفَة *

۴۳۔ عرفات میں منبر پر خطبہ پڑھنا۔

١٤٩ -حدّثنا هنّادٌ عن ابْنِ أبي زائدة حدّثنا سُفْيانُ بْنُ عُيَيْنة عنْ زيْد بْن أسْلم عنْ رجُلٍ منْ بني ضمْرة عنْ أبيه أوْ عمّه قال رأيْتُ رسُول اللّه ﷺ وهُو على الْمنْبر بعرفة *

۱۴۹۔ ہناد' ابن ابی زائدہ' سفیان بن عیینہ' زید بن اسلم' ایک شخص نے جو بنی ضمرہ سے ہے روایت ہے کہ اس نے اپنے باپ سے سنا (دونوں کا نام معلوم نہیں ہے) میں نے رسول اللہ ﷺ کو عرفات میں منبر پر خطبہ پڑھتے دیکھا۔

١٥٠ - حدّثنا مُسدّدٌ حدّثنا عبْدُ اللّه بْنُ داوُد عنْ سلمة بْن نُبيْطٍ عنْ رجُلٍ من الْحيّ عنْ أبيه نُبيْطٍ أنّهُ رأى النّبيّ ﷺ واقفًا بعرفة على بعير أحْمر يخْطُبُ *

۱۵۰۔ مسدد' عبداللہ بن داؤد' سلمہ' ایک آدمی نبیط سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو سرخ اونٹ پر کھڑے ہوئے خطبہ پڑھتے دیکھا عرفات میں۔

١٥١ -حدّثنا هنّادُ بْنُ السّريّ وعُثْمانُ بْنُ أبي شيْبة قالا حدّثنا وكيعٌ عنْ عبْد الْمجيد قال حدّثني الْعدّاءُ بْنُ خالد ابْن هوْذة قال هنّادٌ عنْ عبْد الْمجيد أبي عمْرٍو قال حدّثني خالدُ

۱۵۱۔ ہناد بن السری' عثمان بن ابی شیبہ' وکیع' عبدالمجید' عداء بن خالد بن ہوزہ (ہناد نے کہا) عبدالمجید' ابی عمرو' خالد بن العداء بن ہوزہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو میں نے دیکھا خطبہ پڑھتے ہوئے

بْنُ الْعَدَّاءِ بْنِ هَوْذَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَخْطُبُ النَّاسَ يَوْمَ عَرَفَةَ عَلَى بَعِيرٍ قَائِمٍ فِي الرِّكَابَيْنِ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ ابْنُ الْعَلَاءِ عَنْ وَكِيعٍ كَمَا قَالَ هَنَّادٌ

عرفات میں ایک اونٹ پر دونوں رکابوں پر کھڑے ہو کر۔ امام ابو داؤد فرماتے ہیں ابن علاء نے وکیع سے اسی طرح روایت کیا ہے جس طرح ہناد نے۔

تشریح: [illegible] خطبہ آپ کا اونٹ پر تھا۔

۱۵۲ – حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَجِيدِ أَبُو عَمْرٍو عَنِ الْعَدَّاءِ بْنِ خَالِدٍ بِمَعْنَاهُ

۱۵۲۔ عباس بن عبدالعظیم، عثمان بن عمر، عبدالمجید ابو عمرو، العداء بن خالد سے بھی اسی طرح روایت ہے۔

٤٤ – بَاب مَوْضِعِ الْوُقُوفِ بِعَرَفَةَ

۴۴۔ عرفات میں کہاں ٹھہرے!

۱۵۳ – حَدَّثَنَا ابْنُ نُفَيْلٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو يَعْنِي ابْنَ دِينَارٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَفْوَانَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ شَيْبَانَ قَالَ أَتَانَا ابْنُ مِرْبَعٍ الْأَنْصَارِيُّ وَنَحْنُ بِعَرَفَةَ فِي مَكَانٍ يُبَاعِدُهُ عَمْرٌو عَنِ الْإِمَامِ فَقَالَ أَمَا إِنِّي رَسُولُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَيْكُمْ يَقُولُ لَكُمْ قِفُوا عَلَى مَشَاعِرِكُمْ فَإِنَّكُمْ عَلَى إِرْثٍ مِنْ إِرْثِ أَبِيكُمْ إِبْرَاهِيمَ

۱۵۳۔ ابن نفیل، سفیان، عمرو بن دینار، عمرو بن عبداللہ بن صفوان، یزید بن شیبان سے روایت ہے کہ ہمارے پاس ابن مربع انصاری آئے اور ہم عرفات میں ایک جگہ پر اترے تھے جس کو عمرو امام سے دور خیال کرتے تھے تو انہوں نے کہا میں رسول اللہ ﷺ کا بھیجا ہوا ہوں آپ فرماتے ہیں کھڑے ہو اپنی نشانیوں کی جگہ پر کیونکہ تم بھی وارث ہو ابراہیم علیہ السلام کے۔

تشریح: مطلب یہ ہے کہ حرم کی حد سے باہر کھڑے ہو جو جگہ ابراہیم علیہ السلام نے مقرر کی ہے نہ حرم کے اندر جیسے قریش نے مشعر حرام میں ٹھہرنا اختیار کر لیا تھا۔

٤٥ – بَاب الدَّفْعَةِ مِنْ عَرَفَةَ

۴۵۔ عرفات سے لوٹنے کا بیان!

۱۵٤ – حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ ح و حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَيَانٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدَةُ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الْأَعْمَشُ الْمَعْنَى عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَفَاضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ عَرَفَةَ وَعَلَيْهِ السَّكِينَةُ وَرَدِيفُهُ أُسَامَةُ وَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ عَلَيْكُمْ بِالسَّكِينَةِ فَإِنَّ الْبِرَّ لَيْسَ بِإِيجَافِ الْخَيْلِ وَالْإِبِلِ قَالَ فَمَا رَأَيْتُهَا رَافِعَةً يَدَيْهَا عَادِيَةً حَتَّى أَتَى جَمْعًا زَادَ وَهْبٌ ثُمَّ أَرْدَفَ الْفَضْلَ بْنَ الْعَبَّاسِ وَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ الْبِرَّ لَيْسَ بِإِيجَافِ الْخَيْلِ وَالْإِبِلِ فَعَلَيْكُمْ بِالسَّكِينَةِ قَالَ فَمَا رَأَيْتُهَا رَافِعَةً يَدَيْهَا حَتَّى أَتَى مِنًى

۱۵۴۔ محمد بن کثیر، سفیان، الاعمش (دوسری سند) وہب بن بیان، عبیدہ، سلیمان الاعمش، الحکم، مقسم، عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ عرفات سے لوٹے اطمینان اور سہولت سے اور آپ کے ساتھ اسامہ سوار تھے آپ نے فرمایا اے لوگو! لازم ہے تم پر آہستہ اطمینان سے چلنا کیونکہ گھوڑوں اور اونٹوں کا دوڑانا کچھ نیکی نہیں ہے ابن عباس نے کہا پھر میں نے کسی گھوڑے یا اونٹ کو نہ دیکھا جو ہاتھ اٹھائے دوڑتا ہو یہاں تک کہ آپ مزدلفہ میں آئے وہاں فضل بن عباس کو اپنے ساتھ بٹھایا پھر فرمایا اے لوگو نیکی گھوڑے یا اونٹ دوڑانے کا نام نہیں ہے لازم جانو اطمینان سے آہستہ چلنا ابن عباس نے کہا پھر میں نے کسی گھوڑے یا اونٹ کو نہ دیکھا جو ہاتھ (آگے کے پاؤں ان کو ہاتھ کہتے ہیں) اٹھائے دوڑتا ہو بلکہ آہستہ چلنے لگے۔

۱۵٥ – حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ وَهَذَا لَفْظُ حَدِيثِ زُهَيْرٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عُقْبَةَ أَخْبَرَنِي كُرَيْبٌ أَنَّهُ سَأَلَ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ

۱۵۵۔ احمد بن عبداللہ بن یونس، زہیر (دوسری سند) محمد بن کثیر، سفیان (یہ زہیر کا قول ہے) ابراہیم بن عقبہ، کریب سے روایت ہے کہ انہوں نے پوچھا اسامہ بن زید سے تم نے کیا کیا اور کیونکر کیا جب شام

قُلْتُ أَخْبِرْنِي كَيْفَ فَعَلْتُمْ أَوْ صَنَعْتُمْ عَشِيَّةَ رَدِفْتَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ جِئْنَا الشِّعْبَ الَّذِي يُنِيخُ النَّاسُ فِيهِ لِلْمُعَرَّسِ فَأَنَاخَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَاقَتَهُ ثُمَّ بَالَ وَمَا قَالَ زُهَيْرٌ أَهْرَاقَ الْمَاءَ ثُمَّ دَعَا بِالْوَضُوءِ فَتَوَضَّأَ وُضُوءًا لَيْسَ بِالْبَالِغِ جِدًّا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ الصَّلَاةَ قَالَ الصَّلَاةُ أَمَامَكَ قَالَ فَرَكِبَ حَتَّى قَدِمْنَا الْمُزْدَلِفَةَ فَأَقَامَ الْمَغْرِبَ ثُمَّ أَنَاخَ النَّاسُ فِي مَنَازِلِهِمْ وَلَمْ يَحُلُّوا حَتَّى أَقَامَ الْعِشَاءَ وَصَلَّى ثُمَّ حَلَّ النَّاسُ زَادَ مُحَمَّدٌ فِي حَدِيثِهِ قَالَ قُلْتُ كَيْفَ فَعَلْتُمْ حِينَ أَصْبَحْتُمْ قَالَ رَدِفَهُ الْفَضْلُ وَانْطَلَقْتُ أَنَا فِي سُبَّاقِ قُرَيْشٍ عَلَى رِجْلَيَّ

کہ تم سوار ہو کر آئے تھے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے۔ انہوں نے کہا ہم اس گھاٹی میں آئے جہاں لوگ اپنے اونٹوں کو بٹھاتے ہیں رات کو اترنے اور سونے کے لئے تو رسول اللہ ﷺ نے اپنا اونٹ بٹھایا پھر پیشاب کیا اور آپ نے وضو کا پانی منگوایا اور وضو کیا لیکن بہت مبالغہ نہیں کیا وضو میں بلکہ ہلکا وضو کیا میں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ اب نماز پڑھئے آپ نے فرمایا نماز آگے چل کر اسامہ نے کہا پھر آپ سوار ہوئے یہاں تک کہ ہم مزدلفہ میں آئے آپ نے مغرب کی نماز پڑھی بعد اس کے لوگوں نے اونٹ بٹھائے اپنے ٹھکانوں میں اور ان کی پیٹھ پر سے بوجھ اتارے نہ تھے کہ تکبیر ہوئی عشاء کی اور آپ نے نماز پڑھی عشاء کی پھر لوگوں نے اونٹوں پر سے بوجھ اتارے کریب نے کہا میں نے پوچھا پھر جب صبح ہوئی تو تم نے کیوں کر کیا انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ کے ساتھ فضل بن عباس سوار ہوئے اور میں پاؤں پاؤں قریش کے لوگوں کے ساتھ تھا۔

١٥٦ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَيَّاشٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ ثُمَّ أَرْدَفَ أُسَامَةَ فَجَعَلَ يُعْنِقُ عَلَى نَاقَتِهِ وَالنَّاسُ يَضْرِبُونَ الْإِبِلَ يَمِينًا وَشِمَالًا لَا يَلْتَفِتُ إِلَيْهِمْ وَيَقُولُ السَّكِينَةَ أَيُّهَا النَّاسُ وَدَفَعَ حِينَ غَابَتِ الشَّمْسُ *

١٥٦ - احمد بن حنبل 'یحییٰ بن آدم 'سفیان 'عبدالرحمن بن عیاش 'زید بن علی 'علی 'عبیداللہ بن ابی رافع 'حضرت علی سے روایت ہے کہ آپ نے پیچھے بٹھایا اسامہ کو پھر اوسط چال سے آپ اونٹ کو چلانے لگے اور لوگ دائیں بائیں اپنے اونٹوں کو چلاتے تھے آپ ان کی طرف التفات نہیں کرتے تھے اے لوگوں اطمینان سے چلو (آہستہ چلو) اور آپ عرفات سے چلے جب آفتاب ڈوب گیا۔

١٥٧ - حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ سُئِلَ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَأَنَا جَالِسٌ كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَسِيرُ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ حِينَ دَفَعَ قَالَ كَانَ يَسِيرُ الْعَنَقَ فَإِذَا وَجَدَ فَجْوَةً نَصَّ قَالَ هِشَامٌ النَّصُّ فَوْقَ الْعَنَقِ *

١٥٧ - قعنبی 'مالک 'ہشام بن عروہ 'عروہ سے روایت ہے کہ اسامہ بن زید سے سوال ہوا اور میں بیٹھا ہوا تھا رسول اللہ ﷺ حجۃ الوداع میں جب عرفات سے لوٹے کس طرح چلاتے تھے اونٹ کو انہوں نے کہا عنق چال سے چلتے تھے (عنق دوڑ کر چلنا مگر بہت نہیں پویے کے طور پر) جب راہ پاتے تو نص چال سے چلاتے (نص خوب دوڑ کر چلنا) عنق سے زیادہ (یعنی جب راہ صاف ہوتی تو خوب دوڑتے)۔

١٥٨ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ ابْنِ إِسْحَقَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ عُقْبَةَ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُسَامَةَ قَالَ كُنْتُ رِدْفَ النَّبِيِّ ﷺ فَلَمَّا وَقَعَتِ الشَّمْسُ دَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ *

١٥٨ - احمد بن حنبل 'یعقوب 'ان کے والد 'ابن اسحاق 'ابراہیم بن عقبہ 'کریب 'اسامہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سوار تھا جب آفتاب ڈوب گیا تو رسول اللہ ﷺ لوٹے عرفات سے۔

١٥٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ دَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ عَرَفَةَ حَتَّى إِذَا كَانَ

١٥٩ - عبداللہ بن مسلمہ 'مالک 'موسیٰ بن عقبہ 'کریب مولیٰ عبداللہ بن عباس 'اسامہ بن زید سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ عرفات سے لوٹے یہاں تک کہ جب گھاٹی میں آئے اترے اور پیشاب کیا پھر وضو

بالشعب نزل فبال فتوضأ ولم يسبغ الوضوء قلت له الصلاة فقال الصلاة أمامك فركب فلما جاء المزدلفة نزل فتوضأ فأسبغ الوضوء ثم أقيمت الصلاة فصلى المغرب ثم أناخ كل إنسان بعيره في منزله ثم أقيمت العشاء فصلاها ولم يصل بينهما شيئا

پیشاب کیا پھر وضو کیا اور پورا وضو نہیں کیا (اس سے دو معنی مراد ہو سکتے ہیں ایک تو یہ کہ وضو شرعی نہیں کیا بلکہ وضو لغوی کیا یعنی منہ ہاتھ دھوئے دوسرے یہ کہ وضو شرعی کیا مگر پورے طور سے تین تین بار ہر عضو کو نہیں دھویا) میں نے کہا نماز پڑھئے آپ نے فرمایا آگے چل کر پھر سوار ہوئے جب مزدلفہ میں آئے اترے اور پورا وضو کیا پھر تکبیر ہوئی نماز کی آپ نے مغرب کی نماز پڑھی پھر ہر ایک آدمی نے اپنا اونٹ اپنے ٹھکانے میں بٹھایا بعد اس کے تکبیر ہوئی عشاء کی آپ نے عشاء کی نماز پڑھی اور مغرب وعشاء کے بیچ میں کوئی نماز نہ پڑھی۔

٤٦ -باب الصَّلَاةِ بِجَمْعٍ *

۴۶۔ مزدلفے میں نماز کا بیان

١٦٠ -حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِالْمُزْدَلِفَةِ جَمِيعًا*

۱۶۰۔ عبداللہ بن مسلمہ' مالک' ابن شہاب' سالم بن عبداللہ' عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مغرب اور عشاء کی نماز مزدلفہ میں ملا کر پڑھیں۔

١٦١ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ وَقَالَ بِإِقَامَةٍ إِقَامَةٍ جَمَعَ بَيْنَهُمَا قَالَ أَحْمَدُ قَالَ وَكِيعٌ صَلَّى كُلَّ صَلَاةٍ بِإِقَامَةٍ

۱۶۱۔ ابن حنبل' حماد بن خالد' ابن ابی ذئب' زہری سے اسی طرح روایت ہے اتنا زیادہ ہے الگ الگ تکبیر سے۔ احمد نے وکیع سے نقل کیا ہر ایک نماز کو ایک تکبیر سے پڑھا۔

١٦٢ -حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ح و حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ الْمَعْنَى أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادِ ابْنِ حَنْبَلٍ عَنْ حَمَّادٍ وَمَعْنَاهُ قَالَ بِإِقَامَةٍ وَاحِدَةٍ لِكُلِّ صَلَاةٍ وَلَمْ يُنَادِ فِي الْأُولَى وَلَمْ يُسَبِّحْ عَلَى إِثْرِ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا قَالَ مَخْلَدٌ لَمْ يُنَادِ فِي وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا*

۱۶۲۔ عثمان بن ابی شیبہ' شبابہ (دوسری سند) مخلد بن خالد' عثمان بن عمر' ابن ابی ذئب' زہری سے اسی طرح روایت ہے کہ البتہ اتنا زیادہ ہے ہر ایک نماز کے لئے ایک تکبیر کہی اور پہلی نماز کے لئے اذان دی نہ کسی کے بعد نفل پڑھا مخلد نے کہا کسی نماز کے لئے اذان نہ دی۔

١٦٣ -حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ الْمَغْرِبَ ثَلَاثًا وَالْعِشَاءَ رَكْعَتَيْنِ فَقَالَ لَهُ مَالِكُ بْنُ الْحَارِثِ مَا هَذِهِ الصَّلَاةُ قَالَ صَلَّيْتُهُمَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي هَذَا الْمَكَانِ بِإِقَامَةٍ وَاحِدَةٍ

۱۶۳۔ محمد بن کثیر' سفیان' ابواسحاق' عبداللہ بن مالک سے روایت ہے کہ میں نے مغرب کی تین رکعتیں اور عشاء کی دو رکعتیں عبداللہ بن عمر کے ساتھ پڑھیں تو مالک بن الحارث نے ان سے کہا یہ کس طرح کی نماز ہے انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ان دونوں نمازوں کو اسی جگہ پڑھا تھا ایک تکبیر سے۔

تشریح:۔ ابوحنیفہ کا یہی قول ہے کہ مغرب اور عشاء کی نماز جمع میں ایک تکبیر کافی ہے۔

١٦٤ -حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ يَعْنِي ابْنَ يُوسُفَ عَنْ شَرِيكٍ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَالِكٍ قَالَا صَلَّيْنَا مَعَ ابْنِ عُمَرَ بِالْمُزْدَلِفَةِ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِإِقَامَةٍ وَاحِدَةٍ فَذَكَرَ مَعْنَى حَدِيثِ ابْنِ كَثِيرٍ

۱۶۴۔ محمد بن سلیمان الانباری' اسحاق بن یوسف' شریک' ابی اسحاق' سعید بن جبیر و عبداللہ بن مالک سے روایت ہے کہ ہم نے عبداللہ بن عمر کے ساتھ مزدلفہ میں نماز مغرب اور عشاء پڑھی ایک تکبیر سے۔

تشریح:۔ جابر کی روایت میں ہے کہ ایک اذان سے اور دو تکبیروں سے پڑھیں اور وہی صحیح راجح ہے اور اسی پر اتفاق کیا ہے شافعیہ اور حنابلہ نے۔

١٦٥ - حدثنا ابن العلاء نا أبو أسامة عن اسمعيل عن أبي اسحق عن سعيد بن جبير قال افضنا مع ابن عمر فلما بلغنا جمعا صلى بنا المغرب والعشاء باقامة واحدة ثلاثا واثنتين فلما انصرف قال لنا ابن عمر هكذا صلى بنا رسول الله ﷺ في هذا المكان *

۱۶۵۔ ابن العلاء ابو اسامہ اسماعیل ابی اسحاق سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ ہم عرفات سے عبداللہ بن عمر کے ساتھ لوٹے جب مزدلفہ میں پہنچے تو انہوں نے مغرب اور عشاء کی نماز پڑھی ایک ہی تکبیر سے تین رکعتیں مغرب کی پڑھیں اور دو رکعتیں عشاء کی۔ جب فارغ ہوئے تو کہا رسول اللہ ﷺ نے ہمارے ساتھ اسی جگہ اسی طرح نماز پڑھی۔

١٦٦ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ قَالَ رَأَيْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ أَقَامَ بِجَمْعٍ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثَلَاثًا ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ شَهِدْتُ ابْنَ عُمَرَ صَنَعَ فِي هَذَا الْمَكَانِ مِثْلَ هَذَا وَقَالَ شَهِدْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَنَعَ مِثْلَ هَذَا فِي هَذَا الْمَكَانِ *

۱۶۶۔ مسدد' یحییٰ' شعبہ' سلمہ بن کہیل سے روایت ہے کہ میں نے سعید بن جبیر کو دیکھا انہوں نے تکبیر کہی مزدلفہ میں اور مغرب کی تین رکعتیں پڑھیں پھر عشاء کی دو رکعتیں پڑھیں بعد اس کے کہا میں ابن عمر کے ساتھ تھا انہوں نے اس جگہ ایسا ہی کیا اور ابن عمر نے کہا میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا انہوں نے بھی اسی جگہ ایسا ہی کیا۔

تشریح:۔ یعنی ایک اقامت سے یہ مؤید ہے ابو حنیفہ کے مذہب کو۔

١٦٧ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ حَدَّثَنَا أَشْعَثُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَقْبَلْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ مِنْ عَرَفَاتٍ إِلَى الْمُزْدَلِفَةِ فَلَمْ يَكُنْ يَفْتُرُ مِنَ التَّكْبِيرِ وَالتَّهْلِيلِ حَتَّى أَتَيْنَا الْمُزْدَلِفَةَ فَأَذَّنَ وَأَقَامَ أَوْ أَمَرَ إِنْسَانًا فَأَذَّنَ وَأَقَامَ فَصَلَّى بِنَا الْمَغْرِبَ ثَلَاثَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَيْنَا فَقَالَ الصَّلَاةُ فَصَلَّى بِنَا الْعِشَاءَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ دَعَا بِعَشَائِهِ قَالَ وَأَخْبَرَنِي عِلَاجُ بْنُ عَمْرٍو بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ فَقِيلَ لِابْنِ عُمَرَ فِي ذَلِكَ فَقَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ هَكَذَا *

۱۶۷۔ مسدد' ابوالاحوص' اشعث بن سلیم' سلیم سے روایت ہے کہ میں عبداللہ بن عمر کے ساتھ عرفات سے مزدلفے کو آیا وہ کسی طرح تھکتے نہ تھے تکبیر اور تہلیل سے یہاں تک کہ آئے ہم مزدلفہ کو یعنی برابر تکبیر تہلیل کیے جاتے تھے موقوف نہ کرتے تھے تو انہوں نے اذان دی اور اقامت کہی یا کسی کو حکم کیا اس نے اذان دی اور اقامت کہی پھر انہوں نے مغرب کی تین رکعتیں پڑھیں بعد اس کے ہماری طرف متوجہ ہوئے اور کہا نماز پڑھو نماز تو عشاء کی دو رکعتیں پڑھیں پھر سب کا کھانا منگوایا۔ اشعث نے کہا مجھ سے علاج بن عمرو نے ایسا ہی بیان کیا جیسے میرے باپ سلیم نے ابن عمر سے روایت کیا ہے کہا کہ ابن عمر سے لوگوں نے اس باب میں ذکر کیا انہوں نے کہا میں نے آپ کے ساتھ اسی طرح نماز پڑھی۔

١٦٨ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ أَنَّ عَبْدَ الْوَاحِدِ بْنَ زِيَادٍ وَأَبَا عَوَانَةَ وَأَبَا مُعَاوِيَةَ حَدَّثُوهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى صَلَاةً إِلَّا لِوَقْتِهَا إِلَّا بِجَمْعٍ فَإِنَّهُ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِجَمْعٍ وَصَلَّى صَلَاةَ الصُّبْحِ مِنَ الْغَدِ قَبْلَ وَقْتِهَا *

۱۶۸۔ مسدد' عبدالواحد بن زیاد وابا عوانہ وابا معاویہ' الاعمش' عمارہ' عبدالرحمن بن یزید' عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کبھی نہیں دیکھا نماز پڑھتے ہوئے مگر اپنے وقت پر مگر مزدلفے میں وہاں آپ نے جمع کیا مغرب اور عشاء میں اور صبح کی نماز دوسرے دن معمول وقت سے پہلے پڑھی۔

تشریح:۔ یعنی اندھیرے میں پڑھی ہر روز اسفار کرتے تھے یہ مؤید ہے ابو حنیفہ کے مذہب کو۔

١٦٩ - حدثنا أحمد بن حنبل حدثنا يحيى بن آدم حدثنا سفيان عن عبد الرحمن بن عياش عن زيد بن علي عن أبيه

۱۶۹۔ احمد بن حنبل' یحییٰ بن آدم' سفیان' عبدالرحمن بن عیاش' زید بن علی' علی' عبیداللہ بن ابی رافع' حضرت علی سے روایت ہے کہ جب آپ

عن عبيد الله بن أبي رافع عن علي قال فلما أصبح يعني النبي ﷺ ووقف على قزح فقال هذا قزح وهو الموقف وجمع كلها موقف ونحرت ها هنا ومنى كلها منحر فانحروا في رحالكم

ہوئی مزدلفے میں اور ٹھہرے ہوئے رسول اللہ ﷺ جبل قزح کے پاس فرمایا یہ قزح ہے یہی ٹھہرنے کی جگہ ہے اور میں نے یہاں نحر کیا اور منیٰ ساری نحر کی جگہ ہے تم اپنے ٹھکانوں میں نحر کرو۔

١٧٠ – حدثنا مسدد حدثنا حفص بن غياث عن جعفر بن محمد عن أبيه عن جابر أن النبي ﷺ قال وقفت ها هنا بعرفة وعرفة كلها موقف ووقفت ها هنا بجمع وجمع كلها موقف ونحرت ها هنا ومنى كلها منحر فانحروا في رحالكم *

۱۷۰۔ مسدد، حفص بن غیاث، جعفر بن محمد، محمد، جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں عرفات میں یہاں پر ٹھہرا اور عرفات سارا ٹھہرنے کی جگہ ہے اور میں مزدلفے میں یہاں پر ٹھہرا اور مزدلفہ ساری ٹھہرنے کی جگہ ہے اور میں نے یہاں نحر کیا اور ساری منیٰ نحر کی جگہ ہے تم نحر کرواپنے ٹھکانوں میں۔

١٧١ – حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ حَدَّثَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ كُلُّ عَرَفَةَ مَوْقِفٌ وَكُلُّ مِنًى مَنْحَرٌ وَكُلُّ الْمُزْدَلِفَةِ مَوْقِفٌ وَكُلُّ فِجَاجِ مَكَّةَ طَرِيقٌ وَمَنْحَرٌ *

۱۷۱۔ الحسن بن علی، ابواسامہ، اسامہ بن زید، عطاء، جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سارا میدان عرفات کا ٹھہرنے کی جگہ ہے اور سارا منیٰ نحر کی جگہ ہے اور مزدلفہ ٹھہرنے کی جگہ ہے اور جتنے راستے مکے کے ہیں سب چلنے کی جگہ ہیں اور سب میں نحر درست ہے۔

١٧٢ – حَدَّثَنَا ابْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ كَانَ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ لَا يُفِيضُونَ حَتَّى يَرَوُا الشَّمْسَ عَلَى ثَبِيرٍ فَخَالَفَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ فَدَفَعَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ *

۱۷۲۔ ابن کثیر، سفیان، ابی اسحق، عمرو بن میمون سے روایت ہے کہ عمر بن الخطاب نے کہا جاہلیت کے لوگ مزدلفہ سے نہیں لوٹتے تھے جب تک آفتاب کو ثبیر پر نہ دیکھ لیتے ثبیر ایک پہاڑ کا نام ہے (یعنی جب تک آفتاب نہ نکل لیتا)۔ آپ نے ان کی مخالفت کی اور آفتاب نکلنے سے پہلے لوٹ آئے۔

٤٧ – باب التَّعْجِيل مِنْ جَمْعٍ *

۴۷۔ مزدلفے سے جلدی لوٹ جانا

١٧٣ – حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي يَزِيدَ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ أَنَا مِمَّنْ قَدَّمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيْلَةَ الْمُزْدَلِفَةِ فِي ضَعَفَةِ أَهْلِهِ *

۱۷۳۔ احمد بن حنبل، سفیان، عبیداللہ بن ابی یزید، عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ میں بھی ان لوگوں میں تھا جن کو رسول اللہ ﷺ نے ضعیف جان کر اپنے لوگوں میں سے مزدلفہ کی رات کو آگے بھیج دیا تھا (منیٰ کی طرف تاکہ ہجوم کے وقت تکلیف نہ ہو)۔

١٧٤ – حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ عَنِ الْحَسَنِ الْعُرَنِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدَّمَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيْلَةَ الْمُزْدَلِفَةِ أُغَيْلِمَةَ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ عَلَى حُمُرَاتٍ فَجَعَلَ يَلْطَخُ أَفْخَاذَنَا وَيَقُولُ أُبَيْنِيَّ لَا تَرْمُوا الْجَمْرَةَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ قَالَ أَبُو دَاوُد اللَّطْخُ الضَّرْبُ اللَّيِّنُ *

۱۷۴۔ محمد بن کثیر، سفیان، سلمہ بن کہیل، الحسن العرنی، عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم کو اور کئی لڑکوں کو بنی المطلب میں سے گدھوں پر سوار کر کے آگے بھیج دیا تھا مزدلفہ کی رات کو اور ہماری رانوں پر آپ نرمی سے مارتے تھے اور فرماتے تھے (پیار سے) اے چھوٹے بچو میرے مت مارنا کنکریاں جب تک آفتاب نہ نکلے ابو داؤد کہتے ہیں کہ لطخ کے معنی آہستہ مارنا ہے۔

تشریح: عورتوں اور بچوں کو پہلے سے منیٰ میں روانہ کر دینا درست ہے تاکہ وہ ہجوم سے پہلے کنکریاں مارنے سے فارغ ہو جائیں۔

۱۷۵- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ عُقْبَةَ حَدَّثَنَا حَمْزَةُ الزَّيَّاتُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُقَدِّمُ ضُعَفَاءَ أَهْلِهِ بِغَلَسٍ وَيَأْمُرُهُمْ يَعْنِي لَا يَرْمُونَ الْجَمْرَةَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ *

۱۷۵- عثمان بن ابی شیبہ' الولید بن عقبہ' حمزہ الزیات' حبیب بن ابی ثابت' عطاء' ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے لوگوں میں سے جو ضعیف ہوتے تھے جیسے عورتیں اور بچے ان کو اندھیرے منہ منیٰ کو روانہ کر دیتے تھے اور فرما دیتے تھے کنکریاں نہ مارنا جب تک آفتاب نہ نکلے۔

۱۷۶- حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ عَنِ الضَّحَّاكِ يَعْنِي ابْنَ عُثْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ أَرْسَلَ النَّبِيُّ ﷺ بِأُمِّ سَلَمَةَ لَيْلَةَ النَّحْرِ فَرَمَتِ الْجَمْرَةَ قَبْلَ الْفَجْرِ ثُمَّ مَضَتْ فَأَفَاضَتْ وَكَانَ ذَلِكَ الْيَوْمُ الْيَوْمَ الَّذِي يَكُونُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَعْنِي عِنْدَهَا *

۱۷۶- ہارون بن عبداللہ' ابن ابی فدیک' الضحاک بن عثمان' ہشام بن عروہ' عروہ' حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت بی بی ام سلمہ کو دسویں شب کو روانہ کر دیا منیٰ کی طرف انہوں نے فجر ہونے سے پہلے کنکریاں ماریں اور مکے جا کر طواف الافاضہ کر آئیں کیونکہ یہ دن اتفاق سے وہ دن تھا جس دن رسول اللہ ﷺ ان کے پاس رہا کرتے تھے اس سبب سے وہ جلد ارکان سے فارغ ہو گئیں تاکہ رسول اللہ ﷺ کو تکلیف نہ ہو۔

۱۷۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ أَخْبَرَنِي مُخْبِرٌ عَنْ أَسْمَاءَ أَنَّهَا رَمَتِ الْجَمْرَةَ قُلْتُ إِنَّا رَمَيْنَا الْجَمْرَةَ بِلَيْلٍ قَالَتْ إِنَّا كُنَّا نَصْنَعُ هَذَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ *

۱۷۷- محمد بن خلاد الباہلی' یحییٰ' ابن جریج' عطاء' مخبر' اسماء سے روایت ہے کہ انہوں نے کنکریاں ماریں رات کو اور کہا ہم ایسا ہی کرتے تھے رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں (یہ شافعی کی موید ہے جو رمی کو نصف شب کے بعد درست جانتے ہیں)۔

۱۷۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ أَفَاضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَعَلَيْهِ السَّكِينَةُ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَرْمُوا بِمِثْلِ حَصَى الْخَذْفِ وَأَوْضَعَ فِي وَادِي مُحَسِّرٍ *

۱۷۸- محمد بن کثیر' سفیان' ابو الزبیر' جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مزدلفے سے لوٹے اطمینان اور سہولت سے اور حکم کیا چھوٹی چھوٹی کنکریاں مارنے کا اور تیز کیا اپنی سواری کو وادی محسر میں۔

٤٨- باب يَوْمِ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ *

۴۸- حج اکبر کا دن کون سا ہے

۱۷۹- حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ حَدَّثَنَا هِشَامٌ يَعْنِي ابْنَ الْغَازِ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَقَفَ يَوْمَ النَّحْرِ بَيْنَ الْجَمَرَاتِ فِي الْحَجَّةِ الَّتِي حَجَّ فَقَالَ أَيُّ يَوْمٍ هَذَا قَالُوا يَوْمُ النَّحْرِ قَالَ هَذَا يَوْمُ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ *

۱۷۹- مؤمل بن الفضل' الولید' ہشام بن الغاز' نافع' عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ دسویں تاریخ کھڑے ہوئے جمرات کے پاس حج میں اور لوگوں سے پوچھا یہ کون سا دن ہے لوگوں نے کہا یوم النحر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یوم الحج الاکبر'

تشریح:۔ کلام اللہ میں آیا ہے اس سے مراد یہی یوم النحر ہے حج اکبر حج کو کہتے ہیں اور حج اصغر عمرے کو۔

۱۸۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ أَنَّ الْحَكَمَ بْنَ نَافِعٍ حَدَّثَهُمْ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَنِي أَبُو بَكْرٍ فِيمَنْ يُؤَذِّنُ يَوْمَ النَّحْرِ بِمِنًى أَنْ لَا يَحُجَّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَلَا يَطُوفَ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ وَيَوْمُ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ يَوْمُ النَّحْرِ وَالْحَجُّ الْأَكْبَرُ الْحَجُّ *

۱۸۰- محمد بن یحییٰ بن فارس' الحکم بن نافع' شعیب' زہری' حمید بن عبدالرحمن' ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ ابو بکر صدیقؓ نے مجھے بھیجا یوم النحر کے دن پکارنے کو کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہ کرے اور کوئی ننگا ہو کر طواف نہ کرے اور حج اکبر حج کو کہتے ہیں اور یوم الحج الاکبر سے یوم النحر مراد ہے (مشرکین جاہلیت میں ننگے ہو کر طواف کیا کرتے تھے)۔

٤٩ –باب الْأَشْهُرِ الْحُرُمِ

١٨١ – حدثنا مسدد نا إسمعيل نا أيوب عن محمد بن أبي بكرة عن أبي بكرة ان النبي خطب في حجته فقال ان الزمان قد استدار كهيئته يوم خلق الله السموات والأرض السنة اثنا عشر شهرا منها اربعة حرم ثلاث متواليات ذوالقعدة وذوالحجة والمحرم ورجب مضر الذي بين جمادى وشعبان

۴۹۔ باب: حرام کون سے مہینے ہیں۔

۱۸۱۔ مسدد، اسمٰعیل، ایوب، محمد بن ابی بکرہ، ابوبکرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حج میں خطبہ پڑھا تو فرمایا زمانہ پلٹ کر ویسا ہی ہو گیا جیسا تھا اس دن جس دن بنایا اللہ نے آسمان اور زمین کو (یعنی جو چند زمانہ بدل گیا تھا اب پلٹ کر پھر وہی مہینہ آ گیا جو گزر گیا) سال بارہ مہینے کا ہے چار ان میں سے حرام ہیں ذی قعدہ اور ذی الحجہ اور محرم پے در پے مہینے تینوں اور ایک رجب مضر کا جو جمادی الآخرۃ کے اور شعبان کے بیچ میں ہے۔

تشریح: رجب مضر کی طرف منسوب کیا کیونکہ مضر کے لوگ اس کی بہت تعظیم کرتے تھے اور زمانہ پھر ویسا ہی ہو گیا اس سے مراد یہ ہے کہ مشرکین مہینوں میں خلط کیا کرتے تھے اور اپنی خواہش کے موافق ایک مہینے کو دوسرا مہینہ کر دیتے تھے کبھی رجب کو شعبان کہتے اور کبھی شعبان کو رجب کر دیتے تو آپ نے فرمایا اب تبدیل نہ کیا کرو اور یہ مہینہ بتحقیق ذی الحجہ ہے پس اب یاد رکھو اور اس کو گڑبڑ نہ کرو۔

١٨٢ –حدثنا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فياض نا عبدالوهاب نا أيوب السختياني عن محمد بن سيرين عن ابي بكرة عن ابي بكرة عن النبي بمعناه قال ابوداود وسماه ابن عون عبدالرحمن بن ابي بكرة في هذا الحديث *

۱۸۲۔ محمد بن یحییٰ بن فیاض، عبدالوہاب، ایوب السختیانی، محمد بن سیرین ابن ابی بکرہ، ابوبکرہ سے ایسا ہی مروی ہے۔ رسول اللہ ﷺ سے امام ابو داؤد فرماتے ہیں ابن عون نے ابن ابی بکرہ کا نام عبدالرحمن بن ابی بکرہ بتایا ہے۔

٥٠ –باب مَنْ لَمْ يُدْرِكْ عَرَفَةَ *

۵۰۔ جس نے وقوف عرفہ نہ پایا۔

١٨٣ –حدثنا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ حدثنا سُفْيَانُ حَدَّثَنِي بُكَيْرُ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَعْمَرَ الدِّيلِيِّ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ بِعَرَفَةَ فَجَاءَ نَاسٌ أَوْ نَفَرٌ مِنْ أَهْلِ نَجْدٍ فَأَمَرُوا رَجُلًا فَنَادَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَيْفَ الْحَجُّ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَجُلًا فَنَادَى الْحَجُّ الْحَجُّ يَوْمُ عَرَفَةَ مَنْ جَاءَ قَبْلَ صَلَاةِ الصُّبْحِ مِنْ لَيْلَةِ جَمْعٍ فَتَمَّ حَجُّهُ أَيَّامُ مِنًى ثَلَاثَةٌ فَمَنْ تَعَجَّلَ فِي يَوْمَيْنِ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ وَمَنْ تَأَخَّرَ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ قَالَ ثُمَّ أَرْدَفَ رَجُلًا خَلْفَهُ فَجَعَلَ يُنَادِي بِذَلِكَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَكَذَلِكَ رَوَاهُ مِهْرَانُ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ الْحَجُّ الْحَجُّ مَرَّتَيْنِ وَرَوَاهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ الْحَجُّ مَرَّةً *

۱۸۳۔ محمد بن کثیر، سفیان، بکیر بن عطاء، عبدالرحمن بن یعمر الدیلی سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور آپ عرفہ میں تھے تو چند آدمی نجد والوں میں سے آئے اور ایک شخص کو حکم کیا اس نے پکارا یا رسول اللہ ﷺ حج کیونکر ہے آپ نے بھی ایک آدمی کو حکم کیا اس نے پکارا حج عرفہ کے دن ہے جو شخص دسویں شب کو فجر سے پہلے وہاں آ جائے گا اس کا حج پورا ہو جائے گا اور منیٰ میں رہنے کے تین دن ہیں جو شخص دو ہی دن کے بعد بارھویں تاریخ کو چلا جائے گا تو بھی کچھ قباحت نہیں پھر رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو اپنے پیچھے بٹھالیا وہ یہی پکارتا جاتا تھا۔ امام ابو داؤد نے کہا مہران نے سفیان سے نقل کیا الحج الحج مرتین اور یحییٰ بن سعید القطان نے سفیان سے الحج مرۃ نقل کیا۔

تشریح: اس حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ عرفات میں ٹھہرنا فرض ہے اور اس کا وقت نویں تاریخ کے زوال سے لے کر دسویں تاریخ کی شب کے طلوع فجر تک ہے اس کے بیچ میں اگر ساعت بھی عرفات میں ٹھہر جائے گا تو حج مل جائے گا۔

١٨٤ –حدثنا مسدد حدثنا يحيى عن إسمعيل حدثنا عامر أخبرني عروة بن مضرس الطائي قال أتيت رسول الله ﷺ

۱۸۴۔ مسدد، یحییٰ، اسمٰعیل، عامر، عروہ بن مضرس الطائی سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا موقف میں یعنی مزدلفہ

بالموقف يعني بجمع قلت جئت يا رسول الله من جبل طيئ أكللت مطيتي وأتعبت نفسي والله ما تركت من حبل إلا وقفت عليه فهل لي من حج فقال رسول الله ﷺ من أدرك معنا هذه الصلاة وأتى عرفات قبل ذلك ليلا أو نهارا فقد تم حجه وقضى تفثه *

تھے۔ میں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ میں طے کے پہاڑوں میں سے چلا آتا ہوں میں نے اپنی اونٹنی کو تھکا مارا اور اپنے تئیں بھی تھکا ڈالا قسم خدا کی راستے میں کوئی ٹیلہ مجھے نہیں ملا کہ میں اس پر نہ ٹھہرا ہوں تو میرا حج درست ہوا یا نہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص ہمارے ساتھ اس نماز کو پائے (یعنی مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نماز ہمارے ساتھ پڑھے) اور اس سے پہلی رات یا دن کو عرفات میں ٹھہر چکا ہو تو اس کا حج پورا ہو گیا وہ اپنا میل کچیل دور کرے۔

تشریح: یعنی منیٰ میں آن کر کنکریاں مار کر قربانی کر کے احرام کھول ڈالے میل کچیل دھوئے نہائے۔

٥١-بَاب النُّزُول بِمِنًى *

١٨٥-حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ حُمَيْدٍ الْأَعْرَجِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُعَاذٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ خَطَبَ النَّبِيُّ ﷺ النَّاسَ بِمِنًى وَنَزَّلَهُمْ مَنَازِلَهُمْ فَقَالَ لِيَنْزِلِ الْمُهَاجِرُونَ هَا هُنَا وَأَشَارَ إِلَى مَيْمَنَةِ الْقِبْلَةِ وَالْأَنْصَارُ هَا هُنَا وَأَشَارَ إِلَى مَيْسَرَةِ الْقِبْلَةِ ثُمَّ لِيَنْزِلِ النَّاسُ حَوْلَهُمْ

۵۱۔ منیٰ میں اترنے کا بیان!

١٨٥۔ احمد بن حنبل' عبدالرزاق' معمر' حمید اعرج' محمد بن ابراہیم تیمی' عبدالرحمن بن معاذ سے روایت ہے کہ انہوں نے سنا ایک شخص سے جو رسول اللہ ﷺ کے اصحاب میں سے تھا کہ خطبہ سنایا رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو منیٰ میں اور اتارا ان کو ٹھکانوں میں آپ نے فرمایا مہاجرین یہاں اتریں اور اشارہ کیا قبلے سے داہنی طرف اور انصار یہاں اتریں اور اشارہ کیا قبلے سے بائیں طرف پھر اور لوگوں کو فرمایا کہ مہاجرین اور انصار کے گرد اتریں۔

٥٢-بَاب أَيِّ يَوْمٍ يَخْطُبُ بِمِنًى *

١٨٦-حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَجُلَيْنِ مِنْ بَنِي بَكْرٍ قَالَا رَأَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَخْطُبُ بَيْنَ أَوْسَطِ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ وَنَحْنُ عِنْدَ رَاحِلَتِهِ وَهِيَ خُطْبَةُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الَّتِي خَطَبَ بِمِنًى *

١٨٧-حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا رَبِيعَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حُصَيْنٍ حَدَّثَتْنِي جَدَّتِي سَرَّاءُ بِنْتُ نَبْهَانَ وَكَانَتْ رَبَّةَ بَيْتٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ قَالَتْ خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ الرُّءُوسِ فَقَالَ أَيُّ يَوْمٍ هَذَا قُلْنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ أَلَيْسَ أَوْسَطَ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَكَذَلِكَ قَالَ عَمُّ أَبِي حُرَّةَ الرَّقَاشِيِّ إِنَّهُ خَطَبَ أَوْسَطَ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ *

۵۲۔ منیٰ میں کس دن خطبہ پڑھے!

١٨٦۔ محمد بن العلاء' ابن مبارک' ابراہیم بن نافع' ابن ابی نجیح' ان کے والد' دو شخصوں سے روایت ہے' بنی بکر میں سے کہا انہوں نے کہا دیکھا ہم نے رسول اللہ ﷺ کو خطبہ پڑھتے تھے ایام تشریق کے بیچ والے دن میں یعنی (بارھویں تاریخ) اور ہم آپ کی اونٹنی کے پاس تھے اور یہی خطبہ تھا رسول اللہ ﷺ کا جو آپ نے منیٰ میں پڑھا تھا۔

١٨٧۔ محمد بن بشار' ابو عاصم' ربیعہ بن عبدالرحمن بن حصین نے کہا کہ میری دادی سراء بنت نبہان سے روایت ہے کہ وہ ایک گھر والی تھی جاہلیت میں (جس میں بت رہا کرتے تھے) کہا خطبہ سنایا ہم کو آپ نے یوم الروس یعنی دوسرے دن قربانی کے پھر فرمایا یہ کون سا دن ہے ہم نے کہا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے آپ نے فرمایا کیا یہ بیچ کا دن نہیں ہے ایام تشریق میں سے (یعنی بارھواں دن ایام تشریق گیارھویں بارھویں تیرھویں تاریخ کو کہتے ہیں ذی الحجہ کی (ابو داؤد کہتے ہیں کہ ابو الرقاشی کے چچا سے بھی اسی طرح روایت ہے کہ حضور ﷺ نے بارھویں تاریخ کو خطبہ دیا۔

۵۳-باب من قال خطب يوم النحر *

۱۸۸- حدثنا هرون بن عبد الله حدثنا هشام بن عبد الملك حدثنا عكرمة حدثني الهرماس بن زياد الباهلي قال رأيت النبي ﷺ يخطب الناس على ناقته العضباء يوم الأضحى بمنى

۱۸۹-حدثنا مؤمل يعني ابن الفضل الحراني حدثنا الوليد حدثنا ابن جابر حدثنا سليم بن عامر الكلاعي سمعت أبا أمامة يقول سمعت خطبة رسول الله ﷺ بمنى يوم النحر *

۵۳۔ جس نے کہا یوم النحر میں خطبہ پڑھے

۱۸۸۔ ہارون بن عبداللہ، ہشام بن عبدالملک، عکرمہ، ہرماس بن زیاد الباہلی سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو خطبہ پڑھتے دیکھا اپنی اونٹنی پر جس کا نام عضباء تھا عید الاضحیٰ کے روز منیٰ میں۔

۱۸۹۔ مؤمل بن فضل الحرانی، الولید، ابن جابر، سلیم بن عامر الکلاعی، ابو امامہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کا خطبہ سنا منیٰ میں نحر کے روز (دسویں تاریخ)۔

۵۴-باب أي وقت يخطب يوم النحر *

۱۹۰-حدثنا عبد الوهاب بن عبد الرحيم الدمشقي حدثنا مروان عن هلال بن عامر المزني حدثني رافع بن عمرو المزني قال رأيت رسول الله ﷺ يخطب الناس بمنى حين ارتفع الضحى على بغلة شهباء وعلي رضي الله عنهم يعبر عنه والناس بين قاعد وقائم *

۵۴۔ یوم النحر میں کس وقت خطبہ پڑھے۔

۱۹۰۔ عبدالوہاب بن عبدالرحیم الدمشقی، مروان، ہلال بن عامر المزنی، رافع بن عمرو المزنی سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ خطبہ سنا رہے تھے لوگوں کو منیٰ میں جب بلند ہوا آفتاب (نحر کے روز) ایک خچر پر جو سفید رنگ کا تھا اور علی آپ کی طرف سے لوگوں کو سمجھاتے تھے (دور والوں کو سناتے تھے) کچھ لوگ کھڑے تھے کچھ بیٹھے تھے۔

۵۵-باب ما يذكر الإمام في خطبته بمنى *

۱۹۱-حدثنا مسدد حدثنا عبد الوارث عن حميد الأعرج عن محمد بن إبراهيم التيمي عن عبد الرحمن بن معاذ التيمي قال خطبنا رسول الله ﷺ ونحن بمنى ففتحت أسماعنا حتى كنا نسمع ما يقول ونحن في منازلنا فطفق يعلمهم مناسكهم حتى بلغ الجمار فوضع أصبعيه السبابتين ثم قال بحصى الخذف ثم أمر المهاجرين فنزلوا في مقدم المسجد وأمر الأنصار فنزلوا من وراء المسجد ثم نزل الناس بعد ذلك *

۵۵۔ منیٰ کے خطبہ میں امام کیا بیان کرے!

۱۹۱۔ مسدد، عبدالوارث، حمید الاعرج، محمد بن ابراہیم التیمی، عبدالرحمن بن معاذ التیمی سے روایت ہے کہ خطبہ سنایا ہم کو رسول اللہ ﷺ نے منیٰ میں گویا کھل گئے کان ہمارے جو آپ فرماتے تھے ہم سن لیتے تھے اور ہم اپنے ٹھکانوں میں تھے (یہ معجزہ تھا آنحضرت ﷺ کا) آپ نے شروع کیا سکھانا ارکان حج کا یہاں تک کہ پہنچے کنکریاں مارنے تک رسول اللہ ﷺ نے کلمے کی دو انگلیوں کو رکھ کر فرمایا کہ چھوٹی چھوٹی کنکریاں مارو پھر حکم ہوا مہاجرین کو وہ اترے مسجد کے پیش میں پھر انصار کو وہ اترے مسجد کے پیچھے بعد اس کے اور لوگ اترے۔

۵۶-باب يبيت بمكة ليالي منى *

۱۹۲-حدثنا أبو بكر محمد بن خلاد الباهلي حدثنا يحيى عن ابن جريج حدثني حريز أو أبو حريز الشك من يحيى أنه سمع عبد الرحمن بن فروخ يسأل ابن عمر قال إنا نتبايع بأموال الناس فيأتي أحدنا مكة فيبيت على المال فقال أما رسول الله ﷺ فبات بمنى وظل *

۵۶۔ منیٰ کی راتوں میں مکے میں رہنا کیسا ہے!

۱۹۲۔ ابو بکر محمد بن خلاد الباہلی، یحییٰ، ابن جریج، جریر یا ابو جریر (یحییٰ کو شک ہوا) عبدالرحمن بن فروخ نے ابن عمر سے پوچھا کہ ہم لوگوں کا مال بیچا کرتے ہیں تو ہمارے پاس بہت اموال رہا کرتے ہیں کیا ہم میں سے کوئی منیٰ کی راتوں میں مکے میں جا کر مال کے پاس رہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ تو رات اور دن کو منیٰ میں رہا کرتے تھے

تشریح: یہ تو ہو سکتا ہے کہ بلا ضرورت ایسا کرنا خلاف سنت اور ناجائز ہو لیکن ضرورت کے وقت اس کی اجازت دی ہے جیسے دوسری حدیث میں آتا ہے۔

١٩٣—حدثنا عثمان بن أبي شيبة حدثنا ابن نمير وأبو أسامة عن عبيد الله عن نافع عن ابن عمر قال استأذن العباس رسول الله ﷺ أن يبيت بمكة ليالي منى من أجل سقايته فأذن له .

۱۹۳۔ عثمان بن ابی شیبہ، ابن نمیر، ابو اسامہ، عبید اللہ، نافع، ابن عمر سے روایت ہے کہ حضرت عباس نے اجازت چاہی رسول اللہ ﷺ سے منیٰ کی راتوں میں مکہ رہنے کی پانی پلانے کے سبب سے آپ نے اجازت دی ان کو۔

٥٧—باب الصلاة بمنى

باب۔ منیٰ میں نماز کا بیان

١٩٤—حدثنا مسدد أن أبا معاوية وحفص بن غياث حدثاه وحديث أبي معاوية أتم عن الأعمش عن إبراهيم عن عبد الرحمن بن يزيد قال صلى عثمان بمنى أربعا فقال عبد الله صليت مع النبي ﷺ ركعتين ومع أبي بكر ركعتين ومع عمر ركعتين زاد عن حفص ومع عثمان صدرا من إمارته ثم أتمها زاد من ها هنا عن أبي معاوية ثم تفرقت بكم الطرق فلوددت أن لي من أربع ركعات ركعتين متقبلتين قال الأعمش فحدثني معاوية بن قرة عن أشياخه أن عبد الله صلى أربعا قال فقيل له عبت على عثمان ثم صليت أربعا قال الخلاف شر

۱۹۴۔ مسدد، ابو معاویہ، حفص بن غیاث (ابو معاویہ کی روایت کامل ہے) اعمش، ابراہیم، عبدالرحمن بن یزید سے روایت ہے کہ عثمان بن عفان نے منیٰ میں چار رکعتیں پڑھیں عبداللہ بن مسعود نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ دو ہی رکعتیں پڑھیں (قصر کیا)۔ اور ابو بکر کے ساتھ بھی دو اور عمر کے ساتھ بھی دو اور شروع خلافت میں تمہارے ساتھ بھی دو پھر عثمان پوری پڑھنے لگے کیونکہ قصر اور اتمام دونوں سنت ہیں یا انہوں نے نیت اقامت کی کر لی ہو گی ایک روایت میں ہے ابن مسعود نے کہا پھر تمہاری رائیں مختلف ہو گئیں اور مجھے دو رکعتیں جو قبول ہوں چار سے بہتر معلوم ہوتی ہیں ایک بار ابن مسعود نے بھی چار رکعتیں پڑھیں لوگوں نے کہا تم نے طعن کیا تھا حضرت عثمانؓ پر پڑھنے کا اب تم خود جا کر پڑھنے لگے انہوں نے کہا مجھے اختلاف بُرا معلوم ہوتا ہے پس جب سب چار پڑھنے لگے تو میں بھی چار پڑھنے لگا۔

١٩٥—حدثنا محمد بن العلاء أخبرنا ابن المبارك عن معمر عن الزهري أن عثمان إنما صلى بمنى أربعا لأنه أجمع على الإقامة بعد الحج

۱۹۵۔ محمد بن العلاء، ابن مبارک، معمر، زہری سے روایت ہے کہ حضرت عثمانؓ نے منیٰ میں چار رکعتیں اس لئے پڑھیں کہ انہوں نے اقامت کی نیت کی تھی بعد حج کے۔

١٩٦—حدثنا هناد بن السري عن أبي الأحوص عن المغيرة عن إبراهيم قال إن عثمان صلى أربعا لأنه اتخذها وطنا

۱۹۶۔ ہناد بن السری، ابی الاحوص، المغیرہ، ابراہیم سے روایت ہے کہ عثمان نے چار رکعتیں اس سبب سے پڑھیں کہ انہوں نے منیٰ کو وطن بنایا تھا (وہاں نکاح کیا تھا)۔

١٩٧—حدثنا محمد بن العلاء أخبرنا ابن المبارك عن يونس عن الزهري قال لما اتخذ عثمان الأموال بالطائف وأراد أن يقيم بها صلى أربعا قال ثم أخذ به الأئمة بعده

۱۹۷۔ محمد بن العلاء، ابن المبارک، یونس، زہری سے روایت ہے کہ جب حضرت عثمانؓ نے اپنی جاگیریں مقرر کیں طائف میں اور قصد کیا اقامت کا تو وہاں چار رکعتیں پڑھیں پھر لوگوں نے یہی اختیار کر لیا۔

١٩٨—حدثنا موسى بن إسمعيل حدثنا حماد عن أيوب عن الزهري أن عثمان بن عفان أتم الصلاة بمنى من أجل

۱۹۸۔ موسیٰ بن اسماعیل، حماد، ایوب، زہری سے روایت ہے کہ حضرت عثمان بن عفان نے پورا پڑھا نماز کو منیٰ میں اس واسطے کہ اس

الْأَعْرَابِ لِأَنَّهُمْ كَثُرُوا عَامَئِذٍ فَصَلَّى بِالنَّاسِ أَرْبَعًا لِيُعَلِّمَهُمْ أَنَّ الصَّلَاةَ أَرْبَعٌ *

سال جنگلی اور بدوی لوگ بہت آئے تھے تو انہوں نے چار رکعتیں پڑھیں تاکہ ان لوگوں کو معلوم ہو کہ اصل چار رکعتیں ہیں نہ دو رکعتیں جو قصر میں ہوتی ہیں۔

۵۸-الْقَصْرُ لِأَهْلِ مَكَّةَ

۵۸۔ اہل مکہ کے لئے قصر صلوٰۃ کا حکم

۱۹۹-حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ حَدَّثَنِي حَارِثَةُ بْنُ وَهْبٍ الْخُزَاعِيُّ وَكَانَتْ أُمُّهُ تَحْتَ عُمَرَ فَوَلَدَتْ لَهُ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِمِنًى وَالنَّاسُ أَكْثَرُ مَا كَانُوا فَصَلَّى بِنَا رَكْعَتَيْنِ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ قَالَ أَبُو دَاوُد حَارِثَةُ بْنُ خُزَاعَةَ وَدَارُهُمْ بِمَكَّةَ *

۱۹۹۔ النفیلی' زہیر' ابو اسحاق' حارثہ بن وہب الخزاعی ان کی ماں عمر کے نکاح میں تھیں ان کے پیٹ سے عبیداللہ بن عمر پیدا ہوئے تھے انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی منیٰ میں اور لوگ بہت تھے رسول اللہ ﷺ نے دو رکعتیں پڑھیں حجۃ الوداع میں۔

تشریح:۔ حالانکہ حارثہ کا گھر مکہ میں تھا یہی قول ہے اکثر علماء کا اہل مکہ منیٰ اور عرفات میں قصر کریں۔

۵۹-بَابٌ فِي رَمْيِ الْجِمَارِ *

۵۹۔ رمی جمار کا بیان

۲۰۰-حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْأَحْوَصِ عَنْ أُمِّهِ قَالَتْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَرْمِي الْجَمْرَةَ مِنْ بَطْنِ الْوَادِي وَهُوَ رَاكِبٌ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ وَرَجُلٌ مِنْ خَلْفِهِ يَسْتُرُهُ فَسَأَلْتُ عَنِ الرَّجُلِ فَقَالُوا الْفَضْلُ بْنُ الْعَبَّاسِ وَازْدَحَمَ النَّاسُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ يَا أَيُّهَا النَّاسُ لَا يَقْتُلْ بَعْضُكُمْ بَعْضًا وَإِذَا رَمَيْتُمُ الْجَمْرَةَ فَارْمُوا بِمِثْلِ حَصَى الْخَذْفِ *

۲۰۰۔ ابراہیم بن مہدی' علی بن مسہر' یزید بن ابی زیاد' سلیمان بن عمرو بن الاحوص سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنی ماں سے روایت کیا کہا دیکھا میں نے رسول اللہ ﷺ کو رمی کرتے تھے بطن وادی سے (یعنی وادی کے نیچے سے آن کر) نہ اوپر کی جانب سے جمرہ عقبہ پر اور آپ سوار تھے ہر کنکری پر تکبیر کہتے اور ایک شخص آپ کے پیچھے تھا وہ آپ پر سایہ کر رہا تھا میں نے پوچھا یہ کون شخص ہے لوگوں نے کہا فضل بن عباس اور لوگوں نے ہجوم کیا تب آپ نے فرمایا لوگو! مت قتل کرو ایک تم میں کا دوسرے کو (یعنی ہجوم کی وجہ سے ایک دوسرے کو کچل نہ ڈالے ایسا نہ ہو وہ مر جاوے یا زخمی ہو جائے) اور جب تم کنکریاں مارو تو چھوٹی چھوٹی کنکریاں انگلیوں سے مارو۔

۲۰۱-حَدَّثَنَا أَبُو ثَوْرٍ إِبْرَاهِيمُ بْنُ خَالِدٍ وَوَهْبُ بْنُ بَيَانٍ قَالَا حَدَّثَنَا عُبَيْدَةُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْأَحْوَصِ عَنْ أُمِّهِ قَالَتْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عِنْدَ جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ رَاكِبًا وَرَأَيْتُ بَيْنَ أَصَابِعِهِ حَجَرًا فَرَمَى وَرَمَى النَّاسُ

۲۰۱۔ ابو ثور ابراہیم بن خالد' وہب بن بیان' عبیدہ' یزید بن ابی زیاد' سلیمان بن عمرو بن الاحوص اپنی ماں سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو جمرہ عقبہ کے پاس سوار دیکھا اور آپ کی انگلیوں میں کنکریاں تھیں رسول اللہ ﷺ نے رمی کی اور لوگوں نے بھی رمی کی۔

تشریح:۔ ان حدیثوں سے معلوم ہوا کہ جمرہ عقبہ کی رمی سوار ہو کر کرنا درست ہے۔

۲۰۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي زِيَادٍ بِإِسْنَادِهِ فِي مِثْلِ هَذَا الْحَدِيثِ زَادَ وَلَمْ يَقُمْ عِنْدَهَا *

۲۰۲۔ محمد بن العلاء' ابن ادریس' یزید بن ابی زیاد سے بھی اسی طرح روایت ہے۔ ولم یقم عندھا۔ جملہ زیادہ ہے۔

۲۰۳-حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَأْتِي الْجِمَارَ فِي الْأَيَّامِ الثَّلَاثَةِ بَعْدَ يَوْمِ

۲۰۳۔ القعنبی' عبداللہ بن عمر' نافع' عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ وہ کنکریاں مارتے تین تین بعد یوم النحر کے آیا کرتے تھے پیدل آتے

النحر ماشيا ذاهبا وراجعا ويخبر ان النبي ﷺ كان يفعل ذلك *

تھے اور پیدل ہی جاتے تھے اور بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ ایسا ہی کرتے تھے۔

تشریح: اس سے معلوم ہوا کہ پیدل جا کر رمی کرنا افضل ہے۔

۲۰۴–حدثنا أحمد بن حنبل حدثنا يحيى بن سعيد عن ابن جريج قال أخبرني أبو الزبير أنه سمع جابر بن عبد الله يقول رأيت رسول الله ﷺ يرمي على راحلته يوم النحر ضحى فأما بعد ذلك فبعد زوال الشمس *

۲۰۴۔ ابن حنبل' یحییٰ بن سعید' ابن جریج' ابوالزبیر' جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ میں نے دیکھا رسول اللہ ﷺ کو رمی کرتے ہوئے اونٹنی پر سوار ہو کر یوم النحر کے روز چاشت کے وقت اور بعد اس کے آفتاب ڈھلنے پر (یعنی دسویں تاریخ کو رمی طلوع آفتاب کے بعد ہوتی ہے اور گیارہویں بارھویں کو بعد زوال آفتاب کے)۔

۲۰۵–حدثنا عبد الله بن محمد الزهري حدثنا سفيان عن مسعر عن وبرة قال سألت ابن عمر متى أرمي الجمار قال إذا رمى إمامك فارم فأعدت عليه المسألة فقال كنا نتحين زوال الشمس فإذا زالت الشمس رمينا *

۲۰۵۔ عبداللہ بن محمد الزہری' سفیان' مسعر' وبرہ سے روایت ہے کہ میں نے ابن عمرؓ سے پوچھا کب کنکریاں ماروں انہوں نے کہا جب تیرا امام کنکریاں مار چکے اس وقت کنکریاں مار پھر میں نے سوال کیا انہوں نے کہا ہم تو زوال آفتاب کے منتظر رہتے تھے جب آفتاب ڈھل جاتا تھا اس وقت کنکریاں مارتے۔

۲۰۶–حدثنا علي بن بحر وعبد الله بن سعيد المعنى قالا حدثنا أبو خالد الأحمر عن محمد بن إسحق عن عبد الرحمن بن القاسم عن أبيه عن عائشة قالت أفاض رسول الله ﷺ من آخر يومه حين صلى الظهر ثم رجع إلى منى فمكث بها ليالي أيام التشريق يرمي الجمرة إذا زالت الشمس كل جمرة بسبع حصيات يكبر مع كل حصاة ويقف عند الأولى والثانية فيطيل القيام ويتضرع ويرمي الثالثة ولا يقف عندها *

۲۰۶۔ علی بن بحر' عبداللہ بن سعید' ابوخالد الاحمر' محمد بن اسحاق' عبدالرحمن بن القاسم' القاسم' حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عید قربان کے آخر دن میں طواف فرض ادا کیا جب نماز ظہر کی پڑھی پھر منیٰ میں آ کر تشریق کے دنوں میں وہاں ٹھہرے (یعنی گیارھویں بارھویں' تیرھویں ذی الحجہ کی) ہر جمرہ کو سات سات کنکریاں مارتے اور پھر ڈھلے ہر کنکری کے ساتھ تکبیر کہتے اور دوسرے جمرہ کے پاس دیر تک ٹھہر کر رو رو کر دعا کرتے اور تیسرے جمرہ کو کنکریاں مار کر نہ ٹھہرتے۔

تشریح: عید قربان کے آخر دن میں (یعنی جب تیسرا پہر ہوا ظہر کی نماز پڑھ کر آپ منیٰ سے مکے کو آئے اور طواف الافاضہ (طواف الزیارۃ) ادا کیا۔

۲۰۷–حدثنا حفص بن عمر ومسلم بن إبراهيم المعنى قالا حدثنا شعبة عن الحكم عن إبراهيم عن عبد الرحمن ابن يزيد عن ابن مسعود قال لما انتهى إلى الجمرة الكبرى جعل البيت عن يساره ومنى عن يمينه ورمى الجمرة بسبع حصيات وقال هكذا رمى الذي أنزلت عليه سورة البقرة *

۲۰۷۔ حفص بن عمرو' مسلم بن ابراہیم' شعبہ' الحکم' ابراہیم' عبدالرحمن بن یزید' ابن مسعود سے روایت ہے کہ جب وہ جمرہ عقبہ کے پاس آئے تو خانہ کعبہ کو اپنی بائیں طرف کیا اور منیٰ کو داہنی طرف اور جمرہ پر سات کنکریاں ماریں پھر کہا اسی طرح رمی کی اس شخص نے جس شخص پر سورۃ بقرہ اتری۔ (یعنی رسول اللہ ﷺ نے سورۃ بقرۃ کی تخصیص اس لئے کی کہ اس سورت میں احکام حج کے مذکور ہیں اور رمی کے مسائل بھی مذکور ہیں)۔

۲۰۸–حدثنا عبد الله بن مسلمة القعنبي عن مالك ح و حدثنا ابن السرح أخبرنا ابن وهب أخبرني مالك عن عبد

۲۰۸۔ عبداللہ بن مسلمہ القعنبی' مالک (دوسری سند) ابن السرح' ابن وہب' مالک' عبداللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم' ابی بکر' ابی البداح

اللّٰه بن أبي بكر بن محمد بن عمرو بن حزم عن أبيه عن أبي البداح بن عاصم عن أبيه أن رسول الله ﷺ رخص لرعاء الإبل في البيتوتة يرمون يوم النحر ثم يرمون الغد ومن بعد الغد بيومين ويرمون يوم النفر *

بن عاصم نے عاصم سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اونٹ چرانے والوں کو رخصت دی رات کو منیٰ میں رہنے کی اور حکم کیا ان کو رمی کرنے کا یوم النحر کو پھر دوسرے دن یا تیسرے دن دونوں کے پھر اگر رہیں تو چوتھے دن بھی رمی کریں۔

تشریح:۔ یعنی انہیں یہ ہے کہ دوسرے دن یا تیسرے دن تاریخ پر رمی کریں اگر دونوں دن کی رمی ایک ہی دن کریں تو بھی درست ہے۔

۲۰۹ –حدثنا مسدد حدثنا سفيان عن عبد الله ومحمد ابني أبي بكر عن أبيهما عن أبي البداح بن عدي عن أبيه أن النبي ﷺ رخص للرعاء أن يرموا يوما ويدعوا يوما

۲۰۹۔ مسدد' سفیان' عبداللہ و محمد ابی بکر کے بیٹے ابی بکر' ابی البداح بن عدی' عدی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے رخصت دی چرانے والوں کو ایک دن رمی کرنے کی ایک دن ناغہ کرنے کی۔

۲۱۰ – حدثنا عبد الرحمن بن المبارك حدثنا خالد بن الحارث حدثنا شعبة عن قتادة قال سمعت أبا مجلز يقول سألت ابن عباس عن شيء من أمر الجمار قال ما أدري أرماها رسول الله ﷺ بست أو بسبع *

۲۱۰۔ عبدالرحمان بن المبارک' خالد بن الحارث' شعبہ' قتادہ سے روایت ہے کہ میں نے سنا ابا مجلز سے کہتے تھے میں نے پوچھا ابن عباس سے رمی جمار کا حال انہوں نے کہا مجھے معلوم نہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے چھ کنکریاں ماریں یا سات کنکریاں۔

تشریح:۔ مگر اور روایتوں سے سات کنکریاں ہر جمرے پر مارنا ثابت ہے۔

۲۱۱ –حدثنا مسدد حدثنا عبد الواحد بن زياد حدثنا الحجاج عن الزهري عن عمرة بنت عبد الرحمن عن عائشة قالت قال رسول الله ﷺ إذا رمى أحدكم جمرة العقبة فقد حل له كل شيء إلا النساء قال أبو داود هذا حديث ضعيف الحجاج لم ير الزهري ولم يسمع منه *

۲۱۱۔ مسدد' عبدالواحد بن زیاد' الحجاج' الزہری' عمرہ بنت عبدالرحمن' حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب کوئی تم میں سے رمی کرے جمرہ عقبہ کی تو سب چیزیں اس کو درست ہو جائیں گی سوا عورتوں کے۔ ابو داؤد فرماتے ہیں چونکہ حجاج کا سماع زہری سے ثابت نہیں ہوا اس لیے یہ حدیث ضعیف ہے۔

تشریح:۔ یعنی عورتوں سے صحبت کرنا درست نہ ہوگا جب طواف الزیارۃ کرے تو وہ بھی درست ہو جاوے گا۔

٦٠ –باب الحلق والتقصير *

۶۰۔ حلق اور قصر کرانے کا بیان

۲۱۲ –حدثنا القعنبي عن مالك عن نافع عن عبد الله بن عمر أن رسول الله ﷺ قال اللهم ارحم المحلقين قالوا يا رسول الله والمقصرين قال اللهم ارحم المحلقين قالوا يا رسول الله والمقصرين قال والمقصرين *

۲۱۲۔ القعنبی' مالک' نافع' عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یا اللہ رحم کر حلق کرنے والوں پر صحابہ نے کہا یا رسول اللہ ﷺ اور قصر کرنے والوں پر۔ آپ نے فرمایا اللہ رحم کر حلق کرنے والوں پر صحابہ نے کہا یا رسول اللہ ﷺ اور قصر کرنے والوں پر آپ نے فرمایا اور قصر کرنے والوں پر۔

تشریح:۔ حلق کہتے ہیں تمام سر منڈانے کو اور قصر کہتے ہیں بال کم کرنے کو کسی طرف سے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حلق افضل ہے۔

۲۱۳ –حدثنا قتيبة حدثنا يعقوب يعني الإسكندراني عن موسى بن عقبة عن نافع عن ابن عمر أن رسول الله ﷺ حلق رأسه في حجة الوداع *

۲۱۳۔ قتیبہ' یعقوب' موسیٰ بن عقبہ' نافع' عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنا سر منڈایا حجۃ الوداع میں اور قصر بھی آپ سے منقول ہے۔

۲۱٤ –حدثنا محمد بن العلاء حدثنا حفص عن هشام عن

۲۱۴۔ محمد بن العلاء' حفص' ہشام' ابن سیرین' انس بن مالک سے

ابن سيرين عن أنس بن مالك أن رسول الله ﷺ رمى حمرة العقبة يوم النحر ثم رجع إلى منزله بمنى فدعا بذبح فذبح ثم دعا بالحلاق فأخذ بشق رأسه الأيمن فحلقه فجعل يقسم بين من يليه الشعرة والشعرتين ثم أخذ بشق رأسه الأيسر فحلقه ثم قال ها هنا أبو طلحة فدفعه إلى أبي طلحة

روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے رمی کی جمرہ عقبہ کی یوم النحر کو پھر آپ لوٹے منیٰ میں اپنے ٹھکانے میں اور قربانی منگا کر اس کو ذبح کیا پھر سر مونڈنے والے کو بلایا اور داہنی طرف کا آدھا سر منڈا کر ایک ایک دو دو بال جو لوگ موجود تھے ان کو تقسیم کئے پھر بایاں جانب منڈایا اور فرمایا کیا ابوطلحہ یہاں ہیں پھر وہ سب بال ابوطلحہ کو دے دیے۔

تشریح: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حلق افضل ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ پہلے داہنی جانب منڈانا بہتر ہے اور داہنی میں لحاظ منڈانے والے کا ہوگا نہ مونڈنے والے کا۔

٢١٥ - حدثنا نصر بن علي أخبرنا يزيد بن زريع أخبرنا خالد عن عكرمة عن ابن عباس أن النبي ﷺ كان يسأل يوم منى فيقول لا حرج فسأله رجل فقال إني حلقت قبل أن أذبح قال اذبح ولا حرج قال إني أمسيت ولم أرم قال ارم ولا حرج *

۲۱۵۔ نصر بن علی' یزید بن زریع' خالد' عکرمہ' عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے سوال ہوئے منیٰ میں آپ نے ہر ایک کو جواب دیا کچھ حرج نہیں ہے ایک شخص نے کہا میں نے حلق کیا ذبح سے پہلے آپ نے فرمایا ذبح کر لے کچھ حرج نہیں ہے دوسرے نے کہا مجھے شام ہوگئی اور میں نے رمی نہیں کی آپ نے فرمایا رمی کر لے کچھ حرج نہیں ہے۔

تشریح: یعنی دم واجب نہیں ہے ترتیب کے فوت ہو جانے میں درمیان میں رمی اور ذبح اور حلق اور طواف کے بعضوں نے کہا گناہ نہیں ہے لیکن دم واجب ہے۔

٢١٦ - حدثنا محمد بن الحسن العتكي حدثنا محمد بن بكر حدثنا ابن جريج قال بلغني عن صفية بنت شيبة بن عثمان قالت أخبرتني أم عثمان بنت أبي سفيان أن ابن عباس قال قال رسول الله ﷺ ليس على النساء حلق إنما على النساء التقصير *

۲۱۶۔ محمد بن الحسن العتکی' محمد بن بکر' ابن جریج' صفیہ بنت شیبہ بن عثمان' عثمان کی والدہ' عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے عورتوں پر حلق نہیں ہے مگر قصر کرنا چاہیے (یعنی تھوڑے سے بال ایک طرف سے کتر دینا چاہیے) مردوں کو بھی یہ درست ہے مگر حلق بہتر ہے قصر سے اور قصر بھی کافی ہے محمد بن حسن نے کہا یہی قول ہے ابو حنیفہ اور ہمارے اکثر علماء کا۔

٢١٧ - حدثنا أبو يعقوب البغدادي ثقة حدثنا هشام بن يوسف عن ابن جريج عن عبد الحميد بن جبير بن شيبة عن صفية بنت شيبة قالت أخبرتني أم عثمان بنت أبي سفيان أن ابن عباس قال قال رسول الله ﷺ ليس على النساء الحلق إنما على النساء التقصير *

۲۱۷۔ ابو یعقوب البغدادی' (یہ ثقہ ہے) ہشام بن یوسف' ابن جریج' عبدالحمید بن جبیر بن شیبہ' صفیہ بنت شیبہ' عثمان کی والدہ جو کہ ابو سفیان کی لڑکی ہے' عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے عورتوں پر حلق نہیں ہے مگر قصر کرنا چاہیے۔

٦١ - باب العمرة *

٦١۔ عمرے کا بیان!

٢١٨ - حدثنا عثمان بن أبي شيبة حدثنا مخلد بن يزيد ويحيى بن زكريا عن ابن جريج عن عكرمة بن خالد عن ابن عمر قال اعتمر رسول الله ﷺ قبل أن يحج *

۲۱۸۔ عثمان بن ابی شیبہ' مخلد بن یزید' یحییٰ بن زکریا' ابن جریج' عکرمہ بن خالد' ابن عمر سے روایت ہے کہ عمرہ کیا رسول اللہ ﷺ نے پہلے حج کرنے سے۔

٢١٩ - حدثنا هناد بن السري عن ابن أبي زائدة حدثنا ابن جريج ومحمد بن إسحق عن عبد الله بن طاوس عن أبيه

۲۱۹۔ ہناد بن السری' ابن ابی زائدہ' ابن جریج' محمد بن اسحاق' عبداللہ بن طاؤس' طاؤس' عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ قسم خدا کی رسول

عن ابن عباس قال والله ما أعمر رسول الله ﷺ عائشة في ذي الحجة إلا ليقطع بذلك أمر أهل الشرك فإن هذا الحي من قريش ومن دان دينهم كانوا يقولون إذا عفا الوبر وبرأ الدبر ودخل صفر فقد حلت العمرة لمن اعتمر فكانوا يحرمون العمرة حتى ينسلخ ذو الحجة والمحرم *

اللہ ﷺ نے حضرت عائشہؓ کو عمرہ نہیں کرایا ذی الحجہ میں مگر اس خیال سے کہ مشرکوں کا گمان غلط ہو کیونکہ قریش کے لوگ اور جو ان کے دین پر چلتے تھے یہ کہتے تھے جب اونٹ کے بال بڑھ جائیں اور اس سے پیٹ کا زخم اچھا ہو جائے اور صفر آ جاوے تو اب عمرہ درست ہوگا عمرہ کرنے والے کا مطلب یہ ہے کہ اشہر حج میں عمرہ کرنا ناجائز جانتے تھے بلکہ حرام جانتے تھے عمرے کو یہاں تک کہ گذر جائے مہینہ ذی الحجہ کا (بقر عید کا) اور مہینہ محرم کا۔

۲۲۰ – حدثنا أبو كامل حدثنا أبو عوانة عن إبراهيم بن مهاجر عن أبي بكر بن عبد الرحمن أخبرني رسول مروان الذي أرسل إلي أم معقل قالت كان أبو معقل حاجا مع رسول الله ﷺ فلما قدم قالت أم معقل قد علمت أن علي حجة فانطلقا يمشيان حتى دخلا عليه فقالت يا رسول الله إن علي حجة وإن لأبي معقل بكرا قال أبو معقل صدقت جعلته في سبيل الله فقال رسول الله ﷺ أعطها فلتحج عليه فإنه في سبيل الله فأعطاها البكر فقالت يا رسول الله إني امرأة قد كبرت وسقمت فهل من عمل يجزئ عني من حجتي قال عمرة في رمضان تجزئ حجة *

۲۲۰۔ ابو کامل' ابو عوانہ' ابراہیم بن مہاجر' ابی بکر بن عبدالرحمن سے روایت ہے کہ خبر دی مجھ کو مروان کے پیغام لے جانے والے نے جو گیا تھا ام معقل کے پاس ام معقل نے کہا کہ ابو معقل حج کرنے کو نکلے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جب آئے تو ام معقل نے کہا تم جانتے ہو کہ مجھ پر حج لازم ہے پھر دونوں ام معقل اور ابو معقل چلے یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے ام معقل نے کہا یا رسول اللہ ﷺ ابو معقل کے پاس ایک اونٹ ہے اور مجھ پر حج فرض ہے ابو معقل نے کہا یہ سچ کہتی ہے میں نے اس اونٹ کو اللہ کی راہ میں دیا ہے آپ نے فرمایا تو وہ اونٹ ام معقل کو دے دے وہ اس پر سوار ہو کر حج کرے گی ابو معقل نے وہ اونٹ ام معقل کو دے دیا ام معقل نے کہا یا رسول اللہ ﷺ میں ایک بوڑھی اور بیمار عورت ہوں کوئی کام ایسا ہے جو کافی ہو مجھ کو حج سے آپ نے فرمایا رمضان کے مہینے میں ایک عمرہ کرنا حج کے بدلے کافی ہو سکتا ہے۔

۲۲۱ – حدثنا محمد بن عوف الطائي حدثنا أحمد بن خالد الوهبي حدثنا محمد بن إسحق عن عيسى بن معقل بن أم معقل الأسدي أسد خزيمة حدثني يوسف بن عبد الله بن سلام عن جدته أم معقل قالت لما حج رسول الله ﷺ حجة الوداع وكان لنا جمل فجعله أبو معقل في سبيل الله وأصابنا مرض وهلك أبو معقل وخرج النبي ﷺ فلما فرغ من حجه جئته فقال يا أم معقل ما منعك أن تخرجي معنا قالت لقد تهيأنا فهلك أبو معقل وكان لنا جمل هو الذي نحج عليه فأوصى به أبو معقل في سبيل الله قال فهلا خرجت عليه فإن الحج في سبيل الله فأما إذ فاتتك هذه الحجة معنا فاعتمري في رمضان فإنها كحجة فكانت تقول الحج حجة والعمرة عمرة وقد قال هذا لي رسول الله

۲۲۱۔ محمد بن عوف الطائی' احمد بن خالد الوہبی' محمد بن اسحاق' عیسیٰ بن معقل بن ام معقل الاسدی (قبیلہ خزیمہ سے) یوسف بن عبداللہ بن سلام اپنی دادی ام معقل سے روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع کیا تو ہمارے پاس ایک اونٹ تھا مگر ابو معقل نے اس کو اللہ کی راہ میں دے دیا تھا اور ہم بیمار ہوئے قریب بہ ہلاکت اور ابو معقل مر گئے اور رسول اللہ ﷺ حج کو تشریف لے گئے جب حج سے فارغ ہوئے تو میں آپ کے پاس گئی آپ نے فرمایا اے ام معقل تو ہمارے ساتھ کیوں نہ نکلی ام معقل نے کہا میں نے تیاری کی تھی اتنے میں ابو معقل مر گئے اور ہمارے پاس ایک ہی اونٹ تھا جس پر ہم حج کیا کرتے تھے وہ ابو معقل نے مرتے وقت اللہ کی راہ میں دے دیا (یعنی وصیت کر دیا کہ یہ اونٹ اللہ کی راہ میں ہے) آپ نے فرمایا تو تو اسی اونٹ پر ہمارے ساتھ کیوں نہ نکلی حج بھی تو اللہ کی راہ میں ہے خیر اب تیرا حج جاتا

ﷺ ما أدري ألي خاصة *

رہا ہمارے ساتھ تو عمرہ کرے رمضان میں کیونکہ رمضان میں عمرہ حج کے برابر ہے ام معقل کہا کرتی تھیں حج پھر حج ہے اور عمرہ پھر عمرہ ہے لیکن رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا اب مجھے معلوم نہیں کہ یہ حکم خاص میرے لئے تھا (خاص ہی ہوگا) اس واسطے کہ عمرہ حج فرض کا بدل نہیں ہو سکتا۔

۲۲۲ - حدّثنا مُسدّدٌ وحدّثنا عَبْدُ الْوارث عَنْ عامر الْأحْول عَنْ بكْر بْن عبْد اللّه عن ابْن عبّاس قال أراد رسُولُ اللّه ﷺ الْحجّ فقالت امْرأةٌ لزوْجها أحجّني مع رسُول اللّه ﷺ على جملك فقال ما عنْدي ما أحجُك عليْه قالتْ أحجّني على جملك فلان قال ذاك حبيسٌ في سبيل اللّه عزّ وجل فأتى رسُول اللّه ﷺ فقال إنّ امْرأتي تقْرأُ عليْك السّلام ورحْمة اللّه وإنّها سألتْني الْحجّ معك قالتْ أحجّني مع رسُول اللّه ﷺ فقُلْتُ ما عنْدي ما أحجُك عليْه فقالتْ أحجّني على جملك فُلان فقُلْتُ ذاك حبيسٌ في سبيل اللّه فقال أما إنّك لوْ أحْججْتها عليْه كان في سبيل اللّه قال وإنّها أمرتْني أنْ أسْألك ما يعْدلُ حجّةً معك فقال رسُولُ اللّه ﷺ أقْرئْها السّلام ورحْمة اللّه وبركاته وأخْبرْها أنّها تعْدلُ حجّةً معي يعْني عُمْرةً في رمضان *

۲۲۲۔ مسدد، عبدالوارث، عامر احول، بکر بن عبداللہ، عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حج کا قصد کیا ایک عورت نے اپنے خاوند سے کہا مجھے بھی حج کرنے دے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ وہ شخص بولا میرے پاس کیا ہے جس پر تجھے سوار کر کے حج کراؤں عورت بولی وہ اونٹ نہیں ہے تمہارا اس پر مجھے حج کرا دو بولا وہ اونٹ تو روکا گیا ہے اللہ کی راہ میں یعنی میں اس کو خدا کی راہ میں دے چکا ہوں پھر وہ مرد رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور بولا یارسول اللہ ﷺ میری بیوی نے آپ کو سلام کہا ہے اور وہ چاہتی ہے حج کرنا آپ کے ساتھ میں نے جواب دیا میرے پاس کون سی سواری ہے جس پر تجھے حج کراؤں وہ بولی اس اونٹ پر میں نے کہا وہ تو اللہ کی راہ میں رکا ہوا ہے یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر تو حج اس کو کرا دیتا اس اونٹ پر وہ بھی خدا کی راہ میں ہوتا پھر وہ شخص بولا اس عورت نے پوچھا ہے کہ آپ کے ساتھ حج کرنے کے برابر دوسری عبادت کون سی ہے (جو یہ ثواب میں اس کے برابر ہو)۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میرا سلام اس عورت سے کہنا اور بیان کر دینا کہ ایک عمرہ کرنا رمضان کے مہینے میں میرے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے (ثواب میں اور فضیلت میں)

۲۲۳ - حدّثنا عَبْدُ الْأعْلى بْنُ حمّادٍ حدّثنا داوُدُ بْنُ عبْد الرّحْمن عنْ هشام بْن عُرْوة عنْ أبيه عنْ عائشة أنّ رسُول اللّه ﷺ اعْتمر عُمْرتيْن عُمْرةً في ذي الْقعْدة وعُمْرةً في شوّال *

۲۲۳۔ عبدالاعلی بن حماد، داؤد بن عبدالرحمن، ہشام بن عروہ، عروہ، حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دو عمرے کئے ایک ذی قعدہ میں دوسرا شوال میں۔

تشریح: یعنی شوال میں سفر کو نکلے تھے ورنہ وہ بھی عمرہ ذی قعدہ میں تھا۔

۲۲٤ - حدّثنا النُّفيْليُّ حدّثنا زُهيْرٌ حدّثنا أبُو إسْحق عنْ مُجاهد قال سُئل ابْنُ عُمر كم اعْتمر رسُولُ اللّه ﷺ فقال مرّتيْن فقالتْ عائشةُ لقدْ علم ابْنُ عُمر أنّ رسُول اللّه ﷺ قد اعْتمر ثلاثًا سوى الّتي قرنها بحجّة الْوداع *

۲۲۴۔ النفیلی، زہیر، ابواسحاق، مجاہد سے روایت ہے کہ ابن عمر سے سوال ہوا کتنے عمرے رسول اللہ ﷺ نے کئے انہوں نے کہا دو عمرے پھر حضرت عائشہؓ نے کہا ابن عمر یہ سمجھتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے تین عمرے کئے سوا اس عمرے کے جو حجۃ الوداع کے

تشریح: [illegible] صحیح [illegible] آپ نے [illegible] عمرہ ذی القعدہ [illegible] عمرہ جعرانہ۔

ساتھ تھا۔

۲۲۵- حدثنا النفيلي وقتيبة قالا حدثنا داود بن عبد الرحمن العطار عن عمرو بن دينار عن عكرمة عن ابن عباس قال اعتمر رسول الله ﷺ أربع عمر عمرة الحديبية والثانية حين تواطئوا على عمرة من قابل والثالثة من الجعرانة والرابعة التي قرن مع حجته *

۲۲۵- نفیلی، قتیبہ، داؤد بن عبدالرحمن العطار، عمرو بن دینار، عکرمہ، عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے چار عمرے کئے ایک عمرہ حدیبیہ کا (حدیبیہ ایک کنواں یا درخت کا نام ہے مکے سے نو میل پر یہاں آپ کو کافروں نے روکا تھا آپ عمرہ کے ارکان ادا نہ کر سکے) دوسرا وہ عمرہ قضا کا تیسرا عمرہ جعرانہ کا چوتھا جو حجۃ الوداع کے ساتھ تھا۔

تشریح:۔ مگر یہ حدیبیہ میں آپ نے عمرہ نہ کیا تو جدا عمرے دو ہی ہوئے ایک عمرۃ القضاء دوسرے عمرۃ الجعرانہ،

۲۲۶- حدثنا أبو الوليد الطيالسي وهدبة بن خالد قالا حدثنا همام عن قتادة عن أنس أن رسول الله ﷺ اعتمر أربع عمر كلهن في ذي القعدة إلا التي مع حجته قال أبو داود أتقنت من ها هنا من هدبة وسمعته من أبي الوليد ولم أضبطه عمرة زمن الحديبية أو من الحديبية وعمرة القضاء في ذي القعدة وعمرة من الجعرانة حيث قسم غنائم حنين في ذي القعدة وعمرة مع حجته *

۲۲۶- ابوالولید الطیالسی و ہدبہ بن خالد، ہمام، قتادہ، حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے چار عمرے کئے سب ذوالقعدہ میں تھے مگر وہ عمرہ جو حج کے ساتھ تھا امام ابو داؤد نے کہا اس کے بعد کے الفاظ ہیں کہ عمرۃ الحدیبیہ (عمرہ قضاء) اور عمرۃ جعرانہ دونوں ذیقعدہ میں تھے۔

تشریح:۔ جعرانہ ایک مقام ہے طائف اور مکے کے درمیان وہاں سے آپ نے عمرے کا احرام باندھا ۸ھ ہجری میں حنین کی غنیمت تقسیم کر کے۔

٦٢- باب المهلة بالعمرة تحيض فيدركها الحج فتنقض عمرتها وتهل بالحج هل تقضي عمرتها *

۶۲- جو عورت عمرے کا احرام باندھے پھر اس کو حیض آ جائے پھر حج کا وقت آ جائے تو وہ عمرے کو ترک کر کے حج کا احرام باندھ لے پھر عمرے کی قضا کرے!

۲۲۷- حدثنا عبد الأعلى بن حماد حدثنا داود بن عبد الرحمن حدثني عبد الله بن عثمان بن خثيم عن يوسف بن ماهك عن حفصة بنت عبد الرحمن بن أبي بكر عن أبيها أن رسول الله ﷺ قال لعبد الرحمن يا عبد الرحمن أردف أختك عائشة فأعمرها من التنعيم فإذا هبطت بها من الأكمة فلتحرم فإنها عمرة متقبلة *

۲۲۷- عبدالاعلی بن حماد، داؤد بن عبدالرحمن، عبداللہ بن عثمان بن خیثم، یوسف بن مالک، حفصہ بنت عبدالرحمن بن ابی بکر، عبدالرحمن بن ابی بکر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے کہا کہ اے عبدالرحمن اپنی بہن عائشہ کو ساتھ بٹھا کر لے جا اور ان کو عمرہ کرا لا تنعیم سے (تنعیم ایک مقام ہے مکے سے تین میل کے فاصلے پر) جب ٹیلوں پر سے چڑھ کر تنعیم میں اترے تو عائشہ سے کہنا احرام باندھے کیونکہ یہ عمرہ قبول ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ۔

۲۲۸- حدثنا قتيبة بن سعيد حدثنا سعيد بن مزاحم بن أبي مزاحم حدثني أبي مزاحم عن عبد العزيز بن عبد الله ابن أسيد عن محرش الكعبي قال دخل النبي ﷺ الجعرانة فجاء إلى المسجد فركع ما شاء الله ثم أحرم ثم استوى على

۲۲۸- قتیبہ بن سعید، سعید بن مزاحم بن ابی مزاحم، ابی مزاحم، عبدالعزیز بن عبداللہ بن اسید، محرش کعبی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جعرانہ میں آئے وہاں نماز پڑھی پھر احرام باندھا پھر آپ اونٹ پر سوار ہوئے اور بطن سرف کی طرف منہ کیا یہاں تک کہ

راحلته فستقبل بطن سرف حتى لقي طريق المدينة فأصبح بمكة كبائت ٭

مدینے کے راستے پر آگئے پھر صبح مکہ میں جا کر آئے جیسے کوئی رات وہاں رہا۔

٦٣ - باب المقام في العمرة ٭

۶۳۔ عمرے کے ایام میں اقامت کا بیان!

٢٢٩ - حدثنا داود بن رشيد حدثنا يحيى بن زكريا حدثنا محمد بن إسحق عن أبان بن صالح وعن ابن أبي نجيح عن مجاهد عن ابن عباس أن رسول الله ﷺ أقام في عمرة القضاء ثلاثا ٭

۲۲۹۔ داؤد بن رشید، یحییٰ بن زکریا، محمد بن اسحاق، ابان بن صالح، ابن ابی نجیح، مجاہد، عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قیام کیا عمرہ قضا میں (جو حدیبیہ کے عمرے کی قضا تھی) تین دن تک مکے میں رہے۔

٦٤ - باب الإفاضة في الحج ٭

۶۴۔ طواف افاضہ کا بیان

٢٣٠ - حدثنا أحمد بن حنبل حدثنا عبد الرزاق أخبرنا عبيد الله عن نافع عن ابن عمر أن النبي ﷺ أفاض يوم النحر ثم صلى الظهر بمنى يعني راجعا ٭

۲۳۰۔ احمد بن حنبل، عبدالرزاق، عبیداللہ، نافع، عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے طواف افاضہ کیا یوم النحر میں پھر ظہر کی نماز منیٰ میں لوٹ کر آن کر پڑھی (یا مکے میں پڑھی)۔

٢٣١ - حدثنا أحمد بن حنبل ويحيى بن معين المعنى واحد قالا حدثنا ابن أبي عدي عن محمد بن إسحق حدثنا أبو عبيدة بن عبد الله بن زمعة عن أبيه وعن أمه زينب بنت أبي سلمة عن أم سلمة يحدثانه جميعا ذاك عنها قالت كانت ليلتي التي يصير إلي فيها رسول الله ﷺ مساء يوم النحر فصار إلي ودخل علي وهب بن زمعة ومعه رجل من آل أبي أمية متقمصين فقال رسول الله ﷺ لوهب هل أفضت أبا عبد الله قال لا والله يا رسول الله قال ﷺ انزع عنك القميص قال فنزعه من رأسه ونزع صاحبه قميصه من رأسه ثم قال ولم يا رسول الله قال إن هذا يوم رخص لكم إذا أنتم رميتم الجمرة أن تحلوا يعني من كل ما حرمتم منه إلا النساء فإذا أمسيتم قبل أن تطوفوا هذا البيت صرتم حرما كهيئتكم قبل أن ترموا الجمرة حتى تطوفوا به ٭

۲۳۱۔ احمد بن حنبل، یحییٰ بن معین (روایت واحد ہے) ابن ابی عدی، محمد بن اسحاق، ابو عبیدہ بن عبداللہ بن زمعہ، ان کے والد اور ان کی والدہ زینب بنت ابی سلمہ، ام سلمہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ کے آنے کی میرے پاس وہی شام تھی جو یوم النحر میں اتفاق سے واقع ہوئی آپ تشریف لائے اتنے میں وہب بن زمعہ اور ان کے ساتھ ایک اور شخص ابو امیہ کی نسل میں سے کرتہ پہنے ہوئے آئے رسول اللہ ﷺ نے وہب سے کہا تم طواف الافاضہ کر چکے اے ابو عبداللہ انہوں نے کہا نہیں قسم خدا کی۔ یا رسول اللہ ﷺ آپ نے فرمایا اتار ڈالو قمیص اپنی انہوں نے اتار ڈالی اپنے سر پر سے اور ان کے ساتھی نے بھی پھر عرض کیا کیوں یا رسول اللہ ﷺ آپ نے فرمایا یہ وہ دن ہے کہ جب تم اس میں کنکریاں مار چکو تو حلال ہو جائیں گی تم پر وہ چیزیں جو احرام میں حرام تھیں سوا عورتیں کے (یعنی سوائے جماع کے عورتوں سے وہ درست نہ ہوگا) جب تک طوف سے فارغ نہ ہو پھر تم نے شام کی اور طواف بھی نہ کیا تو تمہارا احرام باقی ہے ویسا ہی جیسے تھا قبل کنکریاں مارنے کے یہاں تک کہ طواف کرو۔

تشریح:۔ اس حدیث سے تاکید طواف الزیارۃ کی یوم النحر کے دن ثابت ہوئی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ اگر اس دن طواف نہ کرے گا تو احرام پھر لوٹ آئے گا مگر اکثر ائمہ کا عمل اس حدیث پر نہیں ہے۔

٢٣٢ - حدثنا محمد بن بشار حدثنا عبد الرحمن حدثنا سفيان عن أبي الزبير عن عائشة وابن عباس أن النبي ﷺ أخر طواف يوم النحر إلى الليل ٭

۲۳۲۔ محمد بن بشار، عبدالرحمن، سفیان، ابی الزبیر، حضرت عائشہؓ اور ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے تاخیر کی طواف الزیارۃ میں رات ہو جانے تک۔

٢٣٣–حدثنا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ أخبرنا ابْنُ وَهْبٍ حدثني ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يَرْمُلْ فِي السَّبْعِ الَّذِي أَفَاضَ فِيهِ

۲۳۳۔ سلیمان بن داؤد، ابن وہب، ابن جریج، عطاء بن ابی رباح، ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے رمل نہیں کیا طواف افاضہ کے ساتوں پھیروں میں۔ کیونکہ طواف القدوم میں کر چکے ہوں گے۔

٦٥–بَاب الْوَدَاعِ *

۶۵۔ خانہ کعبہ سے رخصت ہونا!

٢٣٤–حدثنا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حدثنا سُفْيَانُ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَحْوَلِ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّاسُ يَنْصَرِفُونَ فِي كُلِّ وَجْهٍ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَا يَنْفِرَنَّ أَحَدٌ حَتَّى يَكُونَ آخِرُ عَهْدِهِ الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ *

۲۳۴۔ نصر بن علی، سفیان، سلیمان الاحول، طاؤس، عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ لوگ مکے سے نکل جاتے تھے ہر طرف سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی نہ جانا چاہیے مگر مکے سے آخری طواف کر کے۔

تشریح: اس کو طواف الصدر اور طواف الوداع کہتے ہیں بعضوں کے نزدیک سنت بعضوں کے نزدیک واجب ہے اگر عورت کو چلتے وقت حیض آ جائے تو یہ طواف چھوڑ دے۔

٦٦–بَاب الْحَائِضِ تَخْرُجُ بَعْدَ الْإِفَاضَةِ *

۶۶۔ حائضہ عورت طواف الافاضہ کر چکے تو چلی جائے!

٢٣٥–حدثنا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ذَكَرَ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ فَقِيلَ إِنَّهَا قَدْ حَاضَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَعَلَّهَا حَابِسَتُنَا قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهَا قَدْ أَفَاضَتْ فَقَالَ فَلَا إِذًا

۲۳۵۔ القعنبی، مالک، ہشام بن عروہ، عروہ، حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ذکر کیا صفیہ کا تو لوگوں نے کہا آپ سے ان کو حیض آ گیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا شاید وہ ہمیں روکنے والی ہے لوگوں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ وہ طواف کر چکیں آپ نے فرمایا کہ پھر کچھ نہیں۔

٢٣٦–حدثنا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أخبرنا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ أَتَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَسَأَلْتُهُ عَنِ الْمَرْأَةِ تَطُوفُ بِالْبَيْتِ يَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ تَحِيضُ قَالَ لِيَكُنْ آخِرُ عَهْدِهَا بِالْبَيْتِ قَالَ فَقَالَ الْحَارِثُ كَذَلِكَ أَفْتَانِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ فَقَالَ عُمَرُ أَرِبْتَ عَنْ يَدَيْكَ سَأَلْتَنِي عَنْ شَيْءٍ سَأَلْتَ عَنْهُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لِكَيْ مَا أُخَالِفَ *

۲۳۶۔ عمرو بن عون، ابو عوانہ، یعلی بن عطاء، الولید بن عبدالرحمن، الحارث بن عبداللہ بن اوس سے روایت ہے کہ میں حضرت عمرؓ کے پاس آیا اور ان سے پوچھا کہ عورت طواف کرے خانہ کعبہ کا یوم النحر کو پھر اس کو حیض آ جائے انہوں نے کہا طواف الوداع کر کے جائے (یعنی انتظار کرے طواف الوداع تک) حارث نے کہا مجھے رسول اللہ ﷺ نے بھی ایسا ہی بتلایا تھا عمر نے کہا تیرے ہاتھ گریں (بددعا ہے جھڑکی طور پر) تو نے مجھ سے وہ بات پوچھی جو رسول اللہ ﷺ سے پوچھ چکا تھا تاکہ میں اس کے خلاف بیان کروں۔

تشریح: لاعلمی سے حضرت عمرؓ خفا ہوئے حارث پر جب آنحضرت ﷺ سے پوچھ چکا تھا تو پھر ان سے پوچھنا کیا ضرور تھا۔

٦٧–بَاب طَوَافِ الْوَدَاعِ *

۶۷۔ طواف الوداع کا بیان!

٢٣٧–حدثنا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَفْلَحَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ أَحْرَمْتُ مِنَ التَّنْعِيمِ بِعُمْرَةٍ فَدَخَلْتُ فَقَضَيْتُ عُمْرَتِي وَانْتَظَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالْأَبْطَحِ

۲۳۷۔ وہب بن بقیہ، خالد، افلح، قاسم، حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ میں نے احرام باندھا عمرے کا تنعیم میں سے اور میں گئی مکے میں اور عمرہ ادا کیا اور رسول اللہ ﷺ میرا انتظار کرتے رہے ابطح میں

حتي فرغت وأمر الناس بالرحيل قالت وأتى رسول الله ﷺ البيت فطاف به ثم خرج *

میدان جو تے اور منی سے روانگی ہے) جب میں فارغ ہوئی آپ نے حکم دیا لوگوں کو کوچ کا اور خود آئے بیت میں اور طواف کیا پھر نکلے۔

تشریح: اس سے آخری دم مدینے میں طواف ہو جاوے۔

۲۳۸- حدثنا محمد بن بشار حدثنا أبو بكر يعني الحنفي حدثنا أفلح عن القاسم عن عائشة قالت خرجت معه تعني مع النبي ﷺ في النفر الآخر فنزل المحصب قال أبو داود ولم يذكر ابن بشار قصة بعثها إلى التنعيم في هذا الحديث قالت ثم جئته بسحر فأذن في أصحابه بالرحيل فارتحل فمر بالبيت قبل صلاة الصبح فطاف به حين خرج ثم انصرف متوجها إلى المدينة *

۲۳۸- محمد بن بشار ابوبکر حنفی افلح القاسم حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ میں نکلی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جب آپ منی سے لوٹے تو آپ محصب میں اترے پھر میں صبح کو آپ کو پاس آئی عمرے سے فارغ ہو کر آپ نے سب لوگوں کو کوچ کا حکم دیا اور رسول اللہ ﷺ خانہ کعبہ کی طرف گئے صبح کی نماز سے پہلے اور طواف کیا پھر نکلے اور چلے مدینے کی طرف۔

۲۳۹- حدثنا يحيى بن معين حدثنا هشام بن يوسف عن ابن جريج أخبرني عبيد الله بن أبي يزيد أن عبد الرحمن بن طارق أخبره عن أمه أن رسول الله ﷺ كان إذا جاز مكانا من دار يعلى نسيه عبيد الله استقبل البيت فدعا

۲۳۹- یحییٰ بن معین ہشام بن یوسف ابن جریج عبیداللہ بن ابی یزید عبدالرحمن بن طارق اپنی ماں سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب آگے بڑھتے یعلی کے گھر سے تو منہ کرتے کعبے کی طرف اور دعا مانگتے۔

٦٨- باب التحصيب *

۶۸- محصب میں اترنے کا بیان!

۲٤۰- حدثنا أحمد بن حنبل حدثنا يحيى بن سعيد عن هشام عن أبيه عن عائشة قالت إنما نزل رسول الله ﷺ المحصب ليكون أسمح لخروجه وليس بسنة فمن شاء نزله ومن شاء لم ينزله *

۲۴۰- احمد بن حنبل یحییٰ بن سعید ہشام عروہ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ محصب میں اترے اس لئے کہ آسانی ہو نکلنے میں مدینے کی طرف کیونکہ شہر کے باہر سب ایک جگہ پر ہوں گے لیکن اترنا محصب میں سنت نہیں ہے جس کا جی چاہے اترے چاہے نہ اترے۔

۲٤۱- حدثنا أحمد بن حنبل وعثمان بن أبي شيبة المعنى ح و حدثنا مسدد قالوا حدثنا سفيان حدثنا صالح بن كيسان عن سليمان بن يسار قال قال أبو رافع لم يأمرني رسول الله ﷺ أن أنزله ولكن ضربت قبته فنزله قال مسدد وكان على ثقل النبي ﷺ وقال عثمان يعني في الأبطح

۲۴۱- احمد بن حنبل عثمان بن ابی شیبہ (دوسری سند) مسدد سفیان صالح بن کیسان سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ ابو رافع نے کہا مجھے رسول اللہ ﷺ نے حکم نہیں کیا محصب میں اترنے کا بلکہ میں نے آپ کا خیمہ وہاں لگایا تو آپ اتر پڑے مسدد نے کہا ابو رافع آنحضور ﷺ کے اسباب کے محافظ تھے ابطح میں (یعنی رسول اللہ ﷺ کے اسباب کے)۔

۲٤۲- حدثنا أحمد بن حنبل حدثنا عبد الرزاق أخبرنا معمر عن الزهري عن علي بن حسين عن عمرو بن عثمان عن أسامة بن زيد قال قلت يا رسول الله أين تنزل غدا في حجته قال هل ترك لنا عقيل منزلا ثم قال نحن نازلون بخيف بني كنانة حيث قاسمت قريش على الكفر يعني

۲۴۲- احمد بن حنبل عبدالرزاق معمر زہری علی بن حسین عمرو بن عثمان اسامہ بن زید سے روایت ہے کہ میں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ آپ کل کہاں اتریں گے حج میں۔ آپ نے فرمایا کیا عقیل نے کوئی گھر ہے میں ہمارے لیے چھوڑا ہے پھر آپ نے فرمایا ہم اتریں گے بنی کنانہ کے خیف (ابطح اور محصب) میں جہاں پر عہد کیا تھا قریش

الْمُحَصَّب وذلك أنّ بني كنانة حالفت قُرَيشا على بني هاشم أن لا يناكحوهم ولا يبايعوهم ولا يؤووهم قال الزُّهْرِيُّ والْخَيفُ الْوادي

نے کفر پر یعنی بنی کنانہ نے قسم کھا کر عہد کیا قریش یا بنی ہاشم کے باب میں کہ قریش سے کہ ہم ان سے شادی بیاہ نہ کریں گے ان کو جگہ نہ دیں گے ان سے خرید و فروخت نہ کریں گے یا بیعت نہ کریں گے امام زہری نے کہا خیف وادی کا نام ہے۔

شرح: یعنی آپ وہیں اترے جہاں کفار نے عہد کیا تھا وہاں پر خدا کا عہد پورا ہوا اور وہاں اسلام ظاہر ہو گیا۔

۲۴۳–حدّثنا محمودُ بنُ خالد حدّثنا عُمرُ حدّثنا أبو عمرو يعني الْأوْزاعيّ عن الزُّهْريِّ عنْ أبي سلمة عنْ أبي هُريرة أنّ رسُول اللّه ﷺ قال حين أراد أنْ ينفر منْ منى نحْنُ نازلُون غدًا فذكر نحْوهُ ولمْ يذْكُرْ أوّلهُ ولا ذكر الْخيْف الْوادي

۲۴۳۔ محمود بن خالد، عمر، ابو عمرو اوزاعی، زہری، ابی سلمہ، ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جب ارادہ کیا منیٰ سے چلنے کا آپ نے فرمایا ہم کل وہاں اتریں گے پھر ویسا ہی بیان کیا اس روایت میں نہ اول حدیث کے الفاظ اور نہ وادی خیف کا ذکر ہے۔

تشریح: یعنی آپ نے فرمایا ہم بنی کنانہ کے خیف (یعنی وادی) میں اتریں گے جس کو ابطح اور محصب بھی کہتے ہیں۔

۲۴۴–حدّثنا مُوسى أبُو سلمة حدّثنا حمّادٌ عنْ حُميْدٍ عنْ بكْرِ بْنِ عبْدِ اللّهِ وأيُّوب عنْ نافعٍ أنّ ابْن عُمر كان يهْجعُ هجْعةً بالْبطْحاءِ ثُمّ يدْخُلُ مكّة ويزْعُمُ أنّ رسُول اللّهِ ﷺ كان يفْعلُ ذلك *

۲۴۴۔ ابو سلمہ موسیٰ، حماد، حمید، بکر بن عبداللہ وایوب، نافع سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر ایک جھپکا نیند کا لے لیتے تھے بطحاء (محصب) میں پھر مکے میں جاتے اور کہتے تھے رسول اللہ ﷺ نے ایسا ہی کیا۔

تشریح: محمد بن الحسن نے کہا محصب میں اترنا بہتر ہے اور جو نہ اترے تو کچھ قباحت نہیں ہے۔

۲۴۵–حدّثنا أحْمدُ بْنُ حنْبلٍ حدّثنا عفّانُ حدّثنا حمّادُ بْنُ سلمة أخْبرنا حُميْدٌ عنْ بكْرِ بْنِ عبْدِ اللّهِ عنِ ابْنِ عُمر وأيُّوبُ عنْ نافعٍ عنِ ابْنِ عُمر أنّ النّبِيّ ﷺ صلّى الظُّهْر والْعصْر والْمغْرِب والْعِشاء بِالْبطْحاءِ ثُمّ هجع بِها هجْعةً ثُمّ دخل مكّة وكان ابْنُ عُمر يفْعلُهُ *

۲۴۵۔ احمد بن حنبل، عفان، حماد بن سلمہ، حمید، بکر بن عبداللہ بن عمر (دوسری سند) ایوب، نافع، عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا ابن عمر سے کہ رسول اللہ ﷺ نے ظہر اور عصر اور مغرب اور عشاء بطحا میں پڑھیں پھر ایک نیند کا جھپکا لیا بعد اس کے مکے میں گئے عبداللہ بن عمر بھی ایسا ہی کرتے تھے (محصب میں ٹھہرا کرتے)۔

۶۹–باب فِيمنْ قدّم شيْئًا قبْل شيْءٍ فِي حجِّهِ *

۶۹۔ حج میں ارکان کا آگے اور پیچھے کرنے کا بیان!

۲۴۶–حدّثنا الْقعْنبِيُّ عنْ مالِكٍ عنِ ابْنِ شِهابٍ عنْ عِيسى بْنِ طلْحة بْنِ عُبيْدِ اللّهِ عنْ عبْدِ اللّهِ بْنِ عمْرِو بْنِ الْعاصِ أنّهُ قال وقف رسُولُ اللّهِ ﷺ فِي حجّةِ الْوداعِ بِمِنًى يسْألُونهُ فجاءهُ رجُلٌ فقال يا رسُول اللّهِ إِنِّي لمْ أشْعُرْ فحلقْتُ قبْل أنْ أذْبح فقال رسُولُ اللّهِ ﷺ اذْبحْ ولا حرج وجاء رجُلٌ آخرُ فقال يا رسُول اللّهِ لمْ أشْعُرْ فنحرْتُ قبْل أنْ أرْمِي قال ارْمِ ولا حرج قال فما سُئِل يوْمئِذٍ عنْ شيْءٍ قُدِّم أوْ أُخِّر إِلّا قال اصْنعْ ولا حرج *

۲۴۶۔ القعنبی، مالک، ابن شہاب، عیسیٰ بن طلحہ بن عبیداللہ، عبداللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ حجۃ الوداع میں منیٰ میں کھڑے ہوئے لوگ آپ سے حج کے مسئلے پوچھنے لگے ایک شخص آیا وہ بولا یا رسول اللہ ﷺ میں نے نہ جان کر ذبح سے پہلے سر منڈایا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ذبح کر لے کچھ حرج نہیں ہے دوسرا آیا بولا یا رسول اللہ میں نے نادانستہ نحر کیا رمی سے پہلے آپ نے فرمایا رمی کر لے کچھ حرج نہیں ہے اسی طرح جتنی چیزوں کو آپ سے پوچھا گیا جو آگے اور پیچھے ہو گئیں تھیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کر لے کچھ حرج نہیں ہے

٢٤٧–حدثنا عثمان بن أبي شيبة حدثنا جرير عن الشيباني عن زياد بن علاقة عن أسامة بن شريك قال خرجت مع النبي ﷺ حاجا فكان الناس يأتونه فمن قال يا رسول الله سعيت قبل أن أطوف أو قدمت شيئا أو أخرت شيئا فكان يقول لا حرج لا حرج إلا على رجل اقترض عرض رجل مسلم وهو ظالم فذلك الذي حرج وهلك

۲۴۷۔ عثمان بن ابی شیبہ، جریر، شیبانی، زیاد بن علاقہ، اسامہ بن شریک سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج کو نکلا تو لوگ آپ کے پاس آتے تھے کوئی کہتا یا رسول اللہ ﷺ میں نے سعی کی طواف سے پہلے یا کسی امر کو آگے کیا یا پیچھے کیا آپ فرماتے تھے کچھ حرج نہیں حرج اس پر ہے جس نے کسی مسلمان کی جان یا عزت پر ناحق ظلم سے وہ تباہ ہو گیا حرج میں پڑ گیا۔

تشریح: اس مقام میں بعضوں نے کہا ہے کہ مکہ میں سامنے سے نمازی کے گزرنا معاف ہے بوجہ ضرورت اور کثرت آدمیوں کے۔ بعضوں نے کہا شاید وہ لوگ موضع سجود یا موضع نظر کے ادھر سے گزر جاتے ہوں گے۔ بعضوں نے کہا شاید یہ امر ممانعت سے پہلے ہو گا۔ بعضوں نے کہا یہ ایک قصہ ہے اور لوگوں کے فعل کا کہ وہ سامنے سے گزرتے تھے اس سے اجازت سامنے سے گزرنے کی نہیں نکلتی۔

٧٠–باب في مكة *

۷۰۔ مکے میں نماز کا بیان!

٢٤٨–حدثنا أحمد بن حنبل حدثنا سفيان بن عيينة حدثني كثير بن كثير بن المطلب بن أبي وداعة عن بعض أهله عن جده أنه رأى النبي ﷺ يصلي مما يلي باب بني سهم والناس يمرون بين يديه وليس بينهما سترة قال سفيان ليس بينه وبين الكعبة سترة قال سفيان كان ابن جريج أخبرنا عنه قال أخبرنا كثير عن أبيه قال فسألته فقال ليس من أبي سمعته ولكن من بعض أهلي عن جدي *

۲۴۸۔ احمد بن حنبل، سفیان بن عیینہ، کثیر بن المطلب بن ابی وداعہ نے اپنے لوگوں سے روایت کی انہوں نے اس کے دادا سے اس نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا رسول اللہ ﷺ نماز پڑھ رہے تھے کعبے میں باب بنی سہم کے پاس اور لوگ رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کے سامنے سے جا رہے تھے اور بیچ میں کوئی سترہ نہ تھا۔

٧١–باب تحريم حرم مكة *

۷۱۔ مکے کے حرم کا بیان!

٢٤٩–حدثنا أحمد بن حنبل حدثنا الوليد بن مسلم حدثنا الأوزاعي حدثني يحيى يعني ابن أبي كثير عن أبي سلمة عن أبي هريرة قال لما فتح الله تعالى على رسول الله ﷺ مكة قام رسول الله ﷺ فيهم فحمد الله وأثنى عليه ثم قال إن الله حبس عن مكة الفيل وسلط عليها رسوله والمؤمنين وإنما أحلت لي ساعة من النهار ثم هي حرام إلى يوم القيامة لا يعضد شجرها ولا ينفر صيدها ولا تحل لقطتها إلا لمنشد فقال عباس أو قال العباس يا رسول الله إلا الإذخر فإنه لقبورنا وبيوتنا فقال رسول الله ﷺ إلا الإذخر قال أبو داود وزادنا فيه ابن المصفى عن الوليد فقام أبو شاه رجل من أهل اليمن فقال يا رسول الله اكتبوا لي فقال رسول الله ﷺ اكتبوا لأبي شاه قلت للأوزاعي ما قوله اكتبوا لأبي شاه قال هذه الخطبة التي سمعها من رسول الله ﷺ

۲۴۹۔ احمد بن حنبل، الولید بن مسلم، الاوزاعی، یحییٰ بن ابی کثیر، ابی سلمہ، ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ جب اللہ جل جلالہ نے رسول اللہ کو مکہ فتح کرا دیا آپ ان لوگوں میں کھڑے ہوئے اور اللہ کی تعریف کی اور اس کی ستائش کی بعد اس کے فرمایا اللہ جل جلالہ نے مکے سے اصحاب فیل کو روک دیا اور اس پر اپنے رسول کو اور مومنوں کو مسلط کیا اور میرے واسطے صرف ایک ساعت کے لئے حلال ہوا (یعنی قتال وہاں حلال ہوا) پھر وہ حرام ہے قیامت تک وہاں کا درخت نہ کاٹا جائے وہاں کا جانور شکار کے لئے نہ اڑایا جائے اور وہاں کی پڑی ہوئی چیز (لقطہ) کسی کو درست نہیں مگر جو اس کا بتانے والا ہو اتنے میں عباس کھڑے ہوئے اور فرمایا رسول اللہ مگر اذخر کاٹنا درست ہو (اذخر ایک گھاس ہے خوشبودار) وہ ہماری قبروں اور گھروں میں صرف ہوتی ہے آپ نے فرمایا مگر اذخر اس کا کاٹنا ضرورت کے واسطے درست کر دیا۔ امام ابو داؤد نے کہا ابن المصفی نے ولید سے نقل کیا کہ ابو شاہ یمنی کھڑا ہوا عرض

کہا یا رسول اللہ ﷺ مجھے لکھ کر دے دو تب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ابوشاہ کو لکھ کر دے دو (ولید نے کہا) میں نے اوزاعی سے کہا اکتبوا لابی شاہ سے کیا مراد ہے کہا اس سے مراد وہ خطبہ ہے جو اس نے رسول اللہ ﷺ سے سنا تھا۔

شرح: حرم کی گھاس توڑنا درست نہیں مگر جو سوکھ جائے اسی طرح جانوروں کو چرانا درست نہیں مگر امام شافعی کے نزدیک درست ہے اور وہاں کا لقطہ لینا درست نہیں ہے۔

٢٥٠–حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي هَذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ وَلَا يُخْتَلَى خَلَاهَا *

۲۵۰۔ عثمان بن ابی شیبہ' جریر' منصور' مجاہد' طاؤس' ابن عباس سے اسی طرح روایت ہے یہ زیادہ ہے.. لایختلی خلاھا..۔

٢٥١–حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكَ عَنْ أُمِّهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا نَبْنِي لَكَ بِمِنًى بَيْتًا أَوْ بِنَاءً يُظِلُّكَ مِنَ الشَّمْسِ فَقَالَ لَا إِنَّمَا هُوَ مُنَاخُ مَنْ سَبَقَ إِلَيْهِ *

۲۵۱۔ احمد بن حنبل' عبدالرحمٰن بن مہدی' اسرائیل' ابراہیم بن مہاجر' یوسف بن مالک' ان کی ماں' حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ میں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ ہم آپ کے لئے منیٰ میں ایک گھر نہ بنا دیں جو دھوپ سے بچائے آپ نے فرمایا نہیں وہ جگہ اس کی ہے جو پہلے جائے (یعنی وہاں کی زمین کسی کے لئے خاص نہیں ہو سکتی وقف ہے)۔

٢٥٢–حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ يَحْيَى بْنِ ثَوْبَانَ أَخْبَرَنِي عِمَارَةُ بْنُ ثَوْبَانَ حَدَّثَنِي مُوسَى ابْنُ بَاذَانَ قَالَ أَتَيْتُ يَعْلَى بْنَ أُمَيَّةَ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ احْتِكَارُ الطَّعَامِ فِي الْحَرَمِ إِلْحَادٌ فِيهِ *

۲۵۲۔ الحسن بن علی' ابو عاصم' جعفر بن یحییٰ بن ثوبان' عمارہ بن ثوبان' موسیٰ بن باذان نے کہا میں یعلی بن امیہ کے پاس آیا تو اس نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا غلہ کا روکنا حرم میں بے دینی ہے (اور اس کی جزا عذاب الیم ہے موجب نص قرآنی کے ہر جگہ احتکار منع ہے نہ کہ حرم میں)۔

٧٢–بَاب فِي نَبِيذِ السِّقَايَةِ *

۷۲۔ نبیذ کی سبیل کا بیان!

٢٥٣–حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِابْنِ عَبَّاسٍ مَا بَالُ أَهْلِ هَذَا الْبَيْتِ يَسْقُونَ النَّبِيذَ وَبَنُو عَمِّهِمْ يَسْقُونَ اللَّبَنَ وَالْعَسَلَ وَالسَّوِيقَ أَبُخْلٌ بِهِمْ أَمْ حَاجَةٌ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَا بِنَا مِنْ بُخْلٍ وَلَا بِنَا مِنْ حَاجَةٍ وَلَكِنْ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى رَاحِلَتِهِ وَخَلْفَهُ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِشَرَابٍ فَأُتِيَ بِنَبِيذٍ فَشَرِبَ مِنْهُ وَدَفَعَ فَضْلَهُ إِلَى أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ فَشَرِبَ مِنْهُ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَحْسَنْتُمْ وَأَجْمَلْتُمْ كَذَلِكَ فَافْعَلُوا فَنَحْنُ هَكَذَا لَا نُرِيدُ أَنْ نُغَيِّرَ مَا قَالَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ *

۲۵۳۔ عمرو بن عون' خالد' حمید' بکر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے ابن عباس سے کہا کیا سبب ہے تمہارے لوگ نبیذ (کھجور کا شربت) پلاتے ہیں اور تمہارے چچا کے بیٹے (قریش) دودھ اور شہد اور ستو پلاتے ہیں کیا یہ لوگ بخیل اور محتاج ہیں ابن عباس نے کہا نہ ہم بخیل ہیں اور نہ محتاج ہیں بلکہ رسول اللہ ﷺ ایک روز اپنے اونٹ پر سوار ہو کر آئے اور آپ کے پیچھے اسامہ بن زید بیٹھے تھے تو رسول اللہ ﷺ نے پینے کو کچھ مانگا۔ آپ کے سامنے نبیذ آیا آپ نے پیا اور اپنا جھوٹا جو بچا اسامہ بن زید کو دیا اس نے پیا بعد اس کے آپ نے فرمایا تم نے اچھا کیا خوب کیا ایسا ہی کیا کرو (یعنی سبیل رکھا کرو لوگوں کو کھجور کا شربت پلایا کرو) تو ہم نہیں چاہتے کہ بدلیں اس چیز کو جس کو رسول اللہ ﷺ نے اچھا کہا تھا یعنی آپ نے فرمایا کھجور کے شربت پر

تم نے اچھا کیا تو عمدہ پاتے ہیں یہ نہ سمجھو کہ ہم بخیل اور محتاج ہیں
اس وجہ سے شہد نہیں پاتے۔

٧٣-بَاب الْإِقَامَة بِمَكَّة *

۲۵۴- حدثنا القعنبي حدثنا عبد العزيز يعني الدراوردي عن عبد الرحمن بن حميد أنه سمع عمر بن عبد العزيز يسأل السائب بن يزيد هل سمعت في الإقامة بمكة شيئا قال أخبرني ابن الحضرمي أنه سمع رسول الله ﷺ يقول للمهاجرين إقامة بعد الصدر ثلاثا *

۷۳۔ مکے میں رہنے کا بیان!

۲۵۴۔ قعنبی، عبدالعزیز دراوردی، عبدالرحمن بن حمید، عمر بن عبدالعزیز نے سائب بن یزید سے پوچھا کہ تم نے مکہ میں رہنے کے باب میں کچھ سنا ہے انہوں نے کہا مجھ سے ابن الحضرمی نے بیان کیا انہوں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ فرماتے تھے مہاجرین ارکان حج سے فراغت پا کر تین دن تک مکے میں ٹھہر سکتے ہیں۔

٧٤-بَاب الصَّلَاةِ فِي الْكَعْبَة *

٢٥٥-حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ دَخَلَ الْكَعْبَةَ هُوَ وَأُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ الْحَجَبِيُّ وَبِلَالٌ فَأَغْلَقَهَا عَلَيْهِ فَمَكَثَ فِيهَا قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ فَسَأَلْتُ بِلَالًا حِينَ خَرَجَ مَاذَا صَنَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ جَعَلَ عَمُودًا عَنْ يَسَارِهِ وَعَمُودَيْنِ عَنْ يَمِينِهِ وَثَلَاثَةَ أَعْمِدَةٍ وَرَاءَهُ وَكَانَ الْبَيْتُ يَوْمَئِذٍ عَلَى سِتَّةِ أَعْمِدَةٍ ثُمَّ صَلَّى

۷۴۔ کعبے کے اندر جانے کا بیان!

۲۵۵۔ القعنبی، مالک، نافع، عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ داخل ہوئے کعبہ شریف کے اندر اور ان کے ساتھ اسامہ بن زید اور بلال بن رباح اور عثمان بن طلحہ تھے تو دروازہ بند کر لیا اور وہاں ٹھہرے رہے عبداللہ نے کہا میں نے بلال سے پوچھا جب نکلے کیا کیا رسول اللہ ﷺ نے۔ انہوں نے کہا ایک ستون کو بائیں طرف کیا اور دو کو داہنی طرف اور تین ستون پیچھے اور ان دنوں میں خانہ کعبہ چھ ستون پر تھا پھر آپ نے نماز پڑھی (دو رکعتیں (تحیۃ المسجد) داخلی کعبہ میں یہ مستحب ہے کچھ ضرور نہیں ہے)

٢٥٦-حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ الْأَذْرَمِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مَالِكٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ لَمْ يَذْكُرِ السَّوَارِيَ قَالَ ثُمَّ صَلَّى وَبَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ ثَلَاثَةُ أَذْرُعٍ *

۲۵۶۔ عبداللہ بن محمد بن اسحاق الاذرمی، عبدالرحمن بن مہدی، مالک کی روایت میں ستونوں کا ذکر نہیں ہے نماز پڑھی رسول اللہ ﷺ نے قبلے سے تین ہاتھ پیچھے ہٹ کر۔

٢٥٧- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَى حَدِيثِ الْقَعْنَبِيِّ قَالَ وَنَسِيتُ أَنْ أَسْأَلَهُ كَمْ صَلَّى *

۲۵۷۔ عثمان بن ابی شیبہ، ابواسامہ، عبیداللہ، نافع، عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ اس میں یہ ہے کہ عبداللہ نے کہا میں ان سے پوچھنا بھول گیا کہ کتنی رکعتیں پڑھیں۔

٢٥٨-حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ صَفْوَانَ قَالَ قُلْتُ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ كَيْفَ صَنَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حِينَ دَخَلَ الْكَعْبَةَ قَالَ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ *

۲۵۸۔ زہیر بن حرب، جریر، یزید بن ابی زیاد، مجاہد، عبدالرحمن بن صفوان سے روایت ہے کہ میں نے کہا حضرت امیر المومنین عمر فاروق سے کیوں کر کیا رسول اللہ ﷺ نے جب گئے کعبہ کے اندر انہوں نے کہا دو رکعتیں پڑھیں (نووی نے کہا اس کا اسناد ضعیف ہے)۔

٢٥٩-حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ أَبِي الْحَجَّاجِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ أَبَى أَنْ يَدْخُلَ الْبَيْتَ وَفِيهِ الْآلِهَةُ فَأَمَرَ بِهَا فَأُخْرِجَتْ قَالَ فَأُخْرِجَ صُورَةُ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَعِيلَ وَفِي

۲۵۹۔ ابو معمر عبداللہ بن عمرو بن ابی حجاج، عبدالوارث، ایوب، عکرمہ، ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب مکہ میں آئے تو آپ نے انکار کیا کعبے کے اندر جانے سے کیونکہ اس کے اندر بتوں کی تصویریں تھیں آپ نے حکم کیا وہ نکالی گئیں تو ابراہیم اور اسمٰعیل علیہ

أيديهما الأزلام فقال رسول الله ﷺ قاتلهم الله والله لقد علموا ما استقسما بها قط قال ثم دخل البيت فكبر في نواحيه وفي زواياه ثم خرج ولم يصل فيه *

اسلام کی بھی تصویریں نکلیں ان کے ہاتھ میں پانسے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مشرکین پر خدا کی مار قسم خدا کی انہوں نے کبھی پانسے نہیں ڈالے تھے۔ پھر رسول اللہ ﷺ بیت اللہ کے اندر گئے اور تمام کونوں میں تکبیر کہی اور نماز نہ پڑھی۔

تشریح: پانسے ... افعل، لا تفعل، لاشئی ... جب کوئی کام کرنا چاہتے تو ... افعل نکلتا تو ... لا تفعل نکلتا تو ... لاشئی نکلتا تو پھر ... جب تک افعل یا لا تفعل نہ نکلے۔ واللہ اعلم۔

۲۶۰ – حدثنا القعنبي حدثنا عبد العزيز عن علقمة عن أمه عن عائشة أنها قالت كنت أحب أن أدخل البيت فأصلي فيه فأخذ رسول الله ﷺ بيدي فأدخلني في الحجر فقال صلي في الحجر إذا أردت دخول البيت فإنما هو قطعة من البيت فإن قومك اقتصروا حين بنوا الكعبة فأخرجوه من البيت *

۲۶۰۔ القعنبی، عبدالعزیز، علقمہ، ان کی والدہ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ میں کعبہ کے اندر جاکر نماز پڑھنا چاہتی تھی رسول اللہ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑا اور حطیم کے اندر کر دیا اور فرمایا نماز پڑھ حطیم میں جب کعبے کے اندر جانا چاہے کیونکہ حطیم ایک ٹکڑا ہے خانہ کعبہ کا اور تیری قوم قریش نے کوتاہی کی کعبہ بنانے میں تو اس کو بیت اللہ سے نکال دیا۔

تشریح: پھر عبداللہ بن الزبیر نے اپنی خلافت میں حطیم کو کعبے کے اندر کر دیا لیکن حجاج ظالم نے توڑ کر پھر ویسا ہی کر دیا۔

۲۶۱ – حدثنا مسدد حدثنا عبد الله بن داود عن إسمعيل بن عبد الملك عن عبد الله بن أبي مليكة عن عائشة أن النبي ﷺ خرج من عندها وهو مسرور ثم رجع إلي وهو كئيب فقال إني دخلت الكعبة ولو استقبلت من أمري ما استدبرت ما دخلتها إني أخاف أن أكون قد شققت على أمتي *

۲۶۱۔ مسدد، عبداللہ بن داؤد، اسماعیل بن عبدالملک، عبداللہ بن ابی ملیکہ، حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ان کے پاس سے نکلے خوش خوش پھر جب لوٹ کر آئے تو غمگین تھے (حضرت عائشہؓ نے سبب اس کا پوچھا) آپ نے فرمایا میں کعبے کے اندر گیا اگر میں پہلے جانتا جو (بعد میں معلوم ہوا) کہ لوگوں کو کعبے کی داخلی میں بڑی دقت ہوا کرے گی تو میں نہ جاتا مجھے خوف ہے کہیں میری امت کو تکلیف نہ ہو۔ (خوف آپ کا صحیح ہوا اب عوام داخلے کو ضرور سمجھ کر تکلیف اٹھاتے ہیں گرتے پڑتے ہیں مگر ہر طرح سے صدمے اٹھا کر داخلی کرتے ہیں)۔

۲۶۲ – حدثنا ابن السرح وسعيد بن منصور ومسدد قالوا حدثنا سفيان عن منصور الحجبي حدثني خالي عن أمي صفية بنت شيبة قالت سمعت الأسلمية تقول قلت لعثمان ما قال لك رسول الله ﷺ حين دعاك قال قال إني نسيت أن آمرك أن تخمر القرنين فإنه ليس ينبغي أن يكون في البيت شيء يشغل المصلي قال ابن السرح خالي مسافع بن شيبة

۲۶۲۔ ابن السرح، سعید بن منصور، مسدد، سفیان، منصور الحجبی، ان کا ماموں، ان کی والدہ اسلمیہ سے روایت ہے کہ میں نے عثمان بن طلحہ حجبی سے کہا تم سے کیا کہا رسول اللہ ﷺ نے جب تم کو بلایا انہوں نے کہا آپ نے کہا میں بھول گیا تم سے یہ کہنا کہ اس مینڈھے کے سینگ چھپا دو (جو اسماعیل کے ذبح ہوتے وقت جبرئیل لائے تھے سینگ اس کے خانہ کعبہ میں رکھے تھے) کہ کعبہ میں کوئی ایسی چیز نہ رہے جس کی طرف نماز پڑھنے میں خیال ہو تو خشوع میں فرق آئے ابن السرح نے کہا میرے ماموں کا نام مسافع بن شیبہ ہے۔

۷۵ – باب في مال الكعبة *

۷۵۔ کعبے کے مال کا بیان جو وہاں دفن ہے!

٢٦٣–حدّثنا أحمدُ بنُ حنبلٍ حدّثنا عبدُ الرّحمنِ بنُ محمّدٍ المحاربيُّ عن الشّيبانيّ عنْ واصلٍ الأحدبِ عنْ شقيقٍ عنْ شيبةَ يعني ابنَ عثمانَ قالَ قعدَ عمرُ بنُ الخطّابِ رضي اللّه عنهم في مقعدِك الّذي أنتَ فيه فقالَ لا أخرجُ حتّى أقسمَ مالَ الكعبةِ قالَ قلتُ ما أنتَ بفاعلٍ قالَ بلى لأفعلنّ قالَ قلتُ ما أنتَ بفاعلٍ قالَ لمَ قلتُ لأنّ رسولَ اللّه ﷺ قدْ رأى مكانَه وأبو بكرٍ رضي اللّه عنهم وهما أحوجُ منكَ إلى المالِ فلمْ يخرجاهُ فقامَ فخرجَ *

۲۶۳۔احمد بن حنبل، عبدالرحمن بن محمد المحاربی، الشیبانی، واصل الاحدب، شقیق، شیبہ بن عثمان نے کہا جس جگہ تم بیٹھے ہو وہاں حضرت عمرؓ بیٹھے تھے کہنے لگے میں نہ نکلوں گا جب تک کعبے کا مال تقسیم نہ کردوں گا میں نے کہا تم ایسا نہ کروگے انہوں نے کہا کیوں نہیں میں ضرور کروں گا میں نے کہا نہیں نہ کروگے انہوں نے کہا کیوں میں نے کہا اس لئے کہ رسول اللہ ﷺ اور ابوبکرؓ نے اس مال کا مقام دیکھا اور ان کو تم سے زیادہ مال کی احتیاج تھی پر انہوں نے اس کو نہ چھیڑا عمر یہ سن کر نکل آئے۔

تشریح: بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ وہ مال اللہ جل جلالہ نے حضرت مہدی علیہ السلام کے لئے رکھ چھوڑا ہے۔

٢٦٤–حدّثنا حامدُ بنُ يحيى حدّثنا عبدُ اللّهِ بنُ الحارثِ عنْ محمّدِ بنِ عبدِ اللّهِ بنِ إنسانَ الطّائفيِّ عنْ أبيهِ عنْ عروةَ بنِ الزّبيرِ عنِ الزّبيرِ قالَ لمّا أقبلْنا معَ رسولِ اللّهِ ﷺ منْ ليّةَ حتّى إذا كنّا عندَ السّدرةِ وقفَ رسولُ اللّهِ ﷺ في طرفِ القرنِ الأسودِ حذوَها فاستقبلَ نخبًا ببصرِهِ و قالَ مرّةً واديَهُ ووقفَ حتّى اتّقفَ النّاسُ كلُّهمْ ثمّ قالَ إنّ صيدَ وجٍّ وعضاهَهُ حرامٌ محرّمٌ للّهِ وذلكَ قبلَ نزولِهِ الطّائفَ وحصارِهِ لثقيفٍ *

۲۶۴۔حامد بن یحییٰ، عبداللہ بن الحارث، محمد بن عبداللہ بن انسان الطائفی، عبداللہ، عروہ بن الزبیر، زبیر سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ لیا (ایک موضع کا نام ہے) سے آئے جب بیری کے درخت کے پاس پہنچے تو رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے قرن اسود (ایک پہاڑ ہے حجاز میں) کے کنارے پر اس کے مقابل اور نخب (ایک موضع کا نام ہے) کی طرف دیکھا آنکھ اٹھا کر یا اس کی وادی کی طرف اور آپ ٹھہر گئے لوگ بھی ٹھہر گئے بعد اس کے فرمایا کہ صید وج (ایک مقام کا نام ہے) اور اس کے درخت حرم ہیں حرام کئے گئے ہیں اور یہ طائف جانے سے پہلے تھا اور ثقیف کے محاصرے سے بھی پہلے تھا۔

٧٦–باب في إتيانِ المدينةِ *

۷۶۔مدینے میں آنے کا بیان!

٢٦٥–حدّثنا مسدّدٌ حدّثنا سفيانُ عنِ الزّهريِّ عنْ سعيدِ بنِ المسيّبِ عنْ أبي هريرةَ عنِ النّبيِّ ﷺ قالَ لا تشدُّ الرّحالُ إلّا إلى ثلاثةِ مساجدَ مسجدِ الحرامِ ومسجدي هذا والمسجدِ الأقصى *

۲۶۵۔مسدد، سفیان، زہری، سعید بن المسیب، ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نہ باندھے جائیں کجاوے (سفر نہ کیا جاوے) مگر تین مسجدوں کی طرف ایک مسجد حرام دوسری میری یہ مسجد (یعنی مسجد مدینہ) تیسری مسجد اقصیٰ (بیت المقدس) کیونکہ باقی سب مسجد فضیلت میں برابر ہیں سفر کرنے کی کیا ضرورت ہے۔

٧٧–باب في تحريمِ المدينةِ *

۷۷۔مدینہ کے حرم کا بیان!

٢٦٦–حدّثنا محمّدُ بنُ كثيرٍ أخبرَنا سفيانُ عنِ الأعمشِ عنْ إبراهيمَ التّيميِّ عنْ أبيهِ عنْ عليٍّ رضي اللّه عنهم قالَ ما كتبْنا عنْ رسولِ اللّهِ ﷺ إلّا القرآنَ وما في هذهِ الصّحيفةِ قالَ قالَ رسولُ اللّهِ ﷺ المدينةُ حرامٌ ما بينَ عائرٍ إلى ثورٍ فمنْ أحدثَ حدثًا أوْ آوى محدثًا فعليهِ لعنةُ اللّهِ والملائكةِ والنّاسِ أجمعينَ لا يقبلُ منهُ عدلٌ ولا صرفٌ وذمّةُ المسلمينَ

۲۶۶۔محمد بن کثیر، سفیان، الاعمش، ابراہیم التیمی، ان کے والد، حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ سے نہیں لکھا سوائے قرآن کے اور اس صحیفے کے (وہ صحیفہ ایک ورق تھا جس میں دیت کے احکام تھے حضرت علیؓ کی تلوار کے نیام میں رہا کرتا) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مدینہ حرام ہے عائر سے ثور تک (عائر ثور دونوں پہاڑ ہیں مدینے کے اطراف میں) جو شخص مدینے میں کوئی نئی بات نکالے یا

واحدةٌ يسعى بها أدناهم فمن أخفر مسلما فعليه لعنة الله والملائكة والناس أجمعين لا يقبل منه عدلٌ ولا صرفٌ ومن والى قوما بغير إذن مواليه فعليه لعنة الله والملائكة والناس أجمعين لا يقبل منه عدلٌ ولا صرفٌ

کی بات نکالنے والے کو جگہ دیوے (بدعت نکالے یا بدعتی کو جگہ دیوے) تو اس پر لعنت ہے اللہ کی اور فرشتوں کی اور سب لوگوں کی نہ قبول ہوگا اس کا فرض اور نفل نہ مسلمانوں کا ایک ہے جب ان میں سے ایک ادنیٰ شخص نے کسی کافر کو پناہ دی اور دوسرے نے اس کی پناہ کو توڑا تو اس پر لعنت ہے اللہ کی اور فرشتوں کی اور لوگوں کی اور نہ قبول ہوگا اس کا فرض اور نفل اور جو کوئی ولا کرے کسی قوم سے بغیر اذان اپنے موالی کے (یعنی دوستی کرے کسی قوم سے بغیر اذن اپنے دوستوں کے یا غلام اپنی آزادی کو کسی اور قوم کی نسبت کرے بے اجازت اپنے مولیٰ کے) اس پر لعنت ہے اللہ کی اور فرشتوں کی اور لوگوں کی نہ قبول ہوگا اس کا فرض اور نفل۔

٢٦٧-حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَبِي حَسَّانَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُم فِي هَذِهِ الْقِصَّةِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا يُخْتَلَى خَلَاهَا وَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهَا وَلَا تُلْتَقَطُ لُقَطَتُهَا إِلَّا لِمَنْ أَشَادَ بِهَا وَلَا يَصْلُحُ لِرَجُلٍ أَنْ يَحْمِلَ فِيهَا السِّلَاحَ لِقِتَالٍ وَلَا يَصْلُحُ أَنْ يُقْطَعَ مِنْهَا شَجَرَةٌ إِلَّا أَنْ يَعْلِفَ رَجُلٌ بَعِيرَهُ *

۲۶۷۔ ابن المثنیٰ' عبدالصمد' ہمام' قتادہ' ابی حسان' حضرت علی سے روایت ہے اس قصے میں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نہ کاٹی جائے گی گھاس مدینے کی اور نہ بھگایا جائے گا جانور وہاں کا شکار کے واسطے اور نہیں اٹھایا جائے گا لقطہ وہاں کا مگر وہ شخص اٹھائے جو اس کو بتا دے لوگوں کو اور کسی شخص کو درست نہیں کہ وہاں ہتھیار اٹھائے لڑائی کے واسطے اور کسی کو درست نہیں کہ وہاں کا درخت کاٹے مگر اپنے اونٹ کے چارے کے واسطے۔

٢٦٨-حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ أَنَّ زَيْدَ بْنَ الْحُبَابِ حَدَّثَهُمْ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ كِنَانَةَ مَوْلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ عَدِيِّ بْنِ زَيْدٍ قَالَ حَمَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كُلَّ نَاحِيَةٍ مِنَ الْمَدِينَةِ بَرِيدًا بَرِيدًا لَا يُخْبَطُ شَجَرُهُ وَلَا يُعْضَدُ إِلَّا مَا يُسَاقُ بِهِ الْجَمَلُ *

۲۶۸۔ محمد بن العلاء' زید بن الحباب' سلیمان بن کنانہ مولیٰ عثمان بن عفان' عبداللہ بن ابی سفیان' عدی بن زید سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مدینے کی ہر طرف ایک ایک برید (برید دو فرسخ یا چار فرسخ کا ہوتا ہے) محفوظ کر دیا کہ وہاں کا درخت نہ کاٹا جائے اور پتے نہ توڑے جائیں مگر اونٹ کے چارے کے واسطے (بقدر ضرورت لینا درست ہے)۔

٢٦٩-حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ يَعْنِي ابْنَ حَازِمٍ حَدَّثَنِي يَعْلَى بْنُ حَكِيمٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ قَالَ رَأَيْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ أَخَذَ رَجُلًا يَصِيدُ فِي حَرَمِ الْمَدِينَةِ الَّذِي حَرَّمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَسَلَبَهُ ثِيَابَهُ فَجَاءَ مَوَالِيهِ فَكَلَّمُوهُ فِيهِ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ حَرَّمَ هَذَا الْحَرَمَ وَقَالَ مَنْ أَخَذَ أَحَدًا يَصِيدُ فِيهِ فَلْيَسْلُبْهُ ثِيَابَهُ فَلَا أَرُدُّ عَلَيْكُمْ طُعْمَةً أَطْعَمَنِيهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَلَكِنْ إِنْ شِئْتُمْ دَفَعْتُ إِلَيْكُمْ ثَمَنَهُ *

۲۶۹۔ ابو سلمہ' جریر بن حازم' یعلی بن حکیم' سلیمان بن ابی عبداللہ سے روایت ہے کہ میں نے دیکھا سعد بن ابی وقاص نے ایک شخص کو پکڑا مدینہ حرم میں جو شکار کرتا تھا رسول اللہ ﷺ نے جس کو حرام ٹھہرایا تھا یعنی مدینہ کی بزرگی کے سبب سے وہاں کے حرم کا شکار حرام ہے تو سعد نے اس کے کپڑے چھین لئے اس میں اس شخص کے لوگ آکر سعد سے گفتگو کرنے لگے سعد نے جواب دیا کہ رسول اللہ ﷺ نے حرام ٹھہرایا ہے اس حرم کو اور فرمایا جو شخص شکاری کو پکڑے تو اس کا اسباب چھین لے اور میں تم کو ہرگز وہ سامان نہ دوں گا جو رسول اللہ ﷺ نے مجھے دیا ہے البتہ اگر تم چاہو تو اس کی قیمت دے دوں گا۔

تشریح : ... توڑنے والے کا اس کو ... اکثر علماء کا یہی قول ہے اور بعض کے نزدیک مندوب ہے۔

اکثر علماء کے نزدیک مدینے کے حرم سے درخت کاٹنے میں کفارہ نہیں ہے اور بعض کے نزدیک جزا ہے۔

٢٧٠ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ صَالِحٍ مَوْلَى التَّوْأَمَةِ عَنْ مَوْلًى لِسَعْدٍ أَنَّ سَعْدًا وَجَدَ عَبِيدًا مِنْ عَبِيدِ الْمَدِينَةِ يَقْطَعُونَ مِنْ شَجَرِ الْمَدِينَةِ فَأَخَذَ مَتَاعَهُمْ وَقَالَ يَعْنِي لِمَوَالِيهِمْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَنْهَى أَنْ يُقْطَعَ مِنْ شَجَرِ الْمَدِينَةِ شَيْءٌ وَقَالَ مَنْ قَطَعَ مِنْهُ شَيْئًا فَلِمَنْ أَخَذَهُ سَلَبُهُ *

۲۷۰۔ عثمان بن ابی شیبہ، یزید بن ہارون، ابن ابی ذئب، صالح توامہ کے آزاد کردہ غلام سعد کے غلام سے روایت ہے کہ سعد نے مدینے میں ایک غلام کو درخت کاٹتے دیکھا انہوں نے اس کا اسباب چھین لیا اور اس کے مالکوں سے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ منع کرتے تھے مدینے کے درخت کاٹنے کو اور فرماتے تھے جو کوئی کاٹے پھر اس کو کوئی پکڑے تو اس کا اسباب چھین لے۔

٢٧١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَفْصٍ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ أَخْبَرَنِي خَارِجَةُ بْنُ الْحَارِثِ الْجُهَنِيُّ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا يُخْبَطُ وَلَا يُعْضَدُ حِمَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَلَكِنْ يُهَشُّ هَشًّا رَفِيقًا *

۲۷۱۔ محمد بن حفص، ابو عبدالرحمن القطان، محمد بن خالد، خارجہ بن الحارث الجہنی، جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مدینے کے حرم میں سے پتے نہ توڑے جائیں نہ درخت کاٹے جائیں مگر نرمی سے جھاڑ لئے جائیں پتے۔

٢٧٢ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى ح حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنِ ابْنِ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَأْتِي قُبَاءَ مَاشِيًا وَرَاكِبًا زَادَ ابْنُ نُمَيْرٍ وَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ *

۲۷۲۔ مسدد، یحییٰ (دوسری سند) عثمان بن ابی شیبہ، ابن نمیر، عبیداللہ، نافع، عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مسجد قبا میں پیدل اور سوار ہو کر آیا کرتے (ہفتے کے دن) اور دو رکعتیں (نفل) پڑھتے۔

٧٨ - بَاب زِيَارَةِ الْقُبُورِ *

۷۸۔ قبروں کی زیارت کا بیان!

٢٧٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ حَدَّثَنَا الْمُقْرِئُ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ عَنْ أَبِي صَخْرٍ حُمَيْدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قُسَيْطٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَا مِنْ أَحَدٍ يُسَلِّمُ عَلَيَّ إِلَّا رَدَّ اللَّهُ عَلَيَّ رُوحِي حَتَّى أَرُدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ *

۲۷۳۔ محمد بن عوف، المقری، حیوۃ، ابی صخر، حمید بن زیاد، یزید بن عبداللہ بن قسیط، ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو کوئی مجھ پر سلام بھیجتا ہے تو اللہ مجھے خبر کر دیتا ہے میں اس کے سلام کا جواب دیتا ہوں۔

٢٧٤ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قَرَأْتُ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نَافِعٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَجْعَلُوا بُيُوتَكُمْ قُبُورًا وَلَا تَجْعَلُوا قَبْرِي عِيدًا وَصَلُّوا عَلَيَّ فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ تَبْلُغُنِي حَيْثُ كُنْتُمْ *

۲۷۴۔ احمد بن صالح، عبداللہ بن نافع، ابن ابی ذئب، سعید المقبری، ابوہریرہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے مت بناؤ اپنے گھروں کو قبروں جیسے (قبروں میں کوئی نماز نہیں پڑھتا ویسے ہی کہیں گھروں میں بھی نماز پڑھنا چھوڑ دو) اور مت بناؤ میری قبر کو عید (کہ ایک وقت معین پر لوگ وہاں جمع ہوا کریں اس سے عرس کی ممانعت ثابت ہوئی) البتہ درود بھیجو مجھ پر جہاں تم ہو گے درود تمہارا مجھے پہنچ جائے گا۔

٢٧٥ - حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْنٍ الْمَدَنِيُّ أَخْبَرَنِي دَاوُدُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ

۲۷۵۔ حامد بن یحییٰ، محمد بن معن المدنی، داؤد بن خالد، ربیعہ بن ابی عبدالرحمن، ربیعہ بن الہدیر نے کہا کہ میں نے طلحہ بن عبیداللہ کو کبھی

ربيعة يعني ابن الهدير قال ما سمعت طلحة بن عبيد الله يحدث عن رسول الله ﷺ حديثا قط غير حديث واحد قال قلت وما هو قال خرجنا مع رسول الله ﷺ يريد قبور الشهداء حتى إذا أشرفنا على حرة واقم فلما تدلينا منها وإذا قبور بمحنية قال قلنا يا رسول الله أقبور إخواننا هذه قال قبور أصحابنا فلما جئنا قبور الشهداء قال هذه قبور إخواننا *

رسول اللہ ﷺ سے کوئی حدیث روایت کرتے نہ سنا سوا ایک حدیث کے ربیعہ بن ابی عبدالرحمن نے کہا وہ حدیث کیا ہے ربیعہ بن ابی ہدیر نے کہا وہ یہ ہے طلحہ نے کہا ہم نکلے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شہیدوں کی قبروں کی طرف جب ہم چڑھے حرہ واقم پر (ایک ٹیلہ کا نام ہے) جب اس پر سے اترے تو گھاٹی مراد ہے وہاں کی قبریں تھیں ہم نے کہا یا رسول اللہ ﷺ یہ ہمارے بھائیوں کی قبریں ہیں آپ نے فرمایا یہ قبریں ہمارے لوگوں کی ہیں جب شہیدوں کی قبروں پر پہنچے تو آپ نے فرمایا یہ قبریں ہمارے بھائیوں کی ہیں۔

٢٧٦ - حدثنا القعنبي عن مالك عن نافع عن عبد الله بن عمر أن رسول الله ﷺ أناخ بالبطحاء التي بذي الحليفة فصلى بها فكان عبد الله بن عمر يفعل ذلك *

۲۷۶۔ القعنبی' مالک نافع' عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اونٹ اپنا بٹھایا بطحا میں جو ذوالحلیفہ میں تھا پھر وہاں نماز پڑھی عبداللہ بن عمر بھی ایسا ہی کرتے۔

٢٧٧ - حدثنا القعنبي قال قال مالك لا ينبغي لأحد أن يجاوز المعرس إذا قفل راجعا إلى المدينة حتى يصلي فيها ما بدا له لأنه بلغني أن رسول الله ﷺ عرس به قال أبو داود سمعت محمد بن إسحق المدني قال المعرس على ستة أميال من المدينة *

۲۷۷۔ القعنبی' امام مالک نے کہا کہ جب کوئی شخص مدینے کو لوٹ کر آوے اور معرس پر پہنچے (معرس وہ مقام ہے مدینے سے چھ میل کے فاصلے پر جہاں رسول اللہ ﷺ رات کو ٹھہرے تھے) تو وہاں ٹھہرے اور نماز پڑھے جتنا جی چاہے کیونکہ مجھے پہنچا کہ رسول اللہ ﷺ نے تعریس کی وہاں (تعریس کہتے ہیں مسافر کے اترنے کو آخر رات میں ذرا آرام اور سونے کے واسطے)

تشریح ۱۔ یعنی مدینے سے نکل کر ذوالحلیفہ میں پہنچتے تو اونٹ بٹھاتے نماز پڑھتے۔

بسم اللّٰہ الرّحمٰن الرّحیم

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

كِتَابُ النِّكَاحِ *

شروع ہوئی کتاب نکاح کی!

٧٩-بَاب التَّحْرِيضِ عَلَى النِّكَاحِ *

٧٩۔ نکاح پر رغبت دلانے کا بیان!

تشریح: نکاح کرنا مسنون ہے اکثر علماء کے نزدیک جب نفقہ پر قدرت رکھتا ہو اور بعضوں کے نزدیک ضرورت کے وقت واجب یا فرض ہے۔ نکاح کے فوائد بہت ہیں منجملہ ان کے شہوت کو بند رکھنا ہے ... اور اولاد صالح کا پیدا ہونا ... اگر یہ فائدے بالکل نہ ہوں تو نکاح بے سود ہے۔

٢٧٨-حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ إِنِّي لَأَمْشِي مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ بِمِنًى إِذْ لَقِيَهُ عُثْمَانُ فَاسْتَخْلَاهُ فَلَمَّا رَأَى عَبْدُ اللَّهِ أَنْ لَيْسَتْ لَهُ حَاجَةٌ قَالَ لِي تَعَالَ يَا عَلْقَمَةُ فَجِئْتُ فَقَالَ لَهُ عُثْمَانُ أَلَا نُزَوِّجُكَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ بِجَارِيَةٍ بِكْرٍ لَعَلَّهُ يَرْجِعُ إِلَيْكَ مِنْ نَفْسِكَ مَا كُنْتَ تَعْهَدُ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ لَئِنْ قُلْتَ ذَاكَ لَقَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ مِنْكُمْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ *

٢٧٨۔ عثمان بن ابی شیبہ جریر اعمش ابراہیم علقمہ سے روایت ہے کہ میں عبداللہ بن مسعود کے ساتھ منیٰ میں جاتا تھا اتنے میں ان کو حضرت عثمانؓ ملے اور اکیلے میں باتیں کرنا چاہیں (عبداللہ بن مسعود سے یہ کہنا چاہتے تھے کہ تم ایک نکاح کر لو) جب عبداللہ نے دیکھا کہ نکاح کی کوئی ضرورت نہیں ہے تو مجھ سے کہا اے علقمہ آؤ (یعنی نکاح کی گفتگو منظور ہوئی تو تخلیہ کرتے جب اس کی حاجت ہی نہیں تو خلوت کیا ضرور ہے) میں آیا اس وقت حضرت عثمانؓ نے کہا اے ابا عبدالرحمٰن کہا ہم تمہارا نکاح ایک باکرہ چھوکری سے نہ کریں جو گئی ہوئی قوت تمہاری پھر پھیر لاوے عبداللہ بن مسعود نے کہا تم ایسا کہتے ہو میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ فرماتے تھے جو شخص تم میں سے نکاح کی طاقت رکھتا (یعنی پڑا روٹی اور مہر دے سکے) وہ نکاح کرے کیونکہ نکاح آنکھ کو خوب نیچے رکھتا ہے اور شرمگاہ کو (زنا) سے بچاتا ہے جو شخص تم میں سے نکاح کی طاقت نہ رکھے وہ روزے رکھے کیونکہ روزہ اس کے لئے خصی کرنا ہے (شہوت کو کم کر دے گا)۔

٨٠-بَاب مَا يُؤْمَرُ بِهِ مِنْ تَزْوِيجِ ذَاتِ الدِّينِ *

٨٠۔ دیندار عورت سے نکاح کرنا مقدم ہے!

٢٧٩-حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ تُنْكَحُ النِّسَاءُ لِأَرْبَعٍ لِمَالِهَا وَلِحَسَبِهَا وَلِجَمَالِهَا وَلِدِينِهَا فَاظْفَرْ بِذَاتِ الدِّينِ تَرِبَتْ يَدَاكَ *

٢٧٩۔ مسدد یحییٰ بن سعید عبیداللہ سعید بن ابی سعید ابو سعید ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نکاح کیا جاتا ہے عورت کا چار سبب سے اس کے مال کے سبب سے اور اس کے حسب نسب کے سبب سے اور اس کی خوب صورتی کے سبب سے اور اس کی دینداری کے سبب سے ہو تو دیندار عورت کو طلب کر تیرے ہاتھوں میں خاک اگر تو نے دیندار کو چھوڑا۔

تشریح: یعنی دستور ہے کہ عورت کے نکاح کی رغبت انہیں چار چیزوں کے سبب سے ہوتی ہے سو فرمایا دیندار نیک بخت عورت کو سب پر مقدم رکھ کہ زندگی آرام سے ہوگی اور مال اور حسب نسب اور خوب صورتی پر ایک نظر نہ کرنا کہ اکثر دھوکا ہوتا ہے اور اس کی بدخوئی کے سبب سے زندگی تلخ ہو جاتی ہے بقول سعدی شعر: زن بد در سرائے مرد نکو ۔ ہم دریں عالم ست دوزخ او ۔ اور اگر دینداری کے ساتھ مال اور نسب اور جمال بھی ہو تو سبحان اللہ نور علی نور۔

٨١-بَاب فِي تَزْوِيجِ الْأَبْكَارِ *

٨١۔ کنواری لڑکیوں سے نکاح کرنا!

۲۸۰–حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ أَخْبَرَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَتَزَوَّجْتَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ بِكْرًا أَمْ ثَيِّبًا فَقُلْتُ ثَيِّبًا قَالَ أَفَلَا بِكْرٌ تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ قَالَ أَبُو دَاوُد كَتَبَ إِلَيَّ حُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ الْمَرْوَزِيُّ

۲۸۰۔ احمد بن حنبل' ابو معاویہ' اعمش' سالم بن ابی الجعد' جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ کو فرمایا کیا تو نے نکاح کیا ہے میں نے کہا ہاں آپ نے فرمایا کنواری سے یا بیوہ سے میں نے کہا بیوہ سے آپ نے فرمایا تو نے کنواری سے کیوں نہ نکاح کیا تو اس سے کھیلتا وہ تجھ سے کھیلتی امام ابوداؤد نے کہا حسین بن حریث مروزی نے میری طرف لکھا۔

تشریح:۔ یعنی کمال الفت اور بے تکلفی ہوتی مذاق رہتا کیونکہ بیوہ عورت کے قلب کو خاوند سے اس قدر کوئی تعلق نہیں رہتا جیسے کنواری کو وہ تو سوا اپنے خاوند کے کسی کو جانتی ہی نہیں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اپنی بیوی سے کھیل کود بھی پیار درست ہے۔ (علامہ)

۲۸۱–حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ عُمَارَةَ ابْنِ أَبِي حَفْصَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ إِنَّ امْرَأَتِي لَا تَمْنَعُ يَدَ لَامِسٍ قَالَ غَرِّبْهَا قَالَ أَخَافُ أَنْ تَتْبَعَهَا نَفْسِي قَالَ فَاسْتَمْتِعْ بِهَا *

۲۸۱۔ الفضل بن موسیٰ' الحسین بن واقد' عمارہ بن ابی حفصہ' عکرمہ' عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ ایک شخص آیا رسول اللہ ﷺ کے پاس اور کہا یا رسول اللہ ﷺ میری عورت کسی ہاتھ لگانے والے کو نہیں روکتی (یعنی ہر ایک سے راضی ہو جاتی ہے زنا پر) آپ نے فرمایا اس کو طلاق دے دے وہ بولا مجھے ڈر ہے کہیں میرا دل اس سے لگا نہ رہے آپ نے فرمایا تو رہنے دے اسے۔

تشریح:۔ اس حدیث کو ابن جوزی نے موضوع کہا ہے لیکن رواۃ اس کے ثقہ ہیں پر اشکال یہ ہے کہ باوصف معلوم زنا اور بدکاری کے آپ اس عورت کو رکھنے کا حکم کیوں کرتے اسی واسطے بعضوں نے ہاتھ لگانے والے کو ہاتھ نہ روکنے سے یہ مراد رکھی ہے کہ گھر لٹادے یعنی جو مانگے اس کو دے دیتی ہے واللہ اعلم۔

۲۸۲–حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا مُسْتَلِمُ بْنُ سَعِيدٍ ابْنَ أُخْتِ مَنْصُورِ بْنِ زَاذَانَ عَنْ مَنْصُورٍ يَعْنِي ابْنَ زَاذَانَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ إِنِّي أَصَبْتُ امْرَأَةً ذَاتَ حَسَبٍ وَجَمَالٍ وَإِنَّهَا لَا تَلِدُ أَفَأَتَزَوَّجُهَا قَالَ لَا ثُمَّ أَتَاهُ الثَّانِيَةَ فَنَهَاهُ ثُمَّ أَتَاهُ الثَّالِثَةَ فَقَالَ تَزَوَّجُوا الْوَدُودَ الْوَلُودَ فَإِنِّي مُكَاثِرٌ بِكُمُ الْأُمَمَ

۲۸۲۔ احمد بن ابراہیم' یزید بن ہارون' مسلم بن سعید بن اخت' منصور' زاذان' منصور بن زاذان' معاویہ بن قرۃ' معقل بن یسار سے روایت ہے کہ ایک شخص آیا رسول اللہ ﷺ کے پاس اور بولا مجھے ایک عورت ملی ہے جو نہایت خوب صورت اور شریف ہے مگر اس کی اولاد نہیں ہوتی کیا میں اس سے نکاح کروں آپ نے فرمایا نہیں پھر وہ دوسری بار آیا آپ نے فرمایا نہیں پھر تیسری بار آیا تو آپ نے فرمایا نکاح کرو چاہنے والی محبت کرنے والی بہت جننے والی عورت سے کیونکہ میں اپنی امت کو بڑھانے والا ہوں تمہاری وجہ سے۔

۸۲–بَاب فِي قَوْلِهِ تَعَالَى (الزَّانِي لَا يَنْكِحُ إِلَّا زَانِيَةً)

۸۲۔ بدکار عورت سے نہیں نکاح کرتا مگر بدکار مرد!

۲۸۳–حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ التَّيْمِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْأَخْنَسِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ مَرْثَدَ بْنَ أَبِي مَرْثَدٍ الْغَنَوِيَّ كَانَ يَحْمِلُ الْأَسَارَى بِمَكَّةَ وَكَانَ بِمَكَّةَ بَغِيٌّ يُقَالُ لَهَا عَنَاقُ وَكَانَتْ صَدِيقَتَهُ قَالَ جِئْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَنْكِحُ عَنَاقَ قَالَ فَسَكَتَ عَنِّي فَنَزَلَتْ (وَالزَّانِيَةُ لَا يَنْكِحُهَا إِلَّا زَانٍ أَوْ مُشْرِكٌ) فَدَعَانِي

۲۸۳۔ ابراہیم بن محمد التیمی' یحییٰ' عبداللہ بن الاخنس' عمرو بن شعیب' شعیب' عبداللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے کہ مرثد بن ابی مرثد قیدیوں کو لے کر مکے میں جایا کرتا وہاں ایک عورت بدکار رہتی تھی جس کا نام عناق تھا وہ اس کی آشنا تھی تو مرثد نے کہا میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہا یا رسول اللہ ﷺ کیا میں عناق سے نکاح کروں آپ چپ ہو رہے پھر یہ آیت اتری.. والزانية لاينكحها الا

فقرأها علي وقال لا تنكحها

زانی اور مشرک۔ یعنی زانیہ (بدکار عورت) سے وہی نکاح کرتا ہے جو خود زانی بدکار اور مشرک ہو۔ آپ نے یہ آیت پڑھ کر مجھے منع اور فرمایا مت نکاح کر اس سے۔

تشریح: یعنی جس عورت کی بدکاری ثابت ہو جائے اس سے نکاح نہ کرے جب تک وہ توبہ نہ کرے۔

٢٨٤–حدثنا مسدد وأبو معمر قال حدثنا عبد الوارث عن حبيب حدثني عمرو بن شعيب عن سعيد المقبري عن أبي هريرة قال قال رسول الله ﷺ لا ينكح الزاني المجلود إلا مثله و قال أبو معمر حدثني حبيب المعلم عن عمرو بن شعيب *

۲۸۴۔ مسدد' ابو معمر' عبدالوارث' حبیب' عمرو بن شعیب' سعید المقبری' ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو شخص زانی کوڑے کھایا ہوا ہو وہ نہ نکاح کرے مگر اسی قسم کی عورت سے۔ ابو معمر نے کہا روایت کیا حبیب المعلم نے عمرو بن شعیب سے۔

٨٣–باب في الرجل يعتق أمته ثم يتزوجها *

۸۳۔ اپنی لونڈی کو آزاد کر کے پھر اس کے ساتھ نکاح کرنے کا بیان!

٢٨٥–حدثنا هناد بن السري حدثنا عبثر عن مطرف عن عامر عن أبي بردة عن أبي موسى قال قال رسول الله ﷺ من أعتق جاريته وتزوجها كان له أجران *

۲۸۵۔ ہناد بن السری' عبثر' مطرف' عامر' ابی بردہ' ابو موسیٰ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے اپنی لونڈی کو آزاد کر کے اس کے ساتھ نکاح کیا اس کے لئے دونا ثواب ہے۔

٢٨٦–حدثنا عمرو بن عون أخبرنا أبو عوانة عن قتادة وعبد العزيز بن صهيب عن أنس بن مالك أن النبي ﷺ أعتق صفية وجعل عتقها صداقها *

۲۸۶۔ عمرو بن عون' ابو عوانہ' قتادہ' عبدالعزیز بن صہیب' حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے صفیہ کو آزاد کر کے ان سے نکاح کر لیا اور یہی آزادی مہر قرار پائی۔

٨٤–باب يحرم من الرضاعة ما يحرم من النسب *

۸۴۔ دودھ پلانے سے ویسے ہی حرمت ہوتی ہے جیسے نسب سے

٢٨٧–حدثنا عبد الله بن مسلمة عن مالك عن عبد الله بن دينار عن سليمان بن يسار عن عروة عن عائشة زوج النبي ﷺ أن النبي ﷺ قال يحرم من الرضاعة ما يحرم من الولادة *

۲۸۷۔ عبداللہ بن مسلمہ' مالک' عبداللہ بن دینار' سلیمان بن یسار' عروہ' حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دودھ پینا نکاح کو حرام کرتا ہے جیسے پیدائش کا رشتہ حرام کرتا ہے۔

تشریح: یعنی جہاں جہاں نسب کے سبب نکاح درست نہیں وہاں دودھ پینے کی جہت سے بھی نکاح درست نہیں جیسے ماں اور بہن سے نکاح حرام ہے ویسے دایہ کی بیٹی سے بھی نکاح منع ہے اسی طرح اور بھی قیاس کر لینا چاہیے دودھ پلانے سے بڑا حق ہے دایہ اور اس کے لوگوں سے سلوک کرنا سنت ہے۔

٢٨٨–حدثنا عبد الله بن محمد النفيلي حدثنا زهير عن هشام بن عروة عن عروة عن زينب بنت أم سلمة عن أم سلمة أن أم حبيبة قالت يا رسول الله هل لك في أختي قال فأفعل ماذا قالت فتنكحها قال أختك قالت نعم قال أوتحبين ذلك قالت لست بمخلية بك وأحب من شركني في خير

۲۸۸۔ عبداللہ بن محمد النفیلی' زہیر' ہشام بن عروہ' عروہ' زینب بنت ام سلمہ' ام سلمہ' ام حبیبہؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ آپ کو میری بہن سے رغبت ہے فرمایا تو کیا کروں ام حبیبہؓ نے کہا نکاح کر لیجئے آپ نے فرمایا تمہاری بہن سے؟ ام حبیبہؓ نے کہا ہاں۔ آپ نے فرمایا تم کو یہ منظور ہے ام حبیبہؓ نے کہا میں اکیلی

أختي قال فإنها لا تحل لي قالت فوالله لقد أخبرت أنك تخطب دُرّة أو ذُرّة شك زهير بنت أبي سلمة قال بنت أم سلمة قالت نعم قال أما والله لو لم تكن ربيبتي في حجري ما حلت لي إنها ابنة أخي من الرضاعة أرضعتني وأباها ثويبة فلا تعرضن علي بناتكن ولا أخواتكن *

تو آپ کے پاس نہیں ہوں (یعنی اکلوتی بی بی تھوڑی ہوں کہ سوت کا آنا مجھے ناگوار گزرے) تو جتنے لوگ میرے ساتھ شریک ہوں بہتر ہیں میں ان سب میں اپنی بہن کا شریک ہونا پسند کرتی ہوں آپ نے فرمایا وہ مجھے حلال نہیں ہو سکتی (کیونکہ ایک بہن نکاح میں موجود ہے) ام حبیبہؓ نے کہا قسم خدا کی مجھے معلوم ہوا آپ نے پیام دیا ہے درہ یا ذرہ کا جو ابو سلمہ کی بیٹی ہے آپ نے فرمایا ام سلمہ کی بیٹی ام حبیبہ نے کہا ہاں آپ نے فرمایا وہ تو میری ربیبہ ہے اگر ربیبہ بھی نہ ہوتی تو میرے رضاعی کی بیٹی ہے مجھے اور ابو سلمہ کے باپ کو ثویبہ نے دودھ پلایا ہے تو مت ذکر کرو میرے سامنے اپنی بیٹیوں اور بہنوں کا۔

٨٥-بَاب فِي لَبَنِ الْفَحْلِ *

۸۵۔ مرد سے دودھ کا ناتا!

٢٨٩-حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ الْعَبْدِيُّ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ أَفْلَحُ بْنُ أَبِي الْقُعَيْسِ فَاسْتَتَرْتُ مِنْهُ قَالَ تَسْتَتِرِينَ مِنِّي وَأَنَا عَمُّكِ قَالَتْ قُلْتُ مِنْ أَيْنَ قَالَ أَرْضَعَتْكِ امْرَأَةُ أَخِي قَالَتْ إِنَّمَا أَرْضَعَتْنِي الْمَرْأَةُ وَلَمْ يُرْضِعْنِي الرَّجُلُ فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَحَدَّثْتُهُ فَقَالَ إِنَّهُ عَمُّكِ فَلْيَلِجْ عَلَيْكِ *

۲۸۹۔ محمد بن کثیر العبدی' سفیان' ہشام بن عروہ' عروہ' حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ افلح بن ابی القعیس میرے پاس آئے وہ حضرت عائشہؓ کے چچا تھے (دودھ کے ناتے کے) تو میں نے دودھ پلانا شروع کیا انہوں نے کہا تو مجھ سے پردہ کرتی ہے میں تو تیرا چچا ہوں میں نے جواب دیا کیونکر۔ تو انہوں نے کہا میری بھاوج نے تجھ کو دودھ پلایا ہے میں نے جواب دیا کہ عورت نے دودھ پلایا کچھ مرد نے دودھ نہیں پلایا اتنے میں رسول اللہ ﷺ آئے تو یہ قصہ حضرت کے سامنے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بے شک وہ تیرا چچا ہے شوق سے تیرے پاس آئے۔

تشریح:۔ معلوم ہوا کہ جیسی حرمت دودھ پینے کی دودھ پلانے والی عورت کی طرف سے ثابت ہوتی ہے ویسی ہی اس کے خاوند کی طرف سے ہوتی ہے۔

٨٦-بَاب فِي رِضَاعَةِ الْكَبِيرِ *

۸۶۔ بڑا آدمی اگر دودھ پیے!

٢٩٠-حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ الْمَعْنَى وَاحِدٌ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا رَجُلٌ قَالَ حَفْصٌ فَشَقَّ ذَلِكَ عَلَيْهِ وَتَغَيَّرَ وَجْهُهُ ثُمَّ اتَّفَقَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ فَقَالَ انْظُرْنَ مَنْ إِخْوَانُكُنَّ فَإِنَّمَا الرَّضَاعَةُ مِنَ الْمَجَاعَةِ *

۲۹۰۔ حفص بن عمر' شعبہ (دوسری سند) محمد بن کثیر' سفیان' اشعث بن سلیم' سلیم' مسروق' حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ان کے پاس آئے اور ایک شخص ان کے نزدیک بیٹھا ہوا تھا حفص نے کہا کہ حضرت کو یہ بات بری معلوم ہوئی۔ غصہ سے چہرہ کا رنگ بدل گیا حضرت عائشہؓ نے کہا یا رسول اللہ ﷺ وہ تو میرا دودھ شریک بھائی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دیکھو یعنی سوچو تمہارا بھائی کون ہے دودھ کا ناتا تو صرف بھوک سے ہے۔

تشریح:۔ یعنی شیر خوارگی سے نکاح حرام ہوتا ہے تو اس کا اعتبار طفلی تک ہے کہ چھوٹے لڑکے کی بھوک ہے دودھ نہیں جاتی اور اگر جوان آدمی کسی عورت کا دودھ پیے تو اس کا کچھ اعتبار نہیں وہ نکاح کو نہیں روکتا اور کہتے ہیں کہ مذہب حضرت عائشہؓ کا دوسری حدیثوں کے موافق یہ تھا کہ حرمت دودھ پینے کی بڑی عمر میں حاصل ہو جاتی ہے اور سامنے ہونا مثل محرم کے جائز ہوتا ہے۔

۲۹۱–حدّثنا عبْدُ السّلام بْنُ مُطهّر انّ سُليْمان بْن الْمغيرة حدّثهم عنْ ابي مُوسى عنْ ابيه عنْ ابْنٍ لعبْد اللّه بْن مسْعُود عنْ ابْن مسْعُود قال لا رضاع إلّا ما شدّ الْعظْم وانْبت اللّحْم فقال ابُو مُوسى لا تسْألُون وهذا الْحبْرُ فيكُمْ

۲۹۱۔ عبدالسلام بن مطہر' سلیمان بن المغیرہ' ابی موسیٰ' ان کے والد' عبداللہ بن مسعود کے بیٹے' عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ رضاعت وہی ہے جو ہڈی کو مضبوط کرے اور گوشت بڑھائے اس وقت ابو موسیٰ اشعری نے کہا مت پوچھو مجھ سے جب تک یہ عالم تم میں رہے (یعنی ابن مسعود)۔

۲۹۲–حدّثنا مُحمّدُ بْنُ سُليْمان الْأنْباريُّ حدّثنا وكيعٌ عنْ سُليْمان بْن الْمُغيرة عنْ أبي مُوسى الْهلاليّ عنْ أبيه عن ابْن مسْعُود عن النّبيّ ﷺ بمعْناهُ وقال أنْشز الْعظْم

۲۹۲۔ محمد بن سلیمان الانباری' وکیع' سلیمان بن المغیرہ' ابی موسیٰ الہلالی' ان کے والد' عبداللہ بن مسعود سے اسی طرح روایت ہے اتنا زیادہ ہے.. انشز العظم..

۸۷–باب فيمنْ حرّم به *

۸۷۔ رضاعت کبیر کی حرمت کا بیان!

۲۹۳–حدّثنا أحْمدُ بْنُ صالحٍ حدّثنا عنْبسةُ حدّثني يُونُسُ عن ابْن شهابٍ حدّثني عُرْوةُ بْنُ الزُّبيْر عنْ عائشة زوْج النّبيّ ﷺ وأُمّ سلمة أنّ أبا حُذيْفة بْن عُتْبة بْن ربيعة بْن عبْد شمْسٍ كان تبنّى سالمًا وأنْكحهُ ابْنة أخيه هنْد بنْت الْوليد بْن عُتْبة بْن ربيعة وهُو موْلًى لامْرأةٍ من الْأنْصار كما تبنّى رسُولُ اللّه ﷺ زيْدًا وكان منْ تبنّى رجُلًا في الْجاهليّة دعاهُ النّاسُ إليْه ووُرّث ميراثهُ حتّى أنْزل اللّهُ سُبْحانهُ وتعالى في ذلك ﴿ ادْعُوهُمْ لآبائهمْ ﴾ إلى قوْله ﴿ فإخْوانُكُمْ في الدّين وموالیكُمْ ﴾ فرُدُّوا إلى آبائهمْ فمنْ لمْ يُعْلمْ لهُ أبٌ كان موْلًى وأخًا في الدّين فجاءتْ سهْلةُ بنْتُ سُهيْل بْن عمْرٍو الْقُرشيّ ثُمّ الْعامريّ وهي امْرأةُ أبي حُذيْفة فقالتْ يا رسُول اللّه إنّا كُنّا نرى سالمًا ولدًا وكان يأْوي معي ومع أبي حُذيْفة في بيْتٍ واحدٍ ويراني فُضْلًا وقدْ أنْزل اللّهُ عزّ وجلّ فيهمْ ما قدْ علمْت فكيْف ترى فيه فقال لها النّبيُّ ﷺ أرْضعيه فأرْضعتْهُ خمْس رضعاتٍ فكان بمنْزلة ولدها من الرّضاعة فبذلك كانتْ عائشةُ رضي اللّهُ عنْها تأْمُرُ بنات أخواتها وبنات إخْوتها أنْ يُرْضعْن منْ أحبّتْ عائشةُ أنْ يراها ويدْخُل عليْها وإنْ كان كبيرًا خمْس رضعاتٍ ثُمّ يدْخُلُ عليْها وأبتْ أُمُّ سلمة وسائرُ أزْواج النّبيّ ﷺ أنْ يُدْخلْن عليْهنّ بتلْك الرّضاعة أحدًا من النّاس حتّى يرْضع في الْمهْد وقُلْن لعائشة واللّه ما ندْري لعلّها كانتْ رُخْصةً من النّبيّ ﷺ لسالمٍ دُون النّاس

۲۹۳۔ احمد بن صالح' عنبسہ' یونس' ابن شہاب' عروہ بن الزبیر' حضرت عائشہؓ اور ام سلمہ سے روایت ہے کہ ابو حذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ نے متبنّیٰ کیا تھا سالم کو (یعنی بیٹا بنایا تھا لے پالک) اور اپنے بھائی کی بیٹی ہند بنت ولید بن عتبہ بن ربیعہ کا نکاح ان سے کر دیا تھا اور سالم ایک عورت انصاری کے مولیٰ (غلام آزاد) تھے جیسے رسول اللہ ﷺ نے زید کو بیٹا بنایا تھا اور جاہلیت میں یہ رسم تھی جو شخص کسی کو متبنّیٰ کرتا تو لوگ اس کو اسی نام سے نسب دیتے (یعنی اس کا بیٹا کہتے مثلاً زید کو لوگ زید بن محمدؐ کہا کرتے) اور اس کو ترکہ دلاتے یہاں تک کہ اللہ جل جلالہ نے یہ آیت اتاری "یعنی پکارو ان کو ان کے باپوں کی طرف نسب کر کے یہ بہتر ہے اللہ کے نزدیک اگر تم کو ان کے باپوں کے نام معلوم نہ ہوں تو وہ تمہارے دینی بھائی ہیں" اور موالی (غلامان آزاد) اس روز سے ان لوگوں کو ان کے باپوں کی طرف نسب کر کے پکارنے لگے اور جس کا باپ معلوم نہ ہو اس کو مولیٰ اور دینی بھائی قرار دیا تو سہلہ بنت سہیل بن عمرو قرشی ابو حذیفہ کی بیوی رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم تو سالم کو اپنا بیٹا سمجھتے تھے وہ ہمارے اور حذیفہ کے ساتھ ایک ہی گھر میں رہتا اور مجھ کو ننگا کھلا دیکھتا گھر کے کپڑوں میں اب اللہ جل جلالہ نے لے پالکوں کے باب میں جو اتارا اس کو آپ جانتے ہیں پھر حکم کیا کرتے ہیں آپ نے فرمایا تو اس کو پانچ بار دودھ پلا دے انہوں نے پلا دیا پھر وہ مثل اس کے لڑکے کے گنا جاتا تھا اس حدیث سے حضرت عائشہؓ حکم کرتی تھی اپنی بھتیجیوں اور بھانجیوں کو کہ دودھ پلا دیں اس شخص کو جس کو حضرت عائشہؓ دیکھنا چاہتیں اور اس کے سامنے ہونا چاہتیں اگرچہ بڑا ہو لیکن پانچ بار دودھ

پلا دیں بعد اس کے وہ شخص حضرت عائشہؓ کے پاس آیا جایا کرتا اور ام سلمہ اور باقی آنحضرت ﷺ کی بیبیاں اس کا انکار کرتیں کہ کوئی ان کے پاس ایسی رضاعت کی وجہ سے آیا جایا کرے جب تک بچپن میں رضاعت نہ ہو اور وہ حضرت عائشہؓ سے کہتی تھیں شاید یہ رسول اللہ ﷺ نے سالم کو رخصت دی تھی نہ اور لوگوں کو۔

تشریح: داؤد ظاہری اور اہل حدیث کا مذہب یہ ہے کہ بڑے آدمی کو اگرچہ اس کی داڑھی مونچھ نکل آئی ہو دودھ پلا دینا اس غرض سے کہ اس کی نظر درست ہو جائے تو جائز ہے اور اس کی رضاعت سے حرمت ثابت ہو جاتی ہے حضرت عائشہؓ کا بھی یہی مذہب ہے باقی آئمہ اربعہ اور اکثر علماء کا قول اس کے خلاف ہے ان کے نزدیک دو برس کے بعد رضاعت کا اعتبار نہیں اور ابو حنیفہ کے نزدیک ڈھائی برس کے بعد اور زفر کے نزدیک تین برس کے بعد تو یہ حکم خاص ہو گا سالم سے اور دوسرے لوگوں کو ایسا کرنا درست نہ ہو گا۔ واللہ اعلم۔

٨٨-بَاب هَلْ يُحَرِّمُ مَا دُونَ خَمْسِ رَضَعَاتٍ *

۸۸۔ پانچ بار سے کم دودھ پلانا حرمت نہیں کرتا!

٢٩٤-حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ فِيمَا أَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنَ الْقُرْآنِ عَشْرُ رَضَعَاتٍ يُحَرِّمْنَ ثُمَّ نُسِخْنَ بِخَمْسٍ مَعْلُومَاتٍ يُحَرِّمْنَ فَتُوُفِّيَ النَّبِيُّ ﷺ وَهُنَّ مِمَّا يُقْرَأُ مِنَ الْقُرْآنِ

۲۹۴۔ عبداللہ بن مسلمہ القعنبی' مالک' عبداللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم' عمرہ بنت عبدالرحمٰن' حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ پہلے کلام اللہ میں اترا تھا کہ دس بار دودھ نچوڑنا حرام کر دیتا ہے پھر منسوخ ہو گیا اور پانچ بار دودھ چھوڑنا ٹھہرا پھر وفات ہوئی رسول اللہ ﷺ کی اور وہ پڑھا جاتا قرآن میں۔

٢٩٥-حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تُحَرِّمُ الْمَصَّةُ وَلَا الْمَصَّتَانِ *

۲۹۵۔ مسدد بن مسرہد' اسمٰعیل' ایوب' ابن ابی ملیکہ' عبداللہ بن الزبیر' حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نہیں حرام کرتا ایک بار یا دو بار دودھ چوسنا۔

تشریح: یعنی بعض لوگ پڑھتے تھے پھر وہ بھی متروک ہو گیا اور تلاوت جاتی رہی لیکن شافعی کا عمل اسی پر ہے کہ پانچ رضعت سے کم میں رضاعت ثابت نہیں ہوتی اور جمہور علماء کے نزدیک ایک ہی بار دودھ پینے سے رضاعت ثابت ہو جاتی ہے۔

٨٩-بَاب فِي الرَّضْخِ عِنْدَ الْفِصَالِ *

۸۹۔ دودھ چھڑانے کے وقت انعام دینے کا بیان!

٢٩٦-حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَجَّاجِ بْنِ حَجَّاجٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا يُذْهِبُ عَنِّي مَذَمَّةَ الرَّضَاعَةِ قَالَ الْغُرَّةُ الْعَبْدُ أَوِ الْأَمَةُ قَالَ النُّفَيْلِيُّ حَجَّاجُ بْنُ حَجَّاجٍ الْأَسْلَمِيُّ وَهَذَا لَفْظُهُ *

۲۹۶۔ عبداللہ بن محمد النفیلی' ابو معاویہ (دوسری سند) ابن العلاء' ابن ادریس' ہشام بن عروہ' عروہ' حجاج بن حجاج نے کہا یا رسول اللہ ﷺ دودھ کے حق کو کون سی چیز مجھ سے دور کرے گی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مملوک (یعنی دودھ پلانے والی کو ایک لونڈی یا غلام لے کر دے دے تاکہ وہ اس کی خدمت کرے) نفیلی نے کہا حجاج بن حجاج الاسلمی۔

٩٠-بَاب مَا يُكْرَهُ أَنْ يُجْمَعَ بَيْنَهُنَّ مِنَ النِّسَاءِ *

۹۰۔ جن عورتوں کا جمع کرنا نکاح میں درست نہیں!

٢٩٧-حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا

۲۹۷۔ عبداللہ بن محمد النفیلی' زہیر' داؤد بن ابی ہند' عامر' ابو ہریرہ سے

دَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا وَلَا الْعَمَّةُ عَلَى بِنْتِ أَخِيهَا وَلَا الْمَرْأَةُ عَلَى خَالَتِهَا وَلَا الْخَالَةُ عَلَى بِنْتِ أُخْتِهَا وَلَا تُنْكَحُ الْكُبْرَى عَلَى الصُّغْرَى وَلَا الصُّغْرَى عَلَى الْكُبْرَى *

روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نکاح نہ کیا جائے عورت اپنی پھوپھی پر اور نہ پھوپھی بھتیجی پر اور نہ نکاح کی جائے عورت اپنی خالہ پر اور نہ خالہ اپنی بھانجی پر اور نہ نکاح کی جائے بڑی چھوٹی پر اور نہ چھوٹی بڑی پر۔

شرح: کیونکہ عورتوں میں ایک دوسرے سے محبت ہوتی ہے خالہ کو بھانجی سے اور پھوپھی کو بھتیجی سے جب ایک دوسرے کی سوت ہوگی تو محبت کی جگہ عداوت ہونے کا خوف ہے اس واسطے ایسی عورتوں میں جمع کرنا جائز نہیں ہوا۔

۲۹۸-حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي قَبِيصَةُ بْنُ ذُؤَيْبٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُجْمَعَ بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَخَالَتِهَا وَبَيْنَ الْمَرْأَةِ وَعَمَّتِهَا *

۲۹۸۔احمد بن صالح' عنبسہ' یونس' ابن شہاب' قبیصہ بن ذویب' ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے منع کیا جمع کرنے سے خالہ اور بھانجی کے اور پھوپھی اور بھتیجی کے۔

شرح: یعنی خالہ اور بھانجی یا پھوپھی اور اس کی بھتیجی کو ایک ساتھ نکاح کرنے سے منع کیا ہاں اگر ایک نکاح میں آ کر مر جاوے یا طلاق دے دے تو دوسری سے نکاح کر سکتا ہے۔ (علامہ)

۲۹۹-حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا خَطَّابُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ خُصَيْفٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يُجْمَعَ بَيْنَ الْعَمَّةِ وَالْخَالَةِ وَبَيْنَ الْخَالَتَيْنِ وَالْعَمَّتَيْنِ *

۲۹۹۔عبداللہ بن محمد النفیلی' خطاب بن القاسم' خصیف' عکرمہ' ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے منع کیا جمع کرنے سے درمیان میں پھوپھی[1] اور خالہ کے اور منع کیا جمع سے درمیان[2] دو خالہ کے اور منع کیا آپ نے جمع سے درمیان دو پھوپھیوں[3] کے۔

شرح: [1] یعنی ایک عورت پھوپھی ہو دوسرے کی اور وہ اس کی خالہ ہو ان دونوں سے کوئی نکاح کرے تو درست نہیں جیسے زید کا بیٹا عمرو تھا اور سلمیٰ کی بیٹی خدیجہ تھی زید نے خدیجہ سے نکاح کیا زینب پیدا ہوئی اور عمرو نے سلمیٰ سے نکاح کیا کلثوم پیدا ہوئی تو زینب کلثوم کی پھوپھی ہوئی اور کلثوم زینب کی خالہ ان دونوں سے ایک ساتھ نکاح کرنا درست نہیں۔

[2] یعنی ایک عورت دوسری کی خالہ ہو اور وہ اس کی بھانجی ہو جیسے بکر نے خالد کی بیٹی سے نکاح کیا اور خالد نے بکر کی بیٹی آمنہ سے نکاح کیا اب بکر کی بیٹی صالحہ کے پیٹ سے ساجدہ ہوئی اور خالد کی بیٹی آمنہ کے پیٹ سے رابعہ ہوئی ساجدہ رابعہ کی خالہ اور وہ اس کی بھانجی ہوئی اسی طرح رابعہ ساجدہ کی خالہ اور وہ اس کی بھانجی ہوئی اب رابعہ اور ساجدہ دونوں سے ایک ساتھ نکاح کرنا درست نہیں۔

[3] یعنی ہر ایک عورت دوسرے کی پھوپھی ہو اور وہ اس کی بھتیجی جیسے ہشام نے مالک کی ماں جمیلہ سے نکاح کیا اور مالک نے ہشام کی ماں حکیمہ سے نکاح کیا اب ہشام کی بیٹی حسینہ جمیلہ کے پیٹ سے پیدا ہوئی اور مالک کی بیٹی حمیدہ حکیمہ کے پیٹ سے پیدا ہوئی تو حسینہ اور حمیدہ ایک دوسرے کی پھوپھی اور بھتیجی ہوئیں ان حسینہ اور حمیدہ سے ایک ساتھ نکاح کرنا درست نہیں۔ بعضوں نے کہا مراد اس حدیث سے یہ ہے کہ اپنی بی بی کے ہوتے ہوئے ایسی دو عورتوں سے نکاح کرے ایک اس کی پھوپھی ہو اور دوسری اس کی خالہ ہو اسی طرح اس کی دونوں خالہ سے نکاح کرے یا دونوں پھوپھیوں سے مگر اس صورت میں پہلی حدیث کے سوا دوسرا کوئی نیا مضمون نہ ہوگا اور صحیح وہی ہے جو پہلی مثالیں ہم نے بیان کیں اور یہ ایک مشکلات میں سے ہے فتدبر۔

۳۰۰-حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ ابْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ

۳۰۰۔احمد بن عمرو بن السرح المصری' ابن وہب' یونس' ابن شہاب' عروہ بن الزبیر سے روایت ہے کہ انہوں نے پوچھا حضرت عائشہؓ سے یہ جو اللہ جل جلالہ فرماتا ہے (ترجمہ) "یعنی اگر تم ڈرو اس بات سے کہ

تعالى (وإن خفتم ألا تقسطوا في اليتامى فانكحوا ما طاب لكم من النساء) قالت يا ابن أختي هي اليتيمة تكون في حجر وليها فتشاركه في ماله فيعجبه مالها وجمالها فيريد وليها أن يتزوجها بغير أن يقسط في صداقها فيعطيها مثل ما يعطيها غيره فنهوا أن ينكحوهن إلا أن يقسطوا لهن ويبلغوا بهن أعلى سنتهن من الصداق وأمروا أن ينكحوا ما طاب لهم من النساء سواهن قال عروة قالت عائشة ثم إن الناس استفتوا رسول الله ﷺ بعد هذه الآية فيهن فأنزل الله عز وجل (ويستفتونك في النساء قل الله يفتيكم فيهن وما يتلى عليكم في الكتاب في يتامى النساء اللاتي لا تؤتونهن ما كتب لهن وترغبون أن تنكحوهن) قالت والذي ذكر الله أنه يتلى عليهم في الكتاب الآية الأولى التي قال الله سبحانه فيها (وإن خفتم ألا تقسطوا في اليتامى فانكحوا ما طاب لكم من النساء) قالت عائشة وقول الله عز وجل في الآية الآخرة (وترغبون أن تنكحوهن) هي رغبة أحدكم عن يتيمته التي تكون في حجره حين تكون قليلة المال والجمال فنهوا أن ينكحوا ما رغبوا في مالها وجمالها من يتامى النساء إلا بالقسط من أجل رغبتهم عنهن قال يونس وقال ربيعة في قول الله عز وجل (وإن خفتم ألا تقسطوا في اليتامى) قال يقول اتركوهن إن خفتم فقد أحللت لكم أربعا *

انصاف نہ کر سکو گے یتیموں میں تو نکاح کر لو جو عورتیں پسند آئیں تم کو۔ انہوں نے کہا اے بھانجے یہ [illegible] معلوم نہیں ہوتا کہ یتیموں میں انصاف نہ کر سکو گے تو عورتوں سے نکاح کرو [illegible] اور وہ ان سے [illegible] باپ و منسوب نہیں) مراد یتیمی (یتیموں) سے [illegible] یتیم اپنے ولی کی گود میں پرورش پاتی ہو (اور ولی محرم نہ ہو جیسے چچا کا بیٹا) اور شریک ہو اور وہ اس سے نکاح کا ارادہ کرے مگر پورا پورا مہر جتنا اور کوئی اس سے نکاح کرے تو دیوے دینا نہ چاہے تو اس سے نکاح نہ کرے (کیونکہ اس میں یتیمہ کا نقصان ہے) اس کی ممانعت ہوئی کہ نکاح نہ کرے بلکہ حکم ہوا کہ اگر انصاف نہ کر سکے اور پورا مہر نہ دے سکے تو اور کسی عورت سے جو پسند آئے اور اچھی معلوم ہو نکاح کرے۔ عروہ نے کہا پھر حضرت عائشہؓ نے کہا لوگوں نے بعد اس آیت اترنے کے پھر سوال کیا رسول اللہ ﷺ سے یتیم لڑکیوں کے باب میں تب یہ آیت اتری (ترجمہ) "یعنی پوچھتے ہیں تجھ سے عورتوں کے باب میں اللہ تم کو بتاتا ہے حکم عورتوں کا اور جو پڑھا جاتا ہے کتاب میں پڑھا جاتا ہے "اس سے مراد وہی آیت ہے (ترجمہ) "یعنی اگر ڈرو تم اس بات سے کہ انصاف نہ کر سکو گے یتیموں میں تو نکاح کر لو جو عورتیں پسند آئیں۔ حضرت عائشہؓ نے کہا یہ جو اللہ تعالیٰ دوسری آیت میں ارشاد فرماتا ہے۔ وترغبون ان تنکحوھن۔ "تم چاہتے ہو ان سے نکاح کرنا" اس سے یہی غرض ہے کہ تم میں سے کسی کے پاس ایک یتیم لڑکی ہو تھوڑے مال والی اور کم حسن والی تو وہ نفرت کرتا ہے اس کے نکاح سے پھر جب رغبت ہو اس سے نکاح میں بوجہ مال اور جمال زیادہ ہونے کے لیکن عدل اور انصاف نہ کر سکے تو پہلی آیت کی رو سے اس سے نکاح نہ کرے یونس نے کہا کہ ربیعہ نے کہا۔ وا ن خفتم لا تقسطو افی الیتامی۔ اس کے جزا محذوف ہے یعنی اگر انصاف نہ کر سکو یتیم لڑکیوں میں تو ان کو چھوڑ دو اور نکاح کر لو اور عورتوں سے جو پسند آئیں کیونکہ چار عورتوں تک تم کو درست ہیں۔

۱۰۳ـ حدثنا أحمد بن حنبل حدثنا يعقوب بن إبراهيم بن سعد حدثني أبي عن الوليد بن كثير حدثني محمد بن عمرو بن حلحلة الدؤلي أن ابن شهاب حدثه أن علي بن الحسين حدثه أنهم حين قدموا المدينة من عند يزيد ابن معاوية مقتل

۱۰۳ـ احمد بن محمد بن حنبل' یعقوب بن ابراہیم بن سعد ابراہیم' الولید بن کثیر' محمد بن عمرو بن حلحلہ الدیلی' ابن شہاب' علی بن حسین سے روایت ہے کہ جب وہ لوگ لوٹ کر آئے مدینے کو یزید پلید کے پاس سے جس زمانے میں حضرت امام حسینؓ شہید ہوئے تو ان سے مسور بن مخرمہ

الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا لَقِيَهُ الْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ فَقَالَ لَهُ هَلْ لَكَ إِلَيَّ مِنْ حَاجَةٍ تَأْمُرُنِي بِهَا قَالَ فَقُلْتُ لَهُ لَا قَالَ هَلْ أَنْتَ مُعْطِيَّ سَيْفَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يَغْلِبَكَ الْقَوْمُ عَلَيْهِ وَايْمُ اللَّهِ لَئِنْ أَعْطَيْتَنِيهِ لَا يُخْلَصُ إِلَيْهِ أَبَدًا حَتَّى يُبْلَغَ إِلَى نَفْسِي إِنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ خَطَبَ بِنْتَ أَبِي جَهْلٍ عَلَى فَاطِمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ يَخْطُبُ النَّاسَ فِي ذَلِكَ عَلَى مِنْبَرِهِ هَذَا وَأَنَا يَوْمَئِذٍ مُحْتَلِمٌ فَقَالَ إِنَّ فَاطِمَةَ مِنِّي وَأَنَا أَتَخَوَّفُ أَنْ تُفْتَنَ فِي دِينِهَا قَالَ ثُمَّ ذَكَرَ صِهْرًا لَهُ مِنْ بَنِي عَبْدِ شَمْسٍ فَأَثْنَى عَلَيْهِ فِي مُصَاهَرَتِهِ إِيَّاهُ فَأَحْسَنَ قَالَ حَدَّثَنِي فَصَدَقَنِي وَوَعَدَنِي فَوَفَّى لِي وَإِنِّي لَسْتُ أُحَرِّمُ حَلَالًا وَلَا أُحِلُّ حَرَامًا وَلَكِنْ وَاللَّهِ لَا تَجْتَمِعُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ وَبِنْتُ عَدُوِّ اللَّهِ مَكَانًا وَاحِدًا أَبَدًا

ملے اور کہا تم کو کوئی کام مجھ سے ہو تو بیان کرو پھر مسور بن مخرمہ نے کہا میں نے ان سے کہا تم مجھے رسول اللہ ﷺ کی تلوار نہیں دیتے کیونکہ میں خوف کرتا ہوں کہیں تم سے لوگ اس کو چھین نہ لیں قسم خدا کی اگر تم وہ تلوار مجھے دے دو گے تو مجھ سے کوئی نہ لے سکے گا جب تک میری جان میں جان ہے اور حضرت علیؓ نے پیام دیا تھا ابو جہل کی بیٹی سے حضرت فاطمہؓ کے ہوتے ہوئے تو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ خطبہ فرماتے تھے لوگوں کو منبر پر۔ میں ان دنوں میں جوان ہوا تھا آپ نے فرمایا فاطمہؓ میرا ٹکڑا ہے اور مجھے ڈر ہے اس بات کا کہیں ان کے دین میں فساد نہ آئے یعنی جب موت آئے اور وہ بشریت سے مجبور ہو کر کوئی کام ناراضی سے خلاف شرع کے نہ کریں۔ پھر آپ نے بیان کیا اپنے دوسرے داماد کا حال جو بنی عبدالشمس میں سے تھا (یعنی حضرت عثمانؓ کا) آپ نے ان کی تعریف کی اور خوب تعریف کی اور فرمایا جو بات مجھ سے کہی وہ سچ کہی اور جو وعدہ کیا سو پورا کیا اور میں حرام نہیں کرتا حلال کو نہ حلال کرتا ہوں حرام کو (یعنی میں یہ نہیں کہتا کہ دوسرا نکاح کرنا جائز نہیں ہے اللہ نے چار عورتیں حلال کی ہیں) لیکن قسم خدا کی یہ نہیں ہوگا کہ رسول اللہ ﷺ کی بیٹی اور خدا کے دشمن کی بیٹی ایک جگہ جمع ہو جائیں (یعنی ابو جہل جو خدا کا دشمن ہے) اس کی بیٹی فاطمہ کے ساتھ رہے جو رسول اللہ ﷺ کی بیٹی ہیں۔

٣٠٢-حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ وَعَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ بِهَذَا الْخَبَرِ قَالَ فَسَكَتَ عَلِيٌّ عَنْ ذَلِكَ النِّكَاحِ *

۳۰۲- محمد بن یحییٰ بن فارس، عبدالرزاق، معمر، زہری، عروہ و ایوب، ابن ابی ملیکہ سے بھی اسی طرح روایت ہے کہ اتنا زیادہ ہے.. فسکت علی من ذلك النكاح .. حضرت علیؓ اس نکاح سے خاموش ہو گئے۔

٣٠٣-حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ الْمَعْنَى قَالَ أَحْمَدُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ الْقُرَشِيُّ التَّيْمِيُّ أَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ إِنَّ بَنِي هِشَامِ بْنِ الْمُغِيرَةِ اسْتَأْذَنُونِي أَنْ يُنْكِحُوا ابْنَتَهُمْ مِنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فَلَا آذَنُ ثُمَّ لَا آذَنُ ثُمَّ لَا آذَنُ إِلَّا أَنْ يُرِيدَ ابْنُ أَبِي طَالِبٍ أَنْ يُطَلِّقَ ابْنَتِي وَيَنْكِحَ ابْنَتَهُمْ فَإِنَّمَا ابْنَتِي بَضْعَةٌ مِنِّي يُرِيبُنِي مَا أَرَابَهَا وَيُؤْذِينِي مَا آذَاهَا وَالْإِخْبَارُ فِي حَدِيثِ أَحْمَدَ *

۳۰۳- احمد بن یونس، قتیبہ بن سعید، احمد، الیث، عبید اللہ بن عبداللہ بن ابی ملیکہ القرشی التیمی، مسور بن مخرمہ سے روایت ہے کہ انہوں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے منبر پر آپ فرماتے تھے بنی ہاشم بن مغیرہ نے اجازت چاہی مجھ سے اس بات کی کہ نکاح کر دیں اپنی بیٹی کا علی بن ابی طالب سے تو میں اجازت نہیں دیتا کبھی اجازت نہیں دیتا کبھی اجازت نہیں دیتا البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ علی میری بیٹی کو طلاق دے دیں اور ان کی بیٹی سے نکاح کر لیں میری بیٹی فاطمہ میرا ایک ٹکڑا ہے برا معلوم ہوتا ہے مجھ کو جو برا معلوم ہو اس کو اور ایذا پہنچاتی ہے مجھ کو وہ چیز جو ایذا پہنچاتی ہے فاطمہ کو۔ آپ کو حضرت فاطمہؓ سے اس قدر محبت اور الفت تھی کہ اتنی بھی تکلیف کو گوارہ نہ کیا۔

۹۱–باب في نكاح الْمُتْعَة *

۹۱۔ متعہ کا بیان (معیاد مقرر کر کے عقد کرنا)!

۳۰٤–حدّثنا مُسَدّدُ بْنُ مُسَرْهَد حدّثنا عَبْدُ الْوارث عَنْ إسْمعيل بْن أُمَيّة عن الزُّهْرِيّ قالَ كُنّا عنْد عُمَر بْن عَبْد العزيز فتذاكرنا مُتْعة النساء فقال له رجل يُقال له ربيع بْن سَبْرة أشهد على أبي أنّه حدّث أنّ رسُول اللّه ﷺ نهى عنها في حجّة الْوداع *

۳۰۴۔ مسدد بن مسرہد' عبدالوارث' اسمٰعیل بن امیہ' زہری سے روایت ہے کہ ہم عمر بن عبدالعزیز کے پاس تھے تو ذکر آیا متعہ کا ایک شخص نے جس کا نام ربیع بن سبرہ تھا میں نے اپنے باپ سے سنا رسول اللہ ﷺ نے منع کیا متعہ سے حجۃ الوداع میں

تشریح ۔ متعہ چند بار حلال ہوا پھر آخر میں حرام ہوا بعد اس کے اس کی حرمت قیامت تک باقی رہی اکثر ائمہ اور علماء کا یہی قول ہے اور نہیں خلاف کیا اس میں مگر بعض گروہوں نے۔

۳۰٥–حدّثنا مُحمّدُ بْنُ يَحْيى بْنِ فَارِس حدّثنا عَبْدُ الرَّزّاق أخْبرنا معْمرٌ عن الزُّهْرِيّ عَنْ رَبيع بْنِ سَبْرة عَنْ أَبِيه أَنّ النَّبِيَّ ﷺ حرّم مُتْعة النساء *

۳۰۵۔ محمد بن یحییٰ بن فارس' عبدالرزاق' معمر' زہری' ربیع بن سبرہ' سبرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عورتوں سے متعہ کرنے کو حرام کیا۔

تشریح ۔ شغار ایک قسم کا نکاح جاہلیت کے زمانے میں رائج تھا کہ ایک آدمی اپنی بیٹی یا بہن کو دوسرے سے بیاہ دیتا اس شرط پر کہ وہ بھی اپنی بیٹی یا بہن کو اس سے بیاہ دے گویا یہی مہر سمجھتے تھے۔

۹۲–في الشغار!

۹۲۔ شغار کا بیان!

۳۰٦–حدّثنا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ ح و حدّثنا مُسَدّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ نا يحْيى عَنْ عُبَيْدِالله كِلاَ هُمَا عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَر أَنّ نَهى عَنِ الشِّغَار زادَ مُسَدّدٌ في حَدِيثِهِ قُلْتُ لِنَافِعٍ ما الشِّغارُ قالَ يَنْكِحُ ابْنَةَ الرَّجُل وَيُنْكِحُهُ ابْنَتَهُ بِغَيْر صَدَاقٍ وَيَنْكِحُ أُخْتَ الرَّجُل فَيُنْكِحُهُ أُخْتَهُ بِغَيْر صَدَاقٍ *

۳۰۶۔ القعنبی' مالک (دوسری سند) مسدد بن مسرہد' یحییٰ' عبیداللہ' مالک وعبیداللہ' نافع' ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے شغار کرنے سے منع کیا مسدد کی روایت میں اتنا زیادہ ہے میں نے نافع سے پوچھا شغار کیا چیز ہے اس نے کہا یہ کہ کوئی شخص اپنی بیٹی سے کسی کا نکاح اس شرط پر کر دے کہ وہ شخص بھی اپنی بیٹی کا نکاح اس کے ساتھ کر دے یا اسی طرح بہن کا نکاح اور پھر دونوں آپس میں مہر مقرر نہ کریں۔

تشریح ۔ امام شافعیؒ کے نزدیک یہ نکاح باطل ہے اور خطابی نے احمد اور اسحاق سے ایسا ہی نقل کیا ہے اور امام مالکؒ کے نزدیک یہ نکاح فسخ کیا جاوے گا اگرچہ دخول ہو چکا ہو اور ایک روایت میں اگر دخول نہ ہوا اور ایک جماعت کے نزدیک نکاح صحیح ہو جائے گا اور مہر مثل ہر ایک پر لازم ہو گا ابو حنیفہ کا یہی قول ہے۔

۳۰۷–حدّثنا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيى بْنِ فَارِس حدّثنا يَعْقُوبُ بْنُ إبْراهيم حدّثنا أبي عَنِ ابْنِ إسْحَق حدّثني عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ هُرْمُزَ الْأَعْرَجُ أَنَّ الْعَبَّاسَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْعَبَّاسِ أَنْكَحَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الْحَكَمِ ابْنَتَهُ وَأَنْكَحَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنَتَهُ وَكَانَا جَعَلَا صَدَاقًا فَكَتَبَ مُعَاوِيَةُ إلَى مَرْوَانَ يَأْمُرُهُ بِالتَّفْرِيقِ بَيْنَهُمَا وَقَالَ فِي كِتَابِهِ هَذَا الشِّغَارُ الَّذِي نَهَى عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ *

۳۰۷۔ محمد بن یحییٰ بن فارس' یعقوب بن ابراہیم' ابراہیم بن اسحٰق' عبدالرحمٰن بن ہرمز الاعرج' عباس بن عبداللہ بن عباس نے عبدالرحمٰن بن حکم کو بیاہ دی اور عبدالرحمٰن نے اپنی بیٹی عباس بن عبداللہ بن عباس کو' اسی کو مہر سمجھا معاویہ نے مروان کو لکھا ان دونوں کا نکاح توڑ دو اور لکھا کہ یہی شغار ہے جس سے رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے۔

۹۳–باب في التَّحْليل *

۹۳۔ حلالے کا بیان!

تشریح: [illegible] شغار میں داخل ہے کہ کوئی [illegible] اپنی بھانجی یا چچا زاد [illegible] کی شادی [illegible] اس کی وفات کے بعد [illegible] نکاح [illegible] [illegible]

[illegible] کے نزدیک جائز ہے۔

۳۰۸۔ حدّثنا أحمدُ بنُ يونس حدّثنا زُهيرٌ حدّثني إسمعيل عن عامرٍ عن الحارث عن عليٍّ رضي الله عنهم قال إسمعيل وأُراه قد رفعه إلى النبيّ ﷺ أن النبي ﷺ قال لعن الله المحلِّل والمحلَّل له

۳۰۸۔ احمد بن یونس، زہیر، اسماعیل، عامر، حارث، علی سے روایت ہے کہ اسماعیل نے کہا میں سمجھتا ہوں کہ انہوں نے اس حدیث کو مرفوع روایت کیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ لعنت کرتا ہے حلالہ کرنے والے پر اور جس کے واسطے حلالہ کیا جائے۔ (پہلے خاوند)۔

تشریح: اس حدیث کے نزدیک نکاح بہ نیت حلالہ باطل ہے اور حنفیہ کے نزدیک جائز ہے۔

۳۰۹۔ حدّثنا وهبُ ابنُ بقيّةَ عن خالدٍ عن حُصينٍ عن عامرٍ عن الحارث الأعور عن رجلٍ من أصحاب النبيّ ﷺ قال فرأينا أنه عليٌّ عليه السلام عن النبيّ ﷺ بمعناه

۳۰۹۔ وہب بن بقیہ، خالد، حصین، عامر، حارث الاعور ایک صحابی سے بھی اسی طرح روایت ہے۔ امام شعبی نے کہا اس صحابی سے مراد حضرت علیؓ ہیں۔

۹۴۔ باب في نكاح العبد بغير إذن سيّده *

۹۴۔ غلام بغیر اپنے مولیٰ کے پوچھے نکاح کر لے!

۳۱۰۔ حدّثنا أحمدُ بنُ حنبلٍ وعثمانُ بنُ أبي شيبةَ وهذا لفظُ إسناده وكلاهما عن وكيعٍ حدّثنا الحسنُ بنُ صالحٍ عن عبد الله بن محمّد بن عقيلٍ عن جابرٍ قال قال رسولُ الله ﷺ أيُّما عبدٍ تزوّج بغير إذن مواليه فهو عاهرٌ *

۳۱۰۔ احمد بن حنبل، عثمان بن ابی شیبہ (یہ راوی ثانی کی روایت ہے) وکیع الحسن بن صالح، عبداللہ بن محمد بن عقیل، حضرت جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو غلام اپنے مالک کے حکم بغیر نکاح کرے تو وہ زانی ہے یعنی غلام کا نکاح اس کے مالک کے بے حکم صحیح نہیں۔

۳۱۱۔ حدّثنا عُقبةُ بنُ مُكرمٍ حدّثنا أبو قتيبةَ عن عبد الله بن عمر عن نافعٍ عن ابن عمرَ أنّ النبيّ ﷺ قال إذا نكح العبدُ بغير إذن مولاه فنكاحُه باطلٌ قال أبو داود هذا الحديثُ ضعيفٌ وهو موقوفٌ وهو قولُ ابن عمرَ رضي الله عنهما

۳۱۱۔ عقبہ بن مکرم، ابو قتیبہ، عبداللہ بن عمر، نافع، ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا غلام جب اپنے مالک کے بے حکم نکاح کرے تو وہ نکاح درست نہیں۔ ابو داؤد نے کہا یہ حدیث ضعیف ہے موقوفاً صحیح ہے اور ابن عمر کا قول ہے۔

۹۵۔ باب في كراهية أن يخطب الرّجل على خطبة أخيه *

۹۵۔ ایک آدمی اپنے بھائی مسلمان کے پیام پر پیام نہ بھیجے

۳۱۲۔ حدّثنا أحمدُ بنُ عمرو بن السّرح حدّثنا سفيانُ عن الزّهريّ عن سعيد بن المسيّب عن أبي هريرةَ قال قال رسولُ الله ﷺ لا يخطبُ الرّجلُ على خطبة أخيه *

۳۱۲۔ احمد بن عمرو بن السرح، سفیان، زہری، سعید بن المسیب، ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا منگنی نہ کرے آدمی اپنے مسلمان بھائی کی منگنی پر۔

تشریح: جب ایک مسلمان کی کسی جگہ شادی کی نسبت ٹھہر چکی ہو تو پھر وہاں اپنا پیغام دینا حلال نہیں کہ اس میں دوسرے مسلمان کی حق تلفی اور ابھی تک ٹھہری نہ ہو تو پیغام دینا مضائقہ نہیں۔

۳۱۳۔ حدّثنا الحسنُ بنُ عليٍّ حدّثنا عبدُ الله بنُ نُميرٍ عن

۳۱۳۔ الحسن بن علی، عبداللہ بن نمیر، عبیداللہ، نافع، عبداللہ بن

عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَخْطُبْ أَحَدُكُمْ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ وَلَا يَبِعْ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ إِلَّا بِإِذْنِهِ

عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی تم میں سے منگنی نہ کرے اپنے بھائی مسلمان کی منگنی پر اور نہ کوئی چیز بیچے اپنے بھائی مسلمان کے بیچنے پر مگر اس کے حکم سے۔

۹۶—بَابٌ فِي الرَّجُلِ يَنْظُرُ إِلَى الْمَرْأَةِ وَهُوَ يُرِيدُ تَزْوِيجَهَا *

۹۶۔ جس عورت سے نکاح کرنے کا ارادہ ہو اس کو دیکھ لینا بہتر ہے

تشریح: یعنی جب سودے کا کاٹ ٹھہر جاوے تو پھر اس کو بگاڑ کر اپنا سودا بیچنے کے لئے اپنے پر نہ کرے۔

۳۱٤—حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنْ وَاقِدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يَعْنِي ابْنَ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا خَطَبَ أَحَدُكُمُ الْمَرْأَةَ فَإِنِ اسْتَطَاعَ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى مَا يَدْعُوهُ إِلَى نِكَاحِهَا فَلْيَفْعَلْ قَالَ فَخَطَبْتُ جَارِيَةً فَكُنْتُ أَتَخَبَّأُ لَهَا حَتَّى رَأَيْتُ مِنْهَا مَا دَعَانِي إِلَى نِكَاحِهَا وَتَزَوُّجِهَا فَتَزَوَّجْتُهَا *

۳۱۴۔ مسدد' عبدالواحد بن زیاد' محمد بن اسحق' داؤد بن حصین' واقد بن عبدالرحمن بن سعد بن معاذ' جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی اپنے نکاح کا پیغام کسی عورت کی طرف بھیجنا چاہے تو ہو سکے تو اس کو دیکھ لے جس سے نکاح کا ارادہ ہے پھر نکاح کرے جابر نے کہا میں نے ایک چھوکری کو پیغام دیا تو چھپ کر میں نے اس کو دیکھ لیا یہاں تک کہ دیکھا میں نے وہ امر جس سے رغبت ہوئی اس کے نکاح کی پھر نکاح کیا میں نے اس سے۔

تشریح: جس عورت سے نکاح کرنا چاہے اس کو دیکھ لینا مستحب ہے باجماع علماء۔

۹۷—بَابٌ فِي الْوَلِيِّ

۹۷۔ ولی کا بیان (بغیر ولی کے نکاح صحیح نہیں کسی عورت کا)!

۳۱۵—حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَيُّمَا امْرَأَةٍ نَكَحَتْ بِغَيْرِ إِذْنِ مَوَالِيهَا فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَإِنْ دَخَلَ بِهَا فَالْمَهْرُ لَهَا بِمَا أَصَابَ مِنْهَا فَإِنْ تَشَاجَرُوا فَالسُّلْطَانُ وَلِيُّ مَنْ لَا وَلِيَّ لَهُ *

۳۱۵۔ محمد بن کثیر' سفیان' ابن جریج' سلیمان بن موسیٰ' زہری' عروہ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو عورت اپنے ولی کے بے حکم اپنا نکاح کرے تو اس کا نکاح باطل ہے یعنی صحیح نہیں آپ نے باطل کے الفاظ کو تین بار کہا اور جو اس عورت سے صحبت کی تو عورت کا مہر دینا پڑے گا اس کے بدلے میں جو اس سے فائدہ حاصل کیا ہے پھر اگر ولی اختلاف کریں تو جس کا ولی نہ ہو اس کا ولی بادشاہ ہے۔

تشریح: اور ابو حنیفہ کے نزدیک بالغہ کے واسطے ولی کی ضرورت نہیں خواہ باکرہ ہو یا ثیبہ اہل حدیث کے نزدیک ضرور ہے۔

۳۱٦—حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ جَعْفَرٍ يَعْنِي ابْنَ رَبِيعَةَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَاهُ قَالَ أَبُو دَاوُد جَعْفَرٌ لَمْ يَسْمَعْ مِنَ الزُّهْرِيِّ كَتَبَ إِلَيْهِ

۳۱۶۔ القعنبی' ابن لہیعہ' جعفر بن ربیعہ' ابن شہاب' عروہ' حضرت عائشہؓ سے اسی طرح روایت ہے امام ابوداؤد نے کہا جعفر کا سماع زہری سے نہیں بلکہ زہری نے یہ روایت جعفر کی طرف لکھی۔

۳۱۷—حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ بْنِ أَعْيَنَ حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدَةَ الْحَدَّادُ عَنْ يُونُسَ وَإِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهُوَ يُونُسُ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ وَإِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ

۳۱۷۔ محمد بن قدامہ بن اعین' ابو عبیدہ الحداد' یونس' اسرائیل' ابی اسحاق' ابوبردہ' ابو موسیٰ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بغیر ولی کے نکاح صحیح نہیں (یہ حدیث مطلق ہے اس سے رد ہو جاتا ہے قول ان کا جو کہتے ہیں بالغہ کے لئے ولی ضرور نہیں ہے)!

أبي بُرْدة *

۳۱۸–حدّثنا مُحمّدُ بنُ يحيى بن فارس حدّثنا عبدُ الرّزّاق عنْ معْمر عن الزُّهْريّ عنْ عُرْوة بْن الزُّبيْر عنْ أُمّ حبيبة أنّها كانت عند ابن جحش فهلك عنْها وكان فيمن هاجر إلى أرض الحبشة فزوّجها النّجاشيُّ رسول الله ﷺ وهي عندهُمْ *

۹۸–باب في الْعضْل *

۳۱۹–حدّثنا مُحمّدُ بْنُ الْمُثنّى حدّثني أبُو عامر حدّثنا عبّادُ بْنُ راشد عن الْحسن حدّثني معْقلُ بْنُ يسار قال كانتْ لي أُخْتٌ تُخْطبُ إليّ فأتاني ابْنُ عمٍّ لي فأنْكحْتُها إيّاهُ ثُمّ طلّقها طلاقًا لهُ رجْعةٌ ثُمّ تركها حتّى انْقضتْ عدّتُها فلمّا خُطبتْ إليّ أتاني يخْطُبُها فقُلْتُ لا والله لا أُنْكحُها أبدًا قال ففيّ نزلتْ هذه الْآيةُ (وإذا طلّقْتُمُ النّساء فبلغْن أجلهُنّ فلا تعْضُلُوهُنّ أنْ ينْكحْن أزْواجهُنّ) الْآية قال فكفّرْتُ عنْ يميني فأنْكحْتُها إيّاهُ *

ابوداؤد کہتے ہیں حدیث کی سندیں یا تو یونس عن ابی بردہ اسرائیل عن ابی اسحاق عن ابی بردہ۔

۳۱۸۔ محمد بن یحییٰ بن فارس، عبدالرزاق، معمر، زہری، عروہ بن زبیر، ام حبیبہ سے روایت ہے کہ وہ ابن جحش کے نکاح میں تھیں اور ابن جحش ان لوگوں میں سے تھے جو ہجرت کر گئے تھے حبش کی طرف (کافروں کے ایذا دینے سے پہلے چند مسلمان لاچار ہو کر حبش کو چلے گئے تھے) وہاں وہ مر گئے تو نجاشی (بادشاہ حبش) نے ان کا نکاح رسول اللہ ﷺ سے کر دیا حالانکہ ام حبیبہ حبش میں ہی تھیں۔

۹۸۔ عورتوں کو نکاح سے منع کرنے کا بیان!

۳۱۹۔ محمد بن المغنی، ابو عامر، عباد بن راشد، الحسن، معقل بن یسار سے روایت ہے کہ میری ایک بہن تھی جس کا پیام مجھے لگا تھا پھر میرا ایک چچا کا بیٹا آیا میں نے اس سے نکاح کر دیا اس نے ایک طلاق رجعی دی اور چھوڑ دیا یہاں تک کہ عدت گذر گئی جب پھر اس کا پیام مجھ سے لگا تو پھر وہ آیا اور پیام دینے لگا میں نے کہا قسم خدا کی اب میں کبھی اس کا نکاح اس سے نہ کروں گا تو میرے باب میں یہ آیت اتری (ترجمہ) "یعنی جب تم طلاق دو اپنی عورتوں کو پھر ان کی عدت گزر جائے تو مت منع کرو ان کو اس بات سے کہ نکاح کریں اپنے پہلے خاوندوں سے جب وہ آپس میں دستور کے موافق راضی ہو جائیں" یہ آیت سن کر میں نے قسم کا کفارہ دیا اور اس کا نکاح اسی سے کر دیا۔

تیرھواں پارہ ۱۳

۹۹–باب إذا أنكح الْوَلِيَّان *

۳۲۰–حدثنا مُسلمُ بنُ إبْراهيم حدثنا هشامٌ ح و حدثنا محمد بن كثير أخبرنا همام ح و حدثنا موسى بنُ إسْمعيل حدثنا حمّادٌ الْمعنى عن قتادة عن الْحسن عن سمرة عن النبي ﷺ قال أيما امْرأةٍ زوّجها ولِيّان فهي لِلْأوّل مِنْهُما وأيما رجُل باع بيْعا مِنْ رجُليْن فهُو لِلْأوّل مِنْهُما *

۹۹۔جو دو ولی ایک عورت کا نکاح کر دیں!

۳۲۰۔مسلم بن ابراہیم، ہشام (دوسری سند) محمد بن کثیر، ہمام (تیسری سند) موسیٰ بن اسمٰعیل، حماد، قتادہ، حسن، سمرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو عورت اس کا نکاح دو ولی کر دیں (ایک ایک شخص سے دوسرا دوسرے شخص سے) تو وہ عورت اس کو ملے گی جس سے پہلے نکاح ہوا ہے اور جو شخص ایک چیز دو آدمیوں کے ہاتھ بیچے تو جس کے ہاتھ پہلے بیچی ہے اسی کو ملے گی۔

تشریح:۔ کیونکہ جب ایک شخص سے نکاح ہو گیا یا ایک شخص کے ہاتھ بک گئی اب دوسرے ولی کا تصرف دوبارہ کسی سے نکاح کرنا یا دوسرے سے بیچنا ناجائز ہوگا۔(علامہ)

۱۰۰–باب قوْلِهِ تعالَى (لَا يحِلُّ لَكُمْ أنْ ترِثُوا النِّساءَ كرْهًا ولَا تعْضُلُوهُنّ) *

۳۲۱–حدّثنا أحْمدُ بْنُ منِيع حدّثنا أسْباطُ بْنُ مُحمّدٍ حدّثنا الشّيْبانِيُّ عنْ عِكْرِمة عنِ ابْنِ عبّاسٍ قال الشّيْبانِيُّ وذكرهُ عطاءٌ أبُو الْحسنِ السُّوائِيُّ ولَا أظُنُّهُ إلّا عنِ ابْنِ عبّاسٍ فِي هذِهِ الْآيةِ (لَا يحِلُّ لَكُمْ أنْ ترِثُوا النِّساءَ كرْهًا ولَا تعْضُلُوهُنّ) قال كان الرّجُلُ إذا مات كان أوْلِياؤُهُ أحقّ بِامْرأتِهِ مِنْ ولِيِّ نفْسِها إنْ شاءَ بعْضُهُمْ زوّجها أوْ زوّجُوها وإنْ شاءُوا لَمْ يُزوِّجُوها فنزلتْ هذِهِ الْآيةُ فِي ذلِك *

۱۰۰۔آیت کریمہ زور اور زبردستی سے عورتوں کے وارث مت بنو اور نہ ان کو روکو نکاح سے الخ کا بیان!

۳۲۱۔احمد بن منیع، اسباط، الشیبانی، عکرمہ، ابن عباس، شیبانی نے کہا عطاء، ابوالحسن السوائی نے اس کو ذکر کیا لیکن میرے نزدیک عبداللہ بن عباس سے مروی ہے اس آیت کے بارہ میں ولا یحل لکم ان ترثو النساء کرھا ولا تعضلوھن عبداللہ بن عباس نے کہا کہ جب خاوند مر جاتا تھا تو اس کے وارث اس کی بیوی پر زیادہ حقدار سمجھے جاتے تھے بہ نسبت عورتوں کے وارثوں کے۔ بعض اس کا نکاح اپنے آپ سے کر لیتے یا اگر چاہتے تو کسی اور سے کر دیتے اگر چاہتے بالکل نکاح نہ کرنے دیتے تب یہ آیت اتری۔

تشریح:۔ اگر کوئی مر جاوے تو اس کی عورت اپنے نکاح کی مختار ہے میت کے عزیزوں کو زبردستی سے اپنے نکاح میں لینا نہیں پہنچتا نہ ان کا نکاح سے روکنا پہنچتا ہے کہ عاجز ہو کر جو کچھ میت نے اس کو دیا تھا وہ پھر دے البتہ خلاف شرع کے اگر کوئی کام بے حیائی کا کر بیٹھیں تو اس سے روکنا پہنچتا ہے (موضح القرآن) وارث نہ بنو زبردستی سے (یعنی عورت کی خوشی نہ ہو تم زبردستی اس کے حاکم بن جاؤ)۔

۳۲۲–حدّثنا أحْمدُ بْنُ مُحمّدِ بْنِ ثابِتٍ الْمرْوزِيُّ حدّثنِي علِيُّ بْنُ حُسيْنِ بْنِ واقِدٍ عنْ أبِيهِ عنْ يزِيد النّحْوِيِّ عنْ عِكْرِمة عنِ ابْنِ عبّاسٍ قال (لَا يحِلُّ لَكُمْ أنْ ترِثُوا النِّساءَ كرْهًا ولَا تعْضُلُوهُنّ لِتذْهبُوا بِبعْضِ ما آتيْتُمُوهُنّ إلّا أنْ يأْتِين بِفاحِشةٍ مُبيِّنةٍ) وذلِك أنّ الرّجُل كان يرِثُ امْرأة ذِي قرابتِهِ فيعْضُلُها حتّى تمُوت أوْ تردّ إليْهِ صداقها فأحْكم اللّهُ عنْ ذلِك ونهى عنْ ذلِك

۳۲۲۔احمد بن محمد بن ثابت المروزی، علی بن حسین، حسین، یزید النحوی، عکرمہ، ابن عباس سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا اس آیت کا یایھا الذین امنوالا یحل لکم ان ترثوالنساء کرھاولاتعضلوھن لتذھبوابعضما آتیتموھن الاان یاتین بفاحشة مبینه الایة جس کا ترجمہ اوپر مذکور ہوا۔ شان نزول یہ ہے کہ ایک مرد اپنے عزیز کی جورو کا وارث ہوتا پھر اس کو دوسرا نکاح نہ کرنے دیتا یہاں تک کہ مر جاتی یا جو مہر لیا ہے اس کو واپس کرے

اللہ نے اس سے منع فرمایا۔

۳۲۳—حدثنا احمد بن شبويه المروزي حدثنا عبد الله بن عثمان عن عيسى ابن عبيد عن عبيد الله مولى عمر عن الضحاك بمعناه قال فوعظ الله ذلك *

۳۲۳۔ احمد بن شبویہ، عبداللہ بن عثمان، عیسیٰ بن عبید، عبیداللہ عمر کا آزاد کردہ غلام، الضحاک سے بھی اسی طرح منقول ہے اتنا زیادہ ہے فوعظ اللہ ذلک۔

۱۰۱—باب في الاستئمار *

۱۰۱۔ نکاح کے وقت لڑکی سے پوچھنا

۳۲۴—حدثنا مسلم بن إبراهيم حدثنا أبان حدثنا يحيى عن أبي سلمة عن أبي هريرة عن النبي ﷺ قال لا تنكح الثيب حتى تستأمر ولا البكر إلا بإذنها قالوا يا رسول الله وما إذنها قال أن تسكت *

۳۲۴۔ مسلم بن ابراہیم، ابان، یحییٰ، ابی سلمہ، ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نکاح نہ کیا جاوے بیوہ عورت سے جب تک اس سے اجازت نہ لی جائے اور نہ نکاح کیا جائے کنواری عورت کا جب تک اس کا اذن نہ لیا جائے لوگوں نے کہا کہ کنواری کا اذن کس طرح ہو وہ شرم سے کاہے کو بتلاوے گی حضرت نے فرمایا اس کا چپ رہنا یہی اذن ہے۔

تشریح:۔ یعنی کنواری سے یوں کہا جائے کہ تیرا نکاح فلانے شخص سے ہم کرتے ہیں اگر وہ اجازت دے بہتر ہے نہیں تو اس کا چپ رہنا بھی اجازت ہے امام ابو حنیفہ کے نزدیک چھوٹی لڑکی کا ولی مختار ہے جہاں چاہے وہاں کرے خواہ بیوہ ہو خواہ کنواری اور جوان عورت خود مختار ہے خواہ بیوہ ہو خواہ کنواری اور امام شافعی کے نزدیک بیوہ خود مختار ہے چھوٹی ہو یا جوان اور کنواری کا ولی مختار ہے چھوٹی ہو یا جوان۔

۳۲۵—حدثنا أبو كامل حدثنا يزيد يعني ابن زريع ح و حدثنا موسى بن إسمعيل حدثنا حماد المعنى حدثني محمد ابن عمرو حدثنا أبو سلمة عن أبي هريرة قال قال رسول الله ﷺ تستأمر اليتيمة في نفسها فإن سكتت فهو إذنها وإن أبت فلا جواز عليها والإخبار في حديث يزيد قال أبو داود وكذلك رواه أبو خالد سليمان بن حيان ومعاذ بن معاذ عن محمد بن عمرو ورواه أبو عمرو ذكوان عن عائشة قالت يا رسول الله إن البكر تستحي أن تتكلم قال سكاتها إقرارها *

۳۲۵۔ ابوکامل، یزید بن زریع (دوسری سند) موسیٰ بن اسمٰعیل، حماد، محمد بن عمر، ابوسلمہ، ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کنواری عورت جو بالغ ہو جائے اور اس کا باپ نہ ہو تو وہ اپنے نکاح کرنے میں پوچھی جائے گی اگر چپ ہو رہے تو وہی اس کا اذن ہے اور اگر انکار کیا تو اس پر جبر نہیں یہ یزید کی روایت کے الفاظ ہیں امام ابوداؤد فرماتے ہیں اسی طرح ابوخالد سلیمان بن حیان و معاذ بن معاذ نے محمد بن عمرو سے نقل کیا ہے اور ابوعمر نے بواسطہ ذکوان حضرت عائشہؓ سے نقل کیا ہے میں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ کنواری لڑکی بات کرنے سے شرماتی ہے آپ نے فرمایا اس کا اقرار یہی ہے کہ خاموش رہے۔

۳۲۶— حدثنا محمد بن العلاء نا ابن إدريس عن محمد بن عمرو بهذا الحديث بإسناده زاد فيه قال فإن بكت أو سكتت زاد بكت قال أبو داود وليس بكت بمحفوظ هو وهم في الحديث الوهم من ابن إدريس *

۳۲۶۔ محمد بن العلاء، ابن ادریس، محمد بن عمرو سے اسی طرح روایت ہے اتنا زیادہ ہے اگر چپ رہے یا رونے لگے تو وہی اس کا اذن ہے۔ ابوداؤد نے کہا بکت کا لفظ ابن ادریس کا وہم ہے یہ زیادتی غیر محفوظ ہے۔

۳۲۷—حدثنا عثمان بن أبي شيبة حدثنا معاوية بن هشام عن سفيان عن إسمعيل بن أمية حدثني الثقة عن ابن عمر قال قال رسول الله ﷺ آمروا النساء في بناتهن *

۳۲۷۔ عثمان بن ابی شیبہ، معاویہ بن ہشام، سفیان، اسماعیل بن امیہ، ایک ثقہ راوی، ابن عمر سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے مشورہ لو عورتوں سے ان کی بیٹیوں کے نکاح میں۔

۱۰۲—باب في البكر يزوجها

۱۰۲۔ کنواری لڑکی کا نکاح اس کا باپ

تشریح : یعنی جب اس سے کہا جائے کہ تیرا نکاح ہوش اس مرد سے فلاں شخص سے کیا تو نے قبول کیا اور وہ چپ ہو رہے تو یہی قبول سمجھا جائے گا۔

أبوها ولا يستأمرها *

ہے اس سے پوچھے بغیر تو کیسا ہے!

۳۲۸—حدثنا عثمان بن أبي شيبة حدثنا حسين بن محمد حدثنا جرير بن حازم عن أيوب عن عكرمة عن ابن عباس أن جارية بكرا أتت النبي ﷺ فذكرت أن أباها زوجها وهي كارهة فخيرها النبي ﷺ *

۳۲۸۔ عثمان بن ابی شیبہ، حسین بن محمد، جریر بن حازم، ایوب، عکرمہ، عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ ایک کنواری لڑکی نے رسول اللہ ﷺ کے پاس آکر ذکر کیا کہ اس کے باپ نے اس کی ناراضی سے نکاح اس کا کر دیا تو آپ ﷺ نے اس کو اختیار دیا۔

تشریح : یہ چاہے نکاح رکھے چاہے فسخ کر ڈالے محدثین نے لکھا ہے کہ وہ لڑکی بالغہ ہو گی کیونکہ کم سن لڑکی پر باپ کا اختیار ہے کہ جبراً نکاح کر دے پھر جب وہ لڑکی جوان ہو گی تو اس کو اختیار ہے وہ نکاح فسخ کر دے اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک اختیار نہ ہو گا۔

۳۲۹—حدثنا محمد بن عبيد حدثنا حماد بن زيد عن أيوب عن عكرمة عن النبي ﷺ بهذا الحديث قال أبو داود لم يذكر ابن عباس وكذلك رواه الناس مرسلا معروف *

۳۲۹۔ محمد بن عبید، حماد بن زید، ایوب، عکرمہ سے بھی اسی طرح مرسلاً روایت ہے کہ امام ابو داؤد نے کہا کہ اس روایت میں ابن عباس کا ذکر نہیں یہ روایت اسی طرح مرسلاً معروف ہے۔

۱۰۳—باب في الثيب *

۱۰۳۔ ثیب کا بیان!

۳۳۰—حدثنا أحمد بن يونس وعبد الله بن مسلمة قالا أخبرنا مالك عن عبد الله بن الفضل عن نافع بن جبير عن ابن عباس قال قال رسول الله ﷺ الأيم أحق بنفسها من وليها والبكر تستأذن في نفسها وإذنها صماتها وهذا لفظ القعنبي

۳۳۰۔ احمد بن یونس، عبداللہ بن مسلمہ، مالک، عبداللہ بن الفضل، نافع بن جبیر، عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ثیبہ عورت تو اپنی جان کی خود مختار ہے بہ نسبت اپنے ولی کے (یعنی ولی کا اس پر جبر نہیں پہنچتا نکاح میں) اور کنواری عورت سے نکاح کی اجازت مانگنا چاہئے اور اس کا چپ رہنا ہی اس کی اجازت ہے۔ ابو داؤد نے کہا یہ قعنبی کے الفاظ ہیں نہ احمد کے۔

تشریح : ایم سے مراد ثیبہ ہے بدلیل روایت مسلم کے اور مقابلہ باکرہ کے اور ابو حنیفہ کے نزدیک ایم بے شوہر والی عورت مراد ہے۔

۳۳۱— حدثنا أحمد بن حنبل حدثنا سفيان عن زياد بن سعد عن عبد الله بن الفضل بإسناده ومعناه قال الثيب أحق بنفسها من وليها والبكر يستأمرها أبوها قال أبو داود أبوها ليس بمحفوظ *

۳۳۱۔ احمد بن حنبل، سفیان، زیاد بن سعد، عبیداللہ بن فضل سے بھی اسی طرح روایت ہے جس کے الفاظ یہ ہیں الثيب احق بنفسها من وليها والبكر يستامرها ابوها امام ابو داؤد نے کہا ابو ھا کا لفظ غیر محفوظ ہے۔

۳۳۲—حدثنا الحسن بن علي حدثنا عبد الرزاق أخبرنا معمر عن صالح بن كيسان عن نافع بن جبير بن مطعم عن ابن عباس أن رسول الله ﷺ قال ليس للولي مع الثيب أمر واليتيمة تستأمر وصمتها إقرارها *

۳۳۲۔ الحسن بن علی، عبدالرزاق، معمر، صالح بن کیسان، نافع بن جبیر بن مطعم، عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ثیبہ پر ولی کو کچھ اختیار نہیں اور کنواری سے اذن لیا جائے گا اور اس کا چپ رہنا ہی اس کا اقرار ہے۔

تشریح : یہ دونوں حدیثیں شافعی کی دلیل ہیں جب ایم سے ثیبہ مراد ہو۔

۳۳۳—حدثنا القعنبي عن مالك عن عبد الرحمن بن القاسم عن أبيه عن عبد الرحمن ومجمع ابني يزيد الأنصاريين عن

۳۳۳۔ القعنبی، مالک، عبدالرحمن بن القاسم، القاسم، عبدالرحمن و مجمع انصاری یزید کے بیٹے خنساء بنت خدام انصاریہ سے روایت

خنساء بنت خذام الأنصارية أن أباها زوجها وهي ثيب فكرهت ذلك فجاءت رسول الله ﷺ فذكرت ذلك له فرد نكاحها *

ہے کہ اس کے باپ نے بے اجازت اس کے اس کا نکاح کر دیا یعنی وہ ثیبہ تھی تو اس نے نکاح سے ناراض ہو کر رسول اللہ ﷺ سے آکر ذکر کیا حضرت نے اس کے نکاح کو پھیر دیا یعنی باپ کے نکاح کے ہوئے کو جائز نہ رکھا۔

تشریح: خداد اس کا نام ہے یا خذام اس کا [illegible]

۱۰۴—باب في الأكفاء *

۱۰۴۔ کفو کا بیان (کف اور کفاءت مشہور ہے)!

۳۳۴—حدثنا عبد الواحد بن غياث حدثنا حماد حدثنا محمد بن عمرو عن أبي سلمة عن أبي هريرة أن أبا هند حجم النبي ﷺ في اليافوخ فقال النبي ﷺ يا بني بياضة أنكحوا أبا هند وأنكحوا إليه وقال وإن كان في شيء مما تداوون به خير فالحجامة *

۳۳۴۔ عبدالواحد بن غیاث، حماد، محمد بن عمرو، ابی سلمہ، ابوہریرہ سے روایت ہے کہ ابا ہند نے پچھنے لگائے رسول اللہ ﷺ کے یافوخ میں (چندیا میں) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے بنی بیاضہ نکاح کر ابو ہند سے اور پیام بھیجو اس کو اگر تمہاری سب دواؤں میں کوئی دوا بہتر ہے تو یہی پچھنے لگانا ہے۔

تشریح: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کفاءت میں دین کا اعتبار ہے نہ نسب اور مال کا اور ابو حنیفہ کے نزدیک کفاءت میں بہت سے امور کا لحاظ ہے نسب کا اور اسلام کا اور آزادی کا اور دیانت کا اور مال کا اور پیشہ کا اور غیر کفو سے نکاح ہو جائے گا مگر اس کو فسخ کر سکتا ہے۔

۱۰۵—باب في تزويج من لم يولد *

۱۰۵۔ قبل پیدائش کے نکاح دینا!

۳۳۵—حدثنا الحسن بن علي ومحمد بن المثنى المعنى قالا حدثنا يزيد بن هارون أخبرنا عبد الله بن يزيد بن مقسم الثقفي من أهل الطائف حدثتني سارة بنت مقسم أنها سمعت ميمونة بنت كردم قالت خرجت مع أبي في حجة رسول الله ﷺ فرأيت رسول الله ﷺ فدنا إليه أبي وهو على ناقة له فوقف له واستمع منه ومعه درة كدرة الكتاب فسمعت الأعراب والناس وهم يقولون الطبطبية الطبطبية الطبطبية فدنا إليه أبي فأخذ بقدمه فأقر له ووقف عليه واستمع منه فقال إني حضرت جيش عثران قال ابن المثنى جيش غثران فقال طارق بن المرقع من يعطيني رمحا بثوابه قلت وما ثوابه قال أزوجه أول بنت تكون لي فأعطيته رمحي ثم غبت عنه حتى علمت أنه قد ولد له جارية وبلغت ثم جئته فقلت له أهلي جهزهن إلي فحلف أن لا يفعل حتى أصدقه صداقا جديدا غير الذي كان بيني وبينه وحلفت لا أصدق غير الذي أعطيته فقال رسول الله ﷺ وبقرن أي النساء هي اليوم قال قد رأت القتير قال أرى أن تتركها قال فراعني ذلك ونظرت إلى رسول الله ﷺ فلما رأى ذلك

۳۳۵۔ الحسن بن علی، محمد بن المثنی، یزید بن ہارون، عبداللہ بن یزید بن مقسم (طائف کا رہنے والا) سارہ بنت مقسم، میمونہ بنت کردم سے روایت ہے کہ میں نکلی اپنے باپ کے ساتھ رسول اللہ ﷺ جب حجۃ الوداع کو جاتے تھے تو میں نے دیکھا آپ کو اور میرے باپ آپ کے نزدیک گئے آپ ایک اونٹ پر سوار تھے اور آپ کے ہاتھ میں ایک درہ تھا جیسے مکتب کے معلموں کے پاس ہوتا ہے (لڑکوں کے سزا دینے کے واسطے) تو میں نے سنا بدوؤں اور سب لوگ کہہ رہے تھے الطبطبیہ الطبطبیہ الطبطبیہ تو میرا باپ رسول اللہ ﷺ کے نزدیک گئے اور ان کا پاؤں پکڑ کر آپ کے پیغمبر ہونے کا اقرار کیا اور ٹھہرے رہے اور آپ سے مفید باتیں سنیں بعد اس کے کہا میں جیش عثران یا غثران (جو جاہلیت میں ایک لشکر گیا تھا) میں تھا وہاں طارق بن المرقع نے مجھ سے کہا کون شخص ہے جو مجھے ایک برچھا اس کے بدلے میں دیتا ہے میں نے کہا کیا بدلہ طارق نے کہا بدلہ یہ ہے کہ جو بیٹی میری پہلی ہوگی اس کا نکاح اس سے کروں گا میں نے اپنا نیزہ اس کو دیدیا اور چلا گیا یہاں تک کہ میں سنا طارق کی بیٹی پیدا ہوئی ہے اور اب جوان ہوگئی ہے تو میں اس کے پاس گیا اور میں نے کہا اب میری بی بی کو رخصت کر دو اس نے قسم کھائی میں بھی تجھ کو اپنی بیٹی نہ دوں گا جب

مني فلا تأثم ولا يأثم صاحبك قال أبو داود القتير الشيب

تب اس کا مہر نہ مقرر کرے سوا اس مہر کے جس کا اقرار میرے اور اس کے بیچ میں ہو چکا تھا اور میں نے قسم کھالی کہ میں سوا اس کے کچھ نہ دوں گا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اب اس لڑکی کی عمر کیا ہے میرے باپ نے کہا وہ بوڑھی ہو چکی ہے آپ نے فرمایا اس کو یا نہ دے (چھوڑ دے) میں اس سے گھبرایا اور میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا جب آپ نے میرا حال دیکھا تو فرمایا نہ تو گنہگار ہو نہ تیرا صاحب (طارق) گنہگار ہو۔ ابوداؤد نے کہا القتیر کا معنی بڑھاپا ہے۔

تشریح:۔ طبطب کوزی کی آواز ہے جو پڑنے کے وقت اس میں سے نکلتی ہے یا لوگوں کے چلنے کی آواز بہر حال مراد یہ ہے کہ طبطب کی آواز اس وقت آرہی تھی اور اس لڑکی کے لئے لینے میں یا تجھے قسم توڑنی پڑے گی یا طارق کو توڑنا پڑے گی دونوں میں سے کوئی ضرور گنہگار ہوگا۔

۳۳۶– حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَيْسَرَةَ أَنَّ خَالَتَهُ أَخْبَرَتْهُ عَنِ امْرَأَةٍ قَالَتْ هِيَ مُصَدَّقَةٌ امْرَأَةُ صِدْقٍ قَالَتْ بَيْنَا أَبِي فِي غَزَاةٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ إِذْ رَمِضُوا فَقَالَ رَجُلٌ مَنْ يُعْطِينِي نَعْلَيْهِ وَأُنْكِحُهُ أَوَّلَ بِنْتٍ تُولَدُ لِي فَخَلَعَ أَبِي نَعْلَيْهِ فَأَلْقَاهُمَا إِلَيْهِ فَوُلِدَتْ لَهُ جَارِيَةٌ فَبَلَغَتْ وَذَكَرَ نَحْوَهُ لَمْ يَذْكُرْ قِصَّةَ الْقَتِيرِ *

۳۳۶۔ احمد بن صالح، عبدالرزاق، ابن جریج، ابراہیم بن میسرہ' اس کی خالہ' ایک عورت سے روایت ہے کہ اس کا نام مصدقہ تھا (سچی عورت) اس نے کہا میرا باپ ایک لڑائی میں تھا زمانہ جاہلیت میں تو یکایک لوگوں کے پاؤں جلنے لگے (گرمی سے) ایک شخص بولا کون ہے جو اپنی جوتیاں مجھے دیدے میں اس سے نکاح کروں گا اپنی پہلی بیٹی کا جو میرے یہاں پیدا ہوئی اور جوان ہوئی بعد اس کے وہی قصہ بیان کیا او پر گذرا مگر بڑھاپے کا حال نہیں بیان کیا (یعنی اس روایت میں یہ نہیں ہے کہ وہ لڑکی بوڑھی ہوگئی)۔

۱۰۶–بَاب الصَّدَاقِ *

۱۰۶۔ مہر کا بیان!

۳۳۷–حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنْ صَدَاقِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ ثِنْتَا عَشْرَةَ أُوقِيَّةً وَنَشٌّ فَقُلْتُ وَمَا نَشٌّ قَالَتْ نِصْفُ أُوقِيَّةٍ *

۳۳۷۔ عبداللہ بن محمد النفیلی، عبدالعزیز بن محمد، یزید بن الہاد، محمد بن ابراہیم، ابی سلمہ سے روایت ہے کہ میں نے پوچھا حضرت عائشہؓ سے کہ نبی ﷺ کا مہر کتنا تھا انہوں نے کہا بارہ اوقیہ اور ایک نش میں نے کہا نش کیا ہے حضرت عائشہؓ نے کہا آدھا اوقیہ۔

تشریح:۔ اوقیہ چالیس درم کا ہوتا ہے بارہ اوقیے کے ۴۸۰ درم اور ایک نش کے ۲۰ درم سب پانسو درم ہوئے جس کے ایک سو اکتیس روپے چار آنے کمپنی (پاکستان) کے ہوتے ہیں یہی مہر آنحضرت ﷺ کی سب بیبیوں کا تھا سوا ام حبیبہؓ کے ان کا مہر چار ہزار درم یعنی ایک ہزار کمپنی کا تھا۔

۳۳۸–حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي الْعَجْفَاءِ السُّلَمِيِّ قَالَ خَطَبَنَا عُمَرُ رَحِمَهُ اللَّهُ فَقَالَ أَلَا لَا تُغَالُوا بِصُدُقِ النِّسَاءِ فَإِنَّهَا لَوْ كَانَتْ مَكْرُمَةً فِي الدُّنْيَا أَوْ تَقْوَى عِنْدَ اللَّهِ لَكَانَ أَوْلَاكُمْ بِهَا النَّبِيُّ ﷺ مَا أَصْدَقَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ امْرَأَةً مِنْ نِسَائِهِ وَلَا أُصْدِقَتْ امْرَأَةٌ مِنْ بَنَاتِهِ أَكْثَرَ مِنْ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ أُوقِيَّةً *

۳۳۸۔ محمد بن عبید، حماد بن زید، ایوب، محمد، ابی العجفاء سلمی سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے خطبہ پڑھ کر ہم کو کہا خبردار عورتوں کے بھاری مہر مت باندھو کیونکہ بھاری مہر باندھنا بزرگی کا سبب ہوتا دنیا میں یا اللہ کے نزدیک پرہیزگاری کا تو البتہ تم میں لائق تر اس کے ہوتے نبی ﷺ۔ سو رسول اللہ ﷺ نے بارہ اوقیہ سے زیادہ مہر نہ اپنی کسی بی بی کا باندھا نہ کسی لڑکی کا (بارہ اوقیہ کے سوا سو روپے ہوتے ہیں)۔

۳۳۹- حدثنا حجاج بن أبي يعقوب الثقفي حدثنا معلى بن منصور حدثنا ابن المبارك حدثنا معمر عن الزهري عن عروة عن أم حبيبة أنها كانت تحت عبيد الله بن جحش فمات بأرض الحبشة فزوجها النجاشي النبي ﷺ وأمهرها عنه أربعة آلاف وبعث بها إلى رسول الله ﷺ مع شرحبيل ابن حسنة قال أبو داود حسنة هي أمه

۳۳۹- حجاج بن ابی یعقوب الثقفی، معلی بن منصور، ابن المبارک، معمر، زہری، عروہ، ام حبیبہؓ سے روایت ہے کہ وہ عبیداللہ بن جحش کے نکاح میں تھیں اور عبیداللہ حبش کے ملک میں مر گیا تو حبش کے بادشاہ نجاشی نے ان کا نکاح رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کر دیا اور ام حبیبہ کا مہر آنحضرت ﷺ کی طرف سے چار ہزار درہم مقرر کر کے ان کو حسنہ کے بیٹے شرحبیل کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے پاس بھیج دیا۔ امام ابوداؤد نے کہا حسنہ شرحبیل کی والدہ ہے۔

تشریح: آنحضرت ﷺ کی بیویوں اور بیٹیوں میں سب سے زیادہ ان کا مہر تھا اور مہر باقی بیویوں اور صاحبزادیوں کا سوا سو روپیہ یا ایک سو اکتیس روپے تھے یعنی مہر حضرت فاطمہؓ کا چار سو مثقال چاندی کے برابر ڈیڑھ سو روپیہ کمپنی کا تھا۔

۳۴۰- حدثنا محمد بن حاتم بن بزيع حدثنا علي بن الحسن بن شقيق عن ابن المبارك عن يونس عن الزهري أن النجاشي زوج أم حبيبة بنت أبي سفيان من رسول الله ﷺ على صداق أربعة آلاف درهم وكتب بذلك إلى رسول الله ﷺ فقبل *

۳۴۰- محمد بن حاتم بن بزیع، علی بن الحسن بن شقیق، ابن المبارک، یونس، زہری سے روایت ہے کہ بادشاہ نجاشی نے ام حبیبہؓ بنت ابی سفیان کی بیٹی کا نکاح رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کر دیا۔ اور حضرت کی طرف سے چار ہزار درہم مہر مقرر کر کے رسول اللہ ﷺ کو لکھ بھیجا تو رسول اللہ ﷺ نے قبول کیا

۱۰۷- باب قلة المهر *

۱۰۷- مہر کم سے کم کتنا ہو سکتا ہے!

۳۴۱- حدثنا موسى بن إسمعيل حدثنا حماد عن ثابت البناني وحميد عن أنس أن رسول الله ﷺ رأى عبد الرحمن بن عوف وعليه ردع زعفران فقال النبي ﷺ مهيم فقال يا رسول الله تزوجت امرأة قال ما أصدقتها قال وزن نواة من ذهب قال أولم ولو بشاة *

۳۴۱- موسیٰ بن اسماعیل، حماد، ثابت البنانی، حمید، حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عبدالرحمن بن عوف کو دیکھا زعفران لگائے ہوئے آپ نے فرمایا یہ کیا ہے عبدالرحمن نے کہا یا رسول اللہ ﷺ میں نے ایک عورت سے نکاح کیا ہے حضرت نے فرمایا اس کا مہر کیا ٹھہرایا ہے عبدالرحمن نے کہا ایک وزن نواۃ سونا۔ حضرت نے فرمایا ولیمہ کر اگرچہ ایک بکری ہو۔

تشریح: نواۃ پانچ درم کو کہتے ہیں حاصل یہ ہے کہ پانچ درم برابر سونا مہر مقرر کیا جس کے پونے سولہ ماشے ہوئے بعضوں نے کہا نواۃ سے کھجور کی گٹھلی مراد ہے یعنی اس کے برابر سونا مقرر کیا۔

۳۴۲- حدثنا إسحق بن جبرائيل البغدادي أخبرنا يزيد أخبرنا موسى بن مسلم بن رومان عن أبي الزبير عن جابر ابن عبد الله أن النبي ﷺ قال من أعطى في صداق امرأة ملء كفيه سويقا أو تمرا فقد استحل قال أبو داود رواه عبد الرحمن بن مهدي عن صالح بن رومان عن أبي الزبير عن جابر موقوفا ورواه أبو عاصم عن صالح بن رومان عن أبي الزبير عن جابر قال كنا على عهد رسول الله ﷺ نستمتع بالقبضة من الطعام على معنى المتعة قال أبو داود رواه ابن

۳۴۲- اسحاق بن جبرئیل البغدادی، یزید، موسیٰ بن مسلم بن رومان، ابی الزبیر، جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے عورت کے مہر میں لپ بھر ستو دیئے یا کھجوریں دیں تو اس عورت کو اپنے پر حلال کر لیا ابوداؤد فرماتے ہیں عبدالرحمن بن مہدی، صالح بن رومان، ابی الزبیر، جابر سے موقوفاً روایت ہے اور ابو عاصم، صالح بن رومان، ابی الزبیر، جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ہم متعہ کرتے تھے ایک مٹھی اناج دے کر۔ امام ابوداؤد نے کہا ابن جریج، ابی الزبیر، جابر سے اسی طرح مروی ہے جس طرح

جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَلَى مَعْنَى أَبِي عَاصِمٍ ۔ بوعاصم ۔

تشریح: شاید یہ امر اس متعہ کی ممانعت سے پہلے ہوگا صحیح مسلم میں جابر سے روایت ہے کہ ہم نے متعہ کیا رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں اور ابوبکرؓ اور عمرؓ کے زمانے میں یہاں تک کہ منع کیا اس سے عمرؓ نے اور روافض کے نزدیک متعہ جائز ہے اور متعہ کا ثابت ہونا ایک جماعت صحابہ سے ثابت ہے جیسے جابر اور ابن مسعود اور ابو سعید اور معاویہ اور ابن عباس وغیرہم۔

۹۰۸ بَابٌ فِي التَّزْوِيجِ عَلَى الْعَمَلِ يُعْمَلُ

۹۰۸۔ کسی کام یا محنت کے اوپر نکاح کرنے کا بیان

۳٤۳–حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي حَازِمِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ جَاءَتْهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي قَدْ وَهَبْتُ نَفْسِي لَكَ فَقَامَتْ قِيَامًا طَوِيلًا فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ زَوِّجْنِيهَا إِنْ لَمْ يَكُنْ لَكَ بِهَا حَاجَةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ هَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ تُصْدِقُهَا إِيَّاهُ فَقَالَ مَا عِنْدِي إِلَّا إِزَارِي هَذَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّكَ إِنْ أَعْطَيْتَهَا إِزَارَكَ جَلَسْتَ وَلَا إِزَارَ لَكَ فَالْتَمِسْ شَيْئًا قَالَ لَا أَجِدُ شَيْئًا قَالَ فَالْتَمِسْ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ فَالْتَمَسَ فَلَمْ يَجِدْ شَيْئًا فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَهَلْ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ شَيْءٌ قَالَ نَعَمْ سُورَةُ كَذَا وَسُورَةُ كَذَا لِسُوَرٍ سَمَّاهَا فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَدْ زَوَّجْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ

۳۴۳۔قعنبی، مالک، ابی حازم بن دینار، سہل بن سعد الساعدی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک عورت نے آکر کہا کہ میں نے اپنی جان آپ کو بخشی (آپ نے کچھ جواب نہ دیا) وہ بڑی دیر تک کھڑی رہی تب ایک صحابی نے کھڑے ہو کر کہا حضرت اگر آپ کو اس کی حاجت نہیں تو میرا نکاح اس سے کر دیجئے۔ حضرت نے فرمایا کچھ تیرے پاس ہے جس سے تو اس کا مہر ادا کرے اس نے کہا میرے پاس کچھ بھی نہیں سوائے اس لنگی کے آپ نے فرمایا اگر تو نے اسے لنگی دیدی تو بغیر لنگی کے بیٹھ رہے گا تو کوئی چیز ڈھونڈلا اس نے کہا میرے پاس کچھ نہیں ہے آپ نے فرمایا ایک لوہے کی انگوٹھی ہی ڈھونڈلا اس نے ڈھونڈا تو کچھ نہ پایا تو اس کو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا تجھ کو قرآن کچھ یاد ہے اس نے کہا ہاں مجھ کو فلانی فلانی سورت یاد ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں نے تیرا نکاح کر دیا اس عورت کے ساتھ بعوض اس قرآن شریف کے جو تجھ کو یاد ہے (یعنی وہی قرآن شریف اس عورت کو سکھادے یہی مہر ہے)۔

تشریح: اس حدیث پر عمل ہے شافعی کا اور جمہور علماء کا ان کے نزدیک قلیل کثیر مال یا محنت مزدوری یا تعلیم قرآن پر نکاح درست ہے اور ابو حنیفہ کے نزدیک دس درم سے کم مہر درست نہیں ہے مگر دلائل ان کے ضعیف ہیں اس قابل نہیں ہیں کہ احادیث صحیحہ سے معارض ہو سکیں اور ابو حنیفہ کی یہ تاویل کہ مراد ان حدیثوں سے ادا کرنا مہر معجّل کا ہے جو مجرد نکاح کے کچھ دیا جاتا ہے مستقیم نہیں کیونکہ اس حدیث میں صاف موجود ہے نکاح کر دیا میں نے تیرا اس کے ساتھ اس قرآن کے عوض میں جو تجھ کو یاد ہے وہ کہتے ہیں کہ حرف با یہاں مقابلے کے معنوں میں نہیں ہے بلکہ واسطے سببیت کے ہے یعنی نکاح کر دیا میں نے تیرا اس سے بسبب اس کے کہ تیرے ساتھ قرآن ہے اور یہ تاویل بعید ہے جو ظاہر حدیث سے چسپاں نہیں ہو سکتی۔

۳٤٤–حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَفْصِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبِي حَفْصُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ الْحَجَّاجِ الْبَاهِلِيِّ عَنْ عِسْلٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ نَحْوَ هَذِهِ الْقِصَّةِ لَمْ يَذْكُرِ الْإِزَارَ وَالْخَاتَمَ فَقَالَ مَا تَحْفَظُ مِنَ الْقُرْآنِ قَالَ سُورَةَ الْبَقَرَةِ أَوِ الَّتِي تَلِيهَا قَالَ فَقُمْ فَعَلِّمْهَا عِشْرِينَ آيَةً وَهِيَ امْرَأَتُكَ

۳۴۴۔احمد بن حفص بن عبداللہ، حفص بن عبداللہ، ابراہیم بن طہمان، الحجاج بن الحجاج الباہلی، عسل، عطاء بن ابی رباح، ابوہریرہ سے روایت ہے کہ جس میں ازار اور خاتم کا ذکر نہیں اس میں یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے پوچھا تم نے کتنا قرآن حفظ کر لیا ہے اس نے کہا سورہ بقرہ یا جو اس کے متصل ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جا کر اس کو بیس آیتیں سکھادو وہ تمہاری عورت ہے۔

۳٤٥– حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَبِي الزَّرْقَاءِ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ عَنْ مَكْحُولٍ نَحْوَ خَبَرِ سَهْلٍ قَالَ

۳۴۵۔ہارون بن زید بن ابی الزرقاء، ابی الزرقاء، محمد بن راشد، مکحول سے بھی سہل کی طرح روایت منقول ہے مکحول کہا کرتے تھے کہ نکاح

وكان مكحول يقول ليس ذلك لأحد بعد رسول الله ﷺ

یا مہر جو رسول اللہ ﷺ کے کسی کے لئے جائز نہیں۔

١٠٩ - باب فيمن تزوج ولم يسم صداقا حتى مات

۱۰۹۔ ایک شخص نے نکاح کیا اور مہر مقرر نہیں کیا پھر مر گیا!

٣٤٦ - حدثنا عثمان بن أبي شيبة حدثنا عبد الرحمن بن مهدي عن سفيان عن فراس عن الشعبي عن مسروق عن عبد الله في رجل تزوج امرأة فمات عنها ولم يدخل بها ولم يفرض لها الصداق فقال لها الصداق كاملا وعليها العدة ولها الميراث فقال معقل بن سنان سمعت رسول الله ﷺ قضى به في بروع بنت واشق

۳۴۶۔ عثمان بن ابی شیبہ، عبدالرحمن بن مہدی، سفیان، فراس، شعبی، مسروق، عبداللہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے ایک عورت سے نکاح کیا اور مر گیا نہ اس عورت سے صحبت کی اور نہ اس کا مہر ٹھہرایا تو اس صورت میں عبداللہ نے کہا کہ اس عورت کا پورا مہر ثابت ہے اور وہ عورت عدت پوری کرے گی اور خاوند کے مال میں میراث کی حقدار ہوگی یہ دیکھ کر معقل بن یسار نے کہا رسول اللہ ﷺ سے میں نے سنا کہ آپ نے بروع بنت واشق کا ایسا ہی فیصلہ کیا۔

تشریح:۔ پورا مہر ثابت ہے یعنی مہر مثل جو اس کی سی عورتوں کا مہر اس زمانے میں ہو۔

٣٤٧ - حدثنا عثمان بن أبي شيبة حدثنا يزيد بن هارون وابن مهدي عن سفيان عن منصور عن إبراهيم عن علقمة عن عبد الله وساق عثمان مثله

۳۴۷۔ عثمان بن ابی شیبہ، یزید بن ہارون وابن مہدی، سفیان، منصور، ابراہیم، علقمہ، عبداللہ سے بھی اسی طرح روایت ہے۔

٣٤٨ - حدثنا عبيد الله بن عمر حدثنا يزيد بن زريع حدثنا سعيد بن أبي عروبة عن قتادة عن خلاس وأبي حسان عن عبد الله بن عتبة بن مسعود أن عبد الله بن مسعود أتي في رجل بهذا الخبر قال فاختلفوا إليه شهرا أو قال مرات قال فإني أقول فيها إن لها صداقا كصداق نسائها لا وكس ولا شطط وإن لها الميراث وعليها العدة فإن يك صوابا فمن الله وإن يكن خطأ فمني ومن الشيطان والله ورسوله بريئان فقام ناس من أشجع فيهم الجراح وأبو سنان فقالوا يا ابن مسعود نحن نشهد أن رسول الله ﷺ قضاها فينا في بروع بنت واشق وإن زوجها هلال بن مرة الأشجعي كما قضيت قال ففرح عبد الله بن مسعود فرحا شديدا حين وافق قضاؤه قضاء رسول الله ﷺ

۳۴۸۔ عبیداللہ بن عمر، یزید بن زریع، سعید بن ابی عروبہ، قتادہ، خلاس وابی حسان، عبداللہ بن عتبہ بن مسعود، عبداللہ بن مسعود کے پاس ایک شخص کا یہ مقدمہ درپیش ہوا لوگوں نے اس میں اختلاف کیا ایک مہینہ بھر یا کئی مرتبہ۔ عبداللہ بن مسعود نے کہا میں تو اس مقدمہ میں یہ کہتا ہوں اس عورت کا مہر ثابت ہے جیسا اس کی قوم کی عورتوں کا مہر ہوا کرتا ہے اس سے نہ کم نہ زیادہ اور وہ عورت میراث کی بھی مستحق ہے اور عدت بھی ادا کرے گی اگر یہ کہنا میرا شریعت کے موافق ہے تو اللہ کی عنایت ہے اور اگر اس میں میری چوک ہو تو شیطان کی طرف سے ہے اللہ اور رسول اللہ اس خطا سے پاک ہیں پھر کئی آدمی قبیلہ اشجع کے کھڑے ہوئے ان میں سے تھے جراح اور ابو سنان۔ انہوں نے کہا اے ابن مسعود ہم گواہ ہیں رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ واشق کی بیٹی بروع کا جس کا خاوند ہلال بن مرہ الاشجعی تھا اسی طرح کیا جیسا کہ تم نے یہ فیصلہ کیا راوی نے کہا کہ عبداللہ بن مسعود نہایت خوش ہو گئے جس وقت کہ ان کا فیصلہ کرنا رسول اللہ ﷺ کے فیصلہ کے موافق ہوا۔

تشریح:۔ اس سے معلوم ہوا کہ مجتہد کبھی غلطی بھی کرتا ہے۔

٣٤٩ - حدثنا محمد بن يحيى بن فارس الذهلي وعمر بن الخطاب قال محمد حدثنا أبو الأصبغ الجزري عبد العزيز

۳۴۹۔ محمد بن یحییٰ بن فارس الذہلی و عمر بن الخطاب، محمد نے کہا ابو الاصبغ الجزری، عبدالعزیز بن یحییٰ، محمد بن سلمہ، ابی عبدالرحیم، خالد

بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحِيمِ خَالِدِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِرَجُلٍ أَتَرْضَى أَنْ أُزَوِّجَكَ فُلَانَةَ قَالَ نَعَمْ وَقَالَ لِلْمَرْأَةِ أَتَرْضَيْنَ أَنْ أُزَوِّجَكِ فُلَانًا قَالَتْ نَعَمْ فَزَوَّجَ أَحَدَهُمَا صَاحِبَهُ فَدَخَلَ بِهَا الرَّجُلُ وَلَمْ يَفْرِضْ لَهَا صَدَاقًا وَلَمْ يُعْطِهَا شَيْئًا وَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ الْحُدَيْبِيَةَ وَكَانَ مَنْ شَهِدَ الْحُدَيْبِيَةَ لَهُ سَهْمٌ بِخَيْبَرَ فَلَمَّا حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ زَوَّجَنِي فُلَانَةَ وَلَمْ أَفْرِضْ لَهَا صَدَاقًا وَلَمْ أُعْطِهَا شَيْئًا وَإِنِّي أُشْهِدُكُمْ أَنِّي أَعْطَيْتُهَا مِنْ صَدَاقِهَا سَهْمِي بِخَيْبَرَ فَأَخَذَتْ سَهْمًا فَبَاعَتْهُ بِمِائَةِ أَلْفٍ قَالَ أَبُو دَاوُد وَزَادَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَحَدِيثُهُ أَتَمُّ فِي أَوَّلِ الْحَدِيثِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَيْرُ النِّكَاحِ أَيْسَرُهُ وَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِلرَّجُلِ ثُمَّ سَاقَ مَعْنَاهُ قَالَ أَبُو دَاوُد يُخَافُ أَنْ يَكُونَ هَذَا الْحَدِيثُ مُلْزَقًا لِأَنَّ الْأَمْرَ عَلَى غَيْرِ هَذَا *

بن ابی یزید، زید بن ابی انیسہ، یزید بن ابی حبیب، مرثد بن عبداللہ، عقبہ بن عامر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص سے فرمایا کیا تو فلانی عورت سے نکاح کرنے پر راضی ہے اس نے کہا ہاں میں راضی ہوں پھر آپ نے ایک عورت سے فرمایا کیا تو فلانے شخص کے ساتھ نکاح کرنے پر راضی ہے اس نے کہا ہاں میں راضی ہوں جب حضرت نے دونوں کی خواہش پائی تو ان کا نکاح کر دیا۔ پھر اس شخص نے اپنی بی بی سے صحبت کی اور اس کا مہر مقرر نہ کیا اور نہ کوئی چیز اس کو دی مگر وہ شخص جنگ حدیبیہ میں شریک تھا اور اس کا حصہ خیبر میں نکلتا تھا جب وہ مرنے لگا تو بولا رسول اللہ ﷺ نے میرا نکاح فلانی عورت کے ساتھ کر دیا تھا میں نے اس کا مہر مقرر نہ کیا تھا اور نہ اس عورت کو کوئی چیز دی تھی اب میں تم کو گواہ کرتا ہوں کہ میں نے اس عورت کو اپنا وہ حصہ جو خیبر سے مجھے ملنے والا ہے دیدیا۔ پھر اس عورت نے وہ حصہ لے کر ایک لاکھ درم کا بیچا۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بہتر نکاح وہ ہے جو آسان ہو اس کے بعد حسب سابق رسول اللہ ﷺ سے روایت ہے امام ابوداؤد نے کہا کہ میرا خیال یہ ہے کہ یہ روایت ملحق ہو گئی اس لئے کہ اصل بات اس کے علاوہ ہے۔

۱۱۰۰-بَاب فِي خُطْبَةِ النِّكَاحِ *

۱۱۰۔ نکاح کے خطبے کا بیان!

۳۵۰-حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ فِي خُطْبَةِ الْحَاجَةِ فِي النِّكَاحِ وَغَيْرِهِ *

۳۵۰۔ محمد بن کثیر، سفیان، ابی اسحاق، ابی عبیدہ، عبداللہ بن مسعود سے خطبہ حاجت یعنی نکاح وغیرہ کا اسی طرح سے مروی ہے جو آگے آتا ہے۔

۳۵۱-حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ الْمَعْنَى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ وَأَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ عَلَّمَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خُطْبَةَ الْحَاجَةِ أَنِ الْحَمْدُ لِلَّهِ نَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنَعُوذُ بِهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا مَنْ يَهْدِ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا (اتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا) (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ) (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ

۳۵۱۔ محمد بن سلیمان الانباری، وکیع، اسرائیل، ابی اسحاق، ابی الاحوص وابی عبیدہ، عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم کو حاجت کا خطبہ سکھایا الحمدللہ نستعینہ ونستغفرہ اخیر تک یعنی سب خوبیاں اللہ ہی کی ہیں اسی کی مدد چاہتے ہیں ہم اور اسی سے بخشش چاہتے ہیں ہم اور اسی کے ساتھ پناہ پکڑتے ہیں ہم اپنی جانوں کی برائی سے جس کو اللہ نے راہ دکھلائی اس کو کوئی بہکانے والا نہیں اور جس کو وہ گمراہ کر دے اس کو کوئی راہ بتانے والا نہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ سوائے اللہ کے کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں۔ اے ایمان والو اللہ سے ڈرو جس کے نام کے وسیلے سے تم آپس میں مانگتے ہو اور ناتوں کے توڑنے

وَمَنْ يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا ، لَمْ يَقُلْ مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ أَنْ *

سے ڈرو بیشک اللہ تمہارا نگہبان ہے اے ایمان والو اللہ سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے اور بغیر مسلمان ہوئے تم ہرگز نہ مرنا اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور ٹھیک بات کہو تو وہ تمہارے کام ٹھیک کر دے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور جس نے اللہ اور اس کے رسول کا کہنا مانا اس نے بڑا مقصد پایا (محمد بن سلیمان کی روایت میں ان نہیں ہے الحمد للہ کے پہلے)۔

٣٥٢-حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ عَنْ أَبِي عِيَاضٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا تَشَهَّدَ ذَكَرَ نَحْوَهُ وَقَالَ بَعْدَ قَوْلِهِ وَرَسُولُهُ أَرْسَلَهُ بِالْحَقِّ بَشِيرًا وَنَذِيرًا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ مَنْ يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ يَعْصِهِمَا فَإِنَّهُ لَا يَضُرُّ إِلَّا نَفْسَهُ وَلَا يَضُرُّ اللَّهَ شَيْئًا *

٣٥٢۔ محمد بن بشار، ابو عاصم، عمران، قتادہ، عبد ربہ، ابی عیاض، ابن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب خطبہ پڑھا کرتے پھر ویسا ہی ذکر کیا لیکن بعد ورسولہ کے اتنا اور بڑھایا ارسلہ بالحق اخیر تک یعنی بھیجا اس نے اپنے رسول کو حق کے ساتھ خوشی منانے والا جنت کی اور دوزخ سے ڈرانے والا جس نے اللہ اور اس کے رسول کا کہا مانا ہدایت پائی اور جس نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی اس نے اپنی جان کے سوائے کسی کا کچھ نہ بگاڑا اور اللہ کا کچھ نہ بگاڑ سکے گا (اپنا ہی نقصان کرے گا)۔

٣٥٣-حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا بَدَلُ بْنُ الْمُحَبَّرِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْعَلَاءِ ابْنِ أَخِي شُعَيْبٍ الرَّازِيِّ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ قَالَ خَطَبْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ أُمَامَةَ بِنْتَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَأَنْكَحَنِي مِنْ غَيْرِ أَنْ يَتَشَهَّدَ *

٣٥٣۔ محمد بن بشار، بدل بن المحبر، شعبہ، العلاء بن اخی شعیب الرازی، اسماعیل بن ابراہیم بنی سلیم میں سے ایک شخص سے روایت ہے (جس کا نام عباد بن سلیم تھا) میں نے پیام دیا حضرت کی پھوپھی امامہ بنت عبدالمطلب سے آپ نے ان کا نکاح مجھ سے کر دیا بغیر خطبے کے۔

١١١-بَاب فِي تَزْوِيجِ الصِّغَارِ *

١١١۔ چھوٹی نابالغ لڑکیوں کا نکاح!

٣٥٤-حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبُو كَامِلٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تَزَوَّجَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَنَا بِنْتُ سَبْعٍ قَالَ سُلَيْمَانُ أَوْ سِتٍّ وَدَخَلَ بِي وَأَنَا بِنْتُ تِسْعٍ *دبَاب فِي الْمُقَامِ عِنْدَ الْبِكْرِ

٣٥٤۔ سلیمان بن حرب، ابو کامل، حماد بن زید، ہشام بن عروہ، عروہ، حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جب میرے ساتھ نکاح کیا اس وقت میں چھ یا سات برس کی لڑکی تھی اور جب حضرت نے مجھ سے صحبت کی تو میں نو برس کی تھی۔

١١٢-دبَاب فِي الْمُقَامِ عِنْدَ الْبِكْرِ *

١١٢۔ باکرہ عورت سے نکاح کرے تو کتنے دن اس کے پاس رہے

٣٥٥-حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَمَّا تَزَوَّجَ أُمَّ سَلَمَةَ أَقَامَ عِنْدَهَا ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ لَيْسَ بِكِ عَلَى أَهْلِكِ هَوَانٌ إِنْ شِئْتِ سَبَّعْتُ لَكِ وَإِنْ سَبَّعْتُ لَكِ سَبَّعْتُ لِنِسَائِي *

٣٥٥۔ زہیر بن حرب، یحییٰ، سفیان، محمد بن ابی بکر، عبدالملک بن ابی بکر، سلمہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جب ان کے ساتھ نکاح کیا تو آپ ان کے پاس تین دن تک شب باش رہے پھر آپ نے ان سے فرمایا کہ تین ہی رات کا ٹھہرنا میرا تیرے پاس، تیرے اور تیرے لوگوں کی رسوائی نہیں ہے اگر تو چاہے تو میں تیرے پاس سات رات تک شب باش رہوں اور اگر تیرے پاس سات رات رہوں گا تو اور بیویوں کے پاس بھی سات سات رات رہوں گا۔

تشریح: یہ بات معلوم ضروری ہے کہ نئی عورت کی اسی قدر رعایت ہو سکتی ہے کہ اگر ثیبہ ہو تو تین رات اس کے پاس رہے اگر باکرہ ہو تو سات رات۔ (ع۔ م)

۳۵۶–حدثنا وهب بن بقية وعثمان بن أبي شيبة عن هشيم عن حميد عن أنس بن مالك قال لما أخذ رسول الله ﷺ صفية أقام عندها ثلاثا زاد عثمان وكانت ثيبا وقال حدثني هشيم أخبرنا حميد أخبرنا أنس

۳۵۶۔ وہب بن بقیہ، عثمان بن ابی شیبہ، ہشیم، حمید، انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جب صفیہ کے ساتھ نکاح کیا تو تین رات تک آپ ان کے پاس شب باش رہے۔ عثمان کی روایت میں اتنا زیادہ ہے وکانت ثیبا (یعنی وہ عورت ثیبہ تھی یعنی بیوہ تھی)۔

۳۵۷–حدثنا عثمان بن أبي شيبة حدثنا هشيم وإسمعيل ابن علية عن خالد الحذاء عن أبي قلابة عن أنس بن مالك قال إذا تزوج البكر على الثيب أقام عندها سبعا وإذا تزوج الثيب أقام عندها ثلاثا ولو قلت إنه رفعه لصدقت ولكنه قال السنة كذلك *

۳۵۷۔ عثمان بن ابی شیبہ، ہشیم، اسماعیل بن علیہ، خالد الحذاء، ابی قلابہ، انس بن مالک سے روایت ہے کہ عورت ثیب نکاح میں ہوتے ہوئے کسی شخص باکرہ عورت سے نکاح کرے تو باکرہ کے پاس سات رات تک رہے اور جب ثیب پر ثیب کو نکاح کرے تو اس کے پاس تین رات تک شب باش رہے پھر سب کے پاس برابر رہا کرے۔ راوی نے کہا اگر میں کہوں کہ انس نے اس حدیث کو مرفوع کیا تو سچ ہے مگر انہوں نے کہا یہ سنت ہے۔

۱۱۳–باب في الرجل يدخل بامرأته قبل أن ينقدها شيئا *

۱۱۳۔ جب کسی عورت سے نکاح کرے تو صحبت سے پہلے اس کو کچھ دیں!

۳۵۸–حدثنا إسحق بن إسمعيل الطالقاني حدثنا عبدة حدثنا سعيد عن أيوب عن عكرمة عن ابن عباس قال لما تزوج علي فاطمة قال له رسول الله ﷺ أعطها شيئا قال ما عندي شيء قال أين درعك الحطمية *

۳۵۸۔ اسحق بن اسماعیل الطالقانی، عبدہ، سعید، ایوب، عکرمہ، عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ جب حضرت علیؓ نے فاطمہؓ سے نکاح کیا تو رسول اللہ ﷺ نے کہا کہ فاطمہؓ کو کچھ دو علی نے کہا میرے پاس تو کچھ نہیں ہے تو آپ نے فرمایا تیری حطمی زرہ کہاں ہے۔

تشریح: حطمی زرہ ہے جو تلوار کو توڑ دے یا حطمہ کوئی قبیلہ ہے جو زرہ بنایا کرتا ہے۔

۳۵۹–حدثنا كثير بن عبيد الحمصي حدثنا أبو حيوة عن شعيب يعني ابن أبي حمزة حدثني غيلان بن أنس حدثني محمد بن عبد الرحمن بن ثوبان عن رجل من أصحاب النبي ﷺ أن عليا لما تزوج فاطمة بنت رسول الله ﷺ وأراد أن يدخل بها فمنعه رسول الله ﷺ حتى يعطيها شيئا فقال يا رسول الله ليس لي شيء فقال له النبي ﷺ أعطها درعك فأعطاها درعه ثم دخل بها

۳۵۹۔ کثیر بن عبیدالحمصی، ابوحیوۃ، شعیب بن ابی حمزہ، غیلان بن انس، محمد بن عبدالرحمن بن ثوبان، ایک صحابی سے روایت ہے کہ حضرت علیؓ نے حضرت فاطمہؓ (رسول اللہ ﷺ کی بیٹی) کے ساتھ نکاح کیا اور حضرت علیؓ نے حضرت فاطمہؓ کے ساتھ ہم صحبت ہونے کا ارادہ کیا تو رسول اللہ ﷺ نے منع کیا جب تک کہ حضرت علیؓ بی بی فاطمہؓ کو پہلے کچھ دے دیں حضرت علیؓ نے کہا یا رسول اللہ ﷺ میرے پاس تو کوئی چیز نہیں ہے آپ نے حضرت علیؓ سے فرمایا اپنی زرہ حضرت فاطمہؓ کو دے دو تو حضرت علیؓ نے اپنی زرہ حضرت فاطمہؓ کو لا دی پھر ہم صحبت ہوئے۔

تشریح: بعض لوگوں کے نزدیک یہ امر واجب ہے کہ مہر میں سے کچھ قبل دخول ادا کردے اور بعضوں کے نزدیک مستحب ہے اور استحباب ثابت ہوتا ہے حضرت عائشہؓ کی حدیث سے۔

۳۶۰- حَدَّثَنَا كَثِيرٌ يَعْنِي ابْنَ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا أَبُو حَيْوَةَ عَنْ شُعَيْبٍ عَنْ غَيْلَانَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهُ *

۳۶۰۔ کثیر بن عبید، حیوۃ، شعیب، غیلان، عکرمہ، ابن عباسؓ سے بھی اسی طرح روایت ہے۔

۳۶۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ طَلْحَةَ عَنْ خَيْثَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ أُدْخِلَ امْرَأَةً عَلَى زَوْجِهَا قَبْلَ أَنْ يُعْطِيَهَا شَيْئًا قَالَ أَبُو دَاوُد وَخَيْثَمَةُ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ عَائِشَةَ *

۳۶۱۔ محمد بن الصباح البزار، شریک، منصور، طلحہ، خیثمہ، حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حکم کیا مجھ کو رسول اللہ ﷺ نے ایک عورت کو اس کے خاوند کے پاس پہنچا دینے کا قبل اس کے کہ خاوند نے اس کو کچھ دیا ہو۔ ابوداؤد نے کہا خیثمہ کا سماع حضرت عائشہؓ سے ثابت نہیں۔

تشریح: اس سے جواز صحبت کا ثابت ہوا قبل کچھ دینے کے واللہ اعلم۔

۳۶۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ الْبُرْسَانِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَيُّمَا امْرَأَةٍ نُكِحَتْ عَلَى صَدَاقٍ أَوْ حِبَاءٍ أَوْ عِدَةٍ قَبْلَ عِصْمَةِ النِّكَاحِ فَهُوَ لَهَا وَمَا كَانَ بَعْدَ عِصْمَةِ النِّكَاحِ فَهُوَ لِمَنْ أُعْطِيَهُ وَأَحَقُّ مَا أُكْرِمَ عَلَيْهِ الرَّجُلُ ابْنَتُهُ أَوْ أُخْتُهُ *

۳۶۲۔ محمد بن معمر، محمد بن بکر البرسانی، ابن جریج، عمرو بن شعیب، شعیب، عبداللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا جس عورت نے نکاح کیا ایک مہر پر یا عطا پر یا وعدے پر خاوند کے قبل باندھنے نکاح کے تو وہ مہر یا عطا عورت کو دینا ہوگا اور وعدہ پورا کرنا پڑے گا اور جو بعد نکاح بندھنے کے ہوگا تو جس کو ملا ہوگا (یعنی انعام کے طور پر عورت کے ولی کو کچھ ملا تو وہ ولی کا ہوگا) اور سب سے زیادہ اس کا حق اس چیز پر ہے جو بیٹی یا بہن کی وجہ سے ملا۔

۱۱۴- بَابُ مَا يُقَالُ لِلْمُتَزَوِّجِ *

۱۱۴۔ دولہا سے کیا کہنا چاہیے؟

۳۶۳- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا رَفَّأَ الْإِنْسَانَ إِذَا تَزَوَّجَ قَالَ بَارَكَ اللَّهُ لَكَ وَبَارَكَ عَلَيْكَ وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا فِي خَيْرٍ *

۳۶۳۔ قتیبہ بن سعید، عبدالعزیز بن محمد، سہیل، اس کے والد، ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی آدمی کو دعا دیتے جس وقت کہ کوئی اپنی شادی کرتا تو یہ دعا دیتے تجھ کو اللہ برکت دے اور تجھ پر برکت دے اور اتفاق دے تم دونوں کو (میاں بیوی کو) نیکی میں (یعنی نیک کام میں اختلاف نہ ہو)۔

۱۱۵- بَابٌ فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ فَيَجِدُهَا حُبْلَى

۱۱۵۔ ایک شخص ایک عورت سے نکاح کرے پھر اس کو حاملہ پائے!

۳۶۴- حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبِي السَّرِيِّ الْمَعْنَى قَالُوا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ ابْنُ أَبِي السَّرِيِّ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَلَمْ يَقُلْ مِنَ الْأَنْصَارِ ثُمَّ اتَّفَقُوا يُقَالُ لَهُ بَصْرَةُ قَالَ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً بِكْرًا فِي سِتْرِهَا فَدَخَلْتُ عَلَيْهَا فَإِذَا هِيَ حُبْلَى فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَهَا الصَّدَاقُ بِمَا اسْتَحْلَلْتَ مِنْ فَرْجِهَا وَالْوَلَدُ عَبْدٌ لَكَ فَإِذَا وَلَدَتْ قَالَ الْحَسَنُ فَاجْلِدْهَا وَ قَالَ ابْنُ أَبِي السَّرِيِّ

۳۶۴۔ مخلد بن خالد والحسن بن علی و محمد بن السری، عبدالرزاق، ابن جریج، صفوان بن سلیم، سعید بن المسیب، ایک شخص انصاری (ابن السری کی روایت میں انصار کا لفظ نہیں) صحابی سے روایت ہے کہ جس کا نام بصرہ تھا انہوں نے کہا میں نے ایک باکرہ لڑکی سے جو پردہ نشین تھی نکاح کیا جب میں اس کے پاس گیا تو اس کو حاملہ پایا میں نے رسول اللہ ﷺ سے ذکر کیا آپ نے فرمایا اس عورت کو مہر ملے گا تو نے اس کی شرم گاہ حلال کی اور لڑکا جو پیدا ہوگا وہ تیرا غلام ہوگا [1] جب وہ عورت جن چکے تو اس کو کوڑے مار یا حد مار [2]، امام ابوداؤد

فَجَلَدَهَا أَوْ قَالَ فَحُدُّوهَا قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ قَتَادَةُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ ابْنِ الْمُسَيَّبِ وَرَوَاهُ يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ نُعَيْمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَعَطَاءٌ الْخُرَاسَانِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَرْسَلُوهُ كُلُّهُمْ وَفِي حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ أَنَّ بَصْرَةَ بْنَ أَكْثَمَ نَكَحَ امْرَأَةً وَكُلُّهُمْ قَالَ فِي حَدِيثِهِ جَعَلَ الْوَلَدَ عَبْدًا لَهُ

فرماتے ہیں قتادہ، سعید بن یزید، ابن المسیب سے اسی طرح روایت ہے اور یحییٰ بن ابی کثیر، یزید بن نعیم، سعید بن المسیب اور عطاء الخراسانی سعید بن المسیب سے مرسلاً مروی ہے اور یحییٰ بن ابی کثیر کی روایت میں ہے کہ بصرہ بن اکثم نے نکاح کیا ایک عورت سے اور سب راویوں نے اپنی حدیث میں یہ بات کہی کہ نبی ﷺ نے بچہ اس کا غلام کر دیا۔

تشریح: ۱ یعنی وہ بچہ غلام بنے تیری حفاظت اور تیری خدمت میں رہے کیونکہ آزاد عورت کا لڑکا کسی کا غلام نہیں ہو سکتا باتفاق علماء یا اس کو اپنے غلام سے بھی زیادہ اس کی پرورش اور تعلیم کر۔

۲ زنا اس واسطے کہ اس کا حمل یقینی زنا سے ہو گا کیونکہ وہ باکرہ تھی پہلے کبھی اس کا نکاح نہیں ہوا تھا۔

٣٦٥– حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ يَعْنِي ابْنَ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى عَنْ يَزِيدَ بْنِ نُعَيْمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ رَجُلًا يُقَالُ لَهُ بَصْرَةُ بْنُ أَكْثَمَ نَكَحَ امْرَأَةً فَذَكَرَ مَعْنَاهُ زَادَ وَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا وَحَدِيثُ ابْنِ جُرَيْجٍ أَتَمُّ *

۳۶۵۔ محمد بن مثنیٰ، عثمان بن عمر، علی بن مبارک، یحییٰ، یزید بن نعیم، سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ بصرہ بن اکثم نے نکاح کیا ایک عورت سے باقی روایت اسی طرح ہے اتنا زیادہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دونوں کو جدا کر دیا ابن جریج کی روایت زیادہ مکمل ہے۔

١١٦–بَاب فِي الْقَسْمِ بَيْنَ النِّسَاءِ

۱۱۶۔ عورتوں کی باری بانٹنے کا بیان!

٣٦٦–حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ كَانَتْ لَهُ امْرَأَتَانِ فَمَالَ إِلَى إِحْدَاهُمَا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَشِقُّهُ مَائِلٌ *

۳۶۶۔ ابوالولید الطیالسی، ہمام، قتادہ، النضر بن انس، بشیر بن نہیک، ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص کی دو بیویاں ہوں اور وہ ان میں سے ایک کی طرف جھکے یعنی ایک کا حق ادا کرے اور دوسری کا اس کے برابر نہ کرے تو قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ آدھا دھڑ گرا ہوا ہو گا یعنی لنجا ہو گا۔

٣٦٧–حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ الْخَطْمِيِّ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقْسِمُ فَيَعْدِلُ وَيَقُولُ اللَّهُمَّ هَذَا قَسْمِي فِيمَا أَمْلِكُ فَلَا تَلُمْنِي فِيمَا تَمْلِكُ وَلَا أَمْلِكُ قَالَ أَبُو دَاوُد يَعْنِي الْقَلْبَ *

۳۶۷۔ موسیٰ بن اسماعیل، حماد، ایوب، ابی قلابہ، عبداللہ بن یزید الخطمی، حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جس دن تقسیم کرتے تھے اپنی بیبیوں میں تو عدل کرتے اور فرماتے یا اللہ یہ میرا تقسیم کرنا اس چیز میں ہے جس کا میں مالک ہوں تو جس کا میں مالک نہیں ہوں اس میں مجھ کو ملامت مت کر (یعنی دل کی محبت کسی سے کم ہونا کسی سے زیادہ ہونا خدا کے اختیار میں ہے مگر دنیا کا برتاؤ یکساں چاہیے باری باری ہر ایک کے پاس رہے)۔

٣٦٨–حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ يَعْنِي ابْنَ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ يَا ابْنَ أُخْتِي كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يُفَضِّلُ بَعْضَنَا عَلَى بَعْضٍ فِي الْقَسْمِ مِنْ مُكْثِهِ عِنْدَنَا وَكَانَ قَلَّ يَوْمٌ إِلَّا وَهُوَ يَطُوفُ عَلَيْنَا جَمِيعًا فَيَدْنُو مِنْ كُلِّ امْرَأَةٍ مِنْ غَيْرِ مَسِيسٍ حَتَّى يَبْلُغَ إِلَى

۳۶۸۔ احمد بن یونس، عبدالرحمن بن ابی الزناد، ہشام بن عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہؓ نے کہا اے میرے بھانجے رسول اللہ ﷺ فضیلت نہیں دیتے تھے بعض بیبیوں کو بعض بیبیوں پر تقسیم میں یعنی ہمارے پاس رہنے میں اور ایسا دن بہت کم ہوتا جو آپ ہم سب کے پاس چکر نہ لگاتے اور ایک ایک کے نزدیک ہوتے مگر رسول اللہ ﷺ

التي هو يومها فيبيت عندها ولقد قالت سودة بنت زمعة حين اسنت وفرقت ان يفارقها رسول الله ﷺ يا رسول الله يومي لعائشة فقبل ذلك رسول الله ﷺ منها قالت نقول في ذلك انزل الله تعالى وفي اشباهها أراه قال (وإن امرأة خافت من بعلها نشوزا) *

صحبت نہ کرتے جب تک اس بی بی کے پاس نہ جاتے جس کی باری ہوتی تو آپ اس کے پاس رات گذارتے (یعنی اس سے صحبت کرتے تھے) سودہ بنت زمعہ جب بوڑھی ہوگئیں اور ڈریں کہ کہیں رسول اللہ ﷺ ان کو چھوڑ دیں تو انہوں نے اپنی باری حضرت عائشہ کو دی آپ نے منظور کیا اس مقدمے میں یا ایسی ہی مقدمے میں یہ آیت اتری وان امراۃ خافت من بعلھا الایۃ اگر کوئی عورت اپنے خاوند سے ڈرے اس کی شرارت سے یا بے پرواہی سے تو کچھ قباحت نہیں کہ میاں بی بی آپس میں صلح کریں اور صلح بہتر ہے۔

٣٦٩–حدثنا يحيى بن معين ومحمد بن عيسى المعنى قالا حدثنا عباد بن عباد عن عاصم عن معاذة عن عائشة قالت كان رسول الله ﷺ يستأذننا إذا كان في يوم المرأة منا بعدما نزلت (ترجي من تشاء منهن وتؤوي إليك من تشاء) قالت معاذة فقلت لها ما كنت تقولين لرسول الله ﷺ قالت كنت أقول إن كان ذلك إلي لم أوثر أحدا على نفسي *

۳۶۹۔ یحیی بن معین، محمد بن عیسی، عباد بن عباد، عاصم، معاذہ، حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہم سے اذن لیا کرتے اس عورت سے جس کی باری ہوتی تو اس کی باری میں آپ دوسری سے صحبت کرنا چاہتے بعد اس آیت اترنے کے (ترجمہ) یعنی جس کو تو چاہے پیچھے رکھے اور جس کو چاہے اپنے پاس جگہ دے ہر چند اس آیت سے آپ کو اختیار دیدیا گیا تھا تب بھی آپ باری باری سے رہتے اور جس کی باری ہوتی اس سے اجازت لے کر دوسری کے پاس رہتے۔ معاذہ نے کہا میں نے حضرت عائشہؓ سے کہا تم کیا کہتی تھیں اجازت لیتے وقت انہوں نے کہا میں یہ کہتی اگر میرا اختیار ہو تو میں اپنے سوا کسی کو نہ چاہتی

٣٧٠–حدثنا مسدد حدثنا مرحوم بن عبد العزيز العطار حدثني أبو عمران الجوني عن يزيد بن بابنوس عن عائشة أن رسول الله ﷺ بعث إلى النساء تعني في مرضه فاجتمعن فقال إني لا أستطيع أن أدور بينكن فإن رأيتن أن تأذن لي فأكون عند عائشة فعلتن فأذن له *

۳۷۰۔ مسدد، مرحوم بن عبدالعزیز العطار، ابو عمران الجونی، یزید بن بابنوس، حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنی بیبیوں کو مرض موت میں بلا بھیجا سب آئیں آپ نے فرمایا مجھے طاقت نہیں کہ تم سب کے پاس پھروں اگر تم اجازت دو تو میں حضرت عائشہؓ کے پاس رہوں انہوں نے اجازت دے دی آپ تا دم وفات حضرت عائشہؓ کے پاس رہے اور آپ ہی کی گود میں وفات فرمائی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

٣٧١–حدثنا أحمد بن عمرو بن السرح أخبرنا ابن وهب عن يونس عن ابن شهاب أن عروة بن الزبير حدثه أن عائشة زوج النبي ﷺ قالت كان رسول الله ﷺ إذا أراد سفرا أقرع بين نسائه فأيتهن خرج سهمها خرج بها معه وكان يقسم لكل امرأة منهن يومها وليلتها غير أن سودة بنت زمعة وهبت يومها لعائشة *

۳۷۱۔ احمد بن عمرو بن السرح، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، عروہ بن الزبیر، حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب سفر پر جانے کا ارادہ کرتے تو اپنی بیبیوں میں قرعہ ڈالتے تھے قرعہ میں جس کا حصہ نکلتا اس کو ساتھ لے جاتے اور ہر ایک عورت کے لئے ایک دن ایک رات مقرر کرتے مگر سودہ بنت زمعہ نے اپنا دن حضرت عائشہؓ کو بخش دیا تھا تو آپ ان کے پاس نہ رہتے ان کی باری میں بھی حضرت عائشہؓ کے پاس رہتے۔

تشریح: یعنی جس کو مرد نقصان کو ساتھ لے جاتے۔ (علامہ)

۱۱۷–باب في الرجل يشترط لها دارها *

۱۱۷۔ خاوند عورت کو اور ملک میں نہ لے جانے کی شرط کرے

۳۷۲–حدثنا عيسى بن حماد أخبرني الليث عن يزيد بن أبي حبيب عن أبي الخير عن عقبة بن عامر عن رسول الله ﷺ انه قال إن احق الشروط ان توفوا به ما استحللتم به الفروج *

۳۷۲۔ عیسیٰ بن حماد، الليث، یزید بن ابی حبیب، ابی الخیر، عقبہ بن عامر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سب شرطوں میں ان شرطوں کا ادا کرنا تم پر ضروری ہے جن کے سبب سے شرمگاہیں تم پر حلال ہوئی ہیں۔

تشریح: یعنی نکاح کے وقت جو شرطیں مقرر ہوں مثلاً عورت کو اس کے ملک سے اور کہیں نہ لے جاوے گا یا اس کو تکلیف نہ دے گا ان کا حق پورا کرنا ضرور ہے۔

۱۱۸–باب في حق الزوج على المرأة *

۱۱۸۔ خاوند کا حق عورت پر کتنا ہے!

۳۷۳–حدثنا عَمْرُو بْنُ عَوْن أخبرنا إسْحَقُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ شريك عنْ حُصَيْن عن الشَّعْبِيِّ عَنْ قيس بن سعْد قال أتيْتُ الْحيرة فرأيْتُهُمْ يسْجُدُونَ لِمَرْزُبانٍ لهُمْ فَقُلْتُ رسُولُ اللَّهِ أحقُّ أنْ يُسْجَدَ لَهُ قَالَ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ إنِّي أَتَيْتُ الْحيرةَ فرأيْتُهُمْ يسْجُدُون لِمرْزُبَانٍ لَهُمْ فَأَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أحقُّ أنْ نَسْجُدَ لَكَ قَالَ أَرَأَيْتَ لَوْ مَرَرْتَ بِقَبْرِي أَكُنْتَ تَسْجُدُ لَهُ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ فَلَا تَفْعَلُوا لَوْ كُنْتُ آمِرًا أَحَدًا أَنْ يَسْجُدَ لِأَحَدٍ لَأَمَرْتُ النِّسَاءَ أَنْ يَسْجُدْنَ لِأَزْوَاجِهِنَّ لِمَا جَعَلَ اللَّهُ لَهُمْ عَلَيْهِنَّ مِنَ الْحَقِّ *

۳۷۳۔ عمرو بن عون، اسحاق بن یوسف، شریک، حصین، الشعبی، قیس بن سعد سے روایت ہے کہ میں حیرہ میں آیا (ایک شہر کا نام ہے کوفے کے پاس) وہاں کے لوگوں کو میں نے دیکھا اپنے سردار کو سجدہ کرتے ہیں تو میں نے کہا یعنی دل میں کہ اس سے تو رسول اللہ ﷺ لائق تر ہیں کہ ان کو سجدہ کیا جائے پھر رسول اللہ ﷺ کے پاس میں نے آکر کہا کہ میں حیرہ میں گیا تھا وہاں کے لوگوں کو دیکھا کہ اپنے سردار کو سجدہ کرتے ہیں تو بہ نسبت اس کے آپ زیادہ لائق ہیں کہ آپ کو ہم سجدہ کریں آنحضور ﷺ نے فرمایا بھلا دیکھ تو اگر میری قبر پر چلا جائے تو کیا سجدہ کرے گا تو اس کو میں نے کہا کہ نہیں آپ نے فرمایا کہ تم اگر میں کسی کے واسطے سجدہ کرنے کا کسی کو حکم دیتا تو البتہ عورتوں کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوندوں کو سجدہ کریں اس سبب سے کہ مردوں کا حق عورتوں پر اللہ تعالیٰ نے مقرر کیا ہے۔

تشریح: یعنی اگر کوئی سجدہ نہ قبر کو کسی کی کرو نہ حیات میں کسی کو کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے۔ لاتسجدوا للشمس ولا للقمر واسجدو والله الذی خلقهن ان کنتم اياه تعبدون۔ (علامہ)

۳۷۴– حدثنا مُحمّدُ بْنُ عمْرو الرَّازِيُّ حدّثنا جريرٌ عن الْأَعْمَش عَنْ أَبِي حَازِم عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا دَعَا الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ إِلَى فِرَاشِهِ فَأَبَتْ فَلَمْ تَأْتِهِ فَبَاتَ غَضْبَانَ عَلَيْهَا لَعَنَتْهَا الْمَلَائِكَةُ حَتَّى تُصْبِحَ *

۳۷۴۔ محمد بن عمرو الرازی، جریر، الاعمش، ابی حازم، ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب خاوند اپنی بی بی کو بچھونے پر اپنے پاس بلائے اور بی بی جانے سے انکار کرے اور خاوند رات بھر اسی غصہ میں رہے تو اس عورت پر فرشتے فجر تک لعنت کرتے ہیں۔

تشریح: یعنی کہ اپنے خاوند کی نافرمانی کی خواہش پوری نہ کی خاوند کو اختیار ہے جس وقت اور جس طرح چاہے اپنی بی بی سے صحبت کرے۔

۱۱۹–باب في حق المرأة على زوجها *

۱۱۹۔ عورت کا حق خاوند پر کیا ہے!

۳۷۵– حدّثنا مُوسى بْنُ إسْمعِيل حدّثنا حمّادٌ أخْبرنا أبُو قزعة الْباهِلِيُّ عنْ حكِيم بْن مُعاوِية الْقُشيْرِيِّ عنْ أبِيه قال

۳۷۵۔ موسیٰ بن اسماعیل، حماد، ابو قزعہ الباہلی، حکیم بن معاویہ القشیری سے روایت ہے کہ میں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ ہمارے اوپر

قلت يا رسول الله ما حق زوجة أحدنا عليه قال أن تطعمها إذا طعمت وتكسوها إذا اكتسيت أو اكتسبت ولا تضرب الوجه ولا تقبح ولا تهجر إلا في البيت قال أبو داود ولا تقبح أن تقول قبحك الله *

بیوی کا حق کیا ہے آپ نے فرمایا جب تو کھانا کھائے تو اس کو بھی کھلا اور جب پہنے تو اس کو پہنا اور اس کے منہ پر نہ مار اور برا مت کہہ اور علیحدہ نہ کر مگر گھر میں۔

تشریح: [illegible] ... پریشان ہوں گی۔

٣٧٦- حدثنا ابن بشار حدثنا يحيى بن سعيد حدثنا بهز بن حكيم حدثني أبي عن جدي قال قلت يا رسول الله نساؤنا ما نأتي منهن وما نذر قال ائت حرثك أنى شئت وأطعمها إذا طعمت واكسها إذا اكتسيت ولا تقبح الوجه ولا تضرب قال أبو داود روى شعبة تطعمها إذا طعمت وتكسوها إذا اكتسيت *

٣٧٦- ابن بشار، یحییٰ، بہز بن حکیم، حکیم، بہز بن حکیم کے دادا سے روایت ہے کہ میں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ ہم اپنی عورتوں سے کس طرح جماع کریں اور کس طرح نہ کریں آپ نے فرمایا تو اپنی کھیتی میں جس طرح سے چاہے آ۔ اور جب تو کھانا کھائے تو اس کو بھی کھلا اور جب تو پہنے تو اس کو بھی پہنا اور مت برا کہہ اس کے منہ کو مت مار۔ ابوداؤد نے کہا شعبہ کی روایت میں اس طرح ہے تطعمها اذا طعمت وتكسوها اذا اكتسيت۔

٣٧٧- حدثنا أحمد بن يوسف المهلبي النيسابوري حدثنا عمر بن عبد الله بن رزين حدثنا سفيان بن حسين عن داود الوراق عن سعيد بن حكيم بن معاوية عن أبيه عن جده معاوية القشيري قال أتيت رسول الله ﷺ قال فقلت ما تقول في نسائنا قال أطعموهن مما تأكلون واكسوهن مما تكتسون ولا تضربوهن ولا تقبحوهن *

٣٧٧- احمد بن یوسف المہلبی النیسابوری، عمر بن عبداللہ بن رزین، سفیان بن حسین، داؤد الوراق، بہز بن حکیم، حکیم، معاویہ القشیری سے روایت ہے کہ میں نے آ کر رسول اللہ ﷺ سے پوچھا ہماری عورتوں کے ہم پر کیا حقوق ہیں فرمایا جو تم کھاؤ ان کو بھی کھلاؤ اور جو تم پہنو ان کو بھی پہناؤ اور ان کو نہ مارو نہ ان کو برا کہو۔

١٢٠- في ضرب النساء!

١٢٠۔ عورتوں کو مارنے کا بیان!

٣٧٨- حدثنا موسى بن إسمعيل حدثنا حماد عن علي بن زيد عن أبي حرة الرقاشي عن عمه أن النبي ﷺ قال فإن خفتم نشوزهن فاهجروهن في المضاجع قال حماد يعني النكاح *

٣٧٨۔ موسیٰ بن اسمٰعیل، حماد، علی بن زید، ابی حرہ الرقاشی اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر تم ڈرو ان کی شرارت سے تو چھوڑ دو ان کے ساتھ سونا ان کو الگ سلاؤ حماد نے کہا فی النکاح یعنی وطی میں۔

٣٧٩- حدثنا أحمد بن أبي خلف وأحمد بن عمرو بن السرح قالا حدثنا سفيان عن الزهري عن عبد الله بن عبد الله قال ابن السرح عبيد الله بن عبد الله عن إياس بن عبد الله بن أبي ذباب قال قال رسول الله ﷺ لا تضربوا إماء الله فجاء عمر إلى رسول الله ﷺ فقال ذئرن النساء على أزواجهن فرخص في ضربهن فأطاف بآل رسول الله ﷺ نساء كثير يشكون أزواجهن فقال النبي ﷺ لقد طاف بآل

٣٧٩۔ ابن ابی خلف واحمد بن عمرو بن السرح، سفیان، عبداللہ بن عبداللہ (ابن السرح نے کہا) عبیداللہ بن عبداللہ، ایاس بن عبداللہ بن ذباب سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا خدا کی لونڈیوں کو نہ مارو یعنی اپنی بیبیوں کو اتنے میں حضرت عمرؓ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور کہا کہ عورتیں اپنے خاوندوں پر دلیر ہو گئیں تو آپ نے ان کے مارنے کی اجازت دی پھر بہت سی عورتیں رسول اللہ ﷺ کی بیبیوں کے پاس جمع ہوئیں اور اپنے خاوندوں کے گلے کرنے لگیں۔ رسول

مُحمّد نساءٌ كثيرٌ يشكُون أزْواجهُنّ ليس أُولئك بخيارِكُمْ

اللہ ﷺ نے فرمایا کہ محمد ﷺ کی بیویوں کے پاس بہت سی عورتیں اپنے خاوندوں کے گلے کرتی ہیں تم سے یہ لوگ اچھے نہیں ہیں۔

تشریح: یعنی جو لوگ اپنی بیویوں کو مارتے ہیں ان سے زیادہ بات میں زد کے جھگڑتے ہیں وہ اچھے لوگ نہیں ہیں اچھے وہ لوگ ہیں جو اپنی بیویوں کو خوش رکھتے ہیں۔

۳۸۰- حدثنا زهير بن حرب حدثنا عبد الرحمن بن مهديّ حدثنا أبو عوانة عن داود بن عبد الله الأودي عن عبد الرّحمن المُسْلي عن الأشعث بن قيس عن عُمر بن الخطّاب عن النّبيّ ﷺ قال لا يُسألُ الرّجلُ فِيما ضرب امرأتهُ *

۳۸۰۔ زہیر بن حرب، عبدالرحمن بن مہدی، ابو عوانہ، داؤد بن عبداللہ، عبدالرحمن مسلی، اشعث بن قیس، حضرت عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اپنی بیویوں کے مارنے میں آدمی کو پوچھ نہیں ہے۔

تشریح: یعنی اگر قصور پر مارے اور جرم کے لائق اس کو سزا دے تو قیامت کے روز خاوند سے مواخذہ نہ ہوگا۔

۱۲۱ - باب ما يُؤْمرُ بهِ منْ غضِّ البصرِ *

۱۲۱۔ آنکھ نیچی رکھنے کا حکم (یعنی غیر محرم کی طرف نظر نہ ڈالنا)!

۳۸۱ - حدثنا مُحمّدُ بْنُ كثيرٍ أخبرنا سُفيانُ حدّثني يُونسُ بْنُ عُبيْدٍ عنْ عمْرِو بْنِ سعِيدٍ عنْ أبي زُرْعة عنْ جرِيرٍ قال سألْتُ رسُول اللّهِ ﷺ عنْ نظْرةِ الْفجْأةِ فقال اصْرِفْ بصرك *

۳۸۱۔ محمد بن کثیر، سفیان، یونس بن عبید، عمرو بن سعید، ابی زرعہ، جریر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے میں نے پوچھا کہ نظر فجاۃ کا کیا حکم ہے (دفعتہً یکایک عورت پر نظر پڑ جانے کو نظر فجاۃ کہتے ہیں) آپ نے فرمایا کہ اپنی نظر کو پھیر لے۔

تشریح: یعنی اگر دفعتہً کسی غیر عورت پر بغیر قصد کے نظر پڑ جائے تو کچھ مواخذہ نہیں پھر اس کی طرف نہ دیکھے بلکہ اس طرف سے نگاہ دوسری طرف پھیر لے اگر قصداً شہوت کی نظر سے اس کو دیکھے گا تو گنہگار ہوگا دوسری حدیث میں جو آگے آتی ہے صاف مذکور ہے کہ آنکھوں کا زنا دیکھنا ہے غیر محرم کو۔

۳۸۲ - حدثنا إسْمعِيلُ بْنُ مُوسى الْفزارِيُّ أخبرنا شرِيكٌ عنْ أبي ربِيعة الْإياديّ عنِ ابْنِ بُريْدة عنْ أبِيهِ قال قال رسُولُ اللّهِ ﷺ لِعليٍّ يا عليُّ لا تُتْبعِ النّظْرة النّظْرة فإنّ لك الْأُولى وليْستْ لك الْآخِرةُ *

۳۸۲۔ اسمٰعیل بن موسیٰ الفزاری، شریک، ابی ربیعہ الایادی، ابن بریدہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علیؓ کو فرمایا اے علیؓ نظر کی پیروی مت کر یعنی نظر کے پیچھے نظر نہ ڈال جو اول نظر ناگہاں کسی اجنبیہ عورت پر جا پڑی تو دوبارہ پھر کر اس کو نہ دیکھ اس لئے کہ پہلی نظر تیرے واسطے جائز ہے اور دوسری نظر تجھ کو جائز نہیں۔

تشریح: کیونکہ پہلی نظر بغیر قصد اور اختیار کے پڑ گئی اس میں کچھ گناہ نہیں اب دوسری نظر قصداً ڈالنی گناہ کا باعث ہوگا یہ قصور معاف نہیں ہو سکتا جب تک توبہ نہ کرے۔ (علامہ)

۳۸۳ - حدثنا مُسدّدٌ حدّثنا أبُو عوانة عنِ الْأعْمشِ عنْ أبي وائِلٍ عنِ ابْنِ مسْعُودٍ قال قال رسُولُ اللّهِ ﷺ لا تُباشِرُ الْمرْأةُ الْمرْأة لِتنْعتها لِزوْجِها كأنّما ينْظُرُ إليْها *

۳۸۳۔ مسدد، ابو عوانہ، الاعمش، ابو وائل، عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ نہ لگائے بدن ایک عورت سے دوسری عورت پھر بیان کرے اس کی شکل اور صورت کو اپنے خاوند سے اس طرح سے کہ گویا اس کو دیکھتا ہے۔

تشریح: جب عورت دوسری عورت کے ذکر سے اپنے خاوند سے کرے گی تو اس کا شوق پیدا ہوگا پھر خدا جانے کیا کیا فساد ہوں اس واسطے حضرت نے اس سے منع فرمایا غور کرنا چاہئے کہ شریعت میں یہ کیسی دور اندیشی ہے چنانچہ اسی واسطے اجنبی عورت سے ساتھ سفر اور تنہائی شرع میں منع ہے۔ (علامہ)

۳۸۴- حدّثنا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حدّثنا هشامٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عن جابر أن النبي ﷺ رأى امرأة فدخل على زينب بنت جحش فقضى حاجته منها ثم خرج إلى أصحابه فقال لهم أن الْمرْأة تُقْبلُ في صُورةِ شيطانٍ فمن وجد من ذلك شيْئًا فليأت أهله فإنه يضمر ما في نفسه*

۳۸۴- مسلم بن ابراہیم، ہشام، ابی الزبیر، جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک عورت کو دیکھا پھر آپ زینب بنت جحش کے پاس گئے جو آپ کی بی بی تھیں آپ ان سے صحبت کر کے باہر آئے اور صحابہ سے فرمایا کہ عورت شیطان کی صورت میں سامنے آتی ہے تو یہ واقعہ کسی پر گزرے وہ اپنی بی بی کے پاس آکر صحبت کرے جو دل میں وسوسہ ہو گا وہ نکل جائے گا۔

تشریح:۔ عورت شیطان کی صورت میں سامنے آتی ہے اور شیطان کی صورت میں پھرتی ہے تو جو کوئی ایسی عورت کو دیکھے جس سے وسوسہ فاسد دل میں آئے تو وہ اپنی بی بی سے صحبت کرے تاکہ دل سے اس کا خطرہ دور ہو عورت کو شیطان کی صورت اس واسطے فرمایا کہ جیسے شیطان آدمی کو بہکاتا ہے ویسے ہی عورت بھی۔

۳۸۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ ثَوْرٍ عَنْ مَعْمَرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا رَأَيْتُ شَيْئًا أَشْبَهَ بِاللَّمَمِ مِمَّا قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ عَلَى ابْنِ آدَمَ حَظَّهُ مِنَ الزِّنَا أَدْرَكَ ذَلِكَ لَا مَحَالَةَ فَزِنَا الْعَيْنَيْنِ النَّظَرُ وَزِنَا اللِّسَانِ الْمَنْطِقُ وَالنَّفْسُ تَمَنَّى وَتَشْتَهِي وَالْفَرْجُ يُصَدِّقُ ذَلِكَ وَيُكَذِّبُهُ

۳۸۵- محمد بن عبید، ابن ثور، ابن طاؤس، طاؤس، ابن عباس سے روایت ہے کہ میں نے کوئی گناہ صغیرہ نہ دیکھا مگر جو ابوہریرہ نے روایت کیا آپ سے اللہ جل جلالہ نے جتنا حصہ زنا کا ہر شخص کے حصے میں لکھ دیا ہے وہ اس کو ضرور پائے گا تو آنکھوں کا زنا دیکھنا (غیر محرم کو شہوت کی نظر سے عورت ہو یا مرد حسین) اور زبان کا زنا بولنا (یعنی غیر محرم عورت سے باتیں کرنا شہوت کی) اور نفس میں خواہش پیدا ہوتی ہے جماع کی اور شرم گاہ اس کی تصدیق یا تکذیب کرتی ہے یعنی اگر شرم گاہ کو انتشار ہوا اور زنا کرنے لگا تو معلوم ہوا نفس میں ضرور خواہش تھی ورنہ معلوم ہو گا نفس میں خواہش نہیں ہے۔

۳۸۶- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِكُلِّ ابْنِ آدَمَ حَظُّهُ مِنَ الزِّنَا بِهَذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ وَالْيَدَانِ تَزْنِيَانِ فَزِنَاهُمَا الْبَطْشُ وَالرِّجْلَانِ تَزْنِيَانِ فَزِنَاهُمَا الْمَشْيُ وَالْفَمُ يَزْنِي فَزِنَاهُ الْقُبَلُ

۳۸۶- موسیٰ بن اسماعیل، حماد، سہیل بن ابی صالح، ابی صالح، ابوہریرہ سے روایت ہے اس میں یہ ہے کہ ہر ایک آدمی کے لئے اس کا حصہ مقرر ہے زنا سے اور دونوں ہاتھ بھی زنا کرتے ہیں (مثلاً غیر محرم کو چھوئے اس کے اعضاء کو مساس کرے یہ ہاتھوں کا زنا ہے) ان کا زنا پکڑنا اور دونوں پاؤں زنا کرتے ہیں ان کا زنا چلنا ہے (زنا کے واسطے) اور منہ بھی زنا کرتا ہے اس کا زنا بوسہ لینا ہے۔

تشریح:۔ ان چیزوں کو بھی تشدیداً اور تاکیداً زنا کہہ دیا کیونکہ یہ امور زنا کا ذریعہ ہیں ان سے بچنا ضرور ہے ہر چند گناہ ان میں زنا کے برابر نہیں ہے۔

۳۸۷- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ وَالْأُذُنُ زِنَاهَا الِاسْتِمَاعُ

۳۸۷- قتیبہ، اللیث، ابن عجلان، القعقاع بن حکیم، ابی صالح، ابوہریرہ سے روایت ہے کہ اس میں یہ زیادہ ہے کانوں کا زنا سننا ہے۔

۱۲۲- بَاب فِي وَطْءِ السَّبَايَا *

۱۲۲- قیدی باندیوں کے ساتھ زنا کرے!

۳۸۸- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ صَالِحٍ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ أَبِي عَلْقَمَةَ الْهَاشِمِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

۳۸۸- عبیداللہ بن عمر بن میسرہ، یزید بن زریع، سعید، قتادہ، صالح بن الخلیل، ابی علقمہ الہاشمی، ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حنین کے دن ایک لشکر اوطاس (ایک مقام کا نام ہے) کو

يقولون إذا جامع الرَّجُلُ أهلهُ في فرْجها منْ ورائها كانَ وَلَدُهُ أحول فأنزل اللّهُ سُبْحانهُ وتعالى (نساؤُكُمْ حرْثٌ لكُمْ فأْتوا حرْثكُمْ أنّى شئْتُمْ) *

صحبت کرتا ہے تو اس کا بچہ ترچھا (یعنی ڈھیرا اور بھینگا) پیدا ہوتا ہے تب اللہ تعالیٰ جل شانہ نے یہ آیت اتاری کہ تمہاری عورتیں کھیتی تمہاری ہیں آؤ تم ان میں جس طرح پر چاہو۔

تشریح: یعنی جہاں سے اور پیچھے سے اور پیچھے سے چت لٹا کر یا کروٹ سے ہر طرح، دخول ہمیشہ فرج میں ہونا ہے اور بعضوں کے نزدیک انی شئتم سے مراد یہ ہے کہ اس راہ میں بھی جو پیچھے کی ہے وطی درست ہے چنانچہ ابن جریج اور بخاری نے ابن عمر سے ایسا ہی نقل کیا ہے۔

۳۹۷–حدّثنا عبْدُ العزيز بْنُ يحْيى أبو الْأصْبغ حدّثني مُحمّدٌ يعْني ابْن سلمة عنْ مُحمّدِ بْنِ إسْحق عنْ أبانَ بْنِ صالِح عنْ مُجاهِدٍ عنِ ابْنِ عبّاسٍ قالَ إنَّ ابْنَ عُمَرَ وَاللّهُ يَغْفِرُ لهُ أوْهمَ إنّما كانَ هَذَا الْحَيُّ مِنَ الْأنْصارِ وَهُمْ أهْلُ وثَنٍ مَعَ هَذَا الْحَيِّ مِنْ يَهُودَ وَهُمْ أهْلُ كِتابٍ وَكانُوا يَرَوْنَ لَهُمْ فَضْلًا عَلَيْهِمْ فِي الْعِلْمِ فَكانُوا يَقْتَدُونَ بِكَثِيرٍ مِنْ فِعْلِهِمْ وَكانَ مِنْ أمْرِ أهْلِ الْكِتابِ أنْ لا يَأْتُوا النِّساءَ إلّا عَلى حَرْفٍ وَذلِكَ أسْتَرُ ما تَكُونُ الْمَرْأةُ فَكانَ هَذَا الْحَيُّ مِنَ الْأنْصارِ قَدْ أخَذُوا بِذلِكَ مِنْ فِعْلِهِمْ وَكانَ هَذَا الْحَيُّ مِنْ قُرَيْشٍ يَشْرَحُونَ النِّساءَ شَرْحًا مُنْكَرًا وَيَتَلَذَّذُونَ مِنْهُنَّ مُقْبِلاتٍ وَمُدْبِراتٍ وَمُسْتَلْقِياتٍ فَلَمّا قَدِمَ الْمُهاجِرُونَ الْمَدِينَةَ تَزَوَّجَ رَجُلٌ مِنْهُمْ امْرَأةً مِنَ الْأنْصارِ فَذَهَبَ يَصْنَعُ بِها ذلِكَ فَأنْكَرَتْهُ عَلَيْهِ وَقالَتْ إنّما كُنّا نُؤْتى عَلى حَرْفٍ فاصْنَعْ ذلِكَ وَإلّا فاجْتَنِبْنِي حَتّى شَرِيَ أمْرُهُما فَبَلَغَ ذلِكَ رَسُولَ اللّهِ ﷺ فَأنْزَلَ اللّهُ عَزَّ وَجَلَّ (نِساؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أنّى شِئْتُمْ) أيْ مُقْبِلاتٍ وَمُدْبِراتٍ وَمُسْتَلْقِياتٍ يَعْنِي بِذلِكَ مَوْضِعَ الْوَلَدِ *

۳۹۷۔ عبدالعزیز بن یحییٰ ابوالاصبغ، محمد بن سلمہ، محمد بن اسحق، ابان بن صالح، مجاہد، ابن عباس سے روایت ہے کہ اللہ جل جلالہ عبداللہ بن عمر کو بخشے ان کو وہم ہو گیا (وہ سمجھے کہ انی شئتم سے مراد وطی کرنا ہے جس جگہ میں ہو قبل یا دبر میں حالانکہ یہ صحیح نہیں ہے) بلکہ اصل قصہ یہ ہے کہ ایک قبیلہ انصار کا بت پرستی کرتا تھا ان کے ساتھ ایک قبیلہ یہودیوں کا تھا جو اہل کتاب تھے وہ انصار ان کو اپنے سے افضل جانتے تھے اس واسطے کہ ان کو علم تھا (کتاب آسمانی تورات وغیرہ کا برخلاف انصار کے وہ بت پرست تھے) تو بہت سی باتوں میں انصار ان کی پیروی کرتے تھے ایک یہ بات بھی تھی کہ یہودی اپنی عورتوں سے جماع نہیں کرتے تھے مگر ایک آسن پر عورت کو چت لٹا کر مرد بیٹھ کر صحبت کرتا تھا جیسے معروف ہے اس آسن میں عورت کا ستر خوب چھپا رہتا ہے تو اس بات میں بھی وہ انصار یہود کی پیروی کیا کرتے تھے اور قریش لوگ اپنی عورتوں کو طرح طرح سے ننگا کرتے تھے اور مختلف طریقوں سے جماع کی لذت اٹھاتے تھے کبھی آگے سے کبھی پیچھے سے کبھی چت لٹا کر جب مہاجرین (قریش کے لوگ) مدینے میں آئے تو ان میں سے ایک شخص نے ایک انصار عورت سے نکاح کیا اور اپنے دستور کے مطابق اس سے جماع کرنے لگا اس نے برا مانا اور کہا کہ ہماری قوم میں ایک ہی آسن پر جماع ہوتا ہے تو بھی اسی طرح کیا کر نہیں تو مجھ سے جدا ہو جا پھر یہ جھگڑا ان کا مشہور ہوا اور رسول اللہ ﷺ تک پہنچا تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری (ترجمہ) عورتیں تمہاری کھیتی ہیں تو اپنی کھیتی میں جس طرح جی چاہے آؤ سامنے سے پیچھے یا چت لٹا کر مگر دخول اسی مقام میں جہاں سے لڑکا پیدا ہوتا ہے۔

تشریح: کیونکہ کھیتی اس مقام کو کہیں گے جہاں سے تولد ہوتا ہے نہ دبر کو کہ وہ نجاست کی جگہ ہے عبداللہ بن عباس نے صاف بیان کر دیا کہ عبداللہ بن عمر سے اس مقام میں غلطی ہوئی جو دبر میں دخول کرنا درست سمجھے یہی قول ہے ائمہ اربعہ اور جمہور علماء کا، ہر عصر میں اور نہیں اختلاف کیا اس میں مگر چند لوگوں نے (علامہ)

۱۲۴–باب في إتْيان الْحائض وَمُباشَرَتِها *

۱۲۴۔ حائضہ عورت سے مباشرت کرنا!

۳۹۸–حدّثنا موسى بن إسمعيل حدّثنا حمّاد أخبرنا ثابت البنانيّ عن أنس بن مالك أنّ اليهود كانت إذا حاضت منهم امرأة أخرجوها من البيت ولم يؤاكلوها ولم يشاربوها ولم يجامعوها في البيت فسئل رسول الله ﷺ عن ذلك فأنزل الله سبحانه وتعالى (ويسئلونك عن المحيض قل هو أذى فاعتزلوا النّساء في المحيض) إلى آخر الآية فقال رسول الله ﷺ جامعوهنّ في البيوت واصنعوا كلّ شيء غير النّكاح فقالت اليهود ما يريد هذا الرّجل أن يدع شيئًا من أمرنا إلّا خالفنا فيه فجاء أسيد بن حضير وعبّاد ابن بشر إلى رسول الله ﷺ فقالا يا رسول الله إنّ اليهود تقول كذا وكذا أفلا ننكحهنّ في المحيض فتمعّر وجه رسول الله ﷺ حتّى ظننّا أن قد وجد عليهما فخرجا فاستقبلتهما هديّة من لبن إلى رسول الله ﷺ فبعث في آثارهما فظننّا أنّه لم يجد عليهما *

۳۹۸۔ موسیٰ بن اسماعیل، حماد، ثابت البنانی، انس بن مالک سے روایت ہے کہ یہودیوں میں جب کسی عورت کو حیض آتا تو وہ اس کو گھر سے نکال دیتے نہ اس کے ساتھ کھاتے پیتے نہ اس کو گھر میں رکھتے۔ لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے اس کا سوال کیا تب اللہ نے یہ آیت اتاری (ترجمہ) تجھ سے پوچھتے ہیں حیض کے متعلق تو کہہ دے وہ ایک گندگی ہے تو جدا رہو عورتوں سے حیض کی حالت میں (یعنی جماع نہ کرو) پھر آپ نے فرمایا عورتوں کو جب حیض آئے تو اپنے ساتھ گھروں میں ان کو رکھو اور سوا جماع کے اور سب کام کرو (یعنی ساتھ کھانا پینا ایک جگہ سونا لپٹنا پیار کرنا چمٹنا مساس کرنا) یہود نے کہا یہ شخص (محمد ﷺ) چاہتا ہے کہ کوئی بات باقی نہ رہے جس میں ہمارا خلاف نہ کرے تو اسید بن حضیر اور عباد بن بشر رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ یہود ایسا کہتے ہیں کیا ہم حیض کی حالت میں جماع نہ کریں عورتوں سے (یعنی یہود کی مخالفت تو ہوئی اور وہ بھی سمجھتے ہیں کہ جہاں تک ہو سکتا ہے ہم ان کے خلاف کرتے ہیں پھر اچھی طرح خلاف کریں اور حیض میں جماع بھی شروع کر دیں) یہ سن کر آپ کا چہرہ بدل گیا یہاں تک کہ ہم سمجھے شاید آپ کو ان دونوں پر غصہ آیا پھر وہ نکل کر چلے گئے بعد اس کے آپ کے پاس کہیں سے تحفہ آیا دودھ کا آپ نے ان کے بلانے کے لئے بھیجا جب ہم سمجھے کہ آپ ان پر غصہ نہیں ہوئے تھے۔

تشریح: بلکہ یہ غصہ یہود پر تھا جو ہر حکم کا منشا اپنی مخالفت سمجھتے تھے حالانکہ ایسا نہ تھا ہر حکم اللہ ہی کا حکم تھا جو اس کے نبی پر اترتا تھا دوسرے یہ کہ یہود نے اپنی کتاب کے حکموں میں خود کمی بیشی کر رکھی تھی اپنی طرف سے حاشیے لگا لئے تھے رسول اللہ ﷺ کا حکم ان کی کتاب کے موافق تھا پر ان کے رواج کے خلاف ہوتا۔ (علامہ)

۳۹۹–حدّثنا مسدّد حدّثنا يحيى عن جابر بن صبح قال سمعت خلاسًا الهجريّ قال سمعت عائشة رضي الله عنها تقول كنت أنا ورسول الله ﷺ نبيت في الشّعار الواحد وأنا حائض طامث فإن أصابه منّي شيء غسل مكانه ولم يعده وإن أصاب تعني ثوبه منه شيء غسل مكانه ولم يعده وصلّى فيه *

۳۹۹۔ مسدد، یحییٰ، جابر بن صبح، خلاس الہجری، حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ کہتی تھیں میں اور رسول اللہ ﷺ ایک کپڑا اوڑھ کر رات بسر کرتے تھے اور میں حیض سے ہوتی اور اگر کہیں رسول اللہ ﷺ کے کچھ لگ جاتا تو آپ اسی مقام کو دھو ڈالتے نہ اس سے زیادہ۔ اور اگر رسول اللہ ﷺ کے کپڑے کو کچھ لگ جاتا تو اسی قدر دھو ڈالتے نہ اس سے زیادہ پھر اس میں نماز پڑھتے۔

تشریح: اس حدیث سے حائضہ کیساتھ لیٹنا اور سونا اور ایک ہی لحاف اوڑھنا درست معلوم ہوتا ہے جب ناف کے نیچے سے گھٹنے تک عورت کے بدن پر کوئی کپڑا ہو۔

۴۰۰– حدّثنا محمّد بن العلاء ومسدّد قالا حدّثنا حفص عن الشّيبانيّ عن عبد الله بن شدّاد عن خالته ميمونة بنت الحارث أنّ رسول الله ﷺ كان إذا أراد أن يباشر امرأة من

۴۰۰۔ محمد بن العلاء، مسدد، حفص، الشیبانی، عبداللہ بن شداد، اس کی خالہ، میمونہ بنت الحارث سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب اپنی کسی بی بی سے صحبت کرنے کا ارادہ کرتے اور وہ حائضہ ہوتیں (صحبت

...سنه وهي حائض أمرها أن تتزر ثم يباشرها *

...سے مراد اختلاط اور مساس ہے نہ جماع وہ کیونکہ حیض کی حالت میں حرام ہے) عموماً ان کو تہبند باندھنے کا حکم دیتے پھر آپ ان سے اختلاط اور مساس کرتے۔

١٢٥ - باب في كفارة من أتى حائضا

۱۲۵۔ جو شخص حیض کی حالت میں جماع کرے وہ کیا کفارہ دے

٤٠١ - حدثنا مسدد حدثنا يحيى عن شعبة وغيره عن سعيد حدثني الحكم عن عبد الحميد بن عبد الرحمن عن مقسم عن ابن عباس عن النبي ﷺ في الذي يأتي امرأته وهي حائض قال يتصدق بدينار أو بنصف دينار *

۴۰۱۔ مسدد، یحییٰ، شعبہ، سعید، الحکم، عبدالحمید بن عبدالرحمن، مقسم، ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص حیض کی حالت میں اپنی بی بی سے جماع کرے تو وہ ایک دینار یا آدھا دینار خیرات کرے۔

٤٠٢ - حدثنا عبد السلام بن مطهر حدثنا جعفر يعني ابن سليمان عن علي بن الحكم البناني عن أبي الحسن الجزري عن مقسم عن ابن عباس قال إذا أصابها في الدم فدينار وإذا أصابها في انقطاع الدم فنصف دينار *

۴۰۲۔ عبدالسلام بن مطہر، جعفر بن سلیمان، علی بن الحکم البنانی، ابی الحسن الجزری، مقسم، ابن عباس سے روایت ہے کہ جب اس سے خون بہتے وقت (حیض کی شدت میں) جماع کرے تو ایک دینار دے جب خون بند ہوتے وقت کرے تو آدھا دینار دے۔

١٢٦ - باب ما جاء في العزل *

۱۲۶۔ عزل کا بیان (اس کی تفسیر آگے آتی ہے)!

٤٠٣ - حدثنا إسحق بن إسمعيل الطالقاني حدثنا سفيان عن ابن أبي نجيح عن مجاهد عن قزعة عن أبي سعيد ذكر ذلك عند النبي ﷺ يعني العزل قال فلم يفعل أحدكم ولم يقل فلا يفعل أحدكم فإنه ليست من نفس مخلوقة إلا الله خالقها قال أبو داود قزعة مولى زياد *

۴۰۳۔ اسحٰق بن اسماعیل الطالقانی، سفیان، ابن ابی نجیح، مجاہد، قزعہ، ابی سعید سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس عزل کا ذکر کیا گیا (معنی عزل کے یہ ہیں کہ مرد عورت سے صحبت کرے اور جب منزل ہونے لگے تو ستر اپنا عورت کی شرم گاہ سے نکال کر باہر انزال کرے) آپ نے فرمایا کیوں ایسا کرتے ہو اور یہ نہیں کہا نہ کرو اس لئے کہ کوئی جان پیدا ہونے والی نہیں ہے مگر اس کو اللہ پیدا کرے گا (یعنی جس کا پیدا ہونا مقدر ہے وہ ضرور پیدا ہو گا پھر عزل کر کے اولاد سے بچاؤ کرنا محض فضول ہے) امام ابوداؤد نے کہا قزعہ زیاد کا آزاد کردہ غلام ہے

٤٠٤ - حدثنا موسى بن إسمعيل حدثنا أبان حدثنا يحيى أن محمد بن عبد الرحمن بن ثوبان حدثه أن رفاعة حدثه عن أبي سعيد الخدري أن رجلا قال يا رسول الله إن لي جارية وأنا أعزل عنها وأنا أكره أن تحمل وأنا أريد ما يريد الرجال وإن اليهود تحدث أن العزل موءودة الصغرى قال كذبت يهود لو أراد الله أن يخلقه ما استطعت أن تصرفه *

۴۰۴۔ موسیٰ بن اسماعیل، ابان، یحییٰ، محمد بن عبدالرحمن بن ثوبان، رفاعہ، ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ ﷺ میرے پاس ایک لونڈی ہے اور میں اس سے عزل کرتا ہوں کیونکہ اس سے حمل رہنے کو مکروہ جانتا ہوں مگر جماع کرنا ضرور پڑتا ہے بسبب شہوت کے اور مقرر یہود کہتے ہیں کہ باہر انزال کرنا جیتا گاڑ دینا ہے چھوٹا آپ نے فرمایا یہود جھوٹے ہیں اگر اللہ اس کو پیدا کرے پھیرنے کی طاقت تجھ میں نہیں ہے۔

تشریح:۔ ایک بڑا جیتا گاڑنا ہے وہ تو یہ ہے کہ لڑکی پیدا ہو اس کو زندہ درگور کریں جیسے بعض ہندو کیا کرتے تھے دوسرے چھوٹا جیتا گاڑنا یہود عزل کو سمجھتے تھے کیونکہ اس میں بھی نطفہ ضائع کرتا ہے آپ نے ان کا رد کیا۔

٤٠٥ - حدثنا القعنبي عن مالك عن ربيعة بن أبي عبد

۴۰۵۔ القعنبی، مالک، ربیعہ بن ابی عبدالرحمن، محمد بن یحییٰ بن حبان،

جو اس کا ذکر کرتی ہیں) آپ نے فرمایا تم جانتے ہو اس کی مثال کیا ہے اس کی مثال یہ ہے کہ ایک شیطانہ[1] ایک شیطان سے کسی راہ میں ملی اور اپنی حاجت روا کی (یعنی جماع کیا) اور لوگ دیکھ رہے ہیں۔ آگاہ ہو جاؤ مردوں کی خوشبو[2] وہ ہے جس کی بو معلوم ہو اور رنگ معلوم نہ ہو اور عورتوں کی خوشبو وہ ہے کہ جس کا رنگ معلوم ہو اور خوشبو معلوم نہ ہو۔ ابوداؤد فرماتے ہیں مجھے مؤمل اور موسیٰ کے یہ الفاظ یاد ہیں فرمایا خبردار کوئی مرد دوسرے مرد کے ساتھ ایک ستر پر نہ لیٹے نہ ایک عورت دوسری عورت کے ساتھ اسی طرح مگر اپنے بچے یا والد کے ساتھ اور تیسری کا ذکر میں بھول گیا وہ مسدد کی روایت میں ہے لیکن میرے نزدیک غیر متقن ہے موسیٰ نے کہا حماد، الجریری ابی نضرہ الطفاوی۔

تشریح: [1] نووی نے کہا کہ مرد کو اپنی عورت کا حال جو جماع سے متعلق ہے اور اس کی تفصیل بیان کرنا حرام ہے اسی طرح عورت کو لیکن صرف جماع کا ذکر کر دے اگر ضرورت ہو تو درست ہے۔

[2] جیسے عطر مشک وغیرہ جیسے مہندی کہ اس کا رنگ ظاہر ہے مگر بو محسوس نہیں ہوتی عورتوں کو ایسی خوشبو لگا کر نکلنے سے منع کیا کہ لوگوں کے دماغ تک پہنچے اور باعث مردوں کی رغبت کا ہو اگر گھر میں لگائے تو قباحت نہیں۔ واللہ اعلم

بسم الله الرحمن الرحيم

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے

كتاب الطّلاق *

شروع ہوئی کتاب طلاق کی

۱۲۸-أبواب تفريع أبواب الطّلاق *

۱۲۸۔ طلاق کے احکام کا بیان!

۱۲۹-باب فيمنْ خبّب امْرأة على زوْجها *

۱۲۹۔ جو شخص کسی عورت کو خاوند سے بدظن کرے!

۴۰۸-حدّثنا الحسنُ بْنُ علي حدّثنا زيْدُ بْنُ الْحُباب حدّثنا عمّارُ بْنُ رُزيْق عنْ عبْد اللّه بْن عيسى عنْ عكْرمة عنْ يحْيى بْن يعْمر عنْ أبي هُريْرة قال قال رسُولُ اللّه ﷺ ليْس منّا منْ خبّب امْرأة على زوْجها أوْ عبْدا على سيّده *

۴۰۸۔ الحسن بن علی، زید بن حباب، عمار بن رزیق، عبداللہ بن عیسیٰ، عکرمہ، یحییٰ بن یعمر، ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص کسی عورت کو بدراہ کرے یعنی اس کا دل برا کر دے اس کے خاوند سے یا غلام کو اس کے مالک سے وہ ہم سے نہیں ہے یعنی طریقہ اسلام سے یہ بات بہت دور ہے۔

۱۳۰-باب في الْمرْأة تسْألُ زوْجها طلاق امْرأة لهُ *

۱۳۰۔ عورت اپنے ہونے والے شوہر سے اس کی بیوی کی طلاق کا مطالبہ نہ کرے!

۴۰۹-حدّثنا الْقعْنبيُّ عنْ مالكٍ عنْ أبي الزّناد عن الْأعْرج عنْ أبي هُريْرة قال قال رسُولُ اللّه ﷺ لاتسْأل الْمرْأةُ طلاق أُخْتها لتسْتفْرغ صحْفتها ولْتنْكحْ فإنّما لها ما قُدّر لها *

۴۰۹۔ القعنبی، مالک، ابی الزناد، الاعرج، ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی عورت اپنی بہن (سوکن) کی طلاق نہ چاہے تاکہ اس کا حصہ بھی آپ لے لے بلکہ نکاح کرے جو اس کی تقدیر میں ہے وہ اس کو ملے گا۔

۱۳۱-في كراهية الطّلاق!

۱۳۱۔ طلاق کی برائی کا بیان!

۴۱۰-حدّثنا أحْمدُ بْنُ يُونُس حدّثنا مُعرّفٌ عنْ مُحارب قال قال رسُولُ اللّه ﷺ ما أحلّ اللّهُ شيْئا أبْغض إليْه من الطّلاق *

۴۱۰۔ احمد بن یونس، معرف، محارب سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے نزدیک مباح چیزوں میں طلاق سے بڑھ کر منحوس کوئی چیز نہیں ہے (یعنی ہر چند طلاق دینا درست ہے پر اللہ کو بہت ناپسند ہے)۔

۴۱۱-حدّثنا كثيرُ بْنُ عُبيْد حدّثنا مُحمّدُ بْنُ خالد عنْ مُعرّف بْن واصل عنْ مُحارب بْن دثار عن ابْن عُمر عن النّبيّ ﷺ قال أبْغضُ الْحلال إلى اللّه تعالى الطّلاقُ *

۴۱۱۔ کثیر بن عبید، محمد بن خالد، معرف بن واصل، محارب بن دثار، عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بری چیز امر حلال میں سے طلاق ہے۔

۱۳۲-باب في طلاق السُّنّة *

۱۳۲۔ سنت کے موافق طلاق کیونکر ہے!

۴۱۲-حدّثنا الْقعْنبيُّ عنْ مالكٍ عنْ نافع عنْ عبْد اللّه بْن عُمر أنّهُ طلّق امْرأتهُ وهي حائضٌ على عهْد رسُول اللّه ﷺ فسأل عُمرُ بْنُ الْخطّاب رسُول اللّه ﷺ عنْ ذلك فقال رسُولُ اللّه ﷺ مُرْهُ فلْيُراجعْها ثُمّ ليُمْسكْها حتّى تطْهُر ثُمّ تحيض ثُمّ تطْهُر ثُمّ إنْ شاء أمْسك بعْد ذلك وإنْ شاء طلّق قبْل أنْ يمسّ فتلْك الْعدّةُ الّتي أمر اللّهُ سُبْحانهُ أنْ تُطلّق لها

۴۱۲۔ القعنبی، مالک، نافع، عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنی بی بی کو طلاق دی اور وہ حالت حیض میں تھیں رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں تو عمر بن خطاب نے رسول اللہ ﷺ سے اس مسئلہ کو پوچھا آپ نے فرمایا کہ اس کو حکم کر کہ پھر اس کے ساتھ رجعت کرے اور اپنے پاس اس کو رکھے جب تک وہ پاک ہو اور پھر اس کو حیض آئے پھر پاک ہو پھر اگر چاہے تو اسی کو رکھے اس کے بعد

النساء

اور اگر چاہے تو طلاق دے ہاتھ لگانے سے پہلے یہی وہ عدت ہے جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس میں عورتیں طلاق دی جائیں۔

تشریح: عبداللہ بن عمر نے اپنی جورو کو حیض میں طلاق دی عمر فاروق نے یہ حال حضرت [illegible] سے کہا [illegible] حیض میں طلاق [illegible] جب عورت حیض سے پاک ہو تو اس کو طلاق دے [illegible] عدت [illegible] تین [illegible] عدت پوری ہو جائے گی [illegible] تین حیض سے عدت پوری ہو جاتی ہے۔

٤١٣ – حدّثنا قُتَيْبَةُ بْنُ سعيدٍ حدّثنا اللَّيْثُ عن نافعٍ أنّ ابْن عُمر طلّق امْرأةً لهُ وهي حائضٌ تطْليقةً بمعْنى حديث مالكٍ

۴۱۳۔ قتیبہ بن سعید، الیث، نافع، عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنی عورت کو حیض میں طلاق دی پھر حدیث کی طرح۔

٤١٤ – حدّثنا عُثْمانُ بْنُ أبي شيْبة حدّثنا وكيعٌ عنْ سُفْيان عنْ مُحمّد بْن عبْد الرّحْمن مولى آل طلْحة عنْ سالم عن ابْن عُمر أنّهُ طلّق امْرأتهُ وهي حائضٌ فذكر ذلك عُمرُ للنّبيّ ﷺ فقال رسُولُ اللّه ﷺ مُرْهُ فلْيُراجعْها ثُمّ لْيُطلّقْها إذا طهُرتْ أوْ وهي حاملٌ *

۴۱۴۔ عثمان بن ابی شیبہ، وکیع، سفیان، محمد بن عبدالرحمن، آل طلحہ کا آزاد کردہ غلام، سالم، عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ انہوں نے طلاق دی اپنی عورت کو حیض میں۔ عمر نے رسول اللہ ﷺ سے بیان کیا آپ نے فرمایا ان کو حکم دو رجعت کریں پھر طلاق دیں جب پاک ہو جائے یا حاملہ ہو۔

تشریح: اگر حاملہ ہوئے تو اس کی عدت وضع حمل سے ختم ہوگی ورنہ تین طہر یا تین حیض سے ختم ہو جائے گی۔ (علامہ)

٤١٥ – حدّثنا أحْمدُ بْنُ صالحٍ حدّثنا عنْبسةُ حدّثنا يُونُسُ عن ابْن شهابٍ أخْبرني سالمُ بْنُ عبْد اللّه عنْ أبيه أنّهُ طلّق امْرأتهُ وهي حائضٌ فذكر ذلك عُمرُ لرسُول اللّه ﷺ فتغيّظ رسُولُ اللّه ﷺ ثُمّ قال مُرْهُ فلْيُراجعْها ثُمّ ليُمْسكْها حتّى تطْهُر ثُمّ تحيض فتطْهُر ثُمّ إنْ شاء طلّقها طاهرًا قبْل أنْ يمسّ فذلك الطّلاقُ للْعدّة كما أمر اللّهُ عزّ وجلّ *

۴۱۵۔ احمد بن صالح، عنبسہ، یونس، ابن شہاب، سالم بن عبداللہ، عبداللہ بن عمر نے حیض میں اپنی جورو کو طلاق دی حضرت عمرؓ نے یہ حال رسول اللہ ﷺ سے ذکر کیا آپ غصہ میں آئے اور فرمایا کہ اس سے کہہ دے کہ اپنی جورو سے رجعت کرے یعنی طلاق سے رجوع کرے پھر اس کو اپنی جورو بنائے اور اس کو اپنے پاس رکھے یہاں تک وہ حیض سے پاک ہوئے پھر اس کو دوسرا حیض آئے پھر اس کو پاک ہونے دے پھر صحبت کرنے سے پہلے چاہے اس کو طلاق دے اور چاہے اس کو اپنے گھر میں رکھے یہی طلاق کی عدت ہے اللہ تعالیٰ عزوجل نے جس طرح پر حکم فرمایا۔

٤١٦ – حدّثنا الْحسنُ بْنُ عليٍّ حدّثنا عبْدُ الرّزّاق أخْبرنا معْمرٌ عنْ أيُّوب عن ابْن سيرين أخْبرني يُونُسُ بْنُ جُبيْرٍ أنّهُ سأل ابْن عُمر فقال كمْ طلّقْت امْرأتك فقال واحدةً *

۴۱۶۔ الحسن بن علی، عبدالرزاق، معمر، ایوب، ابن سیرین، یونس بن جبیر سے روایت ہے کہ انہوں نے ابن عمر سے پوچھا کہ تم نے اپنی بی بی کو کتنی طلاق دی انہوں نے کہا ایک۔

٤١٧ – حدّثنا الْقعْنبيُّ حدّثنا يزيدُ يعْني ابْن إبْراهيم عنْ مُحمّد بْن سيرين حدّثني يُونُسُ بْنُ جُبيْرٍ قال سألْتُ عبْد اللّه بْن عُمر قال قُلْتُ رجُلٌ طلّق امْرأتهُ وهي حائضٌ قال أتعْرفُ عبْد اللّه بْن عُمر قُلْتُ نعمْ قال فإنّ عبْد اللّه بْن عُمر طلّق امْرأتهُ وهي حائضٌ فأتى عُمرُ النّبيّ ﷺ فسألهُ فقال مُرْهُ فلْيُراجعْها ثُمّ ليُطلّقْها في قُبُل عدّتها قال قُلْتُ فيُعْتدُّ بها قال

۴۱۷۔ القعنبی، یزید بن ابراہیم، محمد بن سیرین، یونس بن جبیر سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا میں نے پوچھا عبداللہ بن عمر سے اس مسئلے کو ایک شخص نے اپنی بی بی کو طلاق دی جبکہ وہ حالت حیض میں تھی ابن عمر نے کہا تو پہچانتا ہے ابن عمر کو میں نے کہا ہاں ابن عمر نے کہا مقرر طلاق دی عبداللہ بن عمر نے اپنی بی بی کو اور وہ حیض میں تھی تو عمر رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور مسئلہ پوچھا آپ نے فرمایا

فَمَهْ أَرَأَيْتَ إِنْ عَجَزَ وَاسْتَحْمَقَ *

اس سے [illegible] اپنی عورت سے رجعت کرے اور پھر اس کو طلاق دے عدت کے شروع میں (یعنی حیض سے پاک ہوتے ہی) میں نے کہا پچھلی طلاق (جو اس نے حیض میں دی تھی) تو میں [illegible] عورت نے [illegible] نہیں [illegible] جعت [illegible] طلاق محسوب نہ ہوتی۔

۴۱۸ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَيْمَنَ مَوْلَى عُرْوَةَ يَسْأَلُ ابْنَ عُمَرَ وَأَبُو الزُّبَيْرِ يَسْمَعُ قَالَ كَيْفَ تَرَى فِي رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ حَائِضًا قَالَ طَلَّقَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَسَأَلَ عُمَرُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ إِنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَرَدَّهَا عَلَيَّ وَلَمْ يَرَهَا شَيْئًا وَقَالَ إِذَا طَهُرَتْ فَلْيُطَلِّقْ أَوْ لِيُمْسِكْ قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَقَرَأَ النَّبِيُّ ﷺ (يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوهُنَّ) فِي قُبُلِ عِدَّتِهِنَّ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ يُونُسُ بْنُ جُبَيْرٍ وَأَنَسُ بْنُ سِيرِينَ وَسَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ وَزَيْدُ ابْنُ أَسْلَمَ وَأَبُو الزُّبَيْرِ وَمَنْصُورٌ عَنْ أَبِي وَائِلٍ مَعْنَاهُمْ كُلُّهُمْ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَهُ أَنْ يُرَاجِعَهَا حَتَّى تَطْهُرَ ثُمَّ إِنْ شَاءَ طَلَّقَ وَإِنْ شَاءَ أَمْسَكَ وَكَذَلِكَ رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَأَمَّا رِوَايَةُ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ وَنَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَهُ أَنْ يُرَاجِعَهَا حَتَّى تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِيضَ ثُمَّ تَطْهُرَ ثُمَّ إِنْ شَاءَ طَلَّقَ وَإِنْ شَاءَ أَمْسَكَ وَرُوِيَ عَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ نَحْوَ رِوَايَةِ نَافِعٍ وَالزُّهْرِيِّ وَالْأَحَادِيثُ كُلُّهَا عَلَى خِلَافِ مَا قَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ *

۴۱۸۔ احمد بن صالح، عبدالرزاق، ابن جریج، ابوالزبیر نے عبدالرحمن سے سنا کہ انہوں نے پوچھا ابن عمرؓ سے اور ابوالزبیر سن رہے تھے کہ کہتے ہو تم اس شخص میں جو اپنی عورت کو حیض میں طلاق دے انہوں نے کہا عبداللہ بن عمرؓ نے اپنی عورت کو حیض میں طلاق دی تھی رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں تو عمرؓ نے رسول اللہ ﷺ سے ذکر کیا کہ عبداللہ نے اپنی عورت کو حیض میں طلاق دی۔ عبداللہ نے کہا رسول اللہ ﷺ نے اس عورت کو مجھ پر پھروا دیا اور اس کی طلاق کا کچھ اعتبار نہیں کیا اور فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب حیض سے پاک ہو تو طلاق دے یا رکھ لے کہا ابوداؤد نے اس حدیث کو ابن عمرؓ سے یونس بن جبیر اور انس بن سیرین اور سعید بن جبیر اور زید بن اسلم اور ابوالزبیر اور منصور نے نقل کیا سب میں یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے رجعت کا حکم دیا پاک ہونے تک پھر بعد پاک ہونے کے اختیار ہے چاہے طلاق دیوے چاہے رکھ چھوڑے (تو ایک طہر کو زیادہ بڑھایا اس لئے کہ رجعت طلاق کے واسطے نہ سمجھی جائے) تو ضرور ہے کہ ایک طہر بھر اپنے پاس رکھے بعضوں نے کہا یہ سزا ہے اس خطا کی کہ اس نے طلاق دی حیض کی حالت میں بعضوں نے کہا یہ ندباً اور استحباباً ہے شاید جورو خاوند راضی ہو جائیں اور طلاق کی نیت جاتی رہے ابوداؤد نے کہا یہ سب حدیثیں مخالف ہیں ابوالزبیر کی روایت کے۔

تشریح: یعنی رجعت سے مانع نہ سمجھا کیوں کہ اولاً حدیثوں سے ثابت ہوتا ہے کہ اس طلاق کا اعتبار ہے جیسا کہ ابھی یونس بن جبیر کی روایت میں گزرا خطابی نے کہا اہل حدیث کے نزدیک یہ روایت ابوالزبیر کی منکر ہے۔

۱۳۳ - بَابُ الرَّجُلِ يُرَاجِعُ وَلَا يُشْهِدُ *

۱۳۳۔ تین طلاق کے بعد پھر رجعت نہیں ہو سکتی!

۴۱۹ - حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ هِلَالٍ أَنَّ جَعْفَرَ بْنَ سُلَيْمَانَ حَدَّثَهُمْ عَنْ يَزِيدَ الرِّشْكِ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ سُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ ثُمَّ يَقَعُ بِهَا وَلَمْ يُشْهِدْ عَلَى طَلَاقِهَا وَلَا عَلَى رَجْعَتِهَا فَقَالَ طَلَّقْتَ لِغَيْرِ سُنَّةٍ وَرَاجَعْتَ

۴۱۹۔ بشر بن ہلال، جعفر بن سلیمان، یزید الرشک، مطرف بن عبداللہ، عمران بن حصین سے کسی نے پوچھا کہ ایک شخص اپنی عورت کو طلاق دے پھر اس سے صحبت کرے (رجعت کرے) اور نہ طلاق دیتے وقت گواہ کیا ہو نہ رجعت کرتے وقت۔ انہوں نے کہا کہ طلاق

لغير سنة أشهد على طلاقها وعلى رجعتها ولا تعد *

تو نے خلاف سنت کی اور رجعت بھی خلاف سنت کی گواہ کر اپنے طلاق اور رجعت پر اور پھر مت کر (یعنی طلاق پر گواہ کرنا واجب ہے اس حدیث سے نزدیک امام شافعی کے اور نزدیک ہمارے مستحب ہے)۔

۴۲۰-حدثنا أحمد بن محمد المروزي حدثني علي بن حسين بن واقد عن أبيه عن يزيد النحوي عن عكرمة عن ابن عباس قال والمطلقات يتربصن بأنفسهن ثلاثة قروء ولا يحل لهن أن يكتمن ما خلق الله في أرحامهن الآية وذلك أن الرجل كان إذا طلق امرأته فهو أحق برجعتها وإن طلقها ثلاثا فنسخ ذلك وقال الطلاق مرتان*

۴۲۰۔ احمد بن محمد مروزی، علی بن حسین بن واقد، یزید النحوی، عکرمہ، ابن عباس سے روایت ہے کہ یہ جو اللہ جل جلالہ نے فرمایا والمطلقات يتربصن بانفسهن ثلثة طلاق والی عورتیں ٹھہری رہیں تین طہر یا تین حیض تک اور نہیں درست ہے ان کو چھپانا اس چیز کا جو پیدا کیا اللہ نے ان کے پیٹوں میں (حمل کا) اس شان نزول یہ ہے کہ جب کوئی شخص طلاق دیتا ہے اپنی عورت کو تو وہ رجعت کا اختیار رکھتا ہے اگر چہ تین طلاق دے چکا ہو پھر یہ حکم منسوخ ہوا اور فرمایا طلاق دوبار ہے بعد اس کے یا رکھنا ہے یا چھوڑ دینا ہے۔

۱۳۴-باب في سنة طلاق العبد *

۱۳۴۔ غلام کی طلاق کا بیان!

۴۲۱-حدثنا زهير بن حرب حدثنا يحيى بن سعيد حدثنا علي بن المبارك حدثني يحيى بن أبي كثير أن عمر بن معتب أخبره أن أبا حسن مولى بني نوفل أخبره أنه استفتى ابن عباس في مملوك كانت تحته مملوكة فطلقها تطليقتين ثم عتقا بعد ذلك هل يصلح له أن يخطبها قال نعم قضى بذلك رسول الله ﷺ *

۴۲۱۔ زہیر بن حرب، یحییٰ بن سعید، علی بن المبارک، یحییٰ بن ابی کثیر، عمر بن معتب، ابوالحسن نے جو مولی ہے بنی نوفل کا، عبداللہ بن عباس سے پوچھا ایک غلام تھا اس کے نکاح میں ایک لونڈی تھی غلام نے اس کو دو طلاق دی پھر دونوں آزاد ہو گئے کیا وہ پھر اس سے نکاح کر سکتا ہے؟ ابن عباس نے کہا ہاں رسول اللہ ﷺ نے ایسا ہی حکم کیا۔

تشریح:۔ کیونکہ جب وہ آزاد ہو گیا تو تین طلاقوں کا مالک ہو گیا بعضوں نے کہا اس وجہ سے کہ دو طلاق جو اس نے ایک بار میں دے دی تھی صحیح نہیں ہوئی در حقیقت ایک ہی طلاق پڑی تھی۔

۴۲۲-حدثنا محمد بن المثنى حدثنا عثمان بن عمر أخبرنا علي بإسناده ومعناه بلا إخبار قال ابن عباس بقيت لك واحدة قضى به رسول الله ﷺ *

۴۲۲۔ محمد بن المثنی، عثمان بن عمر، علی سے روایت ہے، عبداللہ بن عباس نے کہا تیری ایک طلاق باقی ہے جس کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ فرمایا۔

۴۲۳-حدثنا محمد بن مسعود حدثنا أبو عاصم عن ابن جريج عن مظاهر عن القاسم بن محمد عن عائشة عن النبي ﷺ قال طلاق الأمة تطليقتان وقرؤها حيضتان قال أبو عاصم حدثني مظاهر حدثني القاسم عن عائشة عن النبي ﷺ مثله إلا أنه قال وعدتها حيضتان قال أبو داود وهو حديث مجهول *

۴۲۳۔ محمد بن مسعود، ابو عاصم، ابن جریج، مظاہر، القاسم بن محمد، حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لونڈی کی طلاق دو ہیں اور اس کی قرء دو حیض ہیں ابو عاصم نے کہا مظاہر، القاسم، حضرت عائشہؓ سے مرفوعاً مروی ہے جس میں یہ الفاظ ہیں وعدتها حيضتان ابوداؤد نے کہا یہ حدیث مجہول ہے (یہ روایت حنفیہ کا استدلال ہے)۔

۱۳۵-باب في الطلاق قبل النكاح *

۱۳۵۔ نکاح سے پہلے طلاق دینا!

۴۲۴-حدثنا مسلم بن إبراهيم حدثنا هشام ح وحدثنا ابن

۴۲۴۔ مسلم بن ابراہیم، ہشام (دوسری سند) ابن الصباح، عبدالعزیز

الصَّبَّاحِ حدَّثنا عبْدُ الْعزِيزِ بْنُ عبْد الصَّمد قالَ حدَّثنا مطرٌ الْورَّاقُ عنْ عمْرِو بْن شُعيْبٍ عنْ أبيه عنْ جدِّه أنّ النَّبيَّ ﷺ قالَ لا طلاقَ إلَّا فيما تمْلكُ ولا عتْقَ إلَّا فيما تمْلكُ ولا بيْعَ إلَّا فيما تمْلكُ زادَ ابْنُ الصَّبَّاحِ ولا وفاءَ نذْرٍ إلَّا فيما ملكْتَ

بن عبدالصمد، مطر الوراق، عمرو بن شعیب، شعیب، عبداللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے طلاق نہیں ہے مگر جس کا تو مالک ہے (یعنی نکاح والی عورت کو طلاق دینا لغو ہے) اور آزاد کرنا نہیں ہے مگر جہاں ملک ہے (تو پرائے غلام لونڈی کو آزاد کرنا لغو ہے) اور بیع نہیں ہے مگر اپنی ملک میں اور نذر پوری کرنا لازم نہیں ہے جب وہ اختیار میں نہ ہو (یعنی اپنی ملک میں نہ ہو)۔

۴۲۵-حدَّثنا مُحمَّدُ بْنُ الْعلاءِ أخْبرنا أبُو أُسامة عن الْوليد بْن كثيرٍ حدَّثني عبْدُ الرَّحْمن بْنُ الْحارث عنْ عمْرو بْن شُعيْبٍ بإسْناده ومعْناهُ زادَ منْ حلفَ على معْصيةٍ فلا يمينَ لهُ ومنْ حلفَ على قطيعة رحمٍ فلا يمينَ لهُ

۴۲۵۔ محمد بن العلاء، ابو اسامہ، الولید بن کثیر، عبدالرحمن بن الحارث، عمرو بن شعیب سے اسی طرح روایت ہے اتنا زیادہ ہے جو قسم کھائے گناہ کے کام پر تو اس کی قسم ہی نہیں اور جو قسم کھائے ناتا توڑنے کی تو وہ قسم ہی نہیں۔

۴۲۶-حدَّثنا ابْنُ السَّرْحِ حدَّثنا ابْنُ وهْبٍ عنْ يحْيى ابْن عبْد اللَّه بْن سالمٍ عنْ عبْد الرَّحْمن بْن الْحارث الْمخْزُوميِّ عنْ عمْرو بْن شُعيْبٍ عنْ أبيه عنْ جدِّه أنَّ النَّبيَّ ﷺ قالَ في هذا الْخبر زادَ ولا نذْرَ إلَّا فيما ابْتُغي به وجْهُ اللَّه تعالى ذكْرُهُ *

۴۲۶۔ ابن السرح، ابن وہب، یحییٰ بن عبداللہ بن سالم، عبدالرحمن بن الحارث المخزومی، عمرو بن شعیب، شعیب، عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے وہی حدیث جو اوپر گزری اتنا زیادہ ہے کہ نذر نہیں درست ہے مگر اس کام کی جس سے اللہ جلالہ کی رضامندی چاہی جائے (نہ گناہ اور معصیت)۔

۱۳۶-باب في الطَّلاق على غلطٍ *

۱۳۶۔ غصے کی حالت میں یا زبردستی طلاق دینا!

۴۲۷-حدَّثنا عُبيْدُ اللَّه بْنُ سعْد الزُّهْريُّ أنَّ يعْقُوبَ بْنَ إبْراهيمَ حدَّثهُمْ قالَ حدَّثنا أبي عن ابْن إسْحقَ عنْ ثوْر بْن يزيد الْحمْصيِّ عنْ مُحمَّد بْن عُبيْد بْن أبي صالحٍ الَّذي كانَ يسْكُنُ إيليا قالَ خرجْتُ مع عديِّ بْن عديٍّ الْكنْديِّ حتَّى قدمْنا مكَّة فبعثني إلى صفيَّة بنْت شيْبة وكانتْ قدْ حفظتْ منْ عائشة قالتْ سمعْتُ عائشة تقُولُ سمعْتُ رسُولَ اللَّه ﷺ يقُولُ لا طلاقَ ولا عتاقَ في غلاقٍ قالَ أبُو داوُدَ الْغلاقُ أظُنُّهُ في الْغضب *

۴۲۷۔ عبیداللہ بن سعد الزہری، یعقوب بن ابراہیم، ابن اسحاق، ثور بن یزید الحمصی، محمد بن عبید بن ابی صالح جو ایلیا میں رہتا تھا (ایلیا ایک موضع تھا شام میں) روایت کرتا ہے کہ میں نکلا عدی بن عدی کندی کے ساتھ یہاں تک کہ ہم لوگ مکہ میں پہنچے انہوں نے مجھ کو صفیہ بنت شیبہ کے پاس بھیجا صفیہ نے حضرت عائشہؓ سے سنا تھا وہ کہتی تھیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے نہیں ہے طلاق اور نہ عتاق زبردستی سے۔ امام ابو داؤد نے کہا الغلاق سے مراد غضب ہے۔

تشریح:۔ یعنی جبر اور زبردستی سے کوئی طلاق دے دے تو طلاق نہ پڑے گی نہ عتاق صحیح ہوگا امام مالک اور شافعی اور احمد بن حنبل اور جمہور علماء کا یہی مذہب ہے اور ابو حنیفہ کے نزدیک طلاق پڑ جائے گی۔ (علامہ)

۱۳۸-باب في الطَّلاق على الْهزْل *

۱۳۷۔ ہنسی سے طلاق دینا!

۴۲۸-حدَّثنا الْقعْنبيُّ حدَّثنا عبْدُ الْعزيز يعْني ابْن مُحمَّدٍ عنْ عبْد الرَّحْمن بْن حبيبٍ عنْ عطاء بْن أبي رباحٍ عن ابْن ماهكٍ عنْ أبي هُريْرة أنَّ رسُولَ اللَّه ﷺ قالَ ثلاثٌ جدُّهُنَّ جدٌّ وهزْلُهُنَّ جدٌّ النِّكاحُ والطَّلاقُ والرَّجْعةُ *

۴۲۸۔ القعنبی، عبدالعزیز بن محمد، عبدالرحمن بن حبیب، عطاء بن ابی رباح، ابن ماہک، ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تین چیزیں ہیں ان کو قصداً کرے یا ہنسی سے کرے وہ صحیح ہو جائیں گی ایک نکاح دوسری طلاق تیسری رجعت۔

تشریح: یعنی اگر [illegible] کی ان دونوں کو [illegible] کا تو صحیح ہو جاویں گے۔

۱۳۷–باب نسخ الْمراجعة بعْد التّطْليقات الثّلاث

۴۲۹ – حدثنا أحمد بن صالح حدثنا عبد الرزاق أخبرنا ابن جريج أخبرني بعض بني أبي رافع مولى النبي ﷺ عن عكرمة مولى ابن عباس عن ابن عباس قال طلق عبد يزيد أبو رُكانة وإخوته أمّ رُكانة ونكح امرأةً من مُزينة فجاءت النبيّ ﷺ فقالتْ ما يُغني عنّي إلّا كما تُغني هذه الشّعْرةُ لشعْرة أخذتْها منْ رأسها ففرّقْ بيْني وبيْنهُ فأخذت النّبيّ ﷺ حميّةٌ فدعا برُكانة وإخوته ثُمّ قال لجُلسائه أترون فُلانًا يُشْبهُ منْهُ كذا وكذا منْ عبْد يزيد وفُلانًا يُشْبهُ منْهُ كذا وكذا قالُوا نعمْ قال النّبيُّ ﷺ لعبْد يزيد طلّقْها ففعل ثُمّ قال راجعْ امْرأتك أُمّ رُكانة وإخْوته قال إنّي طلّقْتُها ثلاثًا يا رسُول اللّه قال قدْ علمْتُ راجعْها وتلا (يا أيُّها النّبيُّ إذا طلّقْتُمُ النّساء فطلّقُوهُنّ لعدّتهنّ) قال أبُو داود وحديثُ نافع بْن عُجيْر وعبْد اللّه بْن عليّ بْن يزيد بْن رُكانة عنْ أبيه عنْ جدّه أنّ رُكانة طلّق امْرأتهُ الْبتّة فردّها إليْه النّبيُّ ﷺ أصحُّ لأنّ ولد الرّجُل وأهْلهُ أعْلمُ به إنّ رُكانة إنّما طلّق امْرأتهُ الْبتّة فجعلها النّبيُّ ﷺ واحدةً *

۱۳۸۔ تین طلاق کے بعد رجعت نہ ہونے کا بیان!

۴۲۹۔ احمد بن صالح، عبدالرزاق، ابن جریج، بعض بنی ابو رافع (رسول اللہ ﷺ کا آزاد کردہ غلام) عکرمہ (ابن عباس کا آزاد کردہ غلام)، حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ عبد یزید نے جو کہ رکانہ اور اس کے بھائیوں کا باپ تھا ام رکانہ (اپنی بی بی) کو طلاق دیدی اور ایک عورت سے جو مزینہ کے قبیلے میں سے تھی نکاح کیا وہ عورت رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اور بولی یا رسول اللہ ﷺ ابو رکانہ میرے کام کا نہیں مگر بال برابر اور ایک بال اس نے اپنے سر کا پکڑا (یعنی میری حاجت روائی اس سے نہیں ہو سکتی) رسول اللہ ﷺ یہ سن کر گرم ہوئے اور رکانہ اور اس کے بھائیوں کو بلا بھیجا پھر آپ نے لوگوں سے فرمایا کیا تم فلاں لڑکے کو دیکھتے ہو کتنا مشابہ ہے ابو رکانہ سے لوگوں نے کہا ہاں غرض یہ ہے عبد یزید کی اولاد موجود ہے پھر کیوں کر ہو سکتا ہے کہ وہ اس عورت کے بیان کے موافق نامرد ہو پھر آپ نے فرمایا طلاق دیدے اس عورت کو اور رجعت کر لے ام رکانہ سے ابو رکانہ (عبد یزید) بولا یا رسول اللہ میں نے اس کو تین طلاق دی آپ نے فرمایا میں جانتا ہوں تو اس سے رجعت کر لے اور یہ آیت پڑھی یایها النبی اذا طلقتم النساء فطلقوهن لعدتهن امام ابوداؤد نے کہا اس حدیث کو نافع بن عجیر اور عبداللہ بن علی بن یزید بن رکانہ نے اپنے باپ سے روایت کیا انہوں نے اپنے دادا سے کہ رکانہ نے طلاق دی اپنی عورت کو پھر رسول اللہ ﷺ نے وہ عورت اس کو دلوادی اور یہ زیادہ صحیح ہے کیونکہ رکانہ کے گھر والے اس قصہ کو خوب جانتے ہوں گے کہ رکانہ نے اپنی بی بی کو تین طلاق دی اور رسول اللہ ﷺ نے اس کو ایک کیا۔

تشریح: ۔ یعنی اگر سنت کے مطابق ہر ہر طہر میں ایک ایک طلاق دیوے تو تین طلاق پڑیں گی اور جو تین طلاق ایک ہی بار میں دے دے تو ایک طلاق پڑے گی یہی مذہب ہے ہمارے ائمہ حدیث کا اور یہی صحیح ہے اور ائمہ اربعہ اس کے خلاف میں ہیں ان کے نزدیک تینوں پڑ جائیں گی بدلیل حدیث عمر کے اور وہ موقوف ہے اور ہماری طرف احادیث صحیحہ مرفوعہ موجود ہیں۔

۴۳۰ – حدّثنا حُميْدُ بْنُ مسْعدة حدّثنا إسْمعيلُ أخْبرنا أيُّوبُ عنْ عبْد اللّه بْن كثير عنْ مُجاهد قال كُنْتُ عنْد ابْن عبّاس فجاءهُ رجُلٌ فقال إنّهُ طلّق امْرأتهُ ثلاثًا قال فسكت حتّى ظننْتُ أنّهُ رادُّها إليْه ثُمّ قال ينْطلقُ أحدُكُمْ فيرْكبُ الْحمُوقة ثُمّ يقُولُ يا ابْن عبّاس يا ابْن عبّاس وإنّ اللّه قال (ومنْ يتّق

۴۳۰۔ حمید، مسعدہ، اسماعیل، ایوب، عبداللہ بن کثیر، مجاہد سے روایت ہے کہ میں عبداللہ بن عباس کے پاس تھا اتنے میں ایک شخص آیا اور کہا میں نے اپنی عورت کو تین طلاق دیدی (ایک ہی بار میں) عبداللہ بن عباس یہ سن کر چپ ہو رہے میں سمجھا کہ شاید اس عورت کو پھر دلوادیں گے اس مرد کو پھر انہوں نے کہا ایک شخص تم میں سے

و بیچے جب تک کہ تقسیم نہ ہوے (سب لوگوں میں)۔

۳۹۲–حدثنا سعيد بن منصور حدثنا أبو معاوية عن ابن إسحق بهذا الحديث قال حتى يستبرئها بحيضة زاد فيه بحيضة وهو وهم من أبي معوية وهو صحيح في حديث أبي سعيد زاد ومن كان يؤمن بالله واليوم الآخر فلا يركب دابة من فيء المسلمين حتى إذا أعجفها ردها فيه ومن كان يؤمن بالله واليوم الآخر فلا يلبس ثوبا من فيء المسلمين حتى إذا أخلقه ردّه فيه قال أبو داود الحيضة ليست بمحفوظة وهو وهم من أبي مُعاوية *

۳۹۲۔ سعید بن منصور، ابو معاویہ، ابن اسحق سے اسی طرح روایت ہے کہ جب تک استبراء نہ کرے ایک حیض سے اتنا زیادہ ہے جو اللہ پر اور پچھلے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ غنیمت کے جانور پر چڑھ کر اس کو دبلا کرے پھر اس میں نہ دے اور جو ایمان رکھتا ہو اللہ پر اور پچھلے دن پر تو وہ غنیمت کا کوئی کپڑا پہن کر پرانا کرے پھر اس مال میں نہ ملاوے۔ امام ابوداؤد نے کہا الحیضۃ کی زیادتی غیر محفوظ ہے۔

۱۲۳–بَاب فِي جَامِعِ النِّكَاحِ *

۱۲۳۔ نکاح کے مختلف مسائل کا بیان!

۳۹۳–حدَّثنا عُثْمانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا حَدَّثنا أَبُو خالِدٍ يَعْني سُلَيْمانَ بْنَ حَيَّانَ عَن ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا تَزَوَّجَ أَحَدُكُمُ امْرَأَةً أَوِ اشْتَرَى خادِمًا فَلْيَقُلِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَها وَخَيْرَ ما جَبَلْتَها عَلَيْهِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّها وَمِنْ شَرِّ ما جَبَلْتَها عَلَيْهِ وَإِذَا اشْتَرَى بَعِيرًا فَلْيَأْخُذْ بِذِرْوَةِ سَنامِهِ وَلْيَقُلْ مِثْلَ ذَلِكَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ زَادَ أَبُو سَعِيدٍ ثُمَّ لِيَأْخُذْ بِناصِيَتِها وَلْيَدْعُ بِالْبَرَكَةِ فِي الْمَرْأَةِ وَالْخادِمِ *

۳۹۳۔ عثمان بن ابی شیبہ، عبداللہ بن سعید، ابو خالد، ابن عجلان، عمرو بن شعیب، شعیب، عبداللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب کوئی شخص تم میں سے نکاح کرے کسی عورت سے یا کوئی لونڈی خریدے تو یوں کہے (ترجمہ) اے خدا میں اس کی بھلائی چاہتا ہوں اور بھلائی اس کی طبیعت کی جو تو نے بنائی اور پناہ مانگتا ہوں میں اس کی برائی سے اور اس کی طبیعت کی برائی سے جو تو نے بنائی اور جب اونٹ خریدے تو کوہان کی بلندی پر ہاتھ رکھے یہی کہے ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے (ترجمہ) یعنی اس جورو یا لونڈی کی پیشانی پکڑ کر برکت کی دعا مانگے۔

۳۹٤–حدَّثنا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثنا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا أَرادَ أَنْ يَأْتِيَ أَهْلَهُ قَالَ بِسْمِ اللَّهِ اللَّهُمَّ جَنِّبْنا الشَّيْطانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطانَ ما رَزَقْتَنا ثُمَّ قُدِّرَ أَنْ يَكُونَ بَيْنَهُما وَلَدٌ فِي ذَلِكَ لَمْ يَضُرَّهُ شَيْطانٌ أَبَدًا *

۳۹۴۔ محمد بن عیسیٰ، جریر، منصور، سالم بن ابی الجعد، کریب، عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب کوئی تم میں سے اپنی بی بی سے صحبت کرنے کا ارادہ کرے تو کہے اللہ کے نام کے ساتھ میں شروع کرتا ہوں اے اللہ ہم کو شیطان سے دور رکھ اور شیطان کو اس چیز سے دور رکھ جو تو نے ہم کو دی پھر اگر ان دونوں کی تقدیر میں بچہ ہوگا تو شیطان کبھی ضرر نہ کرے گا اس کو (یعنی شیطان اس پر مسلط نہ ہوگا اور خدا چاہے تو صالح ہوگا)۔

۳۹٥–حدَّثنا هَنَّادٌ عَنْ وَكِيعٍ عَنْ سُفْيانَ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صالِحٍ عَنِ الْحارِثِ بْنِ مَخْلَدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَلْعُونٌ مَنْ أَتَى امْرَأَتَهُ فِي دُبُرِها *

۳۹۵۔ ہناد، وکیع، سفیان، سہیل، ابی صالح، الحارث بن مخلد، ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اپنی بی بی کی دبر (یعنی پاخانہ کی جگہ) میں صحبت کرے وہ ملعون ہے۔

۳۹٦–حدَّثنا ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثنا سُفْيانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جابِرًا يَقُولُ إِنَّ الْيَهُودَ

۳۹۶۔ ابن بشار، عبدالرحمن، سفیان، محمد بن المنکدر سے روایت ہے کہ میں نے جابر سے سنا وہ کہتے تھے کہ آدمی جب شرمگاہ میں پیچھے سے

بعث يوم حنين بعثا إلى أوطاس فلقوا عدوهم فقاتلوهم فظهروا عليهم وأصابوا لهم سبايا فكأن أناسا من أصحاب رسول الله ﷺ تحرجوا من غشيانهن من أجل أزواجهن من المشركين فأنزل الله تعالى في ذلك (والمحصنات من النساء إلا ما ملكت أيمانكم) أي فهن لهم حلال إذا انقضت عدتهن *

بھیجا وہاں اپنے دشمنوں سے ملے اور لڑے اور ان پر غالب ہوئے اور ان کی عورتیں پکڑیں تو رسول اللہ ﷺ کے بعض اصحاب نے ان عورتوں سے صحبت کرنا درست نہیں جانا اس وجہ سے کہ ان کے خاوند کافر موجود تھے تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری (ترجمہ) یعنی حرام ہیں تم پر خاوند والی عورتیں مگر جن سے تم مالک ہو جاؤ یعنی جو عورتیں جنگ میں پکڑ کر آئیں تو ان سے صحبت درست ہے اگرچہ وہ خاوند والیاں ہوں جب ان کی عدت گزر جائے یعنی ایک حیض آجائے تاکہ معلوم ہو کہ حاملہ نہیں ہیں ورنہ بعد وضع حمل کے جماع کرے۔

۳۸۹- حدثنا النفيلي حدثنا مسكين حدثنا شعبة عن يزيد بن خمير عن عبد الرحمن بن جبير بن نفير عن أبيه عن أبي الدرداء أن رسول الله ﷺ كان في غزوة فرأى امرأة مجحا فقال لعل صاحبها ألم بها قالوا نعم فقال لقد هممت أن ألعنه لعنة تدخل معه في قبره كيف يورثه وهو لا يحل له وكيف يستخدمه وهو لا يحل له *

۳۸۹- النفیلی، مسکین، شعبہ، یزید بن خمیر، عبدالرحمن بن جبیر بن نفیر، جبیر بن نفیر، ابو الدرداء سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے لڑائی میں ایک عورت کو پورے دنوں سے حاملہ دیکھا تو آپ نے فرمایا شاید اس کے مالک نے اس سے جماع کیا لوگوں نے کہا ہاں آپ نے فرمایا میں نے چاہا اس پر ایسی لعنت کروں جو قبر تک اس کے ساتھ جائے بھلا اس کا لڑکا کیوں کر اس کا وارث ہوگا اور کیونکر وہ غیر کی اولاد کو اپنے ساتھ ملا دے گا اور کیونکر اس سے خدمت لے گا (شاید اس سے خدمت لینا درست نہ ہو)۔

۳۹۰- حدثنا عمرو بن عون أخبرنا شريك عن قيس بن وهب عن أبي الوداك عن أبي سعيد الخدري ورفعه أنه قال في سبايا أوطاس لا توطأ حامل حتى تضع ولا غير ذات حمل حتى تحيض حيضة *

۳۹۰- عمرو بن عون، شریک، قیس بن وہب، ابی الوداک، ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اوطاس کے (مکہ سے تین منزل ایک جگہ کا نام ہے) قیدیوں کے حق میں کوئی عورت حاملہ صحبت نہ کی جائے جب تک کہ جنے نہیں اور نہ کوئی بن حمل والی صحبت کی جائے جب تک حیض نہ آئے (تاکہ معلوم ہو اس کا حاملہ نہ ہونا)۔

۳۹۱- حدثنا النفيلي حدثنا محمد بن سلمة عن محمد بن إسحق حدثني يزيد بن أبي حبيب عن أبي مرزوق عن حنش الصنعاني عن رويفع بن ثابت الأنصاري قال قام فينا خطيبا قال أما إني لا أقول لكم إلا ما سمعت رسول الله ﷺ يقول يوم حنين قال لا يحل لامرئ يؤمن بالله واليوم الآخر أن يسقي ماءه زرع غيره يعني إتيان الحبالى ولا يحل لامرئ يؤمن بالله واليوم الآخر أن يقع على امرأة من السبي حتى يستبرئها ولا يحل لامرئ يؤمن بالله واليوم الآخر أن يبيع مغنما حتى يقسم

۳۹۱- النفیلی، محمد بن سلمہ، محمد بن اسحاق، یزید بن ابی حبیب، ابی مرزوق، حنش الصنعانی، رویفع بن ثابت انصاری سے روایت ہے کہ وہ خطبہ پڑھنے ہمارے بیچ میں کھڑے ہوئے کہا کہ خبردار ہو جاؤ میں تم کو نہیں کہتا ہوں مگر رسول اللہ ﷺ سے جو سنا ہے حنین کے دن آپ فرماتے تھے کہ جو اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر ایمان لایا ہو اس کو درست نہیں کہ اپنا پانی غیر کے کھیت کو پلاوے (یعنی جو عورت غیر کا حمل رکھتی ہو اس عورت سے صحبت کرے) اور جو اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر ایمان لایا ہو اس کو درست نہیں کہ قیدیوں میں پکڑی ہوئی عورت سے صحبت کرے جب تک استبرا نہ کرلے یعنی ایک حیض نہ آجائے یا ایک مہینہ نہ گزر جائے اور جو اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر ایمان لایا ہو اس کو درست نہیں کہ غنیمت کی چیز

اللّه يجعل له مخرجا) وإنّك لَمْ تتق اللّه فلمْ أجد لك مخرجا عصيت ربّك وبانت منك امرأتك وإنّ اللّه قال (يا أيّها النّبيّ إذا طلّقتم النّساء فطلّقوهنّ) في قُبل عدّتهنّ قال أبو داود روى هذا الْحديث حُميْدٌ الْأعْرج وغيْرُهُ عنْ مُجاهد عن ابْن عبّاس ورواهُ شُعْبةُ عنْ عمْرو بْن مُرّة عنْ سعيد بْن جُبيْر عن ابْن عبّاس وأيُّوبُ وابْنُ جُريْج جميعا عنْ عكْرمة بْن خالد عنْ سعيد بْن جُبيْر عن ابْن عبّاس وابْنُ جُريْج عنْ عبْد الْحميد بْن رافع عنْ عطاء عن ابْن عبّاس ورواهُ الْأعْمشُ عنْ مالك بْن الْحارث عن ابْن عبّاس وابْنُ جُريْج عنْ عمْرو بْن دينار عن ابْن عبّاس كُلُّهُمْ قالُوا في الطّلاق الثّلاث أنّهُ أجازها قال وبانتْ منْك نحْو حديث إسْمعيل عنْ أيُّوب عنْ عبْد اللّه بْن كثير قال أبُو داود ورَوى حمّادُ بْنُ زيْدٍ عنْ أيُّوب عنْ عكْرمة عن ابْن عبّاس إذا قال أنْت طالقٌ ثلاثا بفم واحد فهي واحدةٌ ورواهُ إسْمعيلُ ابْنُ إبْراهيم عنْ أيُّوب عنْ عكْرمة هذا قوْلُهُ لمْ يذْكُر ابْن عبّاسٍ وجعلهُ قوْل عكْرمة وصار قوْلُ ابْن عبّاسٍ فيما*

چلتا ہے اور حماقت پر سوار ہو جاتا ہے پھر پکارتا ہے اے ابن عباس اے ابن عباس (کوئی مخلصی کی تدبیر بتاؤ) اللہ فرماتا ہے جو اللہ سے ڈرے گا تو اس کے لئے نکلنے کی جگہ نکالے گا اور تو اللہ سے نہیں ڈرا (جب تو نے خلاف سنت کے تین طلاق ایک ہی دفعہ دیدی) اب میں تیرے لئے کوئی نکلنے کی جگہ نہیں پاتا تو نے نافرمانی کی اپنے پروردگار کی بائن ہو گئی تیری عورت تجھ سے اللہ فرماتا ہے اے نبی جب تم طلاق دو عورتوں کو تو طلاق دو شروع عدت میں (یعنی طہر میں) حمید اور شعبہ اور ایوب اور ابن جریج نے ابن عباس سے نقل ایسا ہی کیا ہے اور حماد بن زید نے روایت کیا ہے ابن عباس سے جب کوئی اپنی عورت کو انت طالق ثلثا ایک ہی منہ سے کہے تو ایک ہی طلاق پڑے گی ابو داؤد نے کہا حمید الاعرج وغیرہ نے بواسطہ مجاہد، ابن عباس سے نقل کیا اور شعبہ، عمرو بن مرہ، سعید بن جبیر، ابن عباس سے نقل کیا اور ایوب و ابن جریج، عکرمہ بن خالد، سعید بن جبیر، ابن عباس سے نقل کیا اور ابن جریج، عبدالحمید بن رافع، عطاء، ابن عباس سے الاعمش، مالک بن الحارث، ابن عباس، ابن جریج، عمرو بن دینار، ابن عباس سے سب نے روایت کیا ہے کہ ایک منہ سے تین طلاق کہنے سے تین واقع ہوں گی جیسا کہ اسمعیل، ایوب، عبداللہ بن کثیر نے کہا ابو داؤد نے کہا حماد بن زید، ایوب، عکرمہ، ابن عباس سے اسی طرح روایت ہے لیکن اس میں یہ ہے کہ ایک منہ سے تین طلاق کہنے سے ایک طلاق واقع ہو گی اور اسمعیل بن ابراہیم، ایوب سے مروی ہے کہ عکرمہ کا قول ہے اس میں ابن عباس کا ذکر نہیں ابو داؤد نے کہا کہ ابن عباس کا قول آئندہ حدیث میں ہے۔

٤٣١– حدّثنا أحْمدُ بْنُ صالحٍ ومُحمّدُ بْنُ يحْيى وهذا حديثُ أحْمد قالا حدّثنا عبْدُ الرّزّاق عنْ معْمر عن الزُّهْريّ عنْ أبي سلمة بْن عبْد الرّحْمن بْن عوْفٍ ومُحمّد بْن عبْد الرّحْمن بْن ثوْبان عنْ مُحمّد بْن إياسٍ أنّ ابْن عبّاس وأبا هُريْرة وعبْد اللّه بْن عمْرو بْن الْعاص سُئلُوا عن الْبكْر يُطلّقُها زوْجُها ثلاثا فكُلُّهُمْ قالُوا لا تحلُّ لهُ حتّى تنْكح زوْجًا غيْرهُ قال أبو داود روى مالكٌ عنْ يحْيى بْن سعيد عنْ بُكيْر بْن الْأشجّ عنْ مُعاوية بْن أبي عيّاش أنّهُ شهد هذه الْقصّة حين جاء مُحمّدُ بْنُ إياس بْن الْبُكيْر إلى ابْن الزُّبيْر وعاصم بْن عُمر فسألهُما عنْ ذلك فقالا اذْهبْ إلى ابْن عبّاس وأبي

۴۳۱۔ احمد بن صالح و محمد بن یحییٰ (یہ احمد کی روایت ہے) عبدالرزاق، معمر، زہری، ابی سلمہ بن عبدالرحمٰن، محمد بن عبدالرحمٰن بن ثوبان، محمد بن ایاس سے روایت ہے کہ ابن عباس اور ابو ہریرہ اور عبداللہ بن عمرو بن العاص سے سوال ہوا۔ ایک شخص اپنی باکرہ بی بی کو تین طلاق دے دے سب نے کہا پھر وہ اس کو درست نہیں جب تک دوسرے خاوند سے نکاح نہ کرے۔ ابو داؤد نے کہا مالک نے اس حدیث کو روایت کیا معاویہ بن ابی عیاش سے وہ اس قصے میں موجود تھے جب محمد بن ایاس، ابن زبیر اور عاصم بن عمر کے پاس یہ مسئلہ پوچھنے آئے انہوں نے کہا ابن عباس اور ابو ہریرہ کے پاس جاؤ میں ان کو حضرت عائشہ کے پاس چھوڑ آیا ہوں آخر حدیث تک۔

هُرَيْرَةَ فَإِنِّي تَرَكْتُهُمَا عِنْدَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا ثُمَّ سَاقَ هَذَا الْخَبَرَ *

٤٣٢ – حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ عَنْ طَاوُسٍ أَنَّ رَجُلًا يُقَالُ لَهُ أَبُو الصَّهْبَاءِ كَانَ كَثِيرَ السُّؤَالِ لِابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ الرَّجُلَ كَانَ إِذَا طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا جَعَلُوهَا وَاحِدَةً عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَبِي بَكْرٍ وَصَدْرًا مِنْ إِمَارَةِ عُمَرَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ بَلَى كَانَ الرَّجُلُ إِذَا طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا جَعَلُوهَا وَاحِدَةً عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَبِي بَكْرٍ وَصَدْرًا مِنْ إِمَارَةِ عُمَرَ فَلَمَّا رَأَى النَّاسَ قَدْ تَتَابَعُوا فِيهَا قَالَ أَجِيزُوهُنَّ عَلَيْهِمْ *

۴۳۲۔ محمد بن عبدالملک بن مروان، ابوالنعمان، حماد بن زید، ایوب، متعدد راوی، طاؤس سے روایت ہے کہ ایک شخص ابوالصہباء نامی بہت مسئلے پوچھتا تھا ابن عباسؓ سے ایک بار اس نے پوچھا تم تو جانتے ہو کہ جب کوئی شخص اپنی عورت کو تین طلاق دیتا دخول سے پہلے تو وہ ایک طلاق گنی جاتی رسول اللہ ﷺ کے زمانے اور ابوبکرؓ کے زمانے میں اور شروع عمرؓ کے زمانے میں۔ ابن عباسؓ نے کہا ہاں جب کوئی شخص اپنی عورت کو جماع سے پہلے تین طلاق دے دیتا تو وہ ایک ہی طلاق شمار کی جاتی۔ رسول اللہ ﷺ اور ابوبکرؓ اور عمرؓ کے شروع زمانے تک جب عمرؓ نے دیکھا لوگ بہت تین طلاق دینے لگے تو حکم کیا تینوں طلاق ان پر نافذ کرنے کا۔

تشریح:۔ مگر یہ حکم حضرت عمرؓ کا واجب العمل نہیں ہو سکتا جب حدیث صحیح سے رسول اللہ ﷺ کے عہد میں تین طلاق کا ایک طلاق ہو جانا ثابت ہے اگرچہ قائل اس قول کے قلیل ہیں پر وہ لوگ علم میں بہت جلیل ہیں اتباع حق سب پر مقدم ہے۔ (علامہ)

٤٣٣ – حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ أَبَا الصَّهْبَاءِ قَالَ لِابْنِ عَبَّاسٍ أَتَعْلَمُ أَنَّمَا كَانَتِ الثَّلَاثُ تُجْعَلُ وَاحِدَةً عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ وَأَبِي بَكْرٍ وَثَلَاثًا مِنْ إِمَارَةِ عُمَرَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ نَعَمْ *

۴۳۳۔ احمد بن صالحؒ، عبدالرزاق، ابن جریج، ابن طاؤس، طاؤس، ابوالصہباء نے ابن عباسؓ سے کہا کہ تین طلاق رسول اللہ ﷺ اور ابوبکرؓ اور عمرؓ کی خلافت میں تین سال تک ایک طلاق شمار کی جاتی تھی ابن عباسؓ نے کہا ہاں۔

تشریح:۔ روایت کیا اس کو مسلم نے اپنی صحیح میں اسی پر عمل ہے ائمہ حدیث اور علماء ظاہر کا۔ (علامہ)

١٣٩ – بَابٌ فِيمَا عُنِيَ بِهِ الطَّلَاقُ وَالنِّيَّاتُ *

۱۳۹۔ طلاق کنایہ کا بیان اور یہ کہ احکام نیت پر مترتب ہوتے ہیں!

٤٣٤ – حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ اللَّيْثِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَإِنَّمَا لِكُلِّ امْرِئٍ مَا نَوَى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ فَهِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ لِدُنْيَا يُصِيبُهَا أَوِ امْرَأَةٍ يَتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ *

۴۳۴۔ محمد بن کثیر، سفیان، یحییٰ بن سعید، محمد بن ابراہیم التیمی، علقمہ بن وقاص اللیثی سے روایت ہے کہ عمر بن خطابؓ سے میں نے سنا وہ کہتے تھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عملوں کا اعتبار نیتوں سے ہے اور ہر ایک مرد کے واسطے وہی ہے جو اس نے نیت کی کوئی عمل بدون نیت کے ٹھیک اور ثواب کے لائق نہیں سو جس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کے واسطے ہوئی تو اس کی ہجرت خدا اور رسول کے واسطے ہو چکی یعنی اس کا ثواب پائے گا اور جس کی ہجرت دنیا کے واسطے ہوئی کہ اس کو پائے یا کسی عورت کے واسطے کہ اس سے نکاح کرے تو اس کی ہجرت اسی کی طرف ہوئی جس کے واسطے اس نے ہجرت کی یعنی دنیا اور عورت۔

تشریح: ایک روایت میں یوں ہے کہ ایک شخص نے ایک عورت کے واسطے جس کا نام قیس ام قیس تھا مدینہ کی طرف ہجرت کی تو اس نے یہ حال حضرت سے بیان کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی [illegible] ثواب نہیں [illegible] نیت حاصل نہیں نیت ارادہ اور قصد دل کا نام ہے زبان سے کہنے کی کچھ حاجت نہیں اگر مثلاً نماز کی نیت دل میں کی ذہن سے نکلے یا زبان سے خلاف اس کے نکلے تو کچھ مضائقہ نہیں بلکہ زبان سے نماز کی نیت کرنا ضروری نہیں لیکن اس میں اختلاف ہے زبان سے کہنا درست ہے یا نہیں ہر چند ہجرت دین میں نہایت عمدہ عبادات سے ہے لیکن بدون خالص نیت کے اس کی بھی حقیقت نہیں اسی طرح علم [illegible] محض دنیا کے واسطے [illegible] نہیں تو ثواب [illegible] نیت [illegible] تو نیک نیتی سے مباحات میں ثواب ہوتا ہے جیسے کھانا اس نیت سے کہ عبادت کی قوت حاصل ہو اور کپڑا پہننا تاکہ نماز درست ہو اپنی جورو سے صحبت کرنا تاکہ نیک اولاد ہو اور حرام کاری سے بچے اور اگر ایک عمل میں کئی طرح نیت کرے تو ہر ایک نیت کا علیحدہ ثواب ملے گا مثلاً مسجد میں بیٹھنا ایک عمل ہے لیکن اس میں کئی طرح کی نیت ہو سکتی ہے ایک تو یہ کہ دوسری نماز کا انتظار کرنا دوسری یہ کہ آنکھ اور کان کو گناہوں سے روکنا، تیسری اعتکاف کرنا چوتھی حضرت پر درود اور سلام کرنا پانچویں علم سیکھنا یا غیر کو علم سکھانا نیک بات بتانا اور برے کام سے روکنا غرض یہ حدیث اخلاص اور عمل اور درستی نیت میں اصل ہے اور بد نیتی اور ریاکاری کی بیخ کنی ہے اسی واسطے محدثین کا معمول ہے کہ حدیث کی کتابوں میں اول اسی حدیث کو لکھتے ہیں تاکہ حدیث پڑھنے والے کی سرے سے نیت درست ہو جائے خدا ہی واسطے علم حدیث پڑھیں دنیا کی طرح لگاؤ نہ رکھیں امام شافعی سے روایت ہے کہ اس حدیث کو دین میں ستر جگہ دخل ہے عبادات میں اور معاملات میں اور عادات میں سب علماء حدیث اس حدیث کی صحت میں متفق ہیں اور بعضے اس کو متواتر کہتے ہیں۔ واللہ اعلم۔ (علامہ)

٤٣٥ – حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ وَسُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ كَعْبٍ وَكَانَ قَائِدَ كَعْبٍ مِنْ بَنِيهِ حِينَ عَمِيَ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ فَسَاقَ قِصَّتَهُ فِي تَبُوكَ قَالَ حَتَّى إِذَا مَضَتْ أَرْبَعُونَ مِنَ الْخَمْسِينَ إِذَا رَسُولُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَأْتِي فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَأْمُرُكَ أَنْ تَعْتَزِلَ امْرَأَتَكَ قَالَ فَقُلْتُ أُطَلِّقُهَا أَمْ مَاذَا أَفْعَلُ قَالَ لَا بَلِ اعْتَزِلْهَا فَلَا تَقْرَبْهَا فَقُلْتُ لِامْرَأَتِي الْحَقِي بِأَهْلِكِ فَكُونِي عِنْدَهُمْ حَتَّى يَقْضِيَ اللَّهُ سُبْحَانَهُ فِي هَذَا الْأَمْرِ *

۴۳۵۔ احمد بن عمرو بن السرح، سلیمان بن داؤد، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، عبدالرحمن بن عبداللہ بن کعب بن مالک (عبداللہ بن کعب قائد تھے کعب بن مالک کے جب کہ یہ نابینا ہو گئے) کعب بن مالک سے روایت ہے کہ انہوں نے قصہ تبوک کا بیان کیا جب پچاس میں سے چالیس دن گزر گئے رسول اللہ ﷺ سے کعب بن مالک اور ہلال بن امیہ وغیرہ کو جو غزوہ تبوک میں ہمراہ نہ گئے تھے یہ سزا دی تھی کہ لوگ ان سے بات نہ کریں پچاس دن تک تو رسول اللہ ﷺ کا رسول آیا اور کہا رسول اللہ ﷺ تم کو حکم کرتے ہیں اپنی عورت سے جدا رہنے کا میں نے کہا کیا میں طلاق دے دوں یا جو کہو کروں اس نے کہا نہیں صرف اس سے جدا رہو اور صحبت نہ کر میں نے اس سے کہہ دیا تو اپنے میکے میں چلی جا اور وہیں رہ جب تک اللہ اس مقدمے کا فیصلہ کرے۔

تشریح: انہوں نے اپنی عورت سے کہا۔ الحقی باهلك۔ یہ بھی ایک طلاق کنایہ کے الفاظ سے ہے مگر کنایہ سے اسی صورت میں طلاق پڑے گی جب نیت کرے۔ (علامہ)

١٤٠ – بَابٌ فِي الْخِيَارِ *

۱۴۰۔ عورت کو اختیار دینا!

٤٣٦ – حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَيَّرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَاخْتَرْنَاهُ فَلَمْ يَعُدَّ ذَلِكَ شَيْئًا *

۴۳۶۔ مسدد، ابو عوانہ، الاعمش، ابی الضحیٰ، حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ ہم کو اختیار دیا رسول اللہ ﷺ نے تو ہم نے اختیار کیا آپ کو پھر آپ نے اس کو کچھ شمار نہ کیا یعنی طلاق نہ سمجھا۔

تشریح: اکثر علماء کا یہی قول ہے کہ جب خاوند عورت کو اختیار دے اور وہ خاوند ہی کو اختیار کر لے تو کچھ نہ پڑے گا اور علی اور زید بن ثابت کے نزدیک ایک طلاق پڑ جائے گی۔ (علامہ)

۱٤۱ –باب في أَمْرُكِ بيدكِ *

۴۳۷ –حدثنا الحسن بن علي حدثنا سليمان بن حرب عن حماد بن زيد قال قلتُ لأيوب هل تعلمُ أحدا قال بقول الحسن في أمرُك بيدك قال لا إلّا شيئا حدّثناه قتادة عن كثير مولى ابن سمرة عن أبي سلمة عن أبي هريرة عن النبي ﷺ بنحوه قال أيوب فقدم علينا كثير فسألتُه فقال ما حدّثتُ بهذا قطُّ فذكرتُه لقتادة فقال بلى ولكنّه نسي

۱۴۱۔ امرك بيدك کا بیان!

۴۳۷۔ حسن بن علی، سلیمان بن حرب، حماد بن زید نے ایوب سے کہا تم جانتے ہو کسی کو جس نے امرك بيدك میں کچھ روایت کیا ہو حسن سے انہوں نے کہا نہیں مگر روایت کی قتادہ نے کثیر سے انہوں نے ابی سلمہ سے انہوں نے ابی ہریرہ سے انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح ایوب نے کہا پھر کثیر میرے پاس آئے میں نے ان سے پوچھا انہوں نے کہا میں نے یہ حدیث کبھی بیان نہیں کی یہ سن کر میں نے قتادہ سے کہا انہوں نے کہا کثیر نے مجھ سے یہ حدیث بیان کی تھی مگر وہ بھول گئے۔

تشریح:۔ امرك بيدك کے معنی یہ ہیں کہ تیرا کام تیرے ہاتھ میں ہے یعنی تجھ کو اختیار ہے بعضوں کے نزدیک اس میں ایک طلاق پڑتی ہے بعضوں کے نزدیک اگر عورت کو تین طلاق دے تو تین پڑ جائیں گی۔

۴۳۸ –حدّثنا مُسْلمُ بْنُ إبْراهيم حدّثنا هشامٌ عنْ قتادة عن الْحسنِ فِي أمْرُكِ بيدكِ قال ثلاثٌ *

۴۳۸۔ مسلم بن ابراہیم، ہشام، قتادہ، حسن نے کہا امرك بيدك میں تین طلاق پڑ جائیں گی۔

۱٤۲ –باب فِي الْبتّة *

۴۳۹ –حدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ وإبْراهيمُ بْنُ خَالِدٍ الْكَلْبِيُّ أَبُو ثَوْرٍ فِي آخرين قَالُوا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إدْرِيسَ الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنِي عَمِّي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ شَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ السَّائِبِ عَنْ نَافِعِ بْنِ عُجَيْرِ بْنِ عَبْدِ يَزِيدَ بْنِ رُكَانَةَ أَنَّ رُكَانَةَ بْنَ عَبْدِ يَزِيدَ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ سُهَيْمَةَ الْبَتَّةَ فَأَخْبَرَ النَّبِيَّ ﷺ بِذَلِكَ وَقَالَ وَاللَّهِ مَا أَرَدْتُ إلَّا وَاحِدَةً فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَاللَّهِ مَا أَرَدْتَ إلَّا وَاحِدَةً فَقَالَ رُكَانَةُ وَاللَّهِ مَا أَرَدْتُ إلَّا وَاحِدَةً فَرَدَّهَا إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَطَلَّقَهَا الثَّانِيَةَ فِي زَمَانِ عُمَرَ وَالثَّالِثَةَ فِي زَمَانِ عُثْمَانَ قَالَ أَبُو دَاودَ أَوَّلُهُ لَفْظُ إبْرَاهِيمَ وَآخِرُهُ لَفْظُ ابْنِ السَّرْحِ *

۱۴۲۔ تین طلاقوں کا بیان!

۴۳۹۔ ابن السرح وابراہیم بن خالد الکلبی (دوسروں کے ساتھ) محمد بن ادریس الشافعی، اس کے چچا محمد بن علی بن شافع، عبیداللہ بن علی بن السائب، نافع بن عجیر بن عبدیزید بن رکانہ، رکانہ عبدیزید کے بیٹے سے روایت ہے کہ اس نے اپنی جورو کو جسکا نام سہیمہ تھا طلاق بتہ دی (طلاق بتہ کہتے ہیں اس طلاق کو جس کے بعد ملاپ نہ ہو سکے وہ تین طلاق ہیں) اور رسول اللہ ﷺ کو اس واقعہ کی خبر کی اور رکانہ نے کہا خدا کی قسم نہیں ارادہ کیا میں نے مگر ایک طلاق کا تو رسول اللہ ﷺ نے پوچھا خدا کی قسم تو نے نہیں ارادہ کیا مگر ایک کا رکانہ نے پھر کہا خدا کی قسم نہیں ارادہ کیا میں نے مگر ایک کا تو رسول اللہ ﷺ نے اس کی جورو اس کو پھروادی رکانہ نے پھر دوسری طلاق حضرت عمرؓ کی خلافت کے وقت دی اور تیسری طلاق حضرت عثمانؓ کی خلافت کے وقت دی امام ابو داؤد نے کہا اول لفظ ابراہیم کا اور آخر ابن السرح کا ہے۔

تشریح:۔ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ تین طلاق ایک بار دے دی تو ایک ہی طلاق پڑے گی۔

۴٤۰ – حَدَّثنا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ النَّسَائِيُّ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ حدثهُم عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إدْرِيسَ حَدَّثَنِي عَمِّي مُحَمَّدُ بْنُ عليٍّ عن ابن السَّائِبِ عَنْ نَافِعِ بْنِ عُجَيْرٍ عَنْ رُكَانَةَ بْنِ عَبْدِ يزيد عن النبي ﷺ بهذا الحديث *

۴۴۰۔ محمد بن یونس النسائی، عبداللہ بن الزبیر، محمد بن ادریس، ان کے چچا محمد بن علی، ابن السائب، نافع بن عجیر، رکانہ ابن عبدیزید سے اسی طرح مرفوعاً روایت ہے۔

٤٤١ - حدثنا سليمان بن داود حدثنا جرير بن حازم عن الزبير بن سعيد عن عبد الله بن علي بن يزيد بن ركانة عن أبيه عن جده أنه طلق امرأته البتة فأتى رسول الله ﷺ فقال ما أردت قال واحدة قال آلله قال آلله قال هو على ما أردت قال أبو داود وهذا أصح من حديث ابن جريج أن ركانة طلق امرأته ثلاثا لأنهم أهل بيته وهم أعلم به وحديث ابن جريج رواه عن بعض بني أبي رافع عن عكرمة عن ابن عباس *

۴۴۱۔ سلیمان بن داؤد، جریر بن حازم، زبیر بن سعید، عبداللہ بن علی بن یزید بن رکانہ، علی بن یزید، رکانہ نے اپنی عورت کو تین طلاق دی تو رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا آپ نے پوچھا قصد کیا تھا بولا ایک طلاق کا آپ نے فرمایا خدا کی قسم بولا خدا کی قسم آپ نے فرمایا تو ایک ہی طلاق پڑی۔ امام ابوداؤد نے ابن جریج کی روایت سے یہ روایت زیادہ صحیح ہے (ابن جریج کی روایت میں ہے کہ رکانہ نے تین طلاق دی) اس لیے گھر والے زیادہ (اعلم بالمور البیت) ہوتے ہیں اور ابن جریج کی روایت منقول ہے بعض بنی رافع، عکرمہ، ابن عباس سے۔

١٤٣ - باب في الوسوسة بالطلاق *

۱۴۳۔ دل میں طلاق کا خیال آیا تو طلاق نہیں پڑے گی!

٤٤٢ - حدثنا مسلم بن إبراهيم حدثنا هشام عن قتادة عن زرارة بن أوفى عن أبي هريرة عن النبي ﷺ قال إن الله تجاوز لأمتي عما لم تتكلم به أو تعمل به وبما حدثت به أنفسها * .

۴۴۲۔ مسلم بن ابراہیم، ہشام، قتادہ، زرارہ بن اوفی، ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا البتہ اللہ تعالیٰ نے میری امت سے معاف کیا جو جو خطرے اور خیال دل میں آیا کرتے ہیں جب تک اس کو نہ بولے یا اس پر عمل نہ کرے۔

تشریح: یعنی جس برے کام کا خطرہ دل میں آئے سو معاف ہے اور اگر منہ سے نکالا یا ویسا کام کیا تو گناہ ثابت ہوا۔

١٤٤ - باب في الرجل يقول لامرأته يا أختي *

۱۴۴۔ ایک شخص اپنی جورو کو بہن کہہ کر پکارے!

٤٤٣ - حدثنا موسى بن إسمعيل حدثنا حماد ح وحدثنا أبو كامل حدثنا عبد الواحد وخالد الطحان المعنى كلهم عن خالد عن أبي تميمة الهجيمي أن رجلا قال لامرأته يا أخية فقال رسول الله ﷺ أختك هي فكره ذلك ونهى عنه

۴۴۳۔ موسیٰ بن اسماعیل، حماد (دوسری سند) ابو کامل، عبدالواحد، خالد الطحان، خالد، ابی تمیمہ الہجیمی سے روایت ہے کہ ایک شخص نے اپنی عورت سے کہا یا اخیہ اے چھوٹی بہن رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وہ تیری بہن ہے رسول اللہ ﷺ نے اس کو برا جانا اس سے منع کیا۔

تشریح: اگرچہ اس کے کہنے سے وہ اس کی بہن نہ ہو جائے گی مگر بری بات کا منہ سے نکالنا برا ہے گو وہ اس کی دینی بہن ہو یا رشتے میں بھی بہن ہو مثلاً چچا کی بیٹی یا خالہ کی بیٹی ہو۔ (علامہ)

٤٤٤ - حدثنا محمد بن إبراهيم البزاز حدثنا أبو نعيم حدثنا عبد السلام يعني ابن حرب عن خالد الحذاء عن أبي تميمة عن رجل من قومه أنه سمع النبي ﷺ سمع رجلا يقول لامرأته يا أخية فنهاه قال أبو داود ورواه عبد العزيز بن المختار عن خالد عن أبي عثمان عن أبي تميمة عن النبي ﷺ ورواه شعبة عن خالد عن رجل عن أبي تميمة عن النبي ﷺ *

۴۴۴۔ محمد بن ابراہیم البزار، ابو نعیم، عبدالسلام بن حرب، خالد الخذاء، ابی تمیمہ کی قوم میں سے ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک شخص سے سنا جس نے اپنی عورت سے کہا یا اخیہ تو حضور ﷺ نے اسے منع فرمایا۔ امام ابوداؤد نے کہا یہ روایت عبدالعزیز بن مختار، خالد، ابی تمیمہ، رسول اللہ ﷺ سے مرفوعاً مروی ہے اور شعبہ، خالد، ایک شخص، ابی تمیمہ سے مرفوعاً مروی ہے۔

٤٤٥ - حدثنا محمد بن المثنى حدثنا عبد الوهاب حدثنا هشام عن محمد عن أبي هريرة عن النبي ﷺ أن إبراهيم صلى الله عليه وسلم لم يكذب قط إلا ثلاثا ثنتان في ذات

۴۴۵۔ محمد بن المثنی، عبدالوہاب، ہشام، محمد، ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ابراہیمؑ کبھی جھوٹ نہیں بولے مگر تین بار دو بار تو خدا کے واسطے انی سقیم اور دوسرے بل فعلہ کبیرھم

اللّٰهِ تعالى قوله (إِنِّي سَقِيمٌ) وقوله (بل فعله كبيرُهُم هذا) وبينما هو يسير في أرض جبار من الْجبابرة إذ نزل منزلا فأتى الْجبار فقيل له إنه نزل ههنا رجل معه امرأة هي أحسن الناس قال فأرسل إليه فسأله عنها فقال إنها أختي فلما رجع إليها قال إن هذا سألني عنك فأنبأته أنك أختي وإنه ليس الْيوم مسلم غيري وغيرك وإنك أختي في كتاب الله فلا تكذبيني عنده وساق الْحديث قال أبو داود روى هذا الْخبر شعيب بن أبي حمزة عن أبي الزناد عن الْأعرج عن أبي هريرة عن النبي ﷺ نحوه *

اور ایک بار وہ جا رہے تھے ایک ظالم بادشاہ کے ملک میں (جو لوگوں کی بیویاں چھین لیتا) ایک مقام میں اترے وہ ظالم آیا لوگوں نے کہا یہاں ایک شخص آیا ہے جس کی بی بی بہت حسین ہے اس ظالم نے ان سے بلانے کو ایک آدمی بھیجا انہوں نے جواب دیا وہ میری بہن ہے جب لوٹ کر آئے تو انہوں نے اپنی بی بی سے کہا اس بادشاہ نے مجھ سے تمہارا حال پوچھا میں نے کہا میری بہن ہے اور آج کے دن دنیا میں سوا میرے اور تمہارے کوئی مسلمان نہیں تو تم میری دینی بہن ہو مجھے مت جھٹلانا اس ظالم کے روبرو، امام ابوداؤد نے کہا شعیب بن ابی حمزہ، ابی الزناد، الاعرج، ابوہریرہ سے اسی طرح مرفوعاً منقول ہے۔

شرح: حضرت ابراہیم علیہ السلام کے شہر کے لوگ باہر میلے میں جانے لگے ان سے بھی کہا انہوں نے بہانہ کیا کہا میں بیمار ہوں یہ بہانہ بت توڑنے کے واسطے تھا پھر جب وہ لوگ چلے گئے تو انہوں نے سب بتوں کو کلہاڑی سے توڑ ڈالا اور وہ کلہاڑی بڑے بت کے گلے میں لٹکا دی جب وہ لوگ آئے تو پوچھا یہ بتوں کو کس نے توڑا ابراہیم علیہ السلام بولے بڑے بت نے توڑا اگرچہ یہ قول جھوٹے تھے مگر حکمت سے خالی نہ تھے خدا کی رضامندی کے واسطے تھے۔

١٤٥ –باب في الظهار *ط

٤٤٦ –حدثنا عثمان بن أبي شيبة ومحمد بن الْعلاء الْمعنى قال حدثنا ابن إدريس عن محمد بن إسحق عن محمد ابن عمرو بن عطاء قال ابن الْعلاء ابن علقمة بن عياش عن سليمان بن يسار عن سلمة بن صخر قال ابن الْعلاء الْبياضي قال كنت امرأ أصيب من النساء ما لا يصيب غيري فلما دخل شهر رمضان خفت أن أصيب من امرأتي شيئا يتابع بي حتى أصبح فظاهرت منها حتى ينسلخ شهر رمضان فبينا هي تخدمني ذات ليلة إذ تكشف لي منها شيء فلم ألبث أن نزوت عليها فلما أصبحت خرجت إلى قومي فأخبرتهم الْخبر وقلت امشوا معي إلى رسول اللّٰه ﷺ قالوا لا واللّٰه فانطلقت إلى النبي ﷺ فأخبرته فقال أنت بذاك يا سلمة قلت أنا بذاك يا رسول اللّٰه مرتين وأنا صابر لأمر اللّٰه فاحكم في ما أراك اللّٰه قال حرر رقبة قلت والذي بعثك بالْحق ما أملك رقبة غيرها وضربت صفحة رقبتي قال فصم شهرين متتابعين قال وهل أصبت الذي أصبت إلا من الصيام قال فأطعم وسقا من تمر بين ستين مسكينا قلت والذي بعثك بالْحق لقد بتنا وحشين ما لنا طعام قال فانطلق إلى صاحب صدقة بني زريق فليدفعها إليك فأطعم ستين مسكينا

۱۴۵۔ ظہار کا بیان!

۴۴۶۔ عثمان بن ابی شیبہ، محمد بن العلاء، ابن ادریس، محمد بن اسحاق، محمد بن عمرو بن عطاء، ابن العلاء نے کہا عطاء بن علقمہ بن عیاش، سلیمان بن یسار، سلمہ بن صخر البیاضی سے روایت ہے کہ میں اس قدر عورتوں سے لگا کرتا تھا کہ کوئی نہ لگتا ہو گا (یعنی بہت کثیر الجماع اور صاحب شہوت اور قوی الباہ تھا) جب رمضان کا مہینہ آیا تو مجھے ڈر ہوا ایسا نہ ہو اپنی عورت سے چمٹ کر بیٹھوں جس کی برائی صبح تک نہ چھوڑے تو میں نے ظہار کر لیا (ظہار کہتے ہیں کہ اپنی عورت سے یوں کہنا تو مجھ پر ایسی ہے جیسی میری ماں کی پیٹھ) رمضان کے اخیر تک ایک رات وہ میری خدمت کر رہی تھی یکایک اس کا بدن کھل گیا مجھ سے ضبط نہ ہو سکا میں اس پر چڑھ بیٹھا جب صبح ہوئی تو اپنی قوم کے پاس گیا اور ان سے سب حال کہا اور یہ کہا تم چلو رسول اللہ ﷺ کے پاس میرے ساتھ انہوں نے کہا قسم خدا کی ہم نہیں جائیں گے (انہوں نے ندامت اور خجالت کے ڈر سے ان کے ساتھ جانے سے انکار کیا) تو میں خود گیا رسول اللہ ﷺ کے پاس اور آپ سے سب حال بیان کیا آپ نے فرمایا کیا تو نے یہ کام کیا ہے اے سلمہ میں نے کہا جی ہاں میں نے کیا ہے دوبار اور میں صابر ہوں اللہ کے حکم پر اب جو کچھ اللہ کا حکم میرے حق میں ہو وہ کیجئے آپ نے فرمایا ایک گردن (بردہ) آزاد کر میں نے کہا قسم اس شخص کی جس نے آپ کو سچا پیغمبر بنا کر بھیجا ہے اس گردن کے میں سوا

وَسْقًا مِنْ تَمْرٍ وَكُلْ أَنْتَ وَعِيَالُكَ بَقِيَّتَهَا فَرَجَعْتُ إِلَى قَوْمِي فَقُلْتُ وَجَدْتُ عِنْدَكُمْ الضِّيقَ وَسُوءَ الرَّأْيِ وَوَجَدْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ السَّعَةَ وَحُسْنَ الرَّأْيِ وَقَدْ أَمَرَنِي أَوْ أَمَرَ لِي بِصَدَقَتِكُمْ زَادَ ابْنُ الْعَلَاءِ قَالَ ابْنُ إِدْرِيسَ بَيَاضَةُ بَطْنٌ مِنْ بَنِي زُرَيْقٍ

کہا کہ نہیں اور میں نے اپنی گردن پر ہاتھ مارا آپ نے فرمایا اچھا دو مہینے لگاتار روزے رکھ میں نے کہا یہ آفت تو مجھ پر روزوں ہی سے آئی آپ نے فرمایا اچھا ساٹھ صاع کھجور کے ساٹھ مسکینوں کو دے میں نے کہا قسم اس شخص کی جس نے آپ کو پیغمبر بنا کر بھیجا ہم رات کو دونوں مرد اور عورت بھوکے رہے جانا نہ تھا کہ کھائیں آپ نے فرمایا اچھا جا بنی زریق کے صدقہ دینے والے کے پاس وہ تجھ کو کھجوریں دے گا اس میں سے ساٹھ مسکینوں کو ساٹھ صاع دے اور باقی تو کھا اور تیری بی بی کھاوے تو میں اپنی قوم کے پاس لوٹ آیا اور کہا میں نے تمہارے پاس تنگی اور برائی کی صلاح کو پایا اور رسول اللہ ﷺ کے پاس وسعت اور نیک صلاح کو پایا اور حکم کیا آپ نے میرے لیے صدقے کا ابن العلاء نے زیادہ کیا ابن ادریس نے کہا بیاضہ ایک شاخ ہے بنی زریق میں سے۔

تشریح: جمہور علماء کے نزدیک ظہار میں یہ ضرور نہیں کہ اپنی ماں ہی سے تشبیہ دے بلکہ بہن یا خالہ اور کسی محرم کے عضو سے تشبیہ دے تو بھی ظہار ہو جاتا ہے مگر یہ قیاس ہے اور قیاس ایسے مقام میں قبول کے لائق ہے اور ظہار ایک مؤبد ہوتا ہے جس میں معیاد نہ ہو وہاں بغیر کفارہ دیئے جماع نہیں کر سکتا اور ایک موقت جیسے اس حدیث میں ہے یہاں قبل وقت کے اس نے جماع کیا اس واسطے کفارہ لازم ہوا۔ (علامہ)

٤٤٧ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ مَعْمَرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَنْظَلَةَ عَنْ يُوسُفَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ عَنْ خُوَيْلَةَ بِنْتِ مَالِكِ بْنِ ثَعْلَبَةَ قَالَتْ ظَاهَرَ مِنِّي زَوْجِي أَوْسُ بْنُ الصَّامِتِ فَجِئْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَشْكُو إِلَيْهِ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُجَادِلُنِي فِيهِ وَيَقُولُ اتَّقِي اللَّهَ فَإِنَّهُ ابْنُ عَمِّكِ فَمَا بَرِحْتُ حَتَّى نَزَلَ الْقُرْآنُ (قَدْ سَمِعَ اللَّهُ قَوْلَ الَّتِي تُجَادِلُكَ فِي زَوْجِهَا) إِلَى الْفَرْضِ فَقَالَ يُعْتِقُ رَقَبَةً قَالَتْ لَا يَجِدُ قَالَ فَيَصُومُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ شَيْخٌ كَبِيرٌ مَا بِهِ مِنْ صِيَامٍ قَالَ فَلْيُطْعِمْ سِتِّينَ مِسْكِينًا قَالَتْ مَا عِنْدَهُ مِنْ شَيْءٍ يَتَصَدَّقُ بِهِ قَالَتْ فَأُتِيَ سَاعَتَئِذٍ بِعَرَقٍ مِنْ تَمْرٍ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَإِنِّي أُعِينُهُ بِعَرَقٍ آخَرَ قَالَ قَدْ أَحْسَنْتِ اذْهَبِي فَأَطْعِمِي بِهَا عَنْهُ سِتِّينَ مِسْكِينًا وَارْجِعِي إِلَى ابْنِ عَمِّكِ قَالَ وَالْعَرَقُ سِتُّونَ صَاعًا قَالَ أَبُو دَاوُد فِي هَذَا إِنَّهَا كَفَّرَتْ عَنْهُ مِنْ غَيْرِ أَنْ تَسْتَأْمِرَهُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهَذَا أَخُو عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ

۴۴۷۔ الحسن بن علی، یحییٰ بن آدم، ابن ادریس، محمد بن اسحاق، معمر بن عبداللہ بن حنظلہ، یوسف بن عبداللہ بن سلام، خویلہ بنت مالک بن ثعلبہ سے روایت ہے کہ مجھ سے ظہار کیا میرے خاوند اوس بن صامت نے تو میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی شکایت کرنے کو اور رسول اللہ ﷺ مجھ سے جھگڑنے لگے میرے خاوند کے بارے میں اور فرمانے لگے ڈر اللہ سے وہ تیرے چچا کا بیٹا ہے (جاہلیت میں ظہار طلاق ہوتا تھا اسلام میں یہ امر منسوخ ہو گیا) یہاں تک کہ وحی اتری (ترجمہ) سنا اللہ نے اس عورت کی بات جو جھگڑتی تھی تجھ سے اپنے خاوند کے بارے میں (وہ چاہتی تھی کہ اپنے خاوند کے پاس رہے اور تو کہتا تھا کہ حرام ہو گئی تو اس پر) جب آپ نے فرمایا ایک بردہ آزاد کر دے خویلہ نے کہا اس کی طاقت نہیں آپ نے فرمایا دو مہینے پے در پے روزے رکھے خویلہ نے کہا یا رسول اللہ وہ بوڑھا ہے روزے کی طاقت نہیں رکھتا آپ نے فرمایا اچھا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا دے خویلہ نے کہا اس کے پاس کچھ نہیں جو صدقہ دے اتنی دیر میں ایک تھیلا کھجور کا آیا خویلہ نے کہا یا رسول اللہ ﷺ ایک تھیلا کھجور کا میں اس کو دوں گی آپ نے فرمایا بہت اچھا لے جا اور اس کی طرف سے ساٹھ مسکینوں کو کھلا پھر اپنے چچا کے بیٹے کے پاس رہ راوی نے کہا وہ تھیلا (جس کو عربی میں عرق کہتے

رسولُ اللّٰه ﷺ هذه حبيبة بنتُ سهلٍ وذكرتْ ما شاء اللّٰهُ أنْ تذكر وقالتْ حبيبةُ يا رسولَ اللّٰه كلُّ ما أعطاني عندي فقال رسولُ اللّٰه ﷺ لثابت بْنِ قيسٍ خذْ منها فأخذ منها وجلستْ هي في أهلها *

غصیل آدمی تھا اس نے ماراتھا حبیبہ کو جب ثابت بن قیس آیا تو رسول اللہ ﷺ نے اس سے کہا یہ حبیبہ بنت سہل ہے جو کچھ اللہ کو منظور تھا اس نے مجھ سے بیان کیا حبیبہ نے کہا یا رسول اللہ ﷺ ثابت نے جو مجھ کو دیا ہے وہ میرے پاس موجود ہے رسول اللہ ﷺ نے ثابت بن قیس سے فرمایا ان سے لے لے ثابت نے لے لیا اور حبیبہ اپنے لوگوں میں بیٹھ رہیں۔

تشریح: اور نکاح فسخ ہو گیا خلع سے نکاح فسخ ہو جاتا ہے یا اول خلع تھا جو اسلام میں ہوا بعضوں کے نزدیک خلع سے ایک طلاق پڑ جاتی ہے عورت پر اسی واسطے عدت اس کی مثل عدت طلاق کے تین حیض ہیں مگر یہ مذہب قوی نہیں۔ صحیح یہ ہے کہ خلع فسخ نکاح ہے اور عدت اس کی ایک حیض ہے جیسا اوپر ابن عباس کی روایت میں گزرا ہے۔ (علامہ)

٤٥٨–حدّثنا مُحمّدُ بْنُ معْمرٍ حدّثنا أبو عامرٍ عبْدُ الْملك بْنُ عمْرو حدّثنا أبو عمْرو السّدُوسيُّ الْمدينيُّ عنْ عبْد اللّٰه ابْن أبي بكْر بْن مُحمّد بْن عمْرو بْن حزْمٍ عنْ عمْرة عنْ عائشة أنّ حبيبة بنْت سهْلٍ كانتْ عنْد ثابت بْن قيْس بْن شمّاسٍ فضربها فكسر بعْضها فأتتْ رسُول اللّٰه ﷺ بعْد الصُّبْح فاشْتكتْهُ إليْه فدعا النّبيُّ ﷺ ثابتًا فقال خُذْ بعْض مالها وفارقْها فقال ويصْلُحُ ذلك يا رسُول اللّٰه قال نعمْ قال فإنّي أصْدقْتُها حديقتيْن وهُما بيدها فقال النّبيُّ ﷺ خُذْهُما وفارقْها ففعل *

۴۵۸۔ محمد بن معمر، ابو عامر، عبدالملک بن عمرو، ابو عمرو السدوسی المدنی، عبداللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم، عمرہ، حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حبیبہ بنت سہل ثابت بن قیس بن شماس کے نکاح میں تھیں ثابت نے ان کو مارا یہاں تک کہ ان کا کوئی عضو ٹوٹ گیا (نسائی اور طبرانی کی روایت میں ہے کہ ان کا ہاتھ ٹوٹ گیا) وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئیں صبح کے وقت آپ نے ثابت کو بلایا اور فرمایا کچھ مال لے کر اس کو چھوڑ دے اس نے کہا یا رسول اللہ ﷺ کیا یہ درست ہے آپ نے فرمایا ہاں وہ بولا یا رسول اللہ ﷺ میں نے اس کو دو باغیچے دیئے ہیں وہ اسی کے پاس ہیں آپ نے فرمایا ان کو لے لے اور چھوڑ دے ثابت نے ایسا ہی کیا۔

٤٥٩–حدّثنا مُحمّدُ بْنُ عبْد الرّحيم الْبزّازُ حدّثنا عليُّ بْنُ بحْر الْقطّانُ حدّثنا هشامُ بْنُ يُوسُف عنْ معْمرٍ عنْ عمْرو ابْن مُسْلمٍ عنْ عكْرمة عن ابْن عبّاسٍ أنّ امْرأة ثابت بْن قيْسٍ اخْتلعتْ منْهُ فجعل النّبيُّ ﷺ عدّتها حيْضةً قال أبو داوُد وهذا الْحديثُ رواهُ عبْدُ الرّزّاق عنْ معْمرٍ عنْ عمْرو بْن مُسْلمٍ عنْ عكْرمة عن النّبيّ ﷺ مُرْسلًا *

۴۵۹۔ محمد بن عبدالرحیم البزار، علی بن بحر القطان، ہشام بن یوسف، معمر، عمرو بن مسلم، عکرمہ، عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ ثابت بن قیس کی عورت نے شوہر سے خلع کرایا تو نبی کریم ﷺ نے اس کی عدت ایک حیض مقرر کی۔ امام ابو داؤد نے کہا یہ حدیث عبدالرزاق، معمر، عمرو بن مسلم، عکرمہ سے مرسلاً مروی ہے۔

٤٦٠–حدّثنا الْقعْنبيُّ عنْ مالكٍ عنْ نافعٍ عن ابْن عُمر قال عدّةُ الْمُخْتلعة حيْضةٌ *

۴۶۰۔ القعنبی، مالک نافع، ابن عمر نے کہا کہ عدت خلع والی کی ایک حیض ہے۔

جو تھوڑا پارہ ۱۴

۱۴۷ - باب في الْمَمْلُوكَة تُعْتَقُ وَهِيَ تَحْتَ حُرٍّ أَوْ عَبْدٍ

۱۴۷۔ لونڈی غلام یا آزاد کے نکاح میں ہو پھر آزاد ہو جاوے!

۴۶۱ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ مُغِيثًا كَانَ عَبْدًا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اشْفَعْ لِي إِلَيْهَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَا بَرِيرَةُ اتَّقِي اللّٰهَ فَإِنَّهُ زَوْجُكِ وَأَبُو وَلَدِكِ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَتَأْمُرُنِي بِذَلِكَ قَالَ لَا إِنَّمَا أَنَا شَافِعٌ فَكَانَ دُمُوعُهُ تَسِيلُ عَلَى خَدِّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِلْعَبَّاسِ أَلَا تَعْجَبُ مِنْ حُبِّ مُغِيثٍ بَرِيرَةَ وَبُغْضِهَا إِيَّاهُ *

۴۶۱۔ موسیٰ بن اسمٰعیل، حماد، خالد الحذاء، عکرمہ، عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ مغیث (بریرہ کا خاوند) غلام تھا وہ بولا یارسول اللہ ﷺ میری سفارش کیجئے بریرہ سے تاکہ مجھے نہ چھوڑے (کیونکہ آزاد ہوگئی تھی اور لونڈی جب غلام کے نکاح میں ہو پھر آزاد ہوجائے تو اس کو اختیار ہوتا ہے نکاح رکھنے یا توڑ ڈالنے کا اور جو آزاد کے نکاح میں ہو تو اختیار نہ ہوگا نزدیک جمہور علماء کے اور ابو حنیفہ کے نزدیک ہوگا) آپ نے فرمایا اے بریرہ ڈر اللہ سے وہ تیرا خاوند ہے تیرے بچے کا باپ ہے۔ بریرہ بولی یارسول اللہ ﷺ آپ مجھے حکم کرتے ہیں اس سے ملے رہنے کا آپ نے فرمایا نہیں میں سفارش کرتا ہوں تو مغیث کے آنسو مارے رنج کے گالوں پر بہہ رہے تھے آپ نے حضرت عباس سے کہا تمہیں تعجب نہیں آتا مغیث کی محبت بریرہ کے ساتھ اور بریرہ کی عداوت مغیث کے ساتھ دیکھ کر۔

۴۶۲ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ زَوْجَ بَرِيرَةَ كَانَ عَبْدًا أَسْوَدَ يُسَمَّى مُغِيثًا فَخَيَّرَهَا يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ وَأَمَرَهَا أَنْ تَعْتَدَّ *

۴۶۲۔ عثمان بن ابی شیبہ، عفان، ہمام، قتادہ، عکرمہ، ابن عباس سے روایت ہے کہ بریرہ کا خاوند ایک کالے رنگ کا غلام تھا جس کا نام مغیث تھا رسول اللہ ﷺ نے بریرہ کو اختیار دیا تھا اپنے خاوند کے پاس رہنے کا یا چھوڑ دینے کا۔ (اس نے چھوڑ دیا) آپ نے اس کو حکم دیا عدت کرنے کا۔

۴۶۳ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ فِي قِصَّةِ بَرِيرَةَ قَالَتْ كَانَ زَوْجُهَا عَبْدًا فَخَيَّرَهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا وَلَوْ كَانَ حُرًّا لَمْ يُخَيِّرْهَا *

۴۶۳۔ عثمان بن ابی شیبہ، جریر، ہشام بن عروہ، عروہ، حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ بریرہ کے قصے میں کہ ان کا خاوند غلام تھا تو رسول اللہ ﷺ نے ان کو اختیار دیا اس نے اپنے تئیں اختیار کر لیا (خاوند کو اختیار نہ کیا اگر آزاد ہوتا تو آپ بریرہ کو اختیار نہ دیتے)۔

۴۶۴ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ وَالْوَلِيدُ بْنُ عُقْبَةَ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ بَرِيرَةَ خَيَّرَهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَكَانَ زَوْجُهَا عَبْدًا *

۴۶۴۔ عثمان بن ابی شیبہ، حسین بن علی اور ولید بن سماک، عبدالرحمان بن القاسم، حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ بریرہ کو اختیار دیا رسول اللہ ﷺ نے اور اس کا خاوند غلام تھا۔

تشریح: باب حدیث ابن عباس کی اختیار کرنا بہتر ہے جس میں اختلاف نہیں۔

۱۴۸ - باب مَنْ قَالَ كَانَ حُرًّا *

۱۴۸۔ جس نے کہا بریرہ کا خاوند آزاد تھا!

٤٦٥–حدّثنا ابنُ كثيرٍ أخبرنا سفيانُ عن منصورٍ عن إبراهيمَ عن الأسودِ عن عائشةَ أنّ زوجَ بريرةَ كان حرًّا حين أُعتقتْ وأنّها خُيِّرتْ فقالتْ ما أُحبُّ أنْ أكونَ معهُ وأنّ لي كذا وكذا *

۴۶۵۔ ابن کثیر، سفیان، منصور، ابراہیم، اسود، حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ بریرہ کا خاوند آزاد تھا جب بریرہ آزاد ہوئی اور بریرہ کو اختیار دیا گیا تو وہ بولی مجھے پسند نہیں کہ میں اس کے ساتھ رہوں اگرچہ مجھ کو اتنا اتنا ملے (ابو حنیفہ نے یہی حدیث لی ہے مگر حضرت عائشہؓ سے اس کے خلاف بھی ثابت ہے)۔

١٤٩–باب

۱۴۹۔ عورت کے لئے کب تک خیار ہے!

٤٦٦–حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ يَحْيَى الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحقَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ وَعَنْ أَبَانَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ وَعَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ بَرِيرَةَ أُعْتِقَتْ وَهِيَ عِنْدَ مُغِيثٍ عَبْدٍ لِآلِ أَبِي أَحْمَدَ فَخَيَّرَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَقَالَ لَهَا إِنْ قَرِبَكِ فَلَا خِيَارَ لَكِ *

۴۶۶۔ عبدالعزیز بن یحییٰ الحرانی، محمد بن سلمہ، محمد بن اسحاق، ابی جعفر، ابان بن صالح، مجاہد، ہشام بن عروہ، حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ بریرہ جب آزاد ہوئی تو مغیث کے نکاح میں تھی اور مغیث غلام تھا ابواحمد کی اولاد کا رسول اللہ ﷺ نے بریرہ کو اختیار دیا اور فرمایا اگر مغیث نے تجھ سے صحبت کر لی تو پھر تجھے اختیار نہ رہے گا۔

١٥٠–بَاب فِي الْمَمْلُوكَيْنِ يُعْتَقَانِ مَعًا هَلْ تُخَيَّرُ امْرَأَتُهُ *

۱۵۰۔ جب خاوند اور جورو ایک ساتھ آزاد کئے جائیں تو عورت کو اختیار نہ ہوگا!

٤٦٧–حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَنَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَوْهَبٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا أَرَادَتْ أَنْ تَعْتِقَ مَمْلُوكَيْنِ لَهَا زَوْجٌ قَالَ فَسَأَلَتِ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ ذَلِكَ فَأَمَرَهَا أَنْ تَبْدَأَ بِالرَّجُلِ قَبْلَ الْمَرْأَةِ قَالَ نَصْرٌ أَخْبَرَنِي أَبُو عَلِيٍّ الْحَنَفِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ *

۴۶۷۔ زہیر بن حرب، نصر بن علی، (زہیر نے کہا) عبیداللہ بن عبدالحمید، عبیداللہ بن عبدالرحمٰن بن موہب، القاسم، حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے قصد کیا اپنے غلام لونڈی کے آزاد کرنے کا جو خاوند کی جورو تھی رسول اللہ ﷺ سے پوچھا آپ نے فرمایا پہلے خاوند کو آزاد کرنا تاکہ عورت کو نکاح کے فسخ کا اختیار نہ ہو جائے نصر بن علی نے کہا ابو علی الحنفی، عبیداللہ۔

١٥١–بَاب إِذَا أَسْلَمَ أَحَدُ الزَّوْجَيْنِ *

۱۵۱۔ جب خاوند یا جورو مسلمان ہو جائے!

٤٦٨–حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ مُسْلِمًا عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ جَاءَتِ امْرَأَتُهُ مُسْلِمَةً بَعْدَهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهَا قَدْ كَانَتْ أَسْلَمَتْ مَعِي فَرُدَّهَا عَلَيَّ *

۴۶۸۔ عثمان بن ابی شیبہ، وکیع، اسرائیل، سماک، عکرمہ، ابن عباس سے روایت ہے کہ ایک شخص مسلمان ہو کر آیا رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں بعد اس کے اس کی عورت مسلمان ہو کر آئی مرد نے کہا یارسول اللہ ﷺ وہ میرے ساتھ مسلمان ہوئی تھی آپ نے وہ عورت اسی کو دلوادی۔

تشریح: کیونکہ جب ایک ساتھ مسلمان ہوئی تو نکاح فسخ نہیں ہوا۔

٤٦٩–حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ أَخْبَرَنِي أَبُو أَحْمَدَ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَسْلَمَتِ امْرَأَةٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَتَزَوَّجَتْ فَجَاءَ زَوْجُهَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي قَدْ كُنْتُ أَسْلَمْتُ وَعَلِمَتْ

۴۶۹۔ نصر بن علی، ابواحمد، اسرائیل، سماک، عکرمہ، عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ ایک عورت مسلمان ہوئی رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں اور اس نے نکاح کر لیا (ایک مسلمان سے) بعد اس کے اس کا خاوند آیا اور بولا یارسول اللہ ﷺ میں بھی مسلمان ہو چکا تھا اور وہ

بإسلامي فانتزعها رسول الله ﷺ من زوجها الآخر وردّها إلى زوجها الأول *

جانتی تھی میرے اسلام کو (باوجود اس کے اس نے شرارت سے دوسرا نکاح کیا) آپ نے اس عورت کو دوسرے خاوند سے چھین کر پہلے خاوند کو دیا

تشریح: [illegible] جب عورت خاوند سے پہلے مسلمان ہو تو بعض کے نزدیک اسی وقت نکاح فسخ ہو جائے گا بعض کے نزدیک عدت تک انتظار ہوگا بعض کے نزدیک خاوند سے [illegible] مسلمان ہو اگر [illegible] نکاح کیا جائے گا۔ (علامہ)

١٥٢–باب إلى متى تُردُّ عليه امرأته إذا أسلم بعدها *

۱۵۲۔جب عورت مرد کے بعد مسلمان ہو تو کب تک وہ عورت اس کو مل سکتی ہے!

٤٧٠–حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ يَعْنِي ابْنَ الْفَضْلِ ح و حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ الْمَعْنَى كُلُّهُمْ عَنِ ابْنِ إِسْحَقَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رَدَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ابْنَتَهُ زَيْنَبَ عَلَى أَبِي الْعَاصِ بِالنِّكَاحِ الْأَوَّلِ لَمْ يُحْدِثْ شَيْئًا قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو فِي حَدِيثِهِ بَعْدَ سِتِّ سِنِينَ وَقَالَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ بَعْدَ سَنَتَيْنِ *

۴۷۰۔عبیداللہ بن محمد النفیلی، محمد بن سلمہ (دوسری سند) محمد بن عمرو الرازی، سلمہ بن الفضل (تیسری سند) الحسن بن علی، یزید (سب کی روایت) ابن اسحاق، داؤد بن الحصین، عکرمہ، عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی صاحبزادی کو لوٹایا ابوالعاص پر پہلے نکاح سے کوئی نئی بات نہیں کی چھ برس کے بعد یا دو برس کے بعد یا کئی برس کے بعد۔

تشریح: ابوالعاص پہلے شوہر کا نام ہے حضرت زینب کے پہلے خاوند کافر تھے بعد کئی سال کے مسلمان ہو کر آنحضرت ﷺ کے پاس آئے آپ نے ان کی بی بی زینب کو ان سے ملا دیا۔ (علامہ)

١٥٣–باب في من أسلم وعنده نساء أكثر من أربع أو أختان *

۱۵۳۔جو شخص مسلمان ہووے اور اس کے پاس چار سے زیادہ عورتیں ہوں!

٤٧١–حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ح و حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ حُمَيْضَةَ بْنِ الشَّمَرْدَلِ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ مُسَدَّدٌ ابْنِ عُمَيْرَةَ وَقَالَ وَهْبٌ الْأَسَدِيِّ قَالَ أَسْلَمْتُ وَعِنْدِي ثَمَانُ نِسْوَةٍ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ اخْتَرْ مِنْهُنَّ أَرْبَعًا قَالَ أَبُو دَاوُدَ و حَدَّثَنَا بِهِ أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ بِهَذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ قَيْسُ بْنُ الْحَارِثِ مَكَانَ الْحَارِثِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ هَذَا هُوَ الصَّوَابُ يَعْنِي قَيْسَ بْنَ الْحَارِثِ

۴۷۱۔مسدد، ہشیم (دوسری سند) وہب بن بقیہ، ابن ابی لیلی، حمیضہ بن شمردل، حارث بن قیس (مسدد نے اضافہ کیا) ابن عمیرہ (اور وہب نے کہا) بن قیس الاسدی سے روایت ہے کہ میں مسلمان ہوا میرے پاس آٹھ عورتیں تھیں تو میں نے رسول اللہ ﷺ سے بیان کیا آپ نے فرمایا چار ان میں سے چن لے اور باقی کو چھوڑ دے (یہ آٹھ عورتیں زمانہ کفر کی نکاح ہوئیں تھیں یہ ضرور نہیں کہ ان سب سے ایک ساتھ نکاح کیا ہو) اور احمد بن ابراہیم نے ہشیم سے الحارث بن قیس کی جگہ قیس بن الحارث نقل کیا احمد بن ابراہیم نے کہا یہی صواب ہے۔

٤٧٢–حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَاضِي الْكُوفَةِ عَنْ عِيسَى ابْنِ الْمُخْتَارِ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ حُمَيْضَةَ بْنِ الشَّمَرْدَلِ عَنْ قَيْسِ بْنِ الْحَارِثِ بِمَعْنَاهُ *

۴۷۲۔احمد بن ابراہیم، بکر بن عبدالرحمن، قاضی کوفہ عیسیٰ بن المختار، ابن ابی لیلی، حمیضہ بن الشمردل، قیس ابن الحارث سے اسی طرح روایت ہے۔

٤٧٣-حدثنا يحيى بن معين حدثنا وهب بن جرير عن أبيه قال سمعت يحيى بن أيوب يحدث عن يزيد بن أبي حبيب عن أبي وهب الجيشاني عن الضحاك بن فيروز عن أبيه قال قلت يا رسول الله اني أسلمت وتحتي أختان قال طلق أيتهما شئت *

٤٧٣۔ یحییٰ بن معین، وہب بن جریر، یحییٰ بن ایوب، یزید بن ابی حبیب، ابن وہب الجیشانی، الضحاک بن فیروز، فیروز نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ میں مسلمان ہوا ہوں اور میرے نکاح میں دو بہنیں ہیں آپ نے فرمایا ان میں سے ایک کو طلاق دے دے۔

١٥٤-باب إذا أسلم أحد الأبوين مع من يكون الولد

١٥٤۔ جب ماں یا باپ مسلمان ہوں تو اولاد کس کے پاس رہے!

٤٧٤-حدثنا إبراهيم بن موسى الرازي أخبرنا عيسى حدثنا عبد الحميد بن جعفر أخبرني أبي عن جدي رافع بن سنان أنه أسلم وأبت امرأته أن تسلم فأتت النبي ﷺ فقالت ابنتي وهي فطيم أو شبهه وقال رافع ابنتي قال له النبي ﷺ اقعد ناحية وقال لها اقعدي ناحية قال وأقعد الصبية بينهما ثم قال ادعواها فمالت الصبية إلى أمها فقال النبي ﷺ اللهم اهدها فمالت الصبية إلى أبيها فأخذها *

٤٧٤۔ ابراہیم بن موسیٰ الرازی، عیسیٰ، عبدالحمید بن جعفر، اس کے دادا رافع بن سنان سے روایت ہے کہ وہ مسلمان ہوئے اور ان کی بی بی نے مسلمان ہونے سے انکار کیا وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اور کہا یا رسول اللہ ﷺ میری لڑکی مجھ کو دلا دیجئے اس کا دودھ چھٹ چکا تھا یا چھٹنے والا تھا اور رافع نے کہا میری لڑکی مجھ کو دلا دیجئے آپ نے رافع سے کہا تو ایک کونے میں بیٹھ اور عورت سے کہا تو ایک کونے میں بیٹھ اور لڑکی کو ان دونوں کے بیچ میں بٹھایا بعد اس کے دونوں کو کہا بلاؤ اس لڑکی کو وہ لڑکی اپنی ماں کی طرف جھکنے لگی آپ نے فرمایا اللہ اس کو ہدایت کر پھر وہ اپنے باپ کی طرف چلی آئی باپ نے اس کو لے لیا۔

تشریح: یہ رسول اللہ ﷺ کا معجزہ تھا بعضوں کے نزدیک اب بھی یہی حکم ہے بعضوں کے نزدیک جو مسلمان ہوگا اس کو اولاد ملے گی۔

١٥٥-باب في اللعان *

١٥٥۔ لعان کا بیان!

٤٧٥-حدثنا عبد الله بن مسلمة القعنبي عن مالك عن ابن شهاب أن سهل بن سعد الساعدي أخبره أن عويمر بن أشقر العجلاني جاء إلى عاصم بن عدي فقال له يا عاصم أرأيت رجلا وجد مع امرأته رجلا أيقتله فتقتلونه أم كيف يفعل سل لي يا عاصم رسول الله ﷺ عن ذلك فسأل عاصم رسول الله ﷺ فكره رسول الله ﷺ المسائل وعابها حتى كبر على عاصم ما سمع من رسول الله ﷺ فلما رجع عاصم إلى أهله جاءه عويمر فقال له يا عاصم ماذا قال لك رسول الله ﷺ فقال عاصم لم تأتني بخير قد كره رسول الله ﷺ المسألة التي سألته عنها فقال عويمر والله لا أنتهي حتى أسأله عنها فأقبل عويمر حتى أتى رسول الله ﷺ وهو وسط الناس فقال يا رسول الله أرأيت رجلا وجد مع امرأته رجلا أيقتله فتقتلونه أم كيف يفعل فقال

٤٧٥۔ عبداللہ بن مسلمہ القعنبی، مالک، ابن شہاب، سہل بن سعد الساعدی سے روایت ہے کہ عویمر بن اشقر عجلانی عاصم بن عدی کے پاس آیا اور بولا اے عاصم اگر کوئی شخص اپنی بی بی کے پاس کوئی مرد اجنبی دیکھے پھر وہ اس کو مار ڈالے تو لوگ اس کو مار ڈالیں گے اگر نہ مارے تو کیا کرے تم یہ مسئلہ میرے واسطے رسول اللہ ﷺ سے پوچھو عاصم نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا آپ نے اس سوال کو برا جانا (کیونکہ آپ سوال کو بلا ضرورت مکروہ جانتے تھے آپ یہ سمجھے کہ اس مسئلے کی ضرورت نہیں پھر بغیر ضرورت کے ایسی مکروہ باتوں کا ذکر لانا کیا ضروری ہے) اور معیوب سمجھا عاصم پر یہ امر بہت گراں گزرا (اس وجہ سے کہ رسول اللہ ﷺ ناراض ہوئے) جب عاصم اپنے گھر میں لوٹ آئے تو عویمر ان کے پاس آیا اور پوچھا اے عاصم کیا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے عاصم نے کہا کبھی تم سے بھلائی مجھ کو کوئی نہیں ہوئی رسول اللہ ﷺ نے اس سوال کو برا جانا جو میں نے آپ سے کہا

رسول اللہ ﷺ قد أنزل فيك وفي صاحبتك قرآن فاذهب فأت بها قال سهل فتلاعنا وأنا مع الناس عند رسول الله ﷺ فلما فرغا قال عويمر كذبت عليها يا رسول الله إن أمسكتها فطلقها عويمر ثلاثا قبل أن يأمره النبي ﷺ قال ابن شهاب فكانت تلك سنة المتلاعنين *

عویمر نے کہا قسم خدا کی میں تو کبھی باز نہیں آؤں گا جب تک یہ مسئلہ رسول اللہ ﷺ سے نہ پوچھوں گا بعد اس کے عویمر رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور آپ لوگوں کے بیچ میں بیٹھے ہوئے تھے (یعنی سب لوگ آپ کے پاس تھے آپ بیچ میں تھے) عویمر نے کہا یا رسول اللہ ﷺ مجھ کو خبر دیجئے اس شخص کے حکم سے کہ جو اپنی عورت کے ساتھ کسی اجنبی مرد کو پائے (جو عورت کا محرم نہ ہو) تو کیا اس کو قتل کرے (یعنی کیا قتل اس کا جائز ہے) مگر مقتول کے وارث اس کے عوض میں قاتل کو قتل کریں گے یا کیا صورت کرے آپ نے فرمایا تیرے اور تیری عورت کے مقدمہ میں وحی اتاری گئی ہے تو اپنی عورت کو جا کر بلا لا پھر سہل نے کہا کہ دونوں نے لعان کیا اور میں رسول اللہ ﷺ کے پاس تھا معہ اور آدمیوں کے جبکہ دونوں لعان سے فارغ ہوئے تو عویمر نے کہا یا رسول اللہ ﷺ میں نے اس پر جھوٹ بولا اگر میں اس کو پھر اپنے پاس رکھوں پھر عویمر نے اس کو تین طلاق دیں بغیر آپ سے پوچھے ہوئے ابن شہاب نے کہا پھر یہی طریقہ لعان کرنے والوں کا ہو گیا۔

تشریح: جب مرد اور عورت دونوں لعان سے فارغ ہوں تو قاضی ان دونوں میں تفریق کر دے پھر وہ عورت قیامت تک اس مرد سے نہ مل سکے گی اور اولاد کا نسب اپنی ماں سے رہے گا اگر مرد اولاد سے بھی انکار کرے۔

٤٧٦ – حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ حَدَّثَنِي عَبَّاسُ بْنُ سَهْلٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِعَاصِمِ ابْنِ عَدِيٍّ أَمْسِكِ الْمَرْأَةَ عِنْدَكَ حَتَّى تَلِدَ

۴۷۶۔ عبدالعزیز بن یحییٰ، محمد بن مسلمہ، محمد بن اسحاق، عباس بن سہل، سہل سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عاصم بن عدی سے کہا تم عورت کو اپنے پاس رکھو جب تک وہ جنے۔

٤٧٧ – حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ حَضَرْتُ لِعَانَهُمَا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ وَأَنَا ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً وَسَاقَ الْحَدِيثَ قَالَ فِيهِ ثُمَّ خَرَجَتْ حَامِلًا فَكَانَ الْوَلَدُ يُدْعَى إِلَى أُمِّهِ *

۴۷۷۔ احمد بن صالح، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، سہل بن سعد الساعدی سے روایت ہے کہ میں ان دونوں کے لعان کے وقت موجود تھا جب میرا سن پندرہ برس کا تھا بعد اس کے وہ عورت حاملہ نکلی تو بچے کو ماں کی طرف منسوب کیا جاتا تھا۔

٤٧٨ – حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْوَرَكَانِيُّ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ فِي خَبَرِ الْمُتَلَاعِنَيْنِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَبْصِرُوهَا فَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَدْعَجَ الْعَيْنَيْنِ عَظِيمَ الْأَلْيَتَيْنِ فَلَا أُرَاهُ إِلَّا قَدْ صَدَقَ وَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أُحَيْمِرَ كَأَنَّهُ وَحَرَةٌ فَلَا أُرَاهُ إِلَّا كَاذِبًا قَالَ فَجَاءَتْ بِهِ عَلَى

۴۷۸۔ محمد بن جعفر الورکانی، ابراہیم بن سعد، زہری، سہل بن سعد سے روایت ہے اسی لعان کی حدیث میں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر یہ عورت ایسا بچہ لائے یعنی جنے سیاہ رنگ بہت کالی آنکھیں ہوں اور کولہے بڑے ہوں تو میں عویمر کو جھوٹا نہیں سچا جانوں گا اور جو سرخ رنگ گیروی کی طرح ہو تو عویمر جھوٹا ہے پھر اس کا بچہ بری طرح

النعت المكروه

٤٧٩- حدثنا محمود بن خالد الدمشقي حدثنا الفريابي عن الأوزاعي عن الزهري عن سهل بن سعد الساعدي بهذا الخبر قال فكان يدعى يعني الولد لأمه

...پیدا ہوا۔

۴۷۹۔ محمود بن خالد، الفریابی، الاوزاعی، زہری، سہل بن سعد الساعدی سے روایت ہے کہ اسی طرح اس حدیث میں ہے پھر اس کے بیٹے کو اس کی ماں کی طرف نسبت دے کر پکارتے تھے۔

٤٨٠- حدثنا أحمد بن عمرو بن السرح حدثنا ابن وهب عن عياض بن عبد الله الفهري وغيره عن ابن شهاب عن سهل بن سعد في هذا الخبر قال فطلقها ثلاث تطليقات عند رسول الله ﷺ فأنفذه رسول الله ﷺ وكان ما صنع عند النبي ﷺ سنة قال سهل حضرت هذا عند رسول الله ﷺ فمضت السنة بعد في المتلاعنين أن يفرق بينهما ثم لا يجتمعان أبدا *

۴۸۰۔ احمد بن عمرو بن السرح، ابن وہب، عیاض بن عبداللہ الفہری دوسروں کے ساتھ، ابن شہاب، سہل بن سعد سے روایت ہے کہ عویمر نے اس عورت کو تین طلاقیں دے دیں رسول اللہ ﷺ کے پاس آپ نے اس کو جاری کر دیا اور جو چیز آپ کے سامنے کی جائے وہ سنت ہوتی ہے (تو معلوم ہوا کہ تین طلاقیں ایک ہی بار دیدیں تو تینوں پڑ جاتی ہیں جیسے جمہور علماء کا قول ہے مگر یہ استدلال اس حدیث سے نادرست ہے اسلئے کہ لعان سے خود فرقت ہو جاتی ہے اس کا طلاق دینا بے کار تھا اس لئے آپ چپ ہو رہے) سہل نے کہا میں اس وقت موجود تھا پھر یہی طریقہ ہو گیا لعان کرنے والوں کا کہ ان میں تفریق کی جاوے گی اور کبھی وہ مل نہ سکیں گے۔

٤٨١- حدثنا مسدد ووهب بن بيان وأحمد بن عمرو بن السرح وعمرو بن عثمان قالوا حدثنا سفيان عن الزهري عن سهل بن سعد قال مسدد قال شهدت المتلاعنين على عهد رسول الله ﷺ وأنا ابن خمس عشرة ففرق بينهما رسول الله ﷺ حين تلاعنا وتم حديث مسدد وقال الآخرون إنه شهد النبي ﷺ فرق بين المتلاعنين فقال الرجل كذبت عليها يا رسول الله إن أمسكتها لم يقل بعضهم عليها قال أبو داود لم يتابع ابن عيينة أحد على أنه فرق بين المتلاعنين

۴۸۱۔ مسدد اور وہب بن بیان اور احمد بن عمرو بن السرح، عمرو بن عثمان، سفیان، زہری، سہل بن سعد سے روایت ہے کہ مسدد نے یوں نقل کیا سہل بن سعد نے کہا میں رسول اللہ ﷺ کے پاس موجود تھا لعان کے وقت میرا سن پندرہ برس کا تھا آپ نے ان دونوں میں تفریق کر دی دوسروں نے اس طرح روایت کیا کہ سہل بن سعد موجود تھے رسول اللہ ﷺ کے پاس رسول اللہ ﷺ نے تفریق کی لعان کرنے والوں میں وہ بولا اگر میں اس عورت کو رکھوں تو گویا میں نے جھوٹ بولا اس پر امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ ابن عیینہ کا کوئی متابع نہیں ہے کہ حضور ﷺ نے متلاعنین کے درمیان تفریق کر دی۔

تشریح: مالک اور شافعی کا یہ قول ہے کہ لعان سے خودبخود فرقت ہو جاتی ہے جب عورت لعان سے فارغ ہو اور بعضوں نے کہا جب مرد فارغ ہو اور ابو حنیفہ اور ثوری کے نزدیک حاکم کو تفریق کرنا ضروری ہے۔

٤٨٢- حدثنا سليمان بن داود العتكي حدثنا فليح عن الزهري عن سهل بن سعد في هذا الحديث وكانت حاملا فأنكر حملها فكان ابنها يدعى إليها ثم جرت السنة في الميراث أن يرثها وترث منه ما فرض الله عز وجل لها *

۴۸۲۔ سلیمان بن داؤد العتکی، فلیح، زہری، سہل بن سعد سے روایت ہے اسی حدیث میں وہ عورت حاملہ تھی عویمر نے اس کے حمل کا اپنے سے انکار کیا پھر اس کا لڑکا ماں کے نام سے پکارا جاتا بعد اس کے سنت میراث میں یوں جاری ہوئی کہ وہ لڑکا اپنی ماں کا وارث ہوگا اور ماں اس لڑکے کی وارث ہوگی جتنا اللہ نے اس کے لئے مقرر فرما دیا ہے

٤٨٣- حدثنا عثمان بن أبي شيبة حدثنا جرير عن الأعمش

۴۸۳۔ عثمان بن ابی شیبہ، جریر، الاعمش، ابراہیم، علقمہ، عبداللہ بن

عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ إِنَّا لَلَيْلَةَ جُمُعَةٍ فِي الْمَسْجِدِ إِذْ دَخَلَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ لَوْ أَنَّ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا فَتَكَلَّمَ بِهِ جَلَدْتُمُوهُ أَوْ قَتَلَ قَتَلْتُمُوهُ فَإِنْ سَكَتَ سَكَتَ عَلَى غَيْظٍ وَاللَّهِ لَأَسْأَلَنَّ عَنْهُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سَأَلَهُ فَقَالَ لَوْ أَنَّ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا فَتَكَلَّمَ بِهِ جَلَدْتُمُوهُ أَوْ قَتَلَ قَتَلْتُمُوهُ أَوْ سَكَتَ سَكَتَ عَلَى غَيْظٍ فَقَالَ اللَّهُمَّ افْتَحْ وَجَعَلَ يَدْعُو فَنَزَلَتْ آيَةُ اللِّعَانِ (وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ شُهَدَاءُ إِلَّا أَنْفُسُهُمْ) هَذِهِ الْآيَةَ فَابْتُلِيَ بِهِ ذَلِكَ الرَّجُلُ مِنْ بَيْنِ النَّاسِ فَجَاءَ هُوَ وَامْرَأَتُهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَتَلَاعَنَا فَشَهِدَ الرَّجُلُ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللَّهِ إِنَّهُ لَمِنَ الصَّادِقِينَ ثُمَّ لَعَنَ الْخَامِسَةَ عَلَيْهِ إِنْ كَانَ مِنَ الْكَاذِبِينَ قَالَ فَذَهَبَتْ لِتَلْتَعِنَ فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ ﷺ مَهْ فَأَبَتْ فَفَعَلَتْ فَلَمَّا أَدْبَرَا قَالَ لَعَلَّهَا أَنْ تَجِيءَ بِهِ أَسْوَدَ جَعْدًا فَجَاءَتْ بِهِ أَسْوَدَ جَعْدًا *

مسعود سے روایت ہے کہ میں جمعے کی رات کو مسجد میں بیٹھا تھا اتنے میں ایک شخص انصاری مسجد میں آیا اور کہنے لگا اگر کوئی شخص اپنی عورت کے ساتھ کسی کو پائے پھر اس کو بیان کرے (یعنی کہے کہ میری بی بی نے زنا کیا) تو تم اس کو کوڑے مارو (حد قذف لگاؤ) اگر مار ڈالے تو تم بھی اس کو مار ڈالو (قصاص میں) اگر چپ ہو رہے تو غصہ پی کر چپ ہو رہے قسم خدا کی میں یہ مسئلہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھوں گا جب صبح ہوئی دوسرے دن تو وہ آیا آپ کے پاس اور یہی پوچھا اگر کوئی شخص اپنی بی بی کے ساتھ کسی مرد کو پائے پھر اس کا ذکر کرے تو تم اس کو کوڑے مارو اگر مار ڈالے تو تم اس کو بھی مار ڈالو اگر چپ رہ جائے تو غصہ پی کر چپ رہے آپ نے فرمایا اللہ اس مشکل کو کھول (یعنی اس باب میں کوئی حکم اتار) تب آیت لعان کی اتری (ترجمہ) جو لوگ تہمت زنا کی لگاویں اپنی عورتوں کو اور ان کے پاس گواہ نہ ہوں آخر آیت تک، سب سے پہلے وہی شخص اس بلا میں مبتلا ہوا وہ آیا اور اس کی بی بی بھی آئی رسول اللہ ﷺ کے پاس دونوں نے لعان کیا پہلے مرد نے گواہی دی چار بار اللہ کا نام لے کر کہ وہ سچا ہے پھر پانچویں بار میں کہا لعنت خدا کی اس پر اگر جھوٹا ہو بعد اس کے عورت نے لعان کرنا چاہا آپ نے اس کو جھڑ کا اس لئے کہ اگر خاوند کا بیان سچا ہے ہو تو آخرت کی رسوائی سے ڈر کر اقرار کر لے حد قبول کر لے مگر اس عورت نے نہ مانا اور لعان کیا یعنی چار بار اللہ کا نام لے کر گواہی دی کہ خاوند جھوٹا ہے پھر پانچویں بار میں کہا اگر خاوند سچا ہو تو مجھ پر اللہ کا غصہ اترے جب دونوں چلے تو آپ نے فرمایا شاید اس عورت کا بچہ کالا گھونگر بال والا پیدا ہوگا پھر ویسا ہی بچہ پیدا ہوا کالا گھونگر بال والا پیدا ہوا

٤٨٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنِي عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ هِلَالَ بْنَ أُمَيَّةَ قَذَفَ امْرَأَتَهُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِشَرِيكِ ابْنِ سَحْمَاءَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ الْبَيِّنَةُ أَوْ حَدٌّ فِي ظَهْرِكَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِذَا رَأَى أَحَدُنَا رَجُلًا عَلَى امْرَأَتِهِ يَلْتَمِسُ الْبَيِّنَةَ فَجَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ الْبَيِّنَةُ وَإِلَّا فَحَدٌّ فِي ظَهْرِكَ فَقَالَ هِلَالٌ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ نَبِيًّا إِنِّي لَصَادِقٌ وَلَيُنْزِلَنَّ اللَّهُ فِي أَمْرِي مَا يُبْرِئُ بِهِ ظَهْرِي مِنَ الْحَدِّ فَنَزَلَتْ (وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ شُهَدَاءُ إِلَّا أَنْفُسُهُمْ) فَقَرَأَ حَتَّى بَلَغَ (مِنَ الصَّادِقِينَ) فَانْصَرَفَ النَّبِيُّ ﷺ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِمَا فَجَاءَا فَقَامَ هِلَالُ بْنُ أُمَيَّةَ

۴۸۴۔ محمد بن بشار، ابن ابی عدی، ہشام بن حسان، عکرمہ، عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ ہلال بن امیہ نے اپنی عورت پر زنا کی تہمت لگائی رسول اللہ ﷺ نے ہلال سے فرمایا کہ گواہ لا نہیں تو تہمت کی حد تیری پیٹھ پر ماری جائے گی۔ ہلال نے کہا یا رسول اللہ ﷺ کیا جب ہم میں سے کوئی شخص اپنی بی بی پر کسی شخص کو دیکھ لے تو گواہ ڈھونڈنے کو جائے اور یہ کیا جگہ گواہ کرنے کی ہے تو آپ یہی فرماتے تھے کہ گواہ قائم کر اور نہیں تو تیری پیٹھ پر تہمت کی حد لگے گی ہلال نے کہا قسم ہے اس پاک ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے میں تحقیق سچا ہوں البتہ اللہ تعالیٰ ایسا حکم اتارے گا کہ میری پیٹھ کو تہمت کی حد مارنے سے بچالے گا اتنے میں اللہ تعالیٰ کے پاس سے یہ

فشهد والنبي ﷺ يقول الله يعلم أن أحدكما كاذب فهل منكما من تائب ثم قامت فشهدت فلما كان عند الخامسة أن غضب الله عليها إن كان من الصادقين وقالوا لها إنها موجبة قال ابن عباس فتلكأت ونكصت حتى ظننا أنها سترجع فقالت لا أفضح قومي سائر اليوم فمضت فقال النبي ﷺ أبصروها فإن جاءت به أكحل العينين سابغ الأليتين خدلج الساقين فهو لشريك ابن سحماء فجاءت به كذلك فقال النبي ﷺ لولا ما مضى من كتاب الله لكان لي ولها شأن قال أبو داود وهذا مما تفرد به أهل المدينة حديث ابن بشار حديث هلال *

آیتیں اتریں اور جو لوگ اپنی بیبیوں پر تہمت لگاتے ہیں اور ان کے لئے کوئی گواہ نہیں ہے سوائے ان کی ذات کے حضرت نے ان آیتوں کو صادقین تک پڑھا (یعنی والخامسته ان غضب الله عليها ان كان من الصادقين تک) بعد اس کے ہلال بن امیہ اور اس کی جورو دونوں آئے پہلے ہلال بن امیہ کھڑے ہوئے اور گواہیاں دیں اور آپ فرماتے جاتے تھے دیکھو بے شک اللہ جانتا ہے کہ تم میں سے ایک ضرور جھوٹا ہے کیا کوئی تم میں سے توبہ کرتا ہے پھر وہ عورت کھڑی ہوئی اس نے گواہیاں دیں جب پانچویں شہادت آئی کہ غضب اللہ کا اس پر ہو اگر خاوند سچا ہو اور لوگوں نے کہا اللہ کا غضب ضرور پڑ جاوے گا تو وہ عورت جھجک گئی اور الٹی لوٹی یہاں تک کہ ہم سمجھے وہ اپنے بیان سے پھر جائے گی پھر وہ بولی میں اپنی قوم کو رسوا نہ کروں گی زمانے میں اور گئی اور (گواہی دی) آپ نے فرمایا دیکھو اگر اس کو لڑکا کالی آنکھوں والا بڑے بڑے سرین والا موٹی پنڈلیوں والا پیدا ہو تو وہ شریک بن سحماء کا ہے تو پھر ایسا ہی لڑکا پیدا ہوا تب آپ نے فرمایا اگر اللہ کا حکم اس باب میں نہ ہو چکتا تو میں اس عورت سے کچھ کرتا (یعنی اس کو سزا دیتا زنا کی حد لگاتا) ابوداؤد نے کہا اس حدیث سے منفرد ہوئے اہل مدینہ (یعنی انہوں نے وہی) روایت کیا ابن شہاب کی حدیث کو ابن ابی عدی سے انہوں نے ہشام بن حسان سے۔

٤٨٥ - حدثنا مخلد بن خالد الشعيري حدثنا سفيان عن عاصم بن كليب عن أبيه عن ابن عباس أن النبي ﷺ أمر رجلا حين أمر المتلاعنين أن يتلاعنا أن يضع يده على فيه عند الخامسة يقول إنها موجبة *

۴۸۵۔ مخلد بن خالد الشعیری، سفیان، عاصم بن کلیب، عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو حکم دیا جب لعان کرنے والوں کو لعان کے لئے کہا کہ پانچویں بار میں اس کے منہ پر اپنا ہاتھ رکھے اور فرمایا کہ مقررہ عذاب کا باعث ہے۔

تشریح: یعنی اگر نفس الامر میں وہ جھوٹا ہے یا عورت جھوٹی ہے تو اللہ کا عذاب جھوٹے پر اترے گا۔

٤٨٦ - حدثنا الحسن بن علي حدثنا يزيد بن هارون حدثنا عباد بن منصور عن عكرمة عن ابن عباس قال جاء هلال بن أمية وهو أحد الثلاثة الذين تاب الله عليهم فجاء من أرضه عشيا فوجد عند أهله رجلا فرأى بعينه وسمع بأذنه فلم يهجه حتى أصبح ثم غدا على رسول الله ﷺ فقال يا رسول الله إني جئت أهلي عشاء فوجدت عندهم رجلا فرأيت بعيني وسمعت بأذني فكره رسول الله ﷺ ما جاء به واشتد عليه فنزلت (والذين يرمون أزواجهم ولم يكن

۴۸۶۔ الحسن بن علی، یزید بن ہارون، عباد بن منصور، عکرمہ، عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ ہلال بن امیہ ان تین لوگوں میں سے تھے جن کا اللہ نے قصور معاف کیا تھا غزوہ تبوک میں (جب وہ لوگ جہاد سے رہ گئے تھے) تو ہلال بن امیہ اپنی زمین میں سے رات کو آئے اپنی بی بی کے پاس ایک شخص دیکھا اپنی آنکھوں سے دیکھا اپنے کانوں سے سنا ہلال نے اس کو نہ ڈانٹا نہ دھمکایا جب صبح ہوئی تو آپ کے پاس آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں شام کو اپنے گھر میں گیا تو اپنی بی بی کے پاس ایک شخص کو دیکھا میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا

لَهُمْ شُهداءُ إلَّا أنْفُسُهُمْ فشهادةُ أحدهمْ) الْآيتيْن كلْتيْهما فسُرّي عنْ رسُول اللّه ﷺ فقال أبْشرْ يا هلالُ قدْ جعل اللّهُ عزّ وجلّ لكَ فرجًا ومخْرجًا قال هلالٌ قدْ كُنْتُ أرْجُو ذلك منْ ربّي فقال رسُولُ اللّه ﷺ أرْسلُوا إليها فجاءت فتلاها عليْهِما رسُولُ اللّه ﷺ وذكّرهُما وأخْبرهُما أنّ عذاب الْآخرة أشدُّ منْ عذاب الدُّنْيا فقال هلالٌ واللّه لقدْ صدقْتُ عليْها فقالتْ قدْ كذب فقال رسُولُ اللّهِ ﷺ لاعنُوا بيْنهُما فقِيل لِهِلالٍ اشْهدْ فشهِد أرْبع شهاداتٍ باللّهِ إنّهُ لمِن الصّادِقِين فلمّا كانتِ الْخامِسةُ قِيل لهُ يا هِلالُ اتّقِ اللّه فإنّ عذاب الدُّنْيا أهْونُ منْ عذابِ الْآخرةِ وإنّ هذِهِ الْمُوجِبةُ الّتِي تُوجِبُ عليْك الْعذاب فقال واللّهِ لا يُعذِّبُنِي اللّهُ عليْها كما لمْ يُجلِّدْنِي عليْها فشهِد الْخامِسة أنّ لعْنة اللّهِ عليْهِ إنْ كان مِن الْكاذِبِين ثُمّ قِيل لها اشْهدِي فشهِدتْ أرْبع شهاداتٍ باللّهِ إنّهُ لمِن الْكاذِبِين فلمّا كانتِ الْخامِسةُ قِيل لها اتّقِي اللّه فإنّ عذاب الدُّنْيا أهْونُ مِنْ عذابِ الْآخِرةِ وإنّ هذِهِ الْمُوجِبةُ الّتِي تُوجِبُ عليْكِ الْعذاب فتلكّأتْ ساعةً ثُمّ قالتْ واللّهِ لا أفْضحُ قوْمِي فشهِدتِ الْخامِسة أنّ غضب اللّهِ عليْها إنْ كان مِن الصّادِقِين ففرّق رسُولُ اللّهِ ﷺ بيْنهُما وقضى أنْ لا يُدْعى ولدُها لِأبٍ ولا تُرْمى ولا يُرْمى ولدُها ومنْ رماها أوْ رمى ولدها فعليْهِ الْحدُّ وقضى أنْ لا بيْت لها عليْهِ ولا قُوت مِنْ أجْلِ أنّهُما يتفرّقانِ مِنْ غيْرِ طلاقٍ ولا مُتوفّى عنْها وقال إنْ جاءتْ بِهِ أُصيْهِب أُريْصِح أُثيْبِج حمْش السّاقيْنِ فهُو لِهِلالٍ وإنْ جاءتْ بِهِ أوْرق جعْدًا جُمالِيًّا خدلّج السّاقيْنِ سابِغ الْأليتيْنِ فهُو لِلّذِي رُمِيتْ بِهِ فجاءتْ بِهِ أوْرق جعْدًا جُمالِيًّا خدلّج السّاقيْنِ سابِغ الْأليتيْنِ فقال رسُولُ اللّهِ ﷺ لوْلا الْأيْمانُ لكان لِي ولها شأْنٌ قال عِكْرِمةُ فكان بعْد ذلِك أمِيرًا على مُضر وما يُدْعى لِأبٍ *

اور کانوں سے سنا حضور ﷺ کو ہلال کا یہ کہنا برا معلوم ہوا ہلال پر یہ امر سخت گزرا تب یہ آیت اتری (ترجمہ) وہ لوگ جو تہمت لگاتے ہیں اپنی بیبیوں پر اور نہ ہوں ان کے گواہ مگر جانیں ان کی ایک کی چار گواہیاں اور آپ پر سے وحی کی شدت جاتی رہی آپ نے فرمایا اے ہلال خوش ہو جا تجھ کو اللہ نے تیرے واسطے کشائش کی اور راستہ نکالا ہلال نے کہا مجھے بھی اپنے رب سے یہی امید تھی آپ نے فرمایا بلا بھیجو اس عورت کو وہ آئی آپ نے ان دونوں میاں بیوی کو یہ آیت پڑھ کر سنائی اور نصیحت کی اور بیان کیا ان سے کہا کہ اللہ کا عذاب دنیا کی تکلیف سے زیادہ سخت ہے ہلال نے کہا قسم خدا کی میں نے سچ کہا اس عورت کا حال عورت نے کہا جھوٹ بولتا ہے آپ نے اپنے اصحاب کو حکم فرمایا کہ ان دونوں کو لعان کراؤ پہلے ہلال سے کہا گیا گواہیاں دو اس نے چار گواہیاں اس طرح دیں اللہ کا نام لے کر میں سچ کہتا ہوں جب پانچویں بار ہوا تو ہلال سے کہا گیا اے ہلال ڈر اللہ سے کہ دنیا کا عذاب آخرت کے عذاب سے بہت آسان ہے اور یہی اخیر گواہی ہے جو عذاب کو تیرے اوپر واجب کر دے گی اگر تو جھوٹا ہے ہلال بولا قسم خدا کی اللہ کبھی عذاب نہیں کرے گا مجھ کو اس عورت پر جیسے اللہ نے کوڑے نہیں مارے مجھ کو اس پر تہمت کرنے سے سو اس نے آخری گواہی بھی دیدی کہ اگر میں جھوٹا ہوں تو میرے اوپر اللہ کی لعنت پھر بعد اس کے عورت سے کہا گیا اب تو گواہیاں دے اس نے چار گواہیاں دیں اللہ کا نام لے کر کہ خاوند میرا جھوٹ بولتا ہے جب پانچویں بار ہوا لوگوں نے اس سے کہا دیکھ اللہ سے ڈر دنیا کا عذاب سہل ہے آخرت کے عذاب سے اور یہی پانچویں گواہی ہے جو اللہ کا عذاب تجھ پر واجب کر دے گی یہ سن کر ایک ساعت تک وہ عورت چپ ہو رہی پھر بولی قسم خدا کی میں اپنی قوم کو رسوا نہ کروں گی اور پانچویں گواہی بھی دیدی کہ اللہ کا غضب مجھ پر اترے اگر خاوند سچ کہتا ہو بعد اس کے رسول اللہ ﷺ نے ان دونوں میں جدائی کر دی اور یہ فیصلہ کیا کہ اس کے پیٹ سے جو لڑکا پیدا ہو گا اس کی باپ کی طرف نسبت نہ کی جائے لیکن اس عورت کو زنا کی تہمت نہ لگائی جائے نہ اس کے لڑکے کو۔ جو اس کے لڑکے کو زنا کی تہمت لگائے اس پر حد قذف پڑے گی اور یہ بھی فیصلہ کیا کہ خاوند پر اس کو رہنے کی جگہ دینا گھر یا خرچ دینا واجب نہیں کیونکہ یہ دونوں جدا ہوتے ہیں بغیر طلاق کے اور وفات کے۔ اور فرمایا اگر لڑکا بھورے بال والا دبلے پتلے سرین

والا چوڑے پیٹ والا باریک پنڈلیوں والا پیدا ہو تو ہلال کا نطفہ ہے اور اگر گندمی رنگ گھونگروبال والا موٹا بھاری پنڈلیوں والا بڑے سرین والا ہو تو اس شخص کا نطفہ ہے جس کے ساتھ ان کو تہمت لگائی گئی (زنا کی) پھر اس عورت کا بچہ گندم گوں گھونگروبال والا موٹا موٹی پنڈلیوں والا بھاری سرین والا پیدا ہوا آپ نے فرمایا اگر پہلی گواہیاں نہ ہو چکی ہوتیں تو میں اس عورت کو کچھ کرتا (یعنی سزا دیتا تاکہ اوروں کو عبرت ہوتی) عکرمہ نے کہا پھر وہ لڑکا امیر ہو گیا مصر کا لیکن باپ کا نام لے کر نہ بلایا جاتا تھا۔

تشریح: یعنی اگر یہ آیت نہ اترتی تو مجھ پر بعوض اس تہمت کے حد قذف پڑتی مگر اللہ جل جلالہ نے میری سچائی کے باعث سے مجھ کو کوڑوں سے بچالیا اسی طرح میری سچائی کی وجہ سے جہنم کے عذاب سے بھی بچادے گا۔

یہ آنحضرت ﷺ نے قیافے کی رو سے فرمایا ان حدیثوں سے ثابت ہوتا ہے کہ علم قیافہ ایک بہتر علم ہے مگر اس کے اوپر کوئی حکم یقین سے نہیں کر سکتے اگرچہ ظن غالب ہو جاتا ہے نووی نے کہا اختلاف ہے کہ آیت لعان ہلال بن امیہ کے لئے اتری یا عویمر عجلانی کے لئے جمہور علماء کے نزدیک نزول اس آیہ شریفہ کا ہلال کے لئے ہے اور ہلال کا لعان سب سے پہلے تھا اسلام میں اور بعضوں نے کہا شاید دونوں کے حق میں اتری ہو اس طرح کہ دونوں اس مسئلہ کو پوچھ چکے ہوں پھر یہ آیت اتری۔ واللہ اعلم۔

٤٨٧ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ سَمِعَ عَمْرٌو سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ يَقُولُ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِلْمُتَلَاعِنَيْنِ حِسَابُكُمَا عَلَى اللَّهِ أَحَدُكُمَا كَاذِبٌ لَا سَبِيلَ لَكَ عَلَيْهَا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَالِي قَالَ لَا مَالَ لَكَ إِنْ كُنْتَ صَدَقْتَ عَلَيْهَا فَهُوَ بِمَا اسْتَحْلَلْتَ مِنْ فَرْجِهَا وَإِنْ كُنْتَ كَذَبْتَ عَلَيْهَا فَذَلِكَ أَبْعَدُ لَكَ *

۴۸۷۔ احمد بن حنبل، سفیان بن عیینہ، عمرو بن سعید بن جبیر، عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لعان کرنے والوں کو تم دونوں کا حساب خدا پر ہے تم دونوں میں ایک ضرور جھوٹا ہے مرد سے فرمایا تجھ کو اس عورت پر کچھ قابو نہیں اس نے کہا یا رسول اللہ ﷺ میرا مال آپ نے فرمایا اگر تو نے اس پر سچ کہا ہے تو وہ تیرا مال اس کے بدلے میں گیا کہ تو نے اس کی شرم گاہ کو اپنے پر حلال کیا اور اگر تو نے اس پر جھوٹ باندھا تو وہ مہر پھر مانگنا تیری لیاقت سے بہت بعید ہے۔

تشریح: ایک شخص نے اپنی جورو کو بدکاری کا عیب لگایا اس نے انکار کیا دونوں نے آپس میں قسم کھائی جھوٹے کو بددعا کر کے جدا ہو گئے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی دونوں میں ایک مقرر جھوٹا ہے اگرچہ شرع میں کسی پر جھوٹ نہ ثابت ہو لیکن قیامت میں خدا حساب کرلے گا پھر مرد نے اپنا مال مانگا جو جورو کو دیا تھا حضرت نے فرمایا تجھ کو اب اس کے دیئے مال پر قابو اور اختیار نہیں اگر تو سچا ہے تو مال صحبت کے بدلے گیا اور اگر عورت سچی ہے تو مال کا لینا آدمیت سے بعید ہے۔ (علامہ)

٤٨٨ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ رَجُلٌ قَذَفَ امْرَأَتَهُ قَالَ فَرَّقَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَيْنَ أَخَوَيْ بَنِي الْعَجْلَانِ وَقَالَ اللَّهُ يَعْلَمُ أَنَّ أَحَدَكُمَا كَاذِبٌ فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ يُرَدِّدُهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَأَبَيَا فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا *

۴۸۸۔ احمد بن حنبل، اسماعیل، ایوب، سعید بن جبیر، عبداللہ بن عمر سے دریافت کیا کہ اگر کوئی شخص اپنی عورت کو زنا کی تہمت کرے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے جدا کر دیا عجلان کے بھائی بہن کو (یعنی عویمر اور اس کی بی بی کو) آپ نے فرمایا اللہ جانتا ہے جو کوئی تم میں سے جھوٹا ہے پھر کیا تم میں سے کوئی توبہ کرتا ہے تین بار آپ نے اسی طرح فرمایا مگر مرد اور عورت دونوں میں سے کسی نے نہ سنا آپ نے ان دونوں میں جدائی کر دی۔

٤٨٩- حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا لَاعَنَ امْرَأَتَهُ فِي زَمَانِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَانْتَفَى مِنْ وَلَدِهَا فَفَرَّقَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَيْنَهُمَا وَأَلْحَقَ الْوَلَدَ بِالْمَرْأَةِ *

۴۸۹۔ القعنبی، مالک، نافع، عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں ایک شخص نے لعان کیا اپنی عورت سے اور اس کے لڑکے کے نسب کو نفی کیا (یعنی یہ کہا کہ یہ لڑکا میرا نہیں ہے) تو آپ نے جدائی کردی اس کے اور عورت کے درمیان میں اور ملادیا لڑکے کو عورت سے۔

١٥٦- بَاب إِذَا شَكَّ فِي الْوَلَدِ *

۱۵۶۔ جب لڑکے میں شک ہو تو کیا حکم ہے!

٤٩٠- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي خَلَفٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ مِنْ بَنِي فَزَارَةَ فَقَالَ إِنَّ امْرَأَتِي جَاءَتْ بِوَلَدٍ أَسْوَدَ فَقَالَ هَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ مَا أَلْوَانُهَا قَالَ حُمْرٌ قَالَ فَهَلْ فِيهَا مِنْ أَوْرَقَ قَالَ إِنَّ فِيهَا لَوُرْقًا قَالَ فَأَنَّى تُرَاهُ قَالَ عَسَى أَنْ يَكُونَ نَزَعَهُ عِرْقٌ قَالَ وَهَذَا عَسَى أَنْ يَكُونَ نَزَعَهُ عِرْقٌ

۴۹۰۔ ابن ابی خلف، سفیان، زہری، سعید، ابوہریرہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے کہا یارسول اللہ ﷺ میری عورت نے ایک لڑکا سیاہ رنگ کا جنا ہے آپ نے فرمایا کیا تیرے پاس کچھ اونٹ بھی ہیں اس نے کہا ہاں پھر آپ نے پوچھا ان اونٹوں کا رنگ کیسا ہے بولا سرخ ہے آپ نے فرمایا کیا اس میں گندمی رنگ کا اونٹ بھی ہے وہ بولا ہاں ہے آپ نے فرمایا گندمی رنگ کا اونٹ کہاں سے آیا وہ بولا شاید کسی رگ نے یہ رنگ کھینچ لیا ہو آپ نے فرمایا شاید تیرے لڑکے کا بھی رنگ کسی رگ نے کھینچ لیا ہو۔

تشریح: یعنی اس وقت کسی رگ میں سے جس میں سوداویت زیادہ تھی نطفہ میں سودا زیادہ مل گیا اور اس کی وجہ سے لڑکا کالا ہو تو ایسے اختلاف سے دل میں شبہ کرنا لغو ہے۔

٤٩١- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ وَهُوَ حِينَئِذٍ يُعَرِّضُ بِأَنْ يَنْفِيَهُ

۴۹۱۔ الحسن بن علی، عبدالرزاق، معمر، زہری سے روایت اسی طرح ہے اس میں یہ ہے کہ وہ شخص نفی ولد کی طرف اشارہ کر رہا تھا۔

٤٩٢- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ أَعْرَابِيًّا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ إِنَّ امْرَأَتِي وَلَدَتْ غُلَامًا أَسْوَدَ وَإِنِّي أُنْكِرُهُ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ *

۴۹۲۔ احمد بن صالح، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، ابی سلمہ، ابوہریرہ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہا یارسول اللہ ﷺ میری عورت نے سیاہ رنگ کا بچہ جنا ہے میں اس سے انکار کرتا ہوں پہلی حدیث کی طرح۔

١٥٧- بَاب التَّغْلِيظِ فِي الِانْتِفَاءِ *

۱۵۷۔ لڑکے کے نسب سے انکار کرنا کیسا ہے!

٤٩٣- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُونُسَ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ حِينَ نَزَلَتْ آيَةُ الْمُتَلَاعِنَيْنِ أَيُّمَا امْرَأَةٍ أَدْخَلَتْ عَلَى قَوْمٍ مَنْ لَيْسَ مِنْهُمْ فَلَيْسَتْ مِنَ اللَّهِ فِي شَيْءٍ وَلَنْ يُدْخِلَهَا اللَّهُ جَنَّتَهُ وَأَيُّمَا رَجُلٍ جَحَدَ وَلَدَهُ وَهُوَ يَنْظُرُ إِلَيْهِ احْتَجَبَ اللَّهُ مِنْهُ وَفَضَحَهُ عَلَى رُءُوسِ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ *

۴۹۳۔ احمد بن صالح، ابن وہب، عمرو بن الحارث، ابن الہاد، عبداللہ بن یونس، سعید المقبری، ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے سنا فرماتے تھے جب آیت لعان کے باب میں اتری جس عورت نے اپنے لڑکے کو غیر قوم میں داخل کیا جس قوم میں سے وہ نہیں ہے یعنی عورت نے زنا کر کے بچہ جنا اور اس کو اپنے خاوند کی طرف نسبت کیا کہ اس کی اولاد ہے تو وہ عورت اللہ کی رحمت کی چیزوں میں سے کسی چیز میں داخل نہیں ہے اور اللہ اس عورت کو ہرگز اپنی جنت میں نہ داخل کرے گا اور جو کوئی مرد ایسا ہو کہ اپنی اولاد ہونے سے انکار کرے

جان بوجھ کر یعنی دانستہ اپنی اولاد کو حرام کا بچہ کہتا ہے اس کو اللہ تعالیٰ کا دیدار نہ ہوگا قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اس کو تمام جہان کی اگلی پچھلی مخلوق کے روبرو رسوا کرے گا۔

تشریح: [illegible]

١٥٨—باب في ادّعاء ولد الزّنا

۱۵۸۔ ولد الزنا کا مدعی ہونا!

٤٩٤—حدّثنا يعْقُوبُ بْنُ إبْراهِيم حدّثنا مُعْتمِرٌ عنْ سلْم يعْني ابْن أبي الزّيّادِ حدّثني بعْضُ أصْحابنا عنْ سعيد بْن جُبيْر عن ابْن عبّاس أنّهُ قال قال رسُولُ اللّه ﷺ لا مُساعاة في الْإسْلام منْ ساعى في الْجاهليّة فقدْ لحق بعصبته ومنْ ادّعى ولدا منْ غيْر رشْدة فلا يرث ولا يُورثُ *

۴۹۴۔ یعقوب بن ابراہیم، معمر، سلمٰن بن ابی الذیاد، بعض ساتھی، سعید بن جبیر، عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اسلام میں خرچی کمانا نہیں ہے (جیسے جاہلیت میں لوگ اپنی لونڈیوں کو خرچی پر چلاتے تھے) اور جس نے خرچی کمائی جاہلیت میں پھر اس عورت کا لڑکا ہوا تو اس کا نسب اس کے مولیٰ سے ملے گا اب جو شخص دعویٰ کرے گا کسی بچے کے نسب کا بغیر نکاح (یا ملک) کے تو نہ بچہ اس کا وارث ہوگا نہ وہ بچے کا۔

٤٩٥—حدّثنا شيْبانُ بْنُ فرُّوخ حدّثنا مُحمّدُ بْنُ راشد ح و حدّثنا الْحسنُ بْنُ علي حدّثنا يزيدُ بْنُ هارُون أخْبرنا مُحمّدُ ابْنُ راشد وهُو أشْبعُ عنْ سُليْمان بْن مُوسى عنْ عمْرو بْن شُعيْب عنْ أبيه عنْ جدّه قال إنّ النّبيّ ﷺ قضى أنّ كُلّ مُسْتلْحق اسْتُلْحق بعْد أبيه الّذي يُدْعى لهُ ادّعاهُ ورثتُهُ فقضى أنّ كُلّ منْ كان منْ أمة يمْلكُها يوْم أصابها فقدْ لحق بمن اسْتلْحقهُ وليْس لهُ ممّا قُسم قبْلهُ من الْميراث شيْءٌ وما أدْرك منْ ميراث لمْ يُقْسمْ فلهُ نصيبُهُ ولا يلْحقُ إذا كان أبُوهُ الّذي يُدْعى لهُ أنْكرهُ وإنْ كان منْ أمة لمْ يمْلكْها أوْ منْ حُرّة عاهر بها فإنّهُ لا يلْحقُ به ولا يرثُ وإنْ كان الّذي يُدْعى لهُ هُو ادّعاهُ فهُو ولدُ زنْية منْ حُرّة كان أوْ أمة

۴۹۵۔ شیبان بن فروخ، محمد بن راشد (دوسری سند) الحسن بن علی، یزید بن ہارون، محمد بن راشد (وہ زیادہ اتم ہے) سلیمان بن موسیٰ، عمرو بن شعیب، عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حکم فرمایا یعنی ارادہ حکم فرمانے کا کیا جو لڑکا اپنے باپ کے مرنے کے بعد اس سے ملایا جائے یعنی اس باپ سے جس کے نام سے پکارا جاتا ہے اور باپ کے وارث اس کو ملانا چاہیں تو آپ نے یہ فیصلہ کیا کہ اگر وہ لڑکا لونڈی سے ہے جس کا مالک تھا اس کا باپ جماع کے وقت تو اس کا نسب ملانے والے سے مل جائے گا لیکن جو ترکہ اس کے ملانے جانے سے پیشتر تقسیم ہو گیا اس میں اس کا حصہ نہ ہوگا البتہ جو ترکہ تقسیم نہیں ہوا اس میں اس کا حصہ بھی ہوگا مگر جب وہ باپ جس سے اس کا نسب ملایا جاتا ہے اپنی زندگی میں اس کے نسب کا انکار کرتا ہو تو وارثوں کے ملانے سے نہیں ملے گا اگر وہ لڑکا ایسی لونڈی سے ہو جس کا مالک اس کا باپ نہ تھا وہ لڑکا آزاد عورت کے پیٹ سے ہو جس سے اس کے باپ نے زنا کیا تھا تو اس کا نسب نہ ملے گا نہ وہ اس کا وارث ہوگا اگرچہ اس کے باپ نے اپنی زندگی میں اس کا دعویٰ کیا ہو کہ یہ میرا بچہ ہے کیونکہ وہ ولد الزنا ہے آزاد کے پیٹ سے ہو یا لونڈی کے پیٹ سے۔

٤٩٦—حدّثنا محْمُودُ بْنُ خالد حدّثنا أبي عنْ مُحمّد بْن راشد بإسْناده ومعْناهُ زاد وهُو ولدُ زنا لأهْل أُمّه منْ كانُوا

۴۹۶۔ محمود بن خالد، محمد بن راشد سے روایت ہے کہ وہ لڑکا ولد الزنا اپنی ماں کے لوگوں سے مل جائے گا اور یہ حکم اس مال میں ہے جو

حُرَّةً أَوْ أَمَةً وَذَلِكَ فِيمَا اسْتُلْحِقَ فِي أَوَّلِ الْإِسْلَامِ فَمَا اقْتُسِمَ مِنْ مَالٍ قَبْلَ الْإِسْلَامِ فَقَدْ مَضَى *

اسلام کے شروع میں ہوا اور جو اسلام سے پہلے تقسیم ہو چکا وہ گذر گیا۔

۱۵۹ - بَاب فِي الْقَافَةِ *

۱۵۹۔ قیافہ جاننے والے کا بیان!

۴۹۷ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ الْمَعْنَى وَابْنُ السَّرْحِ قَالُوا نَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ مُسَدَّدٌ وَابْنُ السَّرْحِ يَوْمًا مَسْرُورًا قَالَ عُثْمَانُ تُعْرَفُ أَسَارِيرُ وَجْهِهِ فَقَالَ أَيْ عَائِشَةُ أَلَمْ تَرَيْ أَنَّ مُجَزِّزًا الْمُدْلِجِيَّ رَأَى زَيْدًا وَأُسَامَةَ قَدْ غَطَّيَا رُءُوسَهُمَا بِقَطِيفَةٍ وَبَدَتْ أَقْدَامُهُمَا فَقَالَ إِنَّ هَذِهِ الْأَقْدَامَ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَكَانَ أُسَامَةُ أَسْوَدَ وَزَيْدٌ أَبْيَضَ *

۴۹۷۔ مسدد، عثمان بن ابی شیبہ، ابن السرح، سفیان، زہری، عروہ، حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس آئے ایک دن خوش خوش عثمان نے کہا آپ کے روئے شریف میں خوشی کی لکیریں معلوم ہوتی تھیں آپ نے فرمایا اے عائشہؓ تم کو خبر نہیں مجزز مدلجی (ایک قیافہ شناس کا نام ہے) نے زید بن حارث اور اسامہ بن زید کو دیکھا دونوں نے اپنا سر چادر میں چھپالیا تھا پاؤں کھلے تھے اور کہا یہ پاؤں ایک سے ہی ملتے ہیں۔ ابو داؤد نے کہا اسامہ کا رنگ سیاہ تھا اور زید کا سفید تھا۔

تشریح: کیونکہ اسامہ کالے تھے اور زید گورے اس واسطے عرب ان کی صحت نسب میں گفتگو کرتے تھے قیافہ شناس کے قول سے ان کا خیال رد ہو گیا اسی واسطے ائمہ ثلاثہ کے نزدیک قیافہ شناس کا قول معتبر ہے احکام میں۔

۴۹۸ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ قَالَ تَبْرُقُ أَسَارِيرُ وَجْهِهِ *

۴۹۸۔ قتیبہ، الیث، ابن شہاب کی روایت میں ہے کہ خوشی کی وجہ سے آپ کے چہرے کے خطوط چمکنے لگے۔

۱۶۰ - بَاب مَنْ قَالَ بِالْقُرْعَةِ إِذَا تَنَازَعُوا فِي الْوَلَدِ *

۱۶۰۔ جب ایک لڑکے کے کئی مدعی ہوں تو قرعہ ڈالا جائے!

۴۹۹ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ الْأَجْلَحِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْخَلِيلِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْيَمَنِ فَقَالَ إِنَّ ثَلَاثَةَ نَفَرٍ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ أَتَوْا عَلِيًّا يَخْتَصِمُونَ إِلَيْهِ فِي وَلَدٍ وَقَدْ وَقَعُوا عَلَى امْرَأَةٍ فِي طُهْرٍ وَاحِدٍ فَقَالَ لِاثْنَيْنِ مِنْهُمَا طِيبَا بِالْوَلَدِ لِهَذَا فَغَلَيَا ثُمَّ قَالَ لِاثْنَيْنِ طِيبَا بِالْوَلَدِ لِهَذَا فَغَلَيَا ثُمَّ قَالَ لِاثْنَيْنِ طِيبَا بِالْوَلَدِ لِهَذَا فَغَلَيَا فَقَالَ أَنْتُمْ شُرَكَاءُ مُتَشَاكِسُونَ إِنِّي مُقْرِعٌ بَيْنَكُمْ فَمَنْ قُرِعَ فَلَهُ الْوَلَدُ وَعَلَيْهِ لِصَاحِبَيْهِ ثُلُثَا الدِّيَةِ فَأَقْرَعَ بَيْنَهُمْ فَجَعَلَهُ لِمَنْ قُرِعَ فَضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى بَدَتْ أَضْرَاسُهُ أَوْ نَوَاجِذُهُ *

۴۹۹۔ مسدد، یحیی، اجلح، شعبی، عبداللہ بن الخلیل، زید بن ارقم سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ہم بیٹھے تھے اتنے میں ایک آدمی آیا یمن سے اور بولا کہ یمن میں تین آدمی حضرت علیؓ کے پاس جھگڑتے ہوئے آئے ایک لڑکے کے بارے میں اور ان تینوں نے جماع کیا تھا ایک عورت سے ایک ہی طہر میں۔ آپ نے ان میں سے دو کو الگ کر کے کہا تم دونوں اس لڑکے کو تیسرے شخص کو دیدو انہوں نے نہ مانا اور چیخے پھر ان دونوں کو الگ کر کے اسی طرح کہا انہوں نے نہ مانا اور پکارے چلائے حضرت علیؓ نے کہا تم جھگڑنے والے شریک ہو میں قرعہ ڈالوں گا جس کے نام پر قرعہ نکلے وہ لڑکا لے لے اور اپنے دونوں ساتھیوں کو ایک ایک تہائی دیت ادا کرے پھر آپ نے قرعہ ڈالا اور جسکے نام پر قرعہ نکلا لڑکا اسی کو دلوادیا یہ سنکر آپ ﷺ ہنس پڑے یہاں تک کہ آپ کی کچلیاں یا ڈاڑھیں کھل گئیں۔

تشریح: اسحاق کا عمل اسی حدیث پر ہے اور بعضوں کے نزدیک قیافہ شناس کو بلائیں گے اس کے قول پر فیصلہ کریں گے بعضوں کے نزدیک جوان ہونے تک اس لڑکے کو چھوڑ دیں گے جب جوان ہو جائے اس کو اختیار ہے جس سے چاہے مل جائے بعضوں کے نزدیک سب سے اس کا نسب متعلق رہے گا۔

۵۰۰ - حَدَّثَنَا خُشَيْشُ بْنُ أَصْرَمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا

۵۰۰۔ خشیش بن اصرم، عبدالرزاق، ثوری، صالح، الہمدانی، الشعبی،

الثَّوْرِيُّ عَنْ صَالِحٍ الْهَمْدَانِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ أُتِيَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُم بِثَلَاثَةٍ وَهُوَ بِالْيَمَنِ وَقَعُوا عَلَى امْرَأَةٍ فِي طُهْرٍ وَاحِدٍ فَسَأَلَ اثْنَيْنِ أَتُقِرَّانِ لِهَذَا بِالْوَلَدِ قَالَا لَا حَتَّى سَأَلَهُمْ جَمِيعًا فَجَعَلَ كُلَّمَا سَأَلَ اثْنَيْنِ قَالَا لَا فَأَقْرَعَ بَيْنَهُمْ فَأَلْحَقَ الْوَلَدَ بِالَّذِي صَارَتْ عَلَيْهِ الْقُرْعَةُ وَجَعَلَ عَلَيْهِ ثُلُثَيِ الدِّيَةِ قَالَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَضَحِكَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ

عبد خیر، زید بن ارقم سے روایت ہے کہ حضرت علیؓ کے پاس تین آدمی آئے یمن میں جنہوں نے ایک عورت سے جماع کیا تھا ایک ہی طہر میں آپ نے دو دو کو الگ کر کے پوچھا کہ تم تیسرے کے لئے اس لڑکے کا اقرار کرو انہوں نے نہ مانا اس طرح تینوں سے پوچھا کہ تم تیسرے کے لئے اس لڑکے کا اقرار کرو انہوں نے نہ مانا اس طرح تینوں سے پوچھ لیا (تین بار میں) پھر قرعہ ڈالا جس کے نام پر قرعہ نکلا لڑکے کو اسے دلا دیا اور ایک ایک ثلث دیت اس سے ان دونوں کو دلوائی رسول اللہ ﷺ یہ سن کر ہنسے یہاں تک کہ ڈاڑھیں رسول اللہ ﷺ کی کھل گئیں۔

٥٠١- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ سَمِعَ الشَّعْبِيَّ عَنِ الْخَلِيلِ أَوِ ابْنِ الْخَلِيلِ قَالَ أُتِيَ عَلِيُّ ابْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُم فِي امْرَأَةٍ وَلَدَتْ مِنْ ثَلَاثَةٍ نَحْوَهُ لَمْ يَذْكُرِ الْيَمَنَ وَلَا النَّبِيَّ ﷺ وَلَا قَوْلَهُ طَيِّبًا بِالْوَلَدِ

۵۰۱۔ عبید اللہ بن معاذ، شعبہ، سلمہ، الشعبی، الخلیل یا ابن خلیل کی روایت موقوفاً حضرت علیؓ بن ابی طالب سے ہے اس روایت میں نہ یمن کا اور نہ رسول اللہ ﷺ کا اور نہ طیبا بالولد کا ذکر ہے۔

١٦١- بَاب فِي وُجُوهِ النِّكَاحِ الَّتِي كَانَ يَتَنَاكَحُ بِهَا أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ *

۱۶۱۔ جاہلیت کے نکاحوں کا بیان کس کس طرح ہوتے تھے!

٥٠٢- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ النِّكَاحَ كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ عَلَى أَرْبَعَةِ أَنْحَاءٍ فَكَانَ مِنْهَا نِكَاحُ النَّاسِ الْيَوْمَ يَخْطُبُ الرَّجُلُ إِلَى الرَّجُلِ وَلِيَّتَهُ فَيُصْدِقُهَا ثُمَّ يَنْكِحُهَا وَنِكَاحٌ آخَرُ كَانَ الرَّجُلُ يَقُولُ لِامْرَأَتِهِ إِذَا طَهُرَتْ مِنْ طَمْثِهَا أَرْسِلِي إِلَى فُلَانٍ فَاسْتَبْضِعِي مِنْهُ وَيَعْتَزِلُهَا زَوْجُهَا وَلَا يَمَسُّهَا أَبَدًا حَتَّى يَتَبَيَّنَ حَمْلُهَا مِنْ ذَلِكَ الرَّجُلِ الَّذِي تَسْتَبْضِعُ مِنْهُ فَإِذَا تَبَيَّنَ حَمْلُهَا أَصَابَهَا زَوْجُهَا إِنْ أَحَبَّ وَإِنَّمَا يَفْعَلُ ذَلِكَ رَغْبَةً فِي نَجَابَةِ الْوَلَدِ فَكَانَ هَذَا النِّكَاحُ يُسَمَّى نِكَاحَ الِاسْتِبْضَاعِ وَنِكَاحٌ آخَرُ يَجْتَمِعُ الرَّهْطُ دُونَ الْعَشَرَةِ فَيَدْخُلُونَ عَلَى الْمَرْأَةِ كُلُّهُمْ يُصِيبُهَا فَإِذَا حَمَلَتْ وَوَضَعَتْ وَمَرَّ لَيَالٍ بَعْدَ أَنْ تَضَعَ حَمْلَهَا أَرْسَلَتْ إِلَيْهِمْ فَلَمْ يَسْتَطِعْ رَجُلٌ مِنْهُمْ أَنْ يَمْتَنِعَ حَتَّى يَجْتَمِعُوا عِنْدَهَا فَتَقُولُ لَهُمْ قَدْ عَرَفْتُمُ الَّذِي كَانَ مِنْ أَمْرِكُمْ وَقَدْ وَلَدْتُ وَهُوَ ابْنُكَ يَا فُلَانُ فَتُسَمِّي مَنْ أَحَبَّتْ مِنْهُمْ بِاسْمِهِ فَيَلْحَقُ بِهِ وَلَدُهَا

۵۰۲۔ احمد بن صالح، عنبسہ بن خالد، یونس بن یزید، محمد بن مسلم بن شہاب، عروہ بن زبیر، حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ جاہلیت کے زمانے میں نکاح چار طرح سے ہوتا تھا ایک تو ایسا ہے جیسے اس زمانے میں ہوتا ہے ایک مرد دوسرے مرد کی بیٹی یا بہن سے پیام دیتا وہ مہر مقرر کرتے اس سے نکاح کر دیتا اور ایک اس طرح پر ہوتا کہ آدمی اپنی بی بی سے کہتا جب وہ پاک ہوتی حیض سے فلاں شخص کو بلا بھیج اور اس سے جماع کروا پھر اپنے خاوند اس سے الگ رہتا کبھی جماع نہ کرتا جب تک اس کو معلوم نہ ہو جاتا کہ حاملہ ہو گئی ہے اس شخص سے جب معلوم ہو جاتا کہ حاملہ ہو گئی ہے اس وقت اگر خاوند چاہتا تو اس سے جماع کرتا اور یہ اس واسطے کرتے کہ لڑکا عمدہ قوی اور حسین پیدا ہو تو کسی شریف اور حسین مرد کے پاس جو خاندانی اور نجیب ہوتا اپنی عورت کو جانے کی اجازت دیتے تاکہ اس کا نطفہ حاصل کریں اور اپنے خاندان میں بھی ویسی اولاد ہونے لگے (یہ فعل مشرکوں کا در حقیقت مرغ یا کبوتر کے انڈے لینے سے کم نہ تھا لا حول ولا قوۃ الا باللہ) اس نکاح کو نکاح الاستبضاع کہتے تھے اور ایک تیسرا نکاح تھا وہ یہ کہ آٹھ دس آدمی ایک عورت کے پاس آیا جایا کرتے ہر ایک اس

وَنِكَاحٌ رَابِعٌ يَجْتَمِعُ النَّاسُ الْكَثِيرُ فَيَدْخُلُونَ عَلَى الْمَرْأَةِ لَا تَمْتَنِعُ مِمَّنْ جَاءَهَا وَهُنَّ الْبَغَايَا كُنَّ يَنْصِبْنَ عَلَى أَبْوَابِهِنَّ رَايَاتٍ يَكُنَّ عَلَمًا لِمَنْ أَرَادَهُنَّ دَخَلَ عَلَيْهِنَّ فَإِذَا حَمَلَتْ فَوَضَعَتْ حَمْلَهَا جُمِعُوا لَهَا وَدَعَوْا لَهُمُ الْقَافَةَ ثُمَّ أَلْحَقُوا وَلَدَهَا بِالَّذِي يَرَوْنَ فَالْتَاطَهُ وَدُعِيَ ابْنَهُ لَا يَمْتَنِعُ مِنْ ذَلِكَ فَلَمَّا بَعَثَ اللَّهُ مُحَمَّدًا ﷺ هَدَمَ نِكَاحَ أَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ كُلَّهُ إِلَّا نِكَاحَ أَهْلِ الْإِسْلَامِ الْيَوْمَ *

سے صحبت کرتا جب وہ حاملہ ہو جاتی اور جنتی تو جننے کے بعد چند روز ان سب کو بلا بھیجتی پھر نہ ہو سکتا کہ کوئی نہ آوے سب آن کر اس کے پاس جمع ہوتے اور ان سے کہتی تم اپنا حال جانتے ہو اب میں جنی ہوں اور وہ لڑکا تم میں سے فلانے کا ہے جس کا نام لے دیتی پھر وہ لڑکا اسی کا کہا جاتا اور ایک چوتھی قسم کا نکاح وہ یہ تھا کہ بہت سے آدمی ایک عورت کے پاس آتے جاتے وہ کسی کو نہ روکتی اور ایسی عورتوں کو بغایا کہتے (بغایا جمع ہے بغیہ کی وہ عورت جو زانیہ ہو جس کو کنجری اور کوئی رنڈی کہتے ہیں) ان کے دروازوں پر جھنڈے رہتے یہی نشانی تھی جو چاہتا ان کے پاس جاتا جب وہ حاملہ ہوتی اور جنتی تو اس کے سب آشنا جمع ہوتے اور قیافہ شناسوں کو بلاتے بعد اس کے وہ جس کا لڑکا کہہ دیتے اسی سے اس لڑکے کو ملا دیتے وہ کچھ نہ کہہ سکتا جب اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ کو سچا پیغمبر کر کے بھیجا انہوں نے جاہلیت کے نکاحوں کو باطل کر دیا اور ڈھا دیا اور وہی نکاح رہ گیا جو آج کل اہل اسلام میں مروج ہے (یعنی پہلی قسم کا اور سب موقوف ہوئیں)۔

۱۶۲-بَابُ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ *

۱۶۲۔ لڑکا اسی کا ہوگا جس کی بی بی یا لونڈی ہے!

۵۰۳-حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَمُسَدَّدٌ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اخْتَصَمَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ وَعَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي ابْنِ أَمَةِ زَمْعَةَ فَقَالَ سَعْدٌ أَوْصَانِي أَخِي عُتْبَةُ إِذَا قَدِمْتُ مَكَّةَ أَنْ أَنْظُرَ إِلَى ابْنِ أَمَةِ زَمْعَةَ فَأَقْبِضَهُ فَإِنَّهُ ابْنُهُ وَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ أَخِي ابْنُ أَمَةِ أَبِي وُلِدَ عَلَى فِرَاشِ أَبِي فَرَأَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ شَبَهًا بَيِّنًا بِعُتْبَةَ فَقَالَ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ وَاحْتَجِبِي عَنْهُ يَا سَوْدَةُ زَادَ مُسَدَّدٌ فِي حَدِيثِهِ وَقَالَ هُوَ أَخُوكَ يَا عَبْدُ *

۵۰۳۔ سعید بن منصور، مسدد بن مسرہد، سفیان، زہری، عروہ، حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ سعد بن ابی وقاص اور عبد بن زمعہ نے جھگڑا کیا زمعہ کی لونڈی کے لڑکے میں سعد نے کہا میرے بھائی عتبہ نے مجھ کو وصیت کی تھی جب مکہ میں آؤں تو اس لونڈی کے لڑکے کو لے جاؤں کیونکہ میرا لڑکا ہے عبد بن زمعہ نے کہا وہ میرا بھائی ہے میرے باپ کی لونڈی سے پیدا ہوا ہے رسول اللہ ﷺ نے اس لڑکے کو دیکھا تو کھلم کھلا مشابہ تھا عتبہ سے آپ نے فرمایا لڑکا فراش کا ہے (یعنی صاحب فراش کا بچھونے کو کہتے ہیں عورت مرد کی بچھونا ہے) اور زنا کرنے والے کے لئے پتھر ہیں (یعنی اس کو رجم کرنا چاہیے) اور آپ نے فرمایا اے سودہ تو اس سے چھپا کر (ہر چند کہ قاعدہ شرع کے بموجب وہ زمعہ کا لڑکا کیا گیا تو سودہ بنت زمعہ کا بھائی ہوا مگر چونکہ عتبہ کا نطفہ تھا آپ نے چھپنے کو فرمایا) اور عبد بن زمعہ سے کہا وہ تیرا بھائی ہے۔

۵۰۴-حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ فُلَانًا ابْنِي عَاهَرْتُ بِأُمِّهِ فِي

۵۰۴۔ زہیر بن حرب، یزید بن ہارون، حسین المعلم، عمرو بن شعیب، عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ ایک شخص کھڑا ہوا اور بولا یا رسول اللہ ﷺ فلانا شخص میرا بیٹا ہے میں نے اس کی ماں سے جاہلیت میں زنا

الْجاهليّة فقال رسُولُ اللّه ﷺ لا دعْوة في الْإسْلام ذهب أمْرُ الْجاهليّة الْولدُ للْفراش وللْعاهر الْحجرُ

کیا تھا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اب اسلام میں اس کا دعویٰ نہیں ہو سکتا جاہلیت کی رسم گئی اب تو لڑکا صاحب فراش کا ہے اور زنا کرنے والے کے واسطے پتھر ہیں۔

٥٠٥–حدّثنا مُوسى بْنُ إسْمعيل حدّثنا مهْديُّ بْنُ ميْمُون أبُو يحْيى حدّثنا مُحمّدُ بْنُ عبْد اللّه بْن أبي يعْقُوب عن الْحسن بْن سعْد موْلى الْحسن بْن عليّ بْن أبي طالب رضي اللّه عنْهم عنْ رباح قال زوّجني أهْلي أمةً لهُمْ رُوميّةً فوقعْتُ عليْها فولدتْ غُلامًا أسْود مثْلي فسمّيْتُهُ عبْد اللّه ثُمّ وقعْتُ عليْها فولدتْ غُلامًا أسْود مثْلي فسمّيْتُهُ عُبيْد اللّه ثُمّ طبن لها غُلامٌ لأهْلي رُوميٌّ يُقالُ لهُ يُوحنّهْ فراطنها بلسانه فولدتْ غُلامًا كأنّهُ وزغةٌ من الْوزغات فقُلْتُ لها ما هذا فقالتْ هذا ليُوحنّهْ فرفعْنا إلى عُثْمان أحْسبُهُ قال مهْديٌّ قال فسألهُما فاعْترفا فقال لهُما أترْضيان أنْ أقْضي بيْنكُما بقضاء رسُول اللّه ﷺ إنّ رسُول اللّه ﷺ قضى أنّ الْولد للْفراش وأحْسبُهُ قال فجلدها وجلدهُ وكاناممْلُوكيْن *

۵۰۵۔ موسیٰ بن اسماعیل، مہدی بن میمون ابو یحییٰ، محمد بن عبداللہ بن ابی یعقوب، حسن بن سعد مولیٰ حسن بن علی بن ابی طالب، رباح سے روایت ہے کہ میرے گھر کے لوگوں نے میرا نکاح اپنی ایک رومیہ لونڈی سے کر دیا میں نے اس سے جماع کیا تو ایک سانولا لڑکا میرا سا پیدا ہوا میں نے اس کا نام عبداللہ رکھا پھر میں نے اس سے جماع کیا پھر ایک سانولا لڑکا میرا سا پیدا ہوا میں نے اس کا نام عبیداللہ رکھا پھر اس کو ایک غلام نے جو میرے گھر کے لوگوں کا تھا پھانس لیا وہ بھی رومی تھا اس کا نام یوحنہ تھا اس نے اپنی زبان میں اس سے چھ باتیں کیں پھر ایک اور لڑکا پیدا ہوا گویا ایک گرگٹ تھا گرگٹوں میں سے (یعنی سرخ رنگ تھا رومیوں کے رنگ پر) میں نے کہا یہ کیسا ہے اس نے کہا یوحنہ کا ہے ہم نے یہ مقدمہ حضرت عثمانؓ کے پاس پیش کیا انہوں نے غلام اور لونڈی کو بلا کر پوچھا انہوں نے اقرار کیا پھر دونوں سے کہا تم راضی ہو میں تمہارا اس طرح فیصلہ کروں جیسے رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ کیا لڑکا صاحب فراش کا ہے۔ راوی نے کہا مجھے گمان ہے پھر حضرت عثمانؓ نے غلام اور لونڈی دونوں کو کوڑے مارے۔

١٦٣–باب منْ أحقُّ بالْولد *

۱۶۳۔ لڑکے کی پرورش کا حقدار کون ہے!

٥٠٦–حدّثنا محْمُودُ بْنُ خالد السُّلميُّ حدّثنا الْوليدُ عنْ أبي عمْرو يعْني الْأوْزاعيّ حدّثني عمْرُو بْنُ شُعيْب عنْ أبيه عنْ جدّه عبْد اللّه بْن عمْرو أنّ امْرأةً قالتْ يا رسُول اللّه إنّ ابْني هذا كان بطْني لهُ وعاءً وثدْيي لهُ سقاءً وحجْري لهُ حواءً وإنّ أباهُ طلّقني وأراد أنْ ينْتزعهُ منّي فقال لها رسُولُ اللّه ﷺ أنْت أحقُّ به ما لمْ تنْكحي *

۵۰۶۔ محمود بن خالد السلمی، الولید، ابی عمرو الاوزاعی، عمرو بن شعیب، عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ ایک عورت آئی رسول اللہ ﷺ کے پاس اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ یہ میرا بیٹا ہے میرا پیٹ اس کا غلاف تھا اور میری چھاتی اس کے پینے کا برتن اور میری گود اس کا گھر تھا اب اس کے باپ نے مجھے طلاق دے دی ہے اور چاہتا ہے کہ لڑکا مجھ سے چھین لے آپ نے فرمایا تو اس کی حقدار ہے جب تک نکاح نہ کرے کسی اور سے۔

٥٠٧–حدّثنا الْحسنُ بْنُ عليٍّ الْحُلْوانيُّ حدّثنا عبْدُ الرّزّاق وأبُو عاصم عن ابْن جُريْج أخْبرني زيادٌ عنْ هلال بْن أُسامة أنّ أبا ميْمُونة سلْمى موْلًى منْ أهْل الْمدينة رجُل صدْق قال بيْنما أنا جالسٌ مع أبي هُريْرة جاءتْهُ امْرأةٌ فارسيّةٌ معها ابْنٌ لها فادّعياهُ وقدْ طلّقها زوْجُها فقالتْ يا أبا هُريْرة ورطنتْ لهُ

۵۰۷۔ الحسن بن علی، عبدالرزاق وابو عاصم، ابن جریج، زیاد، ہلال بن اسامہ سے روایت ہے کہ ابا میمونہ جس کا نام سلمی تھا اہل مدینہ کا مولی اور وہ سچا آدمی تھا بولا کہ میں ابو ہریرہ کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا اتنے میں ایک فارسی عورت آئی اس کے ساتھ ایک لڑکا تھا عورت یہ چاہتی تھی وہ لڑکا میرے پاس رہے اور اس کا خاوند چاہتا تھا میرے پاس رہے

بالفارسية زوجي يريد أن يذهب بابني فقال أبو هريرة استهما عليه ورطن لها بذلك فجاء زوجها فقال من يحاقني في ولدي فقال أبو هريرة اللهم إني لا أقول هذا إلا أني سمعت امرأة جاءت إلى رسول الله ﷺ وأنا قاعد عنده فقالت يا رسول الله إن زوجي يريد أن يذهب بابني وقد سقاني من بئر أبي عنبة وقد نفعني فقال رسول الله ﷺ استهما عليه فقال زوجها من يحاقني في ولدي فقال النبي ﷺ هذا أبوك وهذه أمك فخذ بيد أيهما شئت فأخذ بيد أمه فانطلقت به *

اور خاوند نے اس کو طلاق دے دی تھی وہ بولی اے ابوہریرہ فارسی میں گفتگو کی میرا خاوند چاہتا ہے کہ مجھ سے میرے بیٹے کو لے جائے ابوہریرہ نے کہا دونوں اس پر قرعہ ڈالو اور فارسی میں اس کو سمجھا دیا پھر اس کا خاوند آیا اور کہا کون جھگڑتا ہے مجھ سے میرے بیٹے میں ابوہریرہ نے کہا میں نہیں کہتا مگر اس وجہ سے کہ میں نے سنا تھا ایک عورت آئی رسول اللہ ﷺ کے پاس اور میں آپ کے پاس بیٹھا تھا وہ بولی یا رسول اللہ ﷺ میرا خاوند چاہتا ہے کہ میرے بیٹے کو مجھ سے چھین لے حالانکہ وہ مجھ کو پانی پلاتا ہے ابو عتبہ کے کنویں سے لا کر اور نفع پہنچاتا ہے مجھ کو (یعنی اس عمر کو پہنچا پال پوس کر بڑا کیا اب خاوند چھیننا چاہتا ہے) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دونوں قرعہ ڈالو اور اس پر خاوند نے کہا کون جھگڑتا ہے مجھ سے میرے لڑکے میں رسول اللہ ﷺ نے لڑکے سے فرمایا یہ تیرا باپ ہے اور یہ تیری ماں ہے تجھے اختیار ہے جس کا چاہے ہاتھ پکڑ لے اس نے اپنی ماں کا ہاتھ پکڑ لیا وہ لیے چلی گئی

تشریح: امام شافعی کی یہی دلیل ہے ان کے نزدیک لڑکے کو اختیار دینا چاہیے جہاں اس کا جی چاہے رہے ابو حنیفہ کے نزدیک جب تک لڑکا کم سن ہے تو ماں کے پاس رہے جب آپ کھانے پینے پہنے استنجا کرنے لگے تو باپ کے ساتھ رہے۔ (علامہ)

٥٠٨- حدثنا العباس بن عبد العظيم حدثنا عبد الملك بن عمرو حدثنا عبد العزيز بن محمد عن يزيد بن الهاد عن محمد بن إبراهيم عن نافع بن عجير عن أبيه عن علي رضي الله عنهم قال خرج زيد بن حارثة إلى مكة فقدم بابنة حمزة فقال جعفر أنا آخذها أنا أحق بها ابنة عمي وعندي خالتها وإنما الخالة أم فقال علي أنا أحق بها ابنة عمي وعندي ابنة رسول الله ﷺ وهي أحق بها فقال زيد أنا أحق بها أنا خرجت إليها وسافرت وقدمت بها فخرج النبي ﷺ فذكر حديثا قال وأما الجارية فأقضي بها لجعفر تكون مع خالتها وإنما الخالة أم *

۵۰۸- العباس بن عبدالعظیم، عبدالملک بن عمرو، عبدالعزیز بن محمد، یزید بن الہاد، محمد بن ابراہیم، نافع بن عجیر، حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ زید بن حارثہ مکے کو گئے وہاں سے حضرت حمزہ کی بیٹی کو لائے جعفر بن ابی طالب نے کہا میں اس کو لوں گا میں اس کا حقدار ہوں میرے چچا کی بیٹی ہے اور میرے پاس اس کی خالہ ہے خالہ مثل ماں کے ہوتی ہے پھر حضرت علیؓ نے کہا میں اس کی لڑکی کا زیادہ حقدار ہوں کیونکہ میرے چچا کی بیٹی ہے اور میرے پاس رسول اللہ ﷺ کی بیٹی ہیں اور وہ اس کی حقدار ہیں (کیونکہ ان کی بہن بھی ہیں اس لئے کہ حضرت حمزہ آپ کے دودھ شریک بھائی بھی تھے اور پھوپھی بھی ہے) زید نے کہا میں اس کا حقدار ہوں اس واسطے کہ میں مکے گیا اور سفر کیا اور اس کو لے کر آیا (دوسرے یہ کہ حمزہ اور زید کو آنحضرت ﷺ نے بھائی بنا دیا تھا تو بھائی کی بیٹی ہے) پھر آپ ﷺ نکلے اور فرمایا لڑکی جعفر کے پاس رہے گی اپنی خالہ کی پرورش میں کیونکہ خالہ مثل ماں کی ہے (تو بعد ماں کے خالہ کو حق ہے)۔

٥٠٩- حدثنا محمد بن عيسى حدثنا سفيان عن أبي فروة عن عبد الرحمن بن أبي ليلى بهذا الخبر وليس بتمامه قال

۵۰۹- محمد بن عیسیٰ، سفیان، ابی فروہ، عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ کیا کہ لڑکی جعفر کے پاس رہے

وَقَضَى بِهَا لِجَعْفَرٍ وَقَالَ إِنَّ خَالَتَهَا عِنْدَهُ*

کیونکہ ان کے نکاح میں اس کی خالہ ہے اور خالہ مثل ماں کے ہے۔

٥١٠ - حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ مُوسَى أَنَّ إِسْمَعِيلَ بْنَ جَعْفَرٍ حَدَّثَهُمْ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ هَانِئٍ وَهُبَيْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ لَمَّا خَرَجْنَا مِنْ مَكَّةَ تَبِعَتْنَا بِنْتُ حَمْزَةَ تُنَادِي يَا عَمُّ يَا عَمُّ فَتَنَاوَلَهَا عَلِيٌّ فَأَخَذَ بِيَدِهَا وَقَالَ دُونَكِ بِنْتَ عَمِّكِ فَحَمَلَتْهَا فَقَصَّ الْخَبَرَ قَالَ وَقَالَ جَعْفَرٌ ابْنَةُ عَمِّي وَخَالَتُهَا تَحْتِي فَقَضَى بِهَا النَّبِيُّ ﷺ لِخَالَتِهَا وَقَالَ الْخَالَةُ بِمَنْزِلَةِ الْأُمِّ *

۵۱۰۔ عباد بن موسیٰ، اسماعیل بن جعفر، اسرائیل، ابی اسحٰق، ہانی، ہبیرہ، حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ جب ہم مکے سے نکلے تو ہمارے پیچھے ہو گئی حمزہ کی بیٹی پکارنے لگی چچا چچا علیؓ نے اس کو اٹھالیا اور ہاتھ پکڑ کر حضرت فاطمہؓ کو دیا اور کہا لو اپنے چچا کی بیٹی کو حضرت فاطمہؓ نے اس کو اپنے ساتھ بٹھالیا بعد اس کے یہی قصہ بیان کیا جعفر نے کہا وہ میرے چچا کی بیٹی ہے اور اس کی خالہ میرے نکاح میں ہے رسول اللہ ﷺ نے وہ لڑکی خالہ کو دلا دی اور فرمایا خالہ مثل ماں کے ہے۔

١٦٤ - بَاب فِي عِدَّةِ الْمُطَلَّقَةِ *

۱۶۴۔ مطلقہ کی عدت کا بیان!

٥١١ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْبَهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُهَاجِرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ بْنِ السَّكَنِ الْأَنْصَارِيَّةِ أَنَّهَا طُلِّقَتْ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَلَمْ يَكُنْ لِلْمُطَلَّقَةِ عِدَّةٌ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ حِينَ طُلِّقَتْ أَسْمَاءُ بِالْعِدَّةِ لِلطَّلَاقِ فَكَانَتْ أَوَّلَ مَنْ أُنْزِلَتْ فِيهَا الْعِدَّةُ لِلْمُطَلَّقَاتِ *

۵۱۱۔ سلیمان بن عبدالحمید البہرانی، یحییٰ بن صالح، اسماعیل بن عیاش، عمرو بن مہاجر، اسماء بنت یزید بن السکن الانصاریہ سے روایت ہے کہ ان کو طلاق دی گئی رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں اس وقت مطلقہ کی کوئی عدت نہ تھی تب اللہ تعالیٰ نے عدت کی آیت اتاری (ترجمہ) یعنی طلاق والیاں اپنے تئیں روک رکھیں تین طہر یا تین حیض تک تو اسماء وہ عورت ہے جس کی شان میں سب سے پہلے یہ آیت طلاق کی عدت کی اتری۔

١٦٥ - بَاب فِي نَسْخِ مَا اسْتَثْنَى بِهِ مِنْ عِدَّةِ الْمُطَلَّقَاتِ *

۱۶۵۔ طلاق کی عدت کی آیت میں سے جو منسوخ ہوا!

٥١٢ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ ثَابِتٍ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَزِيدَ النَّحْوِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ (وَالْمُطَلَّقَاتُ يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ ثَلَاثَةَ قُرُوءٍ) وَقَالَ (وَاللَّائِي يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيضِ مِنْ نِسَائِكُمْ إِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلَاثَةُ أَشْهُرٍ) فَنُسِخَ مِنْ ذَلِكَ وَقَالَ (ثُمَّ طَلَّقْتُمُوهُنَّ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَمَسُّوهُنَّ فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّونَهَا) *

۵۱۲۔ احمد بن محمد المروزی، علی بن حسین، یزید النحوی، عکرمہ، عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ اللہ نے جو فرمایا طلاق والیاں روک رکھیں اپنے تئیں تین طہر یا تین حیض تک اس میں سے وہ عورتیں نکالی گئیں جو حیض سے مایوس ہو جائیں فرمایا جو عورتیں ناامید ہوں حیض سے ان کی عدت تین مہینے ہے اسی طرح جن کو حیض نہ آیا ہو یا حاملہ ہوں تو ان کی عدت وضع حمل ہے اور وہ بھی نکالی گئیں جن کو قبل جماع کے طلاق دی جائے ایسی عورتوں کے لئے فرمایا ان پر کچھ عدت نہیں ہے۔

١٦٦ - بَاب فِي الْمُرَاجَعَةِ *

۱۶۶۔ رجعت کا بیان!

٥١٣ - حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الزُّبَيْرِ الْعَسْكَرِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ صَالِحِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ طَلَّقَ حَفْصَةَ ثُمَّ رَاجَعَهَا*

۵۱۳۔ سہل بن محمد بن الزبیر العسکری، یحییٰ بن ابی زکریا بن ابی زائدہ، صالح بن صالح، سلمہ بن کہیل، سعید بن جبیر، عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ام المومنین حفصہ کو طلاق دی پھر ان سے رجعت کی۔

١٦٧-بَاب فِي نَفَقَةِ الْمَبْتُوتَةِ *

۱۶۷۔جس عورت کو تین طلاقیں دی جائیں اس کے نفقہ کا بیان!

٥١٤-حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ مَوْلَى الْأَسْوَدِ بْنِ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ أَنَّ أَبَا عَمْرِو بْنَ حَفْصٍ طَلَّقَهَا الْبَتَّةَ وَهُوَ غَائِبٌ فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا وَكِيلَهُ بِشَعِيرٍ فَتَسَخَّطَتْهُ فَقَالَ وَاللَّهِ مَا لَكِ عَلَيْنَا مِنْ شَيْءٍ فَجَاءَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ لَهَا لَيْسَ لَكِ عَلَيْهِ نَفَقَةٌ وَأَمَرَهَا أَنْ تَعْتَدَّ فِي بَيْتِ أُمِّ شَرِيكٍ ثُمَّ قَالَ إِنَّ تِلْكِ امْرَأَةٌ يَغْشَاهَا أَصْحَابِي اعْتَدِّي فِي بَيْتِ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ فَإِنَّهُ رَجُلٌ أَعْمَى تَضَعِينَ ثِيَابَكِ وَإِذَا حَلَلْتِ فَآذِنِينِي قَالَتْ فَلَمَّا حَلَلْتُ ذَكَرْتُ لَهُ أَنَّ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ وَأَبَا جَهْمٍ خَطَبَانِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَمَّا أَبُو جَهْمٍ فَلَا يَضَعُ عَصَاهُ عَنْ عَاتِقِهِ وَأَمَّا مُعَاوِيَةُ فَصُعْلُوكٌ لَا مَالَ لَهُ انْكِحِي أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ قَالَتْ فَكَرِهْتُهُ ثُمَّ قَالَ انْكِحِي أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فَنَكَحْتُهُ فَجَعَلَ اللَّهُ تَعَالَى فِيهِ خَيْرًا كَثِيرًا وَاغْتَبَطْتُ بِهِ *

۵۱۴۔القعنبی، مالک، عبداللہ بن یزید مولی الاسود بن سفیان، ابی سلمہ بن عبدالرحمن، فاطمہ بنت قیس سے روایت ہے کہ ابو عمرو بن حفص نے اس کو تین طلاقیں دیں اور وہ کہیں گئے ہوئے تھے ان کے وکیل نے اس کو جو بھیجے کھانے کو فاطمہ نے اس کو ناپسند کیا وہ بولا قسم خدا کی تمہارا کچھ ہم کو دینا نہیں آتا فاطمہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اور آپ سے بیان کیا آپ نے فرمایا بے شک تیرا خرچ اس پر نہیں ہے اور حکم کیا فاطمہ کو عدت کرنے کا ام شریک کے گھر میں پھر آپ نے کہا وہاں اکثر میرے اصحاب آیا جایا کرتے ہیں تو عبداللہ بن ام مکتوم کے گھر میں عدت کر کیونکہ وہ اندھا ہے اگر تو کپڑے اتارے گی تو پردے کی حاجت نہ ہوگی جب تیری عدت پوری ہو جائے تو مجھ کو خبر کرنا جب میری عدت پوری ہوئی میں نے آپ سے بیان کیا کہ معاویہ بن ابی سفیان اور ابو جہم نے مجھ سے پیام دیا ہے نکاح کا حضرت ﷺ نے فرمایا کہ ابو جہم تو اپنی لاٹھی کندھے سے نہیں اتارتا یعنی بہت مارا کرتا ہے اور معاویہ تو مفلس قلاش ہے کہ اس کے پاس کچھ مال نہیں تو اسامہ سے نکاح کر میں نے اسامہ کو ناپسند کیا پھر آپ نے فرمایا اسامہ سے نکاح کر میں نے ان سے نکاح کیا اللہ نے بہت بہتر کیا اور لوگ مجھ پر رشک کرنے لگے۔

تشریح: یہ حضرت نے فاطمہ بنت قیس سے کہا جب کہ اس کے خاوند ابو عمرو بن حفص نے اس کو تین بار طلاق دی تو ابو جہم اور معاویہ بن ابی سفیان نے اس کو نکاح کا پیغام دیا فاطمہ بنت قیس نے حضرت سے صلاح پوچھی کہ میں ابو جہم سے نکاح کروں یا معاویہ سے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ صلاح دینے میں کسی کا عیب بیان کرنا درست ہے کہ مشورہ پوچھنے والا دھوکا نہ کھائے یہ غیبت میں داخل نہیں۔ (علامہ)

٥١٥-حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا أَبَانُ بْنُ يَزِيدَ الْعَطَّارُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ حَدَّثَتْهُ أَنَّ أَبَا حَفْصِ بْنَ الْمُغِيرَةِ طَلَّقَهَا ثَلَاثًا وَسَاقَ الْحَدِيثَ فِيهِ وَأَنَّ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ وَنَفَرًا مِنْ بَنِي مَخْزُومٍ أَتَوُا النَّبِيَّ ﷺ فَقَالُوا يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنَّ أَبَا حَفْصِ بْنَ الْمُغِيرَةِ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا وَإِنَّهُ تَرَكَ لَهَا نَفَقَةً يَسِيرَةً فَقَالَ لَا نَفَقَةَ لَهَا وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَحَدِيثُ مَالِكٍ أَتَمُّ

۵۱۵۔موسیٰ بن اسماعیل، ابان بن یزید العطار، یحییٰ بن کثیر، ابو سلمہ بن عبدالرحمن، فاطمہ بنت قیس سے روایت ہے کہ ابو حفص بن المغیرہ نے ان کو تین طلاق دیں پھر یہی حدیث بیان کی اس میں یہ ہے کہ خالد بن ولید اور چند لوگوں نے بنی مخزوم میں سے کہا رسول اللہ ﷺ سے آ کر یا رسول اللہ ﷺ ابو حفص بن مغیرہ نے اپنی بی بی کو تین طلاق دی اور خرچ ذرا سا چھوڑا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس کے واسطے نفقہ نہیں ہے مالک کی روایت اتم ہے۔

تشریح: امام احمد کے نزدیک مطلقہ ثلاث کو جو حاملہ نہ ہو نہ نفقہ ہے نہ سکنی اس حدیث سے اور مالک اور شافعی کے نزدیک سکنی ہے مگر نفقہ نہیں ہے اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک نفقہ اور سکنی دونوں ہے دلیل ان کی حضرت عمرؓ کا قول ہے جو صحابہ کے سامنے تھا۔ (علامہ)

۵۱٦–حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو عَنْ يَحْيَى حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ حَدَّثَتْنِي فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ أَنَّ أَبَا عَمْرِو بْنَ حَفْصٍ الْمَخْزُومِيَّ طَلَّقَهَا ثَلَاثًا وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَخَبَرَ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَيْسَتْ لَهَا نَفَقَةٌ وَلَا مَسْكَنٌ قَالَ فِيهِ وَأَرْسَلَ إِلَيْهَا النَّبِيُّ ﷺ أَنْ لَا تَسْبِقِينِي بِنَفْسِكِ

۵۱٦۔ محمود بن خالد، الولید، ابو عمرو، یحییٰ، ابو سلمہ، فاطمہ بنت قیس سے روایت ہے کہ ابو حفص مخزومی نے ان کو تین طلاق دیں پھر یہی حدیث بیان کی اور خالد بن الولید کا حال بیان کیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نہ اس کے واسطے نفقہ ہے نہ سکنی (رہنے کی جگہ) اور رسول اللہ ﷺ نے اس کے پاس کہلا بھیجا کہ بن پوچھے مجھ سے نکاح نہ کرنا۔

تشریح: اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ مطلقہ ثلاث کو نہ نفقہ ہے نہ سکنی۔ (علامہ)

۵۱۷–حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ كُنْتُ عِنْدَ رَجُلٍ مِنْ بَنِي مَخْزُومٍ فَطَلَّقَنِي الْبَتَّةَ ثُمَّ سَاقَ نَحْوَ حَدِيثِ مَالِكٍ قَالَ فِيهِ وَلَا تُفَوِّتِينِي بِنَفْسِكِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَكَذَلِكَ رَوَاهُ الشَّعْبِيُّ وَالْبَهِيُّ وَعَطَاءٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَاصِمٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي الْجَهْمِ كُلُّهُمْ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ أَنَّ زَوْجَهَا طَلَّقَهَا ثَلَاثًا *

۵۱۷۔ قتیبہ بن سعید، محمد بن جعفر، محمد بن عمرو، یحییٰ، ابی سلمہ، فاطمہ بنت قیس سے روایت ہے کہ میں ایک شخص کے پاس تھی بنی مخزوم میں سے اس نے مجھے طلاق دی پھر یہی حدیث بیان کی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مت کھو دیجیو اپنے تئیں مجھ سے (یعنی ایسا نہ کیجیو کہ عدت گذرنے کے بعد بغیر مجھ سے پوچھے نکاح کر لے) ابو داؤد نے کہا شعبی وبہی اور عطاء نے عبدالرحمٰن بن عاصم سے اور ابوبکر بن ابی الجہم نے فاطمہ بنت قیس سے روایت نقل کی کہ میرے شوہر نے مجھے تین طلاق دی۔

۵۱۸– حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ أَنَّ زَوْجَهَا طَلَّقَهَا ثَلَاثًا فَلَمْ يَجْعَلْ لَهَا النَّبِيُّ ﷺ نَفَقَةً وَلَا سُكْنَى *

۵۱۸۔ محمد بن کثیر، سفیان، سلمہ بن کہیل، شعبی، فاطمہ بنت قیس سے روایت ہے کہ ان کے خاوند نے ان کو تین طلاق دی رسول اللہ ﷺ نے نہ ان کو خرچ دلایا نہ مکان رہنے کو۔

۵۱۹–حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدٍ الرَّمْلِيُّ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا كَانَتْ عِنْدَ أَبِي حَفْصِ بْنِ الْمُغِيرَةِ وَأَنَّ أَبَا حَفْصِ بْنَ الْمُغِيرَةِ طَلَّقَهَا آخِرَ ثَلَاثِ تَطْلِيقَاتٍ فَزَعَمَتْ أَنَّهَا جَاءَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَاسْتَفْتَتْهُ فِي خُرُوجِهَا مِنْ بَيْتِهَا فَأَمَرَهَا أَنْ تَنْتَقِلَ إِلَى ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ الْأَعْمَى فَأَبَى مَرْوَانُ أَنْ يُصَدِّقَ حَدِيثَ فَاطِمَةَ فِي خُرُوجِ الْمُطَلَّقَةِ مِنْ بَيْتِهَا قَالَ عُرْوَةُ وَأَنْكَرَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَلَى فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَ أَبُو دَاوُد وَكَذَلِكَ رَوَاهُ صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ وَابْنُ جُرَيْجٍ وَشُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَبُو دَاوُد وَشُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ وَاسْمُ أَبِي حَمْزَةَ دِينَارٌ وَهُوَ مَوْلَى زِيَادٍ

۵۱۹۔ یزید بن خالد الرملی، اللیث، عقیل، ابن شہاب، ابی سلمہ، فاطمہ بنت قیس سے روایت ہے کہ وہ ابو حفص بن المغیرہ کے نکاح میں تھی انہوں نے اس کو تین طلاق میں سے آخری طلاق یعنی تیسری طلاق دی فاطمہ نے کہا میں رسول اللہ ﷺ کے پاس گئی اور آپ سے پوچھا اس گھر سے نکلنے کو، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ابن ام مکتوم اندھے کے گھر میں جا کر رہ مروان بن الحکم نے جب یہ حدیث سنی تو اس نے انکار کیا کہ تصدیق کرے فاطمہ بنت قیس کی مطلقہ کے گھر سے نکلنے کے باب میں عروہ نے کہا کہ حضرت عائشہؓ نے فاطمہ بنت قیس کی بات کا انکار کیا۔ ابو داؤد نے کہا صالح بن کیسان وابن جریج وشعیب بن ابی حمزہ نے زہری سے نقل کیا نیز کہا ابی حمزہ کا نام دینار ہے جو کہ زیاد کا آزاد کردہ غلام ہے۔

تشریح: مطلقہ کو عدت کے گھر سے نکل کر اور جگہ رہنا درست نہیں مگر جب کوئی سخت ضرورت لاحق ہو مثلاً مکان گر پڑے یا کرایہ کے مکان سے مالک مکان جبراً نکال دیوے یہاں بھی لوگ کہتے ہیں کہ ضرورت تھی فاطمہ بنت قیس بد زبان تھی اپنے گھر میں لوگ ان کا رہنا گوارہ نہ کرتے تھے عروہ نے کہا حضرت عائشہؓ نے فاطمہ بنت قیس کی حدیث کا انکار کیا۔ (علامہ)

٥٢٠-حدّثنا مخلدُ بْنُ خالد حدّثنا عبْدُ الرّزّاق عنْ معْمر عن الزُّهْريّ عنْ عُبيْد اللّه قال أرْسل مرْوانُ إلى فاطمة فسألها فأخبرتْهُ أنّها كانتْ عنْد أبي حفْص وكان النّبيُّ ﷺ أمّر عليّ بْن أبي طالب يعْني على بعْض الْيمن فخرج معهُ زوْجُها فبعث إليْها بتطْليقة كانتْ بقيتْ لها وأمر عيّاش بْن أبي ربيعة والْحارث بْن هشام أنْ يُنْفقا عليْها فقالا واللّه ما لها نفقةٌ إلّا أنْ تكُون حاملًا فأتت النّبيّ ﷺ فقال لا نفقة لك إلّا أنْ تكُوني حاملًا واسْتأْذنتْهُ في الانْتقال فأذن لها فقالتْ أيْن أنْتقلُ يا رسُول اللّه قال عنْد ابْن أُمّ مكْتُوم وكان أعْمى تضعُ ثيابها عنْدهُ ولا يُبْصرُها فلمْ تزلْ هُناك حتّى مضتْ عدّتُها فأنْكحها النّبيُّ ﷺ أُسامة فرجع قبيصةُ إلى مرْوان فأخْبرهُ بذلك فقال مرْوانُ لمْ نسْمعْ هذا الْحديث إلّا منْ امْرأة فسنأْخُذُ بالْعصْمة الّتي وجدْنا النّاس عليْها فقالتْ فاطمةُ حين بلغها ذلك بيْني وبيْنكُمْ كتابُ اللّه قال اللّهُ تعالى (فطلّقُوهُنّ لعدّتهنّ) حتّى (لا تدْري لعلّ اللّه يُحْدثُ بعْد ذلك أمْرًا) قالتْ فأيُّ أمْر يُحْدثُ بعْد الثّلاث قال أبُو داود وكذلك رواهُ يُونُسُ عن الزُّهْريّ وأمّا الزُّبيْديُّ فروى الْحديثيْن جميعًا حديث عُبيْد اللّه بمعْنى معْمر وحديث أبي سلمة بمعْنى عُقيْل ورواهُ مُحمّدُ بْنُ إسْحق عن الزُّهْريّ أنّ قبيصة بْن ذُؤيْب حدّثهُ بمعْنى دلّ على خبر عُبيْد اللّه بْن عبْد اللّه حين قال فرجع قبيصةُ إلى مرْوان فأخْبرهُ بذلك *

٥٢٠۔ مخلد بن خالد، عبدالرزاق، معمر، زہری، عبیداللہ سے روایت ہے کہ مروان نے فاطمہ کے پاس کسی کو بھیجا پوچھنے کو اس نے بیان کیا کہ میں ابو حفص کے نکاح میں تھی اور رسول اللہ ﷺ نے علی بن ابی طالب کو امیر بنا کر یمن بھیجا تھا ان کے ساتھ میرا خاوند بھی گیا تھا اس نے ایک طلاق جو باقی رہ گئی تھی (تین میں) مجھے بھیجی اور حکم کیا عیاش بن ابی ربیعہ اور حارث بن ہشام کو خرچ دینے کا میرے واسطے ان دونوں نے کہا قسم خدا کی اس کے واسطے خرچ نہیں ہے البتہ اگر حاملہ ہوتی تو اس کو خرچ ملتا میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اور آپ سے بیان کیا آپ نے فرمایا بے شک تیرے واسطے خرچ نہیں ہے مگر یہ کہ تو پیٹ سے حاملہ ہوتی اور میں نے آپ سے اجازت چاہی اس مکان سے اٹھنے کی آپ نے اجازت دی تو میں نے پوچھا کہاں رہوں یا رسول اللہ ﷺ آپ نے فرمایا عبداللہ بن ام مکتوم کے پاس وہ اندھا ہے فاطمہ کپڑے اپنے اتارڈالتی اس کو دکھائی نہیں دیتا پھر وہیں رہی عدت گزرنے تک بعد اس کے آپ نے اس کا نکاح اسامہ سے کر دیا قبیصہ نے لوٹ کر یہ حال مروان سے کہا مروان نے کہا ہم نے اس حدیث کو نہیں سنا مگر ایک عورت کے منہ سے تو ہم اس کی پیروی کریں گے جس پر لوگ ہوں فاطمہ بنت قیس کو جب اس کی خبر پہنچی اس نے کہا ہمارے تمہارے بیچ میں اللہ کی کتاب ہے اللہ جل جلالہ فرماتا ہے یاایھاالنبی اذا طلقتم النساء جب تم طلاق دو عورتوں کو تو طلاق دو عدت کے شروع ہوتے ہی یعنی طہر میں وہ نہیں جانتا اللہ بعد اس کے شاید کوئی نئی بات نکالے (یعنی خاوند کا دل پھر جائے اور طلاق سے رجعت کر لے کہا تو تین طلاق کے بعد کیا نئی بات ہوگی پس معلوم ہوا کہ گھر سے نہ نکالنا اور نہ نکلنا ایک یا دو طلاق کے بعد ہے) ابو داؤد فرماتے ہیں یونس نے زہری سے روایت کیا اور زبیدی نے دونوں روایتیں عقیل کی طرح روایت کیں اور محمد بن اسحاق، زہری نے کہا قبیصہ بن ذوئب نے عبیداللہ بن عبداللہ کی طرح روایت نقل کی جس میں ہے کہ قبیصہ مروان کی طرف لوٹا اور اس کو اس واقعہ کی اطلاع دی۔

تشریح : کتاب اللہ سے مراد وہی آیت ہے جو اوپر گزری ہے اور سنت سے مراد وہ حدیث ہے جس کو عمر نے روایت کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا مطلقہ ثلاث کو سکنی اور نفقہ ملے گا مگر یہ روایت محفوظ نہیں ہے۔ (علامہ)

١٦٨-باب منْ أنْكر ذلك على فاطمة بنْت قيْس *

١٦٨۔ جو فاطمہ کی بات کا انکار کرتے ہیں!

٥٢١-حدّثنا نصْرُ بْنُ عليّ أخْبرني أبُو أحْمد حدّثنا عمّارُ

٥٢١۔ نصر بن علی، ابو احمد، عمار بن رزیق، ابی اسحاق سے روایت ہے کہ

بْنُ رُزَيْقٍ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ قَالَ كُنْتُ فِي الْمَسْجِدِ الْجَامِعِ مَعَ الْأَسْوَدِ فَقَالَ أَتَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُم قَالَ مَا كُنَّا لِنَدَعَ كِتَابَ رَبِّنَا وَسُنَّةَ نَبِيِّنَا ﷺ لِقَوْلِ امْرَأَةٍ لَا نَدْرِي أَحَفِظَتْ ذَلِكَ أَمْ لَا *

میں جامع مسجد میں اسود کے ساتھ بیٹھا تھا کہا انہوں نے فاطمہ بنت قیس حضرت عمرؓ بن الخطاب کے پاس آئیں اور یہی حدیث بیان کی حضرت عمرؓ نے کہا ہم ایسے نہیں جو اللہ کی کتاب کو اور اپنے پیغمبر کی سنت کو ایک عورت کے کہے سے چھوڑ دیں معلوم نہیں اس عورت کو یاد رہا ہو نہ رہا ہو۔

۵۲۲- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَقَدْ عَابَتْ ذَلِكَ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَشَدَّ الْعَيْبِ يَعْنِي حَدِيثَ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ وَقَالَتْ إِنَّ فَاطِمَةَ كَانَتْ فِي مَكَانٍ وَحْشٍ فَخِيفَ عَلَى نَاحِيَتِهَا فَلِذَلِكَ رَخَّصَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

۵۲۲۔ سلیمان بن داؤد، ابن وہب، عبدالرحمن بن ابی الزناد، ہشام بن عروہ سے روایت ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہؓ فاطمہ بنت قیس کی حدیث پر بہت اعتراض کرتی تھیں اور کہتی تھیں کہ فاطمہ کو جو اس گھر سے اٹھنے کی اجازت ہوئی تو اس وجہ سے کہ وہ ایک ڈھنڈار کھنڈر مکان میں تھیں وہاں ڈر معلوم ہوتا تھا اس واسطے رسول اللہ ﷺ نے ان کو اٹھنے کی اجازت دی۔

۵۲۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ قِيلَ لِعَائِشَةَ أَلَمْ تَرَيْ إِلَى قَوْلِ فَاطِمَةَ قَالَتْ أَمَا إِنَّهُ لَا خَيْرَ لَهَا فِي ذَلِكَ *

۵۲۳۔ محمد بن کثیر، سفیان، عبدالرحمن بن القاسم، عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ لوگوں نے حضرت عائشہؓ سے کہا آپ نہیں دیکھتیں فاطمہ بنت قیس کی حدیث کو انہوں نے کہا یہ بات اس کے لئے اچھی نہیں کہ لوگوں کو اس طرح حدیث بیان کرے جس سے مغالطہ ہو۔

۵۲٤- حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ سُفْيَانَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ فِي خُرُوجِ فَاطِمَةَ قَالَ إِنَّمَا كَانَ ذَلِكَ مِنْ سُوءِ الْخُلُقِ *

۵۲۴۔ ہارون بن زید، زید، سفیان، یحییٰ بن سعید، سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ فاطمہ اس گھر سے اس لیے نکلیں کہ بد زبان تھیں۔

۵۲۵- حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَسُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ أَنَّهُ سَمِعَهُمَا يَذْكُرَانِ أَنَّ يَحْيَى بْنَ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ طَلَّقَ بِنْتَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَكَمِ الْبَتَّةَ فَانْتَقَلَهَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ فَأَرْسَلَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا إِلَى مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ وَهُوَ أَمِيرُ الْمَدِينَةِ فَقَالَتْ لَهُ اتَّقِ اللَّهَ وَارْدُدِ الْمَرْأَةَ إِلَى بَيْتِهَا فَقَالَ مَرْوَانُ فِي حَدِيثِ سُلَيْمَانَ إِنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ غَلَبَنِي وَقَالَ مَرْوَانُ فِي حَدِيثِ الْقَاسِمِ أَوَ مَا بَلَغَكِ شَأْنُ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ فَقَالَتْ عَائِشَةُ لَا يَضُرُّكَ أَنْ لَا تَذْكُرَ حَدِيثَ فَاطِمَةَ فَقَالَ مَرْوَانُ إِنْ كَانَ بِكِ الشَّرُّ فَحَسْبُكِ مَا كَانَ بَيْنَ هَذَيْنِ مِنَ الشَّرِّ *

۵۲۵۔ القعنبی، مالک، یحییٰ بن سعید، القاسم بن محمد و سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ یحییٰ بن سعید بن عاص نے تین طلاق دی عبدالرحمن بن حکم کی بیٹی کو (مروان کی بھتیجی کو) عبدالرحمن نے اس گھر سے اپنی بیٹی کو اٹھا لیا حضرت عائشہؓ نے ایک آدمی کو مروان بن حکم کے پاس بھیجا اور وہ ان دنوں حاکم تھا مدینے کا اور کہلا بھیجا کہ اللہ سے ڈر اور عورت کو اپنے پہلے مکان میں بھیج دے (کیونکہ عورت کو مکان سے عدت ختم ہونے تک نہ اٹھنا چاہیے) تو ایک روایت میں ہے مروان نے جواب دیا کہ عبدالرحمن نے مجھ کو مجبور کر دیا دوسری روایت میں ہے مروان نے کہا کیا آپ کو حدیث فاطمہ بنت قیس کی نہیں پہنچی ان کو حضرت نے گھر بدلنے کی اجازت دی حضرت عائشہؓ نے کہا اگر تو فاطمہ کی حدیث بیان نہ کرتا تو کیا نقصان تھا (یعنی وہاں تو ایک مجبوری تھی) اس وجہ سے آپ نے اٹھنے کی اجازت دی مروان نے کہا اگر تم بھی کہو کہ وہاں شر کا خوف تھا تو یہاں بھی وہی شر ہے یحییٰ میں اور ان کی بی بی میں (پھر مکان بدل لینا کیا مضائقہ ہے)۔

٥٢٦- حدثنا أحمد بن عبد الله بن يونس حدثنا زهير حدثنا جعفر بن برقان حدثنا ميمون بن مهران قال قدمت المدينة فدفعت إلى سعيد بن المسيب فقلت فاطمة بنت قيس طلقت فخرجت من بيتها فقال سعيد تلك امرأة فتنت الناس إنها كانت لسنة فوضعت على يدي ابن أم مكتوم الأعمى *

۵۲۶۔ احمد بن یونس، زہیر، جعفر بن برقان، میمون بن مہران سے روایت ہے کہ مدینے میں آیا تو سعید بن المسیب کے پاس گیا اور کہا فاطمہ بنت قیس کو طلاق دی گئی تھی اور وہ اپنے گھر سے نکل گئی تھی سعید نے کہا فاطمہ بنت قیس ایک عورت ہے جس نے لوگوں کو فتنے میں ڈال دیا اصل حقیقت یہ ہے کہ وہ بدزبان تھی تو عبداللہ بن ام مکتوم کے گھر میں رکھی گئی (اس واسطے پہلے گھر سے اٹھائی گئی۔)

١٦٩ -باب في المبتوتة تخرج بالنهار *

۱۶۹۔ جس عورت کو تین طلاق دیں وہ دن کو نکلا کرے!

٥٢٧- حدثنا أحمد بن حنبل حدثنا يحيى بن سعيد عن ابن جريج قال أخبرني أبو الزبير عن جابر قال طلقت خالتي ثلاثا فخرجت تجد نخلا لها فلقيها رجل فنهاها فأتت النبي ﷺ فذكرت ذلك له فقال لها اخرجي فجدي نخلك لعلك أن تصدقي منه أو تفعلي خيرا *

۵۲۷۔ احمد بن حنبل، یحییٰ بن سعید، ابن جریج، ابو الزبیر، جابر سے روایت ہے کہ میری خالہ کو تین طلاق دی گئیں وہ اپنی کھجور کاٹنے نکلی راستے میں ایک شخص ملا اس نے منع کیا نکلنے کو تو وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اور آپ سے پوچھا آپ نے کہا نکلا کر اور اپنی کھجوریں کاٹا کر شاید تو اس میں سے صدقہ دیوے یا اور کوئی نیک کام کرے (مگر کام سے فراغت کر کے رات کو گھر میں آ کر رہے)۔

١٧٠ -باب نسخ متاع المتوفى عنها زوجها بما فرض لها من الميراث *

۱۷۰۔ جس عورت کا خاوند مر جائے اس کو ایک سال کا خرچ دینا منسوخ ہو گیا میراث کی آیت سے!

٥٢٨- حدثنا أحمد بن محمد المروزي حدثني علي بن الحسين بن واقد عن أبيه عن يزيد النحوي عن عكرمة عن ابن عباس (والذين يتوفون منكم ويذرون أزواجا وصية لأزواجهم متاعا إلى الحول غير إخراج) فنسخ ذلك بآية الميراث بما فرض لهن من الربع والثمن ونسخ أجل الحول بأن جعل أجلها أربعة أشهر وعشرا*

۵۲۸۔ احمد بن محمد المروزی، علی بن حسین بن واقد، حسین یزید النحوی، عکرمہ، عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ اللہ جل جلالہ نے فرمایا (ترجمہ) جو لوگ تم میں سے مرنے لگیں اور بیبیاں چھوڑ جائیں تو ایک سال کے خرچ کی ان کے لئے وصیت کریں اور نہ نکالنے کی یہ آیت منسوخ ہو گئی میراث کی آیت سے جب خاوند کی اولاد ہو تو ان کو ثمن ملے گا جب اولاد نہ ہو تو ربع ملے گا اور ایک سال تک نہ نکلنا منسوخ ہو گیا۔ دوسری آیت سے جس میں ان کی عدت چار مہینے اور دس دن اللہ نے مقرر کی۔

١٧١ -باب إحداد المتوفى عنها زوجها *

۱۷۱۔ شوہر کی وفات پر عورت کا سوگ منانا!

٥٢٩- حدثنا القعنبي عن مالك عن عبد الله بن أبي بكر عن حميد بن نافع عن زينب بنت أبي سلمة أنها أخبرته بهذه الأحاديث الثلاثة قالت زينب دخلت على أم حبيبة حين توفي أبوها أبو سفيان فدعت بطيب فيه صفرة خلوق أو غيره فدهنت منه جارية ثم مست بعارضيها ثم قالت والله ما لي بالطيب من حاجة غير أني سمعت رسول الله ﷺ يقول لا يحل لامرأة تؤمن بالله واليوم الآخر أن تحد على ميت

۵۲۹۔ القعنبی، مالک، عبداللہ بن ابی بکر، حمید بن نافع، زینب بنت ابی سلمہ سے روایت ہے کہ میں ام حبیبہ کے پاس گئی جب ان کے باپ ابوسفیان مر گئے انہوں نے خوشبو منگا کر ایک لڑکی کے لگائی پھر اپنے گالوں پر لگائی اور کہا مجھے قسم خدا کی خوشبو کی حاجت نہیں مگر میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے فرماتے تھے کہ حلال نہیں اس عورت کو جو خدا اور قیامت کو مانتی ہو کہ تین دن سے زیادہ کسی مردے کے غم میں سوگ کرے اور اپنا سنگار چھوڑ دے مگر اپنے خاوند کی عدت چار

فوق ثلاث ليال إلا على زوج أربعة أشهر وعشرا قالت زينب ودخلت على زينب بنت جحش حين توفي أخوها فدعت بطيب فمست منه ثم قالت والله ما لي بالطيب من حاجة غير أني سمعت رسول الله ﷺ يقول وهو على المنبر لا يحل لامرأة تؤمن بالله واليوم الآخر أن تحد على ميت فوق ثلاث ليال إلا على زوج أربعة أشهر وعشرا قالت زينب وسمعت أمي أم سلمة تقول جاءت امرأة إلى رسول الله ﷺ فقالت يا رسول الله إن ابنتي توفي عنها زوجها وقد اشتكت عينها أفنكحلها فقال رسول الله ﷺ لا مرتين أو ثلاثا كل ذلك يقول لا ثم قال رسول الله ﷺ إنما هي أربعة أشهر وعشر وقد كانت إحداكن في الجاهلية ترمي بالبعرة على رأس الحول قال حميد فقلت لزينب وما ترمي بالبعرة على رأس الحول فقالت زينب كانت المرأة إذا توفي عنها زوجها دخلت حفشا ولبست شر ثيابها ولم تمس طيبا ولا شيئا حتى تمر بها سنة ثم تؤتى بدابة حمار أو شاة أو طائر فتفتض به فقلما تفتض بشيء إلا مات ثم تخرج فتعطى بعرة فترمي بها ثم تراجع بعد ما شاءت من طيب أو غيره قال أبو داود الحفش بيت صغير*

مہینے اور دس دن سوگ کرے پھر زینب نے کہا میں زینب بنت جحش کے پاس گئی جب ان کے بھائی مر گئے (عبیداللہ بن جحش) انہوں نے خوشبو منگا کر لگائی بعد اس کے کہا قسم خدا کی مجھے خوشبو کی احتیاج نہیں ہے مگر میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ فرماتے تھے منبر پر نہیں درست ہے اس عورت کو جو ایمان رکھے اللہ پر اور پچھلے دن پر سوگ کرنا کسی مردے پر تین دن سے زیادہ مگر خاوند پر چار مہینے اور دس دن تک کہا زینب نے میں نے اپنی ماں ام سلمہ سے سنا وہ کہتی تھی ایک عورت رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اور بولی یا رسول اللہ ﷺ میری بیٹی کا خاوند مر گیا اور اس کی آنکھیں دکھتی ہیں کیا سرمہ لگادیں آپ نے فرمایا نہیں دوبار فرمایا ہر بار یہی کہا کہ نہیں (یعنی سرمہ لگانے کی اجازت نہیں دی مگر دوسری حدیث میں اجازت ہے رات کو لگائے دن کو پونچھ ڈال) اور فرمایا کہ اب تو مدت صرف چار مہینے دس دن ہیں اور جاہلیت میں تم ایک سال ہونے پر مینگنی پھینکتی تھی حمید راوی نے کہا میں نے زینب سے پوچھا مینگنی پھینکنے سے کیا مراد ہے انہوں نے کہا جاہلیت کے زمانے میں جب عورت کا خاوند مر جاتا تو ایک گھونسلے میں گھس جاتی اور برے پرانے (پھٹے گلے سڑے) کپڑے پہن لیتی نہ خوشبو لگاتی نہ کچھ یہاں تک کہ ایک سال پورا ہوتا پھر ایک سال پورا ہوتا پھر ایک جانور لایا جاتا گدھا یا بکری یا پرندہ اس کو اپنے بدن سے ملتی کم ایسا ہوتا کہ وہ جانور زندہ رہتا بلکہ اکثر مر جاتا بعد اس کے ایک مینگنی اس کو دیتے وہ اس کو پھینکتی پھر عدت سے باہر آتی جو چاہے خوشبو وغیرہ لگاتی۔ ابو داؤد نے کہا الحفش چھوٹے مکان کو کہتے ہیں۔

تشریح: یعنی جاہلیت میں ایسی ایسی سخت تکلیفیں اٹھاتی تھیں معیاد بھی بہت تھی پھر جب کیونکر بسر کرتی تھیں اب تو کوئی تکلیف نہیں رہی معیاد بھی بہت کم ہو گئی چار مہینے دس دن رہ گئے وہ جانور مر جاتا اس لئے زور سے ملا جاتا ہو گا یا شیاطین کا فریب ہو گا ان کے گمراہ کرنے کے لئے تا کہ وہ جانیں کہ ہماری بلا اس جانور کے سر پر رہی جیسے اب بھی بعض جاہلوں کا یہی اعتقاد ہے۔ (علامہ)

١٧٢-باب في المتوفى عنها تنتقل *

۱۷۲۔ جس عورت کا خاوند مر جاوے وہ بھی عدت تک اس گھر سے نہ اٹھے!

٥٣٠-حدثنا عبد الله بن مسلمة القعنبي عن مالك عن سعد بن إسحق بن كعب بن عجرة عن عمته زينب بنت كعب ابن عجرة أن الفريعة بنت مالك بن سنان وهي أخت أبي سعيد الخدري أخبرتها أنها جاءت إلى رسول الله ﷺ تسأله أن ترجع إلى أهلها في بني خدرة فإن زوجها خرج

۵۳۰۔ عبداللہ بن مسلمہ القعنبی، مالک، سعد بن اسحاق، بن کعب بن عجرہ، اس کی پھوپھی زینب بنت کعب بن عجرہ سے روایت ہے کہ فریعہ مالک بن سنان کی بیٹی جو ابو سعید خدری کی بہن ہے وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اور رسول اللہ ﷺ سے پوچھنے لگی کہ کیا میں اپنے کنبے میں چلی جاؤں جو قبیلہ بنی خدرہ میں ہے اس لئے کہ خاوند

في طلب أعْبُدٍ لهُ أبَقوا حتَّى إذا كانُوا بطرف القَدُوم لحقهُمْ فقتلُوه فسألتُ رسُول اللّه ﷺ انْ أرجع إلى أهلي فإنّي لَمْ يتْرُكني في مسكنٍ يملكُهُ ولا نفقة قالتْ فقال رسُولُ اللّه ﷺ نعمْ قالتْ فخرجْتُ حتّى إذا كُنْتُ في الْحُجْرَة أوْ في المسجد دعاني او امر بي فدعيت له فقال كيف قُلْتِ فرددْتُ عليْه الْقصّة الّتي ذكرْتُ منْ شأْن زوْجي قالتْ فقال امْكُثي في بيْتك حتّى يبْلُغَ الْكتابُ أجلهُ قالتْ فاعْتددْتُ فيه أرْبعة أشْهُرٍ وعشْرًا قالتْ فلمّا كانَ عُثْمانُ بْنُ عفّان أرْسل إليَّ فسألني عنْ ذلكَ فأخْبرْتُهُ فاتّبعهُ وقضى به *

اس کا اپنے بھاگے ہوئے غلاموں کو ڈھونڈنے گیا تھا غلاموں نے اس کو مار ڈالا قدوم میں (ایک جگہ کا نام ہے) فریعہ نے کہا رسول اللہ ﷺ سے میں نے پوچھا کہ میرے خاوند نے تو میرے واسطے کوئی مکان اپنی ذات کا نہیں چھوڑا اور نہ نان و نفقہ ہے (یعنی جس مکان میں رہتی ہوں وہ دوسرے کا ہے میرے خاوند کی ملک نہیں) اور نہ روٹی پر اپنا اس نے چھوڑا تو اب میں عدت کیونکر اس مکان میں رہ کر پوری کروں اس صورت میں اپنے کنبے کے لوگوں میں چلی جاؤں فریعہ نے کہا آپ نے فرمایا ہاں چلی جا اپنے کنبہ میں فریعہ نے کہا پھر میں وہاں سے نکل کر مسجد میں آئی یا حجرہ میں تو حضرت نے مجھ کو بلایا اور فرمایا کیونکر تو نے بیان کیا میں نے پھر سب قصہ اپنے شوہر کو مارے جانے کا اور نان و نفقہ نہ چھوڑنے کا بیان کیا آپ نے فرمایا اسی گھر میں رہ جب تک عدت پوری ہو فریعہ نے کہا پھر میں نے اسی گھر میں چار مہینے دس دن پورے کئے جب عثمان بن عفان کی خلافت ہوئی انہوں نے میرے پاس آدمی بھیجا اور مجھ سے پوچھا اس مسئلے کو میں نے بیان کیا (جیسا کہ آپ نے مجھ کو حکم کیا تھا حضرت عثمانؓ نے اس کی پیروی کی اور ویسا ہی حکم کیا)۔

١٧٣–بَاب مَنْ رَأَى التَّحَوُّلَ *

۱۷۳۔ جس نے نقل مکان درست رکھا ہے!

٥٣١–حدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ مَسْعُودٍ حَدَّثَنَا شِبْلٌ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ قَالَ قَالَ عَطَاءٌ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ نَسَخَتْ هَذِهِ الْآيَةُ عِدَّتَهَا عِنْدَ أَهْلِهَا فَتَعْتَدُّ حَيْثُ شَاءَتْ وَهُوَ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى (غَيْرَ إِخْرَاجٍ) قَالَ عَطَاءٌ إِنْ شَاءَتِ اعْتَدَّتْ عِنْدَ أَهْلِهِ وَسَكَنَتْ فِي وَصِيَّتِهَا وَإِنْ شَاءَتْ خَرَجَتْ لِقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى (فَإِنْ خَرَجْنَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا فَعَلْنَ) قَالَ عَطَاءٌ ثُمَّ جَاءَ الْمِيرَاثُ فَنَسَخَ السُّكْنَى تَعْتَدُّ حَيْثُ شَاءَتْ *

۵۳۱۔ احمد بن محمد المروزی، موسیٰ بن مسعود، شبل، ابن ابی نجیح، عطاء، عبداللہ بن عباس نے کہا کہ یہ آیت جو تھی والذين يتوفون منكم ويذرون ازواجا وصية لازواجهم متاعا الى الحول غير اخراج منسوخ ہوگئی اب اختیار ہے عورت کو جہاں چاہے عدت کرے عطاء نے کہا اگر چاہے اپنے خاوند کے لوگوں کے پاس عدت کرے وصیت کے گھر میں چاہے نکل جائے اللہ جل جلالہ فرماتا ہے فان خرجن فلا جناح عليكم فيما فعلن اگر نکل جاویں تو تم پر کچھ گناہ نہیں ہے عطاء نے کہا آیت میراث نے اس کو منسوخ کیا جیسے ایک سال کا خرچ دینا منسوخ ہوگیا ویسے ہی اس مکان میں رہنا منسوخ ہوگیا اب اختیار ہے جہاں عورت کو منظور ہو وہاں عدت کرے۔

١٧٤–بَاب فِيمَا تَجْتَنِبُهُ الْمُعْتَدَّةُ فِي عِدَّتِهَا *

۱۷۴۔ معتدہ عورت عدت کے دنوں میں کن چیزوں سے بچے!

٥٣٢–حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ ح و حدّثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْجَرَّاحِ الْقُهِسْتَانِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

۵۳۲۔ یعقوب بن ابراہیم الدورقی، یحییٰ بن ابی بکیر، ابراہیم بن طہمان، ہشام بن حسان (دوسری سند) عبداللہ بن الجراح القہستانی، عبداللہ بن بکر السہمی، ہشام یہ ابن الجراح کے الفاظ میں حفصہ، ام عطیہ سے

يَعْنِي ابْنَ بَكْرٍ السَّهْمِيَّ عَنْ هِشَامٍ وَهَذَا لَفْظُ ابْنِ الْجَرَّاحِ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا تُحِدُّ الْمَرْأَةُ فَوْقَ ثَلَاثٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ فَإِنَّهَا تُحِدُّ عَلَيْهِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا وَلَا تَلْبَسُ ثَوْبًا مَصْبُوغًا إِلَّا ثَوْبَ عَصْبٍ وَلَا تَكْتَحِلُ وَلَا تَمَسُّ طِيبًا إِلَّا أَدْنَى طُهْرَتِهَا إِذَا طَهُرَتْ مِنْ مَحِيضِهَا بِنُبْذَةٍ مِنْ قُسْطٍ أَوْ أَظْفَارٍ قَالَ يَعْقُوبُ مَكَانَ عَصْبٍ إِلَّا مَغْسُولًا وَزَادَ يَعْقُوبُ وَلَا تَخْتَضِبُ *

روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی عورت کسی کے مرنے کے بعد تین دن سے زیادہ اس کے غم میں سوگ نہ کرے مگر عورت کو خاوند کے مرنے کے بعد چار مہینے اور دس دن سوگ کرنا چاہیے اور سوگ کی مدت میں رنگین کپڑا نہ پہنے مگر یمن کا کپڑا ایسا ہو اور نہ سرمہ لگاوے اور نہ خوشبو لگاوے مگر جب حیض سے پاک ہو تو ذرا سی قسط اور اظفار لگائے (دونوں خوشبو کے نام ہیں) بری بو دور کرنے کے واسطے دوسری روایت میں ہے رنگین کپڑا نہ پہنے مگر دھویا ہوا یعقوب کی روایت میں ہے مہندی بھی نہ لگائے۔

٥٣٣- حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَمَالِكُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ الْمِسْمَعِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَلَيْسَ فِي تَمَامِ حَدِيثِهِمَا قَالَ الْمِسْمَعِيُّ قَالَ يَزِيدُ وَلَا أَعْلَمُهُ إِلَّا قَالَ فِيهِ وَلَا تَخْتَضِبُ وَزَادَ فِيهِ هَارُونُ وَلَا تَلْبَسُ ثَوْبًا مَصْبُوغًا إِلَّا ثَوْبَ عَصْبٍ

۵۳۳۔ ہارون بن عبداللہ، مالک بن عبدالواحد المسمعی، یزید بن ہارون، ہشام، حفصہ، ام عطیہ سے روایت ہے اسی طرح یزید نے کہا کہ مجھے خیال ہے کہ اس میں ولا تختضب بھی ہے اور ہارون نے ولا تلبس ثوبا مصبوغا الا ثوب عصب کے الفاظ زیادہ کئے ہیں۔

تشریح: محطط کپڑا جس میں سفید اور رنگین دونوں وضع کی دھاریاں ہوتی ہیں امام مالک کے نزدیک یہ کپڑا نہ پہننا چاہئے اگر باریک ہو۔ امام احمد سے مختلف روایتیں ہیں شافعی کا عمل اسی حدیث پر ہے۔ (علامہ)

٥٣٤- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ حَدَّثَنِي بُدَيْلٌ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا لَا تَلْبَسُ الْمُعَصْفَرَ مِنَ الثِّيَابِ وَلَا الْمُمَشَّقَةَ وَلَا الْحُلِيَّ وَلَا تَخْتَضِبُ وَلَا تَكْتَحِلُ *

۵۳۴۔ زہیر بن حرب، یحییٰ بن ابی بکیر، ابراہیم بن طہمان بدیل، الحسن بن مسلم، صفیہ بنت شیبہ، ام سلمہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس عورت کا خاوند مر جاوے وہ عورت نہ کسم کا رنگ کا کپڑا پہنے اور نہ گیرو کا کپڑا پہنے اور نہ زیور پہنے اور نہ ہاتھ پاؤں بالوں کو مہندی لگاوے اور نہ سرمہ لگائے۔

تشریح: کیونکہ یہ سب کام زینت اور بناؤ کے ہیں عدت میں ان سے احتراز کرنا ضروری ہے۔

٥٣٥- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ الْمُغِيرَةَ بْنَ الضَّحَّاكِ يَقُولُ أَخْبَرَتْنِي أُمُّ حَكِيمٍ بِنْتُ أَسِيدٍ عَنْ أُمِّهَا أَنَّ زَوْجَهَا تُوُفِّيَ وَكَانَتْ تَشْتَكِي عَيْنَيْهَا فَتَكْتَحِلُ بِالْجِلَاءِ قَالَ أَحْمَدُ الصَّوَابُ بِكُحْلِ الْجِلَاءِ فَأَرْسَلَتْ مَوْلَاةً لَهَا إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ فَسَأَلَتْهَا عَنْ كُحْلِ الْجِلَاءِ فَقَالَتْ لَا تَكْتَحِلِي بِهِ إِلَّا مِنْ أَمْرٍ لَا بُدَّ مِنْهُ يَشْتَدُّ عَلَيْكِ فَتَكْتَحِلِينَ بِاللَّيْلِ وَتَمْسَحِينَهُ بِالنَّهَارِ ثُمَّ قَالَتْ عِنْدَ ذَلِكَ أُمُّ سَلَمَةَ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حِينَ تُوُفِّيَ أَبُو سَلَمَةَ وَقَدْ جَعَلْتُ عَلَى عَيْنِي صَبْرًا فَقَالَ مَا هَذَا يَا أُمَّ سَلَمَةَ فَقُلْتُ إِنَّمَا هُوَ صَبْرٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَيْسَ فِيهِ طِيبٌ قَالَ إِنَّهُ يَشُبُّ

۵۳۵۔ احمد بن صالح، ابن وہب، مخرمہ، ان کے والد، المغیرہ بن الضحاک، ام حکیم بنت سعید کی ماں سے روایت ہے کہ ان کے خاوند مر گئے اور ان کی آنکھیں درد کرتی تھیں تو وہ جلا لگاتی تھیں (جلا ایک قسم کا سرمہ ہے) انہوں نے اپنی لونڈی کو ام سلمہ کے پاس بھیجا پوچھنے کو کہ یہ سرمہ لگاویں یا نہیں انہوں نے کہا نہیں مگر بہت ضرورت ہو تو رات کو لگا دن کو پونچھ ڈال ام سلمہ نے کہا رسول اللہ ﷺ میرے پاس آئے جس وقت ابو سلمہ مر گئے تھے (یعنی ان کے خاوند جو حضرت سے پہلے تھے) اور اس وقت میں نے اپنی آنکھ پر ایلوا لگایا تھا حضرت نے مجھ سے فرمایا یہ کیا ہے یعنی عدت میں تو نے یہ کیا لگایا ہے میں نے کہا کچھ نہیں یہ ایلوا ہے یا رسول اللہ ﷺ اس

الْوَجْهَ فَلَا تَجْعَلِيهِ إِلَّا بِاللَّيْلِ وَتَنْزِعِينَهُ بِالنَّهَارِ وَلَا تَمْتَشِطِي بِالطِّيبِ وَلَا بِالْحِنَّاءِ فَإِنَّهُ خِضَابٌ قَالَتْ قُلْتُ بِأَيِّ شَيْءٍ أَمْتَشِطُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ بِالسِّدْرِ تُغَلِّفِينَ بِهِ رَأْسَكِ *

میں تو خوشبو نہیں ہے آپ نے فرمایا یہ تو چہرے کو جوان کر دیتا ہے اس کو سوائے رات کے دن کو نہ لگایا کر اور اگر ہو سکے تو دن کو نکال ڈالا کر اور خوشبو یا مہندی لگا کر کنگھی نہ کیا کر کیونکہ وہ خضاب ہے میں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ پھر میں اپنا سر کا ہے سے دھوؤں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بیری کے پتے سے لیپ کر(یعنی بیری کے پتے پانی میں جوش کر کے سر دھو ڈالا کر)۔

۱۷۵-بَاب فِي عِدَّةِ الْحَامِلِ *

۱۷۵۔حاملہ عورت کی عدت کا بیان!

۵۳۶-حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُتْبَةَ أَنَّ أَبَاهُ كَتَبَ إِلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَرْقَمِ الزُّهْرِيِّ يَأْمُرُهُ أَنْ يَدْخُلَ عَلَى سُبَيْعَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ الْأَسْلَمِيَّةِ فَيَسْأَلَهَا عَنْ حَدِيثِهَا وَعَمَّا قَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حِينَ اسْتَفْتَتْهُ فَكَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ يُخْبِرُهُ أَنَّ سُبَيْعَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ سَعْدِ بْنِ خَوْلَةَ وَهُوَ مِنْ بَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ وَهُوَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا فَتُوُفِّيَ عَنْهَا فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَهِيَ حَامِلٌ فَلَمْ تَنْشَبْ أَنْ وَضَعَتْ حَمْلَهَا بَعْدَ وَفَاتِهِ فَلَمَّا تَعَلَّتْ مِنْ نِفَاسِهَا تَجَمَّلَتْ لِلْخُطَّابِ فَدَخَلَ عَلَيْهَا أَبُو السَّنَابِلِ بْنُ بَعْكَكٍ رَجُلٌ مِنْ بَنِي عَبْدِ الدَّارِ فَقَالَ لَهَا مَا لِي أَرَاكِ مُتَجَمِّلَةً لَعَلَّكِ تَرْتَجِينَ النِّكَاحَ إِنَّكِ وَاللَّهِ مَا أَنْتِ بِنَاكِحٍ حَتَّى تَمُرَّ عَلَيْكِ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرٌ قَالَتْ سُبَيْعَةُ فَلَمَّا قَالَ لِي ذَلِكَ جَمَعْتُ عَلَيَّ ثِيَابِي حِينَ أَمْسَيْتُ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذَلِكَ فَأَفْتَانِي بِأَنِّي قَدْ حَلَلْتُ حِينَ وَضَعْتُ حَمْلِي وَأَمَرَنِي بِالتَّزْوِيجِ إِنْ بَدَا لِي قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَلَا أَرَى بَأْسًا أَنْ تَتَزَوَّجَ حِينَ وَضَعَتْ وَإِنْ كَانَتْ فِي دَمِهَا غَيْرَ أَنَّهُ لَا يَقْرَبُهَا زَوْجُهَا حَتَّى تَطْهُرَ

۵۳۶۔ سلیمان بن داؤد المہری، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ سے روایت ہے کہ ان کے باپ نے عمرو بن عبداللہ بن ارقم زہری کو لکھا تم جاؤ سبیعہ اسلمیہ کے پاس اور ان سے حدیث پوچھو جو رسول اللہ ﷺ نے ان کو بتائی تھی جب انہوں نے مسئلہ پوچھا تھا آپ نے عمر بن عبداللہ بن عتبہ کو جواب لکھا کہ سبیعہ نے مجھ سے بیان کیا میں سعد بن خولہ کے نکاح میں تھی جو بنی عامر بن لوی میں سے تھے اور جنگ بدر میں حاضر تھے پھر حجتہ الوداع میں ان کا انتقال ہوا اور میں حاملہ تھی تھوڑی دیر نہ گزری تھی میں جنی اس کے مرنے کے بعد میرے پاس ابو سنابل بن بعکک (ایک شخص تھا بنی عبدالدار میں سے) آیا اور بولا کیا وجہ ہے جو تم نے بناؤ کیا ہے شاید تمہیں امید ہے نکاح کی۔ قسم خدا کی تم نکاح نہیں کر سکتیں جب تک چار مہینے دس دن نہ گزریں۔ سبیعہ نے کہا جب میں نے یہ سنا تو اپنے کپڑے شام کو اکٹھے کر کے رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اور آپ سے بیان کیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تو حلال ہو گئی جب جنی (یعنی نکاح تجھے درست ہو گیا) اور حکم کیا مجھ کو نکاح کر لینے کا اگر میں چاہوں ابن شہاب نے کہا مجھے کچھ قباحت معلوم نہیں ہوئی اگر عورت جنتے ہی نکاح کر لے مگر یہ ضرور ہے کہ خاوند اس سے صحبت نہ کرے۔ جب تک نفاس سے پاک نہ ہو۔

تشریح: پہلے یہ آیت اتری تھی.. والذین یتوفون منکم ویذرون ازواجایتر بصن بانفسھن اربعۃ اشھر وعشرا.. یہ آیت سورہ بقرہ میں ہے یعنی جو لوگ مر جاویں اور بیبیاں چھوڑ جائیں تو وہ اپنے تئیں روک رکھیں چار مہینے دس دن تک اس میں حاملہ اور غیر حاملہ سب داخل تھیں پھر سورہ طلاق میں یہ آیت اتری.. واولات الاحمال اجلھن ان یضعن حملھن.. یعنی حمل والی عورتیں ان کی عدت یہ ہے کہ حمل اپنے جنیں تو حاملہ عورتوں کی عدت وضع حمل مقرر ہوئی نہ چار مہینے دس دن البتہ غیر حاملہ کے چار مہینے دس دن پہلی آیت کے موافق باقی رہے اکثر علماء کا یہی مذہب ہے اور بعض علماء کا یہ قول ہے کہ بوجہ تعارض دونوں آیتوں کے دونوں عدتوں میں سے جو دور ہو اس کو اختیار کرلے۔ (علامہ)

۵۳۷- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ

۵۳۷۔ عثمان بن ابی شیبہ، محمد بن العلاء، ابو معاویہ، الاعمش، مسلم،

عُثْمَانُ حَدَّثَنَا وَقَالَ ابْنُ الْعَلَاءِ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ مَنْ شَاءَ لَاعَنْتُهُ لَأُنْزِلَتْ سُورَةُ النِّسَاءِ الْقُصْرَى بَعْدَ الْأَرْبَعَةِ الْأَشْهُرِ وَعَشْرًا *

عبداللہ سے روایت ہے کہ کہتے تھے جو چاہے مجھ سے لعان کرے چھوٹی سورۃ نساء یعنی سورہ طلاق اربعۃ اشہر وعشرا کے بعد اتری تو اس کی ناسخ ہوگی۔

۱۷۶ - بَاب فِي عِدَّةِ أُمِّ الْوَلَدِ *

۱۷۶۔ ام ولد کی عدت کا بیان!

۵۳۸ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جَعْفَرٍ حَدَّثَهُمْ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ سَعِيدٍ عَنْ مَطَرٍ عَنْ رَجَاءِ بْنِ حَيْوَةَ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ لَا تُلَبِّسُوا عَلَيْنَا سُنَّةً قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى سُنَّةَ نَبِيِّنَا ﷺ عِدَّةُ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرٌ يَعْنِي أُمَّ الْوَلَدِ *

۵۳۸۔ قتیبہ بن سعید، محمد بن جعفر (دوسری سند) ابن المثنی، عبدالاعلی، سعید، مطر، رجاء بن حیوۃ، قبیصہ بن ذویب، عمرو بن العاص سے روایت ہے کہ کہا ہم سے مت چھپاؤ ابن مثنی نے کہا ہمارے نبی ﷺ کی سنت یہ ہے کہ جب لڑکے والی باندی کا خاوند مر جائے تو عدت اس کی دس دن اور چار مہینے ہیں۔

۱۷۷ - بَاب الْمَبْتُوتَةِ لَا يَرْجِعُ إِلَيْهَا زَوْجُهَا حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ *

۱۷۷۔ تین طلاقیں جس عورت کو دی جاویں وہ پھر اپنے خاوند سے مل نہیں سکتی بغیر دوسرے نکاح کئے ہوئے!

۵۳۹ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ يَعْنِي ثَلَاثًا فَتَزَوَّجَتْ زَوْجًا غَيْرَهُ فَدَخَلَ بِهَا ثُمَّ طَلَّقَهَا قَبْلَ أَنْ يُوَاقِعَهَا أَتَحِلُّ لِزَوْجِهَا الْأَوَّلِ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَا تَحِلُّ لِلْأَوَّلِ حَتَّى تَذُوقَ عُسَيْلَةَ الْآخَرِ وَيَذُوقَ عُسَيْلَتَهَا *

۵۳۹۔ مسدد، ابو معاویہ، الاعمش، ابراہیم، الاسود، حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے یہ مسئلہ پوچھا گیا ایک شخص نے اپنی بی بی کو تین طلاق دی اور اس عورت نے دوسرے شخص کے ساتھ نکاح کر لیا وہ اس کے پاس گیا لیکن اس شخص نے جماع کرنے سے پہلے اس عورت کو طلاق دے دی تو کیا وہ عورت اپنے اگلے خاوند کے لئے درست ہو جائے گی کہا حضرت عائشہؓ نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے پہلے خاوند پر وہ عورت حلال نہ ہوگی جب تک کہ دوسرا خاوند اس عورت سے لذت جماع کی حاصل نہ کرے۔

تشریح: یعنی صرف نکاح سے حلالہ نہ ہوگا جب تک جماع نہ کرے اکثر علماء کا یہی قول ہے۔ (علامہ)

۱۷۸ - بَاب فِي تَعْظِيمِ الزِّنَا *

۱۷۸۔ زنا بہت بڑا گناہ ہے!

۵۴۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الذَّنْبِ أَعْظَمُ قَالَ أَنْ تَجْعَلَ لِلَّهِ نِدًّا وَهُوَ خَلَقَكَ قَالَ فَقُلْتُ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ أَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ مَخَافَةَ أَنْ يَأْكُلَ مَعَكَ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ أَنْ تُزَانِيَ حَلِيلَةَ جَارِكَ قَالَ وَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى تَصْدِيقَ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ (وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُونَ) الْآيَةَ *

۵۴۰۔ محمد بن کثیر، سفیان، منصور، ابی وائل، عمرو بن شرحبیل، عبداللہ سے روایت ہے کہ میں نے پوچھا یارسول اللہ ﷺ بہت بڑا گناہ کون سا ہے آپ نے فرمایا بہت بڑا گناہ یہ ہے کہ تو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کرے حالانکہ تجھے اللہ نے پیدا کیا ہے پھر ہمیں اپنے خالق کے برابر کسی کو کرنا کتنا بڑا گناہ ہے میں نے کہا پھر کونسا گناہ آپ نے فرمایا اپنے بچے کو مار ڈالنا اس ڈر سے کہ کھلانا پڑے گا میں نے کہا پھر کونسا گناہ آپ نے فرمایا زنا کرنا اپنے ہمسایہ کی بی بی سے راوی نے کہا پھر جو آپ نے فرمایا اسی کی تصدیق میں یہ آیت اتری والذین لایدعون الایۃ جو لوگ اللہ کے سوا کسی دوسرے کو خدا نہیں پکارتے نہ قتل

کرتے ہیں محرم نفس کو ناحق نہ زنا کرتے ہیں اخیر آیت تک۔

٥٤١–حدثنا أحمد بن إبراهيم عن حجاج عن ابن جريج قال وأخبرني أبو الزبير أنه سمع جابر بن عبد الله يقول جاءت مسكينة لبعض الأنصار فقالت إن سيدي يكرهني على البغاء فنزل في ذلك (ولا تكرهوا فتياتكم على البغاء)

۵۴۱۔ احمد بن ابراہیم، الحجاج، ابن جریج، ابوالزبیر، جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ مسیکہ لونڈی تھی کسی انصاری کی وہ آئی اور بولی میرا مولیٰ زبردستی مجھ سے کہتا ہے زنا کر اور خرچی لا تب یہ آیت اتری ولاتکرھوا فتیاتکم علی البغاء ان اردن تحصنا الآیۃ۔

٥٤٢–حدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّه بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ أَبِيهِ (وَمَنْ يُكْرِهْهُنَّ فَإِنَّ اللَّهَ مِنْ بَعْدِ إِكْرَاهِهِنَّ غَفُورٌ رَحِيمٌ) قَالَ قَالَ سَعِيدُ بْنُ أَبِي الْحَسَنِ غَفُورٌ لَهُنَّ الْمُكْرَهَاتِ *

۵۴۲۔ عبیداللہ بن معاذ، معتمر کے باپ نے کہا یہ جو آپ نے فرمایا جو ان پر زبردستی کرے گا تو اللہ ان کی زبردستی کے بعد بخشنے والا ہے یعنی بخش دے گا لونڈیوں کو کیونکہ انہوں نے اپنے مالکوں کے جبر سے زنا کرایا وہ ان کے اختیار میں نہیں مگر مالک قیامت کے دن پکڑے جاویں گے ان کو سزا ہو گی۔ (ختم ہوئی کتاب طلاق کی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

كتاب الصَّوْم *

۱۷۹ -باب مَبْدَإِ فَرْضِ الصِّيَامِ *

۵۴۳ - حدّثنا أحمد بن محمد بن شبُّويه حدّثني عليُّ بن حسين بن واقد عن أبيه عن يزيد النحويّ عن عكرمة عن ابن عبّاس (يا أيّها الّذين آمنوا كُتِبَ عليكم الصّيام كما كُتِبَ على الّذين من قبلكم) فكان النّاس على عهد النّبيّ ﷺ إذا صلّوا العتمة حرُم عليهم الطّعام والشّراب والنّساء وصاموا إلى القابلة فاختان رجلٌ نفسه فجامع امرأته وقد صلّى العشاء ولم يُفطر فأراد اللّه عزّ وجلّ أن يجعل ذلك يُسرًا لمن بقي ورُخصةً ومنفعةً فقال سبحانه (علم اللّه أنّكم كنتم تختانون أنفسكم) الآية وكان هذا ممّا نفع اللّه به النّاس ورخّص لهم ويسّر *

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے

کتاب روزے کی!

۱۷۹۔ روزہ کیوں کر فرض ہوا!

۵۴۳۔ احمد بن شبویہ، علی بن حسین بن واقد، حسین، یزید النحوی، عکرمہ، ابن عباس سے روایت ہے کہ اللہ جل جلالہ فرماتا ہے اے ایمان والو فرض کیا گیا ہے تم پر روزہ جیسے فرض کیا گیا ان لوگوں پر جو تم سے پہلے تھے تو لوگ آنحضرت ﷺ کے زمانے میں جب نماز پڑھ چکتے عشاء کی حرام ہو جاتا ان پر کھانا پینا جماع کرنا عورتوں سے دوسری شب تک۔ ایک شخص نے چوری کی تو اس نے جماع کیا اپنی عورت سے حالانکہ عشاء کی نماز پڑھ چکا تھا لیکن روزہ افطار نہیں کیا تھا تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری اور چاہا کہ لوگوں پر آسانی ہو اور رخصت ہو اور فائدہ ہو اور فرمایا (ترجمہ) یعنی جان لیا اللہ نے تمہارے دلوں کی چوری کو پھر معاف کر دیا قصور تمہارا اور درگذر کی اب جماع کرو اپنی عورتوں سے اور کھاؤ پیو جب تک سفید دھاری سیاہ دھاری سے تم کو کھل جائے (یعنی فجر ہو جائے)۔

۵۴۴ -حدّثنا نصر بن عليّ بن نصر الجهضميّ أخبرنا أبو أحمد أخبرنا إسرائيل عن أبي إسحٰق عن البراء قال كان الرّجل إذا صام فنام لم يأكل إلى مثلها وإنّ صرمة بن قيس الأنصاريّ أتى امرأته وكان صائمًا فقال عندك شيءٌ قالت لا لعلّي أذهب فأطلب لك شيئًا فذهبت وغلبته عينه فجاءت فقالت خيبةً لك فلم ينتصف النّهار حتّى غُشي عليه وكان يعمل يومه في أرضه فذكر ذلك للنّبيّ ﷺ فنزلت (أُحِلّ لكم ليلة الصّيام الرّفث إلى نسائكم) قرأ إلى قوله (من الفجر) *

۵۴۴۔ نصر بن علی الجہضمی، ابو احمد، اسرائیل، ابو اسحاق، براء بن عازب سے روایت ہے کہ پہلے جب کوئی سو جاتا (غروب آفتاب کے بعد) تو پھر اس کو کھانا درست نہ ہوتا دوسرے روزے کے افطار تک ایک بار صرمہ بن قیس انصاری اپنی عورت کے پاس آئے اور روزے سے تھے پوچھا تیرے پاس کچھ کھانے کو ہے وہ بولی نہیں مگر میں جاتی ہوں کچھ ڈھونڈ کر لاتی ہوں وہ گئی ان کی آنکھوں میں نیند بھر گئی یہ سو گئے جب وہ آئی تو کہنے لگی محروم ہوا تو (کھانے سے) پھر دوسرے دن دوپہر نہیں ہوئی تھی کہ ان کو غش آ گیا (بھوک کی شدت سے پہلے دن کے بھوکے تھے پھر دوسرا دن بھی یوں ہی گزرا) حالانکہ دن بھر محنت کرتے تھے اپنی زمین میں آپ سے اس کا ذکر ہوا اس وقت یہ آیت اتری حلال ہوا تمہارے لیے راتوں کو جماع کرنا اپنی عورتوں سے۔

۱۸۰ -باب نسخ قوله تعالى (وعلى الّذين يُطيقونه فدية) *

۵۴۵ -حدّثنا قتيبة بن سعيد حدّثنا بكرٌ يعني ابن مضر عن عمرو بن الحارث عن بُكير عن يزيد مولى سلمة عن سلمة

۱۸۰۔ اللہ کا قول وعلی الذین یطیقونہ فدیۃ کا منسوخ ہونا!

۵۴۵۔ قتیبہ بن سعید، بکر بن مضر، عمرو بن الحارث، بکیر، یزید مولیٰ سلمہ، سلمہ بن الاکوع سے روایت ہے کہ جب یہ آیت اتری (ترجمہ)

بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ (وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ) كَانَ مَنْ أَرَادَ مِنَّا أَنْ يُفْطِرَ وَيَفْتَدِيَ فَعَلَ حَتَّى نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ الَّتِي بَعْدَهَا فَنَسَخَتْهَا *

یعنی جو لوگ طاقت رکھتے ہیں روزے کی (مگر مال دار ہیں) تو فدیہ دیدیں ایک مسکین کا کھانا پھر ہم میں سے جس کا جی چاہتا روزہ نہ رکھتا اور فدیہ دیتا یہاں تک کہ اس کے بعد کی یہ آیت اتری فمن شهد منكم الشهر فليصمه اور یہ اختیار جو پہلے تھا منسوخ ہو گیا (روزہ رکھنا پڑا)۔

٥٤٦ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَزِيدَ النَّحْوِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ (وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ) فَكَانَ مَنْ شَاءَ مِنْهُمْ أَنْ يَفْتَدِيَ بِطَعَامِ مِسْكِينٍ افْتَدَى وَتَمَّ لَهُ صَوْمُهُ فَقَالَ (فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَهُ وَأَنْ تَصُومُوا خَيْرٌ لَكُمْ) و قَالَ (فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ وَمَنْ كَانَ مَرِيضًا أَوْ عَلَى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ) *

۵۴۶۔ احمد بن محمد، علی بن حسین، حسین، یزید النحوی، عکرمہ، عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ وعلی الذین یطیقونہ فدیۃ جب یہ آیت اتری تو جس کا جی چاہتا ایک مسکین کا کھانا فدیہ دیدیتا اور روزے کو ثواب کما لیتا مگر یہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے جو شخص نیکی میں رغبت کرے گا تو بہتر ہے اور تمہارے لئے روزہ رکھنا بہتر ہے پھر فرمایا فمن شهدا اخیر تک جو شخص تم میں سے ماہ رمضان پائے اس میں ضرور روزے رکھے اب فدیہ جاتا رہا البتہ مریض اور مسافر کے لئے رخصت باقی ہے اس کے بعد فرمایا ومن كان مريضاً اوعلى سفر فعدة من ايام اخر جو بیمار ہو یا مسافر ہو تو اور دونوں میں رکھ لے۔

١٨١ - بَاب مَنْ قَالَ هِيَ مُثْبَتَةٌ لِلشَّيْخِ وَالْحُبْلَى *

۱۸۱۔ بعضوں نے کہا وعلی الذین یطیقونہ منسوخ نہیں ہوا!

٥٤٧ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا أَبَانُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ أَنَّ عِكْرِمَةَ حَدَّثَهُ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ أُثْبِتَتْ لِلْحُبْلَى وَالْمُرْضِعِ *

۵۴۷۔ موسیٰ بن اسماعیل، ابان، قتادہ، عکرمہ، عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ یہ آیت باقی ہے حاملہ اور دودھ پلانے والی کے حق میں جن سے روزہ نہ رکھا جائے یا روزہ رکھنا ضرر کرے۔

٥٤٨ - حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَزْرَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ (وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ) قَالَ كَانَتْ رُخْصَةً لِلشَّيْخِ الْكَبِيرِ وَالْمَرْأَةِ الْكَبِيرَةِ وَهُمَا يُطِيقَانِ الصِّيَامَ أَنْ يُفْطِرَا وَيُطْعِمَا مَكَانَ كُلِّ يَوْمٍ مِسْكِينًا وَالْحُبْلَى وَالْمُرْضِعُ إِذَا خَافَتَا قَالَ أَبُو دَاود يَعْنِي عَلَى أَوْلَادِهِمَا أَفْطَرَتَا وَأَطْعَمَتَا *

۵۴۸۔ ابن المثنی، ابن عدی، سعید، قتادہ، عروہ، سعید بن جبیر، عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ وعلی الذین اخیر تک یہ حقیقت تھی بوڑھے مرد اور عورت کے لئے جو طاقت رکھتے تھے روزے کی ان کو حکم تھا کہ روزہ چاہیں تو نہ رکھیں اور ہر روزے کے بدلے ایک دن مسکین کو کھانا کھلا دیں اس طرح اگر حاملہ عورت ہو یا دودھ پلانے والی بچے کے نقصان کا خوف کریں تو روزہ نہ رکھیں فدیہ دیں۔ ابوداؤد نے کہا جب مرضعہ اور حاملہ کو اپنے بچہ کے نقصان کا خوف ہو تو روزہ نہ رکھ کر کھانا کھلا سکتی ہے۔

١٨٢ - بَاب الشَّهْرِ يَكُونُ تِسْعًا وَعِشْرِينَ *

۱۸۲۔ کبھی مہینہ انتیس دن کا ہوتا ہے!

٥٤٩ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَمْرٍو يَعْنِي ابْنَ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّا أُمَّةٌ أُمِّيَّةٌ لَا نَكْتُبُ وَلَا نَحْسُبُ الشَّهْرُ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا وَخَنَسَ سُلَيْمَانُ أُصْبُعَهُ

۵۴۹۔ سلیمان بن حرب، شعبہ، الاسود بن قیس، سعید بن عمرو بن سعید بن العاص، ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہم امی (ان پڑھ) لوگ ہیں حساب کتاب نہیں جانتے مہینہ ایسا اور ایسا اور ایسا تین دفعہ دونوں ہاتھوں کی انگلیوں سے بتایا تو دس تیسے تیس

فِي الثَّالِثَةِ يَعْنِي تِسْعًا وَعِشْرِينَ وَثَلَاثِينَ *

ہوئے اور ایک بار تیسری دفعہ میں ایک انگلی بند کر لی یعنی کبھی انتیس دن کا بھی ہوتا ہے۔

۵۵۰-حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْعَتَكِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ فَلَا تَصُومُوا حَتَّى تَرَوْهُ وَلَا تُفْطِرُوا حَتَّى تَرَوْهُ فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدُرُوا لَهُ ثَلَاثِينَ قَالَ فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا كَانَ شَعْبَانُ تِسْعًا وَعِشْرِينَ نَظَرَ لَهُ فَإِنْ رُئِيَ فَذَاكَ وَإِنْ لَمْ يُرَ وَلَمْ يَحُلْ دُونَ مَنْظَرِهِ سَحَابٌ وَلَا قَتَرَةٌ أَصْبَحَ مُفْطِرًا فَإِنْ حَالَ دُونَ مَنْظَرِهِ سَحَابٌ أَوْ قَتَرَةٌ أَصْبَحَ صَائِمًا قَالَ فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُفْطِرُ مَعَ النَّاسِ وَلَا يَأْخُذُ بِهَذَا الْحِسَابِ*

۵۵۰۔ سلیمان بن داؤد العتکی، حماد، ایوب، نافع، عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کبھی مہینہ انتیس دن کا ہوتا ہے تو روزہ نہ رکھو جب تک چاند نہ دیکھ لو اور افطار نہ کرو (یعنی عید نہ کرو) جب تک چاند نہ دیکھو پس اگر ابر ہو تو شمار کرو تیس دن راوی نے کہا ابن عمر شعبان کی انتیس تاریخ چاند کو دیکھتے اگر دکھائی دیا تو بہتر نہیں تو اگر مطلع صاف ہوتا ابر نہ ہوتا نہ تیرگی تو دوسرے دن روزہ نہ رکھتے اور جو مطلع پر ابر یا غبار ہوتا دوسرے دن روزہ رکھتے (یہ یوم الشک ہے) جس کے روزے میں بڑا سخت اختلاف ہے مگر آپ افطار دوسرے لوگوں کے ساتھ ہی کرتے اپنے حساب کا خیال نہ کرتے۔

تشریح: یعنی تیس دن پورے کرلو جب ابر ہو تو رمضان کے چاند کے واسطے ایک گواہ عادل یا دو گواہ کافی ہیں اور شوال کے چاند کے واسطے دو گواہ ضرور ہیں یہ ابو حنیفہ اور شافعی کا قول ہے اور امام احمد اور مالک کے نزدیک رمضان کے چاند کے واسطے بھی دو گواہ ضرور ہیں کیونکہ عید الفطر اور بقر عید سب مسلمانوں کے ساتھ کرنا چاہیے علیحدہ کرنا درست نہیں دوسری حدیث میں ہے عید الفطر اسی دن میں ہے جس دن تم افطار کرو اور عید قربان اسی دن ہے جس دن تم قربانی کرو۔ (علامہ)

۵۵۱-حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنِي أَيُّوبُ قَالَ كَتَبَ عُمَرُ ابْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ إِلَى أَهْلِ الْبَصْرَةِ بَلَغَنَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ زَادَ وَإِنَّ أَحْسَنَ مَا يُقْدَرُ لَهُ أَنَّا إِذَا رَأَيْنَا هِلَالَ شَعْبَانَ لِكَذَا وَكَذَا فَالصَّوْمُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ لِكَذَا وَكَذَا إِلَّا أَنْ تَرَوُا الْهِلَالَ قَبْلَ ذَلِكَ*

۵۵۱۔ حمید بن مسعدہ، عبدالوہاب، ایوب، عمر بن عبدالعزیز نے اہل بصرہ کی طرف لکھا جیسا ابھی ابن عمر کی حدیث میں گزرا اتنا زیادہ ہے کہ اچھا اندازہ یہ ہے کہ جب ہم شعبان کا چاند دیکھیں فلاں فلاں دن تو روزہ فلاں فلاں دن ہوگا مگر جب چاند اس سے پہلے دکھائی دے تو چاند سے روزے رکھے کیونکہ شرع میں رویت کا اعتبار ہے اندازوں کا ٹھیک نہیں ہے۔

۵۵۲- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ عَنِ ابْنِ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ عِيسَى بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ ابْنِ أَبِي ضِرَارٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ لَمَّا صُمْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ تِسْعًا وَعِشْرِينَ أَكْثَرَ مِمَّا صُمْنَا مَعَهُ ثَلَاثِينَ *

۵۵۲۔ احمد بن منیع، ابن ابی زائدہ، عیسیٰ بن دینار، عمرو بن الحارث بن ابی ضرار، ابن مسعود نے کہا کہ ہمارے رمضان رسول اللہ ﷺ کے ساتھ انتیس سے زیادہ انتیس گزرے (یعنی اکثر انتیس انتیس روزے آپ کے ساتھ رکھے)۔

۵۵۳-حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ أَنَّ يَزِيدَ بْنَ زُرَيْعٍ حَدَّثَهُمْ حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ شَهْرَا عِيدٍ لَا يَنْقُصَانِ رَمَضَانُ وَذُو الْحِجَّةِ *

۵۵۳۔ مسدد، یزید بن زریع، خالد الحذاء، عبدالرحمن بن ابی بکرہ، ابی بکرہ سے روایت ہے کہ فرمایا حضرت نے دونوں مہینے عید کے یعنی رمضان اور ذوالحجہ کم نہیں ہوتے (یعنی دونوں ایک سال انتیس نہیں ہوتے یا ثواب میں کم نہیں ہوتے)۔

۱۸۳-بَاب إِذَا أَخْطَأَ الْقَوْمُ الْهِلَالَ *

۱۸۳۔ جب چاند دیکھنے میں لوگوں سے غلطی ہو جائے!

۵۵۴-حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ فِي حَدِيثِ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ذَكَرَ النَّبِيُّ ﷺ فِيهِ

۵۵۴۔ محمد بن عبید، حماد، (ایوب کی روایت میں) محمد بن المنکدر، ابوہریرہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے عید الفطر اس دن

قَالَ وَفِطْرُكُمْ يَوْمَ تُفْطِرُونَ وَأَضْحَاكُمْ يَوْمَ تُضَحُّونَ وَكُلُّ عَرَفَةَ مَوْقِفٌ وَكُلُّ مِنًى مَنْحَرٌ وَكُلُّ فِجَاجِ مَكَّةَ مَنْحَرٌ وَكُلُّ جَمْعٍ مَوْقِفٌ *

ہے جس دن تم افطار کرو اور عید قربان اس دن ہے جس دن تم قربانی کرو اور سارا عرفات وقوف کی جگہ ہے اور سارا منیٰ نحر کی جگہ ہے اور جتنے راستے مکہ میں ہیں سب نحر کی جگہ ہے اور سارا مزدلفہ وقوف کی جگہ ہے۔

۱۸٤ - بَاب إِذَا أُغْمِيَ الشَّهْرُ *

۱۸۴۔ باب جب رمضان کے چاند پر ابر ہو!

۵۵۵ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا تَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَتَحَفَّظُ مِنْ شَعْبَانَ مَا لَا يَتَحَفَّظُ مِنْ غَيْرِهِ ثُمَّ يَصُومُ لِرُؤْيَةِ رَمَضَانَ فَإِنْ غُمَّ عَلَيْهِ عَدَّ ثَلَاثِينَ يَوْمًا ثُمَّ صَامَ

۵۵۵۔ احمد بن حنبل، عبدالرحمن بن مہدی، معاویہ بن صالح، عبداللہ بن ابی قیس، حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ شعبان کی تاریخوں کو اچھی طرح یاد رکھتے اس طرح اور مہینوں کو یاد نہ رکھتے پھر رمضان کا چاند دیکھ کر روزے شروع کرتے اگر اس دن ابر ہوتا تو شعبان کے تیس دن پورے کر لیتے پھر روزے رکھنا شروع کرتے۔

تشریح: یعنی یوم الشک میں روزہ نہ رکھتے۔(علامہ)

۵۵٦ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ الضَّبِّيُّ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تُقَدِّمُوا الشَّهْرَ حَتَّى تَرَوُا الْهِلَالَ أَوْ تُكْمِلُوا الْعِدَّةَ ثُمَّ صُومُوا حَتَّى تَرَوُا الْهِلَالَ أَوْ تُكْمِلُوا الْعِدَّةَ *

۵۵۶۔ محمد بن الصباح البزار، جریر بن عبدالحمید الضبی، منصور، ربعی بن خراش، حذیفہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مت استقبال کرو رمضان کا (یعنی ماہ رمضان سے شروع ہونے سے پہلے روزے شروع نہ کیا کرو) جب تک چاند نہ دیکھو یا شعبان کے تیس دن پورے نہ کرلو پھر روزے رکھے جاؤ جب تک چاند دیکھو یا تیس روزے پورے کرلو۔

۱۸۵ - بَاب مَنْ قَالَ فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَصُومُوا ثَلَاثِينَ *

۱۸۵۔ اگر شوال کی انتیسویں کو ابر ہو تو تیس روزے رکھے!

۵۵۷ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تُقَدِّمُوا الشَّهْرَ بِصِيَامِ يَوْمٍ وَلَا يَوْمَيْنِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ شَيْءٌ يَصُومُهُ أَحَدُكُمْ وَلَا تَصُومُوا حَتَّى تَرَوْهُ ثُمَّ صُومُوا حَتَّى تَرَوْهُ فَإِنْ حَالَ دُونَهُ غَمَامَةٌ فَأَتِمُّوا الْعِدَّةَ ثَلَاثِينَ ثُمَّ أَفْطِرُوا وَالشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ حَاتِمُ بْنُ أَبِي صَغِيرَةَ وَشُعْبَةُ وَالْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ سِمَاكٍ بِمَعْنَاهُ لَمْ يَقُولُوا ثُمَّ أَفْطِرُوا قَالَ أَبُو دَاوُد وَهُوَ حَاتِمُ بْنُ مُسْلِمٍ ابْنُ أَبِي صَغِيرَةَ وَأَبُو صَغِيرَةَ زَوْجُ أُمِّهِ *

۵۵۷۔ الحسن بن علی، حسین بن زائدہ، سماک، عکرمہ، عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے رمضان کا استقبال نہ کرو اس سے پہلے ایک یا دو روزے رکھ کر مگر جب ان دنوں کوئی تم میں سے روزہ رکھا کرتا ہو (یعنی عادت کے موافق اگر اتفاق سے وہی دن آجائے تو روزہ رکھنا مضائقہ نہیں) اور روزہ مت رکھو جب تک چاند نہ دیکھو پھر روزے رکھے جاؤ جب تک شوال کا چاند نہ دیکھو اگر اس دن ابر آجائے تو تیس روزے پورے کرلو پھر افطار کرلو اور مہینہ کبھی انتیس روز کا بھی ہوا کرتا ہے۔ ابو داؤد نے کہا حاتم بن ابی صغیرہ شعبہ اور حسن بن الصباح نے سماک سے روایت کیا ہے اس میں افطروا کا لفظ نہیں۔

١٨٦-بَاب فِي التَّقَدُّمِ *

١٨٦۔ رمضان کا استقبال کرنا!

٥٥٨-حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَسَعِيدِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لِرَجُلٍ هَلْ صُمْتَ مِنْ شَهْرِ شَعْبَانَ شَيْئًا قَالَ لَا قَالَ فَإِذَا أَفْطَرْتَ فَصُمْ يَوْمًا وَقَالَ أَحَدُهُمَا يَوْمَيْنِ *

٥٥٨۔ موسیٰ بن اسماعیل، حماد، ثابت، مطرف، عمران بن حصین اور سعید الجریری، ابی العلاء، مطرف، عمران بن حصین سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص سے کیا تو نے شعبان کے اخیر میں روزے رکھے وہ بولا نہیں فرمایا رمضان کے روزے ہو چکیں تو ایک روزہ اور رکھ یا دو اور رکھ (یہ حکم استحبابا ہے نہ وجوبا)۔

٥٥٩-حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْعَلَاءِ الزُّبَيْدِيُّ مِنْ كِتَابِهِ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِي الْأَزْهَرِ الْمُغِيرَةِ بْنِ فَرْوَةَ قَالَ قَامَ مُعَاوِيَةُ فِي النَّاسِ بِدَيْرِ مِسْحَلٍ الَّذِي عَلَى بَابِ حِمْصَ فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا قَدْ رَأَيْنَا الْهِلَالَ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا وَأَنَا مُتَقَدِّمٌ فَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَفْعَلَهُ فَلْيَفْعَلْهُ قَالَ فَقَامَ إِلَيْهِ مَالِكُ بْنُ هُبَيْرَةَ السَّبَئِيُّ فَقَالَ يَا مُعَاوِيَةُ أَشَيْءٌ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَمْ شَيْءٌ مِنْ رَأْيِكَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ صُومُوا الشَّهْرَ وَسِرَّهُ

٥٥٩۔ ابراہیم بن العلاء، الزبیدی (اپنی کتاب سے) الولید بن مسلم، عبداللہ بن العلاء، ابی الازہر المغیرہ بن فروہ سے روایت ہے کہ معاویہ لوگوں میں کھڑے ہوئے دیر مسحل پر جو باب حمص پر ہے اور کہا اے لوگو ہم نے چاند فلاں دن دیکھا ہم تو پہلے سے روزے رکھیں گے جو شخص چاہے وہ بھی رکھے مالک بن ہبیرہ نے کہا یا معاویہ یہ تم نے رسول اللہ ﷺ سے سنا یا اپنے دل سے کہتے ہو انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے روزہ رکھو شروع رمضان میں اور آخر شعبان میں۔

تشریح: سر کے معنی آخر ہیں باعتبار لغت کے مگر ابو داؤد نے اوزاعی اور سعید بن عبدالعزیز سے نقل کیا وہ کہتے ہیں سر اولہ سر شروع کو کہتے ہیں اس صورت میں معاویہ کا مطلب حدیث سے نکلنا مشکل ہے کیونکہ ہو سکتا ہے مراد یہ ہو رمضان کے روزے رکھو اور اس کے آخر میں بھی روزے رکھو ناغہ نہ کرو یا شروع میں رکھو یا شعبان کے شروع میں رکھو۔ (علامہ)

٥٦٠- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدِّمَشْقِيُّ فِي هَذَا الْحَدِيثِ قَالَ قَالَ الْوَلِيدُ سَمِعْتُ أَبَا عَمْرٍو يَعْنِي الْأَوْزَاعِيَّ يَقُولُ سِرُّهُ أَوَّلُهُ

٥٦٠۔ سلیمان بن عبدالرحمن الدمشقی، ولید نے کہا میں نے ابو عمرو الاوزاعی سے سنا سرہ کے معنی اولہ ہے۔

٥٦١-حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا أَبُو مُسْهِرٍ قَالَ كَانَ سَعِيدٌ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ يَقُولُ سِرُّهُ أَوَّلُهُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَقَالَ بَعْضُهُمْ سِرُّهُ وَسَطُهُ وَقَالُوا آخِرُهُ *

٥٦١۔ احمد بن عبدالواحد، ابو مسہر، سعید بن عبدالعزیز نے کہا سرہ سے مراد اولہ ہے۔

١٨٧-بَاب إِذَا رُئِيَ الْهِلَالُ فِي بَلَدٍ قَبْلَ الْآخَرِينَ بِلَيْلَةٍ *

١٨٧۔ اگر ایک شہر میں دوسرے شہر سے ایک رات پہلے چاند دکھائی دے!

٥٦٢-حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حَرْمَلَةَ أَخْبَرَنِي كُرَيْبٌ أَنَّ أُمَّ الْفَضْلِ ابْنَةَ الْحَارِثِ بَعَثَتْهُ إِلَى مُعَاوِيَةَ بِالشَّامِ قَالَ فَقَدِمْتُ الشَّامَ فَقَضَيْتُ حَاجَتَهَا فَاسْتَهَلَّ رَمَضَانُ وَأَنَا بِالشَّامِ فَرَأَيْنَا الْهِلَالَ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فِي آخِرِ الشَّهْرِ فَسَأَلَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ ثُمَّ ذَكَرَ الْهِلَالَ فَقَالَ مَتَى رَأَيْتُمُ الْهِلَالَ

٥٦٢۔ موسیٰ بن اسماعیل بن جعفر، محمد بن ابی حرملہ، کریب سے روایت ہے کہ ام الفضل بنت الحارث نے ان کو بھیجا شام میں معاویہ کے پاس کریب نے کہا میں شام میں پہنچا اور ام الفضل کا کام پورا کیا پھر رمضان کا چاند ہو گیا اور میں وہیں تھا تو ہم نے چاند جمعہ کی رات کو شام میں دیکھا تھا جب میں رمضان کے اخیر میں مدینے آیا تو ابن عباس نے مجھ سے چاند کا پوچھا اور کہا تم نے کب چاند دیکھا میں نے کہا

قُلْتُ رَأَيْتُهُ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ قَالَ أَنْتَ رَأَيْتَهُ قُلْتُ نَعَمْ وَرَآهُ النَّاسُ وَصَامُوا وَصَامَ مُعَاوِيَةُ قَالَ لَكِنَّا رَأَيْنَاهُ لَيْلَةَ السَّبْتِ فَلَا نَزَالُ نَصُومُهُ حَتَّى نُكْمِلَ الثَّلَاثِينَ أَوْ نَرَاهُ فَقُلْتُ أَفَلَا تَكْتَفِي بِرُؤْيَةِ مُعَاوِيَةَ وَصِيَامِهِ قَالَ لَا هَكَذَا أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ *

ہم نے جمعہ کی رات کو دیکھا ابن عباس نے کہا تم نے اپنی آنکھ سے دیکھا میں نے کہا ہاں میں نے دیکھا اور لوگوں نے بھی دیکھا اور سب نے روزے رکھے معاویہ نے بھی روزہ رکھا ابن عباس نے کہا ہم نے تو اسی طرح کی رات کو دیکھا تھا ہم اسی دن سے روزہ رکھتے ہیں اور رکھے جائیں گے جب تک تیس روزے پورے ہوں یا شوال کا چاند دکھائی دے میں نے کہا تم معاویہ کی رویت پر اور انکے روزے پر اعتبار نہیں کر سکتے انہوں نے کہا نہیں ہم کو آپ ﷺ نے ایسا ہی حکم کیا (رویت پر عمل کرنے کا)۔

۱۸۸-بَاب كَرَاهِيَةِ صَوْمِ يَوْمِ الشَّكِّ *

۱۸۸۔ یوم الشک کو روزہ مکروہ ہے!

٥٦٣-حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ صِلَةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ عَمَّارٍ فِي الْيَوْمِ الَّذِي يُشَكُّ فِيهِ فَأُتِيَ بِشَاةٍ فَتَنَحَّى بَعْضُ الْقَوْمِ فَقَالَ عَمَّارٌ مَنْ صَامَ هَذَا الْيَوْمَ فَقَدْ عَصَى أَبَا الْقَاسِمِ ﷺ

۵۶۳۔ محمد بن عبداللہ بن نمیر، ابو خالد الاحمر، عمرو بن قیس، ابی اسحاق، صلہ سے روایت ہے کہ ہم عمار کے پاس تھے شک کے روز ایک بکری کا گوشت آیا بعض لوگوں نے کھانے سے پرہیز کیا عمار نے کہا جس نے اس روز روزہ رکھا اس نے نافرمانی کی ابو القاسم محمد ﷺ کی۔

۱۸۹-بَاب فِيمَنْ يَصِلُ شَعْبَانَ بِرَمَضَانَ *

۱۸۹۔ جو شخص شعبان میں روزے رکھ کر رمضان سے ملا دے

٥٦٤-حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تُقَدِّمُوا صَوْمَ رَمَضَانَ بِيَوْمٍ وَلَا يَوْمَيْنِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ صَوْمٌ يَصُومُهُ رَجُلٌ فَلْيَصُمْ ذَلِكَ الصَّوْمَ *

۵۶۴۔ مسلم بن ابراہیم، ہشام، یحییٰ بن ابی کثیر، ابی سلمہ، ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی تم میں سے رمضان کے آگے ایک روزہ یا دو روزے نہ رکھے لیکن جس کو عادت ہو روزہ رکھنے کی وہ روزہ رکھ لے۔

تشریح: جو شخص پہلے سے نفل روزہ رکھنے کی عادت رکھتا ہو مثلاً پیر یا جمعرات کے دن روزہ رکھتا ہو اور اتفاقاً پہلے رمضان کے وہی دن واقع ہو تو اس کو منع نہیں اور جس کو عادت نہ ہو تو وہ نہ رکھے۔

٥٦٥-حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ تَوْبَةَ الْعَنْبَرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يَصُومُ مِنَ السَّنَةِ شَهْرًا تَامًّا إِلَّا شَعْبَانَ يَصِلُهُ بِرَمَضَانَ *

۵۶۵۔ احمد بن حنبل، محمد بن جعفر، شعبہ، توبہ العنبری، محمد بن ابراہیم، ابی سلمہ، ام سلمہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سوا رمضان کے کسی مہینہ پورے مہینہ بھر روزے نہ رکھتے البتہ شعبان بھر رکھتے رمضان سے ملا دیتے۔

۱۹۰-بَاب فِي كَرَاهِيَةِ ذَلِكَ *

۱۹۰۔ آخر شعبان میں روزہ کی کراہیت!

٥٦٦-حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَدِمَ عَبَّادُ بْنُ كَثِيرٍ الْمَدِينَةَ فَمَالَ إِلَى مَجْلِسِ الْعَلَاءِ فَأَخَذَ بِيَدِهِ فَأَقَامَهُ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ إِنَّ هَذَا يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا انْتَصَفَ شَعْبَانُ فَلَا تَصُومُوا فَقَالَ الْعَلَاءُ اللَّهُمَّ إِنَّ أَبِي حَدَّثَنِي عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِذَلِكَ *

۵۶۶۔ قتیبہ بن سعید، عبدالعزیز بن محمد، عباد بن کثیر مدینے میں آئے تو علاء کے پاس گئے اور ان کا ہاتھ پکڑ کر کھڑا کیا بعد اس کے کہا اے پروردگار یہ حدیث بیان کرتا ہے اپنے باپ سے وہ ابو ہریرہ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب شعبان آدھا گزر جائے تو پھر روزہ نہ رکھو جب تک رمضان نہ آئے علاء نے کہا اے پروردگار بے شک میرے باپ نے ابو ہریرہ سے یہ حدیث نقل کی انہوں نے روایت کی رسول

اللہ ﷺ سے۔

۱۹۱ - باب شَهَادَةِ رَجُلَيْنِ عَلَى رُؤْيَةِ هِلَالِ شَوَّالٍ *

۵۶۷ - حدثنا محمد بن عبد الرحيم أبو يحيى البزاز حدثنا سعيد بن سليمان حدثنا عباد عن أبي مالك الأشجعي حدثنا حسين بن الحارث الجدلي من جديلة قيس أن أمير مكة خطب ثم قال عهد إلينا رسول الله ﷺ أن ننسك للرؤية فإن لم نره وشهد شاهدا عدل نسكنا بشهادتهما فسألت الْحُسَيْنَ بْنَ الْحَارِثِ مَنْ أَمِيرُ مَكَّةَ قَالَ لَا أَدْرِي ثُمَّ لَقِيَنِي بَعْدُ فَقَالَ هُوَ الْحَارِثُ بْنُ حَاطِبٍ أَخُو مُحَمَّدِ بْنِ حَاطِبٍ ثُمَّ قَالَ الْأَمِيرُ إِنَّ فِيكُمْ مَنْ هُوَ أَعْلَمُ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ مِنِّي وَشَهِدَ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَوْمَأَ بِيَدِهِ إِلَى رَجُلٍ قَالَ الْحُسَيْنُ فَقُلْتُ لِشَيْخٍ إِلَى جَنْبِي مَنْ هَذَا الَّذِي أَوْمَأَ إِلَيْهِ الْأَمِيرُ قَالَ هَذَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ وَصَدَقَ كَانَ أَعْلَمَ بِاللَّهِ مِنْهُ فَقَالَ بِذَلِكَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ *

۱۹۱۔ دو آدمی گواہی دیں شوال کا چاند دیکھنے کی تو صحیح ہے!

۵۶۷۔ محمد بن عبدالرحیم، ابو یحییٰ البزار، سعید بن سلیمان، عباد، ابی مالک الاشجعی، حسین بن الحارث الجدلی سے روایت ہے کہ مکے کے امیر نے خطبہ پڑھا پھر کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم سے عہد لیا کہ ہم حج کے ارکان چاند دیکھ کر ادا کریں اگر ہم چاند دیکھیں اور دو معتبر عادل آدمی گواہی دیں تو ان کی گواہی پر ارکان ادا کریں ابو مالک نے کہا میں نے حسین بن الحارث سے کہا وہ مکے کا امیر کون تھا انہوں نے کہا مجھے نہیں معلوم پھر حسین نے مجھ سے مل کر کہا وہ امیر حارث بن حاطب تھے محمد بن حاطب کے بھائی پھر امیر نے کہا تم میں وہ شخص موجود ہے جو اللہ اور رسول کو مجھ سے زیادہ جانتا ہے اسی نے گواہی دی اس بات کی رسول اللہ ﷺ سے اور امیر نے ایک شخص کی طرف اشارہ کیا حسین نے کہا میں نے ایک شخص سے پوچھا جو میرے بازو میں کھڑا تھا یہ کون شخص ہے جس کی طرف امیر نے اشارہ کیا وہ شخص بولا یہ عبداللہ بن عمر ہیں اور سچ کہا امیر نے بے شک عبداللہ بن عمر زیادہ جانتے ہیں امیر سے عبداللہ نے کہا ہم کو رسول اللہ ﷺ نے ایسا ہی حکم کیا۔

۵۶۸ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَخَلَفُ بْنُ هِشَامٍ الْمُقْرِئُ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اخْتَلَفَ النَّاسُ فِي آخِرِ يَوْمٍ مِنْ رَمَضَانَ فَقَدِمَ أَعْرَابِيَّانِ فَشَهِدَا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ بِاللَّهِ لَأَهَلَّا الْهِلَالَ أَمْسِ عَشِيَّةً فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ النَّاسَ أَنْ يُفْطِرُوا زَادَ خَلَفٌ فِي حَدِيثِهِ وَأَنْ يَغْدُوا إِلَى مُصَلَّاهُمْ *

۵۶۸۔ مسدد، خلف بن ہشام المقری، ابو عوانہ، منصور، ربعی بن حراش سے روایت ہے کہ اس نے ایک شخص سے سنا جو رسول اللہ ﷺ کے اصحاب میں سے تھا کہا لوگوں نے اختلاف کیا رمضان کے آخری روزہ میں دو اعرابی رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے انہوں نے گواہی دی اللہ کا نام لیکر کہ ہم نے کل شام چاند کو دیکھا رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو حکم کیا روزہ کھول ڈالنے کا خلف کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ آپ نے یہ بھی حکم کیا کہ دوسرے دن صبح کو سب لوگ عید گاہ کو چلیں۔

۱۹۲ - فِي شَهَادَةِ الْوَاحِدِ عَلَى رُؤْيَةِ هِلَالِ رَمَضَانَ!

۱۹۲۔ اگر رمضان کے چاند پر ایک ہی گواہی گزرے تو روزے رکھیں

۵۶۹ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارِ بْنِ الرَّيَّانِ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ يَعْنِي ابْنَ أَبِي ثَوْرٍ ح و حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ يَعْنِي الْجُعْفِيَّ عَنْ زَائِدَةَ الْمَعْنَى عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُ الْهِلَالَ

۵۶۹۔ محمد بن بکار بن ریان، الولید بن ابی ثور (دوسری سند) الحسن بن علی، الحسین الجعفی، زائدہ، سماک، عکرمہ، ابن عباس سے روایت ہے کہ ایک اعرابی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور بولا یا رسول اللہ ﷺ میں نے چاند رمضان کا دیکھا آپ نے فرمایا تو گواہی دیتا ہے

قَالَ الْحَسَنُ فِي حَدِيثِهِ يَعْنِي رَمَضَانَ فَقَالَ أَتَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ أَتَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ يَا بِلَالُ أَذِّنْ فِي النَّاسِ فَلْيَصُومُوا غَدًا *

اس بات کی کہ سوا اللہ کے کوئی سچا معبود نہیں ہے بولا ہاں پھر آپ نے پوچھا تو گواہی دیتا ہے اس بات کی کہ محمد اللہ کے رسول ہیں بولا ہاں آپ نے فرمایا بلال سے اے بلال پکار دے لوگوں میں کل سے روزے رکھیں۔

۵۷۰-حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عِكْرِمَةَ أَنَّهُمْ شَكُّوا فِي هِلَالِ رَمَضَانَ مَرَّةً فَأَرَادُوا أَنْ لَا يَقُومُوا وَلَا يَصُومُوا فَجَاءَ أَعْرَابِيٌّ مِنَ الْحَرَّةِ فَشَهِدَ أَنَّهُ رَأَى الْهِلَالَ فَأُتِيَ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ أَتَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللَّهِ قَالَ نَعَمْ وَشَهِدَ أَنَّهُ رَأَى الْهِلَالَ فَأَمَرَ بِلَالًا فَنَادَى فِي النَّاسِ أَنْ يَقُومُوا وَأَنْ يَصُومُوا قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ جَمَاعَةٌ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ مُرْسَلًا وَلَمْ يَذْكُرِ الْقِيَامَ أَحَدٌ إِلَّا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ *

۵۷۰۔ موسیٰ بن اسماعیل، حماد، سماک بن حرب، عکرمہ سے روایت ہے کہ لوگوں نے ایک بار رمضان کے چاند میں شک کیا ان کا قصد ہوا کہ نہ رات کو تراویح پڑھیں نہ دن کو روزہ رکھیں پھر ایک اعرابی حرہ (ایک میدان ہے مدینے کے پاس) سے آیا اور اس نے گواہی دی چاند دیکھنے کی تو لایا گیا رسول اللہ ﷺ کے پاس آپ نے پوچھا تو اس بات کی گواہی دیتا ہے کوئی سچا معبود نہیں سوا خدا کے اور میں (محمد ﷺ) اللہ کا رسول ہوں بولا ہاں اور گواہی دی اس نے کہ میں نے چاند دیکھا آپ نے بلال کو حکم کیا کہ لوگوں میں پکار دیں تراویح پڑھو اور روزے رکھو امام ابوداؤد نے کہا ایک جماعت نے بواسطہ سماک عکرمہ سے مرسلاً روایت نقل کی سوا حماد بن سلمہ کے کسی نے قیام کا ذکر نہیں کیا۔

۵۷۱-حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّمَرْقَنْدِيُّ وَأَنَا لِحَدِيثِهِ أَتْقَنُ قَالَا حَدَّثَنَا مَرْوَانُ هُوَ ابْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ تَرَاءَى النَّاسُ الْهِلَالَ فَأَخْبَرْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَنِّي رَأَيْتُهُ فَصَامَهُ وَأَمَرَ النَّاسَ بِصِيَامِهِ

۵۷۱۔ محمود بن خالد، عبداللہ بن عبدالرحمن السمرقندی، (عبداللہ کی حدیث میرے پاس زیادہ محفوظ ہے) مروان بن محمد، عبداللہ بن وہب، یحییٰ بن عبداللہ بن سالم، ابی بکر بن نافع، ابن عمر سے روایت ہے کہ لوگوں نے چاند دیکھا مگر دکھلائی نہ دیا میں نے رسول اللہ ﷺ سے بیان کیا کہ میں نے چاند دیکھا آپ نے روزہ رکھا اور لوگوں کو بھی روزہ رکھنے کا حکم کیا۔

۱۹۳-بَاب فِي تَوْكِيدِ السُّحُورِ *

۱۹۳۔ طعام سحر کی تاکید!

۵۷۲-حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مُوسَى بْنِ عَلِيِّ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي قَيْسٍ مَوْلَى عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ فَصْلَ مَا بَيْنَ صِيَامِنَا وَصِيَامِ أَهْلِ الْكِتَابِ أَكْلَةُ السَّحَرِ *

۵۷۲۔ مسدد، عبداللہ بن المبارک، موسیٰ بن علی بن رباح، علی، ابی قیس مولی عمرو بن العاص، عمرو بن العاص سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ہمارے روزوں اور اہل کتاب کے روزوں میں یہ فرق ہے کہ وہ سحری نہیں کھاتے اور ہم سحری کھاتے ہیں اس حدیث سے سحری کھانے کی بہت تاکید ثابت ہوئی۔

۱۹۴-بَاب مَنْ سَمَّى السَّحُورَ الْغَدَاءَ *

۱۹۴۔ جو طعام سحر کو غداء کہتا ہے!

۵۷۳-حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ النَّاقِدُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ الْخَيَّاطُ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ سَيْفٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي رُهْمٍ عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ قَالَ دَعَانِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى السَّحُورِ فِي رَمَضَانَ فَقَالَ هَلُمَّ إِلَى الْغَدَاءِ الْمُبَارَكِ *

۵۷۳۔ عمرو بن محمد الناقد، حماد بن خالد الخیاط، معاویہ بن صالح، یونس بن سیف، الحارث بن زیاد، ابی رہم، عرباض بن ساریہ سے روایت ہے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے بلایا سحری کھانے کو رمضان میں اور فرمایا آ صبح کا کھانا کھانے کو جو برکت دیا گیا ہے۔

پندرھواں پارہ ۱۵

۱۹۵ –باب وقت السحور *

٥٧٤ – حدثنا مسدد حدثنا حماد بن زيد عن عبد الله بن سوادة القشيري عن أبيه سمعت سمرة بن جندب يخطب وهو يقول قال رسول الله ﷺ لا يمنعن من سحوركم أذان بلال ولا بياض الأفق الذي هكذا حتى يستطير *

۱۹۵۔ سحری کھانے کا وقت

۵۷۴۔ مسدد، حماد بن زید، عبداللہ بن سوادہ قشیری، سوادہ، سمرہ بن جندب سے روایت ہے کہ وہ خطبہ کہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بلال کی اذان تم کو سحری کھانے سے نہ روکے (وہ صبح صادق سے پہلے اذان دیا کرتے) اور نہ وہ سفیدی جو آسمان کے کنارے میں ظاہر ہو کر پھیل جاتی ہے (یعنی صبح کاذب)۔

تشریح:۔ یعنی صبح دو قسم کی ہوتی ہے، ایک صبح کاذب جس کی لمبی روشنی ہوتی ہے اس وقت تک روزہ دار کو کھانا اور پینا حرام نہیں اور فجر کی نماز اس وقت درست نہیں دوسری صبح صادق جس کی روشنی چوڑی چکلی ہوتی ہے اس وقت روزہ دار کو کھانا پینا حرام ہے۔ (علامہ)

٥٧٥ – حدثنا مسدد حدثنا يحيى عن التيمي ح و حدثنا أحمد بن يونس حدثنا زهير حدثنا سليمان التيمي عن أبي عثمان عن عبد الله بن مسعود قال قال رسول الله ﷺ لا يمنعن أحدكم أذان بلال من سحوره فإنه يؤذن أو قال ينادي ليرجع قائمكم وينتبه نائمكم وليس الفجر أن يقول هكذا قال مسدد وجمع يحيى كفيه حتى يقول هكذا ومد يحيى بأصبعيه السبابتين *

۵۷۵۔ مسدد، یحییٰ، التیمی، (دوسری سند) احمد بن یونس، زہیر، سلیمان التیمی، ابی عثمان، عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ نہ روکے کسی کو بلال کی اذان اس کے سحری کھانے سے اس لیے کہ بلال اذان دیتا ہے یا راوی نے کہا کہ بانگ دیتا ہے رات سے تاکہ تم میں سے جو نماز پڑھتا ہو وہ آرام کرلے اور جو سوتا ہو وہ نماز اور سحری کھانے کے لیے جاگے اور فجر کا وقت وہ نہیں جو اس طرح اشارہ کرے اور بعضے اس حدیث کے راوی نے اپنی دو ہتھیلیاں ملا کر اونچا کر کے دکھلایا یعنی جو لمبی اور اونچی روشنی اوّل ہوتی ہے اس کا نام صبح نہیں حضرت نے فرمایا جب تک اس طرح نہ اشارہ کرلے اور حضرت نے اپنے کلمے کی دو انگلیاں پھیلائیں، دائیں اور بائیں صبح وہ ہے جس کی روشنی چوڑی ہو۔

٥٧٦ – حدثنا محمد بن عيسى حدثنا ملازم بن عمرو عن عبد الله بن النعمان حدثني قيس بن طلق عن أبيه قال قال رسول الله ﷺ كلوا واشربوا ولا يهيدنكم الساطع المصعد فكلوا واشربوا حتى يعترض لكم الأحمر قال أبو داود هذا مما تفرد به أهل اليمامة *

۵۷۶۔ محمد بن عیسیٰ، ملازم بن عمر، عبداللہ بن نعمان، قیس بن طلق، طلق سے روایت ہے کہ فرمایا رسول ﷺ نے کھاؤ اور پیو نہ روکے تم کو کھانے اور پینے سے وہ روشنی جو چڑھتی چلی آتی ہے (صبح کاذب) بلکہ کھاؤ اور پیو جب تک سرخ فجر نہ نکلے یعنی سفیدی میں سرخی نہ آجاوے مراد یہ ہے کہ اچھی طرح روشن ہو جائے۔

٥٧٧ – حدثنا مسدد حدثنا حصين بن نمير ح و حدثنا عثمان بن أبي شيبة حدثنا ابن إدريس المعنى عن حصين عن الشعبي عن عدي بن حاتم قال لما نزلت هذه الآية (حتى يتبين لكم الخيط الأبيض من الخيط الأسود) قال أخذت عقالا أبيض وعقالا أسود فوضعتهما تحت وسادتي

۵۷۷۔ مسدد، حصین بن نمیر (دوسری سند) عثمان بن ابی شیبہ، ابن ادریس، حصین، شعبی، عدی بن حاتم سے روایت ہے کہ جب قرآن کی یہ آیت اتری کہ رمضان میں کھایا پیا کرو جب تک سفید ڈورا سیاہ ڈورے سے نمودار ہو تو میں نے اونٹ باندھنے کی رسی ایک سیاہ دوسری سفید اپنے تکیے کے نیچے رکھی پھر آخر رات میں میں نے اس کو دیکھا، مجھ کو

فَنظَرْتُ فَلَمْ أَتَبَيَّنْ فَذَكَرْتُ ذَلكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَضَحِكَ فقال إنَّ وِسادَكَ لعريضٌ طَويلٌ إنّما هُوَ اللَّيْلُ والنّهارُ و قال عُثمانُ إنّما هو سوادُ اللَّيْلِ وبياضُ النَّهارِ *

کچھ صاف نظر نہ آیا، صبح کو میں نے رسول ﷺ سے ذکر کیا تب آپ نے ہنس کر فرمایا تیرا تکیہ بہت لمبا چوڑا ہے یعنی تو احمق ہے خدا کا مطلب سیاہ اور سفید ڈورے سے رات کی سیاہی اور دن کی سفیدی ہے۔

تشریح:۔ تکیہ بہت لمبا چوڑا ہے۔ جبھی تو رات کے اور دن کے ڈورے اس کے تلے آگئے یہ آپ نے ہنسی سے فرمایا۔

۱۹۶-بَاب فِي الرَّجُلِ يَسْمَعُ النِّدَاءَ وَالْإِنَاءُ عَلَى يَدِهِ *

۱۹۶۔ صبح کی اذان سنے جبکہ برتن ہاتھ پر ہو!

۵۷۸-حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا سَمِعَ أَحَدُكُمُ النِّدَاءَ وَالْإِنَاءُ عَلَى يَدِهِ فَلَا يَضَعْهُ حَتَّى يَقْضِيَ حَاجَتَهُ مِنْهُ *

۵۷۸۔ عبدالاعلیٰ بن حماد، محمد بن عمر، ابی سلمہ، ابوہریرہ سے روایت ہے، کہ رسول ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی اذان سنے یعنی صبح کی اور برتن اس کے ہاتھ میں ہو یعنی کچھ کھانے پینے کا ارادہ رکھتا ہو تو جب تک اپنی حاجت روائی نہ کر لے اس برتن کو نہ رکھے۔

تشریح:۔ شاید مراد اذان سے وہ اذان ہے جو قبل طلوع فجر کے بلال دیا کرتے تھے، مگر اس صورت میں برتن ہاتھ میں ہونے کی قید کیا ضروری تھی۔ پس مطلب یہ ہوگا کہ اذان فجر کی ہو جاوے۔ لیکن کھانا سامنے ہو تو کچھ کھا لے تا کہ تکلیف مالایطاق نہ اٹھاوے۔

۱۹۷-بَاب وَقْتِ فِطْرِ الصَّائِمِ *

۱۹۷۔ روزہ کس وقت افطار کرے!

۵۷۹-حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ ح و حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ عَنْ هِشَامٍ الْمَعْنَى قَالَ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا جَاءَ اللَّيْلُ مِنْ هَا هُنَا وَذَهَبَ النَّهَارُ مِنْ هَا هُنَا زَادَ مُسَدَّدٌ وَغَابَتِ الشَّمْسُ فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ *

۵۷۹۔ احمد بن حنبل، وکیع، ہشام (دوسری سند) مسدد، عبداللہ بن داؤد، ہشام ہشام (بن عروہ نے کہا) عروہ، عاصم بن عمر، حضرت عمر سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب پورب کی طرف سے رات کی سیاہی آئے اور جائے دن پچھم کو اور ڈوبے سورج تو روزہ دار روزہ کھولے۔

۵۸۰-حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الشَّيْبَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى يَقُولُ سِرْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ صَائِمٌ فَلَمَّا غَرَبَتِ الشَّمْسُ قَالَ يَا بِلَالُ انْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَوْ أَمْسَيْتَ قَالَ انْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ عَلَيْكَ نَهَارًا قَالَ انْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا فَنَزَلَ فَجَدَحَ فَشَرِبَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ إِذَا رَأَيْتُمُ اللَّيْلَ قَدْ أَقْبَلَ مِنْ هَا هُنَا فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ وَأَشَارَ بِأُصْبُعِهِ قِبَلَ الْمَشْرِقِ *

۵۸۰۔ مسدد، عبدالواحد، سلیمان الشیبانی، عبداللہ بن ابی اوفی سے روایت ہے، کہ ہم رسول ﷺ کے ساتھ گئے اور آپ روزہ دار تھے جس وقت سورج ڈوب گیا تو آپ نے فرمایا اے بلال اتر کر ہمارے واسطے ستو گھول۔ بلال نے کہا یا رسول اللہ کاش کہ آپ شام کرتے یعنی شام ہو جانے دیتے آپ نے فرمایا اتر کر ہمارے واسطے ستو گھول بلال نے کہا یا رسول اللہ آپ کے اوپر تو دن ہے یعنی آپ روزہ دار ہیں اور دن ابھی باقی ہے حضرت نے فرمایا اتر اور ہمارے واسطے ستو گھول پھر وہ اترے اور ستو گھولے رسول ﷺ نے ستو پیے پھر فرمایا جس وقت تم دیکھو کہ رات ادھر سے آئے یعنی سیاہی پورب سے نمودار ہو تو روزہ دار کے روزہ کھولنے کا وقت آگیا۔

تشریح:۔ راوی سے روایت ہے کہ ہم رمضان میں حضرت کے ساتھ سفر میں تھے، جب آفتاب ڈوبا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت اول وقت بہت جلد روزہ کھولتے تھے کہ بعضے لوگوں کو شبہ رہتا تھا کہ شاید ابھی دن باقی ہے اور ثابت ہوا، کہ جب آفتاب غروب ہوا، اور پورب کی طرف سے سیاہی چڑھی وہی وقت ہے روزہ کھولنے کا یہ ضروری نہیں کہ تارے نکل آئیں اور خوب اندھیرا ہو جائے۔ (علامہ)

۱۹۸-بَاب مَا يُسْتَحَبُّ مِنْ تَعْجِيلِ الْفِطْرِ *

۱۹۸۔ روزہ جلدی کھولنے کے استحباب کے بیان میں!

۵۸۱-حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ عَنْ خَالِدٍ عَنْ مُحَمَّدٍ يَعْنِي ابْنَ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا يَزَالُ الدِّينُ ظَاهِرًا مَا عَجَّلَ النَّاسُ الْفِطْرَ لِأَنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى يُؤَخِّرُونَ *

۵۸۱۔ وہب بن بقیہ، خالد، محمد ابن عمرو، ابی سلمہ، ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا کہ ہمیشہ دین غالب رہے گا۔ جب تک لوگ روزہ جلدی کھولا کریں گے۔ کیونکہ یہود اور نصاری روزہ کھولنے میں دیر کیا کرتے ہیں۔

تشریح:۔ سورج ڈوبتے ہی اول وقت روزہ کھولنا مستحب ہے اور سبب قیام دین وخیر ہے کہ حضرت کی سنت ہے اور دیر کرنا یہود اور نصاری کی عادت ہے بعضے ناواقف جہالت اور شیعوں کی صحبت کے سبب سے دیر کرتے ہیں یہ مکروہ ہے۔

۵۸۲-حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي عَطِيَّةَ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَا وَمَسْرُوقٌ فَقُلْنَا يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ رَجُلَانِ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ ﷺ أَحَدُهُمَا يُعَجِّلُ الْإِفْطَارَ وَيُعَجِّلُ الصَّلَاةَ وَالْآخَرُ يُؤَخِّرُ الْإِفْطَارَ وَيُؤَخِّرُ الصَّلَاةَ قَالَتْ أَيُّهُمَا يُعَجِّلُ الْإِفْطَارَ وَيُعَجِّلُ الصَّلَاةَ قُلْنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَتْ كَذَلِكَ كَانَ يَصْنَعُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ *

۵۸۲۔ مسدد، ابو معاویہ، الاعمش، عمارہ بن عمیر، ابی عطیہ سے روایت ہے کہ مسروق اور میں حضرت عائشہؓ کے ہاں گئے اور ہم نے کہا اے مومنوں کی ماں! رسول اللہ ﷺ کے اصحاب میں سے دو شخص ایسے ہیں کہ ان میں سے ایک روزہ جلدی افطار کرتا ہے اور نماز بھی جلدی پڑھتا ہے یعنی اول وقت میں اور دوسرا روزہ دیر سے کھولتا ہے اور نماز دیر سے کر کے پڑھتا ہے حضرت عائشہؓ نے کہا جو جلدی افطار کرتا ہے اور نماز جلدی پڑھتا ہے وہ کون ہے ہم نے کہا عبداللہ بن مسعود حضرت عائشہؓ نے کہا رسول اللہ ﷺ اسی طرح کیا کرتے تھے۔

تشریح:۔ عبداللہ بن مسعود بڑے عالم اور فقیہ تھے، انہوں نے سنت پر عمل کیا اور ابو موسیٰ بھی بڑے صحابی تھے انہوں نے جواز پر عمل کیا یا ان کو کچھ عذر ہو گا اور یا شاید کبھی کبھی کرتے ہوں گے۔ (علامہ)

۱۹۹-بَاب مَا يُفْطَرُ عَلَيْهِ *

۱۹۹۔ کس چیز پر روزہ افطار کرے!

۵۸۳-حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ عَنِ الرَّبَابِ عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ عَمِّهَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ صَائِمًا فَلْيُفْطِرْ عَلَى التَّمْرِ فَإِنْ لَمْ يَجِدِ التَّمْرَ فَعَلَى الْمَاءِ فَإِنَّ الْمَاءَ طَهُورٌ *

۵۸۳۔ مسدد، عبدالواحد بن زیاد، عاصم الاحول، حفصہ بنت سیرین، الرباب، سلیمان بن عامر سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا جو تم میں سے کوئی روزہ دار ہووے تو چاہیے کہ کھجور سے روزہ کھولے اور جو کھجور نہ ملے تو پانی سے افطار کرے کیونکہ پانی پاک کرنے والا ہے۔

تشریح:۔ یہ امر استحباب کے لیے فرمایا نہ وجوب کے واسطے اور چیزوں پر بھی روزہ کھولنا درست ہے۔

۵۸۴-حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُفْطِرُ عَلَى رُطَبَاتٍ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ رُطَبَاتٌ فَعَلَى تَمَرَاتٍ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ حَسَا حَسَوَاتٍ مِنْ مَاءٍ *

۵۸۴۔ احمد بن حنبل، عبدالرزاق، جعفر بن سلیمان، ثابت البنانی، انس بن ملک سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ تر کھجور پر روزہ افطار فرماتے اگر تر کھجور نہ ملے تو خشک کھجور ورنہ پانی کے چند گھونٹ پی لیا کرتے تھے۔

۲۰۰-بَاب الْقَوْلِ عِنْدَ الْإِفْطَارِ *

۲۰۰۔ افطار کے وقت کیا کہے!

٥٨٥-حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى أَبُو مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ أَخْبَرَنِي الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ يَعْنِي ابْنَ سَالِمٍ الْمُقَفَّعَ قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقْبِضُ عَلَى لِحْيَتِهِ فَيَقْطَعُ مَا زَادَ عَلَى الْكَفِّ وَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَفْطَرَ قَالَ ذَهَبَ الظَّمَأُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوقُ وَثَبَتَ الْأَجْرُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ *

۵۸۵۔ عبداللہ بن محمد بن یحیٰ، علی بن الحسن، الحسین بن واقد، مروان بن سالم مقفع سے روایت ہے کہ ابن عمر کو میں نے دیکھا کہ اپنی ڈاڑھی مٹھی میں پکڑ کر جو زیادہ ہوتی اس کو کتر دیتے اور کہا کہ رسول اللہ ﷺ جب روزہ افطار کرتے تو فرماتے پیاس گئی اور رگیں تر و تازہ ہو گئیں اور ثواب ثابت ہو اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا۔

تشریح:۔ یعنی اگر خدا نے روزہ قبول کیا تو ثواب ثابت ہو گیا۔ (علامہ)

٥٨٦-حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ زُهْرَةَ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا أَفْطَرَ قَالَ اللَّهُمَّ لَكَ صُمْتُ وَعَلَى رِزْقِكَ أَفْطَرْتُ *

۵۸۶۔ مسدد، ہشیم، حصین، معاذ بن زہرہ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ جب افطار کرتے تو فرماتے اے اللہ تیرے ہی لیے میں نے روزہ رکھا اور تیرے ہی رزق پر میں نے افطار کیا۔

تشریح:۔ ابن ملک نے کہا کہ حضرت یہ دعا بعد افطار کے پڑھتے تھے اور بعد لك صمت کے جو لوگوں نے وبك امنت وعليك توكلت زیادہ کر لیا ہے اس سے کچھ اصل نہیں اگرچہ معنی صحیح ہیں اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے کہ افطار کے نزدیک روزہ دار کے واسطے ایک دعا ہے کہ رد نہیں کی جاتی اور یہ بھی وارد ہوا ہے۔ کہ آنحضرت ﷺ پڑھتے تھے یا واسع الفضل اغفرلی اور یہ بھی پڑھتے۔ الحمدلله الذی اعاننی فصمت ورزقنی فافطرت۔

٢٠١-بَاب الْفِطْرِ قَبْلَ غُرُوبِ الشَّمْسِ *

۲۰۱۔ اگر آفتاب ڈوبنے سے پہلے روزہ کھول لے!

٥٨٧-حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ أَفْطَرْنَا يَوْمًا فِي رَمَضَانَ فِي غَيْمٍ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ طَلَعَتِ الشَّمْسُ قَالَ أَبُو أُسَامَةَ قُلْتُ لِهِشَامٍ أُمِرُوا بِالْقَضَاءِ قَالَ وَبُدٌّ مِنْ ذَلِكَ *

۵۸۷۔ ہارون بن عبداللہ و محمد بن العلا، ابو اسامہ، ہشام بن عروہ، فاطمہ بنت المنذر، اسماء بنت ابی بکر سے روایت ہے، کہ رمضان میں رسول ﷺ کے وقت میں پھر سورج نکل آیا۔ ابو اسامہ نے کہا میں نے ہشام سے کہا، پھر قضا کا حکم ہو گا انہوں نے کہا قضا تو ضرور ہے۔

٢٠٢-بَاب فِي الْوِصَالِ *

۲۰۲۔ پے کے (اوپر تلے) روزوں کا بیان!

٥٨٨-حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ الْوِصَالِ قَالُوا فَإِنَّكَ تُوَاصِلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِنِّي لَسْتُ كَهَيْئَتِكُمْ إِنِّي أُطْعَمُ وَأُسْقَى *

۵۸۸۔ عبداللہ بن مسلمہ القعنبی، مالک، نافع، عبداللہ بن عمر سے روایت ہے، کہ رسول ﷺ نے پے کے روزے رکھنے سے منع فرمایا، صحابہ نے حضرت سے پوچھا کہ آپ پے کا روزہ رکھتے ہیں اس کا کیا سبب ہے، آپ نے فرمایا کہ مقرر میں تمہاری طرح نہیں ہوں مجھ کو دن میں کھانا پینا ملتا ہے۔

٥٨٩-حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ أَنَّ بَكْرَ بْنَ مُضَرَ حَدَّثَهُمْ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَا تُوَاصِلُوا فَأَيُّكُمْ أَرَادَ أَنْ يُوَاصِلَ فَلْيُوَاصِلْ حَتَّى السَّحَرِ قَالُوا فَإِنَّكَ تُوَاصِلُ قَالَ إِنِّي لَسْتُ كَهَيْئَتِكُمْ إِنَّ لِي مُطْعِمًا يُطْعِمُنِي وَسَاقِيًا يَسْقِينِي *

۵۸۹۔ قتیبہ بن سعید، بکر بن مضر، ابن الہاد، عبداللہ بن خباب، ابی سعید خدری سے روایت ہے کہ، سنا انہوں نے آپ سے فرماتے تھے کہ پے کا روزہ نہ رکھو سو جو پے کرنا چاہے اور روزہ ملانے کا ارادہ کرے وہ سحری کے وقت تک ملا دے یعنی اگر روزہ دار شام کے وقت نہ کھائے اور سحری کھائے تو البتہ درست ہے اور مگر اگر چاہو برابر دو یا تین روز روزے رکھے اور رات کو کچھ نہ کھائے یہ نہیں درست ہے، صحابہ نے کہا یا رسول اللہ

آپ جو لگاتار روزہ رکھتے ہیں آپ نے فرمایا میں تمہاری طرح نہیں ہوں مقرر میرے لئے کھلانے والا ہے کہ وہ کھلاتا ہے اور پلانے والا ہے کہ وہ پلاتا ہے (یعنی خداوند کریم یہ غذا بھی روحانی ہوگی)۔

٢٠٣ --باب الْغِيبَة لِلصَّائِم *

۲۰۳۔ روزے میں غیبت کرنا!

٥٩٠ --حدَّثنا أحْمدُ بْنُ يُونُس حدَّثنا ابْنُ أبِي ذئْبٍ عنِ الْمقْبُرِيِّ عنْ أبيه عنْ أبِي هُريْرة قال قال رسُولُ اللَّه ﷺ منْ لمْ يدعْ قوْل الزُّور والْعمل به فليْس لِلَّهِ حاجةٌ أنْ يدع طعامهُ وشرابهُ و قال أحْمدُ فهمْتُ إسْنادهُ منِ ابْنِ أبِي ذئْبٍ وأفْهمنِي الْحدِيث رجُلٌ إلى جنْبِه أُراهُ ابْن أخِيه *

۵۹۰۔ احمد بن یونس، ابن ابی ذئب، المقبری، اس کے والد، ابو ہریرہ سے روایت ہے، کہ رسول ﷺ نے فرمایا جو شخص بیہودہ باتیں بولنا اور برے کام کرنا نہ چھوڑے یعنی روزہ میں تو اللہ کو اس کے کھانا پینا چھوڑ دینے کی کچھ حاجت نہیں احمد بن یونس نے کہا اس روایت کا اسناد ابن ابی ذئب سے سنا لیکن حدیث سمجھائی اس شخص نے جو ابن ابی ذئب کے پہلو میں بیٹھا تھا غالباً وہ اس کے بھائی کا بیٹا تھا۔

تشریح:۔ یعنی فاقے کرنے سے اللہ خوش نہیں ہوتا جب تک برے کاموں کو بھی نہ چھوڑے!

٥٩١ --حدَّثنا عبْدُ اللَّهِ بْنُ مسْلمة الْقعْنبِيُّ عنْ مالِكٍ عنْ أبِي الزِّنادِ عنِ الْأعْرجِ عنْ أبِي هُريْرة أنَّ النَّبِيَّ ﷺ قال الصِّيامُ جُنَّةٌ إذا كان أحدُكُمْ صائِمًا فلا يرْفُثْ ولا يجْهلْ فإنِ امْرُؤٌ قاتلهُ أوْ شاتمهُ فلْيقُلْ إنِّي صائِمٌ إنِّي صائِمٌ *

۵۹۱۔ عبداللہ بن مسلمہ القعنبی، مالک، ابی الزناد، الاعرج، ابو ہریرہ سے روایت ہے، کہ رسول ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی روزہ دار ہو تو چاہیے کہ بیہودہ نہ بکے اور جہالت نہ کرے اگر کوئی شخص اس سے لڑے یا گالیاں بکے تو کہدے میں روزہ دار ہوں میں روزہ دار ہوں۔

تشریح:۔ چونکہ روزہ کی روح صبر ہے جو انسان کو اپنی ہر خواہش پر قابو پانے کی تعلیم دیتی ہے اس لئے اسے لڑائی جھگڑے کے موقعہ پر بھی صبر کی تلقین کی۔

٢٠٤ --باب السِّواكِ لِلصَّائِمِ *

۲۰۴۔ روزے میں مسواک کرنا!

٥٩٢ --حدَّثنا مُحمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ حدَّثنا شرِيكٌ ح و حدَّثنا مُسدَّدٌ حدَّثنا يحْيى عنْ سُفْيان عنْ عاصِمِ بْنِ عُبيْدِ اللَّهِ عنْ عبْدِ اللَّهِ بْنِ عامِرِ بْنِ ربِيعة عنْ أبِيهِ قال رأيْتُ رسُول اللَّهِ ﷺ يسْتاكُ وهُو صائِمٌ زاد مُسدَّدٌ ما لا أعُدُّ ولا أُحْصِي *

۵۹۲۔ محمد بن الصباح، شریک (دوسری سند) مسدد، یحییٰ، سفیان، عاصم بن عبیداللہ، عبداللہ بن عامر بن ربیعہ سے روایت ہے، کہ میں نے دیکھا رسول ﷺ کو روزہ میں مسواک کرتے ہوئے مسدد نے زیادہ کیا سیکڑوں مرتبہ کہ میں شمار نہیں کر سکتا۔

٢٠٥ --باب الصَّائِمِ يصُبُّ عليْهِ الْماء مِن الْعطشِ ويُبالِغُ فِي الِاسْتِنْشاقِ *

۲۰۵۔ روزہ دار کے سر پر پیاس کی وجہ سے پانی ڈالنا اور ناک میں پانی زور سے نہ ڈالنا روزے میں!

٥٩٣ --حدَّثنا عبْدُ اللَّهِ بْنُ مسْلمة الْقعْنبِيُّ عنْ مالِكٍ عنْ سُميٍّ موْلى أبِي بكْرِ بْنِ عبْدِ الرَّحْمنِ عنْ أبِي بكْرِ بْنِ عبْدِ الرَّحْمنِ عنْ بعْضِ أصْحابِ النَّبِيِّ ﷺ قال رأيْتُ رسُول اللَّهِ ﷺ أمر النَّاس فِي سفرِهِ عام الْفتْحِ بِالْفِطْرِ وقال تقوَّوْا لِعدُوِّكُمْ وصام رسُولُ اللَّهِ ﷺ قال أبُو بكْرٍ قال الَّذِي حدَّثنِي لقدْ رأيْتُ رسُول اللَّهِ ﷺ بِالْعرْجِ يصُبُّ على رأْسِهِ الْماء وهُو صائِمٌ مِن الْعطشِ أوْ مِن الْحرِّ *

۵۹۳۔ عبداللہ بن مسلمہ القعنبی، مالک، سمی مولی ابی بکر، ابو بکر بن عبدالرحمن نے بعض اصحاب نبی ﷺ سے روایت کیا ہے کہ میں نے دیکھا رسول ﷺ کو آپ نے لوگوں کو حکم دیا روزہ افطار کرنے کا سفر میں جس سال مکہ فتح ہوا اور فرمایا آپ نے قوت حاصل کرو اپنے دشمنوں کے واسطے یعنی جہاد کا وقت ہے ایسا نہ ہو روزے سے ضعف ہو جائے ابو بکر نے کہا اسی صحابی نے مجھ سے بیان کیا کہ مقرر میں نے دیکھا رسول ﷺ کو روزہ میں اپنے سر پر پانی ڈالتے تھے، عرج میں (نام

ایک جگہ کا ہے درمیان مکہ اور مدینہ کے) اس لئے کہ گرمی اور پیاس کی سختی کم ہو جائے۔

تشریح:۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ روزہ دار کو ٹھنڈک کے واسطے سر پر پانی ڈالنا یا نہانا یا بھیگا کپڑا وغیرہ بدن پر لپیٹنا شدت گرمی میں مکروہ نہیں ہے۔

٥٩٤ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ لَقِيطِ بْنِ صَبْرَةَ عَنْ أَبِيهِ لَقِيطِ بْنِ صَبْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَالِغْ فِي الِاسْتِنْشَاقِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ صَائِمًا *

۵۹۴۔ قتیبہ بن سعید، یحییٰ بن سلیم، اسمٰعیل بن کثیر، عاصم بن لقیط بن صبرہ، لقیط بن صبرہ سے روایت ہے، کہ رسول ﷺ نے فرمایا پانی ناک کے اندر ڈالنے میں مبالغہ کر مگر یہ کہ تو روزہ دار ہو تو نہ کیا کر شاید پانی دماغ میں نہ چلا جائے۔

تشریح:۔ دونوں کا روزہ ٹوٹ گیا یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا اور اکثر ائمہ کے نزدیک مطلب یہ ہے کہ روزہ ٹوٹنے کے قریب ہو گیا کیونکہ پچھنے لگانے والے کے منہ میں خون جانے کا خوف ہے اور جس کے لگایا گیا ہے اس کو خوف ہے کہ ضعیف ہو جائے اور روزہ توڑنا پڑے۔ (علامہ)

٢٠٦ - بَاب فِي الصَّائِمِ يَحْتَجِمُ *

۲۰۶۔ روزہ دار پچھنے لگائے تو کیسا!

٥٩٥ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ ح و حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا شَيْبَانُ جَمِيعًا عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ يَعْنِي الرَّحَبِيَّ عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُومُ قَالَ شَيْبَانُ أَخْبَرَنِي أَبُو قِلَابَةَ أَنَّ أَبَا أَسْمَاءَ الرَّحَبِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ *

۵۹۵۔ مسدد، یحییٰ، ہشام (دوسری سند) احمد بن حنبل، حسن بن موسیٰ، شیبان، یحییٰ، ابی قلابہ، ابی اسماء الرحبی، ثوبان سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا روزہ توڑا سینگی لگانے والے نے اور جس کو سینگی لگائی گئی، شیبان نے کہا بواسطہ ابو قلابہ، ابو اسماء الرحبی نے ثوبان سے مرفوعاً روایت نقل کی۔

٥٩٦ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو قِلَابَةَ الْجَرْمِيُّ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ شَدَّادَ بْنَ أَوْسٍ بَيْنَمَا هُوَ يَمْشِي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَذَكَرَ نَحْوَهُ

۵۹۶۔ احمد بن حنبل، حسن بن موسیٰ، شیبان، یحییٰ، ابو قلابہ الجرمی، شداد بن اوس سے روایت ہے، کہ وہ رسول ﷺ کے ساتھ چل رہے تھے باقی روایت اسی طرح ہے۔

٥٩٧ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَتَى عَلَى رَجُلٍ بِالْبَقِيعِ وَهُوَ يَحْتَجِمُ وَهُوَ آخِذٌ بِيَدِي لِثَمَانَ عَشْرَةَ خَلَتْ مِنْ رَمَضَانَ فَقَالَ أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُومُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَى خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ بِإِسْنَادِ أَيُّوبَ مِثْلَهُ *

۵۹۷۔ موسیٰ بن اسمٰعیل، وہیب، ایوب، ابی قلابہ، ابی الاشعث، شداد بن اوس سے روایت ہے، کہ رسول ﷺ بقیع ایک جگہ کا نام ہے میں ایک شخص کے پاس آئے وہ سینگی لگوا رہا تھا اور حضرت میرا ہاتھ پکڑے ہوئے تھے رمضان کی اٹھارہویں تاریخ آپ نے فرمایا روزہ توڑا سینگی لگانے والے نے اور جس کو سینگی لگائی گئی، ابو داؤد نے کہا خالد الحذاء نے ابی قلابہ سے باسناد ایوب روایت کیا۔

تشریح:۔ بعضوں نے اس حدیث کے یہ معنی کئے ہیں کہ جس کو سینگی لگانا یا لگوانا منظور ہو وہ افطار کرے یعنی روزہ نہ رکھے، اس لئے کہ روزہ ٹوٹ جانے کا خوف ہے پھر رکھ کر توڑنے سے کفارہ کیوں دے۔

٥٩٨ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ ح و حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ يَعْنِي ابْنَ إِبْرَاهِيمَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي مَكْحُولٌ أَنَّ شَيْخًا مِنَ الْحَيِّ قَالَ عُثْمَانُ فِي حَدِيثِهِ مُصَدَّقٌ أَخْبَرَهُ أَنَّ ثَوْبَانَ مَوْلَى

۵۹۸۔ احمد بن حنبل، محمد بن بکر و عبدالرزاق (دوسری سند) عثمان بن ابی شیبہ، اسماعیل بن ابراہیم ابن جریج، مکحول، شیخ صادق، ثوبان سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا سینگی لگانے والا اور جس کو لگائی گئی دونوں نے روزہ توڑا۔

رسول اللّٰہ ﷺ أخبرہ أن النبي ﷺ قال أفطر الحاجم والمحجوم *

٥٩٩–حدثنا محمود بن خالد حدثنا مروان حدثنا الهيثم بن حميد أخبرنا العلاء بن الحارث عن مكحول عن أبي أسماء الرحبي عن ثوبان عن النبي ﷺ قال أفطر الحاجم والمحجوم قال أبو داود ورواه ابن ثوبان عن أبيه عن مكحول بإسناده مثله *

۵۹۹۔ محمود بن خالد، مروان، الہیثم بن حمید، العلاء بن الحارث، مکحول، ابی اسماء الرحبی، ثوبان سے روایت ہے، کہ رسول ﷺ نے فرمایا حاجم اور محجوم دونوں کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ ابو داؤد نے کہا ابن ثوبان نے بواسطہ اپنے والد مکحول سے اسی طرح روایت بیان کی۔

٢٠٧–بَاب فِي الرُّخْصَةِ فِي ذَلِكَ *

۲۰۷۔ روزے میں پچھنے کی اجازت!

٦٠٠–حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ احْتَجَمَ وَهُوَ صَائِمٌ قَالَ أَبُو دَاود رَوَاهُ وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ أَيُّوبَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ وَجَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ وَهِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهُ *

۶۰۰۔ ابو معمر، عبداللہ بن عمرو، عبدالوارث، ایوب، عکرمہ، عبداللہ بن عباس سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے روزہ میں سینگی لگوائی (پچھنے لگوائے یہ حدیث دلیل ہے ابو حنیفہ اور شافعی کی) ابو داؤد نے کہا وہیب بن خالد نے ایوب سے نقل کیا اور جعفر بن ربیعہ و ہشام بن حسان نے بواسطہ عکرمہ، ابن عباس سے روایت کیا۔

٦٠١–حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ احْتَجَمَ وَهُوَ صَائِمٌ مُحْرِمٌ *

۶۰۱۔ حفص بن عمر، شعبہ، یزید بن ابی زیاد، مقسم، ابن عباس سے روایت ہے، کہ رسول ﷺ نے سینگی لگوائی روزہ میں حالت احرام میں (یعنی آپ روزہ دار بھی تھے اور احرام بھی باندھے ہوئے تھے)۔

٦٠٢–حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَابِسٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ الْحِجَامَةِ وَالْمُوَاصَلَةِ وَلَمْ يُحَرِّمْهُمَا إِبْقَاءً عَلَى أَصْحَابِهِ فَقِيلَ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ تُوَاصِلُ إِلَى السَّحَرِ فَقَالَ إِنِّي أُوَاصِلُ إِلَى السَّحَرِ وَرَبِّي يُطْعِمُنِي وَيَسْقِينِي *

۶۰۲۔ احمد بن حنبل، عبدالرحمن بن مہدی، سفیان، عبدالرحمن، ابن ابی لیلی، ایک صحابی سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے منع کیا سینگی لگوانے سے اور تہ کا روزہ رکھنے سے لیکن ان کو حرام نہ کیا شفقت کرتے ہوئے اپنے اصحاب پر کہ اگر کسی کو طاقت ہو وہ کر سکتا ہے لوگوں نے کہا یا رسول اللہ آپ روزہ ملاتے ہیں سحر تک آپ نے فرمایا روزہ ملاتا ہوں سحر تک مجھ کو میرا رب کھانا کھلاتا ہے اور پانی پلاتا ہے۔

٦٠٣–حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ قَالَ أَنَسٌ مَا كُنَّا نَدَعُ الْحِجَامَةَ لِلصَّائِمِ إِلَّا كَرَاهِيَةَ الْجَهْدِ *

۶۰۳۔ عبداللہ بن مسلمہ، سلیمان بن المغیرہ، ثابت سے روایت ہے کہ انس نے کہا ہم پچھنے نہیں لگانے دیتے تھے روزہ دار کو اس خیال سے کہ کہیں ضعیف نہ ہو جائے (نہ اس لحاظ سے کہ روزہ ٹوٹ جائے گا)۔

٢٠٨–بَاب فِي الصَّائِمِ يَحْتَلِمُ نَهَارًا فِي شَهْرِ رَمَضَانَ

۲۰۸۔ جو شخص رمضان میں صبح کو اٹھے احتلام کی حالت میں!

٦٠٤–حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِهِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يُفْطِرُ مَنْ قَاءَ وَلَا مَنِ احْتَلَمَ وَلَا مَنِ احْتَجَمَ *

۶۰۴۔ محمد بن کثیر، سفیان، زید بن اسلم، ایک ساتھی، ایک صحابی سے روایت ہے، کہ نہیں روزہ ٹوٹا اس کا جس نے قے کی یا احتلام کیا یا پچھنے لگائے یعنی روزہ میں ان چیزوں کے ہونے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

تشریح:۔ یعنی خود بخود اس کو قے ہو گئی تو روزہ نہ جائے گا اور اگر قصداً قے کی تو روزہ ٹوٹ جائے گا یہی قول ہے ائمہ اربعہ کا جیسے کہ دوسری حدیث میں آئے گا ۱۲ منہ۔

٢٠٩ –باب في الْكُحْلِ عِنْدَ النَّوْمِ لِلصَّائِمِ *

۲۰۹۔ سوتے وقت سرمہ لگانا!

٦٠٥ –حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ ثَابِتٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمنِ بْنُ النُّعْمَانِ بْنِ مَعْبَدِ بْنِ هَوْذَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ أَمَرَ بِالْإِثْمِدِ الْمُرَوَّحِ عِنْدَ النَّوْمِ وَقَالَ لِيَتَّقِهِ الصَّائِمُ قَالَ أَبُو دَاود قَالَ لِي يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ هُوَ حَدِيثٌ مُنْكَرٌ يَعْنِي حَدِيثَ الْكُحْلِ *

۶۰۵۔ النفیلی، علی بن ثابت، عبدالرحمن بن نعمان بن معبد بن ہوذہ، معبد بن ہوذہ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے حکم کیا مشک ملا ہوا سرمہ لگانے کا سوتے وقت اور فرمایا روزہ دار اس سے بچے (استحباباً نہ وجوباً تو سرمہ لگانا مکروہ ہے روزہ دار کو مالک اور احمد اور اسحاق کے نزدیک اور ائمہ کے نزدیک مکروہ نہیں ہے ابو داؤد نے یحییٰ بن معین سے نقل کیا کہ یہ حدیث منکر ہے۔

٦٠٦ – حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ عُتْبَةَ أَبِي مُعَاذٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ كَانَ يَكْتَحِلُ وَهُوَ صَائِمٌ *

۶۰۶۔ وہب بن بقیہ، ابو معاویہ، عتبہ بن ابی معاذ، عبید اللہ بن ابی بکر بن انس، انس بن مالک سے روایت ہے کہ وہ سرمہ لگاتے تھے حالانکہ روزہ دار ہوتے تھے۔

٦٠٧ – حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْمُخَرِّمِيُّ وَيَحْيَى بْنُ مُوسَى الْبَلْخِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عِيسَى عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِنَا يَكْرَهُ الْكُحْلَ لِلصَّائِمِ وَكَانَ إِبْرَاهِيمُ يُرَخِّصُ أَنْ يَكْتَحِلَ الصَّائِمُ بِالصَّبِرِ *

۶۰۷۔ محمد بن عبداللہ المخرمی، یحییٰ بن موسیٰ البلخی، یحییٰ بن عیسیٰ، الاعمش سے روایت ہے، کہ میں نے نہیں دیکھا کسی کو اپنے یاروں میں سے کہ وہ روزہ دار کے سرمہ لگانے کو برا جانتا ہو اور ابراہیم نے رخصت دی تھی روزہ دار کو سرمہ لگانے کی ساتھ صبر کے (وہ ایک قسم ہے سرمہ کی)۔

٢١٠ –باب الصَّائِمِ يَسْتَقِيءُ عَامِدًا *

۲۱۰۔ روزہ دار قصداً قے کرے!

٦٠٨ –حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ ذَرَعَهُ قَيْءٌ وَهُوَ صَائِمٌ فَلَيْسَ عَلَيْهِ قَضَاءٌ وَإِنِ اسْتَقَاءَ فَلْيَقْضِ قَالَ أَبُو دَاود رَوَاهُ أَيْضًا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ هِشَامٍ مِثْلَهُ *

۶۰۸۔ مسدد، عیسیٰ بن یونس، ہشام بن حسان، محمد بن سیرین، ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا جس پر قے غلبہ کرے روزے میں اس پر روزہ کی قضا نہیں اور جس نے از خود قے کی اس پر قضا ہے۔

تشریح:۔ یعنی جس کو خود بخود روزہ میں قے آ جائے تو اس کا روزہ نہیں ٹوٹتا اور اگر جان کر کوئی شخص قے کرے تو اس کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور اکثر علماء کے نزدیک اس روزہ کی قضا اس پر لازم ہے کفارہ نہیں خواہ قے تھوڑی ہو یا بہت۔

٦٠٩ –حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ عَنْ يَحْيَى حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَمْرٍو الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَعِيشَ بْنِ الْوَلِيدِ بْنِ هِشَامٍ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ حَدَّثَنِي مَعْدَانُ بْنُ طَلْحَةَ أَنَّ أَبَا الدَّرْدَاءِ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَاءَ فَأَفْطَرَ فَلَقِيتُ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي مَسْجِدِ دِمَشْقَ فَقُلْتُ إِنَّ أَبَا الدَّرْدَاءِ حَدَّثَنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ

۶۰۹۔ ابو معمر، عبداللہ بن عمر، عبدالوارث، الحسین، یحییٰ، عبدالرحمن بن عمرو الاوزاعی، یعیش بن الولید بن ہشام، الولید بن ہشام، معدان بن طلحہ، ابو الدرداء سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے قے کی اور روزہ کو توڑ ڈالا پھر مجھ سے ثوبان جو مولیٰ رسول ﷺ یعنی حضرت کے آزاد کئے ہوئے غلام دمشق کی مسجد میں ملے تو میں نے ان سے پوچھا کہ ابی الدرداء نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت نے قے کی اور روزہ کو توڑ ڈالا

ﷺ قال فأفطر قال صدق وأنا صببت له وضوءه ﷺ *

انہوں نے کہا کہ ابو الدرداء نے سچ کہا میں نے اس وقت وضو کا پانی ڈالا تھا آپ پر یعنی میں پانی ڈالتا جاتا تھا آنحضرت وضو کرتے جاتے تھے۔

٢١١ - باب القبلة للصائم *

۲۱۱۔ روزہ دار بوسہ لے تو کیسا ہے!

٦١٠ - حدثنا مسدد حدثنا أبو معاوية عن الأعمش عن إبراهيم عن الأسود وعلقمة عن عائشة قالت كان رسول الله ﷺ يقبل وهو صائم ويباشر وهو صائم ولكنه كان أملك لإربه *

۶۱۰۔ مسدد، ابو معاویہ، اعمش، ابراہیم، اسود، علقمہ، حضرت عائشہ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ روزہ میں بوسہ لیتے تھے اور مباشرت کرتے تھے لیکن آپ بہت اختیار رکھتے تھے، اور اپنی حاجت کا یعنی آپ کو اپنے نفس پر بہت قدرت تھی شہوت بخوبی روک سکتے تھے اور کوئی ایسا نہ کرے اگر شہوت کو روک نہ سکتا ہو۔

تشریح:۔ مباشرت عورت سے بدن ملانے کو کہتے ہیں اور لپٹنے کو بغیر جماع کیے (علامہ)

٦١١ - حدثنا أبو توبة الربيع بن نافع حدثنا أبو الأحوص عن زياد بن علاقة عن عمرو بن ميمون عن عائشة قالت كان النبي ﷺ يقبل في شهر الصوم *

۶۱۱۔ ابو توبہ الربیع بن نافع، ابو الاحوص، زیاد بن علاقہ، عمرو بن میمون، حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ رمضان کے مہینے میں بوسہ لیتے تھے اپنی بیویوں کا۔

٦١٢ - حدثنا محمد بن كثير أخبرنا سفيان عن سعد بن إبراهيم عن طلحة بن عبد الله يعني ابن عثمان القرشي عن عائشة رضي الله عنها قالت كان رسول الله ﷺ يقبلني وهو صائم وأنا صائمة *

۶۱۲۔ محمد بن کثیر، سفیان، سعد بن ابراہیم، طلحہ بن عبداللہ بن عثمان القرشی، حضرت عائشہؓ سے روایت ہے، کہ رسول ﷺ میرا بوسہ لیتے تھے اور آپ اور میں دونوں روزہ دار ہوتے تھے۔

٦١٣ - حدثنا أحمد بن يونس حدثنا الليث ح و حدثنا عيسى بن حماد أخبرنا الليث بن سعد عن بكير بن عبد الله عن عبد الملك بن سعيد عن جابر بن عبد الله قال قال عمر بن الخطاب هششت فقبلت وأنا صائم فقلت يا رسول الله صنعت اليوم أمرا عظيما قبلت وأنا صائم قال أرأيت لو مضمضت من الماء وأنت صائم قال عيسى ابن حماد في حديثه قلت لا بأس به ثم اتفقا قال فمه *

۶۱۳۔ احمد بن یونس، اللیث (دوسری سند) عیسیٰ بن حماد، اللیث بن سعد، بکیر بن عبداللہ، عبدالملک بن سعد، جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ عمر بن الخطاب نے کہا میں خوش ہوا اور میں نے بوسہ لیا روزہ میں پھر میں نے رسول ﷺ سے کہا یا رسول اللہ آج میں نے بہت برا قصور کیا بوسہ لیا میں نے روزے میں آپ نے فرمایا اگر تو کلی کرے روزے میں، عیسیٰ بن حماد کی روایت میں ہے میں نے کہا کوئی حرج نہیں حضور نے فرمایا بس رک جاؤ۔

٢١٢ - باب الصائم يبلع الريق *

۲۱۲۔ روزہ دار رال نگل جائے!

٦١٤ - حدثنا محمد بن عيسى حدثنا محمد بن دينار حدثنا سعد بن أوس العبدي عن مصدع أبي يحيى عن عائشة أن النبي ﷺ كان يقبلها وهو صائم ويمص لسانها قال ابن الأعرابي هذا الإسناد ليس بصحيح *

۶۱۴۔ محمد بن عیسیٰ، محمد بن دینار، سعد بن اوس العبدی، مصدع ابی یحییٰ، حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ روزہ میں ان کا بوسہ لیتے تھے، اور زبان چوستے تھے تو رال اندر جاتی ہوگی۔

٢١٣ - باب كراهيته للشاب *

۲۱۳۔ جوان کے لئے مباشرت مکروہ ہے!

٦١٥ - حدثنا نصر بن علي حدثنا أبو أحمد يعني الزبيري أخبرنا إسرائيل عن أبي العنبس عن الأغر عن أبي هريرة أن

۶۱۵۔ نصر بن علی، ابو احمد زبیری، اسرائیل، ابی العنبس، الاغر، حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول ﷺ سے

رجلا سأل النبي ﷺ عن المباشرة للصائم فرخص له وأتاه آخر فسأله فنهاه فإذا الذي رخص له شيخ والذي نهاه شاب *

پوچھا کہ روزہ دار کو مباشرت کرنا جائز ہے آپ نے اس کو اجازت دی پھر دوسرا شخص آیا اس نے بھی سوال کیا آپ نے اس کو منع کیا جس کو اجازت دی تھی وہ بڈھا تھا اور جس کو منع کیا تھا وہ جوان تھا۔

تشریح:۔ مباشرت عورت سے بدن سے بدن کو لگانا ہے اور لپٹنے کو بغیر جماع کے (علامہ)۔

٢١٤-باب فيمنْ أصْبحَ جُنُبًا في شهْرِ رمَضانَ *

۲۱۴۔ رمضان میں جنبی ہو کر صبح اٹھے!

٦١٦-حدَّثنا الْقَعْنبيُّ عنْ مالكٍ ح و حدَّثنا عبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ الْأَذْرَميُّ حدَّثنا عبْدُ الرَّحْمنِ بْنُ مهْديٍّ عنْ مالكٍ عنْ عبْدِ ربِّهِ بْنِ سعيدٍ عنْ أبي بكْرِ بْنِ عبْدِ الرَّحْمنِ بْنِ الْحارثِ بْنِ هشامٍ عنْ عائشة وأُمِّ سلمة زوْجي النَّبيِّ ﷺ أنَّهما قالتا كان رسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصْبحُ جُنُبًا قال عبْدُ اللَّهِ الْأَذْرَميُّ في حديثه في رمضان منْ جماعٍ غيْرِ احْتلامٍ ثُمَّ يصُومُ *

۶۱۶۔ القعنبی، مالک (دوسری سند) عبداللہ بن محمد بن اسحاق الاذرمی، عبدالرحمن بن مہدی، مالک، عبدربہ بن سعید، ابی بکر بن عبدالرحمن بن الحارث بن ہشام، حضرت عائشہؓ وام سلمہ سے روایت ہے، کہ ان دونوں نے کہا کہ رسول ﷺ جنب رہتے تھے جماع سے نہ احتلام سے اور صبح ہو جاتی تھی رمضان میں پھر روزہ رکھتے تھے۔

تشریح:۔ احتلام پیغمبروں کو نہیں ہوتا تھا کیونکہ احتلام شیطان کے زور سے ہے اور پیغمبروں پر شیطان کا زور نہیں چلتا اور بعضوں کے نزدیک پیغمبروں کو بھی احتلام ہوتا ہے لیکن پہلا مذہب بہت مشہور ہے (زرقانی)۔

٦١٧-حدَّثنا عبْدُ اللَّهِ بْنُ مسْلمة يعْني الْقعْنبيَّ عنْ مالكٍ عنْ عبْدِ اللَّهِ بْنِ عبْدِ الرَّحْمنِ بْنِ معْمرٍ الْأنْصاريِّ عنْ أبي يُونس موْلى عائشة عنْ عائشة زوْجِ النَّبيِّ ﷺ أنَّ رجُلًا قال لرسُولِ اللَّهِ ﷺ وهُو واقفٌ على الْباب يا رسُول اللَّهِ إنِّي أُصْبحُ جُنُبًا وأنا أُريدُ الصِّيام فقال رسُولُ اللَّهِ ﷺ وأنا أُصْبحُ جُنُبًا وأنا أُريدُ الصِّيام فأغْتسلُ وأصُومُ فقال الرَّجُلُ يا رسُول اللَّهِ إنَّك لسْت مثْلنا قدْ غفر اللَّهُ لك ما تقدَّم منْ ذنْبك وما تأخَّر فغضب رسُولُ اللَّهِ ﷺ وقال واللَّهِ إنِّي لأرْجُو أنْ أكُون أخْشاكُمْ للَّهِ وأعْلمكُمْ بما أتَّبعُ *

۶۱۷۔ عبداللہ بن مسلمہ القعنبی، مالک، عبداللہ بن عبدالرحمن بن معمر الانصاری، ابی یونس مولی عائشہ، حضرت عائشہؓ سے روایت ہے، کہ ایک شخص نے رسول ﷺ سے کہا اور آپ دروازہ پر کھڑے تھے کہ یارسول اللہ مجھ کو حالت جنابت میں فجر ہو جاتی ہے اور میں روزہ کی نیت سے ہوتا ہوں آپ ﷺ نے فرمایا میں بھی جنب ہوتا ہوں اور صبح ہو جاتی ہے توروزہ کی نیت سے تو میں غسل کر کے روزہ رکھتا ہوں وہ شخص بولا آپ کا کیا کہنا ہے اور کیا بات آپ ہماری طرح تو نہیں ہیں آپ کے تو اللہ تعالے نے اگلے پچھلے سب گناہ بخش دیئے ہیں تو رسول ﷺ غصے میں آئے اور فرمایا قسم ہے خدا کی مقرر میں امید رکھتا ہوں کہ تم سب سے زیادہ ڈرنے والا اور تم سب سے زیادہ جاننے والا عملوں کا ہوں گا۔

تشریح:۔ اس لئے کہ آپ سب سے زیادہ مقرب ہیں اللہ کے اور جتنا آدمی زیادہ مقرب ہوتا ہے اتنا ہی اس کو احتیاط کرنا ہوتا ہے۔

٢١٥-باب كفَّارة منْ أتى أهْلهُ في رمضان *

۲۱۵۔ جو شخص اپنی بی بی سے رمضان میں جماع کرے تو کیا کفارہ دے

٦١٨-حدَّثنا مُسدَّدٌ ومُحمَّدُ بْنُ عيسى الْمعْنى قالا حدَّثنا سُفْيانُ قال مُسدَّدٌ حدَّثنا الزُّهْريُّ عنْ حُميْدِ بْنِ عبْدِ الرَّحْمن

۶۱۸۔ مسدد، محمد بن عیسیٰ، سفیان، مسدد نے کہا زہری، حمید بن عبدالرحمن، ابوہریرہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کے پاس ایک شخص

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَتَى رَجُلٌ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ هَلَكْتُ فَقَالَ مَا شَأْنُكَ قَالَ وَقَعْتُ عَلَى امْرَأَتِي فِي رَمَضَانَ قَالَ فَهَلْ تَجِدُ مَا تُعْتِقُ رَقَبَةً قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تُطْعِمَ سِتِّينَ مِسْكِينًا قَالَ لَا قَالَ اجْلِسْ فَأُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِعَرَقٍ فِيهِ تَمْرٌ فَقَالَ تَصَدَّقْ بِهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا أَهْلُ بَيْتٍ أَفْقَرُ مِنَّا فَضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى بَدَتْ ثَنَايَاهُ قَالَ فَأَطْعِمْهُ إِيَّاهُمْ و قَالَ مُسَدَّدٌ فِي مَوْضِعٍ آخَرَ أَنْيَابُهُ*

آیا اور کہا کہ میں ہلاک ہو گیا، آپ نے فرمایا تیرا کیا حال ہے اس نے کہا کہ میں نے رمضان میں یعنی روزہ رکھے ہوئے اپنی بی بی سے جماع کیا ہے آپ نے فرمایا کیا تیرے پاس کوئی غلام ہے کہ اس کو آزاد کرے اس نے کہا کہ نہیں پھر آپ نے فرمایا کیا تو دو مہینے کے روزے متواتر رکھ سکتا ہے اس نے کہا کہ نہیں پھر آپ نے اس کو فرمایا کہ کیا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانے کا مقدور رکھتا ہے تو اس نے کہا کہ نہیں حضرت نے فرمایا بیٹھ جا اتنے میں رسول ﷺ کے پاس ایک عرق یعنی کھجور کا بڑا تھیلا کھجوروں کا آیا اس میں سب کھجوریں تھیں آپ نے فرمایا اس کو بانٹ دیدے اس نے کہا کہ یا رسول اللہ مدینے کی دونوں طرف کوئی میرے گھر والوں سے زیادہ محتاج نہیں ہے تو رسول ﷺ یہاں تک ہنسے کہ آپکے دانتوں کی کچلیاں کھل گئیں آپ نے فرمایا کہ اپنے گھر والوں کو کھلا

تشریح:۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مرد اور عورت پر ایک ہی کفارہ آیا عورت پر علیحدہ دوسرا کفارہ نہیں ہوا یہی قول ہے شافعی اور داؤد ظاہری اور اہل حدیث کا اور ابو حنیفہ اور مالک اور ابو ثور کے نزدیک عورت پر علیحدہ کفارہ واجب ہوگا اگر اس نے اپنی خوشی سے جماع کرایا اور جبر یا بھولے سے کرایا تو عورت پر کفارہ نہ ہوگا۔

۶۱۹-حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْحَدِيثِ بِمَعْنَاهُ زَادَ الزُّهْرِيُّ وَإِنَّمَا كَانَ هَذَا رُخْصَةً لَهُ خَاصَّةً فَلَوْ أَنَّ رَجُلًا فَعَلَ ذَلِكَ الْيَوْمَ لَمْ يَكُنْ لَهُ بُدٌّ مِنَ التَّكْفِيرِ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ وَالْأَوْزَاعِيُّ وَمَنْصُورُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ وَعِرَاكُ بْنُ مَالِكٍ عَلَى مَعْنَى ابْنِ عُيَيْنَةَ زَادَ فِيهِ الْأَوْزَاعِيُّ وَاسْتَغْفِرِ اللَّهَ *

۶۱۹۔ الحسن بن علی، عبدالرزاق، معمر، زہری سے یہی حدیث مروی ہے اتنا زیادہ ہے کہ یہ رخصت خاص اسی شخص کے لئے تھی اب اگر کوئی ایسا کرے تو بغیر کفارہ کے بچ نہیں سکتا یعنی تین باتوں میں کوئی بات کرنا ضرور پڑے گی خطابی نے کہا ہے منسوخ ہے واللہ علم ابو داؤد نے کہا لیث بن سعد والاوزاعی و منصور بن المعتمر و عراک بن مالک نے ابن عیینہ کی طرح روایت کیا اوزاعی نے استغفر اللہ کا اضافہ کیا۔

۶۲۰-حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا أَفْطَرَ فِي رَمَضَانَ فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُعْتِقَ رَقَبَةً أَوْ يَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ أَوْ يُطْعِمَ سِتِّينَ مِسْكِينًا قَالَ لَا أَجِدُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اجْلِسْ فَأُتِيَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِعَرَقٍ فِيهِ تَمْرٌ فَقَالَ خُذْ هَذَا فَتَصَدَّقْ بِهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَحَدٌ أَحْوَجُ مِنِّي فَضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى بَدَتْ أَنْيَابُهُ وَقَالَ لَهُ كُلْهُ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَلَى لَفْظِ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلًا أَفْطَرَ وَقَالَ فِيهِ أَوْ تُعْتِقَ رَقَبَةً أَوْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ أَوْ تُطْعِمَ سِتِّينَ مِسْكِينًا*

۶۲۰۔ عبداللہ بن مسلمہ، مالک، ابن شہاب، حمید، عبدالرحمن، ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے افطار کیا رمضان میں روزہ (توڑ ڈالا) رسول اللہ ﷺ نے اس کو حکم کیا ایک غلام آزاد کرنے کا یا دو مہینے پے در پے روزے رکھنے کا یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانے کا، وہ بولا مجھ سے یہ نہیں ہو سکتا (یعنی ان تینوں کاموں میں سے کوئی بھی نہیں ہو سکتا) رسول ﷺ نے فرمایا اچھا بیٹھ اتنے میں ایک ٹوکرا کھجوروں کا آپ کے پاس آیا آپ نے فرمایا اس کو لے لے اور صدقہ کر، وہ بولا مجھ سے زیادہ کوئی مفلس نہیں آپ ہنسنے لگے یہاں تک کہ آپ کی کچلیاں کھل گئیں، آپ نے فرمایا تو ہی کھالے امام ابو داؤد نے فرمایا ابن جریج نے زہری سے مالک کے الفاظ کی طرح نقل کیا کہ ایک شخص نے روزہ توڑا اس روایت میں ہے یا غلام آزاد کرے یا دو مہینہ کے روزے رکھے یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔

۶۲۱-حدثنا جعفر بن مسافر حدثنا ابن أبي فديك حدثنا هشام بن سعد عن ابن شهاب عن أبي سلمة بن عبد الرحمن عن أبي هريرة قال جاء رجل إلى النبي ﷺ أفطر في رمضان بهذا الحديث قال فأتي بعرق فيه تمر قدر خمسة عشر صاع وقال فيه كله أنت وأهل بيتك وصم يوما واستغفر الله *

۶۲۱۔ جعفر بن مسافر، ابن ابی فدیک، ہشام بن سعد، ابن شہاب، ابی سلمہ بن عبدالرحمن، ابوہریرہ سے روایت ہے کہ ایک شخص حضور کے پاس آیا جس نے رمضان کا روزہ توڑا تھا، آپ کے پاس ایک تھیلا کھجوروں کا آیا جس میں پندرہ صاع کھجوریں تھیں، اس روایت میں یہ ہے آپ نے فرمایا تو کھا اس کو اور تیرے گھر کے لوگ کھائیں اور ایک روز روزہ رکھ لے (قضا کا) اور استغفار کر اللہ سے۔

۶۲۲-حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الْقَاسِمِ حَدَّثَهُ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ أَنَّ عَبَّادَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ تَقُولُ أَتَى رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ فِي رَمَضَانَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ احْتَرَقْتُ فَسَأَلَهُ النَّبِيُّ ﷺ مَا شَأْنُهُ قَالَ أَصَبْتُ أَهْلِي قَالَ تَصَدَّقْ قَالَ وَاللَّهِ مَا لِي شَيْءٌ وَلَا أَقْدِرُ عَلَيْهِ قَالَ اجْلِسْ فَجَلَسَ فَبَيْنَمَا هُوَ عَلَى ذَلِكَ أَقْبَلَ رَجُلٌ يَسُوقُ حِمَارًا عَلَيْهِ طَعَامٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَيْنَ الْمُحْتَرِقُ آنِفًا فَقَامَ الرَّجُلُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَصَدَّقْ بِهَذَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَعَلَى غَيْرِنَا فَوَاللَّهِ إِنَّا لَجِيَاعٌ مَا لَنَا شَيْءٌ قَالَ كُلُوهُ *

۶۲۲۔ سلیمان بن داؤد المہری، ابن وہب، عمرو بن الحارث، عبدالرحمن بن القاسم، محمد بن جعفر بن الزبیر، عباد بن عبداللہ بن الزبیر، حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ وہ کہتی تھیں ایک شخص مسجد میں رسول ﷺ کے پاس آیا رمضان میں اور بولا یارسول اللہ میں جل گیا (یعنی جہنم میں جل گیا مطلب یہ ہے، کہ آئندہ جلوں گا) آپ نے پوچھا کیا حال ہے، وہ بولا میں نے جماع کیا اپنی بی بی سے (روزے میں)، آپ نے فرمایا صدقہ دے وہ بولا قسم خدا کی میرے پاس کچھ نہیں نہ مجھے طاقت ہے آپ نے فرمایا بیٹھ وہ بیٹھا رہا اتنے میں ایک شخص گدھے پر غلہ لادے ہوئے ہانکتا ہوا آیا آپ نے پکار کر کہا کہاں ہے جلنے والا اب وہ کھڑا ہوا آپ نے فرمایا لے اس کو صدقہ کر وہ بولا یارسول اللہ کیا کسی اور کو دوں قسم خدا کی ہم خود بھوکے ہیں ہمارے پاس کچھ نہیں ہے، رسول ﷺ نے فرمایا کھاؤ۔

۶۲۳-حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَائِشَةَ بِهَذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ فَأُتِيَ بِعَرَقٍ فِيهِ عِشْرُونَ صَاعًا *

۶۲۳۔ محمد بن عوف، سعید بن ابی مریم، ابن ابی الزناد، عبدالرحمن بن الحارث، محمد بن جعفر بن الزبیر، عباد بن عبداللہ، حضرت عائشہؓ سے یہی روایت مروی ہے اس میں ہے آپ کے پاس ایک تھیلا لایا گیا جس میں بیس صاع تھے۔

۲۱۶-بَاب التَّغْلِيظِ فِي مَنْ أَفْطَرَ عَمْدًا *

۲۱۶۔ جو شخص قصداً روزہ توڑ ڈالے اس کی سزا!

۶۲۴-حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ ابْنِ مُطَوِّسٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ ابْنُ كَثِيرٍ عَنْ أَبِي الْمُطَوِّسِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ أَفْطَرَ يَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ فِي غَيْرِ رُخْصَةٍ رَخَّصَهَا اللَّهُ لَهُ لَمْ يَقْضِ عَنْهُ صِيَامُ الدَّهْرِ *

۶۲۴۔ سلیمان بن حرب، شعبہ (دوسری سند) محمد بن کثیر، شعبہ، حبیب بن ابی ثابت عمارہ بن عمیر، ابن مطوس، اس کے والد (وابن کثیر نے کہا) ابی المطوس، اس کے والد، ابی ہریرۃؓ سے روایت ہے، کہ فرمایا رسول ﷺ نے جو شخص ایک روزہ رمضان کا نہ رکھے بغیر رخصت کے جس میں اللہ نے رخصت دی (جیسے بیماری یا سفر) تو ساری عمر کے روزے اس کو پورا نہ کر سکیں گے (یعنی اگر قیامت تک روزے رکھے گا تو وہ ثواب جو ایک روزے میں رمضان کے حاصل ہوتا نہ ہوگا)

۶۲۵-حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ

۶۲۵۔ احمد بن حنبل، یحییٰ بن سعید، سفیان حبیب، عمارہ، ابن المطوس،

سُفْيَانَ حَدَّثَنِي حَبِيبٌ عَنْ عُمَارَةَ عَنِ ابْنِ الْمُطَوِّسِ قَالَ فَلَقِيتُ ابْنَ الْمُطَوِّسِ فَحَدَّثَنِي عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ مِثْلَ حَدِيثِ ابْنِ كَثِيرٍ وَسُلَيْمَانَ قَالَ أَبُو دَاوُد وَاخْتُلِفَ عَلَى سُفْيَانَ وَشُعْبَةَ عَنْهُمَا ابْنُ الْمُطَوِّسِ وَأَبُو الْمُطَوِّسِ

اس کے والد، ابو ہریرہؓ نے رسول ﷺ سے مرفوعاً اسی طرح روایت کیا ہے۔ امام ابو داؤد نے کہا سفیان اور شعبہ کا اختلاف ہے ابن المطوس یا ابو المطوس ہے

۲۱۷-بَاب مَنْ أَكَلَ نَاسِيًا *

۲۱۷۔ جو شخص بھول کر روزے میں کھا پی لے!

۶۲۶-حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ وَحَبِيبٍ وَهِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَكَلْتُ وَشَرِبْتُ نَاسِيًا وَأَنَا صَائِمٌ فَقَالَ اللَّهُ أَطْعَمَكَ وَسَقَاكَ *

۶۲۶۔ موسیٰ بن اسماعیل، حماد، ایوب و حبیب و ہشام، محمد بن سیرین، ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول ﷺ کے پاس آیا اور بولا یا رسول اللہ میں نے بھول کر کھا پی لیا روزے میں آپ نے فرمایا اللہ نے تجھے کھلایا اور پلایا (یعنی روزہ نہیں گیا)۔

۲۱۸-بَاب تَأْخِيرِ قَضَاءِ رَمَضَانَ *

۲۱۸۔ رمضان کی قضا رکھنے میں دیر کرنا!

۶۲۷-حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا تَقُولُ إِنْ كَانَ لَيَكُونُ عَلَيَّ الصَّوْمُ مِنْ رَمَضَانَ فَمَا أَسْتَطِيعُ أَنْ أَقْضِيَهُ حَتَّى يَأْتِيَ شَعْبَانُ *

۶۲۷۔ عبداللہ بن مسلمہ القعنبی، مالک، یحییٰ بن سعید، ابی سلمہ بن عبدالرحمن، حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ مجھ پر روزے ہوتے تھے رمضان کے (قضا رکھنے کے) پھر میں ان کو رکھ نہیں سکتی یہاں تک کہ شعبان آجاتا۔

تشریح:۔ تو شعبان میں رکھ لیتی کیونکہ آنحضرت ﷺ حضرت عائشہؓ کے ساتھ بہت متوجہ رہتے آپ کو تکلیف ہو گی اس خیال سے حضرت عائشہؓ قضا نہ رکھتیں جب شعبان آتا تو آنحضرت ﷺ بھی روزہ رکھتے حضرت عائشہؓ بھی رکھ لیتیں اگر رمضان میں روزے قضا ہو جائیں اور دوسرا رمضان آجاتے تو رمضان کے روزے رکھ کر پھر قضا کے روزے رکھے اور ہر روزے کے ساتھ ایک ایک مد غلہ مسکین کو دے اور ابو حنیفہ کے نزدیک غلہ دینا ضروری نہیں صرف قضا کرے۔

۲۱۹-بَاب فِيمَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صِيَامٌ *

۲۱۹۔ جو شخص مر جائے اور اس کے ذمے روزے ہوں!

۶۲۸-حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صِيَامٌ صَامَ عَنْهُ وَلِيُّهُ قَالَ أَبُو دَاوُد هَذَا فِي النَّذْرِ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ *

۶۲۸۔ احمد بن صالح، ابن وہب، عمرو بن الحارث، عبیداللہ بن ابی جعفر، محمد بن جعفر بن الزبیر، عروہ، حضرت عائشہؓ سے روایت ہے، کہ رسول ﷺ نے فرمایا جو شخص مر جائے اور اس پر روزے ہوں تو اس کی طرف سے اس کا ولی روزے رکھے۔

تشریح:۔ یہی قول ہے امام احمد اور اصحاب حدیث کا اور ائمہ ثلثہ کے نزدیک کوئی دوسرے کی طرف سے روزے رکھ نہیں سکتا۔

۶۲۹-حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِذَا مَرِضَ الرَّجُلُ فِي رَمَضَانَ ثُمَّ مَاتَ وَلَمْ يَصُمْ أُطْعِمَ عَنْهُ وَلَمْ يَكُنْ عَلَيْهِ قَضَاءٌ وَإِنْ كَانَ عَلَيْهِ نَذْرٌ قَضَى عَنْهُ وَلِيُّهُ *

۶۲۹۔ محمد بن کثیر، سفیان، ابی حصین، سعید بن جبیر، عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ جب کوئی شخص بیمار ہو جائے رمضان میں پھر مر جائے اور اچھا نہ ہو تو اس کی طرف سے مسکینوں کو کھانا دیا جائے گا اور قضا اس کے ذمے واجب نہ ہو گی اگر وہ نذر کرے گا تو ولی اس کی طرف سے پورا کرے گا

۲۲۰-باب الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ *

۲۲۰۔ سفر میں روزہ رکھنے کا بیان!

٦٣٠-حدَّثنا سُلَيْمانُ بْنُ حرْبٍ ومُسدَّدٌ قال حدَّثنا حمَّادٌ عنْ هشامِ بْنِ عُرْوةَ عنْ أبيه عنْ عائشة أنّ حمْزةَ الْأسْلميَّ سأل النَّبيَّ ﷺ فقال يا رسُول اللّه إنّي رجُلٌ أسْرُدُ الصَّوْم أفأصُومُ في السَّفر قال صُمْ إنْ شئْتَ وأفْطرْ إنْ شئْتَ *

۶۳۰۔ سلیمان بن حرب و مسدد، حماد، ہشام بن عروہ، حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حمزہ اسلمی نے پوچھا رسول ﷺ سے یا رسول اللہ میں پے در پے روزے رکھا کرتا ہوں کیا سفر میں بھی روزے رکھوں آپ نے فرمایا چاہے روزے رکھ چاہے افطار کر۔

تشریح: یعنی اختیار ہے مگر روزہ رکھنا بہتر ہے اگر تکلیف اور مشقت نہ ہو اور ضعف کا خوف نہ ہو اور جو یہ باتیں ہوں تو افطار افضل ہے، یہی مذہب ہے محققین اہل حدیث کا اور امام احمد اور اوزاعی کے نزدیک ہر حال میں روزہ رکھنا افضل ہے اور احادیث اس باب میں مختلف ہیں (علامہ)۔

٦٣١-حدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمجيدِ الْمَدَنِيُّ قَالَ سَمِعْتُ حَمْزَةَ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ حَمْزَةَ الْأَسْلَمِيَّ يَذْكُرُ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي صَاحِبُ ظَهْرٍ أُعَالِجُهُ أُسَافِرُ عَلَيْهِ وَأُكْرِيهِ وَإِنَّهُ رُبَّمَا صَادَفَنِي هَذَا الشَّهْرُ يَعْنِي رَمَضَانَ وَأَنَا أَجِدُ الْقُوَّةَ وَأَنَا شَابٌّ وَأَجِدُ بِأَنْ أَصُومَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَهْوَنَ عَلَيَّ مِنْ أَنْ أُؤَخِّرَهُ فَيَكُونُ دَيْنًا أَفَأَصُومُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَعْظَمُ لِأَجْرِي أَوْ أُفْطِرُ قَالَ أَيُّ ذَلِكَ شِئْتَ يَا حَمْزَةُ *

۶۳۱۔ عبداللہ بن محمد النفیلی، محمد بن عبدالمعین المدنی، حمزہ بن محمد بن حمزہ الاسلمی نے بواسطہ اپنے والد، اپنے دادا سے روایت کیا کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں جانور والا ہوں (یعنی سواریوں والا)، ان کو لے جایا کرتا ہوں سفر کرتا ہوں کرایہ دیتا ہوں کبھی سفر میں رمضان کا مہینہ آجاتا ہے مجھ میں طاقت ہے میں جوان ہوں روزے رکھ لینا مجھے آسان معلوم ہوتا ہے قضا کرنے سے اور قرض کی طرح سر پر رکھنے سے کیا میں روزے رکھ لیا کروں اس میں زیادہ ثواب ہے یا نہ رکھوں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جیسا تیرا جی چاہے اے حمزہ۔

٦٣٢-حدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ مِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى مَكَّةَ حَتَّى بَلَغَ عُسْفَانَ ثُمَّ دَعَا بِإِنَاءٍ فَرَفَعَهُ إِلَى فِيهِ لِيُرِيَهُ النَّاسَ وَذَلِكَ فِي رَمَضَانَ فَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ قَدْ صَامَ النَّبِيُّ ﷺ وَأَفْطَرَ فَمَنْ شَاءَ صَامَ وَمَنْ شَاءَ أَفْطَرَ *

۶۳۲۔ مسدد، ابو عوانہ، منصور، مجاہد، طاؤس، ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مدینے سے مکے کو چلے جب عسفان میں پہنچے، ایک (منزل کا نام ہے) آپ نے ایک برتن منگوایا اور اسے اپنے منہ تک اس کو بلند کیا تاکہ لوگ دیکھ لیں رمضان میں ابن عباس کہتے تھے رسول اللہ ﷺ نے سفر میں روزہ رکھا ہے اور افطار بھی کیا ہے جس کا جی چاہے روزے رکھے جس کا جی چاہے افطار کرے۔

٦٣٣-حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ سَافَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي رَمَضَانَ فَصَامَ بَعْضُنَا وَأَفْطَرَ بَعْضُنَا فَلَمْ يَعِبِ الصَّائِمُ عَلَى الْمُفْطِرِ وَلَا الْمُفْطِرُ عَلَى الصَّائِمِ *

۶۳۳۔ احمد بن یونس، زائدہ، حمید الطویل، انس سے روایت ہے، کہ ہم نے سفر کیا رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رمضان میں بعضوں نے ہم میں سے روزہ رکھا بعضوں نے نہ رکھا تو روزہ دار نے نہ رکھنے والے پر عیب نہیں کیا نہ بے روزہ دار نے روزہ دار پر عیب کیا۔

٦٣٤-حدَّثَنا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ وَوَهْبُ بْنُ بَيَانٍ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيدَ أَنَّهُ حَدَّثَهُ عَنْ قَزَعَةَ قَالَ أَتَيْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ وَهُوَ يُفْتِي النَّاسَ وَهُمْ مُكِبُّونَ عَلَيْهِ فَانْتَظَرْتُ خَلْوَتَهُ فَلَمَّا خَلَا سَأَلْتُهُ عَنْ صِيَامِ رَمَضَانَ فِي السَّفَرِ فَقَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي رَمَضَانَ عَامَ الْفَتْحِ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَصُومُ وَنَصُومُ حَتَّى بَلَغ

۶۳۴۔ احمد بن صالح، وہب بن بیان، ابن وہب، معاویہ، ربیعہ بن یزید، قزعہ سے روایت ہے، کہ میں ابو سعید خدری کے پاس آیا وہ لوگوں کو فتویٰ دے رہے تھے اور لوگ ان پر جھکے ہوئے تھے میں فرصت کا منتظر رہا کہ اکیلے ہوں تو پوچھوں جب اکیلے ہوئے میں نے پوچھا سفر میں رمضان کے روزے رکھنا کیسا ہے انہوں نے کہا ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے جس سال مکہ فتح ہوا آپ بھی روزے رکھتے تھے یہاں

منزلا من المنازل فقال إنكم قد دنوتم من عدوكم والفطر أقوى لكم فأصبحنا منا الصائم ومنا المفطر قال ثم سرنا فنزلنا منزلا فقال إنكم تصبحون عدوكم والفطر أقوى لكم فأفطروا فكانت عزيمة من رسول الله ﷺ قال أبو سعيد ثم لقد رأيتني أصوم مع النبي ﷺ قبل ذلك وبعد ذلك *

تک کہ ایک منزل میں آپ پہنچے آپ نے فرمایا اب تم اپنے دشمن سے قریب ہو گئے اب تم روزہ نہ رکھنا تمہاری قوت کا باعث ہوگا، پھر دوسرے دن بعضوں نے ہم میں سے روزہ رکھا بعضوں نے نہ رکھا پھر ہم چلے ایک اور منزل میں اترے آپ نے فرمایا صبح کو تم دشمن پر ہوگے اب روزہ نہ رکھنا قوت کا باعث ہے پھر سب نے افطار کیا یہی بہتر ہو گیا رسول اللہ ﷺ کے فرمانے سے ابو سعید نے کہا میں نے اس سے پہلے اور اس کے بعد رسول اللہ ﷺ کے ساتھ روزے رکھے

٢٢١- باب اختيار الفطر *

٢٢١۔ سفر میں روزہ نہ رکھنا بہتر ہے!

٦٣٥- حدثنا أبو الوليد الطيالسي حدثنا شعبة عن محمد بن عبد الرحمن يعني ابن سعد بن زرارة عن محمد بن عمرو بن حسن عن جابر بن عبد الله أن رسول الله ﷺ رأى رجلا يظلل عليه والزحام عليه فقال ليس من البر الصيام في السفر *

٦٣٥۔ ابو الولید الطیالسی، شعبہ، محمد بن عبد الرحمن بن سعد بن زرارہ، محمد بن عمرو بن حسن، جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا کہ اس پر سایہ کیا گیا ہے، اور لوگوں کا مجمع ہے، آپ نے فرمایا کہ سفر میں روزہ رکھنا نیکی نہیں ہے۔

تشریح: ۔ یعنی سفر میں روزہ سے جب ایسی حالت ہو جائے تو روزہ رکھنا خوب نہیں افطار ہی افضل ہے

٦٣٦- حدثنا شيبان بن فروخ حدثنا أبو هلال الراسبي حدثنا ابن سوادة القشيري عن أنس بن مالك رجل من بني عبد الله بن كعب إخوة بني قشير قال أغارت علينا خيل لرسول الله ﷺ فانتهيت أو قال فانطلقت إلى رسول الله ﷺ وهو يأكل فقال اجلس فأصب من طعامنا هذا فقلت إني صائم قال اجلس أحدثك عن الصلاة وعن الصيام إن الله تعالى وضع شطر الصلاة أو نصف الصلاة والصوم عن المسافر وعن المرضع أو الحبلى والله لقد قالهما جميعا أو أحدهما قال فتلهفت نفسي أن لا أكون أكلت من طعام رسول الله ﷺ *

٦٣٦۔ شیبان بن فروخ، ابو ہلال الراسبی، ابن سوادہ القشیری، انس بن مالک سے جو ایک شخص ہیں بنی عبد اللہ بن کعب میں سے (سوا انس بن مالک کے جو خادم تھے رسول اللہ سلعم کے اور مشہور صحابی ہیں) روایت ہے کہ لوٹنے کو آئے آپکے سوار میں نکلا اور رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا آپ کھانا کھا رہے تھے آپ نے فرمایا بیٹھ اور کچھ کھا ہمارے کھانے میں سے میں نے کہا میں روزہ دار ہوں آپ نے فرمایا بیٹھ میں تجھے بتاتا ہوں نماز اور روزے کا حال اللہ جل جلالہ نے معاف کر دی آدھی نماز اور روزہ مسافر کو اور معاف کر دیا روزہ دودھ پلانے والی اور حاملہ عورت کو قسم خدا کی آپ نے دونوں کا نام لیا (حاملہ اور دودھ پلانے والی کا) یا ایک کا ذکر کیا انس نے کہا مجھے بڑا افسوس ہوا بعد کو کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے کھانے میں سے نہ کھایا (یعنی روزہ تو نفل تھا پھر رکھ سکتے تھے مگر یہ برکت اور سعادت پھر ملنا مشکل تھی (آپ کے ساتھ کھانا کھانے کی)۔

٢٢٢- باب من اختار الصيام *

٢٢٢۔ بعضوں نے کہا سفر میں روزہ رکھنا افضل ہے!

٦٣٧- حدثنا مؤمل بن الفضل حدثنا الوليد حدثنا سعيد بن عبد العزيز حدثني إسمعيل بن عبيد الله حدثتني أم الدرداء عن أبي الدرداء قال خرجنا مع رسول الله ﷺ في بعض غزواته في حر شديد حتى إن أحدنا ليضع يده على رأسه أو

٦٣٧۔ المؤمل بن الفضل، الولید، سعید بن عبد العزیز، اسمعیل بن عبید اللہ، ام الدرداء، ابو الدرداء سے روایت ہے، کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے بعضے غزوات (لڑائیوں) میں نہایت گرمی کے دنوں میں یہاں تک کہ ہر ایک شخص ہم میں سے دھوپ کی سختی سے اپنے

كَفَّهُ عَلَى رَأْسِهِ مِنْ شِدَّةِ الْحَرِّ مَا فِينَا صَائِمٌ إِلَّا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ *

سر پر ہاتھ یا ہتھیلی رکھ لیتا تھا اور سوائے رسول اللہ ﷺ اور عبداللہ بن رواحہ کے ہمارے میں کوئی روزہ دار نہ تھا۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر طاقت ہو تو روزہ رکھنا افضل ہے

٦٣٨–حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ ح و حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ حَدَّثَنَا أَبُو قُتَيْبَةَ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ حَبِيبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَزْدِيُّ حَدَّثَنِي حَبِيبُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ سِنَانَ بْنَ سَلَمَةَ بْنِ الْمُحَبِّقِ الْهُذَلِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ كَانَتْ لَهُ حَمُولَةٌ تَأْوِي إِلَى شِبَعٍ فَلْيَصُمْ رَمَضَانَ حَيْثُ أَدْرَكَهُ

۶۳۸۔ حامد بن یحییٰ، ہاشم بن القاسم (دوسری سند) عقبہ بن مکرم، ابو قتیبہ، عبدالصمد بن حبیب بن عبداللہ الازدی، حبیب بن عبداللہ، سنان بن سلمہ بن المحبق الہذلی، سلمہ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کے پاس ایسی سواری ہو کہ آسانی سے خاطر خواہ منزل کو پہنچا دے اور پیٹ بھر کر کھانا ملتا ہو، تو اس کو چاہیے کہ رمضان کا مہینہ آجائے وہیں روزہ رکھے۔

تشریح:۔ یہ حکم استحباب اور فضلیت کیلئے ہے ورنہ جائز ہے سب علماء کے نزدیک سفر میں افطار کرنا اگرچہ مشقت نہ ہو راحت ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ کا کلام مطلق ہے۔

٦٣٩–حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ الْمُهَاجِرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ حَبِيبٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ سِنَانِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْمُحَبِّقِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ أَدْرَكَهُ رَمَضَانُ فِي السَّفَرِ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ

۶۳۹۔ نصر بن المہاجر، عبدالصمد بن عبدالوارث، عبدالصمد بن حبیب، حبیب، سنان بن سلمہ، سلمہ بن المحبق نے رسول اللہ ﷺ سے حسب سابق روایت کی اس میں یہ ہے۔ مَنْ أَدْرَكَهُ رَمَضَانُ فِي السَّفَرِ *

٢٢٣–بَاب مَتَى يُفْطِرُ الْمُسَافِرُ إِذَا خَرَجَ *

۲۲۳۔ جب مسافر سفر کو نکلے تو کہاں سے افطار کرے!

٦٤٠–حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ ح و حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَحْيَى الْمَعْنَى حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ وَزَادَ جَعْفَرٌ وَاللَّيْثُ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ أَنَّ كُلَيْبَ بْنَ ذُهْلٍ الْحَضْرَمِيَّ أَخْبَرَهُ عَنْ عُبَيْدٍ قَالَ جَعْفَرٌ ابْنُ جَبْرٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ أَبِي بَصْرَةَ الْغِفَارِيِّ صَاحِبِ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفِينَةٍ مِنَ الْفُسْطَاطِ فِي رَمَضَانَ فَرُفِعَ ثُمَّ قُرِّبَ غَدَاهُ قَالَ جَعْفَرٌ فِي حَدِيثِهِ فَلَمْ يُجَاوِزِ الْبُيُوتَ حَتَّى دَعَا بِالسُّفْرَةِ قَالَ اقْتَرِبْ قُلْتُ أَلَسْتَ تَرَى الْبُيُوتَ قَالَ أَبُو بَصْرَةَ أَتَرْغَبُ عَنْ سُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ جَعْفَرٌ فِي حَدِيثِهِ فَأَكَلَ

۶۴۰۔ عبیداللہ بن عمر، عبداللہ بن یزید (دوسری سند) جعفر بن مسافر، عبداللہ بن یحییٰ، سعید بن ابی ایوب، (جعفر نے کہا) اللیث، یزید بن ابی حبیب، کلیب بن ذہل الحضرمی، عبید، جعفر بن جبیر سے روایت ہے، کہ میں ابو بصرہ غفاری کے ساتھ جو صحابی تھے رسول اللہ ﷺ کے ایک کشتی میں جب فسطاط سے نکلے (فسطاط اس شہر کو کہتے ہیں جہاں لوگوں کا ہجوم ہو) رمضان کے مہینے میں جب وہ کشتی پر بیٹھے تو صبح کا کھانا آیا ابھی شہر کے گھروں سے آگے نہیں بڑھے تھے کہ انہوں نے دستر خوان منگوایا اور مجھ سے بھی کہا آؤ کھاؤ میں نے کہا کیا تم شہر کے گھروں کو نہیں دیکھتے ابو بصرہ نے کہا کیا تو نفرت کرتا ہے رسول اللہ ﷺ کی سنت سے پھر انہوں نے کھایا۔

تشریح:۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب سفر کو نکلے تو قصر اور افطار شروع کر دے اگرچہ بالکل شہر کی آبادی سے پار نہ ہوا ہو۔ (علامہ)

٢٢٤–بَاب قَدْرِ مَسِيرَةِ مَا يُفْطَرُ فِيهِ *

۲۲۴۔ کتنا سفر ہو گا جس کی وجہ سے روزہ دار افطار کرے!

٦٤١–حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ مَنْصُورٍ الْكَلْبِيِّ أَنَّ دِحْيَةَ بْنَ خَلِيفَةَ خَرَجَ مِنْ قَرْيَةٍ مِنْ دِمَشْقَ مَرَّةً إِلَى قَدْرِ قَرْيَةِ عُقْبَةَ مِنَ الْفُسْطَاطِ وَذَلِكَ ثَلَاثَةُ أَمْيَالٍ فِي رَمَضَانَ ثُمَّ إِنَّهُ أَفْطَرَ

۶۴۱۔ عیسیٰ بن حماد، اللیث بن سعد، یزید بن ابی حبیب، ابی الخیر، منصور الکلبی سے روایت ہے، کہ دحیہ بن خلیفہ ایک بار دمشق کے گاؤں سے اتنے دور گئے جیسے عقبہ فسطاط سے (اور یہ تین میل ہے) رمضان میں انہوں نے افطار کیا، اور ان کے ساتھ اور لوگوں نے

وأفطر معه ناس وكره آخرون أن يفطروا فلما رجع إلى قريته قال والله لقد رأيت اليوم أمرا ما كنت أظن أني أراه إن قوما رغبوا عن هدي رسول الله ﷺ وأصحابه يقول ذلك للذين صاموا ثم قال عند ذلك اللهم اقبضني إليك *

بھی افطار کیا مگر بہت سے لوگوں نے اتنی کم مسافت میں افطار کو برا جانا جب دحیہ اپنے گاؤں کو لوٹ کر آئے انہوں نے کہا قسم خدا کی میں نے آج وہ بات دیکھی جس کا مجھے دیکھنے کا گمان نہ تھا لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کے طریقے سے نفرت کی اور ان کے اصحاب کے طریقے سے مراد وہ لوگ تھے جنہوں نے روزہ رکھا تھا بعد اس کے کہا یا اللہ اب تو مجھ کو اپنے پاس بلالے۔

٦٤٢—حدّثنا مُسَدّدٌ حدّثنا الْمُعْتَمِرُ عَنْ عُبَيْدِ اللّهِ عَنْ نَافِعٍ أَنّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَخْرُجُ إِلَى الْغَابَةِ فَلَا يُفْطِرُ وَلَا يَقْصِرُ *

۶۴۲۔ مسدد، المعتمر، عبیداللہ بن نافع سے روایت ہے، کہ عبداللہ بن عمر غابہ کی طرف جاتے تھے اس سفر میں نہ روزہ ترک کرتے اور نہ نماز میں قصر کرتے تھے۔

٢٢٥—مَنْ يَقُولُ صُمْتُ رَمَضَانَ كُلَّهُ!

۲۲۵۔ یہ کہنا نہ چاہیے میں نے پورے رمضان بھر روزے رکھے

٦٤٣—حَدّثنا مُسَدّدٌ حَدّثنا يَحْيَى عَنِ الْمُهَلَّبِ بْنِ أَبِي حَبِيبَةَ حَدّثنا الْحَسَنُ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ إِنِّي صُمْتُ رَمَضَانَ كُلَّهُ وَقُمْتُهُ كُلَّهُ فَلَا أَدْرِي أَكَرِهَ التَّزْكِيَةَ أَوْ قَالَ لَا بُدَّ مِنْ نَوْمَةٍ أَوْ رَقْدَةٍ *

۶۴۳۔ مسدد، یحییٰ، المہلب بن ابی حبیبہ، الحسن، ابی بکرہ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی تم میں سے یہ نہ کہے میں نے رمضان بھر روزے رکھے اور عبادت کی راوی نے کہا آپ نے بہت برا جانا اپنی خوبی بیان کرنا دوسرے یہ کہ غلط بھی ہے اس لئے کہ رمضان بھر عبادت اور روزے غیر ممکن ہے آخر کچھ سویا لیٹا آرام بھی کیا ہوگا۔

٢٢٦—بَاب فِي صَوْمِ الْعِيدَيْنِ *

۲۲۶۔ عیدالفطر اور اضحیٰ کے دن روزہ رکھنا!

٦٤٤—حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَهَذَا حَدِيثُهُ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ شَهِدْتُ الْعِيدَ مَعَ عُمَرَ فَبَدَأَ بِالصَّلَاةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ صِيَامِ هَذَيْنِ الْيَوْمَيْنِ أَمَّا يَوْمُ الْأَضْحَى فَتَأْكُلُونَ مِنْ لَحْمِ نُسُكِكُمْ وَأَمَّا يَوْمُ الْفِطْرِ فَفِطْرُكُمْ مِنْ صِيَامِكُمْ *

۶۴۴۔ قتیبہ بن سعید و زہیر بن حرب، سفیان، زہری، ابی عبید سے روایت ہے، کہ میں عید میں حضرت عمر کے ساتھ حاضر ہوا تو خطبہ سے پہلے نماز عید کی پڑھی پھر حضرت عمر نے کہا کہ منع کیا ہے رسول اللہ ﷺ نے ان دو دن کے روزہ رکھنے سے یعنی ایک بقر عید کے دن دوسرے رمضان کی عید کے دن، لیکن بقر عید کا دن تو قربانی کا گوشت کھانے کا دن ہے، اور فطر کا دن روزوں کے افطار کا دن ہے۔

تشریح:۔ ان دو دن میں روزہ رکھنا حرام ہے اسی طرح ایام تشریق یعنی ۱۱۔ ۱۲۔ ۱۳ ذی الحجۃ کو روزہ رکھنا جائز نہیں ہے اور بعض علماء کے نزدیک صوم الدہر یعنی سدا روزہ رکھنا مکروہ ہے بلکہ ایک دن روزہ رکھنا اور ایک دن افطار کرنا جس کو صوم داؤدی کہتے ہیں افضل ہے۔

٦٤٥—حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ صِيَامِ يَوْمَيْنِ يَوْمِ الْفِطْرِ وَيَوْمِ الْأَضْحَى وَعَنْ لِبْسَتَيْنِ الصَّمَّاءِ وَأَنْ يَحْتَبِيَ الرَّجُلُ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ وَعَنِ الصَّلَاةِ فِي سَاعَتَيْنِ بَعْدَ الصُّبْحِ وَبَعْدَ الْعَصْرِ *

۶۴۵۔ موسیٰ بن اسماعیل، وہب، عمرو بن یحییٰ، یحییٰ، ابو سعید خدری سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا دو دن کے روزہ رکھنے سے ایک تو عیدالفطر کے دن اور ایک عید قربان کے دن اور کپڑا ایسا لپیٹ کر اوڑھنے سے (کیونکہ اس میں ستر کھلنے کا خوف ہے) اور دو وقت نماز پڑھنے سے ایک فجر کے بعد (جب تک آفتاب نہ نکلے) دوسرے عصر کے بعد (جب تک آفتاب غروب نہ ہو)۔

٢٢٧—بَاب صِيَامِ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ *

۲۲۷۔ ایام تشریق ۱۱، ۱۲، ۱۳ ذی الحجۃ کو روزہ رکھنا!

٦٤٦-حدثنا عبد الله بن مسلمة القعنبي عن مالك عن يزيد بن الهاد عن أبي مرة مولى أم هانئ أنه دخل مع عبد الله بن عمرو على أبيه عمرو بن العاص فقرب إليهما طعاما فقال كل فقال إني صائم فقال عمرو كل فهذه الأيام التي كان رسول الله ﷺ يأمرنا بإفطارها وينهانا عن صيامها قال مالك وهي أيام التشريق *

۶۴۶۔ عبداللہ بن مسلمۃ القعنبی، مالک، یزید بن الہاد، ابی مرہ ام ہانی کا آزاد کردہ غلام سے روایت ہے کہ وہ عبداللہ بن عمرو کے ساتھ ان کے باپ عمرو بن العاص کے پاس گئے انہوں نے کھانا سامنے کیا اور عبداللہ بن عمرو سے کہا کھاؤ انہوں نے کہا میں روزہ دار ہوں عمرو بن العاص نے کہا کھاؤ کیونکہ یہ ایسے دن ہیں کہ آپ نے ان دنوں میں ہم کو روزہ توڑنے کا حکم فرمایا اور ان دنوں میں روزہ رکھنے سے منع فرمایا امام مالک نے کہا مراد ان دنوں سے ایام تشریق ہیں یعنی ۱۱، ۱۲، ۱۳ تاریخ ذی الحجہ کی۔

٦٤٧-حدثنا الحسن بن علي حدثنا وهب حدثنا موسى بن علي ح و حدثنا عثمان بن أبي شيبة حدثنا وكيع عن موسى بن علي والإخبار في حديث وهب قال سمعت أبي أنه سمع عقبة بن عامر قال قال رسول الله ﷺ يوم عرفة ويوم النحر وأيام التشريق عيدنا أهل الإسلام وهي أيام أكل وشرب *

۶۴۷۔ الحسن بن علی، وہب، موسیٰ بن علی (دوسری سند) عثمان بن ابی شیبہ، وکیع، موسیٰ بن علی، (یہ وہب کے الفاظ ہیں) علی، عقبہ بن عامر سے روایت ہے، کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے عرفے کا دن اور بقر عید کا دن اور ایام تشریق کے اہل اسلام کی عید کے دن ہیں اور یہ دن کھانے اور پینے کے ہیں۔

تشریح:۔ تو ایام تشریق میں اختلاف ہے، بعضوں کے نزدیک اگر ان دنوں میں روزہ رکھے گا درست ہی نہ ہو گا اور یہی قول جدید ہے شافعی کا اور ابو حنیفہ کا اور بعضوں کے نزدیک درست ہو گا۔

٢٢٨-باب النهي أن يخص يوم الجمعة بصوم *

۲۲۸۔ اکیلے جمعے کے دن روزہ رکھنا کیسا ہے!

٦٤٨-حدثنا مسدد حدثنا أبو معاوية عن الأعمش عن أبي صالح عن أبي هريرة قال قال رسول الله ﷺ لا يصم أحدكم يوم الجمعة إلا أن يصوم قبله بيوم أو بعده *

۶۴۸۔ مسدد، ابو معاویہ، الاعمش، ابی صالح، ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی اکیلے جمعے کے دن کو خاص کر کے روزہ نہ رکھے بلکہ اس کے ساتھ جمعہ کے اگلے دن کو یا اس کے پچھلے دن کو بھی ملالے یعنی جمعہ کے ساتھ جمعرات کا یا ہفتہ کے دن بھی رکھ لے اکیلا ایک روز جمعہ کا نہ رکھے یہ مکروہ ہے۔

٢٢٩-باب النهي أن يخص يوم السبت بصوم *

۲۲۹۔ خاص کر ہفتہ کے دن روزہ رکھنے کی ممانعت کا بیان!

٦٤٩-حدثنا حميد بن مسعدة حدثنا سفيان بن حبيب ح و حدثنا يزيد بن قبيس من أهل جبلة حدثنا الوليد جميعا عن ثور بن يزيد عن خالد بن معدان عن عبد الله بن بسر السلمي عن أخته وقال يزيد الصماء أن النبي ﷺ قال لا تصوموا يوم السبت إلا في ما افترض عليكم وإن لم يجد أحدكم إلا لحاء عنبة أو عود شجرة فليمضغه قال أبو داود وهذا حديث منسوخ *

۶۴۹۔ حمید بن مسعدہ، سفیان بن حبیب (دوسری سند) یزید بن قیس من اہل جبلتہ، ابو الولید، ثور بن یزید، خالد بن معدان، عبداللہ بن بسر سلمی سے روایت ہے، کہ انہوں نے اپنی بہن الصماء سے سنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مت روزہ رکھو ہفتے کے دن مگر فرض روزہ اور اگر تم میں سے کسی کو ہفتے کے دن کچھ نہ ملے مگر چھلکا انگور کا یا لکڑی درخت کی تو اسی کو چبالے (اور روزہ افطار کرے) ابو داؤد نے کہا یہ حدیث منسوخ ہے جو یریہ کی حدیث آگے آتی ہے امام مالک نے کہا یہ حدیث غلط ہے اور کذب ہے مگر ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن ہے۔

٢٣٠-الرخصة في ذلك!

۲۳۰۔ ہفتے کے دن روزہ رکھنے کی اجازت!

٦٥٠-حدثنا محمد بن كثير حدثنا همام عن قتادة ح و

۶۵۰۔ محمد بن کثیر، ہمام، قتادہ (دوسری سند) حفص بن عمر، ہمام

حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ حَفْصٌ الْعَتَكِيُّ عَنْ جُوَيْرِيَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَلَيْهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَهِيَ صَائِمَةٌ فَقَالَ أَصُمْتِ أَمْسِ قَالَتْ لَا قَالَ تُرِيدِينَ أَنْ تَصُومِي غَدًا قَالَتْ لَا قَالَ فَأَفْطِرِي *

قتادہ، ابی ایوب۔ (حفص نے العتکی کہا) جویریہ بنت الحارث سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ اس کے پاس جمعہ کے دن آئے وہ روزہ دار تھیں آپ نے جویریہ سے فرمایا کیا تو نے روزہ کل بھی رکھا تھا اس نے کہا نہیں آپ نے فرمایا کیا تیرا ارادہ کل آئندہ روزہ رکھنے کا ہے اس نے کہا نہیں آپ نے فرمایا پھر تو روزہ افطار کر ڈال (اس سے ہفتے کا روزہ درست ہوا)۔

٦٥١- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ سَمِعْتُ اللَّيْثَ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّهُ كَانَ إِذَا ذُكِرَ لَهُ أَنَّهُ نُهِيَ عَنْ صِيَامِ يَوْمِ السَّبْتِ يَقُولُ ابْنُ شِهَابٍ هَذَا حَدِيثٌ حِمْصِيٌّ

۶۵۱۔ عبدالملک بن شعیب، ابن وہب، اللیث، ابن شہاب سے روایت ہے، کہ جب ان سے کوئی کہتا کہ ہفتے کے دن روزہ رکھنا منع ہے وہ کہتے تھے یہ حدیث حمصی ہے (یعنی ضعیف ہے اہل مدینہ اس کو نہیں جانتے)۔

٦٥٢- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ بْنِ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ مَا زِلْتُ لَهُ كَاتِمًا حَتَّى رَأَيْتُهُ انْتَشَرَ يَعْنِي حَدِيثَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُسْرٍ هَذَا فِي صَوْمِ يَوْمِ السَّبْتِ قَالَ أَبُو دَاوُد قَالَ مَالِكٌ هَذَا كَذِبٌ *

۶۵۲۔ محمد بن الصباح بن سفیان، الولید، الاوزاعی سے روایت ہے، کہ وہ کہتے تھے میں عبداللہ بن بسر کی حدیث کو چھپاتا رہا یہاں تک کہ میں نے دیکھا وہ مشہور ہو گئی مالک نے کہا یہ حدیث جھوٹ ہے۔

٢٣١- بَاب فِي صَوْمِ الدَّهْرِ تَطَوُّعًا *

۲۳۱۔ ہمیشہ روزہ رکھنا کیسا ہے!

٦٥٣- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَمُسَدَّدٌ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْبَدٍ الزِّمَّانِيِّ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ تَصُومُ فَغَضِبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ قَوْلِهِ فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ عُمَرُ قَالَ رَضِينَا بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ غَضَبِ اللَّهِ وَمِنْ غَضَبِ رَسُولِهِ فَلَمْ يَزَلْ عُمَرُ يُرَدِّدُهَا حَتَّى سَكَنَ غَضَبُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ بِمَنْ يَصُومُ الدَّهْرَ كُلَّهُ قَالَ لَا صَامَ وَلَا أَفْطَرَ قَالَ مُسَدَّدٌ لَمْ يَصُمْ وَلَمْ يُفْطِرْ أَوْ مَا صَامَ وَلَا أَفْطَرَ شَكَّ غَيْلَانُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ بِمَنْ يَصُومُ يَوْمَيْنِ وَيُفْطِرُ يَوْمًا قَالَ أَوَ يُطِيقُ ذَلِكَ أَحَدٌ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَكَيْفَ بِمَنْ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا قَالَ ذَلِكَ صَوْمُ دَاوُدَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَكَيْفَ بِمَنْ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمَيْنِ قَالَ وَدِدْتُ أَنِّي طُوِّقْتُ ذَلِكَ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثَلَاثٌ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَرَمَضَانُ إِلَى رَمَضَانَ فَهَذَا صِيَامُ الدَّهْرِ كُلِّهِ وَصِيَامُ عَرَفَةَ إِنِّي أَحْتَسِبُ عَلَى اللَّهِ أَنْ يُكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِي قَبْلَهُ وَالسَّنَةَ الَّتِي بَعْدَهُ وَصَوْمُ

۶۵۳۔ سلیمان بن حرب و مسدد، حماد بن زید، غیلان بن جریر، عبداللہ بن معبد الزمانی، ابی قتادہ سے روایت ہے، کہ حضرت کے پاس ایک شخص آیا اور کہا کہ تم کس طرح روزہ رکھا کرتے ہو تو رسول اللہ ﷺ اس کے کہنے سے غصے ہوئے حضرت عمرؓ نے جب رسول اللہ ﷺ کے غصہ کو دیکھا تو کہا کہ راضی ہوئے ہم اللہ کے ساتھ اس کے رب ہونے پر اور اسلام کے ساتھ دین ہونے پر اور محمد کے ساتھ نبی ہونے پر اور ہم پناہ مانگتے ہیں اللہ کے ساتھ اللہ کے غضب سے اور اس کے رسول کے غضب سے پھر کہتے رہے عمر بار بار اسی کلمے کو یہاں تک کہ حضرت کا غصہ ٹھہر گیا پھر حضرت عمرؓ نے پوچھا کہ یا رسول اللہ اس شخص کا کیا حال ہے جو ہمیشہ روزے رکھے آپ نے فرمایا اس شخص نے نہ افطار کیا نہ روزہ رکھا (مسدد کی روایت میں لم یصم ولم یفطر ہے جس کے معنی یہی ہیں) پھر حضرت عمرؓ نے کہا کہ یا رسول اللہ اس شخص کا کیا حال ہے کہ دو دن رکھے اور ایک دن افطار کرے حضرت نے فرمایا کیا کوئی اس کی طاقت رکھتا ہے؟ عمر نے کہا یا رسول اللہ اس شخص کا کیا حال ہے جو ایک دن روزہ رکھے اور ایک دن افطار کرے آپ نے فرمایا یہ روزہ حضرت داؤد علیہ السلام کا ہے پھر عمر نے

يَوْمِ عَاشُورَاءَ إِنِّي أَحْتَسِبُ عَلَى اللَّهِ أَنْ يُكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِي قَبْلَهُ

کہا یا رسول اللہ اس شخص کا کیا حال ہے کہ ایک دن روزہ رکھے اور دو دن افطار کرے آپ نے فرمایا اس کو چاہتا ہوں کہ اس کی میں بھی طاقت پاؤں اور آپ نے فرمایا کہ ہر مہینے کے تین روزے اور رمضان سے رمضان تک یہ ہمیشہ کے روزے ہیں یعنی ثواب ان کا ایسا ہوتا ہے جیسے ہمیشہ روزہ رکھنے کا اور عرفہ کے دن کا روزہ یعنی حج نہ کرنے والے کے واسطے میں اللہ سے امید رکھتا ہوں کہ اس کے ایک برس پہلے کے اور ایک برس پچھلے کے گناہ جھاڑ دے یعنی گناہ کرنے سے اس سال میں بچائے یا اگر گناہ ہو جائیں تو بخشے جائیں اور عاشورہ کے دن روزہ رکھنا اللہ سے امید رکھتا ہوں کہ ایک برس پہلے کے گناہ جھاڑ دے۔

تشریح:۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس واسطے غصے ہوئے کہ اس نے اپنی طاقت سے بڑھ کر سوال کیا اس کو چاہئیے تھا یہ پوچھتا کہ یا رسول اللہ میں کیونکر روزے رکھوں اور یہ جو حضرت نے فرمایا کہ نہ اس نے روزے رکھے نہ افطار کیا مطلب اس کا یہ ہے کہ نہ روزوں کا ثواب اسے حاصل ہوا اور نہ افطار کا مزا اگر مراد اس سے یہی ہے کہ سال بھر پورے روزے رکھے عیدین اور ایام تشریق میں بھی افطار نہ کرے اور جو ایام ممنوعہ میں افطار کرے تو کچھ قباحت نہیں اور بعضوں کے نزدیک جب بھی مکروہ ہے۔

٦٥٤ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا مَهْدِيٌّ حَدَّثَنَا غَيْلَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْبَدٍ الزِّمَّانِيِّ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ بِهَذَا الْحَدِيثِ زَادَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ صَوْمَ يَوْمِ الِاثْنَيْنِ وَيَوْمِ الْخَمِيسِ قَالَ فِيهِ وُلِدْتُ وَفِيهِ أُنْزِلَ عَلَيَّ الْقُرْآنُ *

٦٥٤۔ موسیٰ بن اسماعیل، مہدی، غیلان، عبداللہ بن معبد الزمانی، ابی قتادہ سے دوسری روایت میں اتنا زیادہ ہے حضرت عمرؓ نے کہا یا رسول اللہ کیا پیر کے اور جمعرات کے دن روزہ رکھنا کیسا ہے آپ نے فرمایا پیر ہی کو تو میں پیدا ہوا اس دن مجھ پر قرآن اترا۔

تشریح:۔ تو آپ نے پیر کے دن روزہ رکھنا بہتر جانا کیونکہ وہ دن مبارک ہے آپ کی ولادت باسعادت کا روز ہے۔

٦٥٥ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ لَقِيَنِي رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ أَلَمْ أُحَدَّثْ أَنَّكَ تَقُولُ لَأَقُومَنَّ اللَّيْلَ وَلَأَصُومَنَّ النَّهَارَ قَالَ أَحْسَبُهُ قَالَ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ قُلْتُ ذَاكَ قَالَ قُمْ وَنَمْ وَصُمْ وَأَفْطِرْ وَصُمْ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَذَاكَ مِثْلُ صِيَامِ الدَّهْرِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ فَصُمْ يَوْمًا وَأَفْطِرْ يَوْمَيْنِ قَالَ فَقُلْتُ إِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ فَصُمْ يَوْمًا وَأَفْطِرْ يَوْمًا وَهُوَ أَعْدَلُ الصِّيَامِ وَهُوَ صِيَامُ دَاوُدَ قُلْتُ إِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَا أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ *

٦٥٥۔ الحسن بن علی، عبدالرزاق، معمر، زہری، ابن المسیب وابی سلمہ، عبداللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے ملے اور فرمایا مجھ کو خبر ملی ہے تم کہتے ہو میں رات بھر عبادت کروں گا اور دن بھر روزہ رکھوں گا عبداللہ نے کہا ہاں بے شک یا رسول اللہ میں نے یہ کہا آپ نے فرمایا عبادت بھی کر اور سو بھی اور روزہ رکھ اور افطار بھی کر ہر مہینے میں تین دن روزہ رکھا کرو (تیرھویں چودھویں پندرھویں کو جو ایام بیض کہلاتے ہیں) اور اس کا ثواب ہمیشہ روزے رکھنے کے برابر ہے میں نے کہا یا رسول اللہ میں اس سے بہتر کی طاقت رکھتا ہوں آپ نے فرمایا اچھا ایک دن روزہ رکھ اور ایک دن افطار کر اور یہ عمدہ روزہ ہے (حضرت داؤد علی نبینا و علیہ السلام) کا میں نے کہا میں اس سے بہتر کی طاقت رکھتا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس سے بہتر کچھ نہیں ہے۔

تشریح:۔ یعنی یہ برابر روزہ رکھے جانے سے بہتر ہے اور دو دن روزہ اور ایک دن افطار سے بھی بہتر ہے کیوں کہ اس میں نفس کو نہ روزے کی عادت ہوتی ہے نہ افطار کی تو روزے میں سختی ہوتی ہے نفس پر اور جس قدر عبادت میں سختی ہو اسی قدر ثواب ہے۔

٢٣٢-باب في صوم أشهر الحرم *

٦٥٦-حدثنا موسى بن إسمعيل حدثنا حماد عن سعيد الجريري عن أبي السليل عن مجيبة الباهلية عن أبيها أو عمها أنه أتى رسول الله ﷺ ثم انطلق فأتاه بعد سنة وقد تغيرت حاله وهيئته فقال يا رسول الله أما تعرفني قال ومن أنت قال أنا الباهلي الذي جئتك عام الأول قال فما غيرك وقد كنت حسن الهيئة قال ما أكلت طعامًا إلا بليل منذ فارقتك فقال رسول الله ﷺ لم عذبت نفسك ثم قال صم شهر الصبر ويومًا من كل شهر قال زدني فإن بي قوة قال صم يومين قال زدني قال صم ثلاثة أيام قال زدني قال صم من الحرم واترك صم من الحرم واترك صم من الحرم واترك وقال بأصابعه الثلاثة فضمها ثم أرسلها *

۲۳۲۔حرام مہینوں میں روزہ رکھنا!

۶۵۶۔موسیٰ بن اسماعیل، حماد، سعید الجریری، ابی السلیل، مجیبہ الباہلیہ نے اپنے باپ یا چچا سے روایت کیا وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے پھر چلے گئے اس کے ایک سال بعد پھر آئے اور ان کا حال بدل گیا تھا شکل اور ہو گئی تھی انہوں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ آپ مجھ کو پہچانتے ہیں آپ نے پوچھا تم کون ہو انہوں نے کہا میں وہی باہلی ہوں جو آپ کے پاس اگلے سال آیا تھا آپ نے فرمایا تمہاری شکل کیوں بدل گئی اس وقت تو اچھی تھی انہوں نے کہا میں جب سے آپ کے پاس سے گیا رات ہی کو کھانا کھایا (یعنی برابر روزے رکھے) آپ نے فرمایا کیوں تو نے عذاب میں ڈالا اپنی جان کو بعد اس کے فرمایا رمضان بھر روزے رکھ پھر ہر مہینہ میں ایک دن روزہ رکھا کر انہوں نے کہا اس سے زیادہ کیجئے مجھے طاقت ہے آپ نے فرمایا ہر مہینے میں ایک دن روزہ رکھ انہوں نے کہا اس سے زیادہ کیجئے مجھے طاقت ہے۔ آپ نے فرمایا ہر مہینے میں دو دن انہوں نے کہا اس سے بھی زیادہ کیجئے آپ نے فرمایا ہر مہینے میں تین دن انہوں سے کہا اس سے زیادہ کیجئے آپ نے فرمایا حرام مہینوں میں (ذی قعدہ اور ذی الحجہ اور محرم اور رجب) روزے رکھا کر اور چھوڑ دیا کر تین انگلیوں سے اشارہ کیا آپ نے پہلے ان کو بند کیا پھر کھولا (یعنی تین دن روزہ رکھ پھر تین دن افطار کر اسی طرح)۔

٢٣٣-باب في صوم المحرم *

٦٥٧-حدثنا مسدد وقتيبة بن سعيد قالا حدثنا أبو عوانة عن أبي بشر عن حميد بن عبد الرحمن عن أبي هريرة قال قال رسول الله ﷺ أفضل الصيام بعد شهر رمضان شهر الله المحرم وإن أفضل الصلاة بعد المفروضة صلاة من الليل لم يقل قتيبة شهر قال رمضان *

۲۳۳۔محرم کے مہینے میں روزہ رکھنا!

۶۵۷۔مسدد و قتیبہ بن سعید، ابو عوانہ، ابی بشر، حمید بن عبدالرحمن، ابو ہریرۃؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بعد رمضان کے بہترین روزے اللہ کے مہینے کے ہیں کہ وہ مہینہ محرم کا ہے اور بعد نماز فرض کے بہترین نماز رات کی نماز ہے۔

تشریح:۔ جس کو تہجد کہتے ہیں محرم میں جن جن تاریخوں میں چاہے روزہ رکھے دسویں تاریخ عاشورہ کا روزہ افضل ہے۔

٢٣٤-في صوم رجب!

٦٥٨-حدثنا إبراهيم بن موسى حدثنا عيسى حدثنا عثمان يعني ابن حكيم قال سألت سعيد بن جبير عن صيام رجب فقال أخبرني ابن عباس أن رسول الله ﷺ كان يصوم حتى نقول لا يفطر ويفطر حتى نقول لا يصوم *

۲۳۴۔رجب کے روزے رکھنا!

۶۵۸۔ابراہیم بن موسیٰ، عیسیٰ، عثمان بن حکیم نے سعید بن جبیر سے رجب کے روزوں کے متعلق پوچھا تو انہوں نے کہا عبداللہ بن عباس سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ اس قدر روزے رکھتے تھے کہ ہم کہتے تھے کہ اب آپ افطار ہی نہ کریں گے یعنی ہمیشہ روزے ہی رکھا

کریں گے اور کبھی آپ روزے رکھنا چھوڑ دیتے تو اس قدر کہ ہم کہتے کہ اب آپ روزے نہ رکھیں گے۔

تشریح:۔ یعنی نفس سے مشقت بھی لیتے اور اس کو آرام بھی دیتے تاکہ مشقت کی عادت نہ ہو جائے۔

۲۳۵-باب في صوم شعبان *

۶۵۹-حدّثنا أحمدُ بْنُ حنبلٍ حدّثنا عبْدُ الرّحمن بْنُ مهْدِيٍّ عَنْ مُعاوِيَة بْن صَالحٍ عَنْ عَبْدِ اللّه بْن أَبي قَيْسٍ سَمِعَ عَائِشَةَ تَقُولُ كَانَ أَحَبَّ الشُّهُورِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَصُومَهُ شَعْبَانُ ثُمَّ يَصِلُهُ بِرَمَضَانَ *

۲۳۵۔ شعبان کے روزے رکھنا!

۶۵۹۔احمد بن حنبل ، عبد الرحمن بن مہدی ، معاویہ بن صالح ، عبداللہ بن ابی قیس ، حضرت عائشہؓ سے روایت ہے ، کہ روزے رکھنے کے لیے رسول اللہ ﷺ شعبان کے مہینے کو بہت دوست رکھتے تھے ، پھر شعبان کو آپ رمضان سے ملا دیتے۔

تشریح:۔ یہ نہ کرتے کہ ایک دو دن پہلے رمضان سے شروع کرتے۔

۶۶۰-حَدَّثَنا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعِجْلِيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ مُوسَى عَنْ هارُونَ بْنِ سَلْمانَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْلِمٍ الْقُرَشِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلْتُ أَوْ سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ صِيَامِ الدَّهْرِ فَقَالَ إِنَّ لِأَهْلِكَ عَلَيْكَ حَقًّا صُمْ رَمَضَانَ وَالَّذِي يَلِيهِ وَكُلَّ أَرْبِعَاءَ وَخَمِيسٍ فَإِذَا أَنْتَ قَدْ صُمْتَ الدَّهْرَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَافَقَهُ زَيْدٌ الْعُكْلِيُّ وَخَالَفَهُ أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ مُسْلِمُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ

۶۶۰۔ محمد بن عثمان العجلی ، عبید اللہ بن موسیٰ ، ہارون بن سلیمان ، عبیداللہ بن مسلم القرشی ، مسلم سے روایت ہے کہ پوچھا میں نے یا پوچھے گئے رسول اللہ ﷺ ہمیشہ کے روزے رکھنے سے تو آپ نے فرمایا کہ مقرر تجھ پر تیرے عیال کا حق ہے تو رمضان کے روزے رکھ اور جو دن رمضان سے متصل ہیں یعنی شعبان کے اور ہر بدھ اور جمعرات کو تو اس وقت تو نے گویا ہمیشہ روزے رکھے۔

تشریح:۔ بعضوں نے رمضان سے متصل کے معنی یہ رکھے ہیں کہ شوال میں روزے رکھے جس کو شش عید کہتے ہیں۔

۲۳۶-باب في صوم ستة أيام من شوال *

۶۶۱-حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ وَسَعْدِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ صَاحِبِ النَّبِيِّ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ أَتْبَعَهُ بِسِتٍّ مِنْ شَوَّالٍ فَكَأَنَّمَا صَامَ الدَّهْرَ *

۲۳۶۔ شش عید کے روزے رکھنے کا بیان!

۶۶۱۔النفیلی ، عبد العزیز بن محمد ، صفوان بن سلیم وسعد بن سعید ، عمرو بن ثابت الانصاری ، ابی ایوب صحابی سے روایت ہے ، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے رمضان کے روزے رکھے اور اس کے بعد چھ ۶ روزے شوال کے رکھے ، گویا اس نے ہمیشہ روزے رکھے۔

تشریح:۔ امام نووی نے صحیح مسلم کی شرح میں کہا ہے کہ مذہب شافعی اور احمد اور داؤد اور ان کے موافقوں کا یہی ہے ، کہ چھ روزے رکھنا مستحب ہے اور دلیل ان کی یہی حدیث ہے اور ان چھ روزوں سے برس دن کے روزوں کا ثواب ملنے کا یہ سبب ہے ، کہ برس کے تین سو ساٹھ دن ہوتے ہیں اور شرع میں ایک نیکی کا ثواب دس گنا ہے تو تیس دن رمضان کے اور چھ دن یہ شوال کے سب چھتیس دن ہوئے اور چھتیس دن کے تین سو ساٹھ دن ہوئے پس اس حساب سے بعد رمضان کے شوال کے مہینے میں جو شخص چھ روزے رکھے گا اس کو برس دن کے روزوں کا ثواب ملے گا ، امام مالک نے جو ان روزوں کا انکار کیا ہے تو اس سبب سے کہ ان کو یہ حدیث نہیں پہنچی ورنہ کبھی انکار نہ کرتے اہل حدیث کے نزدیک مستحب ہے۔

۲۳۷-باب كيف كان يصوم النبي ﷺ *

۶۶۲-حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

۲۳۷ رسول اللہ ﷺ کیونکر روزے رکھتے تھے اس کا بیان!

۶۶۲۔ عبداللہ بن مسلمہ ، مالک ، ابی نضر ، عمر بن عبیداللہ کا آزاد کردہ غلام ، ابی سلمہ بن عبد الرحمن ، حضرت عائشہؓ سے روایت ہے ، کہ رسول اللہ ﷺ روزے یہاں تک رکھتے تھے کہ ہم کہتے نہ افطار کریں

[illegible] نقول لا يصوم وما [illegible] رأيت رسول الله ﷺ استكمل صيام شهر قط إلا رمضان وما رأيته في شهر أكثر صياما منه في شعبان

[illegible] اور افطار کرتے تو یہاں تک تھے کہ ہم کہتے روزے نہ رکھیں گے اور کبھی میں نے رسول اللہ ﷺ کو نہیں دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ نے سوائے رمضان کے مہینے بھر کسی مہینے کے روزے رکھے ہوں اور یہ بھی میں نے کبھی نہیں دیکھا کہ آپ نے شعبان کے سوا کسی مہینے میں اس سے زیادہ روزے رکھے ہوں۔

تشریح: [illegible] روزوں میں رسول اللہ ﷺ کی یہ عادت تھی کہ کبھی کتنے دنوں تک متصل روزے رکھتے حتی کہ لوگوں کو گمان ہوتا کہ اب آپ افطار نہ کریں گے اور کبھی اتنا افطار کرتے کہ لوگ یہ سمجھتے کہ روزے نہ رکھیں گے۔

٦٦٣ - حدثنا موسى بن إسمعيل حدثنا حماد عن محمد بن عمرو عن أبي سلمة عن أبي هريرة عن النبي ﷺ بمعناه زاد كان يصومه إلا قليلا بل كان يصومه كله *

۶۶۳۔ موسیٰ بن اسمعیل، حماد، محمد بن عمرو، ابی سلمہ، ابو ہریرہؓ سے روایت ہے جیسے عائشہؓ کی حدیث میں ہے اتنا زیادہ ہے، کہ آپ شعبان میں اکثر دنوں میں روزے رکھتے تھے اور بہت کم ناغہ کرتے تھے بلکہ سارے شعبان میں۔

٢٣٨ - باب في صوم الاثنين والخميس *

۲۳۸۔ پیر اور جمعرات کا روزہ!

٦٦٤ - حدثنا موسى بن إسمعيل حدثنا أبان حدثنا يحيى عن عمر بن أبي الحكم بن ثوبان عن مولى قدامة بن مظعون عن مولى أسامة بن زيد أنه انطلق مع أسامة إلى وادي القرى في طلب مال له فكان يصوم يوم الاثنين ويوم الخميس فقال له مولاه لم تصوم يوم الاثنين ويوم الخميس وأنت شيخ كبير فقال إن نبي الله ﷺ كان يصوم يوم الاثنين ويوم الخميس وسئل عن ذلك فقال إن أعمال العباد تعرض يوم الاثنين ويوم الخميس قال أبو داود كذا قال هشام الدستوائي عن يحيى عن عمر بن أبي الحكم *

۶۶۴۔ موسیٰ بن اسماعیل، ابان، یحییٰ، عمر بن ابی الحکم بن ثوبان، مولیٰ قدامہ بن مظعون، اسامہ بن زید کے مولیٰ سے روایت ہے کہ وہ اسامہ کے ساتھ گئے وادی القریٰ تک ان کے اونٹ ڈھونڈنے کو تو اسامہ پیر اور جمعرات کو روزہ رکھتے ان کے مولیٰ نے کہا تم کیوں ان دنوں میں روزہ رکھتے ہو بوڑھے ضعیف ہو کر انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ روزہ رکھتے تھے پیر اور جمعرات کو ایک بار لوگوں نے رسول اللہ ﷺ پوچھا اس کا باعث آپ نے فرمایا کہ بندوں کے اعمال ان دنوں میں سامنے لائے جاتے ہیں، امام ابو داؤد نے کہا، ہشام الدستوائی، یحییٰ، عمر بن الحکم کہا ہے۔

تشریح: [illegible] پیش کئے جاتے ہیں خداوند کریم کے سامنے تو بہتر ہے، کہ ان دنوں میں نیک عمل خدا کے سامنے جائیں دوسری حدیث میں ہے کہ رات کے عمل صبح کے عملوں سے پہلے اور صبح کے عمل شام کے عملوں سے پہلے اس کے سامنے پیش کئے جاتے ہیں ممکن ہے کہ یہ ہفتہ واری پیشی ہو روزانہ کے بعد اور شعبان میں سالانہ پیشی ہو۔

٢٣٩ - باب في صوم العشر *

۲۳۹۔ ذی الحجہ کی دسویں تاریخ تک روزے رکھنا!

٦٦٥ - حدثنا مسدد حدثنا أبو عوانة عن الحر بن الصباح عن هنيدة بن خالد عن امرأته عن بعض أزواج النبي ﷺ قالت كان رسول الله ﷺ يصوم تسع ذي الحجة ويوم عاشوراء وثلاثة أيام من كل شهر أول اثنين من الشهر والخميس *

۶۶۵۔ مسدد، ابو عوانہ، الحر بن الصباح، ہنیدہ بن خالد، اس کی عورت، بعض ازواج مطہرات سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ روزے رکھتے تھے نو دن شروع ذی الحجہ کے اور عاشورہ کے دن اور ہر مہینے کے تین دن نوچندی پیر اور جمعرات کو۔

تشریح: [illegible] نوچندی پیر اور جمعراتوں میں تاکہ تین روزے پورے ہوں یا ۱۳، ۱۴، ۱۵ تاریخ۔ (علامہ)

٦٦٦-حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ وَمُجَاهِدٍ وَمُسْلِمٍ الْبَطِينِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا مِنْ أَيَّامٍ الْعَمَلُ الصَّالِحُ فِيهَا أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ مِنْ هَذِهِ الْأَيَّامِ يَعْنِي أَيَّامَ الْعَشْرِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ وَلَا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ إِلَّا رَجُلٌ خَرَجَ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ فَلَمْ يَرْجِعْ مِنْ ذَلِكَ بِشَيْءٍ *

۶۶۶۔ عثمان بن ابی شیبہ، وکیع، الاعمش، ابی صالح و مجاہد و مسلم البطین، سعید بن جبیر، عبداللہ بن عباس سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی نیک عمل کسی دن میں اتنا اللہ جل جلالہ کو پسند نہیں ہے جتنا ان دنوں میں پسند ہے۔ یعنی ذی الحجہ کے ان دنوں میں (شروع سے دسویں تاریخ تک) لوگوں نے کہا یا رسول اللہ جہاد بھی نہیں آپ نے فرمایا جہاد بھی نہیں مگر وہ جہاد جس میں آدمی اپنا مال اور جان لے کر نکلے پھر کچھ پھیر کر نہ لائے وہیں شہید ہو جائے مال بھی لٹ جائے تو البتہ ان دنوں کی عبادت کے برابر ہو گا اسی واسطے لوگوں نے کہا ہے جو آدمی جہاد سے عاجز ہو وہ حج کرے واللہ اعلم۔

٢٤٠-بَاب فِي فِطْرِ الْعَشْرِ *

۲۴۰۔ ذی الحجہ کے دس دنوں میں روزے نہ رکھنا!

٦٦٧-حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَائِمًا الْعَشْرَ قَطُّ *

۶۶۷۔ مسدد، ابو عوانہ، الاعمش، ابراہیم، الاسود، حضرت عائشہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ کو کبھی میں نے نہیں دیکھا کہ بقر عید کے دس دن آپ نے برابر روزہ رکھا ہو۔

تشریح:۔ مراد اس سے دس دن اول بقر عید کے ہیں اور ایک روایت میں آیا ہے کہ روزہ رکھنا ہر روز دس دنوں میں یعنی سوائے دسویں کے نویں تک ثواب ہے برابر روزہ رکھنے برس کے اور قیام کرنا اس کی ہر شب میں برابر ہے قیام شب قدر کے پس مراد حضرت عائشہؓ کی اس حدیث سے یہ ہے کہ حضرت عائشہؓ نے اپنے علم کی نفی کی کہ میں نے نہیں دیکھا نہ دیکھنا حضرت عائشہؓ کا دلیل نہیں اس پر کہ حضرت نے نہ رکھا ہو اور یا یہ احتمال ہے کہ حضرت نے ثواب روزہ رکھنے کا ان دنوں کا فرمایا اور آپ کو اتفاق روزہ رکھنے کا نہیں ہوا۔

٢٤١-بَاب فِي صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ بِعَرَفَةَ *

۲۴۱۔ عرفے کے دن عرفات میں روزہ رکھنا!

٦٦٨-حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَوْشَبُ بْنُ عُقَيْلٍ عَنْ مَهْدِيٍّ الْهَجَرِيِّ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ قَالَ كُنَّا عِنْدَ أَبِي هُرَيْرَةَ فِي بَيْتِهِ فَحَدَّثَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ بِعَرَفَةَ *

۶۶۸۔ سلیمان بن حرب، حوشب بن عقیل، مہدی الہجری، عکرمہ سے روایت ہے، کہ ہم ابی ہریرہؓ کے گھر میں بیٹھے تھے ان کے پاس تو ابی ہریرہؓ نے ہم سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے منع کیا ہے عرفہ کے دن روزہ رکھنے سے عرفات میں۔

تشریح:۔ اس لئے کہ ضعف سے وہاں کے افعال میں قصور ہو گا۔ (علامہ)

٦٦٩-حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ أَنَّ نَاسًا تَمَارَوْا عِنْدَهَا يَوْمَ عَرَفَةَ فِي صَوْمِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ بَعْضُهُمْ هُوَ صَائِمٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَيْسَ بِصَائِمٍ فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ بِقَدَحِ لَبَنٍ وَهُوَ وَاقِفٌ عَلَى بَعِيرِهِ بِعَرَفَةَ فَشَرِبَ *

۶۶۹۔ القعنبی، مالک، ابی النضر، عمیر عبداللہ بن عباس کا آزاد کردہ غلام، ام الفضل بنت الحارث سے روایت ہے، کہ لوگ ان کے پاس جھگڑنے لگے عرفہ کے دن رسول اللہ ﷺ کے روزہ کے مقدمہ میں تو بعضوں نے کہا کہ حضرت روزے سے ہیں اور بعضوں نے کہا کہ نہیں میں نے ایک دودھ کا پیالہ رسول اللہ ﷺ کے پاس بھیجا اور آپ اپنے اونٹ پر کھڑے تھے عرفات میں تو آپ نے وہ دودھ پی لیا (آپ روزے سے نہ تھے)۔

٢٤٢-بَاب فِي صَوْمِ يَوْمِ عَاشُورَاءَ

۲۴۲۔ عاشورہ کے دن روزہ رکھنا!

٦٧٠ - حدثنا عبد الله بن مسلمة عن مالك عن هشام بن عروة عن أبيه عن عائشة رضي الله عنها قالت كان يوم عاشوراء يوما تصومه قريش في الجاهلية و كان رسول الله ﷺ يصومه في الجاهلية فلما قدم رسول الله ﷺ المدينة صامه وأمر بصيامه فلما فرض رمضان كان هو الفريضة وترك عاشوراء فمن شاء صامه ومن شاء تركه *

۶۷۰۔ عبداللہ بن مسلمہ، مالک، ہشام بن عروہ، عروہ، حضرت عائشہؓ سے روایت ہے، کہ انہوں نے کہا عاشورہ (دسویں تاریخ محرم بقول مشہور اور صحیح اور بعضوں نے نویں تاریخ بعضوں نے گیارھویں) وہ دن تھا جس میں لوگ روزہ رکھتے تھے جاہلیت میں اور رسول اللہ ﷺ بھی زمانہ جاہلیت میں اس دن روزہ رکھتے جب آپ مدینے میں تشریف لائے تو آپ نے عاشورہ کے دن روزہ رکھا اور لوگوں کو اس دن روزہ رکھنے کا حکم کیا پھر جب رمضان کے روزے فرض ہوئے تو فرض روزے رمضان کے روزے رہے اور عاشورہ چھوڑ دیا گیا اب جس کا جی چاہے عاشورہ کے دن روزہ رکھے جس کا جی چاہے نہ رکھے۔

تشریح:۔ مگر رکھنا مسنون یا مستحب ہے باجماع علمائے اہل سنت رحمہم اللہ۔

٦٧١ - حدثنا مسدد حدثنا يحيى عن عبيد الله قال أخبرني نافع عن ابن عمر قال كان عاشوراء يوما نصومه في الجاهلية فلما نزل رمضان قال رسول الله ﷺ هذا يوم من أيام الله فمن شاء صامه ومن شاء تركه *

۶۷۱۔ مسدد، یحییٰ عبداللہ، نافع، عبداللہ بن عمر سے روایت ہے، کہ ایام جاہلیت میں عاشورہ کے دن ہم روزہ رکھتے تھے پھر جب رمضان فرض ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ دن اللہ کے دنوں میں سے ایک دن ہے جو چاہے اس میں روزہ رکھے اور جو چاہے چھوڑ دے (یعنی عاشورہ میں)۔

٦٧٢ - حدثنا زياد بن أيوب حدثنا هشيم حدثنا أبو بشر عن سعيد بن جبير عن ابن عباس قال لما قدم النبي ﷺ المدينة وجد اليهود يصومون عاشوراء فسئلوا عن ذلك فقالوا هذا اليوم الذي أظهر الله فيه موسى على فرعون ونحن نصومه تعظيما له فقال رسول الله ﷺ نحن أولى بموسى منكم وأمر بصيامه *

۶۷۲۔ زیاد بن ایوب، ہشیم، ابوبشر، سعید بن جبیر، عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مدینے میں آئے تو عاشورہ کے دن یہودیوں کو روزے رکھے ہوئے پایا تو آپ نے یہود سے اس دن کے روزے کا سبب پوچھا تو یہود نے کہا اس دن میں اللہ نے موسیٰ کو فتح دی فرعون پر اور ہم روزہ رکھتے ہیں اس کی تعظیم کے واسطے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہم تم سے زیادہ نزدیک تر ہیں موسیٰ کے ساتھ اور حکم فرمایا روزہ رکھنے کا اس روز۔

٢٤٣ - باب ما روي أن عاشوراء اليوم التاسع *

۲۴۳۔ عاشورہ نویں تاریخ کو ہے اس کا بیان!

٦٧٣ - حدثنا سليمان بن داود المهري حدثنا ابن وهب أخبرني يحيى بن أيوب أن إسمعيل بن أمية القرشي حدثه أنه سمع أبا غطفان يقول سمعت عبد الله بن عباس يقول حين صام النبي ﷺ يوم عاشوراء وأمرنا بصيامه قالوا يا رسول الله إنه يوم تعظمه اليهود والنصارى فقال رسول الله ﷺ فإذا كان العام المقبل صمنا يوم التاسع فلم يأت العام المقبل حتى توفي رسول الله ﷺ *

۶۷۳۔ سلیمان بن داؤد المہری، ابن وہب، یحییٰ بن ایوب، اسماعیل بن امیہ القرشی، ابا غطفان، عبداللہ بن عباس سے روایت ہے، کہ جس وقت رسول اللہ ﷺ نے روزہ رکھا عاشورے کے دن اور ہم کو حکم کیا اس دن کے روزے رکھنے کا صحابہ نے عرض کیا کہ رسول اللہ یہ تو وہ روز ہے کہ جس کی تعظیم یہود اور نصاریٰ کرتے ہیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر میں سال آئندہ تک زندہ رہا تو اگلے سال نویں کو روزہ رکھوں گا پھر سال آئندہ آنے سے پیشتر آپ کی وفات ہوگئی۔

تشریح:۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عاشورا کا روزہ نویں تاریخ محرم کو چاہیے۔

٦٧٤-حدثنا مسدد حدثنا يحيى يعني ابن سعيد عن معاوية بن غلاب ح و حدثنا مسدد حدثنا إسمعيل أخبرني حاجب بن عمر جميعا المعنى عن الحكم بن الأعرج قال أتيت ابن عباس وهو متوسد رداءه في المسجد الحرام فسألته عن صوم يوم عاشوراء فقال إذا رأيت هلال المحرم فاعدد فإذا كان يوم التاسع فأصبح صائما فقلت كذا كان محمد ﷺ يصوم فقال كذلك كان محمد ﷺ يصوم *

۶۷۴۔ مسدد، یحییٰ بن سعید، معاویہ بن غلاب (دوسری سند) مسدد، اسمٰعیل، حاجب بن عمر، الحکم بن الاعرج سے روایت ہے، کہ میں ابن عباس کے پاس آیا وہ اپنی چادر پر تکیہ لگائے ہوئے مسجد حرام میں بیٹھے تھے میں نے ان سے عاشورے کے روزے کو پوچھا انہوں نے کہا جب تو محرم کا چاند دیکھے تو شمار کرنا شروع کر جب نویں تاریخ ہو تو روزہ رکھ میں نے کہا کیا محمد رسول اللہ ﷺ اسی دن روزہ رکھتے تھے انہوں نے کہا ہاں محمد رسول اللہ ﷺ اسی دن روزہ رکھتے تھے۔

تشریح:۔ مگر یہ پہلی روایت کے خلاف ہے اس واسطے جمہور صحابہ اور تابعین کے نزدیک عاشورہ محرم کی دسویں تاریخ ہے۔

٢٤٤-باب في فضل صومه *

۲۴۴۔ عاشورا کے روزے کی تاکید!

٦٧٥-حدثنا محمد بن المنهال حدثنا يزيد بن زريع حدثنا سعيد عن قتادة عن عبد الرحمن بن مسلمة عن عمه أن أسلم أتت النبي ﷺ فقال صمتم يومكم هذا قالوا لا قال فأتموا بقية يومكم واقضوه قال أبو داود يعني يوم عاشوراء

۶۷۵۔ محمد بن المنہال، یزید، سعید، قتادہ، عبدالرحمن بن سلمہ نے اپنے چچا سے روایت کیا کہ قبیلہ اسلم کے لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے آپ نے پوچھا تم نے اس دن عاشورا کا روزہ رکھا انہوں نے کہا نہیں آپ نے فرمایا اچھا جس قدر دن باقی ہے اس کو پورا کرو پھر اس کی قضا کرو (شاید جب حکم دیا عاشورا کا روزہ فرض تھا)۔

٢٤٥-باب في صوم يوم وفطر يوم *

۲۴۵۔ ایک دن روزہ رکھنا اور ایک دن افطار کرنا!

٦٧٦-حدثنا أحمد بن حنبل ومحمد بن عيسى ومسدد والإخبار في حديث أحمد قالوا حدثنا سفيان قال سمعت عمرا قال أخبرني عمرو بن أوس سمعه من عبد الله بن عمرو قال قال لي رسول الله ﷺ أحب الصيام إلى الله تعالى صيام داود وأحب الصلاة إلى الله تعالى صلاة داود كان ينام نصفه ويقوم ثلثه وينام سدسه وكان يفطر يوما ويصوم يوما *

۶۷۶۔ احمد بن حنبل، محمد بن عیسیٰ و مسدد (یہ روایت احمد بن حنبل کی ہے) سفیان، عمرو، عمرو بن اوس، عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا سب روزوں میں اللہ کے نزدیک حضرت داؤد علی نبینا علیہ السلام کے روزے پسند ہیں اور سب نمازوں میں ان کی نماز اللہ کو زیادہ پسند ہے وہ پہلے آدھی رات تک سوتے تھے اور تہائی رات نماز پڑھتے پھر چھٹے حصہ سوتے تھے اور ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار کرتے (اسی کو صوم داؤدی کہتے ہیں)۔

٢٤٦-باب في صوم الثلاث من كل شهر *

۲۴۶۔ ہر مہینے میں تین روزے رکھنے کا بیان!

٦٧٧-حدثنا محمد بن كثير حدثنا همام عن أنس أخي محمد عن ابن ملحان القيسي عن أبيه قال كان رسول الله ﷺ يأمرنا أن نصوم البيض ثلاث عشرة وأربع عشرة وخمس عشرة قال وقال هن كهيئة الدهر *

۶۷۷۔ محمد بن کثیر، ہمام، انس اخی محمد، ابن ملحان القیسی سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ ہم کو حکم کرتے تھے کہ ایام بیض کے روزے رکھیں، تیرہویں، چودھویں، پندرھویں آپ نے فرمایا یہ ہمیشہ روزے رکھنے کے برابر ہے (بیض جمع ہے ابیض کی ان دنوں میں رات کو چاندنی کی سفیدی ہوتی ہے اس واسطے ان کو ایام بیض کہتے ہیں)۔

٦٧٨-حدثنا أبو كامل حدثنا أبو داود حدثنا شيبان عن عاصم عن زر عن عبد الله قال كان رسول الله ﷺ يصوم

۶۷۸۔ ابو کامل، ابو داؤد، شیبان، عاصم، زر، عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ ہر مہینے کے شروع میں تین روزے رکھتے یعنی پہلی دوسری تیسری تاریخ کو۔

يعني من غرة كل شهر ثلاثة أيام *

٢٤٧ - بَاب مَنْ قَالَ الِاثْنَيْنِ وَالْخَمِيس *

۲۴۷۔ پیر اور جمعرات کو روزے رکھنے کا بیان!

٦٧٩ - حدثنا موسى بن إسمعيل حدثنا حماد عن عاصم بن بهدلة عن سواء الخزاعي عن حفصة قالت كان رسول الله ﷺ يصوم ثلاثة أيام من الشهر الاثنين والخميس والاثنين من الجمعة الأخرى *

۶۷۹۔ موسیٰ بن اسمٰعیل، حماد، عاصم بن بہدلہ، سواء الخزاعی، حضرت حفصہ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ مہینے میں تین روزے رکھتے تھے ایک تو پہلے پیر اور پہلی جمعرات میں پھر ایک اور پیر میں دوسرے ہفتے کے (سب تین روزے ہوئے)۔

٦٨٠ - حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ هُنَيْدَةَ الْخُزَاعِيِّ عَنْ أُمِّهِ قَالَتْ دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ فَسَأَلْتُهَا عَنِ الصِّيَامِ فَقَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَأْمُرُنِي أَنْ أَصُومَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ أَوَّلُهَا الِاثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ *

۶۸۰۔ زہیر بن حرب، محمد بن فضیل، الحسن بن عبید اللہ، ہنید الخزاعی نے اپنی ماں سے روایت کیا ہے، کہ اس نے کہا میں ام سلمہ کے پاس گئی اور ان سے روزوں کو پوچھا تو انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ مجھ کو حکم کرتے تھے، کہ ہر مہینے میں تین دن روزے رکھوں پہلا ان میں پیر کا دن اور دوسرے ہفتہ کی جمعرات ہو۔

٢٤٨ - بَاب مَنْ قَالَ لَا يُبَالِي مِنْ أَيِّ الشَّهْرِ *

۲۴۸۔ جس شخص نے کہا مہینہ میں جس دن چاہے روزے رکھے

٦٨١ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ يَزِيدَ الرِّشْكِ عَنْ مُعَاذَةَ قَالَتْ قُلْتُ لِعَائِشَةَ أَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَصُومُ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ قَالَتْ نَعَمْ قُلْتُ مِنْ أَيِّ شَهْرٍ كَانَ يَصُومُ قَالَتْ مَا كَانَ يُبَالِي مِنْ أَيِّ أَيَّامِ الشَّهْرِ كَانَ يَصُومُ *

۶۸۱۔ مسدد، عبد الوارث، یزید، معاذہ سے روایت ہے، کہ اس نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا کیا رسول اللہ ﷺ ہر مہینے میں تین دن روزے رکھا کرتے تھے انہوں نے کہا ہاں پھر میں نے پوچھا کہ مہینے میں کون سے دنوں میں رکھتے تھے حضرت عائشہؓ نے کہا کسی دن کی پرواہ نہ کرتے تھے مہینے میں جس دن چاہتے رکھ لیتے (یعنی کوئی ایام خاص مقرر نہ تھے)۔

تشریح:۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ہر مہینے میں تین روزے کافی ہیں جب چاہے رکھ لے کچھ قید تیرہویں چودھویں پندرھویں کی نہیں لیکن اکثر حدیثیں اور آثار ان میں بھی واقع ہوئے ہیں، پس وہ افضل ہے اور اور طرح بھی آئی ہیں جو اوپر بیان ہو چکیں اب رکھنے والے کو اختیار ہے جس پر چاہے عمل کرے۔

٢٤٩ - بَاب النِّيَّةِ فِي الصِّيَامِ *

۲۴۹۔ روزے میں نیت کرنا ضروری ہے!

٦٨٢ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي ابْنُ لَهِيعَةَ وَيَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ ابْنِ حَزْمٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ لَمْ يُجْمِعِ الصِّيَامَ قَبْلَ الْفَجْرِ فَلَا صِيَامَ لَهُ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ اللَّيْثُ وَإِسْحَقُ بْنُ حَازِمٍ أَيْضًا جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ مِثْلَهُ وَوَقَفَهُ عَلَى حَفْصَةَ مَعْمَرٌ وَالزُّبَيْدِيُّ وَابْنُ عُيَيْنَةَ وَيُونُسُ الْأَيْلِيُّ كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ *

۶۸۲۔ احمد بن صالح، عبد اللہ بن وہب، ابن لہیعہ و یحییٰ بن ایوب، عبد اللہ بن ابی بکر بن حزم، ابن شہاب، سالم بن عبد اللہ، حضرت حفصہ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص نے فجر ہونے سے پہلے روزے کی نیت نہ کی اس کا روزہ درست نہ ہوگا، امام ابو داؤد نے کہا لیث و اسحٰق بن حازم نے عبد اللہ بن ابی بکر سے اسے روایت کیا اور حفصہ کی روایت کے معمر و زبیدی و ابن عیینہ و الایلی سب کی روایت موافق ہے۔

تشریح:۔ یہ فرض روزے میں ہے۔

۲۵۰-بَاب فِي الرُّخْصَةِ فِي ذَلِكَ *

۶۸۳-حدثنا محمد بن كثير حدثنا سفيان ح و حدثنا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حدثنا وكيع جميعا عن طلحة بن يحيى عن عائشة بنت طلحة عن عائشة رضي الله عنها قالت كان رسول الله ﷺ إذا دخل علي قال هل عندكم طعام فإذا قلنا لا قال إني صائم زاد وكيع فدخل علينا يوما آخر فقلنا يا رسول الله أُهْدِيَ لَنَا حَيْسٌ فَحَبَسْنَاهُ لَكَ فقال أدنيه قال طَلْحَةُ فَأَصْبَحَ صَائِمًا وَأَفْطَرَ *

۲۵۰۔ [illegible]

۶۸۳۔ [illegible] بن یحیی [illegible] ﷺ [illegible] ہوں وکیع نے زیادہ کیا ایک دن آپ ہمارے پاس آئے ہم نے کہا یا رسول اللہ ہمارے پاس تحفہ آیا حیس کا (حیس ایک کھانا ہے عرب میں کھجور اور گھی اور پنیر ملا کر بناتے ہیں) تو ہم نے رکھ چھوڑا آپ کے واسطے آپ نے فرمایا کہاں ہے لاؤ طلحہ نے کہا آپ صبح کو روزے کی نیت کر چکے تھے لیکن آپ نے روزہ توڑ ڈالا (کیوں کہ نفل تھا)۔

۶۸۴-حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أُمِّ هَانِئٍ قَالَتْ لَمَّا كَانَ يَوْمُ الْفَتْحِ فَتْحِ مَكَّةَ جَاءَتْ فَاطِمَةُ فَجَلَسَتْ عَنْ يَسَارِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأُمُّ هَانِئٍ عَنْ يَمِينِهِ قَالَتْ فَجَاءَتِ الْوَلِيدَةُ بِإِنَاءٍ فِيهِ شَرَابٌ فَنَاوَلَتْهُ فَشَرِبَ مِنْهُ ثُمَّ نَاوَلَهُ أُمَّ هَانِئٍ فَشَرِبَتْ مِنْهُ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَقَدْ أَفْطَرْتُ وَكُنْتُ صَائِمَةً فَقَالَ لَهَا أَكُنْتِ تَقْضِينَ شَيْئًا قَالَتْ لَا قَالَ فَلَا يَضُرُّكِ إِنْ كَانَ تَطَوُّعًا *

۶۸۴۔ عثمان بن ابی شیبہ، جریر بن عبدالحمید، یزید بن ابی زیاد، عبداللہ بن الحارث، ام ہانی سے روایت ہے کہ جب فتح مکہ کا دن ہوا تو حضرت فاطمہ رسول اللہ ﷺ کی بائیں طرف آکر بیٹھیں اور ام ہانی حضرت کی داہنی طرف تھیں پس ایک لونڈی ایک برتن لے کر آئی اس میں کچھ پینے کی چیز تھی لونڈی نے وہ برتن حضرت کو دیا حضرت نے اس میں سے پیا اور وہ برتن حضرت نے ام ہانی کو دیا تو ام ہانی نے بھی اس میں سے پیا اور کہا یا رسول اللہ میں نے افطار کیا کیونکہ میں روزہ دار تھی رسول اللہ ﷺ فرمایا کیا تو کچھ قضا کرتی تھی یعنی یہ روزہ قضا رمضان کا یا نذر کا تھا کہا کہ نہیں آپ نے فرمایا اگر روزہ نفل ہو تو تجھ کو کچھ ضرر نہیں ہوتا۔

تشریح:۔ یعنی کچھ گناہ نہیں ہوا اب اختلاف ہے، کہ قضا نفل روزے کی جب اس کو توڑ ڈالے کرنا ضروری ہے یا نہیں اکثر کے نزدیک قضا ضرور ہے اور یہی صحیح ہے، کیوں کہ دوسری حدیث میں ہے اس کے عوض میں ایک روزہ رکھو۔

۲۵۱-بَاب مَنْ رَأَى عَلَيْهِ الْقَضَاءَ *

۶۸۵-حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ زُمَيْلٍ مَوْلَى عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أُهْدِيَ لِي وَلِحَفْصَةَ طَعَامٌ وَكُنَّا صَائِمَتَيْنِ فَأَفْطَرْنَا ثُمَّ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقُلْنَا لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا أُهْدِيَتْ لَنَا هَدِيَّةٌ فَاشْتَهَيْنَاهَا فَأَفْطَرْنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا عَلَيْكُمَا صُومَا مَكَانَهُ يَوْمًا آخَرَ *

۲۵۱۔ جن کے نزدیک نفل روزہ توڑنے سے قضا واجب ہے

۶۸۵۔ احمد بن صالح، عبداللہ بن وہب، حیوۃ بن شریح، ابن الہاد، زمیل عروہ کا آزاد کردہ غلام، عروہ بن زبیر، حضرت عائشہؓ سے روایت ہے، کہ میرے اور حفصہ کے واسطے کھانے کا حصہ آیا اور ہم دونوں روزہ دار تھیں تو ہم نے روزہ کھول ڈالا اتنے میں رسول اللہ ﷺ آئے اور ہم نے کہا یا رسول اللہ ہمارے پاس ہدیہ آیا اور اس کے کھانے کو ہمارا جی چاہا تو ہم نے روزہ توڑ ڈالا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کچھ قباحت نہیں اس کے بدلے ایک اور روزہ رکھ لینا۔

تشریح:۔ یعنی روزہ توڑنے میں تم پر گناہ نہیں ہوا اب اس کا تدارک یہ ہے، کہ اس روزے کی قضا کر لینا یہ قول ابو حنیفہ اور مالک اور (بقیہ اگلے صفحہ)

(گذشتہ سے پیوستہ) اہل حدیث کا ہے اور شافعی اور احمد اور اسحاق کے نزدیک قضا واجب نہیں بلکہ مستحب ہے چاہے قضا کرے یا نہ کرے کیونکہ دوسری حدیث میں ہے نفل روزہ رکھنے والا اپنے نفس کا مختار ہے یعنی چاہے روزہ تمام کرے چاہے توڑ دے امام مالک اور ابو حنیفہ یہ جواب دیتے ہیں کہ یہ حدیث ہمارے مذہب کے منافی نہیں کیونکہ مختار ہونے کے یہ معنی ہیں کہ روزہ رکھنے یا توڑ ڈالنے میں اس کو اختیار ہے اور اس سے یہ نہیں نکلتا کہ اس پر قضا نہ آئے گی بالجملہ قضا رکھ لینا بالاتفاق بہتر اور موجب احتیاط ہے۔ (علامہ)

۲۵۲-باب الْمَرْأَةِ تَصُومُ بِغَيْرِ إِذْنِ زَوْجِهَا *

۲۵۲۔ عورت کو نفل روزہ بغیر اپنے خاوند سے پوچھے درست نہیں!

۶۸۶-حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَصُومُ الْمَرْأَةُ وَبَعْلُهَا شَاهِدٌ إِلَّا بِإِذْنِهِ غَيْرَ رَمَضَانَ وَلَا تَأْذَنُ فِي بَيْتِهِ وَهُوَ شَاهِدٌ إِلَّا بِإِذْنِهِ *

۶۸۶۔ الحسن بن علی، عبدالرزاق، معمر، ہمام بن منبہ، ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عورت روزہ نہ رکھے (یعنی نفل) جب خاوند اس کا موجود ہو بغیر اس کے حکم کے سوائے روزہ رمضان کے اور بغیر اپنے خاوند کی پروانگی کے جب وہ موجود ہو کسی کو اس کے گھر میں آنے کی اجازت دے۔

تشریح:۔ یعنی جس عورت کا خاوند موجود ہو اس کے پاس اس کو نفل روزہ رکھنا درست نہیں خاوند کے اذن کے خواہ اذن صراحتہ ہو یا دلالتہ اس لئے کہ تکلیف ہوگی اس کو صحبت کرنے کی طرف سے اور حدیث سے تو مطلق روزہ رکھنا منع معلوم ہوتا ہے، پس یہ حجت ہے شافعیہ پر کہ انہوں نے استثناء کیا ہے عرفہ اور عاشورے کے روزوں کا اور نہیں درست عورت کو کہ اذن دے کسی کو گھر میں آنے کا بغیر اذن خاوند کے آنے والا خواہ قرابتی ہو یا غیر قرابتی حتی کہ عورت کو بھی بغیر اجازت خاوند کے نہ اذن دے۔

۶۸۷-حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَنَحْنُ عِنْدَهُ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ زَوْجِي صَفْوَانَ بْنَ الْمُعَطَّلِ يَضْرِبُنِي إِذَا صَلَّيْتُ وَيُفَطِّرُنِي إِذَا صُمْتُ وَلَا يُصَلِّي صَلَاةَ الْفَجْرِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ قَالَ وَصَفْوَانُ عِنْدَهُ قَالَ فَسَأَلَهُ عَمَّا قَالَتْ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمَّا قَوْلُهَا يَضْرِبُنِي إِذَا صَلَّيْتُ فَإِنَّهَا تَقْرَأُ بِسُورَتَيْنِ وَقَدْ نَهَيْتُهَا قَالَ فَقَالَ لَوْ كَانَتْ سُورَةً وَاحِدَةً لَكَفَتِ النَّاسَ وَأَمَّا قَوْلُهَا يُفَطِّرُنِي فَإِنَّهَا تَنْطَلِقُ فَتَصُومُ وَأَنَا رَجُلٌ شَابٌّ فَلَا أَصْبِرُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَئِذٍ لَا تَصُومُ امْرَأَةٌ إِلَّا بِإِذْنِ زَوْجِهَا وَأَمَّا قَوْلُهَا إِنِّي لَا أُصَلِّي حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَإِنَّا أَهْلُ بَيْتٍ قَدْ عُرِفَ لَنَا ذَاكَ لَا نَكَادُ نَسْتَيْقِظُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ قَالَ فَإِذَا اسْتَيْقَظْتَ فَصَلِّ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ عَنْ حُمَيْدٍ أَوْ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ *

۶۸۷۔ عثمان بن ابی شیبہ، جریر، الاعمش، ابی صالح، ابی سعید سے روایت ہے، کہ ایک عورت آئی رسول اللہ ﷺ کے پاس اور ہم آپ کے پاس بیٹھے تھے وہ بولی یا رسول اللہ ﷺ میرا خاوند صفوان بن معطل مارتا ہے مجھ کو جب میں نماز پڑھتی ہوں اور روزہ توڑ ڈالتا ہے میرا جب میں روزہ رکھتی ہوں اور نماز فجر کی نہیں پڑھتا یہاں تک کہ آفتاب نکل آتا ہے، (یعنی ہر روزہ نماز میں دیر کرتا ہے اپنے وقت سے اگرچہ یہ تیسرا امر عورت کے حق سے متعلق نہ تھا جیسے پہلے، دو امر متعلق تھے مگر شاید یہ مقصود ہو کہ میرا مرد خود بے احتیاط فاسق ہے اس سبب سے وہ میرے روزے نماز میں بھی خلل ڈالتا ہے) اور صفوان آپکے پاس بیٹھے تھے آپ نے ان سے پوچھا عورت تمہاری کیا کہتی انہوں نے کہا یا رسول اللہ یہ جو کہتی ہے کہ نماز پر مجھے مارتا ہے تو اسکی حقیقت یہ ہے یا رسول اللہ وہ دو دو سورتیں نماز میں پڑھتی ہے میں نے اسکو منع کیا وہ نہیں سنتی (اس وجہ سے نماز میں مارتا ہوں) آپ نے فرمایا اگر ایک سورت پڑھے تو کفایت کرتی ہے لوگوں کو اور یہ جو وہ کہتی ہے میرا روزہ توڑ ڈالتا ہے تو وہ روزے رکھتی چلی جاتی ہے میں جوان آدمی ہوں مجھ سے صبر نہیں ہوتا آپ نے اس دن سے منع کر دیا کوئی

عورت روزہ نہ رکھے بغیر خاوند سے پوچھے ہوئے (یعنی روزہ) اور یہ جو وہ کہتی ہے میں فجر کی نماز نہیں پڑھتا یہاں تک کہ آفتاب نکل آتا ہے اس کی حقیقت یہ ہے کہ میں محنت کرنے والا آدمی ہوں سب جانتے ہیں رات کو پانی بھرتا تھا، ہماری آنکھ نہیں کھلتی یہاں تک کہ آفتاب نکل آتا ہے آپ نے فرمایا جب تیری آنکھ کھلے تو نماز پڑھ لیا کر ابو داؤد نے کہا حماد بن سلمہ نے حمید سے یا ثابت نے ابی المتوکل سے روایت کیا

تشریح:۔ کیونکہ سونے والے پر کچھ مواخذہ نہیں ہے البتہ جاگنے کے بعد پھر دیر نہ کرے آنکھ کھلتے ہی وضو کرے نماز پڑھے تو وہ نماز ادا ہوگی نہ قضا۔ (علامہ)

۲۵۳-بَاب فِي الصَّائِمِ يُدْعَى إِلَى وَلِيمَةٍ *

۲۵۳۔ روزہ دار کی دعوت ولیمہ ہوئے!

٦٨٨-حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ عَنْ هِشَامٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ فَلْيُجِبْ فَإِنْ كَانَ مُفْطِرًا فَلْيَطْعَمْ وَإِنْ كَانَ صَائِمًا فَلْيُصَلِّ قَالَ هِشَامٌ وَالصَّلَاةُ الدُّعَاءُ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ أَيْضًا عَنْ هِشَامٍ *

۶۸۸۔ عبداللہ بن سعید، ابو خالد، ہشام، ابن سیرین، ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کوئی کھانے کے واسطے بلایا جائے تو قبول کرنا چاہیے اگر روزہ دار نہ ہو تو کھانا کھالے اور اگر روزہ دار ہو تو دعوت کرنے والے کے لئے نیک دعا کرے ہشام نے کہا صلوۃ سے مراد دعا ہے ابو داؤد نے کہا حفص بن غیاث سے بھی یہ روایت ہے۔

تشریح:۔ یعنی دعوت کا رد کرنا حرام ہے، کھانے میں اگر عذر ہو تو اختیار ہے اور اگر دعوت میں کچھ بدعت ہو جیسے ناچ اور راگ اگر اس کے جانے سے موقوف ہو جائے تو ضرور جائے اور اگر نہ موقوف ہو سکے تو نہ جائے ایسی دعوت کا رد کرنا درست ہے اگر یہ شخص مقتدا ہو اور اس کی لوگ پیروی کرتے ہوں اور پہلے سے جانتا ہو کہ یہ باتیں وہاں ہیں۔

٦٨٩-حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلَى طَعَامٍ وَهُوَ صَائِمٌ فَلْيَقُلْ إِنِّي صَائِمٌ *

۶۸۹۔ مسدد، سفیان، ابی الزناد، الاعرج، ابو ہریرہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب کوئی شخص کھانے کے واسطے بلایا جائے اور وہ روزہ دار ہو تو چاہیے کہ یوں کہے کہ میں روزہ دار ہوں

تشریح:۔ یعنی نفل عبادت کا چھپانا بہتر ہے لیکن دعوت میں اظہار کرے یعنی روزے کے عذر سے کہ میں معذور ہوں نہیں تو کھانا کھالے، تاکہ اس کو رنج نہ ہو۔

۲۵٤-الِاعْتِكَافُ!

۲۵۴۔ اعتکاف کا بیان!

٦٩٠-حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ حَتَّى قَبَضَهُ اللَّهُ ثُمَّ اعْتَكَفَ أَزْوَاجُهُ مِنْ بَعْدِهِ *

۶۹۰۔ قتیبہ بن سعید، اللیث، عقیل، زہری، عروہ، حضرت عائشہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ اعتکاف کرتے تھے رمضان کے آخر دہے میں یہاں تک کہ ان کی روح کو قبض کیا اللہ تعالے نے پھر اعتکاف کیا ان کی بیبیوں نے ان کے پیچھے۔

تشریح:۔ پھر اعتکاف کیا حضرت کی بیبیوں نے یعنی اپنے گھروں میں اس لئے کہ فقہاء نے کہا ہے کہ مستحب ہے عورتوں کو کہ اعتکاف کریں مسجد البیت میں اور اگر مسجد البیت نہ ہو تو ایک جگہ کو گھر میں مسجد ٹھہرا کر اس میں اعتکاف کریں پس وہ ان کے حق میں حکم مسجد کا رکھتی ہے بلا ضرورت اس میں سے نہ نکلیں۔ (علامہ)

٦٩١-حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَعْتَكِفُ

۶۹۱۔ موسیٰ بن اسماعیل، حماد، ثابت، ابی رافع، ابی بن کعب سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ اعتکاف کرتے تھے رمضان کے اخیر

الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ فَلَمْ يَعْتَكِفْ عَامًا فَلَمَّا كَانَ فِي الْعَامِ الْمُقْبِلِ اعْتَكَفَ عِشْرِينَ لَيْلَةً *

دس دن میں مگر ایک سال اعتکاف نہ کیا (یعنی شاید سبب کسی عذر کے) پھر جب اگلا سال آیا تو آپ نے بیس رات تک اعتکاف کیا۔

٦٩٢—حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَيَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَعْتَكِفَ صَلَّى الْفَجْرَ ثُمَّ دَخَلَ مُعْتَكَفَهُ قَالَتْ وَإِنَّهُ أَرَادَ مَرَّةً أَنْ يَعْتَكِفَ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ قَالَتْ فَأَمَرَ بِبِنَائِهِ فَضُرِبَ فَلَمَّا رَأَيْتُ ذَلِكَ أَمَرْتُ بِبِنَائِي فَضُرِبَ قَالَتْ وَأَمَرَ غَيْرِي مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ بِبِنَائِهِ فَضُرِبَ فَلَمَّا صَلَّى الْفَجْرَ نَظَرَ إِلَى الْأَبْنِيَةِ فَقَالَ مَا هَذِهِ آلْبِرَّ تُرِدْنَ قَالَتْ فَأَمَرَ بِبِنَائِهِ فَقُوِّضَ وَأَمَرَ أَزْوَاجُهُ بِأَبْنِيَتِهِنَّ فَقُوِّضَتْ ثُمَّ أَخَّرَ الْاعْتِكَافَ إِلَى الْعَشْرِ الْأُوَلِ يَعْنِي مِنْ شَوَّالٍ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ ابْنُ إِسْحَقَ وَالْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ نَحْوَهُ وَرَوَاهُ مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ اعْتَكَفَ عِشْرِينَ مِنْ شَوَّالٍ *

۶۹۲۔ عثمان بن ابی شیبہ، ابو معاویہ، یعلی بن عبید، یحییٰ بن سعید، عمرہ، حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب ارادہ اعتکاف کرتے تو فجر کی نماز پڑھ کر اپنے اعتکاف کی جگہ میں داخل ہوتے ایک بار آپ نے قصد کیا رمضان کے اخیر دہے میں اعتکاف کرنے کا اور حکم کیا خیمہ لگانے کا تو خیمہ لگایا گیا جب میں نے یہ دیکھا تو میں نے بھی حکم کیا خیمہ لگانے کا میرا بھی خیمہ لگایا گیا میرے علاوہ دوسری ازواج نے خیمہ لگانے کا حکم کیا وہ بھی لگایا گیا، آپ نے جب نماز فجر کی پڑھی تو دیکھا کہ خیمے لگے ہوئے ہیں آپ نے پوچھا یہ کیا ہے کیا انہوں نے نیکی کے واسطے یہ کیا ہے (آپ نے اپنی بیویوں کو فرمایا کہ انہوں نے خیمہ اعتکاف کے لئے خلوص نیت سے لگائے ہیں یا میرے دیکھا دیکھی ہر ایک نے دوسرے کی حرص کی) پھر آپ نے حکم کیا آپ کا خیمہ توڑا گیا اور اپنی بیویوں کے بھی خیمے اکھاڑ ڈالے اور اعتکاف نہ کیا جب شوال کا مہینہ آیا تو اس کے پہلے دہے میں اعتکاف کیا امام ابو داؤد نے کہا ابن اسحق والاوزاعی نے یحییٰ بن سعید سے نقل کیا اسی طرح مالک نے یحییٰ بن سعید سے روایت کیا کہ شوال کی راتوں میں اعتکاف کیا۔

٢٥٥—بَاب أَيْنَ يَكُونُ الْاعْتِكَافُ *

۲۵۵۔ اعتکاف کہاں اور کس جگہ کرنا چاہیے!

٦٩٣—حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ أَنَّ نَافِعًا أَخْبَرَهُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ قَالَ نَافِعٌ وَقَدْ أَرَانِي عَبْدُ اللَّهِ الْمَكَانَ الَّذِي كَانَ يَعْتَكِفُ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنَ الْمَسْجِدِ *

۶۹۳۔ سلیمان بن داؤد المہری، ابن وہب، یونس، نافع، عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اعتکاف کرتے تھے رمضان کے اخیر دہے میں نافع نے کہا عبداللہ نے مجھے وہ مقام بتلایا جہاں پر رسول اللہ ﷺ اعتکاف کیا کرتے تھے مسجد نبوی میں (اس سے معلوم ہوا کہ اعتکاف مسجد میں چاہیے)۔

٦٩٤—حَدَّثَنَا هَنَّادٌ عَنْ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَعْتَكِفُ كُلَّ رَمَضَانَ عَشَرَةَ أَيَّامٍ فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ اعْتَكَفَ عِشْرِينَ يَوْمًا *

۶۹۴۔ ہناد، ابی بکر، ابی حصین، ابی صالح، ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ ہر رمضان کے مہینے میں دس دن اعتکاف کیا کرتے تھے پھر جب وہ سال آیا جس میں آپ کی روح قبض ہوئی تو آپ نے اس سال کے رمضان میں بیس دن اعتکاف کیا

٢٥٦—بَاب الْمُعْتَكِفِ يَدْخُلُ الْبَيْتَ لِحَاجَتِهِ *

۲۵۶۔ معتکف گھر میں پاخانہ یا پیشاب کے لئے جائے!

٦٩٥—حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ

۶۹۵۔ عبداللہ بن مسلمہ، مالک، ابن شہاب، عروہ، عمرہ بنت عبدالرحمن، حضرت عائشہ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ جب

قالت كان رسول الله ﷺ إذا اعتكف يدني إلي رأسه فأرجله وكان لا يدخل البيت إلا لحاجة الإنسان *

اعتکاف کرتے تو میری طرف اپنا سر نزدیک کرتے اور آپ مسجد میں ہوتے تو میں آپ کے سر میں کنگھی کر دیتی اور آپ سوائے حاجت انسانی کے گھر نہ آتے۔

٦٩٦-حدثنا قتيبة بن سعيد وعبد الله بن مسلمة قالا حدثنا الليث عن ابن شهاب عن عروة وعمرة عن عائشة عن النبي ﷺ نحوه قال أبو داود وكذلك رواه يونس عن الزهري ولم يتابع أحد مالكا على عروة عن عمرة ورواه معمر وزياد بن سعد وغيرهما عن الزهري عن عروة عن عائشة

۶۹۶۔ قتیبہ بن سعید، عبداللہ بن مسلمہ، الليث، ابن شہاب، عروہ، عمرہ، حضرت عائشہ سے اسی طرح روایت ہے امام ابوداؤد نے کہا اسی طرح یونس نے زہری سے نقل کیا بواسطہ عروہ، عمرہ سے نقل کرنے میں مالک کا کوئی متابع نہیں اور معمر و زیاد بن سعد وغیرہ نے زہری، عروہ، عائشہؓ سے نقل کیا۔

٦٩٧-حدثنا سليمان بن حرب ومسدد قالا حدثنا حماد بن زيد عن هشام بن عروة عن أبيه عن عائشة قالت كان رسول الله ﷺ يكون معتكفا في المسجد فيناولني رأسه من خلل الحجرة فأغسل رأسه وقال مسدد فأرجله وأنا حائض *

۶۹۷۔ سلیمان بن حرب، مسدد، حماد، ہشام بن عروہ، حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اعتکاف کرتے تھے تو اپنا سر حجرہ کے سوراخوں سے اندر کر دیتے میں آپ کا سر دھو دیتی دوسری روایت میں ہے، کہ فارجله وانا حائض میں کنگھی کر دیتی آپ کے سر میں حالانکہ میں حائضہ ہوتی۔

٦٩٨-حدثنا أحمد بن شبويه المروزي حدثني عبد الرزاق أخبرنا معمر عن الزهري عن علي بن حسين عن صفية قالت كان رسول الله ﷺ معتكفا فأتيته أزوره ليلا فحدثته ثم قمت فانقلبت فقام معي ليقلبني وكان مسكنها في دار أسامة بن زيد فمر رجلان من الأنصار فلما رأيا النبي ﷺ أسرعا فقال النبي ﷺ على رسلكما إنها صفية بنت حيي قالا سبحان الله يا رسول الله قال إن الشيطان يجري من الإنسان مجرى الدم فخشيت أن يقذف في قلوبكما شيئا أو قال شرا *

۶۹۸۔ احمد بن محمد بن شبویہ المروزی، عبدالرزاق، معمر، زہری، علی بن حسین، صفیہ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ اعتکاف میں تھے میں ان کے پاس گئی ملاقات کو رات کے وقت اور میں نے آپ سے باتیں کیں بعد اس کے میں اٹھی اور لوٹی آپ بھی میرے ساتھ اٹھے میرے پہنچانے کو اور صفیہ کا گھر ان دنوں میں اسامہ بن زید کے مکان میں تھا راہ میں دو آدمی انصاری ملے انہوں نے جب آپ کو دیکھا تو جلد چلنے لگے آپ نے فرمایا اپنی چال سے چلو (جلدی نہ کرو) یہ صفیہ بنت حیی ہے (یعنی یہ عورت غیر نہیں ہے بلکہ میری بیوی ہے) ان دونوں نے یہ سن کر کہا سبحان اللہ یا رسول اللہ (یعنی ہمارا ہرگز ایسا گمان آپ کی نسبت نہیں ہو سکتا) آپ نے فرمایا نہیں شیطان مثل خون کے آدمی کی ہر رگ میں حرکت کرتا ہے تو مجھے خوف ہوا کہیں تمہارے دل میں بری بات نہ ڈالے۔

٦٩٩-حدثنا محمد بن يحيى بن فارس حدثنا أبو اليمان أخبرنا شعيب عن الزهري بإسناده بهذا قالت حتى إذا كان عند باب المسجد الذي عند باب أم سلمة مر بهما رجلان وساق معناه *

۶۹۹۔ محمد بن یحییٰ بن فارس، ابوالیمان، شعیب، زہری سے اسی طرح روایت ہے اس میں یہ ہے جب آپ مسجد کے پاس دروازہ میں تھے، جو ام سلمہ کے دروازہ کے پاس ہے تو دو شخص وہاں سے گذرے۔

٢٥٧-باب المعتكف يعود المريض *

۲۵۷۔ معتکف بیمار پرسی کو نہ جائے!

٧٠٠-حدثنا عبد الله بن محمد النفيلي ومحمد بن عيسى

۷۰۰۔ عبداللہ بن محمد النفیلی و محمد بن عیسی، عبدالسلام بن حرب، الليث

قال حدثنا عبد السلام بن حرب أخبرنا الليث بن أبي سليم عن عبد الرحمن بن القاسم عن أبيه عن عائشة قال النفيلي قالت كان النبي ﷺ يمر بالمريض وهو معتكف فيمر كما هو ولا يعرج يسأل عنه وقال ابن عيسى قالت إن كان النبي ﷺ يعود المريض وهو معتكف *

بن ابی سلیم، عبدالرحمن بن القاسم، القاسم، حضرت عائشہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ بیمار پر گذرتے اور آپ اعتکاف میں ہوتے پس گزر جاتے جس طرح کہ ہوتے یعنی نہ ٹھہرتے نہ پوچھتے اس کا حال ابن عیسیٰ کی روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ بیمار پرسی کرتے تھے حالت اعتکاف میں۔

تشریح: یعنی بیمار پرسی کو جاتے نہ تھے مگر اگر راہ میں چلتے چلتے کوئی مریض مل گیا تو اس کا حال پوچھ لیتے اس میں کچھ قباحت نہیں ہے۔

٧٠١–حدثنا وهب بن بقية أخبرنا خالد عن عبد الرحمن يعني ابن إسحق عن الزهري عن عروة عن عائشة أنها قالت السنة على المعتكف أن لا يعود مريضا ولا يشهد جنازة ولا يمس امرأة ولا يباشرها ولا يخرج لحاجة إلا لما لا بد منه ولا اعتكاف إلا بصوم ولا اعتكاف إلا في مسجد جامع قال أبو داود غير عبد الرحمن لا يقول فيه قالت السنة قال أبو داود جعله قول عائشة *

٧٠١۔وہب بن بقیہ، خالد، عبدالرحمن بن اسحق، زہری، عروہ، حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ اعتکاف کرنے والے کو یہ سنت ہے کہ عیادت نہ کرے مریض کی اور نہ جنازہ کی نماز کے واسطے حاضر ہو (یعنی باہر مسجد کے) اور نہ عورت کو چھوئے اور نہ عورت سے مباشرت کرے اور نہ کسی کام کے واسطے نکلے سوائے ضرورت کے کام کے یعنی پیشاب و پاخانہ وغیرہ کیلئے اور بغیر روزہ کے اعتکاف درست نہیں ہوتا اور نہ بغیر جامع مسجد کے، ابو داؤد نے کہا عبدالرحمن بن اسحاق کے علاوہ اور کوئی اسکا قائل نہیں کہ یہ سنت ہے بلکہ یہ صرف حضرت عائشہؓ کا قول ہے

تشریح: مراد مس سے مجامعت ہے اور وہ اعتکاف کو باطل کرتا ہے ساتھ اتفاق کے اور نہیں ہے مراد مس سے یہاں ہاتھ لگانا کیوں کہ ہاتھ لگنے سے اعتکاف باطل نہیں ہوتا اور بعضوں کے نزدیک اگر شہوت سے ہاتھ لگائے تو اعتکاف باطل ہو گا اور مسجد جامع کی قید مالک اور شافعی کے نزدیک ہے ورنہ ہر مسجد میں درست ہے۔

٧٠٢–حدثنا أحمد بن إبراهيم حدثنا أبو داود حدثنا عبد الله بن بديل عن عمرو بن دينار عن ابن عمر أن عمر رضي الله عنهم جعل عليه أن يعتكف في الجاهلية ليلة أو يوما عند الكعبة فسأل النبي ﷺ فقال اعتكف وصم

٧٠٢۔احمد بن ابراہیم، ابو داؤد، عبداللہ بن بدیل، عمرو بن دینار، عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے، کہ عمرؓ نے جاہلیت کے زمانے میں نذر کی تھی ایک رات یا ایک دن اعتکاف کرنے کی کعبے کے پاس انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا آپ نے فرمایا اعتکاف کر اور روزہ رکھ۔

٧٠٣–حدثنا عبد الله بن عمر بن محمد بن أبان بن صالح القرشي حدثنا عمرو بن محمد يعني العنقزي عن عبد الله بن بديل بإسناده نحوه قال فبينما هو معتكف إذ كبر الناس فقال ما هذا يا عبد الله قال سبي هوازن أعتقهم النبي ﷺ قال وتلك الجارية فأرسلها معهم *

٧٠٣۔عبداللہ بن عمر بن محمد بن ابان بن صالح القرشی، عمرو بن محمد، عبداللہ بن بدیل کی روایت میں اتنا زیادہ ہے، کہ عمر اعتکاف میں تھے یکا یک لوگوں نے تکبیر کہی عمر نے عبداللہ سے پوچھا یہ کیا ہے اے عبداللہ، عبداللہ نے کہا رسول اللہ ﷺ نے ہوازن کے قیدیوں کو آزاد کر دیا آپ نے فرمایا اس لونڈی کو بھی پھر اس کو بھی ان کے ساتھ کر دیا۔

٢٥٨–باب في المستحاضة تعتكف *

٢٥٨۔مستحاضہ اعتکاف کر سکتی ہے!

٧٠٤–حدثنا محمد بن عيسى وقتيبة بن سعيد قالا حدثنا يزيد عن خالد عن عكرمة عن عائشة رضي الله عنها قالت اعتكفت مع النبي ﷺ امرأة من أزواجه فكانت ترى الصفرة والحمرة فربما وضعنا الطست تحتها وهي تصلي *

٧٠٤۔محمد بن عیسیٰ اور قتیبہ، یزید، خالد، عکرمہ، حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ ایک عورت نے آنحضرت ﷺ کی بیبیوں میں سے آپ کے ساتھ اعتکاف کیا ان کو زردی یا سرخی آتی تھی (استحاضہ سے) تو کبھی ہم ان کے تلے طشت رکھ دیتے اور وہ نماز پڑھا کرتیں فقط روزہ اور اعتکاف کا بیان پورا ہوا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کِتَاب الْجِهَادِ *

۲۵۹-باب ما جاء في الْهِجْرَة وسكْنى الْبدو *

۷۰۵-حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ يَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ أَعْرَابِيًّا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الْهِجْرَةِ فَقَالَ وَيْحَكَ إِنَّ شَأْنَ الْهِجْرَةِ شَدِيدٌ فَهَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَهَلْ تُؤَدِّي صَدَقَتَهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاعْمَلْ مِنْ وَرَاءِ الْبِحَارِ فَإِنَّ اللَّهَ لَنْ يَتِرَكَ مِنْ عَمَلِكَ شَيْئًا *

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے

جہاد کا بیان!

۲۵۹۔ ہجرت کا بیان!

۷۰۵۔ مؤمل بن الفضل، ابو الولید بن مسلم، اوزاعی، زہری، عطاء بن یزید، ابو سعید خدری سے روایت ہے، کہ ایک اعرابی نے پوچھا رسول اللہ ﷺ سے ہجرت کو آپ نے فرمایا ہائے ہجرت بہت مشکل ہے تیرے پاس کچھ اونٹ ہیں بولا ہاں، آپ نے فرمایا ان کی زکوٰۃ ادا کرتا ہے بولا ہاں آپ نے فرمایا پھر کہیں بھی دریاؤں کے اس پار رہ کر عمل کر اللہ تعالے تیرے عمل میں سے کچھ کم نہ کرے گا۔

تشریح :۔ یعنی ہجرت اس کا نام تھوڑی ہے کہ اپنا ملک چھوڑ دے بلکہ سب گناہوں کو چھوڑنا ضرور ہے۔

۷۰۶-حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ وَعُثْمَانُ ابْنَا أَبِي شَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنِ الْبَدَاوَةِ فَقَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَبْدُو إِلَى هَذِهِ التِّلَاعِ وَإِنَّهُ أَرَادَ الْبَدَاوَةَ مَرَّةً فَأَرْسَلَ إِلَيَّ نَاقَةً مُحَرَّمَةً مِنْ إِبِلِ الصَّدَقَةِ فَقَالَ لِي يَا عَائِشَةُ ارْفُقِي فَإِنَّ الرِّفْقَ لَمْ يَكُنْ فِي شَيْءٍ قَطُّ إِلَّا زَانَهُ وَلَا نُزِعَ مِنْ شَيْءٍ قَطُّ إِلَّا شَانَهُ

۷۰۶۔ عثمان و ابو بکر ابی شیبہ کے بیٹے، شریک، المقدام بن شریح سے روایت ہے، کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا بداوت کو (بداوت جنگل میں رہنا آبادی سے چلے جانا خلوت اور عبادت کے واسطے) انہوں نے کہا آنحضرت جنگل میں جاتے تھے ان بہاؤں کی طرف (یعنی پانی کے بہاؤ جو پہاڑوں کے اوپر سے ہوتے ہیں نیچے کو) ایک بار آپ نے جنگل جانے کا ارادہ کیا تو میرے پاس ایک اونٹ بھیجا جس پر سواری نہیں ہوئی تھی یعنی (نیا یا ٹھا) صدقے کے اونٹوں سے اور آپ نے فرمایا اے عائشہؓ نرمی کر جہاں نرمی ہو وہ چیز عمدہ ہو جاتی ہے اور جس میں سے نرمی نکل جائے وہ عیب دار ہو جاتی ہے

۲۶۰-بَاب فِي الْهِجْرَةِ هَلِ انْقَطَعَتْ *

۷۰۷-حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ أَخْبَرَنَا عِيسَى عَنْ حَرِيزِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَوْفٍ عَنْ أَبِي هِنْدٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَا تَنْقَطِعُ الْهِجْرَةُ حَتَّى تَنْقَطِعَ التَّوْبَةُ وَلَا تَنْقَطِعُ التَّوْبَةُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا *

۲۶۰۔ کیا ہجرت ختم ہوگئی نہیں ہرگز نہیں!

۷۰۷۔ ابراہیم بن موسیٰ الرازی، عیسیٰ، حریز، عبدالرحمٰن بن ابی عوف، ابی ہند، معاویہ سے روایت ہے، کہ میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ فرماتے تھے ہجرت کبھی ختم نہ ہوگی جب تک توبہ ختم نہ ہوگی اور توبہ ختم نہ ہوگی جب تک آفتاب پچھم کی طرف سے نہ نکلے گا۔

تشریح :۔ تو ہمیشہ دار الکفر اور دار المعاصی سے ہجرت کرنا دار الاسلام اور دار الصلاح کی طرف بہتر ہے۔ (علامہ)

۷۰۸-حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ الْفَتْحِ فَتْحِ مَكَّةَ لَا هِجْرَةَ وَلَكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ وَإِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوا *

۷۰۸۔ عثمان بن ابی شیبہ، جریر، منصور، مجاہد، طاؤس، ابن عباس سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس دن مکہ فتح ہوا اب ہجرت نہیں ہے (کیونکہ مکہ خود دار الاسلام ہو گیا) لیکن جہاد اور نیت کا ثواب باقی ہے جب تم کو حکم ہو جہاد کے لئے نکلنے کا تو نکلو۔

٧٠٩- حدّثنا مُسددٌ حدّثنا يحيى عنْ إسْمعيل بْن أبي خالد حدثنا عامر قال اتى رجلٌ عبْد الله بْن عمْرو وعنْدهُ القوْمُ حتّى جلس عنْدهُ فقال أخْبرْني بشيْء سمعْتهُ منْ رسُول الله ﷺ فقال سمعْتُ رسُول الله ﷺ يقُولُ الْمُسْلمُ منْ سلم الْمُسْلمُون منْ لسانه ويده والْمُهاجرُ منْ هجر ما نهى اللهُ عنْهُ *

۷۰۹۔ مسدد، یحییٰ، اسمٰعیل بن ابی خالد، عامر سے روایت ہے کہ ایک شخص عبداللہ بن عمرو کے پاس آیا اور ان کے پاس لوگ بیٹھے تھے وہ بھی بیٹھ گیا اور کہنے لگا مجھ کو وہ بات بتلائیے جو آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہو۔ انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان بچے رہیں زبان سے برا نہ کہے ہاتھ سے تکلیف نہ دے اور مہاجر وہ ہے جو چھوڑ دے ان چیزوں کو جن سے اللہ تعالیٰ نے منع کیا ہے (نہ وہ جو صرف اپنا ملک چھوڑ دے)۔

٢٦١- باب في سُكْنى الشّام *

۲۶۱۔ شام میں رہنے کی فضیلت!

٧١٠- حدّثنا عُبيْدُ الله بْنُ عُمر حدّثنا مُعاذُ بْنُ هشام حدّثني أبي عنْ قتادة عنْ شهْر بْن حوْشب عنْ عبْد الله بْن عمْرو قال سمعْتُ رسُول الله ﷺ يقُولُ ستكُونُ هجْرةٌ بعْد هجْرة فخيارُ أهْل الْأرْض ألْزمُهُمْ مُهاجر إبْراهيم ويبْقى في الْأرْض شرارُ أهْلها تلْفظُهُمْ أرْضُوهُمْ تقْذرُهُمْ نفْسُ الله وتحْشُرُهُمُ النّارُ مع الْقردة والْخنازير *

۷۱۰۔ عبیداللہ بن عمر، معاذ بن ہشام، ہشام، قتادہ، شہر بن حوشب، عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے، کہ میں نے سنا آنحضرت سے آپ فرماتے تھے قریب ہے کہ اس ہجرت کے بعد یہ (جو رسول اللہ نے اور صحابہ نے مکہ سے مدینے کو ہجرت کی) ایک اور ہجرت ہوگی (قیامت کے قریب) اس وقت میں بہتر وہ لوگ ہوں گے جو ابراہیم علیہ السلام کے مہاجر کو لازم پکڑیں گے (یعنی شام رہنا اختیار کریں گے) کیونکہ ابراہیم علیہ السلام نے عراق سے شام کی طرف ہجرت کی تھی اور زمین میں وہ لوگ رہ جائیں گے جو بدترین ہیں زمین کے رہنے والوں میں سے پھینک دے گی ان کو ان کی زمین (یعنی ایک ملک سے دوسرے ملک جائیں گے بھاگتے پھریں گے) برا جانے گا ان کو اللہ جل جلالہ اور اکٹھا کرے گی ان کو آگ بندروں اور سوروں کے ساتھ۔

تشریح: شاید آگ سے وہ آگ ہے جو قیامت کے قریب نکلے گی اور لوگوں کو ہانک کر شام کو لے جائے گی یا مراد جہنم کی آگ ہے بندر سور وہ لوگ ہیں جن میں مسخ اور حرص بھری ہوئی ہوگی یا حشر ان کا ان جانوروں کے ساتھ ہوگا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے اس حدیث سے ملک شام کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی۔ (علامہ)

٧١١- حدّثنا حيْوةُ بْنُ شُريْح الْحضْرميُّ حدّثنا بقيّةُ حدّثني بحيرٌ عنْ خالد يعْني ابْن معْدان عن ابْن أبي قُتيْلة عن ابْن حوالة قال قال رسُولُ الله ﷺ سيصيرُ الْأمْرُ إلى أنْ تكُونُوا جُنُودًا مُجنّدةً جُنْدٌ بالشّام وجُنْدٌ باليمن وجُنْدٌ بالْعراق قال ابْنُ حوالة خرْ لي يا رسُول الله إنْ أدْركْتُ ذلك فقال عليْك بالشّام فإنّها خيرةُ الله منْ أرْضه يجْتبي إليْها خيرتهُ منْ عباده فأمّا إنْ أبيْتُمْ فعليْكُمْ بيمنكُمْ واسْقُوا منْ غُدُركُمْ فإنّ الله توكّل لي بالشّام وأهْله *

۷۱۱۔ حیوۃ بن شریح الحضرمی، بقیہ، خالد بن معدان، ابن ابی قتیلہ، ابن حوالہ سے روایت ہے، کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے قریب ہے ایسا وقت آئے گا تمہارے لشکر جدا جدا ہوں گے ایک لشکر شام میں ایک یمن میں ایک عراق میں، ابن حوالہ نے کہا یا رسول اللہ مجھے بتائیے میں کس لشکر میں ہوں اگر یہ زمانہ پاؤں آپ نے فرمایا لازم کر شام کو کیونکہ شام کا ملک بہتر زمین ہے پروردگار کی (اخیر زمانے میں) جمع کرے گا اللہ اس ملک میں اپنے نیک بندوں کو اگر نہ مانو تم شام کا رہنا تو یمن میں ہو اور اپنے حوضوں سے پانی پلاؤ کیونکہ اللہ نے کفالت کی ہے میرے لئے شام کے ملک اور وہاں کے رہنے والوں کو (یعنی بچائے گا اللہ اس

سب جاؤ اور وہاں کے رہنے والوں کو کافروں کے غلبے اور شر سے)۔

۲۶۲-باب فِي دَوَامِ الْجِهَادِ

۲۶۲۔ جہاد ہمیشہ رہے گا!

۷۱۲-حدثنا موسى بن إسمعيل حدثنا حماد عن قتادة عن مُطَرِّفٍ عن عِمْرَانَ بن حُصَيْنٍ قال قال رسولُ الله ﷺ لا تَزَالُ طائفةٌ من أُمَّتِي يُقَاتِلُونَ على الْحَقِّ ظاهرين على من نَاوَأَهُمْ حتى يُقَاتِلَ آخِرُهُمُ الْمَسِيحَ الدَّجَّالَ *

۷۱۲۔ موسیٰ بن اسمٰعیل، حماد، قتادہ، مطرف، عمران بن حصین سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ہمیشہ ایک گروہ میری امت کا حق پر لڑتا رہے گا اپنے دشمن سے یہاں تک کہ آخری امت میری دجال سے لڑے گی۔

تشریح: امام مہدی یا عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ ہو کر۔

۲۶۳-باب فِي ثَوَابِ الْجِهَادِ *

۲۶۳۔ جہاد کا ثواب!

۷۱۳-حدثنا أبو الوليد الطَّيَالِسِيُّ حدثنا سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ حدثنا الزُّهْرِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ سُئِلَ أَيُّ الْمُؤْمِنِينَ أَكْمَلُ إِيمَانًا قَالَ رَجُلٌ يُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ وَرَجُلٌ يَعْبُدُ اللَّهَ فِي شِعْبٍ مِنَ الشِّعَابِ قَدْ كُفِيَ النَّاسُ شَرَّهُ *

۷۱۳۔ ابوالولید الطیالسی، سلیمان بن کثیر، زہری، عطاء بن یزید، ابی سعید سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ سے سوال ہوا کس مومن کا ایمان کامل ہے آپ نے فرمایا اس شخص کا جو جہاد کرتا ہے اللہ کی راہ میں جان اور مال سے اور اس شخص کا جو اللہ کی عبادت کرتا ہے کسی پہاڑ کی گھاٹی میں کسی شخص کو برائی اس سے نہیں پہنچتی۔

۲۶۴-باب فِي النَّهْيِ عَنِ السِّيَاحَةِ *

۲۶۴۔ سیاحی کی ممانعت!

۷۱۴-حدثنا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ التَّنُوخِيُّ أَبُو الْجُمَاهِرِ حدثنا الْهَيْثَمُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ بْنُ الْحَارِثِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ائْذَنْ لِي فِي السِّيَاحَةِ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِنَّ سِيَاحَةَ أُمَّتِي الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ تَعَالَى *

۷۱۴۔ محمد بن عثمان التنوخی، الہیثم بن حمید، العلاء بن الحارث بن ابی عبدالرحمن، ابوامامہ سے روایت ہے، کہ ایک شخص نے کہا یارسول اللہ مجھے اجازت دیجیے سیاحت کی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری امت کی سیاحت جہاد کرنا ہے اللہ کی راہ میں۔

تشریح: تو جو سیاحت کافروں کا ملک دریافت کرنے کے واسطے ہو اور وہاں کے حالات اور ان کی طاقتیں پوچھنے کو وہ بہتر ہے بیکار سیاحت منع ہے۔(علامہ)

۲۶۵- بَاب فِي فَضْلِ الْقَفْلِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ تَعَالَى *

۲۶۵۔ جہاد سے فارغ ہو کر لوٹنا اور اس کا ثواب!

۷۱۵-حدثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى حدثنا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ حدثنا حَيْوَةُ عَنِ ابْنِ شُفَيٍّ عَنْ شُفَيِّ بْنِ مَاتِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ هُوَ ابْنُ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ قَفْلَةٌ كَغَزْوَةٍ

۷۱۵۔ محمد بن المصفی، علی بن عیاش، اللیث بن سعد، حیوۃ ابن شفی، عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قفلہ، لوٹنا مثل جہاد کے ہے ثواب میں۔

۲۶۶-بَاب فَضْلِ قِتَالِ الرُّومِ عَلَى غَيْرِهِمْ مِنَ الْأُمَمِ

۲۶۶۔ دوسری امتوں کی نسبت روم سے لڑنا بہت ثواب ہے

۷۱۶-حدثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَلَّامٍ حدثنا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ فَرَجِ بْنِ فَضَالَةَ عَنْ عَبْدِ الْخَبِيرِ بْنِ ثَابِتِ بْنِ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ يُقَالُ لَهَا أُمُّ خَلَّادٍ وَهِيَ مُنْتَقِبَةٌ تَسْأَلُ عَنِ ابْنِهَا وَهُوَ مَقْتُولٌ فَقَالَ لَهَا بَعْضُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ جِئْتِ تَسْأَلِينَ عَنِ ابْنِكِ

۷۱۶۔ عبدالرحمن بن سلام، حجاج بن محمد، فرج بن فضالہ، عبدالخبیر بن ثابت بن قیس بن شماس، ثابت بن قیس، قیس بن شماس سے روایت ہے، کہ ایک عورت آئی رسول اللہ ﷺ کے پاس جس کا نام ام خلاد تھا نقاب ڈالے ہوئے اپنے بیٹے کو ڈھونڈھتی ہوئی (جو آپ کے ساتھ جہاد کو گیا تھا) ایک صحابی نے کہا تو بیٹے کو ڈھونڈنے نکلی ہے اور نقاب

وأنت مُنتقبة فقالت إنْ أُرْزأ ابني فلنْ أُرْزأ حيائي فقال رَسُولُ اللَّه ﷺ ابْنك لهُ أجْرُ شهيدين قالتْ ولم ذاك يا رسُول اللَّه قال لأنّهُ قتلهُ أهْلُ الْكتاب *

ڈالی ہے (یعنی ایسی مصیبت کے وقت پر دہ پوشی کیسی) وہ بولی میرا لڑکا جاتا رہا تو میں اپنی حیا بھی کھودوں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تیرے بیٹے کو دو شہیدوں کا ثواب ہے وہ بولی کیوں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا اس کو اہل کتاب نے مارا (معلوم ہوا کہ اہل کتاب سے لڑنا بہ نسبت اور قوموں کے زیادہ ثواب ہے)

٢٦٧-باب في رُكُوب الْبَحْرِ فِي الْغَزْوِ *

۲۶۷۔ جہاد کے لئے دریا میں سوار ہونا!

٧١٧-حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ بِشْرٍ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ بَشِيرِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَرْكَبُ الْبَحْرَ إِلَّا حَاجٌّ أَوْ مُعْتَمِرٌ أَوْ غَازٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَإِنَّ تَحْتَ الْبَحْرِ نَارًا وَتَحْتَ النَّارِ بَحْرًا *

۷۱۷۔ سعید بن منصور، اسماعیل بن زکریا، مطرف، بشر، ابی عبداللہ بشیر بن مسلم، عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے، کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے نہ سوار ہو دریا میں مگر حج یا عمرے کی نیت سے یا جہاد کی نیت سے (یہ نہی احتیاطی اور تنزیہی ہے ورنہ تجارت اور سوداگری اور ملاقات احباب کیلئے جہاد میں سوار ہونا درست ہے) کیونکہ سمندر کے تلے آگ ہے اور آگ کے تلے سمندر ہے (یعنی آفت ہے خوف کا مقام ہے)۔

٧١٨-حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْعَتَكِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ حَدَّثَتْنِي أُمُّ حَرَامٍ بِنْتُ مِلْحَانَ أُخْتُ أُمِّ سُلَيْمٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ عِنْدَهُمْ فَاسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَضْحَكَكَ قَالَ رَأَيْتُ قَوْمًا مِمَّنْ يَرْكَبُ ظَهْرَ هَذَا الْبَحْرِ كَالْمُلُوكِ عَلَى الْأَسِرَّةِ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ قَالَ فَإِنَّكِ مِنْهُمْ قَالَتْ ثُمَّ نَامَ فَاسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَضْحَكَكَ فَقَالَ مِثْلَ مَقَالَتِهِ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ قَالَ أَنْتِ مِنَ الْأَوَّلِينَ قَالَ فَتَزَوَّجَهَا عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ فَغَزَا فِي الْبَحْرِ فَحَمَلَهَا مَعَهُ فَلَمَّا رَجَعَ قُرِّبَتْ لَهَا بَغْلَةٌ لِتَرْكَبَهَا فَصَرَعَتْهَا فَانْدَقَّتْ عُنُقُهَا فَمَاتَتْ

۷۱۸۔ سلیمان بن داؤد العتکی، حماد بن زید، یحییٰ بن سعید، محمد بن یحییٰ بن حبان، انس بن مالک سے روایت ہے، کہ مجھ سے حدیث بیان کی ام حرام بنت ملحان (انس کی خالہ نے) کہ رسول اللہ ﷺ ان کے پاس دن کو سوئے پھر آپ جاگے ہنستے ہوئے ام حرام نے کہا میں نے پوچھا یا رسول اللہ آپ کیوں ہنستے ہیں آپ نے فرمایا میں نے چند لوگوں کو (اپنی امت میں سے) دیکھا جو اس دریا پر سوار ہو رہے ہیں جیسے بادشاہ تخت پر بیٹھتے ہیں (بڑی شان اور شوکت سے) ام حرام نے کہا یا رسول اللہ دعا کیجئے اللہ مجھ کو ان لوگوں میں سے کرے آپ نے فرمایا تو انہی میں سے ہے پھر آپ سو گئے پھر ہنستے ہوئے جاگے ام حرام نے کہا یا رسول اللہ آپ کیوں ہنستے ہیں آپ نے وہی فرمایا ام حرام نے کہا یا رسول اللہ آپ دعا کیجئے کہ اللہ مجھ کو ان میں سے کرے آپ نے فرمایا تو پہلے لوگوں میں سے ہو چکی انس نے کہا ام حرام سے عبادہ بن صامت نے نکاح کیا پھر انہوں نے جہاد کیا دریا میں (حضرت عثمانؓ کی خلافت میں) کفار روم سے تو ام حرام کو بھی لے گئے جب لوٹے تو ایک خچر آیا ان کی سواری کیلئے اس خچر نے ام حرام کو گرا دیا ان کی گردن ٹوٹ گئی وہ مر گئیں آپ کی پیش گوئی سچ ہوئی۔

٧١٩-حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ إِسْحَقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا ذَهَبَ إِلَى قُبَاءَ يَدْخُلُ عَلَى أُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ

۷۱۹۔ القعنبی، مالک، اسحق بن عبداللہ بن ابی طلحہ، انس بن مالک سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ جب قبا کو جاتے تو ام حرام کے پاس بھی جاتے وہ عبادہ بن صامت کے نکاح میں تھیں ایک دن رسول اللہ

مِلْحان وَكَانَتْ تَحْتَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ فَدَخَلَ عَلَيْهَا يَوْمًا فَأَطْعَمَتْهُ وَجَلَسَتْ تَفْلِي رَأْسَهُ وَسَاقَ هَذَا الْحَدِيثَ قَالَ أَبُو دَاوُد وَمَاتَتْ بِنْتُ مِلْحَانَ بِقُبْرُصَ

ﷺ ان کے پاس گئے آپ کو انہوں نے کھانا کھلایا اور بیٹھ کر آپ کے سر کی جوئیں دیکھنے لگیں پھر یہی حدیث بیان کی۔

٧٢٠–حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أُخْتِ أُمِّ سُلَيْمٍ الرُّمَيْصَاءِ قَالَتْ نَامَ النَّبِيُّ ﷺ فَاسْتَيْقَظَ وَكَانَتْ تَغْسِلُ رَأْسَهَا فَاسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَضْحَكُ مِنْ رَأْسِي قَالَ لَا وَسَاقَ هَذَا الْخَبَرَ يَزِيدُ وَيَنْقُصُ قَالَ أَبُو دَاوُد الرُّمَيْصَاءُ أُخْتُ أُمِّ سُلَيْمٍ مِنَ الرَّضَاعَةِ *

٧٢٠۔ یحییٰ بن معین، ہشام بن یوسف، معمر، زید بن اسلم، عطاء بن یسار، ام سلیم الرمیصاء کی بہن سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سورہے پھر جاگے وہ اپنا سر دھو رہی تھیں تو آپ جاگے ہنستے ہوئے انہوں نے پوچھا کیا آپ میرے سر (دیکھنے) پر ہنستے ہیں آپ نے فرمایا نہیں پھر یہی حدیث بیان کم وبیش ام حرام آنحضرت کی خالہ رضاعی تھیں یا آپ کے والد کی خالہ تھیں بہر حال آپ کی محرم تھیں۔

٧٢١–حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارٍ الْعَيْشِيُّ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ الْجَوْبَرِيُّ الدِّمَشْقِيُّ الْمَعْنَى قَالَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ أَخْبَرَنَا هِلَالُ بْنُ مَيْمُونٍ الرَّمْلِيُّ عَنْ يَعْلَى بْنِ شَدَّادٍ عَنْ أُمِّ حَرَامٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ الْمَائِدُ فِي الْبَحْرِ الَّذِي يُصِيبُهُ الْقَيْءُ لَهُ أَجْرُ شَهِيدٍ وَالْغَرِقُ لَهُ أَجْرُ شَهِيدَيْنِ *

٧٢١۔ محمد بن بکار العیشی، مروان (دوسری سند) عبدالوہاب بن عبدالرحیم الجوبری الدمشقی، مروان، ہلال بن میمون الرملی، یعلی بن شداد، ام حرام سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو دریا میں سوار ہو (حج یا جہاد کے لئے) پھر اس کا سر گھومے اور قے کرے تو اس کو ایک شہید کا ثواب ہے اور جو ڈوب کر مر جائے اس کو دو شہیدوں کا ثواب ہے۔

٧٢٢–حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ عَتِيقٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُسْهِرٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ سَمَاعَةَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ حَبِيبٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ ثَلَاثَةٌ كُلُّهُمْ ضَامِنٌ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ رَجُلٌ خَرَجَ غَازِيًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَهُوَ ضَامِنٌ عَلَى اللَّهِ حَتَّى يَتَوَفَّاهُ فَيُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ أَوْ يَرُدَّهُ بِمَا نَالَ مِنْ أَجْرٍ وَغَنِيمَةٍ وَرَجُلٌ رَاحَ إِلَى الْمَسْجِدِ فَهُوَ ضَامِنٌ عَلَى اللَّهِ حَتَّى يَتَوَفَّاهُ فَيُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ أَوْ يَرُدَّهُ بِمَا نَالَ مِنْ أَجْرٍ وَغَنِيمَةٍ وَرَجُلٌ دَخَلَ بَيْتَهُ بِسَلَامٍ فَهُوَ ضَامِنٌ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ *

٧٢٢۔ عبدالسلام بن عتیق، ابو مسہر، اسماعیل بن عبداللہ بن سماعہ الاوزاعی، سلیمان بن حبیب، ابو امامہ الباہلی سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تین آدمی ہیں جن کا اللہ ضامن ہے ایک وہ جو اللہ کی راہ میں جہاد کو نکلے اللہ اس کا ضامن ہے یا اس کو مار کر جنت میں داخل کرے گا یا زندہ گھر کو پھیر دے گا ثواب اور مال غنیمت دلوا کر دوسرے وہ شخص جو مسجد کو چلے اللہ اس کا ضامن ہے اگر مر جائے تو جنت میں جائے گا نہیں تو اجر اور ثواب کما کر پھر آئے گا تیسرے وہ شخص جو اپنے گھر میں السلام علیکم کر کے جائے اس کا اللہ ضامن ہے۔

٢٦٨–بَاب فِي فَضْلِ مَنْ قَتَلَ كَافِرًا *

٢٦٨۔ جو شخص کسی کافر کو مارے تو کتنا ثواب ہوگا!

٧٢٣–حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَجْتَمِعُ فِي النَّارِ كَافِرٌ وَقَاتِلُهُ أَبَدًا *

٧٢٣۔ محمد بن الصباح البزار، اسماعیل بن جعفر، العلاء، اس کے والد، ابو ہریرہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جمع نہ ہوگا کافر اور اس کا قتل کرنے والا مسلمان دوزخ میں۔

تشریح:۔ جس مسلمان نے کافر کو جہاد میں مارا وہ خلود دوزخ سے بچا۔

٢٦٩–بَاب فِي حُرْمَةِ نِسَاءِ الْمُجَاهِدِينَ عَلَى

٢٦٩۔ جہاد کرنے والوں کی عورتوں کے ساتھ کیسا معاملہ

الْقَاعِدِين

٧٢٤–حدّثنا سعيدُ بْنُ منْصُور حدّثنا سُفْيانُ عنْ قعْنب عنْ علْقمة بْن مرْثد عن ابْن بُريْدة عنْ أبيه قال قال رسُولُ اللّه ﷺ حُرْمةُ نساء الْمُجاهدين على الْقاعدين كحُرْمة أُمّهاتهمْ وما منْ رجُل من الْقاعدين يخْلُفُ رجُلا من الْمُجاهدين في أهْله إلّا نُصب لهُ يوْم الْقيامة فقيل لهُ هذا قدْ خلفك في أهْلك فخُذْ منْ حسناته ما شئْت فالْتفت إليْنا رسُولُ اللّه ﷺ فقال ما ظنُّكُمْ قال أبُو داود كان قعْنبٌ رجُلا صالحا وكان ابْنُ أبي ليْلى أراد قعْنبًا على الْقضاء فأبى عليْه وقال أنا أُريدُ الْحاجة بدرْهم فأسْتعينُ عليْها برجُل قال وأيُّنا لا يسْتعينُ في حاجته قال أخْرجُوني حتّى أنْظُر فأُخْرج فتوارى قال سُفْيانُ بيْنما هُو مُتوار إذْ وقع عليْه الْبيْتُ فمات

کرنا چاہیے!

۷۲۴۔ سعید بن منصور، سفیان، قعنب، علقمہ بن مرثد، ابن بریدہ، بریدہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ غازیوں کی بیویوں کی حرمت خانہ نشین لوگوں پر ایسی ہے جیسے ان کی ماؤں کی حرمت اور جو خانہ نشین مرد مجاہد مردوں کے گھر بار کی خدمت میں رہے (پھر ان کے اہل میں خیانت کرے یعنی ان کی بیویوں سے برا کام کرے یا ان پر بد نظر ڈالے) تو قیامت کے روز وہ شخص کھڑا کیا جائے گا اور مجاہد سے کہا جائے گا کہ اس شخص نے خیانت کی تیری بی بی کے مقدمے میں اب تو اس کی نیکیاں جتنی چاہے لے لے بعد اس کے رسول اللہ ﷺ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا پھر تم کیا سمجھتے ہو

تشریح:۔ یعنی جب مجاہد کو اختیار دیا جائے گا خائن کی نیکیاں لے لینے کا تو وہ کہاں تک لے گا یعنی سب لے لے گا کچھ نہ چھوڑے گا (ترجمہ قعنب) اس حدیث کا راوی ایک مرد صالح تھا ابن ابی لیلیٰ نے اس کو قاضی بنانا چاہا قعنب نے انکار کیا اور کہا میں ایک درم کا سودا لیتا ہوں اور دوسرے کی مدد سے انہوں نے کہا کون ہم میں ایسا ہے جو دوسرے کی مدد کا محتاج نہ ہو پھر وہ ایک مکان میں چھپ گئے اور مکان گر پڑا وہ مر گئے۔

٢٧٠–باب في السَّرِيَّةِ تَخْفِقُ *

۲۷۰۔ مجاہدین کی جماعت بغیر غنیمت کے جہاد سے واپس آئے!

٧٢٥–حدَّثنا عُبيْدُ اللّه بْنُ عُمر بْن ميْسرة حدَّثنا عبْدُ اللّه بْنُ يزيد حدَّثنا حيْوةُ وابْنُ لهيعة قالا حدَّثنا أبُو هانئ الْخوْلانيُّ أنّهُ سمع أبا عبْد الرّحْمن الْحُبُليَّ يقُولُ سمعْتُ عبْد اللّه بْن عمْرو يقُولُ قال رسُولُ اللّه ﷺ ما منْ غازية تغْزُو في سبيل اللّه فيُصيبُون غنيمةً إلّا تعجّلُوا ثُلُثيْ أجْرهمْ من الْآخرة ويبْقى لهُمُ الثُّلُثُ فإنْ لمْ يُصيبُوا غنيمةً تمّ لهُمْ أجْرُهُمْ

۷۲۵۔ عبداللہ بن عمر بن میسرہ، عبداللہ بن یزید، حیوۃ بن لہیعہ، ابو ہانی الخولانی، ابو عبدالرحمن الحبلی، عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو جماعت غازیوں کی اللہ کی راہ میں کافروں سے لڑے اور کافروں کا مال لوٹے تو ان لوگوں نے دو تہائیاں اپنی مزدوریوں کی پائیں اور ایک تہائی آخرت کے واسطے رہی اگر ان کو مال غنیمت نہ ملے تو ان کا پورا بدلہ آخرت کے واسطے رہے گا۔

تشریح:۔ کیونکہ دنیا میں کچھ لوٹ کا مال ان کو نہ ملا کل ثواب آخرت پر رہا۔

٢٧١–باب في تضْعيف الذِّكْر في سبيل اللّه تعالى

۲۷۱۔ جہاد میں نماز اور روزے اور ذکر الٰہی کا ثواب!

٧٢٦–حدَّثنا أحْمدُ بْنُ عمْرو بْن السّرْح حدَّثنا ابْنُ وهْب عنْ يحْيى بْن أيُّوب وسعيد بْن أبي أيُّوب عنْ زبّان بْن فائد عنْ سهْل بْن مُعاذ عنْ أبيه قال قال رسُولُ اللّه ﷺ إنّ الصّلاة والصّيام والذّكْر تُضاعفُ على النّفقة في سبيل اللّه بسبْع مائة ضعْف

۷۲۶۔ احمد بن عمرو بن السرح، ابن وہب، یحییٰ بن ایوب و سعید بن ابی ایوب، زبان بن فائد، سہل بن معاذ، معاذ سے روایت ہے، کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے بے شک نماز اور روزہ اور ذکر الٰہی اللہ کی راہ میں خرچ کرنے پر سات سو حصے تک بڑھتا ہے۔

تشریح: یعنی ایک روزے کا ثواب سات سو روزے کے برابر ہے یا سات سو درجہ زیادہ ہوتے ہیں جو حاصل ہوں۔

۲۷۲–باب فیمن مات غازیا

۷۲۷–حدثنا عبد الوهاب بن نجدة حدثنا بقية بن الوليد عن ابن ثوبان عن أبيه يرد إلى مكحول إلى عبد الرحمن بن غنم الأشعري أن أبا مالك الأشعري قال سمعت رسول الله ﷺ يقول من فصل في سبيل الله فمات أو قتل فهو شهيد أو وقصه فرسه أو بعيره أو لدغته هامة أو مات على فراشه أو بأي حتف شاء الله فإنه شهيد وإن له الجنة *

۲۷۲۔ جو شخص جہاد کو نکل کر مر جائے!

۷۲۷۔ عبدالوہاب بن نجدہ، بقیہ بن الولید، ابن ثوبان، ثوبان، مکحول، عبدالرحمن بن غنم اشعری، ابومالک اشعری سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ آپ فرماتے تھے جو شخص اللہ کی راہ میں نکلا (یعنی جہاد کے لئے اور مانند اس کے) پس مر گیا یا مارا گیا تو وہ شہید ہے یا اس کے گھوڑے نے اس کو کچلا یا اس کے اونٹ نے یا اس کو کسی زہریلے جانور نے کاٹا (یعنی سانپ وغیرہ نے) یا وہ اپنے بچھونے پر مر گیا کسی موت کے ساتھ جو اللہ نے چاہا تو مقرر وہ شہید ہے اور اس کے لئے بہشت ہے

تشریح: یعنی ہر طرح سے شہادت کا ثواب ہے جب خدا کے واسطے نکل چکا اگرچہ اپنی موت سے مر جائے۔

۲۷۳–باب في فضل الرباط *

۷۲۸–حدثنا سعيد بن منصور حدثنا عبد الله بن وهب حدثني أبو هانئ عن عمرو بن مالك عن فضالة بن عبيد أن رسول الله ﷺ قال كل الميت يختم على عمله إلا المرابط فإنه ينمو له عمله إلى يوم القيامة ويؤمن من فتان القبر *

۲۷۳۔ دشمن کے مقابلے میں مورچہ بندی کرنا!

۷۲۸۔ سعید بن منصور، عبداللہ بن وہب، ابوہانی، عمرو بن مالک، فضالہ بن عبید سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر میت کا عمل ختم کیا جاتا ہے یعنی عمل اس کا زندگی تک ہے (بعد مرنے کے عمل نہیں رہتا یعنی اس کے لئے ثواب جدید نہیں لکھا جاتا) مگر چوکیدار کہ بڑھایا جاتا ہے اس کے واسطے عمل اس کا قیامت تک اور قبر کے فتنے سے امن میں رہتا ہے۔

تشریح: یعنی خدا کی راہ میں دشمن سے لڑنے کے واسطے جو مورچے میں تیاری کرے مستعد رہے تو اس عمل کا ثواب ہمیشہ بڑھتا جائے گا۔

۲۷٤–في فضل الحرس في سبيل الله عز وجل!

۷۲۹–حدثنا أبو توبة حدثنا معاوية يعني ابن سلام عن زيد يعني ابن سلام أنه سمع أبا سلام قال حدثني السلولي أبو كبشة أنه حدثه سهل ابن الحنظلية أنهم ساروا مع رسول الله ﷺ يوم حنين فأطنبوا السير حتى كانت عشية فحضرت الصلاة عند رسول الله ﷺ فجاء رجل فارس فقال يا رسول الله إني انطلقت بين أيديكم حتى طلعت جبل كذا وكذا فإذا أنا بهوازن على بكرة آبائهم بظعنهم ونعمهم وشائهم اجتمعوا إلى حنين فتبسم رسول الله ﷺ وقال تلك غنيمة المسلمين غدا إن شاء الله ثم قال من يحرسنا الليلة قال أنس بن أبي مرثد الغنوي أنا يا رسول الله قال فاركب فركب فرسا له فجاء إلى رسول الله ﷺ فقال

۲۷۴۔ خدا تعالیٰ کی راہ میں چوکی پہرہ دینا کتنا ثواب ہے!

۷۲۹۔ ابو توبہ، معاویہ بن سلام، زید بن سلام، ابا سلام السلولی، سہل بن حنظلیہ سے روایت ہے، کہ وہ ساتھ گئے رسول اللہ ﷺ کے جنگ حنین میں اور بہت لمبی منزل کی جب تیسرا پہر ہوا تو سہل نے کہا نماز کا وقت آگیا اور میں شریک ہوا نماز میں آپ کے ساتھ اتنے میں ایک سوار آیا وہ بولا یا رسول اللہ میں آپ کے پاس سے گیا جاتے جاتے ایک پہاڑ پر چڑھا قبیلہ ہوازن کے لوگوں کو دیکھا سب ایک جگہ جمع ہیں اپنی عورتوں اور اونٹوں اور بکریوں کو لئے ہوئے آپ نے یہ سن کر تبسم فرمایا اور کہا کل کو وہ سب مسلمانوں کی غنیمت ہوں گے اگر خدا چاہے پھر آپ نے فرمایا رات کو ہمارا پہرہ کون دے گا انس بن ابی مرثد نے کہا میں دوں گا یا رسول اللہ آپ نے فرمایا سوار ہو جاؤ وہ اپنے گھوڑے پر سوار ہو گیا اور رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا آپ نے

لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اسْتَقْبِلْ هَذَا الشِّعْبَ حَتَّى تَكُونَ فِي أَعْلَاهُ وَلَا نُغَرَّنَّ مِنْ قِبَلِكَ اللَّيْلَةَ فَلَمَّا أَصْبَحْنَا خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى مُصَلَّاهُ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ هَلْ أَحْسَسْتُمْ فَارِسَكُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَحْسَسْنَاهُ فَثُوِّبَ بِالصَّلَاةِ فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي وَهُوَ يَلْتَفِتُ إِلَى الشِّعْبِ حَتَّى إِذَا قَضَى صَلَاتَهُ وَسَلَّمَ قَالَ أَبْشِرُوا فَقَدْ جَاءَكُمْ فَارِسُكُمْ فَجَعَلْنَا نَنْظُرُ إِلَى خِلَالِ الشَّجَرِ فِي الشِّعْبِ فَإِذَا هُوَ قَدْ جَاءَ حَتَّى وَقَفَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي انْطَلَقْتُ حَتَّى كُنْتُ فِي أَعْلَى هَذَا الشِّعْبِ حَيْثُ أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَلَمَّا أَصْبَحْتُ اطَّلَعْتُ الشِّعْبَيْنِ كِلَيْهِمَا فَنَظَرْتُ فَلَمْ أَرَ أَحَدًا فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ هَلْ نَزَلْتَ اللَّيْلَةَ قَالَ لَا إِلَّا مُصَلِّيًا أَوْ قَاضِيًا حَاجَةً فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَدْ أَوْجَبْتَ فَلَا عَلَيْكَ أَنْ لَا تَعْمَلَ بَعْدَهَا *

فرمایا جا اس گھاٹی میں یہاں تک کہ اس کی بلندی پر پہنچ جائے مگر ایسا نہ کرنا کہ تمہاری وجہ سے ہم دھوکہ کھائیں رات کو اور دشمن آجائے (یعنی اچھی طرح ہوشیاری سے پہرہ دینا یہ نہ کرنا کہ غافل ہو جاؤ اور دشمن بے خبری کی حالت میں ادھر سے چلا آئے) جب صبح ہوئی تو آپ نماز کو نکلے اور دو رکعتیں آپ نے پڑھیں پھر فرمایا تم نے اپنے سوار کو بھی دیکھا لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم نے اس کو نہیں دیکھا پھر تکبیر ہوئی آپ نماز پڑھنے لگے لیکن نماز پڑھنے میں کنکھیوں سے گھاٹی کی طرف دیکھ رہے تھے جب آپ نماز پڑھ چکے اور سلام پھیرا تو فرمایا خوش ہو جاؤ تمہارا سوار آگیا ہم دیکھنے لگے درختوں کے بیچ میں جو گھاٹی میں تھا یکا یک وہی سوار آگیا (یعنی انس بن ابی مرثد) اور رسول اللہ ﷺ کے سامنے کھڑا ہو گیا اور سلام کیا بعد اس کے عرض کیا یا رسول اللہ میں چلا گیا یہاں تک کہ گھاٹی کی بلندی پر پہنچ گیا جہاں آپ نے حکم کیا تھا جب صبح ہوئی تو میں نے دونوں گھاٹیوں کو دیکھا کسی کو نہ پایا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا تو رات کو گھوڑے پر سے اترا تھا وہ بولا نہیں مگر نماز یا پاخانے یا پیشاب کو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تو نے واجب کر لیا اپنے واسطے جنت کو اب تجھے کچھ ضرر نہ کرے گا اگر بعد اس کے کچھ عمل نہ کرے۔

تشریح:۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ التفات ادھر ادھر نماز میں درست ہے بیان اس کا کتاب الصلوۃ میں گذر چکا یہ عمل قبول ہو گیا اور اس کے بدلے جنت تیرے لئے قرار پائی اب اگر کوئی اور عمل نیک تجھ سے سرزد نہ ہو جب بھی جنت تجھے ملے گی اور جو اور بھی نیک کام کرے تو بطریق اولیٰ جنت ملے گی، یہ آپ نے خوشی اور بشارت کے طور پر فرمایا یہ غرض نہیں کہ اور فرائض تجھے معاف ہو گئے اس حدیث سے خدا کی راہ میں پہرہ چوکی دینے کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی خیال کرنا چاہئے کہ جب جہاد میں ایسی خفیف خدمتوں کا اتنا بڑا ثواب اور درجہ ہے تو لڑ کر شہید ہونے کا کیا ثواب اور مرتبہ ہوگا۔

٢٧٥-بَاب كَرَاهِيَةِ تَرْكِ الْغَزْوِ *

۲۷۵۔ جہاد نہ کرنے کی مذمت!

٧٣٠-حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمَرْوَزِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا وُهَيْبٌ قَالَ عَبْدَةُ يَعْنِي ابْنَ الْوَرْدِ أَخْبَرَنِي عُمَرُ ابْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ مَاتَ وَلَمْ يَغْزُ وَلَمْ يُحَدِّثْ نَفْسَهُ بِالْغَزْوِ مَاتَ عَلَى شُعْبَةٍ مِنْ نِفَاقٍ *

۷۳۰۔ عبدہ بن سلیمان المروزی، ابن المبارک، وہب بن الوردہ، عمر بن محمد بن المنکدر، سمی، ابی صالح، ابو ہریرہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو مر گیا اس طرح پر کہ نہ کبھی اس نے جہاد کیا اور نہ کبھی راہ خدا میں اس نے لڑنے کی نیت کی اپنے دل میں تو وہ منافق کے وطیرے پر مرا۔

تشریح:۔ یعنی جو مسلمان سچا ہو گا وہ دین محمدی کا غلبہ چاہے گا تو کافروں سے اللہ کے واسطے لڑے گا اور اگر سامان نہ ہو گا تو دل میں البتہ اس کی قدر رکھے گا اور جو دل میں بھی جہاد کا کبھی خیال نہ کرے گا تو معلوم ہوا کہ منافقوں کی طرح اس کا ایمان زبانی ہے۔

٧٣١-حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ وَقَرَأْتُهُ عَلَى يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ رَبِّهِ الْجُرْجُسِيِّ قَالَا حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْحَارِثِ

۷۳۱۔ عمرو بن عثمان میں نے اس کو پڑھا، یزید بن عبدربہ الجرجسی پر، الولید بن مسلم، یحییٰ بن الحارث، القاسم ابی عبدالرحمٰن، ابو امامہ سے

عَنِ الْقَاسِمِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ لَمْ يَغْزُ أَوْ يُجَهِّزْ غَازِيًا أَوْ يَخْلُفْ غَازِيًا فِي أَهْلِهِ بِخَيْرٍ أَصَابَهُ اللَّهُ بِقَارِعَةٍ قَالَ يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ رَبِّهِ فِي حَدِيثِهِ قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ *

روایت ہے، کہ نبی ﷺ نے فرمایا جس شخص نے جہاد نہیں کیا یا کسی غازی کا سامان بھی درست نہیں کیا یا کسی غازی کی نیت بھی نہ کی یعنی اس کی پیچھے اس کے گھر والوں کی خبر گیری بھلائی کے ساتھ نہ کی تو اللہ تعالیٰ اس کو کوئی مصیبت سخت پہنچاوے گا قیامت سے پہلے (دنیا میں) اور آخرت میں سخت عذاب ہے۔

۷۳۲-حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ جَاهِدُوا الْمُشْرِكِينَ بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ وَأَلْسِنَتِكُمْ *

۷۳۲۔ موسیٰ بن اسمٰعیل، حماد، حمید، حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مشرکوں سے جہاد کرو تم اپنے مالوں کے ساتھ اور اپنی جانوں کے ساتھ اور اپنی زبانوں کے ساتھ۔

تشریح:۔ جہاد کرنا مال اور جان کے ساتھ یہ ہے کہ خرچ کرے اپنا مال جہاد میں اور اپنی جان اس میں فدا کرے اور زخمی ہو اور زبان کا جہاد یہ ہے کہ مذمت کرے ان کے بتوں کی اور دین باطل اور بد دعا کرے ان پر کہ وہ ذلیل ہوں اور شکست پائیں اور ڈرائے ان کو قتل اور قید کرنے کے ساتھ اور مانند ان کے اور دعا کرے مسلمانوں کی فتح کی اور غنیمت ہاتھ لگنے کی اور رغبت دلائے لوگوں کو جہاد کی۔

۲۷۶-بَاب فِي نَسْخِ نَفِيرِ الْعَامَّةِ بِالْخَاصَّةِ *

۲۷۶۔ سب آدمیوں کا جہاد کے لئے نکلنا منسوخ ہو گیا!

۷۳۳-حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَزِيدَ النَّحْوِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ (إِلَّا تَنْفِرُوا يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا أَلِيمًا) وَ (مَا كَانَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ) إِلَى قَوْلِهِ (يَعْمَلُونَ) نَسَخَتْهَا الْآيَةُ الَّتِي تَلِيهَا (وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُونَ لِيَنْفِرُوا كَافَّةً) *

۷۳۳۔ احمد بن محمد المروزی، علی بن حسین، حسین، یزید النحوی، عکرمہ، ابن عباسؓ سے روایت ہے، کہ جو اللہ نے فرمایا اگر تم نہ نکلو گے جہاد کے واسطے سب کے سب تو اللہ تم کو عذاب کرے گا دکھ کا اور مدینے والوں کو نہ چاہئے کہ آنحضرت کو چھوڑ کر پیچھے رہ جائیں (یعنی سب آپ کے ساتھ جہاد کو نکلا کریں) منسوخ ہو گیا اس آیت سے مسلمانو تم سب نہیں نکل سکتے ایک وقت میں۔

۷۳۴-حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ عَنْ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ بْنِ خَالِدٍ الْحَنَفِيِّ حَدَّثَنِي نَجْدَةُ بْنُ نُفَيْعٍ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ هَذِهِ الْآيَةِ (إِلَّا تَنْفِرُوا يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا أَلِيمًا) قَالَ فَأُمْسِكَ عَنْهُمُ الْمَطَرُ وَكَانَ عَذَابَهُمْ *

۷۳۴۔ عثمان بن ابی شیبہ، یزید بن الحباب، عبدالمومن بن خالد الحنفی، نجدہ بن نفیع سے روایت ہے، کہ میں نے ابن عباسؓ سے پوچھا اس آیت کو (اگر تم نہ نکلو گے جہاد کو تو اللہ تم کو عذاب کرے گا دکھ کا) کیا عذاب ہے ابن عباسؓ نے کہا عذاب یہی تھا کہ بارش رک گئی ان سے اور قحط ہو گیا گرانی ہو گئی لوگ بھوک کے مارے گرنے لگے۔

۲۷۷-بَاب فِي الرُّخْصَةِ فِي الْقُعُودِ مِنَ الْعُذْرِ *

۲۷۷۔ اگر کسی کو عذر ہو تو جہاد کو نہ جانا درست ہے!

۷۳۵-حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ كُنْتُ إِلَى جَنْبِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَغَشِيَتْهُ السَّكِينَةُ فَوَقَعَتْ فَخِذُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَلَى فَخِذِي فَمَا وَجَدْتُ ثِقْلَ شَيْءٍ أَثْقَلَ مِنْ فَخِذِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ سُرِّيَ عَنْهُ فَقَالَ اكْتُبْ فَكَتَبْتُ فِي كَتِفٍ (لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ) (وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ) إِلَى آخِرِ الْآيَةِ فَقَامَ ابْنُ أُمِّ

۷۳۵۔ سعید بن منصور، عبدالرحمن بن ابی الزناد، خارجہ بن زید، زید بن ثابتؓ سے روایت ہے، کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پہلو میں بیٹھا تھا ناگاہ آپ پر وحی اترنے لگی آپ کی ران میری ران پر گری مجھے کبھی اتنا بوجھ نہیں معلوم ہوا جتنا آپ کی ران کا بوجھ معلوم ہوا، پھر یہ حالت آپ کی جاتی رہی (یعنی وحی اترنا موقوف ہوا) تو آپ نے فرمایا لکھ میں نے بکری کے شانے پر لکھا لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ اخیر آیت تک یعنی نہیں برابر ہو سکتے

مكتوم و كان رجلا أعمى لمّا سمع فضيلة الْمُجاهدين فقال يا رسول اللّٰه فكيف بمنْ لا يسْتطيعُ الْجهاد من الْمُؤمنين فلمّا قضى كلامهُ غشيتْ رسول اللّٰه ﷺ السّكينةُ فوقعتْ فخذُهُ على فخذي و وجدْتُ منْ ثقلها في الْمرّة الثّانية كما وجدْتُ في الْمرّة الْأُولى ثُمّ سُرّي عنْ رسُول اللّٰه ﷺ فقال اقْرأْ يا زيْدُ فقرأْتُ (لا يسْتوي الْقاعدُون من الْمُؤمنين) فقال رسُولُ اللّٰه ﷺ (غيْرُ أُولي الضّرر) الْآية كُلّها قال زيْدٌ فأنْزلها اللّٰهُ وحْدها فألْحقْتُها والّذي نفْسي بيده لكأنّي أنْظُرُ إلى مُلْحقها عنْد صدْعٍ في كتفٍ *

بیٹھنے والے اور جہاد کرنے والے اللہ کی راہ میں برابر نہیں جہاد کرنے والوں کا درجہ بیٹھنے والوں سے زیادہ ہے، عبداللہ بن ام مکتوم اندھے تھے انہوں نے جب مجاہدین کی فضیلت کی آیت سنی تو عرض کیا یا رسول اللہ جو مومن جہاد کی طاقت نہیں رکھتے (مثلاً معذور ہیں) ان کے واسطے کیا حکم ہے) ابھی ان کی بات ختم نہ ہوئی تھی کہ رسول اللہ ﷺ پر وحی طاری ہو گئی اور آپ کی ران مبارک میری ران پر پڑی میں نے پھر اتنا ہی بوجھ پایا جیسا پہلے پایا تھا بعد اس کے وحی اترنا موقوف ہوا اور آپ نے فرمایا پڑھو اے زید میں نے پڑھا۔ لا يستوى القاعدون من المؤمنين۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا غير اولى الضرر پھر اخیر آیت تک وہی آیت رہی تو غير اولى الضرر علیحدہ اتر الیکن میں نے اس کو اپنے مقام پر لگا دیا قسم خدا تعالیٰ کی گویا میں اب دیکھ رہا ہوں اس ہڈی کے دراز پر جہاں میں نے اس کو لگایا تھا۔

تشریح: شاید وحی کے وقت اعضاء رسول اللہ ﷺ کے گراں ہو جاتے تھے اور عرق آپ کی پیشانی پر آجاتا تھا بوجہ شدت اور سختی کے جو وحی آتے وقت ہوتی یعنی وہ ہڈی پھٹی ہوئی تھی اس کے شگاف پر یہ لفظ بڑھایا تھا غير اولى الضرر یعنی وہ لوگ جو معذور ہیں اس سے مستثنیٰ ہیں یعنی ان کا درجہ مجاہدین کے برابر ہو گا کیونکہ وہ عذر کے سبب سے جہاد کو جا نہیں سکتے بر خلاف ان لوگوں کے جو تندرست اور صحیح ہو کر نہیں جاتے۔

٧٣٦–حدّثنا مُوسى بْنُ إسْمعيل حدّثنا حمّادٌ عنْ حُميْدٍ عنْ مُوسى بْن أنس بْن مالكٍ عنْ أبيه أنّ رسُول اللّٰه ﷺ قال لقدْ تركْتُمْ بالْمدينة أقْوامًا ما سرْتُمْ مسيرًا ولا أنْفقْتُمْ منْ نفقةٍ ولا قطعْتُمْ منْ وادٍ إلّا وهُمْ معكُمْ فيه قالُوا يا رسُول اللّٰه وكيْف يكُونُون معنا وهُمْ بالْمدينة فقال حبسهُمُ الْعُذْرُ *

۷۳۶۔ موسیٰ بن اسماعیل، حماد، موسیٰ بن انس، انس سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے (ایک جہاد میں) فرمایا تم مدینے میں ایسے لوگوں کو چھوڑ آئے جو تمہارے ساتھ ہیں چلنے میں اور خرچ کرنے میں اور جنگل کاٹنے میں لوگوں نے کہا یا رسول اللہ بھلا وہ ہمارے ساتھ کیونکر ہو سکتے ہیں ان کاموں میں حالانکہ وہ مدینے میں ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وہ عذر کے سبب سے رک گئے (تو گویا شریک ہیں)

٢٧٨–باب ما يُجْزئُ من الْغزْو *

۲۷۸۔ مجاہدین کی خدمت بھی جہاد ہے!

٧٣٧–حدّثنا عبْدُ اللّٰه بْنُ عمْرو بْن أبي الْحجّاج أبُو معْمرٍ حدّثنا عبْدُ الْوارث حدّثنا الْحُسيْنُ حدّثني يحْيى حدّثني أبُو سلمة حدّثني بُسْرُ بْنُ سعيدٍ حدّثني زيْدُ بْنُ خالدٍ الْجُهنيُّ أنّ رسُول اللّٰه ﷺ قال منْ جهّز غازيًا في سبيل اللّٰه فقدْ غزا ومنْ خلفهُ في أهْله بخيْرٍ فقدْ غزا *

۷۳۷۔ عبداللہ بن عمرو بن ابی الحجاج، ابو معمر، عبدالوارث، الحسین، یحییٰ، ابو سلمہ، بسر بن سعید، زید بن خالد الجہنی سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو راہ خدا میں لڑنے والے کا سامان درست کر دے، تو بے شک وہ بھی غازی ہوا، اور جو غازی کے پیچھے اس کے گھر کی اچھی طرح خبر لیا کرے تو وہ بھی مقرر غازی ہوا (یعنی غازی کے برابر ثواب پائے گا)۔

٧٣٨–حدّثنا سعيدُ بْنُ منْصُورٍ أخْبرنا ابْنُ وهْبٍ أخْبرني عمْرُو بْنُ الْحارث عنْ يزيد بْن أبي حبيبٍ عنْ يزيد بْن أبي سعيدٍ موْلى الْمهْريّ عنْ أبيه عنْ أبي سعيدٍ الْخُدْريّ أنّ

۷۳۸۔ سعید بن منصور، ابن وہب، عمرو بن الحارث، یزید بن ابی حبیب، یزید بن ابی سعید مولی المہری، ابی سعید، ابو سعید خدری سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے بنی لحیان کی طرف ایک لشکر

رسول اللہ ﷺ بعث إلى بني لحيان وقال ليخرج من كل رجلين رجل ثم قال للقاعد أيكم خلف الخارج في أهله وماله بخير كان له مثل نصف أجر الخارج *

بھیجا اور فرمایا ہر دو شخصوں میں سے ایک نکلے (یعنی ہر قبیلے میں سے آدھے رہ جائیں اور جو مرد رہ جائیں وہ اہل و عیال کی خبر گیری کریں) پھر آپ نے فرمایا جو بیٹھ رہنے والا ہے اور نکلنے والے کے گھر بار کی اچھی طرح خبر گیری کرے گا تو اس کو نکلنے والے کا آدھا ثواب ملے گا۔

٢٧٩-باب في الجرأة والجبن *

۲۷۹۔ شجاعت اور بزدلی دور کرنے کا بیان!

٧٣٩-حدثنا عبد الله بن الجراح عن عبد الله بن يزيد عن موسى بن علي بن رباح عن أبيه عن عبد العزيز بن مروان قال سمعت أبا هريرة يقول سمعت رسول الله ﷺ يقول شر ما في رجل شح هالع وجبن خالع *

۷۳۹۔ عبداللہ بن جراح، عبداللہ بن یزید، موسیٰ بن علی بن رباح، ان کے والد، عبدالعزیز بن مروان، ابوہریرہؓ سے روایت ہے، کہ میں نے سنا رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے سب سے برے آدمی میں دو خصلتیں ہیں، ایک تو بخیل رلانے والی دوسری نامردی خالی کرنے والی۔

٢٨٠-باب في قوله تعالى ولا تلقوا بأيديكم إلى التهلكة *

۲۸۰۔ یہ جو اللہ نے فرمایا مت ڈالو اپنی جانوں کو ہلاکت میں اس کے کیا معنی ہیں!

٧٤٠-حدثنا أحمد بن عمرو بن السرح حدثنا ابن وهب عن حيوة بن شريح وابن لهيعة عن يزيد بن أبي حبيب عن أسلم أبي عمران قال غزونا من المدينة نريد القسطنطينية وعلى الجماعة عبد الرحمن بن خالد بن الوليد والروم ملصقو ظهورهم بحائط المدينة فحمل رجل على العدو فقال الناس مه مه لا إله إلا الله يلقي بيديه إلى التهلكة فقال أبو أيوب إنما نزلت هذه الآية فينا معشر الأنصار لما نصر الله نبيه وأظهر الإسلام قلنا هلم نقيم في أموالنا ونصلحها فأنزل الله تعالى (وأنفقوا في سبيل الله ولا تلقوا بأيديكم إلى التهلكة) فالإلقاء بالأيدي إلى التهلكة أن نقيم في أموالنا ونصلحها وندع الجهاد قال أبو عمران فلم يزل أبو أيوب يجاهد في سبيل الله حتى دفن بالقسطنطينية *

۷۴۰۔ احمد بن عمرو بن السرح، ابن وہب، حیوہ بن شریح و ابن لہیعہ، یزید بن ابی حبیب، اسلم ابی عمران سے روایت ہے، کہ ہم نے جہاد کیا مدینے سے قسطنطنیہ کا قصد رکھتے تھے (جو دار السلطنت تھا روم کا اور اب تک دار الخلافت ہے سلطان روم کا اس کو استنبول اور اسلامبول بھی کہتے ہیں) اور جماعت اسلام کے سردار عبدالرحمٰن بن خالد بن ولید تھے اور کفار روم اپنی پشت لگائے ہوئے تھے شہر کی دیوار سے یعنی منتظر کھڑے تھے ہمارے آنے کے اور حملہ کرنے کے اتنے میں ایک شخص نے ہم میں سے دشمن پر ہتھیار اٹھانا چاہا لوگوں نے کہا ٹھہر ٹھہر لا الہ الا اللہ اپنی جان کو ہلاکت میں ڈالتا ہے اس وقت ابوایوب نے کہا یہ آیت تو ہماری قوم انصار کی شان میں اتری ہے جب اللہ نے اپنے پیغمبر کو مدد دی اور اسلام کو غالب کیا تو ہم نے اپنے دلوں میں کہا (اب جہاد کی کیا ضرورت ہے) اپنے مالوں میں رہیں (اونٹوں اور باغوں میں) اور ان کو درست کریں جہاد چھوڑ دیں تب اللہ جل جلالہ نے یہ آیت اتاری (ترجمہ) خرچ کرو اللہ کی راہ میں اور مت ڈالو اپنی جانوں کو ہلاکت میں، تو ہلاکت میں جانوں کو ڈالنا یہ ہے کہ اپنے مالوں میں مصروف رہیں ان کی فکر کریں جہاد چھوڑ دیں (نہ یہ کہ جہاد کرنا ہلاکت ہے یہ تو حیات ابدی ہے) ابو عمر نے کہا پھر ابوایوب جہاد کرتے رہے اللہ جل جلالہ کی راہ میں یہاں تک کہ دفن ہوئے قسطنطنیہ میں۔

٢٨١-باب في الرمي *

۲۸۱۔ تیر مارنے کا بیان!

٧٤١-حدثنا سعيد بن منصور حدثنا عبد الله بن المبارك

۷۴۱۔ سعید بن منصور، عبداللہ بن المبارک، عبدالرحمٰن بن یزید بن

حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَّامٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يُدْخِلُ بِالسَّهْمِ الْوَاحِدِ ثَلَاثَةَ نَفَرٍ الْجَنَّةَ صَانِعَهُ يَحْتَسِبُ فِي صَنْعَتِهِ الْخَيْرَ وَالرَّامِيَ بِهِ وَمُنْبِلَهُ وَارْمُوا وَارْكَبُوا وَأَنْ تَرْمُوا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ تَرْكَبُوا لَيْسَ مِنَ اللَّهْوِ إِلَّا ثَلَاثٌ تَأْدِيبُ الرَّجُلِ فَرَسَهُ وَمُلَاعَبَتُهُ أَهْلَهُ وَرَمْيُهُ بِقَوْسِهِ وَنَبْلِهِ وَمَنْ تَرَكَ الرَّمْيَ بَعْدَ مَا عَلِمَهُ رَغْبَةً عَنْهُ فَإِنَّهَا نِعْمَةٌ تَرَكَهَا أَوْ قَالَ كَفَرَهَا *

جابر، ابو سلام، خالد بن زید، عقبہ بن عامر سے روایت ہے کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ سے سنا فرماتے تھے تحقیق اللہ عزوجل داخل کرتا ہے ایک تیر کے سبب سے (یعنی کفار کی طرف پھینکنے کے سبب سے) تین شخصوں کو بہشت میں ایک تو اسے بنانے والے کو جو اپنی پیشہ میں ثواب کی امید رکھے دوسرے تیر پھینکنے والے کو (یعنی جہاد میں) اور تیسرے تیر دینے والے کو تیر انداز کے ہاتھ میں پس تیر اندازی کرو اور گھوڑوں پر سواری کرو (یعنی سیکھو تیر اندازی اور سواری) لیکن بہت پیاری ہے مجھ کو تیر اندازی سواری سے (کیونکہ تیر اندازی پیادہ بھی کر سکتا ہے) ہمارے دین میں کوئی کھیل نہیں مگر تین، ایک ادب سکھانا آدمی کا اپنے گھوڑے کو اور اپنی بی بی سے کھیلنا اور تیر اندازی کرنا اپنے کمان سے اور تیر سے (یعنی اسی میں مشغول رہنا) اور جو شخص تیر اندازی سیکھ کر چھوڑ دے اس سے بیزار ہو کر تو مقرر وہ تیر اندازی ایک نعمت تھی جس کو چھوڑ دیا اس نے یا فرمایا کہ اس نعمت کا کفر کیا۔ (ناشکری کی

تشریح:۔ اس حدیث سے تیر اندازی کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی اب تیر کے بدلے بندوق اور توپ ہے، ہر مسلمان کو گولی لگانا گولہ مارنا سیکھنا اور اس کی مشق کرنا ضرور ہے اسی طرح جتنے سامان حرب اور جنگ میں ان کا سیکھنا اور حاصل کرنا اور اس لئے سفر کرنا جہاد میں داخل ہے۔

٧٤٢-حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي عَلِيٍّ ثُمَامَةَ بْنِ شُفَيٍّ الْهَمْدَانِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ الْجُهَنِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ (وَأَعِدُّوا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ) أَلَا إِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ أَلَا إِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ أَلَا إِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ *

٧٤٢۔ سعید بن منصور، عبداللہ بن وہب، عمرو بن الحارث، ابی علی ثمامہ بن شفی الہمدانی، عقبہ بن عامر الجہنی سے روایت ہے، کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ منبر کے اوپر فرماتے تھے کافروں سے جنگ کے واسطے تیاری کرو جتنی تم میں طاقت ہو قوت کی خبردار ہو جاؤ کہ قوت تیر اندازی ہے خبردار ہو جاؤ کہ قوت تیر اندازی ہے تین بار۔

تشریح:۔ یعنی کلام اللہ میں جو آیا ہے واعدو الھم مااستطعتم من قوۃ مراد قوت سے تیر اندازی ہے شاید اس لئے کہ یہ اقوی واسہل ہے یہ نسبت اور چیزوں کے اب اس زمانے میں قوت سے مراد بندوقیں اور توپیں اور کارتوس اور ٹوپیاں ہیں۔

٢٨٢-بَاب فِي مَنْ يَغْزُو وَيَلْتَمِسُ الدُّنْيَا *

٢٨٢۔ جہاد سے مطلوب دنیا ہو!

٧٤٣-حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ الْحَضْرَمِيُّ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ حَدَّثَنِي بَحِيرٌ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ أَبِي بَحْرِيَّةَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ الْغَزْوُ غَزْوَانِ فَأَمَّا مَنِ ابْتَغَى وَجْهَ اللَّهِ وَأَطَاعَ الْإِمَامَ وَأَنْفَقَ الْكَرِيمَةَ وَيَاسَرَ الشَّرِيكَ وَاجْتَنَبَ الْفَسَادَ فَإِنَّ نَوْمَهُ وَنُبْهَهُ أَجْرٌ كُلُّهُ وَأَمَّا مَنْ غَزَا فَخْرًا وَرِيَاءً وَسُمْعَةً وَعَصَى الْإِمَامَ وَأَفْسَدَ فِي الْأَرْضِ فَإِنَّهُ لَمْ يَرْجِعْ بِالْكَفَافِ *

٧٤٣۔ حیوۃ بن شریح الحضرمی، بقیہ، بحیر، خالد بن معدان، ابی بحریہ، معاذ بن جبل سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جہاد دو طرح پر ہے ایک وہ جہاد جو اللہ کی رضامندی کے واسطے کیا جاتا ہے اور امام کی فرمانبرداری کی جاتی ہے اور عمدہ سے عمدہ مال اس میں خرچ کیا جاتا ہے اور رفیق کے ساتھ نرمی اور محبت کی جاتی ہے اور فساد سے پرہیز رہتا ہے تو اس قسم کا جہاد تو سونا اور جاگنا سب عبادت ہے، اور جو جہاد اپنی بڑائی اور اپنا درجہ دکھانے اور سنانے کے واسطے ہو اور اپنے افسر

کی نافرمانی اور زمین میں فساد منظور ہو تو یہ جہاد ایسا ہے اس میں جو کوئی جائے ثواب تو کیا اس کو خالی لوٹ آنا مشکل ہے۔

تشریح: یعنی یہ جہاد میں اگر شہادت ہو جائے تو یقینی نیت سے ثواب کا پورا (علامہ)

۷٤٤–حدثنا أبو توبة الربيع بن نافع عن ابن المبارك عن ابن أبي ذئب عن القاسم عن بكير بن عبد الله بن الأشج عن ابن مكرز رجل من أهل الشام عن أبي هريرة أن رجلا قال يا رسول الله رجل يريد الجهاد في سبيل الله وهو يبتغي عرضا من عرض الدنيا فقال رسول الله ﷺ لا أجر له فأعظم ذلك الناس وقالوا للرجل عد لرسول الله ﷺ فلعلك لم تفهمه فقال يا رسول الله رجل يريد الجهاد في سبيل الله وهو يبتغي عرضا من عرض الدنيا فقال لا أجر له فقالوا للرجل عد لرسول الله ﷺ فقال له الثالثة فقال له لا أجر له *

۷۴۴۔ ابو توبہ الربیع بن نافع، ابن المبارک، ابن ابی ذئب، القاسم، بکیر بن عبداللہ بن الاشج، ابن مکرز شامی، ابوہریرہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت سے کہا یا رسول اللہ ایک شخص جہاد فی سبیل اللہ کا ارادہ رکھتا ہے حالانکہ وہ اس سے دنیا کے مال اور اسباب چاہتا ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس کو کچھ ثواب نہ ہوگا تو لوگوں نے یہ بہت بڑی بات سمجھی اور دوبارہ اس شخص سے کہا تو رسول اللہ ﷺ سے اس کو پھر پوچھ شاید کہ تو اس بات کو رسول اللہ ﷺ کی اچھی طرح سمجھا نہ سکا تو پھر اس نے کہا یا رسول اللہ ایک شخص اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کا ارادہ رکھتا ہے اور وہ اس سے دنیا کے مال واسباب چاہتا ہے پھر آپ نے فرمایا اس کو کچھ ثواب نہ ہوگا پھر تیسری بار لوگوں نے اس شخص سے کہا تو پھر اس کو رسول اللہ ﷺ سے پوچھ تو اس نے تیسری بار پھر آپ سے کہا آپ نے فرمایا اس کو کچھ ثواب نہ ہوگا

تشریح: اس لئے کہ اس نے جہاد اللہ کی راہ میں نہ کیا بلکہ مقصود مال ومتاع دنیا ہی کا تھا اور اگر جہاد اللہ کے لئے کرے اور مقصود غنیمت کا حاصل ہونا بھی ہو تو ثواب پاتا ہے لیکن اس سے کم جو محض اللہ ہی کے لئے جہاد کرے اور اس کو غنیمت مقصود نہ ہو۔

۷٤٥–حدثنا حفص بن عمر حدثنا شعبة عن عمرو بن مرة عن أبي وائل عن أبي موسى أن أعرابيا جاء إلى رسول الله ﷺ فقال إن الرجل يقاتل للذكر ويقاتل ليحمد ويقاتل ليغنم ويقاتل ليري مكانه فقال رسول الله ﷺ من قاتل حتى تكون كلمة الله هي أعلى فهو في سبيل الله عز وجل

۷۴۵۔ حفص بن عمر، شعبہ، عمرو بن مرہ، ابی وائل، ابو موسیٰ سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہا ایک شخص لڑتا ہے اپنے ذکر کے واسطے جس کو سمعہ کہتے ہیں اور ایک شخص لڑتا ہے اپنی تعریف اور نام آوری کے واسطے اور ایک شخص لڑتا ہے غنیمت ہاتھ لگنے کے واسطے اور ایک شخص لڑتا ہے تاکہ اس کا مرتبہ دکھایا جائے یعنی اپنی شجاعت اور بہادری دکھائے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اس واسطے لڑتا ہے کہ اللہ کا دین بلند ہو وہ شخص اللہ عزوجل کی راہ میں لڑتا ہے (اس کو جہاد کا ثواب ہے اور جو ملک اور دنیا کے لئے لڑتا ہے وہ جہاد نہیں ہے)۔

۷٤٦–حدثنا علي بن مسلم حدثنا أبو داود عن شعبة عن عمرو قال سمعت من أبي وائل حديثا أعجبني فذكر معناه

۷۴۶۔ علی بن مسلم، ابوداؤد، شعبہ، عمرو نے کہا میں نے ابووائل سے عجیب حدیث سنی پھر اسی طرح کہا۔

۷٤٧–حدثنا مسلم بن حاتم الأنصاري حدثنا عبد الرحمن بن مهدي حدثنا محمد بن أبي الوضاح عن العلاء بن عبد الله بن رافع عن حنان بن خارجة عن عبد الله بن عمرو

۷۴۷۔ مسلم بن حاتم الانصاری، عبدالرحمٰن بن مہدی، محمد بن ابی الوضاح، العلاء بن عبداللہ بن رافع، حنان بن خارجہ، عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے، کہ انہوں نے کہا یا رسول اللہ مجھ کو جہاد سے خبر دیجئے

قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْبِرْنِي عَنِ الْجِهَادِ وَالْغَزْوِ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو إِنْ قَاتَلْتَ صَابِرًا مُحْتَسِبًا بَعَثَكَ اللَّهُ صَابِرًا مُحْتَسِبًا وَإِنْ قَاتَلْتَ مُرَائِيًا مُكَاثِرًا بَعَثَكَ اللَّهُ مُرَائِيًا مُكَاثِرًا يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو عَلَى أَيِّ حَالٍ قَاتَلْتَ أَوْ قُتِلْتَ بَعَثَكَ اللَّهُ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ *

(یعنی کس طرح کا جہاد موجب ثواب کا ہے) آپ نے فرمایا اے عبداللہ بن عمرو اگر تو لڑے تو اس حال پر صبر کرنے والا ثواب سمجھنے والا ہو تو اسی طرح اٹھایا جائے گا اور اگر تو لڑے گا اپنی بڑائی کی خاطر اور زیادتی کے لئے یعنی دوسروں میں فخر کے لئے یعنی تم میں سے شجاعت اور بہادری میں زیادہ ہوں تو اللہ تجھ کو اسی حال پر اٹھائے گا اے عبداللہ بن عمرو تو جس حالت پر لڑے گا یا مارا جائے گا تو اللہ تعالیٰ تجھ کو اسی حال پر اٹھائے گا (اگر نیت خالص ہے تو مخلصوں میں حشر ہو گا نہیں تو ریاکاروں میں ہو گا)۔

۲۸۳-بَاب فِي فَضْلِ الشَّهَادَةِ *

۲۸۳۔ شہادت کی فضیلت کا بیان!

۷٤۸-حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَمَّا أُصِيبَ إِخْوَانُكُمْ بِأُحُدٍ جَعَلَ اللَّهُ أَرْوَاحَهُمْ فِي جَوْفِ طَيْرٍ خُضْرٍ تَرِدُ أَنْهَارَ الْجَنَّةِ تَأْكُلُ مِنْ ثِمَارِهَا وَتَأْوِي إِلَى قَنَادِيلَ مِنْ ذَهَبٍ مُعَلَّقَةٍ فِي ظِلِّ الْعَرْشِ فَلَمَّا وَجَدُوا طِيبَ مَأْكَلِهِمْ وَمَشْرَبِهِمْ وَمَقِيلِهِمْ قَالُوا مَنْ يُبَلِّغُ إِخْوَانَنَا عَنَّا أَنَّا أَحْيَاءٌ فِي الْجَنَّةِ نُرْزَقُ لِئَلَّا يَزْهَدُوا فِي الْجِهَادِ وَلَا يَنْكُلُوا عِنْدَ الْحَرْبِ فَقَالَ اللَّهُ سُبْحَانَهُ أَنَا أُبَلِّغُهُمْ عَنْكُمْ قَالَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ (وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ) إِلَى آخِرِ الْآيَةِ *

۷٤۸۔ عثمان بن ابی شیبہ، عبداللہ بن ادریس، محمد بن اسحاق، اسماعیل بن امیہ، ابی الزبیر، سعید بن جبیر، عبداللہ بن عباس سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تمہارے بھائی احد کے دن شہید کیے گئے تو اللہ نے ان کی روحوں کو سبز چڑیوں کے پیٹ میں کر دیا (یعنی رکھ دیا) وہ بہشت کی نہروں پر پھرتی ہیں اور اس کے میوے کھاتی ہیں اور سونے کی قندیلوں میں بسیرا و ٹھکانا کرتی ہیں عرش کے سایہ میں جب ان روحوں نے اپنے کھانے اور پینے اور سونے کی خوشی حاصل کی، تو کہا کون ہے جو ہماری طرف سے ہمارے بھائیوں کو یہ خبر پہنچائے کہ ہم بہشت میں زندہ ہیں اور کھانے کھاتے ہیں تاکہ وہ بہشت کے حاصل کرنے میں رغبتی نہ کریں اور لڑائی کے وقت سستی نہ کریں تو اللہ تعالے نے فرمایا میں پہنچاؤں گا ان کو تمہاری خبر پس نازل کی اللہ تعالیٰ نے یہ آیت "جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے گئے ان کو مردہ مت سمجھو بلکہ وہ جیتے ہیں اپنے رب کے پاس کھانے کھلوائے جاتے ہیں خوش ہیں ان نعمتوں پر جو اللہ نے ان کو دیں اور خوشخبری دیتے ہیں ان لوگوں کو جو ابھی ان تک نہیں آئے کہ تم ہر گز مت ڈرو نہ رنجیدہ ہو" (علامہ)

۲۸٤-بَاب!

۲۸۴۔باب!

۷٤۹-حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا عَوْفٌ حَدَّثَتْنَا حَسْنَاءُ بِنْتُ مُعَاوِيَةَ الصَّرِيمِيَّةُ قَالَتْ حَدَّثَنَا عَمِّي قَالَ قُلْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ مَنْ فِي الْجَنَّةِ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ فِي الْجَنَّةِ وَالشَّهِيدُ فِي الْجَنَّةِ وَالْمَوْلُودُ فِي الْجَنَّةِ وَالْوَئِيدُ فِي الْجَنَّةِ *

۷۴۹۔ مسدد، یزید بن زریع، عوف، حسناء بنت معاویہ الصریمیہ نے اپنے چچا سلیم بن سلیم سے روایت کیا میں نے نبی ﷺ سے کہا بہشت میں کون ہو گا نبی ﷺ نے فرمایا بہشت میں نبی ہوں گے اور بہشت میں شہید ہوں گے اور لڑکے اور جیتے گاڑے گئے۔

تشریح: [illegible] قال اللہ تعالیٰ والذین آمنوا باللہ ورسلہ اولئک هم الصدیقون والشهداء عند ربهم [illegible] شہید [illegible] حقیقت [illegible] داخل ہے [illegible] میں داخل ہے کچھ بھی اور جیتے گا [illegible] حدیث [illegible] ہے۔

۲۸۵- باب في الشهيد يشفع

۷۵۰- حدثنا أحمد بن صالح حدثنا يحيى بن حسان حدثنا الوليد بن رباح الذماري حدثني عمي نمران بن عتبة الذماري قال دخلنا على أم الدرداء ونحن أيتام فقالت أبشروا فإني سمعت أبا الدرداء يقول قال رسول الله ﷺ يشفع الشهيد في سبعين من أهل بيته قال أبو داود صوابه رباح بن الوليد *

۲۸۵- شہید کی شفاعت کا بیان!

۷۵۰- احمد بن صالح، یحییٰ بن حسان، الولید بن رباح الذماری، نمران بن عتبہ الذماری سے روایت ہے کہ ہم ام الدرداء کے پاس گئے اور ہم یتیم تھے انہوں نے کہا خوش ہو جاؤ میں نے ابوالدرداء سے سنا وہ کہتے تھے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے شہید کی شفاعت قبول کی جائے گی اس کے ستر کنبے والوں کے لئے، ابوداؤد نے کہا صواب رباح بن الولید ہے

تشریح: بعضوں نے کہا مراد شہید سے وہ شہید ہے جو اللہ کی راہ میں قتل کیا جائے نہ جو طاعون یا اسہال سے مر جائے اور بعضوں نے کہا مراد مطلق شہید ہے کیونکہ خود آپ نے شہید کو دوسری حدیث میں عام فرمایا۔

۲۸۶- باب في النور يرى عند قبر الشهيد *

۷۵۱- حدثنا محمد بن عمرو الرازي حدثنا سلمة يعني ابن الفضل عن محمد بن إسحق حدثني يزيد بن رومان عن عروة عن عائشة قالت لما مات النجاشي كنا نتحدث أنه لا يزال يرى على قبره نور *

۲۸۶- شہید کی قبر پر نور دکھائی دینے کا بیان۔

۷۵۱- محمد بن عمرو الرازی، سلمہ بن الفضل، محمد بن اسحاق، یزید بن رومان، عروہ، حضرت عائشہؓ سے روایت ہے، کہ جب نجاشی (بادشاہ حبش) مر گیا تو ہم سے لوگ کہا کرتے تھے کہ اس کی قبر پر ہمیشہ نور برستا ہے۔

تشریح: شاید وہ شہید مرا ہوگا۔

۲۸۷- باب!

۷۵۲- حدثنا محمد بن كثير أخبرنا شعبة عن عمرو بن مرة قال سمعت عمرو بن ميمون عن عبد الله بن ربيعة عن عبيد بن خالد السلمي قال آخى رسول الله ﷺ بين رجلين فقتل أحدهما ومات الآخر بعده بجمعة أو نحوها فصلينا عليه فقال رسول الله ﷺ ما قلتم فقلنا دعونا له وقلنا اللهم اغفر له وألحقه بصاحبه فقال رسول الله ﷺ فأين صلاته بعد صلاته وصومه بعد صومه شك شعبة في صومه وعمله بعد عمله إن بينهما كما بين السماء والأرض

۲۸۷- باب!

۷۵۲- محمد بن کثیر، شعبہ، عمرو بن مرہ، عمرو بن میمون، عبداللہ بن ربیعہ، عبید بن خالد السلمی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دو شخصوں میں بھائی چارہ بنا دیا تھا تو ایک ان میں سے قتل کیا گیا اور دوسرا کوئی ایک ہفتے یا ایسے ہی کچھ اس کے بعد مر گیا ہم نے اس پر نماز پڑھی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم نے کیا کہا ہم نے کہا ہم نے اس کے لئے دعا کی اے اللہ بخش دے اس کو اور ملا دے اس کو اپنے ساتھی سے (پہلے بھائی سے جو قتل کیا گیا تھا اللہ کی راہ میں) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا پھر تم نے کیا کہا اس کی نمازیں کدھر گئیں جو اس نے اپنے ساتھی کے قتل کے بعد پڑھیں اور اس کے روزے کدھر گئے جو اس نے اپنے ساتھی کے بعد رکھے اور اسکے اعمال کدھر گئے جو اس نے اس

سے جہاد کرتا ہے پس ثواب ان دونوں میں اتنا فرق ہے جتنا آسمان زمین میں فرق ہے (ایک کا رتبہ زیادہ دوسرے کا کم)۔

۲۸۸–بَاب فِي الْجَعَائِلِ فِي الْغَزْوِ *

۷۵۳–حدثنا إبراهيم بن موسى الرازي أخبرنا ح و حدثنا عمرو بن عثمان حدثنا محمد بن حرب المعنى وأنا لحديثه أتقن عن أبي سلمة سليمان بن سليم عن يحيى بن جابر الطائي عن ابن أخي أبي أيوب الأنصاري عن أبي أيوب أنه سمع رسول الله ﷺ يقول ستفتح عليكم الأمصار وستكون جنود مجندة تقطع عليكم فيها بعوث فيكره الرجل منكم البعث فيها فيتخلص من قومه ثم يتصفح القبائل يعرض نفسه عليهم يقول من أكفيه بعث كذا من أكفيه بعث كذا ألا وذلك الأجير إلى آخر قطرة من دمه *

۲۸۸۔ مزدوری پر جہاد کرنے کا بیان

۷۵۳۔ ابراہیم بن موسیٰ الرازی، (دوسری سند) عمرو بن عثمان، محمد بن حرب (مجھ کو اس کی روایت یاد ہے) ابی سلمہ، سلیمان بن سلیم، یحییٰ بن جابر الطائی، ابن اخی ابو ایوب الانصاری، ابو ایوب انصاری سے روایت ہے، کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے فتح کئے جائیں گے تم پر شہر یعنی بڑے بڑے شہر اور ہوں گے یعنی پائے جائیں گے اور واقع ہوں گے لشکر جمع کئے گئے معین کی جائیں گی تم پر ان لشکروں میں فوجیں یعنی ہر ایک قوم اور قبیلے کو اپنے میں سے ایک حصہ لشکر کا دینا پڑے گا تو برا جانے گا ایک شخص پہنچنے امام کے کو اس کے تئیں یعنی ہمراہ فوج کے جہاد کے لئے بغیر اجرت کے پس نکلے گا اور بھاگے گا اپنی قوم میں سے یعنی تاکہ بچے جہاد سے پھر تلاش کرے گا قبیلوں کو درحالیکہ پیش کرے گا اپنے تئیں ان پر کہتا ہوا کون ہے کہ کفایت کروں میں اس کو لشکر سے یعنی کون مجھ کو نوکر رکھے گا تا محنت لشکر کی اس سے اپنے ذمے لوں مقصود یہ ہے کہ یہ شخص راضی نہیں ہے کہ بغیر اجرت کے جہاد کرے پس حضرت برائی اسکی بیان کرتے ہیں خبردار ہو یہ شخص مزدور ہے آخر قطرہ خون تک

تشریح: ۔ معین کئے جائیں گے الخ یعنی لازم کریں گے امام یہ کہ بھیجیں فوجیں ہر قوم میں سے طرف جہاد کے یعنی جب پہنچے گا اسلام ہر جانب میں تو محتاج ہوگا امام طرف اس کی کہ بھیجے ہر جانب فوج تاکہ لڑے ان کفار سے کہ قریب اس جانب کے ہیں اور نہ غالب ہوں کفار ان مسلمانوں پر کہ اس جانب میں ہیں۔

۲۸۹–بَاب الرُّخْصَةِ فِي أَخْذِ الْجَعَائِلِ *

۷۵٤–حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ الْمِصِّيصِيُّ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبٍ وَحَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ حَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ عَنِ ابْنِ شُفَيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لِلْغَازِي أَجْرُهُ وَلِلْجَاعِلِ أَجْرُهُ وَأَجْرُ الْغَازِي *

۲۸۹۔ اجرت لینے کی اجازت!

۷۵۴۔ ابراہیم بن الحسن المصیصی، حجاج بن محمد، (دوسری سند) عبد الملک بن شعیب، ابن وہب، اللیث بن سعد، حیوہ بن شریح، ابن شفی، شفی، عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا واسطے جہاد کرنے والے کے اجر اس کا ہے، یعنی ثواب اس کا کامل کہ خاص کیا گیا ہے ساتھ اس کے اور واسطے دینے والے مال کے اجر اس کا ہے، اور جہاد کرنے والے کا ہے۔

تشریح: ۔ یعنی جو کوئی مال دیتا ہے اور مدد کرتا ہے غازی کی تاکہ وہ جہاد کرے تو اس کو دوہرا ثواب ہوتا ہے ایک ثواب خرچ کرنے مال کا راہ خدا میں اور دوسرا ثواب ہونے اس کے کا سبب جہاد اس غازی کا پس مراد ساتھ جعل کے اسباب تیار کر دینا غازی کا ہے اور جائز ہونا اس کا اور فضیلت اس کی متفق علیہ علماء کی ہے۔ (علامہ)

۲۹۰–باب في الرَّجُل يَغْزُو

۲۹۰۔ کوئی اپنے ساتھ جہاد میں خدمت کیلئے کسی

بأجر الْخدْمَة *

۷۵۵–حدثنا أحْمدُ بْنُ صالح حدثنا عبْدُ اللّه بْنُ وهْب أخْبرني عاصمُ بْنُ حكيم عنْ يحْيى بْن أبي عمْرو السّيْباني عنْ عبْد اللّه بْن الدّيْلميّ أنّ يعْلى ابْن مُنْية قال آذن رسُولُ اللّه ﷺ بالْغزْو وأنا شيْخٌ كبيرٌ ليْس لي خادمٌ فالْتمسْتُ أجيرًا يكْفيني وأُجْري لهُ سهْمهُ فوجدْتُ رجُلًا فلمّا دنا الرّحيلُ أتاني فقال ما أدْري ما السُّهْمان وما يبْلُغُ سهْمي فسمّ لي شيْئًا كان السّهْمُ أوْ لمْ يكُنْ فسمّيْتُ لهُ ثلاثة دنانير فلمّا حضرتْ غنيمتُهُ أردْتُ أنْ أُجْري لهُ سهْمهُ فذكرْتُ الدّنانير فجئْتُ النّبيّ ﷺ فذكرْتُ لهُ أمْرهُ فقال ما أجدُ لهُ في غزْوته هذه في الدُّنْيا والْآخرة إلّا دنانيرهُ الّتي سمّى *

کو اجرت پر لے جائے!

۷۵۵۔ احمد بن صالح، عبداللہ بن وہب، عاصم بن حکیم، یحییٰ بن ابی عمرو الشیبانی، عبداللہ بن الدیلمی، یعلیٰ بن منیہ سے روایت ہے کہ خبر دار کیا گیا ... رسول اللہ ﷺ نے جہاد پر نکلنے کے لئے اور میں بوڑھا تھا نہایت اور کوئی خادم میرے پاس نہ تھا کہ میری خدمت کرے تو میں نے تلاش کیا مزدور جو مجھ کو کفایت کرے اور میں نے اسی کے واسطے اس کا حصہ بھی جاری کرنا چاہا آخر ایک مزدور مجھے ملا جب کوچ کا وقت قریب آیا تو وہ میرے پاس آیا اور بولا میں نہیں جانتا کتنے حصے ہوں اور میرے حصے میں کیا آئے تم میری مزدوری کچھ معین کرو حصے ہوں یا نہ ہوں (یعنی مال غنیمت ملے یا نہ ملے) میں نے تین دینار اس کے لئے مقرر کر دیئے جب مال غنیمت آیا تو میں نے اس کا حصہ دینا چاہا پھر مجھے خیال آیا اس کے تو تین دینار مقرر ہوئے تھے میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور سب حال بیان کیا آپ نے فرمایا اس جہاد کا بدلہ اس کے لئے دنیا اور آخرت میں وہی تین دینار ہیں۔

۲۹۱–باب في الرّجُل يغْزُو وأبواهُ كارهان *

۲۹۱۔ کوئی شخص بغیر مرضی والدین کے جہاد کرے!

۷۵۶–حدّثنا مُحمّدُ بْنُ كثير أخْبرنا سُفْيانُ حدّثنا عطاءُ بْنُ السّائب عنْ أبيه عنْ عبْد اللّه بْن عمْرو قال جاء رجُلٌ إلى رسُول اللّه ﷺ فقال جئْتُ أُبايعُك على الْهجْرة وتركْتُ أبويّ يبْكيان فقال ارْجعْ عليْهما فأضْحكْهُما كما أبْكيْتهُما *

۷۵۶۔ محمد بن کثیر، سفیان، عطاء بن السائب، السائب، عبداللہ بن عمر سے روایت ہے، کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ میں آپ سے ہجرت کی بیعت کرنے کو آیا ہوں اور اپنے ماں باپ کو روتا چھوڑ آیا ہوں آپ نے فرمایا جا ان کے پاس اور ہنسا ان کو جیسے رلایا تھا تو نے ان کو۔

۷۵۷–حدّثنا مُحمّدُ بْنُ كثير أخْبرنا سُفْيانُ عنْ حبيب بْن أبي ثابت عنْ أبي الْعبّاس عنْ عبْد اللّه بْن عمْرو قال جاء رجُلٌ إلى النّبيّ ﷺ فقال يا رسُول اللّه أُجاهدُ قال ألك أبوان قال نعمْ قال ففيهما فجاهدْ قال أبُو داود أبُو الْعبّاس هذا الشّاعرُ اسْمُهُ السّائبُ بْنُ فرُّوخ *

۷۵۷۔ محمد بن کثیر، سفیان، حبیب بن ابی ثابت، ابی العباس، عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے، کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہا یا رسول اللہ میں جہاد کروں آپ نے فرمایا کیا تیرے ماں باپ ہیں اس نے کہا کہ ہاں آپ نے فرمایا پس تو انہیں کے جہاد کر (یعنی انہیں کی خدمت میں کوشش کر کہ حکم جہاد کا رکھتا ہے) ابو داؤد نے کہا ابو العباس کا نام سائب بن فروخ ہے۔

۷۵۸–حدّثنا سعيدُ بْنُ منْصُور حدّثنا عبْدُ اللّه بْنُ وهْب أخْبرني عمْرُو بْنُ الْحارث أنّ درّاجًا أبا السّمْح حدّثهُ عنْ أبي الْهيْثم عنْ أبي سعيد الْخُدْريّ أنّ رجُلًا هاجر إلى رسُول اللّه ﷺ من الْيمن فقال هلْ لك أحدٌ باليمن قال أبواي قال أذنا لك قال لا قال ارْجعْ إليْهما فاسْتأْذنْهُما فإنْ أذنا لك

۷۵۸۔ سعید بن منصور، عبداللہ بن وہب، عمرو بن الحارث، دراج ابا السمح، ابی الہیثم، ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ ایک شخص یمن سے ہجرت کر کے رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا آپ نے اس سے فرمایا کیا یمن میں تیرا کوئی ہے اس نے کہا ماں باپ ہیں آپ نے فرمایا کیا انہوں نے تجھ کو اذن دیا ہے اس نے کہا نہیں آپ نے فرمایا کہ تو انہیں کے

فجاهد والا فبرهما *

پاس کچھ جا اور ان سے اجازت مانگ اگر وہ تجھ کو اجازت دیں تو جہاد کر اور نہیں تو انہیں کے ساتھ نیکی کر (یعنی خدمت کران کی)۔

۲۹۲ –باب في النساء يغزون *

۲۹۲۔ عورتیں جہاد میں جا سکتی ہیں!

۷۵۹ –حدثنا عبد السلام بن مطهر حدثنا جعفر بن سليمان عن ثابت عن أنس قال كان رسول الله ﷺ يغزو بأم سليم ونسوة من الأنصار ليسقين الماء ويداوين الجرحى *

۷۵۹۔ عبدالسلام بن مطہر، جعفر بن سلیمان، ثابت، حضرت انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ان کو جہاد میں لے جاتے تھے اور انصار کی کئی عورتوں کو بھی اپنے ساتھ لے جاتے تھے جب حضرت اور صحابہ جہاد کرتے تو یہ عورتیں ان کو پانی پلاتیں اور زخمیوں کی دوا کرتیں

تشریح: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورتوں کا جہاد میں ہمراہ جانا درست ہے لیکن بے ضرورت لڑائی بھڑائی نہ کریں زخمیوں کی مرہم پٹی کریں پیاسوں کو پانی پلائیں اگر ضرورت ہو تو جنگ بھی کریں۔ (علامہ)

۲۹۳ –باب في الغزو مع أئمة الجور *

۲۹۳۔ ظالم حاکموں کے ساتھ جہاد کرنا درست ہے!

۷۶۰ –حدثنا سعيد بن منصور حدثنا أبو معاوية حدثنا جعفر بن برقان عن يزيد بن أبي نشبة عن أنس بن مالك قال قال رسول الله ﷺ ثلاث من أصل الإيمان الكف عمن قال لا إله إلا الله ولا نكفره بذنب ولا نخرجه من الإسلام بعمل والجهاد ماض منذ بعثني الله إلى أن يقاتل آخر أمتي الدجال لا يبطله جور جائر ولا عدل عادل والإيمان بالأقدار *

۷۶۰۔ سعید بن منصور، ابو معاویہ، جعفر بن برقان، یزید بن ابی نشبہ، انس بن مالک سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے تین باتیں ایمان کی جڑ ہیں ایک تو یہ جو لا الہ الا اللہ کہے اس کے قتل اور ایذا سے باز رہنا اور کیسا ہی وہ گناہ کرے اس کو کافر نہ بنانا اور اسلام سے باہر نہ کرنا اور جہاد جاری رہے گا جس دن سے اللہ تعالیٰ نے مجھ کو پیغمبر کیا یہاں تک کہ اخیر امت میری دجال سے لڑے گی جہاد باطل نہیں ہو سکتا کسی ظالم کے ظلم سے اور نہ عادل کے عدل سے (یعنی بادشاہ مسلمان خواہ ظالم ہو یا عادل جہاد اس کے ساتھ درست ہے) اور ایمان لانا چاہیے تقدیر پر۔

تشریح: یعنی جب آدمی لا الہ الا اللہ کہتا ہو اور کسی اسلام کے رکن کا انکار نہ کرتا ہو تو گناہ کرنے سے وہ کافر نہ ہو گا البتہ اس گناہ سے کافر ہو گا جو ایمان کو دور کر دے جیسے شرک کرنا۔ (علامہ)

۷۶۱ –حدثنا أحمد بن صالح حدثنا ابن وهب حدثني معاوية بن صالح عن العلاء بن الحارث عن مكحول عن أبي هريرة قال قال رسول الله ﷺ الجهاد واجب عليكم مع كل أمير برا كان أو فاجرا والصلاة واجبة عليكم خلف كل مسلم برا كان أو فاجرا وإن عمل الكبائر والصلاة واجبة على كل مسلم برا كان أو فاجرا وإن عمل الكبائر *

۷۶۱۔ احمد بن صالح، ابن وہب، معاویہ بن صالح، العلاء بن الحارث، مکحول، ابی ہریرہؓ سے روایت ہے، کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جہاد فرض ہے تم پر ہر امیر حاکم کے ساتھ نیک ہو یا فاسق اور نماز فرض ہے تم پر ہر مسلمان کے پیچھے نیک ہو یا بد اگرچہ کبیرہ گناہ کرے اور نماز فرض ہے ہر مسلمان پر نیک ہو یا بد اگرچہ کبیرہ گناہ کرے۔

تشریح: یہ حدیث صحیح نہیں ہے مگر متعدد طریقوں سے مروی ہے اور سب طریقے ضعیف ہیں اس واسطے امام کا صالح اور نیک ہونا بہتر ہے اور بدعتی اور فاسق کے پیچھے نماز جائز ہونے میں اختلاف ہے بعضوں کے نزدیک جائز ہے لیکن مکروہ ہے بعضوں کے نزدیک جائز ہی نہیں مگر بادشاہ ظالم کے ساتھ جب وہ مسلمان ہو بالاتفاق جہاد کرنا درست ہے۔ (علامہ)

۲۹۴ –باب الرجل يتحمل بمال غيره يغزو *

۲۹۴۔ ایک آدمی دوسرے کی سواری پر جہاد کرے!

۷۶۲-حدثنا محمد بن سليمان الأنباري حدثنا عبيدة بن حميد عن الأسود بن قيس عن نبيح العنزي عن جابر بن عبد الله حدث عن رسول الله ﷺ انه اراد أن يغزو فقال يا معشر المهاجرين والأنصار إن من إخوانكم قوما ليس لهم مال ولا عشيرة فليضم أحدكم إليه الرجلين أو الثلاثة فما لأحدنا من ظهر يحمله إلا عقبة كعقبة يعني أحدهم قال فضممت إلي اثنين أو ثلاثة قال ما لي إلا عقبة كعقبة أحدهم من جملي. *

۷۶۲۔ محمد بن سلیمان انباری، عبیدہ بن حمید، اسود بن قیس، نبیح العنزی، جابر بن عبداللہ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے جہاد کا قصد کیا تو فرمایا اے گروہ مہاجرین اور انصار کے تمہارے بھائی ایسے ہیں جن کے پاس مال نہیں ہے نہ کنبہ ہے تو ہر ایک تم میں سے دو تین آدمیوں کو اپنے ساتھ شریک کرے اس طرح پر کہ ہم میں سے کسی کے پاس سواری نہ ہو تو وہ سوار نہ ہو مگر باری سے جیسے اور ان کی باری ہوتی ہے جابر نے کہا تو میں نے اپنے ساتھ دو یا تین آدمیوں کو ملا لیا اور میں بھی صرف باری سے اپنے اونٹ پر چڑھتا جیسے وہ چڑھتے تھے۔

تشریح:۔ یعنی ہر چند اونٹ میرا تھا مگر چوں کہ ان کو اپنے ساتھ شریک کر لیا تو سب باری باری اس پر چڑھتے حساب سے۔ (علامہ)

۲۹۵-باب في الرجل يغزو يلتمس الأجر والغنيمة

۲۹۵۔ کوئی شخص جہاد کرے ثواب اور غنیمت کے واسطے!

۷۶۳-حدثنا أحمد بن صالح حدثنا أسد بن موسى حدثنا معاوية بن صالح حدثني ضمرة أن ابن زغب الإيادي حدثه قال نزل علي عبد الله بن حوالة الأزدي فقال لي بعثنا رسول الله ﷺ لنغنم على أقدامنا فرجعنا فلم نغنم شيئا وعرف الجهد في وجوهنا فقام فينا فقال اللهم لا تكلهم إلي فأضعف عنهم ولا تكلهم إلى أنفسهم فيعجزوا عنها ولا تكلهم إلى الناس فيستأثروا عليهم ثم وضع يده على رأسي أو قال على هامتي ثم قال يا ابن حوالة إذا رأيت الخلافة قد نزلت أرض المقدسة فقد دنت الزلازل والبلابل والأمور العظام والساعة يومئذ أقرب من الناس من يدي هذه من رأسك قال أبو داود عبد الله بن حوالة حمصي *

۷۶۳۔ احمد بن صالح، اسد بن موسیٰ، معاویہ بن صالح، ضمرہ بن زغب الایادی سے روایت ہے، کہ عبداللہ بن حوالہ ازدی اترے میرے پاس آئے اور مجھ سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم کو بھیجا پیادہ غنیمت حاصل کرنے کے واسطے (یعنی سواری ہمارے پاس نہ تھی پاؤں پیدل آپ نے روانہ کیا) ہم گئے کچھ کما کے نہ لائے یعنی مال غنیمت نہ ملا اور آپ نے ہمارے چہروں پر رنج دیکھا تو آپ کھڑے ہوئے اور فرمایا اللہ مت سونپ دے ان لوگوں کو مجھے پھر میں انکی خبر گیری سے عاجز ہو جاؤں اور نہ سونپ دے ان کو انہی کے کہ وہ عاجز ہو جائیں اور نہ سونپ دے انکو اور لوگوں کے کہ وہ اپنے تئیں مقدم کریں ان پر پھر آپ نے اپنا ہاتھ میرے سر پر رکھا اور فرمایا اے ابن حوالہ جب تو دیکھے خلافت کو زمین مقدس یعنی شام میں اترے ہوئے (مراد خلافت سے خلافت نبوت ہے یا امامت مہدی علیہ السلام) تو نزدیک ہو گئے زلزلے اور بلبلے (زلزلے سے مراد زلزلہ قیامت ہے اور بلبلہ رنج غم) اور بڑے بڑے واقعات (علامات کبریٰ) اور قیامت ان دنوں میں قریب ہو گی لوگوں سے اس سے بھی زیادہ جتنا میرا ہاتھ تیرے سر سے نزدیک ہے (یعنی قیامت بہت قریب ہو جائے گی (بلکہ تو خود ان کی خبر گیری کر اور ان کی حفاظت اپنے سے متعلق رکھ)۔

۲۹۶-باب في الرجل يشري نفسه *

۲۹۶۔ آدمی اپنی جان خدا کے ہاتھ بیچ ڈالے!

۷۶۴-حدثنا موسى بن إسمعيل حدثنا حماد أخبرنا عطاء بن السائب عن مرة الهمداني عن عبد الله بن مسعود قال قال رسول الله ﷺ عجب ربنا عز وجل من رجل غزا في

۷۶۴۔ موسیٰ بن اسماعیل، حماد، عطاء بن السائب، مرہ الہمدانی، عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے، کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ہمارا پروردگار تعجب کرتا ہے اس شخص سے جو جہاد کو گیا اللہ کی راہ میں پھر

سبيل الله فانهزم يعني أصحابه فعلم ما عليه فرجع حتى أهريق دمه فيقول الله تعالى لملائكته انظروا إلى عبدي رجع رغبة فيما عندي وشفقة مما عندي حتى أهريق دمه *

اس کے ساتھی سب بھاگ نکلے اور وہ گناہ کے ڈر سے لوٹا یہاں تک کہ مارا گیا اس وقت اللہ جل جلالہ اپنے فرشتوں سے فرماتا ہے دیکھو میرے بندے کو لوٹ آیا میرے ثواب کی رغبت کر کے اور میرے عذاب سے ڈر کے یہاں تک کہ اس کا خون بہایا گیا۔

تشریح: اس حدیث [illegible] سے معلوم ہوا [illegible] تعجب ان صفات میں سے ہیں جو پروردگار کے لئے ثابت ہیں۔ (علامہ)

۲۹۷–باب فيمن يسلم ويقتل مكانه في سبيل الله عز وجل

۷۶۵–حدثنا موسى بن إسمعيل حدثنا حماد عن محمد بن عمرو عن أبي سلمة عن أبي هريرة ان عمرو بن اقيش كان له رباط في الجاهلية فكره ان يسلم ياخذه فجاء يوم أحد فقال اين بنو عمي قالوا باحد قال اين فلان قالوا باحد اين فلان قالوا باحد فلبس لامته وركب فرسه ثم توجه قبلهم فلما راه المسلمون قالوا اليك عنا ياعمرو قال اني قد امنت فقاتل حتى جرح فحمل الى اهله جريحا فجاءه سعد بن معاذ فقال لاخته سليه حمية لقومك اوغضبا لهم ام غضبا لله فقال بل غضبا لله ولرسوله فمات فدخل الجنة ما صلى لله صلوة *

۲۹۷۔جو شخص مسلمان ہو اور اسی وقت مارا جائے خدا کی راہ میں!

۷۶۵۔ موسیٰ بن اسماعیل، حماد، محمد بن عمرو، ابی سلمہ، ابو ہریرہؓ سے روایت ہے، کہ عمرو بن اقیش کو سود لینا تھا لوگوں سے جاہلیت کے زمانے میں انہوں نے اسلام کو برا جانا جب تک اپنا سود وصول نہ کر لیں (کیونکہ اسلام لانے سے سود ساقط ہو جائے گا) پھر وہ جنگ احد کے دن آئے اور پوچھا میرے چچا کے بیٹے کہاں ہیں لوگوں نے کہا احد میں پوچھا فلاں کہاں ہے لوگوں نے کہا احد میں پوچھا فلاں کہاں ہے لوگوں نے کہا احد میں پھر انہوں نے زرہ پہنی اور اپنے گھوڑے پر سوار ہوئے بعد اسکے متوجہ ہوئے انکی طرف جب مسلمانوں نے ان کو دیکھا تو کہا الگ رہو انہوں نے کہا میں ایمان لایا پھر وہ لڑے یہاں تک کہ زخمی ہو گئے اور لوگ ان کو اٹھا لے گئے وہاں سعد بن معاذ آئے انہوں نے ان کی بہن سے کہا پوچھو اپنے بھائی سے تم کیوں لڑے اپنی قوم کی غیرت سے یا غصے سے یا اللہ کے واسطے غصہ کر کے انہوں نے کہا اللہ کے واسطے غصہ کر کے اور اس کے رسول کے لئے پھر وہ مر گئے اور جنت میں گئے حالانکہ انہوں نے ایک نماز بھی نہیں پڑھی۔

۲۹۸–باب في الرجل يموت بسلاحه *

۷۶۶–حدثنا أحمد بن صالح حدثنا عبد الله بن وهب أخبرني يونس عن ابن شهاب قال أخبرني عبد الرحمن وعبد الله بن كعب بن مالك قال أبو داود قال أحمد كذا قال هو يعني ابن وهب وعنبسة يعني ابن خالد جميعا عن يونس قال أحمد والصواب عبد الرحمن بن عبد الله أن سلمة بن الأكوع قال لما كان يوم خيبر قاتل أخي قتالا شديدا فارتد عليه سيفه فقتله فقال أصحاب رسول الله ﷺ في ذلك وشكوا فيه رجل مات بسلاحه فقال رسول الله ﷺ مات جاهدا مجاهدا قال ابن شهاب ثم سألت ابنا

۲۹۸۔جو شخص اپنے ہتھیار سے آپ مر جائے!

۷۶۶۔ احمد بن صالح، عبداللہ بن وہب، یونس، ابن شہاب، عبد الرحمن و عبداللہ بن کعب بن مالک، سلمہ بن الاکوع سے روایت ہے، کہ جب خیبر کا دن ہوا تو میرا بھائی خوب لڑا اتفاقاً اس کی تلوار اسی کو لگ گئی اور وہ مر گیا تو رسول اللہ ﷺ کے اصحاب نے اس میں گفتگو کی اور اس کی شہادت کو تسلیم نہ کیا بلکہ یوں کہا ایک شخص تھا جو اپنے ہتھیار سے مر گیا رسول اللہ ﷺ نے یہ سن کر فرمایا نہیں وہ مرا ہے اللہ کی راہ میں کوشش کر کے مجاہد ہو کر ابن شہاب جو اس حدیث کے اسناد میں ایک راوی ہیں انہوں نے کہا پھر میں نے سلمہ بن الاکوع کے بیٹے سے پوچھا انہوں نے بھی اپنے باپ سے ایسی ہی حدیث بیان کی [illegible]

لسلمة بن الأكوع فحدثني عن أبيه مثل ذلك غير أنه قال فقال رسول الله ﷺ كذبوا مات جاهدا مجاهدا فله أجره مرتين

رسول اللہ ﷺ نے [illegible] شہید نہیں ہے) وہ مرا ہے جہاد کرکے مجاہد ہو کر اس کو دوہرا ثواب ہے (اور چونکہ اپنے قصور سے نہیں [illegible] مر گیا)۔

٧٦٧–حدثنا هشام بن خالد الدمشقي حدثنا الوليد عن معاوية بن أبي سلام عن أبيه عن جده أبي سلام عن رجل من أصحاب النبي ﷺ قال أغرنا على حي من جهينة فطلب رجل من المسلمين رجلا منهم فضربه فأخطأه وأصاب نفسه بالسيف فقال رسول الله ﷺ أخوكم يا معشر المسلمين فابتدره الناس فوجدوه قد مات فلفه رسول الله ﷺ بثيابه ودمائه وصلى عليه ودفنه فقالوا يا رسول الله أشهيد هو قال نعم وأنا له شهيد *

۷۶۷۔ ہشام بن خالد، [illegible] سے روایت ہے کہ انہوں نے سنا ایک شخص سے جو اصحاب رسول اللہ ﷺ کا وہ کہتا تھا ہم نے حملہ کیا جہینہ کے ایک قبیلے پر تو ایک مسلمان نے قصد کیا ایک آدمی کے مارنے کا ان میں سے پھر مارا اس کو تلوار سے لیکن تلوار نے خطا کی اور خود اسی کو لگ گئی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے لوگو اٹھو اور خبر لو اپنے بھائی مسلمان کی لوگ جلدی سے دوڑے اس کی طرف دیکھا تو وہ مر گیا تھا، رسول اللہ ﷺ نے اس کو اسی کے کپڑوں اور زخموں میں لپیٹا اور اس پر نماز پڑھی پھر اس کو دفن کیا لوگوں نے کہا یا رسول اللہ کیا یہ شہید ہوا، آپ نے فرمایا ہاں اور میں اس کا گواہ ہوں۔

تشریح :۔ یعنی اس کی شہادت پر میں گواہی دوں گا قیامت کے روز اس حدیث سے شہید پر نماز پڑھے جانے کا ثبوت ہے، جیسے ابو حنیفہ کا قول ہے۔

٢٩٩–باب الدعاء عند اللقاء *

۲۹۹۔ جنگ شروع ہوتے وقت دعا کا قبول ہونا!

٧٦٨–حدثنا الحسن بن علي حدثنا ابن أبي مريم حدثنا موسى بن يعقوب الزمعي عن أبي حازم عن سهل بن سعد قال قال رسول الله ﷺ ثنتان لا تردان أو قلما تردان الدعاء عند النداء وعند البأس حين يلحم بعضهم بعضا قال موسى وحدثني رزق بن سعيد بن عبد الرحمن عن أبي حازم عن سهل بن سعد عن النبي ﷺ قال ووقت المطر *

۷۶۸۔ الحسن بن علی، ابن ابی مریم، موسیٰ بن یعقوب الزمعی، ابی حازم، سہل بن سعد سے روایت ہے، کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے دو دعائیں نہیں رد کی جاتیں یا کم رد کی جاتی ہیں (یعنی ہمیشہ قبول ہو جاتی ہیں یا اکثر قبول ہوتی ہیں) ایک بعد اذان کے دوسرے لڑائی کے وقت جب ایک دوسرے سے بھڑ جاتے ہیں دوسری روایت میں اتنا زیادہ ہے، اور مینہ برستے وقت۔

تشریح :۔ یعنی جب بارش شروع ہو، کیونکہ اس وقت خدا کی رحمت اترتی ہے امید ہے کہ دعا بھی اس کی رحمت اور کرم سے قبول ہو جائے دینا میں اور آخرت میں۔

٣٠٠–باب فيمن سأل الله تعالى الشهادة *

۳۰۰۔ جو شخص اللہ سے شہادت مانگے!

٧٦٩–حدثنا هشام بن خالد أبو مروان وابن المصفى قالا حدثنا بقية عن ابن ثوبان عن أبيه يرد إلى مكحول إلى مالك بن يخامر أن معاذ بن جبل حدثهم أنه سمع رسول الله ﷺ يقول من قاتل في سبيل الله فواق ناقة فقد وجبت له الجنة ومن سأل الله القتل من نفسه صادقا ثم مات أو قتل فإن له أجر شهيد زاد ابن المصفى من هنا ومن جرح جرحا في سبيل الله أو نكب نكبة فإنها تجيء يوم القيامة كأغزر ما كانت لونها لون الزعفران وريحها ريح المسك ومن

۷۶۹۔ ہشام بن خالد، ابو مروان وابن المصفی، بقیہ، ابن ثوبان، ثوبان، مکحول، مالک بن یخامر، معاذ بن جبل سے روایت ہے، کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص اللہ کی راہ میں لڑا اونٹنی کے فواق کے موافق تو مقرر اس کے لئے بہشت واجب ہوتی (ایک بار اونٹنی کا دودھ دھو کر پھر دوسری بار دوہنے تک جتنا وقت ہوتا ہے اسکو فواق کہتے ہیں) اور جس نے شہادت مانگی اللہ تعالیٰ سے دل کے ساتھ پھر وہ مر گیا یا مارا گیا تو اسکو شہید کا ثواب ہوگا اور جو شخص زخمی کیا گیا [illegible]

قال فدخل حائطا لرجل من الأنصار فإذا جمل فلما رأى النبي ﷺ حن وذرفت عيناه فأتاه النبي ﷺ فمسح ذفراه فسكت فقال من رب هذا الجمل لمن هذا الجمل فجاء فتى من الأنصار فقال لي يا رسول الله فقال أفلا تتقي الله في هذه البهيمة التي ملكك الله إياها فإنه شكا إلي أنك تجيعه وتدئبه *

کوئی اونچی مقام ہو یا درختوں کا جھنڈ ہو ایک بار کسی انصاری کے باغ میں آپ تشریف لے گئے ادھر سے ایک اونٹ آیا اس نے آپ کو دیکھ کر رونا شروع کیا اس کی آواز رونے کی نکلی اور آنکھوں سے آنسو بہنا شروع ہوئے رسول اللہ ﷺ اس کے پاس گئے اور اس کے سر پر ہاتھ پھیرا وہ چپ ہو رہا بعد اس کے پوچھا یہ اونٹ کس کا ہے؟ ایک جوان انصار میں سے آیا اور کہنے لگا میرا ہے یا رسول اللہ آپ نے فرمایا تو خدا سے نہیں ڈرتا اس جانور میں جس کا اللہ نے تجھے مالک کیا اس اونٹ نے مجھ سے شکایت کی تیری کہ تو اس کو بھوکا مارتا ہے اور تھکاتا ہے۔

تشریح: سبحان اللہ آپ رحمۃ للعالمین تھے اونٹ بھی آپ کو دیکھ کر اپنی فریاد سامنے لایا اور آپ کے ہاتھ پھیرنے سے چپ ہو گیا۔

٧٧٨- حدثنا عبد الله بن مسلمة القعنبي عن مالك عن سمي مولى أبي بكر عن أبي صالح السمان عن أبي هريرة أن رسول الله ﷺ قال بينما رجل يمشي بطريق فاشتد عليه العطش فوجد بئرا فنزل فيها فشرب ثم خرج فإذا كلب يلهث يأكل الثرى من العطش فقال الرجل لقد بلغ هذا الكلب من العطش مثل الذي كان بلغني فنزل البئر فملأ خفه فأمسكه بفيه حتى رقي فسقى الكلب فشكر الله له فغفر له فقالوا يا رسول الله وإن لنا في البهائم لأجرا فقال في كل ذات كبد رطبة أجر *

٧٧٨- عبداللہ بن مسلمہ القعنبی، مالک، سمی مولیٰ ابی بکر، ابی صالح السمان، ابوہریرہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک شخص راہ میں جا رہا تھا اس کو بہت پیاس معلوم ہوئی ایک کنواں دیکھا اس میں اتر کر پانی پیا جب کنوئیں سے نکلا تو دیکھا ایک کتا ہانپ رہا ہے اور پیاس کے مارے کیچڑ چاٹ رہا ہے اس نے دل میں کہا اس کتے کا بھی پیاس کے مارے وہی حال ہوگا جو میرا حال تھا پھر کنوئیں میں اتر کر اپنے موزے میں پانی بھرا اور منہ میں اس کو داب کر اوپر چڑھا اور کتے کو پانی پلایا اللہ جل جلالہ اس سے خوش ہو گیا اور اس کو بخش دیا صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم کو جانوروں کے پانی پلانے میں بھی ثواب ہے آپ نے فرمایا کیوں نہیں ہر جاندار جگر میں ثواب ہے۔

تشریح: کیوں کہ کنواں ایسا ہوگا جس میں چڑھنا دشوار ہوگا اس وجہ سے موزہ منہ میں داب لیا مسلمان ہو یا کافر آدمی ہو یا جانور راحت رسانی اور رحم اور مہربانی ایسی چیز ہے جو اللہ جل جلالہ کو نہایت پسند ہیں وہ کبھی بے کار نہ جائے گی مگر ان میں وہ جانور مستثنیٰ ہیں جو موذی ہیں یا واجب القتل ہوں جیسے سور وغیرہ۔

٣٠٥- باب في نزول المنازل *

٣٠٥- منزل پر اُترنا!

٧٧٩- حدثنا محمد بن المثنى حدثني محمد بن جعفر حدثنا شعبة عن حمزة الضبي قال سمعت أنس بن مالك قال كنا إذا نزلنا منزلا لا نسبح حتى تحل الرحال *

٧٧٩- محمد بن المثنی، محمد بن جعفر، شعبہ، حمزہ الضبی، انس بن مالک سے روایت ہے کہ جب ہم منزل میں اترتے تو نماز نہ پڑھتے جب تک کجاووں کو اونٹوں پر سے اتار نہ لیتے (تاکہ اونٹوں کو تکلیف نہ ہو)۔

٣٠٦- باب في تقليد الخيل بالأوتار *

٣٠٦- جانوروں کے گلے میں تانت کے گنڈے ڈالنا!

٧٨٠- حدثنا عبد الله بن مسلمة القعنبي عن مالك عن عبد الله بن أبي بكر بن محمد بن عمرو بن حزم عن عباد ابن تميم أن أبا بشير الأنصاري أخبره أنه كان مع رسول الله ﷺ في بعض أسفاره فأرسل رسول الله ﷺ رسولا قال عبد الله بن أبي بكر حسبت أنه قال والناس في مبيتهم لا

٧٨٠- عبداللہ بن مسلمہ القعنبی، مالک، عبداللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم، عباد بن تمیم، ابوبشیر انصاری سے روایت ہے، کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے بعض سفروں میں رسول اللہ ﷺ نے کسی کو بھیجا اور لوگ سو رہے تھے اس نے کہا نہ باقی رہے اونٹ کی گردن میں تانت کا گنڈا یا کوئی گنڈا مگر کاٹ ڈالا جائے، کہا مالک نے یہ گنڈا نظر نہ

يخفين في رقبة بعير قلادة من وتر ولا قلادة إلا قطعت قال مالك أرى أن ذلك من أجل العين *

لٹکائے جاتے باندھتے تھے آپ نے اس سے منع کیا۔ نظر بد سے حفاظت نہیں ہوتی۔ آفت ... جس ... پہنچانا ... ہے۔

۳۰۷-باب إكرام الخيل وارتباطها والمسح على أكفالها *

۳۰۷۔ گھوڑوں کی دیکھ بھال ...

۷۸۱-حدثنا هارون بن عبد الله حدثنا هشام بن سعيد الطالقاني أخبرنا محمد بن المهاجر حدثني عقيل بن شبيب عن أبي وهب الجشمي وكانت له صحبة قال قال رسول الله ﷺ ارتبطوا الخيل وامسحوا بنواصيها وأعجازها أو قال أكفالها وقلدوها ولا تقلدوها الأوتار *

۷۸۱۔ ہارون بن عبداللہ، ہشام بن سعید الطالقانی، محمد بن المہاجر، عقیل بن شبیب، ابی وہب الجشمی سے روایت ہے اور وہ صحابی تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا گھوڑوں کو باندھ کر رکھو اور ان کے پٹھوں اور پیشانیوں پر ہاتھ پھیرا کرو یا یہ کہ اعجازھا کے اکفالھا فرمایا معنی دونوں کے ایک ہیں اور ان کی گردنوں میں گنڈے باندھو اور ان کی گردنوں میں کمان کے چلے نہ باندھو

تشریح: گھوڑے باندھ رکھنے سے کنایہ ہے کہ ان کو جہاد کے لئے فربہ کرو اور ہاتھ پھیرنے سے مقصود گرد و غبار سے ان کو صاف کرنا ہے اور ان کی فربہی کا حال معلوم کرنا ہے اور اس سے انس و راحت بھی حاصل ہوتی ہے اور جاہلیت کی عادت تھی کہ کمان کے چلے گھوڑے کی گردنوں میں باندھتے تھے تاکہ نظر نہ لگے آپ نے تنبیہ کے لئے اس سے منع فرمایا کہ گھوڑے کا گلا نہ گھونٹے اور نہ یہ تقدیر کو رد کر سکتا ہے۔

۳۰۸-باب في تعليق الأجراس *

۳۰۸۔ جانوروں کے گلے میں گھنٹی لٹکانے کا بیان!

۷۸۲-حدثنا مسدد حدثنا يحيى عن عبيد الله عن نافع عن سالم عن أبي الجراح مولى أم حبيبة عن أم حبيبة عن النبي ﷺ قال لا تصحب الملائكة رفقة فيها جرس

۷۸۲۔ مسدد، یحییٰ، عبیداللہ، نافع، سالم، ابی الجراح مولیٰ ام حبیبہ، ام حبیبہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ساتھ نہیں دیتے رحمت کے فرشتے ان لوگوں کا جن میں گھنٹہ ہوتا ہے۔

۷۸۳-حدثنا أحمد بن يونس حدثنا زهير حدثنا سهيل بن أبي صالح عن أبيه عن أبي هريرة قال قال رسول الله ﷺ لا تصحب الملائكة رفقة فيها كلب أو جرس

۷۸۳۔ احمد بن یونس، زہیر، سہیل بن ابی صالح، ابی صالح، ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا رحمت کے فرشتے ساتھ نہیں دیتے ان لوگوں کا جن میں کتا اور گھنٹہ ہو۔

۷۸٤-حدثنا محمد بن رافع حدثنا أبو بكر بن أبي أويس حدثني سليمان بن بلال عن العلاء بن عبد الرحمن عن أبيه عن أبي هريرة أن النبي ﷺ قال في الجرس مزمار الشيطان *

۷۸۴۔ محمد بن رافع، ابوبکر بن ابی اویس، سلیمان بن بلال، العلاء بن عبدالرحمن، عبدالرحمن، ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا گھنٹے میں شیطان کا باجا ہے۔

تشریح: گھنٹہ اونٹ وغیرہ کی گردن میں اس واسطے منع ہوا کہ دشمن آواز سے خبردار ہو جاتا ہے وہ اپنا بچاؤ کر لیتا ہے تو مسلمان اس پر غالب نہیں ہو سکتے اور رسول اللہ ﷺ کو یہ پسند تھا کہ دشمن کو بالکل اپنی خبر نہ ہو ایکا ایکی ان پر پہنچ جائیں۔

۳۰۹-باب في ركوب الجلالة *

۳۰۹۔ جلالہ (جو جانور گو کھائے) اس پر سواری کی ممانعت!

۷۸۵-حدثنا مسدد حدثنا عبد الوارث عن أيوب عن نافع عن ابن عمر قال نهي عن ركوب الجلالة *

۷۸۵۔ مسدد، عبدالوارث، ایوب، نافع، عبداللہ بن عمر نے منع کیا جلالہ پر سوار ہونے سے۔

۷۸٦- حدثنا أحمد بن أبي سريج الرازي أخبرني عبد الله بن الجهم حدثنا عمرو يعني ابن أبي قيس عن أيوب السختياني عن نافع عن ابن عمر قال نهى رسول الله ﷺ

۷۸۶۔ احمد بن ابی سریج الرازی، عبداللہ بن الجہم، عمرو بن ابی قیس، ایوب السختیانی، نافع، عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جلالہ اونٹ پر چڑھنے سے منع کیا (کیونکہ وہ نجس ہے اور

عن الجلالة في الإبل أن يركب عليها *

وشت اس کا حرام ہے تو پسینہ بھی اس کا نجس ہو گا۔

۳۱۰–باب في الرّجل يُسمّي دابّتهُ *

۳۱۰۔ آدمی اپنے جانور کا نام رکھے!

۷۸۷–حدثنا هنّاد بن السّري عن أبي الأحوص عن أبي إسحق عن عمرو بن ميمون عن معاذ قال كنت ردف رسول الله ﷺ على حمار يقال له غفير *

۷۸۷۔ ہناد بن السری، ابی الاحوص، ابی اسحاق، عمرو بن میمون، معاذ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سوار تھا ایک گدھے پر اس کو عفیر کہتے تھے۔

۳۱۱–باب في النّداء عند النّفير يا خيل اللّه اركبي *

۳۱۱۔ کوچ کے وقت مجاہدین کو یوں پکارنا اے اللہ کے لوگو سوار ہو جاؤ!

۷۸۸–حدّثنا مُحمّدُ بْنُ داوُد بْن سُفْيان حدّثني يحيى بْنُ حسّان أخبرنا سُلَيْمانُ بْنُ مُوسى أبو داوُد حدّثنا جعْفرُ بْنُ سعْدِ بْنِ سمُرة بْنِ جُنْدبٍ حدّثني خُبيْبُ بْنُ سُليْمان عنْ أبيه سُليْمان بْنِ سمُرة عنْ سمُرة بْنِ جُنْدبٍ أمّا بعْدُ فإنّ النّبيّ ﷺ سمّى خيْلنا خيْل اللّهِ إذا فزِعْنا وكان رسُولُ اللّهِ ﷺ يأْمُرُنا إذا فزِعْنا بِالْجماعةِ والصّبْرِ والسّكِينةِ وإذا قاتلْنا

۷۸۸۔ محمد بن داؤد بن سفیان، یحییٰ بن حسان، سلیمان بن موسیٰ، ابو داؤد، جعفر بن سعد بن سمرہ بن جندب، خبیب بن سلیمان بن سمرہ، سمرہ بن جندب سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ ہماری جماعت کا نام خیل اللہ رکھ کر پکارتے جب ہم گھبراتے اور رسول اللہ ﷺ ہم کو حکم کرتے تھے گھبراہٹ کے وقت اکٹھا ہو جانے کا اور صبر اور تحمل کا اور اسی طرح لڑائی کے وقت۔

تشریح:۔ ہر چند خیل اصل میں گھوڑوں کو کہتے ہیں مگر یہاں مراد خیل سے جماعت ہے مجاہدین کی وہ اللہ کے گروہ ہیں۔

۳۱۲–في النّداء عند النّفير يا خيل اللّه اركبي!

۳۱۲۔ جانور پر لعنت کرنے کی ممانعت!

۷۸۹–حدّثنا سُليْمانُ بْنُ حرْبٍ حدّثنا حمّادٌ عنْ أيُّوب عنْ أبي قلابة عنْ أبي الْمُهلّبِ عنْ عِمْران بْنِ حُصيْنٍ أنّ النّبيّ ﷺ كان في سفرٍ فسمِع لعْنةً فقال ما هذِهِ قالُوا هذِهِ فُلانةُ لعنتْ راحِلتها فقال النّبيُّ ﷺ ضعُوا عنْها فإنّها ملْعُونةٌ فوضعُوا عنْها قال عِمْرانُ فكأنّي أنْظُرُ إليْها ناقةٌ ورْقاءُ *

۷۸۹۔ سلیمان بن حرب، حماد، ایوب، ابی قلابہ، ابی المہلب، عمران بن حصین سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ کسی سفر میں تھے آپ نے لعنت کی آواز سنی (یعنی کوئی کسی کو لعنت کرتا ہے) آپ نے پوچھا یہ کیا ہے، لوگوں نے کہا فلاں عورت ہے اس نے لعنت کی اپنے اونٹ پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اتار لو پالان اس اونٹ پر سے کیونکہ وہ ملعون ہے لوگوں نے اس کو خالی کر دیا عمران نے کہا گویا میں دیکھ رہا ہوں اس اونٹ کو وہ سیاہی مائل تھا۔

تشریح:۔ مقصود اس سے زجر تھا اس عورت کو کہ جب تو نے اس پر لعنت کی تو ملعون پر سوار ہونا کیا ضرور ہے۔

۳۱۳–باب في التّحْريش بيْن الْبهائِمِ *

۳۱۳۔ چوپایہ جانوروں کو لڑانے کی ممانعت!

۷۹۰–حدّثنا مُحمّدُ بْنُ الْعلاءِ أخْبرنا يحْيى بْنُ آدم عنْ قُطْبة بْنِ عبْدِ الْعزِيزِ بْنِ سِياهٍ عنِ الْأعْمشِ عنْ أبي يحْيى الْقتّاتِ عنْ مُجاهِدٍ عنِ ابْنِ عبّاسٍ قال نهى رسُولُ اللّهِ ﷺ عنِ التّحْريشِ بيْن الْبهائِمِ *

۷۹۰۔ محمد بن العلاء، یحییٰ بن آدم، قطبہ بن عبد العزیز بن سیاہ، الاعمش، ابی یحییٰ القتات، مجاہد، ابن عباس سے روایت ہے، کہ منع کیا رسول اللہ ﷺ نے چوپایہ جانوروں کو لڑانے سے (جیسے مینڈھے وغیرہ کو)

۳۱۴–باب في وسْمِ الدّوابّ *

۳۱۴۔ جانوروں پر علامت لگانا!

۷۹۱–حدّثنا حفْصُ بْنُ عُمر حدّثنا شُعْبةُ عنْ هِشامِ بْنِ زيْدٍ

۷۹۱۔ حفص بن عمر، شعبہ، ہشام بن زید، انس بن مالک سے روایت

عن أنس بن مالك قال أتيت النبي ﷺ بأخ لي حين وُلد ليحنكه فإذا هو في مربد يسم غنما أحسبه قال في آذانها *

ہے کہ میں آنحضرت کے پاس اپنے بھائی کو لے کر آیا جو پیدا ہوا تھا تحنیک کے لئے (یعنی کچھ چبا کر آپ اس کے منہ میں ڈال دیں) دیکھا کہ آپ جانوروں کے تھان پر تھے اور بکریوں کے کانوں پر داغ دے رہے تھے نشانی کے واسطے (تاکہ اپنی بکریاں پہچانی جائیں)

۳۱۵- باب النهي عن الوسم في الوجه والضرب في الوجه

۳۱۵- چہرہ پر علامت لگانے اور مارنے کی ممانعت!

۷۹۲- حدثنا محمد بن كثير أخبرنا سفيان عن أبي الزبير عن جابر أن النبي ﷺ مُرَّ عليه بحمار قد وُسم في وجهه فقال أما بلغكم أني قد لعنت من وسم البهيمة في وجهها أو ضربها في وجهها فنهى عن ذلك *

۷۹۲- محمد بن کثیر، سفیان، ابی الزبیر، جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک گدھا دیکھا جس کے منہ میں داغ تھا آپ نے فرمایا تم کو خبر نہیں میں نے لعنت کی ہے اس شخص پر جو جانور کو داغ دے منہ پر یا اس کے منہ پر مارے پھر آپ نے اس سے منع کیا۔

۳۱۶- باب في كراهية الحمر تنزى على الخيل *

۳۱۶- گدھوں کا چڑھانا گھوڑوں پر کیسا ہے!

۷۹۳- حدثنا قتيبة بن سعيد حدثنا الليث عن يزيد بن أبي حبيب عن أبي الخير عن ابن زرير عن علي بن أبي طالب رضي الله عنهم قال أهديت لرسول الله ﷺ بغلة فركبها فقال علي لو حملنا الحمير على الخيل فكانت لنا مثل هذه قال رسول الله ﷺ إنما يفعل ذلك الذين لا يعلمون *

۷۹۳- قتیبہ بن سعید، الیث، یزید بن ابی حبیب، ابی الخیر، ابن زریر، حضرت علیؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ کے واسطے ایک خچر تحفہ آیا آپ اس پر سوار ہوئے حضرت علیؓ نے کہا کاش ہم بھی گدھوں کو گھوڑیوں پر چڑھائیں تو خچر ہمارے پاس بھی ہوں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ کام وہ کرتے ہیں جو نہیں جانتے۔

تشریح:۔ گھوڑوں کی منفعت سے کہ وہ جہاد میں کام آتا ہے، اس کو حصہ ملتا ہے اور قیمت بھی گھوڑے کی زیادہ ہوتی ہے خچر سے بعضوں نے ظاہر حدیث سے گدھوں کا جفتی کرنا گھوڑیوں پر مکروہ رکھا ہے بعضوں کے نزدیک جائز ہے اور یہ حدیث محمول ہے اوپر استحباب کے واسطے بڑھانے گھوڑوں کی نسل کے کیونکہ وہ آلہ ہیں جہاد کا۔

۳۱۷- باب في ركوب ثلاثة على دابة *

۳۱۷- تین آدمیوں کا ایک ہی جانور پر چڑھنا!

۷۹۴- حدثنا أبو صالح محبوب بن موسى أخبرنا أبو إسحق الفزاري عن عاصم بن سليمان عن مورق يعني العجلي حدثني عبد الله بن جعفر قال كان النبي ﷺ إذا قدم من سفر استقبل بنا فأينا استقبل أولا جعله أمامه فاستقبل بي فحملني أمامه ثم استقبل بحسن أو حسين فجعله خلفه فدخلنا المدينة وإنا لكذلك *

۷۹۴- ابوصالح محبوب بن موسیٰ، ابواسحٰق الفزاری، عاصم بن سلیمان، مورق العجلی، عبداللہ بن جعفر سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ جس وقت سفر سے آتے تو لوگ ہم کو آپ کے استقبال کے لئے لے جاتے جو ہم میں سے پہلے پہنچتا آپ اس کو اپنے آگے بٹھا لیتے تو پہلے میں پہنچا آپ نے مجھ کو اپنے آگے بٹھا لیا پھر حضرت حسنؓ پہنچے یا حضرت حسینؓ آپ نے ان کو اپنے پیچھے بٹھا لیا بعد اس کے ہم مدینہ کو آئے اسی طرح بیٹھے ہوئے۔

۳۱۸- باب في الوقوف على الدابة *

۳۱۸- جانور پر بیکار بیٹھے رہنے کی ممانعت!

۷۹۵- حدثنا عبد الوهاب بن نجدة حدثنا ابن عياش عن يحيى بن أبي عمرو السيباني عن ابن أبي مريم عن أبي هريرة عن النبي ﷺ قال إياكم أن تتخذوا ظهور دوابكم

۷۹۵- عبدالوہاب بن نجدہ، ابن عیاش، یحییٰ بن ابی عمرو الشیبانی، ابی مریم، ابوہریرہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بچو تم اس بات سے کہ اپنے جانوروں کی پیٹھوں کو منبر بناؤ (بے ضرورت

مدبر فإن الله إنما سخرها لكم لتبلغكم إلى بلد لم تكونوا بالغيه إلا بشق الأنفس وجعل لكم الأرض فعليها فاقضوا حاجاتكم *

ان پر چڑھ کر) کیونکہ اللہ تعالیٰ نے انکو تابع کر دیا تمہارے اس واسطے کہ تم ایک شہر سے دوسرے شہر کو پہنچو جہاں نہ پہنچ سکتے تھے مگر دل کو تکلیف دے کر (جان توڑ کر) اور تمہارے لئے زمین بنائی ہے اس پر اپنے کام کیا کرو۔

۳۱۹-باب في الجنائب *

۷۹۶-حدثنا محمد بن رافع حدثنا ابن أبي فديك حدثني عبد الله بن أبي يحيى عن سعيد بن أبي هند قال قال أبو هريرة قال رسول الله ﷺ تكون إبل للشياطين وبيوت للشياطين فأما إبل الشياطين فقد رأيتها يخرج أحدكم بجنيبات معه قد أسمنها فلا يعلو بعيرا منها ويمر بأخيه قد انقطع به فلا يحمله وأما بيوت الشياطين فلم أرها كان سعيد يقول لا أراها إلا هذه الأقفاص التي يستر الناس بالديباج *

۳۱۹۔ کوتل اونٹوں کا بیان!

۷۹۶۔ محمد بن رافع، ابن ابی فدیک، عبداللہ بن ابی یحییٰ، سعید بن ابی ہند، ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اونٹ ہوتے ہیں شیطانوں کے واسطے اور گھر شیطانوں کے لئے پس جو شیطانوں کے اونٹ ہیں میں نے ان کو دیکھا کوئی تم میں سے اپنے کوتل اونٹ (زیب و زینت کے لئے) لے کر نکلتا ہے جن کو اس نے موٹا تازہ کیا ہے ان پر سواری نہیں کرتا اور راہ میں اپنے بھائی کو دیکھتا ہے کہ وہ چلنے سے عاجز ہو گیا لیکن اس کو سوار نہیں کرتا اور شیطانوں کے گھر تو نہیں دیکھے سعید نے کہا میں تو شیطانوں کا گھر انہی ہودوں کو سمجھتا ہوں جن کے پردے ریشمی ہوتے ہیں (مترجم نے کہا میں تو شیطانوں کا گھر انہی گھروں کو جانتا ہوں جن کا اوپر بیان کیا)۔

تشریح اب شیطانوں کے گھر بھی موجود ہیں کسی کے پاس بہت سے مکانات ہوتے ہیں جو آراستہ پیراستہ فرش و فروش سے ہوتے ہیں لیکن خالی ان میں کوئی نہیں رہتا اور اپنے بھائی مسلمان کو دیکھتے ہیں اس کا گھر نہیں راہ میں پڑا ہے مینہ اور دھوپ کی تکلیف اٹھاتا ہے پر رہنے کو اس کو جگہ نہیں دیتے۔

۳۲۰-باب في سرعة السير

۷۹۷-حدثنا موسى بن إسمعيل حدثنا حماد أخبرنا سهيل بن أبي صالح عن أبيه عن أبي هريرة أن رسول الله ﷺ قال إذا سافرتم في الخصب فأعطوا الإبل حقها وإذا سافرتم في الجدب فأسرعوا السير فإذا أردتم التعريس فتنكبوا عن الطريق

۳۲۰۔ جلدی چلنے کا بیان!

۷۹۷۔ موسیٰ بن اسمعیل، حماد، سہیل بن ابی صالح، ابی صالح، ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت نے فرمایا جب ارزانی میں تم سفر کرو تو دو اونٹوں کو ان کا حق (یعنی ان کو چارہ کھانے چھوڑ دیا کرو) تاکہ خوب چریں اور تیز چلیں اور جب تم قحط سالی میں سفر کرو تو جلدی چلو (یعنی راہ میں تاخیر نہ کرو تاکہ ضعیف ہونے سے پہلے تم کو منزل مقصود کو پہنچا دیں) اور جب تم رات کو اترو تو راہ سے بچو یعنی راہ میں مت اترو وہاں سانپ بچھو موذی جانور وغیرہ کا اندیشہ ہے۔

۷۹۸-حدثنا عثمان بن أبي شيبة حدثنا يزيد بن هارون أخبرنا هشام عن الحسن عن جابر بن عبد الله عن النبي ﷺ نحو هذا قال بعد قوله حقها ولا تعدوا المنازل *

۷۹۸۔ عثمان بن ابی شیبہ، یزید بن ہارون، ہشام، الحسن، جابر بن عبداللہ سے بھی ایسی ہی روایت ہے، مگر اس میں اتنا زیادہ ہے کہ منزل سے آگے نہ بڑھو تاکہ جانور کو تکلیف نہ ہو۔

۳۲۱-باب في الدلجة *

۷۹۹-حدثنا عمرو بن علي حدثنا خالد بن يزيد حدثنا أبو جعفر الرازي عن الربيع بن أنس عن أنس قال قال رسول

۳۲۱۔ اندھیرے میں سفر کرنا!

۷۹۹۔ عمرو بن علی، خالد بن یزید، ابو جعفر الرازی، الربیع بن انس، انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا رات کو چلنا اپنے اوپر

اللہ ﷺ عليكم بالدُّلجة فإنّ الأرض تطوى بالليل

لازم پکڑو اس لئے کہ زمین رات کو طے ہو جاتی ہے۔

تشریح ۔ یعنی دن سے چلنے پر ہی قناعت نہ کرو بلکہ رات کو بھی کچھ چلا کرو اس لئے کہ چلنا آسان ہوتا ہے رات کو خصوصاً عرب کے ملک میں جہاں دن کو آفتاب کی تپش بہت ہوتی ہے رات کو جلدی سے زمین طے ہوتی ہے۔ (علامہ)

٣٢٢–باب ربُّ الدابّة أحقُّ بصدرها *

۳۲۲۔ جو جانور کا مالک ہو وہ آگے بیٹھنے کا حق دار ہے!

٨٠٠–حدّثنا أحمد بن محمّد بن ثابت المروزيُّ حدّثني عليُّ بن حُسين حدّثني أبي حدّثني عبدُ الله بن بُريدة قال سمعتُ بُريدة يقولُ بينما رسولُ الله ﷺ يمشي جاء رجلٌ ومعهُ حمارٌ فقال يا رسول الله اركبْ وتأخّر الرّجلُ فقال رسولُ الله ﷺ لا أنت أحقُّ بصدر دابّتك منّي إلّا أنْ تجعلَهُ لي قال فإنّي قد جعلتُهُ لك فركب *

۸۰۰۔ احمد بن محمد بن ثابت المروزی، علی بن حسین، حسین، عبد اللہ بن بریدہ، بریدہ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ جارہے تھے اتنے میں ایک شخص آیا گدھے پر سوار ہو کر وہ بولا یا رسول اللہ سوار ہو جائیے اور پیچھے سرکا آپ نے فرمایا نہیں تو زیادہ حق دار ہے آگے بیٹھنے کا اپنے جانور پر مجھ سے البتہ اگر تو یہ جانور مجھے دے دے تو میں آگے بیٹھوں گا وہ بولا یا رسول اللہ میں نے یہ آپکو دے دیا پھر رسول اللہ ﷺ اس پر سوار ہوئے

تشریح ۔ یعنی آگے بیٹھ گئے کیونکہ اب وہ جانور آپ کی ملک میں آگیا۔

٣٢٣–باب في الدّابّة تُعرقبُ في الحرب *

۳۲۳۔ جانور کی کونچیں لڑائی میں کاٹ ڈالنے کا بیان!

٨٠١–حدّثنا عبدُ الله بن محمّد النُّفيليُّ حدّثنا محمّدُ بن سلمة عن محمّد بن إسحق حدّثني ابنُ عبّادٍ عن أبيه عبّادِ ابن عبد الله بن الزُّبير قال أبو داود هو يحيى بن عبّادٍ حدّثني أبي الّذي أرضعني وهو أحدُ بني مُرّة بن عوفٍ وكان في تلك الغزاة غزاة مُؤتة قال والله لكأنّي أنظُرُ إلى جعفرٍ حين اقتحم عن فرسٍ لهُ شقراء فعقرها ثُمّ قاتل القوم حتّى قُتل قال أبو داود هذا الحديثُ ليس بالقويّ *

۸۰۱۔ عبد اللہ بن محمد النفیلی، محمد بن سلمہ، محمد بن اسحاق، ابن عباد، عباد بن عبد اللہ بن الزبیر سے روایت ہے، کہ میرے باپ رضاعی نے جو بنی مرہ بن عوف میں سے تھا مجھ سے بیان کیا وہ جہاد میں تھا یعنی موتہ (ایک موضع ہے شام میں) کی لڑائی میں کہا میں گویا دیکھ رہا ہوں جعفر بن ابی طالب کو جب وہ کود پڑے اپنے اشقر گھوڑے سے اور اس کی کونچیں کاٹ دیں پھر لڑے کافروں سے یہاں تک کہ قتل کئے گئے ابو داؤد نے کہا یہ حدیث قوی نہیں ہے۔

تشریح ۔ کونچیں کاٹ دیں تاکہ کافروں کے کام نہ آئے اس حدیث سے معلوم ہوا لڑائی میں اگر جانور یا سامان کا خوف ہو کہ دشمن کے ہاتھ میں آکر باعث اس کی تقویت کا ہوگا تو اس کا تلف کر ڈالنا درست ہے۔ (علامہ)

٣٢٤–باب في السّبق *

۳۲۴۔ آگے بڑھنے کی شرط کا بیان!

٨٠٢–حدّثنا أحمدُ بن يونس حدّثنا ابنُ أبي ذئبٍ عن نافع بن أبي نافعٍ عن أبي هُريرة قال قال رسولُ الله ﷺ لا سبق إلّا في خُفٍّ أو في حافرٍ أو نصلٍ *

۸۰۲۔ احمد بن یونس، ابن ابی ذئب، نافع بن ابی نافع، ابو ہریرہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حلال نہیں ہے مال کا لینا مسابقت کے ساتھ مگر اونٹ یا گھوڑے دوڑانے میں یا تیر چلانے میں۔

تشریح ۔ سبق اس مال کو کہتے ہیں کہ گھوڑ دوڑ وغیرہ میں شرط کیا جائے اور اس حدیث کے ظاہر سے معلوم ہوتا ہے کہ مسابقت کے ساتھ مال لینا روا نہیں سوائے ان تین چیزوں کے اور بعض فقہا نے لاحق کیا ہے ان کے ساتھ ان چیزوں کو بھی جو جہاد کے اسباب سے ہیں جیسے گدھا اور خچر گھوڑے کے حکم میں داخل ہے اور فیل اونٹ کے حکم میں اور جو چیز جہاد کے اسباب میں ہے اس کی مسابقت اور مال لینا اس پر جائز ہے رغبت دلانے کے واسطے ہے خلاف ان چیزوں کے جو جہاد کے اسباب سے نہیں مانند کبوتر بازی وغیرہ کے کہ مسابقت اور مال لینا اس پر جائز نہیں۔ (علامہ)

٨٠٣–حدّثنا عبدُ الله بن مسلمة القعنبيُّ عن مالكٍ عن نافعٍ

۸۰۳۔ عبد اللہ بن مسلمہ القعنبی، مالک، نافع، عبد اللہ بن عمر سے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ سَابَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِي قَدْ ضُمِّرَتْ مِنَ الْحَفْيَاءِ وَكَانَ أَمَدُهَا ثَنِيَّةَ الْوَدَاعِ وَسَابَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِي لَمْ تُضَمَّرْ مِنَ الثَّنِيَّةِ إِلَى مَسْجِدِ بَنِي زُرَيْقٍ وَإِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ كَانَ مِمَّنْ سَابَقَ بِهَا *

روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے شرط لگائی آگے بڑھنے کی ان گھوڑوں میں جو تیار کئے گئے تھے گھوڑدوڑ کے لئے حفیاء سے (ایک مقام ہے باہر مدینہ سے ثنیۃ الوداع تک پانچ میل ہے حفیاء سے) اور جو گھوڑے تیار نہیں کئے گئے تھے ان کی حد ثنیۃ الوداع سے مسجد بنی زریق تک (ایک میل ہے) مقرر کی اور عبداللہ بھی گھوڑدوڑ میں شریک تھے۔

۸۰۴—حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُضَمِّرُ الْخَيْلَ يُسَابِقُ بِهَا

۸۰۴۔ مسدد، المعتمر، عبداللہ، نافع، عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ گھوڑوں کو گھوڑدوڑ کے لئے اضمار کرتے تھے۔

تشریح:۔ اضمار اس کو کہتے ہیں کہ گھوڑے کو خوب گھاس کھلاتے ہیں تاکہ قوی و فربہ ہو بعد ازاں کم کرتے جاتے ہیں گھاس کو اس کی خوراک پر لا ٹھہراتے ہیں اور ایک مکان میں بند کر کے گردنیاں ڈالتے ہیں وہ گرم ہوتا ہے اور عرق لے آتا ہے اور جب وہ عرق خشک ہوتا ہے تو سبک ہو جاتا ہے اس کا گوشت اور وہ قوی ہوتا ہے راہ چلنے میں۔ (علامہ)

۸۰۵— حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَبَّقَ بَيْنَ الْخَيْلِ وَفَضَّلَ الْقُرَّحَ فِي الْغَايَةِ *

۸۰۵۔ احمد بن حنبل، عقبہ بن خالد، عبیداللہ، نافع، عبداللہ بن عمر سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے گھوڑدوڑ کی اور جو گھوڑا پانچویں برس میں لگ چکا تھا اس کا بڑا دور مقرر کیا۔

۳۲۵—بَابٌ فِي السَّبَقِ عَلَى الرِّجْلِ *

۳۲۵۔ پاؤں پاؤں دوڑنے کا بیان!

۸۰۶—حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ الْأَنْطَاكِيُّ مَحْبُوبُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا أَبُو إِسْحَقَ يَعْنِي الْفَزَارِيَّ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا كَانَتْ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ قَالَتْ فَسَابَقْتُهُ فَسَبَقْتُهُ عَلَى رِجْلَيَّ فَلَمَّا حَمَلْتُ اللَّحْمَ سَابَقْتُهُ فَسَبَقَنِي فَقَالَ هَذِهِ بِتِلْكَ السَّبْقَةِ *

۸۰۶۔ ابو صالح الانطاکی، محبوب بن موسیٰ، ابو اسحٰق الفزاری، ہشام بن عروہ، عروہ وابی سلمہ، حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھیں سفر میں انہوں نے کہا میں اور آپ دوڑے تو میں آگے نکل گئی پھر جب میں موٹی ہوگئی تو ہم اور آپ دوڑے آپ آگے نکل گئے آپ نے فرمایا یہ اس کا بدلہ ہے جو تو پہلے آگے نکل گئی تھی (یعنی اب ہم اور تم برابر ہوگئے)۔

۳۲۶—بَابٌ فِي الْمُحَلِّلِ *

۳۲۶۔ گھوڑدوڑ میں محلل کا شریک ہونا!

۸۰۷—حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حُصَيْنُ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ ح و حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ الْمَعْنَى عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ أَدْخَلَ فَرَسًا بَيْنَ فَرَسَيْنِ يَعْنِي وَهُوَ لَا يُؤْمَنُ أَنْ يَسْبِقَ فَلَيْسَ بِقِمَارٍ وَمَنْ أَدْخَلَ فَرَسًا بَيْنَ فَرَسَيْنِ وَقَدْ أُمِنَ أَنْ يَسْبِقَ فَهُوَ قِمَارٌ

۸۰۷۔ مسدد، حصین بن نمیر، سفیان بن حسین (دوسری سند) علی بن مسلم، عباد بن العوام، سفیان بن حسین، زہری، سعید بن المسیب، ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص ایک گھوڑا داخل کرے درمیان دو گھوڑوں کے اور وہ گھوڑا ایسا ہو کہ اس کے بڑھ جانے کا یقین نہ ہو (بلکہ پیچھے رہ جانے کا بھی احتمال ہو) تو وہ قمار نہیں اور جو شخص کہ داخل کرے ایک گھوڑے کو درمیان دو گھوڑوں کے اور وہ یقین رکھتا جو اس کے آگے بڑھ جانے کا پس وہ قمار ہے۔

تشریح:۔ حاصل یہ ہے گھوڑدوڑ میں اگر شرط حاکم کی طرف سے ہو یا ایک طرف ہو تو درست ہے اور جو دونوں طرف سے ہو تو محلل کا ہونا ضرور ہے یعنی ایک تیسرے شخص کا جس کے جیت جانے یا ہار جانے کا یقین نہ ہو بلکہ ہارنے کا بھی اور جیتنے کا بھی احتمال ہو اگر جیتے گا تو دونوں شرط کا روپیہ بھرے گا اور ہارے گا تو کچھ نہ دے گا اور جو اس شخص کے جیتنے یا ہارنے کا یقین ہو تو اس کا شریک ہونا کچھ مفید نہ ہوگا۔

۸۰۸-حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ بَشِيرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادِ عَبَّادٍ وَمَعْنَاهُ *

۸۰۸۔ محمود بن خالد، ابو یید بن مسلم، سعید بن بشیر، زہری سے اسی طرح روایت ہے۔

۳۲۷-بَاب فِي الْجَلَبِ عَلَى الْخَيْلِ فِي السِّبَاقِ *

۳۲۷۔ گھوڑ دوڑ میں کسی کو اپنے گھوڑے کے پیچھے رکھنا!

۸۰۹-حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ ح و حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ جَمِيعًا عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا جَلَبَ وَلَا جَنَبَ زَادَ يَحْيَى فِي حَدِيثِهِ فِي الرِّهَانِ

۸۰۹۔ یحییٰ بن خلف، عبد الوہاب بن عبد المجید، عنبسہ (دوسری سند) مسدد، بشر بن المفضل، حمید الطویل، الحسن، عمران بن حصین سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جلب نہیں ہے اور نہ جنب ہے یحییٰ نے اپنی حدیث میں زیادہ کیا ہے فِي الرِّهَانِ کے لفظ کو یعنی لَا جَلَبَ وَلَا جَنَبَ فِي الرِّهَانِ اور مراد رِھَان سے بھی شرط کرنا ہے اور مسابقت کرنا ہے گھوڑ دوڑ میں۔

تشریح:۔ زکوٰۃ میں جلب یہ ہے کہ زکوٰۃ لینے والا دور اترے زکوٰۃ دینے والوں سے اور ان کو یہ حکم کرے کہ مویشی میرے پاس یہاں لے آؤ اور جنب یہ ہے، کہ مال والے اپنے موضع سے دور جا بیٹھیں اور زکوٰۃ لینے والے کو مشقت میں ڈالیں تاکہ وہ وہیں جائے تو یہ دونوں مکروہ ممنوع ہیں اور جلب گھوڑ دوڑ میں یہ ہے ایک شخص اپنے گھوڑے کے پیچھے لگالے کہ وہ گھوڑے کو ڈانٹتا ہے تاکہ وہ آگے بڑھ جائے اور جنب یہ ہے، کہ اپنے گھوڑے کے پہلو میں اور ایک گھوڑا رکھے کہ جب سواری کا گھوڑا تھک جائے تو اس گھوڑے پر سوار ہولے یہ بھی منع ہے۔

۸۱۰-حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ الْجَلَبُ وَالْجَنَبُ فِي الرِّهَانِ*

۸۱۰۔ ابن المثنی، عبد الاعلی، سعید، قتادہ نے کہا جلب اور جنب گھوڑ دوڑ میں ہوتے ہیں جن کے معنی ابھی بیان ہوئے۔

۳۲۸-بَاب فِي السَّيْفِ يُحَلَّى *

۳۲۸۔ تلوار پر چاندی لگانا!

۸۱۱-حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَتْ قَبِيعَةُ سَيْفِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِضَّةً

۸۱۱۔ مسلم بن ابراہیم، جریر بن حازم، قتادہ، انس سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ کی تلوار کے قبضہ کی ٹوپی چاندی کی تھی۔

تشریح:۔ اس میں دلیل ہے، اس پر کہ جائز ہے تلوار پر چاندی کا زیور لگانا قلیل ہو یا کثیر اسی طرح کمر بند چاندی کا اور ٹوپی چاندی کی کیونکہ چاندی کا استعمال مردوں کے لئے درست ہے۔ (علامہ)

۸۱۲-حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ قَالَ كَانَتْ قَبِيعَةُ سَيْفِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِضَّةً قَالَ قَتَادَةُ وَمَا عَلِمْتُ أَحَدًا تَابَعَهُ عَلَى ذَلِكَ

۸۱۲۔ محمد بن المثنی، معاذ بن ہشام، ہشام، قتادہ، سعید بن ابی الحسن سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ کی تلوار کی ٹوپی چاندی کی تھی قتادہ نے کہا میں نہیں جانتا، کہ سعید بن ابی الحسن کی متابعت کسی اور شخص نے کی ہو اس حدیث کی روایت میں۔

۸۱۳-حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ كَثِيرٍ أَبُو غَسَّانَ الْعَنْبَرِيُّ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَتْ فَذَكَرَ مِثْلَهُ *

۸۱۳۔ محمد بن بشار، یحییٰ بن کثیر، ابو غسان العنبری، عثمان بن سعد، انس بن مالک سے بھی اسی طرح روایت ہے۔

۳۲۹-بَاب فِي النَّبْلِ يَدْخُلُ بِهِ الْمَسْجِدَ *

۳۲۹۔ تیر لے کر مسجد میں جانے کا بیان!

۸۱۴-حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ أَمَرَ رَجُلًا كَانَ يَتَصَدَّقُ بِالنَّبْلِ

۸۱۴۔ قتیبہ بن سعید، اللیث، ابی الزبیر، جابر سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو حکم دیا جو تیر بانٹ رہا تھا مسجد میں کہ جب وہ

فِي الْمَسْجِدِ أَنْ لَا يَمُرَّ بِهَا إِلَّا وَهُوَ آخِذٌ بِنُصُولِهَا *

تیروں کو لے کر نکلے تو ان کی پیکانیں پکڑے رہے (تاکہ وہ تیر کسی کو لگ نہ جائے اگر لگے بھی تو لکڑی کی جانب سے جس سے صدمہ نہ ہو)۔

٨١٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا مَرَّ أَحَدُكُمْ فِي مَسْجِدِنَا أَوْ فِي سُوقِنَا وَمَعَهُ نَبْلٌ فَلْيُمْسِكْ عَلَى نِصَالِهَا أَوْ قَالَ فَلْيَقْبِضْ كَفَّهُ أَوْ قَالَ فَلْيَقْبِضْ بِكَفِّهِ أَنْ تُصِيبَ أَحَدًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ *

۸۱۵۔ محمد بن العلاء، ابواسامہ، برید، ابی بردہ، ابوموسیٰ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص تم میں سے ہماری مسجد یا بازار میں آئے اور اس کے ہاتھ میں تیر ہوں تو ان کی کانی (پیکان) ہاتھ میں پکڑے رہے یا مٹھی میں دبائے رہے ایسا نہ ہو کہ کسی مسلمان کو لگ جائے۔

تشریح:۔ اسی حکم میں ہے بندوق یا تمنچے کا بھرا ہوا دونوں پائے چڑھا کر مجمع میں لے جانا کیونکہ اکثر وغا ہو جاتی ہے۔

٣٣٠ - بَابٌ فِي النَّهْيِ أَنْ يُتَعَاطَى السَّيْفُ مَسْلُولًا *

۳۳۰۔ ننگی تلوار دینے کی ممانعت کے بیان میں!

٨١٦ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى أَنْ يُتَعَاطَى السَّيْفُ مَسْلُولًا *

۸۱۶۔ موسیٰ بن اسماعیل، حماد، ابی الزبیر، جابر سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے ننگی تلوار دینے سے منع کیا ایسا نہ ہو لگ جائے اگر کسی کو تلوار دے تو غلاف میں کر کے دے۔

٨١٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا قُرَيْشُ بْنُ أَنَسٍ حَدَّثَنَا أَشْعَثُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى أَنْ يُقَدَّ السَّيْرُ بَيْنَ إِصْبَعَيْنِ *

۸۱۷۔ محمد بن بشار، قریش بن انس، اشعث، الحسن، سمرہ بن جندب سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے منع کیا چمڑے کو کاٹنے سے دو انگلیوں کے بیچ میں (ایسا نہ ہو کہ چمڑا کٹ کر انگلیوں کو صدمہ پہنچے)۔

٣٣١ - بَابٌ فِي لُبْسِ الدُّرُوعِ *

۳۳۱۔ کئی زرہیں پہننے کا بیان!

٨١٨ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَسِبْتُ أَنِّي سَمِعْتُ يَزِيدَ بْنَ خُصَيْفَةَ يَذْكُرُ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ رَجُلٍ قَدْ سَمَّاهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ظَاهَرَ يَوْمَ أُحُدٍ بَيْنَ دِرْعَيْنِ أَوْ لَبِسَ دِرْعَيْنِ *

۸۱۸۔ مسدد، سفیان، یزید بن خصیفہ، سائب بن یزید نے ایک شخص سے روایت کیا جس کا انہوں نے نام لیا تھا، کہ رسول اللہ ﷺ نے جنگ احد کے دن دو زرہیں تلے اوپر پہن لی تھیں۔

٣٣٢ - بَابٌ فِي الرَّايَاتِ وَالْأَلْوِيَةِ *

۳۳۲۔ جھنڈے اور نشان کا بیان!

٨١٩ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْقُوبَ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ عُبَيْدٍ مَوْلَى مُحَمَّدِ بْنِ الْقَاسِمِ قَالَ بَعَثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ إِلَى الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ يَسْأَلُهُ عَنْ رَايَةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَا كَانَتْ فَقَالَ كَانَتْ سَوْدَاءَ مُرَبَّعَةً مِنْ نَمِرَةٍ *

۸۱۹۔ ابراہیم بن موسیٰ الرازی، ابن ابی زائدہ، ابو یعقوب الثقفی، یونس بن عبید مولیٰ محمد بن القاسم سے روایت ہے، کہ مجھے بھیجا محمد بن قاسم نے براء بن عازب کی طرف در حالیکہ محمد پوچھتا تھا براء سے رسول اللہ ﷺ کے جھنڈے کا حال تو براء نے کہا رسول اللہ ﷺ کے نشان کا رنگ سیاہ تھا اور کپڑا اس کا چوکور تھا نمرہ کی قسم سے۔

تشریح:۔ سیاہ رنگ سے مراد یہ ہے جو دور سے سیاہ معلوم ہوتا تھا خالص سیاہ رنگ کیوں کہ نمرہ کی قسم جو کہا تو نمرہ اس کملی کو کہتے ہیں کہ خط سیاہ اور سفید اس میں ہوتے ہیں اس لئے کہ اس کو مشابہت ہے نمرہ کے ساتھ یعنی چیتے کے۔

٨٢٠ - حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْمَرْوَزِيُّ وَهُوَ ابْنُ رَاهَوَيْهِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ عَمَّارٍ الدُّهْنِيِّ عَنْ أَبِي

۸۲۰۔ اسحاق بن ابراہیم المروزی، یحییٰ بن آدم، شریک، عمار الدہنی، ابی الزبیر، جابر سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ مکہ میں داخل

الزُّبير عنْ جابر يرْفعُهُ إلى النَّبيّ ﷺ أنَّهُ كان لواؤُهُ يوْم دخل مكّة أبْيض *

ہوئے جس روز آپ کا نشان اس دن سفید تھا۔

٨٢١–حدّثنا عُقْبةُ بْنُ مُكْرمٍ حدّثنا سلْمُ بْنُ قُتيْبة الشّعيريُّ عنْ شُعْبة عنْ سماكٍ عنْ رجُلٍ منْ قوْمه عنْ آخر منْهُمْ قال رأيْتُ راية رسُول الله ﷺ صفْراء *

٨٢١۔ عقبہ بن مکرم، سلم بن قتیبہ، شعبہ، سماک نے سنا ایک شخص اپنی قوم والے سے اس نے اور ایک شخص سے کہ رسول اللہ ﷺ کا نشان میں نے دیکھا تو زرد رنگ کا تھا۔

٣٣٣–باب في الانْتصار برُذُل الْخيْل والضّعفة *

٣٣٣۔ ضعیف اور بے کس آدمیوں کے وسیلے سے مدد مانگنا!

٨٢٢–حدّثنا مُؤمّلُ بْنُ الْفضْل الْحرّانيُّ حدّثنا الْوليدُ حدّثنا ابْنُ جابرٍ عنْ زيْد بْن أرْطاة الْفزاريّ عنْ جُبيْر بْن نُفيْر الْحضْرميّ أنّهُ سمع أبا الدّرْداء يقُولُ سمعْتُ رسُول اللّٰه ﷺ يقُولُ ابْغُوني الضُّعفاء فإنّما تُرْزقُون وتُنْصرُون بضُعفائكُمْ قال أبُو داود زيْدُ بْنُ أرْطاة أخُو عديّ بْن أرْطاة *

٨٢٢۔ مؤمل بن الفضل الحرانی، ابو لید، ابن جابر، زید بن ارطاۃ الفزاری، جبیر بن نفیر الحضرمی، ابو الدرداء سے روایت ہے، کہ میں نے سنا رسول اللہ ﷺ کو آپ فرماتے تھے تلاش کرو میرے لئے ضعیف لوگوں کو (جیسے بوڑھے مرد بیوہ عورتیں بے کس لاوارث بچے معذور اپاہج لولے لنگڑے) اس واسطے کہ تم روزی دیئے جاتے ہو اور مدد کئے جاتے ہو ضعیف لوگوں کی وجہ سے (یعنی ان کے طفیل سے تو ان کی خبر لیا کرو) ابو داؤد نے کہا زید بن ارطاۃ عدی بن ارطاۃ کا بھائی ہے۔

٣٣٤–باب في الرّجُل يُنادي بالشّعار *

٣٣٤۔ پیر دل کو پکار کر کہنے کا بیان!

٨٢٣– حدّثنا سعيدُ بْنُ منْصُورنا يزيْدُ بْنُ هارُون عن الْحجّاج عنْ قتادة عن الْحسن عنْ سمُرة بْن جُنْدُبٍ قال كان شعارُ الْمُهاجريْن عبْدُالله وشعارُ الْأنْصار عبْدُالرّحْمن *

٨٢٣۔ سعید بن منصور، یزید بن ہارون، الحجاج، قتادہ، الحسن، سمرہ بن جندب سے روایت ہے، کہ مہاجرین کی علامت عبداللہ تھی اور انصار کی علامت عبدالرحمن تھی۔

تشریح:۔ یعنی جنگ میں آدمیوں کے پہچاننے کے لئے یہی پیرول (اصطلاح) تھی۔

٨٢٤–حدّثنا هنّادٌ عن ابْن الْمُبارك عنْ عكْرمة بْن عمّارٍ عنْ إياس بْن سلمة عنْ أبيه قال غزوْنا مع أبي بكْرٍ رضي اللّه عنْهم زمن النّبيّ ﷺ فكان شعارُنا أمتْ أمتْ

٨٢٤۔ ہناد، ابن المبارک، عکرمہ بن عمار، ایاس بن سلمہ سے روایت ہے، کہ جہاد کیا ہم نے ابو بکر صدیق کے ساتھ ہو کر رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں تو ہماری علامت یعنی اپنے لوگوں کی پہچان کلمہ امت امت تھا

٨٢٥–حدّثنا مُحمّدُ بْنُ كثيرٍ أخْبرنا سُفْيانُ عنْ أبي إسْحق عن الْمُهلّب بْن أبي صُفْرة قال أخْبرني منْ سمع النّبيّ ﷺ يقُولُ إنْ بُيّتُّمْ فلْيكُنْ شعارُكُمْ حم لا يُنْصرُون*

٨٢٥ محمد بن کثیر، سفیان، ابی اسحاق، المہلب بن ابی صفرہ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر دشمن تمہارے پر شب خون کریں تو چاہیے کہ تمہاری علامت ہو لفظ حٰمٓ لَا یُنْصَرُوْنَ۔

تشریح:۔ علامت الخ پہچانا جائے کہ مسلمان کون ہے اور کافر کون ہے اور یہ قرارداد سپاہیوں کی ہے جو ایک بولی اپنی مقرر کر لیتے ہیں تا کہ علامت ہو اور اشتباہ نہ ہو کہ کس جانب کا ہے خصوصاً شب خون کے وقت کہ اکثر اس میں اشتباہ ہوتا ہے حاصل رہے کہ اپنے کو کہہ دیتے ہیں کہ جب ہم پوچھیں کہ کون تو تم یہ بولی بولنا اس طرح کی بولی کو انگریزی زبان میں پیرول کہتے ہیں اور معنی حٰمٓ لَا یُنْصَرُوْنَ کے یہ ہیں اے حٰمٓ کے اتارنے والے کافر مدد نہ دیئے جائیں۔

٣٣٥–باب ما يقُولُ الرّجُلُ إذا سافر *

٣٣٥۔ سفر کے وقت آدمی کیا دعا پڑھے!

٨٢٦–حدّثنا مُسدّدٌ حدّثنا يحْيى حدّثنا مُحمّدُ بْنُ عجْلان

٨٢٦۔ مسدد، یحیٰی، محمد بن عجلان، سعید المقبری، ابو ہریرہؓ سے روایت

حدَّثني سعيدٌ الْمقْبُريُّ عنْ أبي هُريْرة قال كان رسُولُ اللَّه ﷺ إذا سافر قال اللَّهُمَّ أنت الصَّاحبُ في السَّفر والْخليفةُ في الْأهْل اللَّهُمَّ إنِّي أعُوذُ بك منْ وعْثاء السَّفر وكآبة الْمُنْقلب وسُوء الْمنْظر في الْأهْل والْمال اللَّهُمَّ اطْو لنا الْأرْض وهوِّنْ عليْنا السَّفر *

ہے، کہ رسول اللہ ﷺ جب سفر کو جانے لگتے تو فرماتے اے اللہ تو سفر میں رفیق ہے اور اہل میں خلیفہ ہے اے اللہ تجھ سے پناہ مانگتا ہوں سفر کے شر سے اور سختی کے ساتھ لوٹنے سے اور بری نظر سے اہل میں اور مال میں اے اللہ ہمارے لئے زمین کو لپیٹ ڈال اور ہم پر سفر آسان کر دے۔

۸۲۷-حدَّثنا الْحسنُ بْنُ عليٍّ حدَّثنا عبْدُ الرَّزَّاق أخْبرنا ابْنُ جُريْجٍ أخْبرني أبُو الزُّبيْر أنَّ عليًّا الْأزْديَّ أخْبرهُ أنَّ ابْن عُمر علَّمهُ أنَّ رسُول اللَّه ﷺ كان إذا اسْتوى على بعيره خارجًا إلى سفرٍ كبَّر ثلاثًا ثُمَّ قال (سُبْحان الَّذي سخَّر لنا هذا وما كُنَّا لهُ مُقْرنين وإنَّا إلى ربِّنا لمُنْقلبُون) اللَّهُمَّ إنِّي أسْألُك في سفرنا هذا الْبرَّ والتَّقْوى ومن الْعمل ما ترْضى اللَّهُمَّ هوِّنْ عليْنا سفرنا هذا اللَّهُمَّ اطْو لنا الْبُعْد اللَّهُمَّ أنْت الصَّاحبُ في السَّفر والْخليفةُ في الْأهْل والْمال وإذا رجع قالهُنَّ وزاد فيهنَّ آيبُون تائبُون عابدُون لربِّنا حامدُون وكان النَّبيُّ ﷺ وجُيُوشُهُ إذا علوْا الثَّنايا كبَّرُوا وإذا هبطُوا سبَّحُوا فوُضعت الصَّلاةُ على ذلك *

۸۲۷۔ الحسن بن علی، عبدالرزاق، ابن جریج، ابوالزبیر، علی الازدی، ابن عمر سے روایت ہے کہ انہوں نے بتلایا بے شک رسول اللہ ﷺ جب اپنے اونٹ پر سوار ہوتے سفر کو جانے کے لئے تو اللہ اکبر تین بار فرماتے پھر فرماتے پاک ذات ہے وہ جس نے اس کو ہمارے بس میں دیا اور ہم نہ تھے اسکو قابو میں لانے والے اور ہم کو اپنے رب کی طرف پھر کر جانا ہے اے اللہ ہم مانگتے ہیں تجھ سے اپنے اس سفر میں نیکی اور پرہیزگاری اور تیری رضامندی کے کام الٰہی آسان کر ہم پر ہمارا یہ سفر یا اللہ لپیٹ لے ہمارے واسطے اس کی دوری الٰہی تو رفیق ہے سفر میں اور خلیفہ گھر والوں پر اور مال پر اور جب سفر سے لوٹ کر آتے تو یہی فرماتے اتنا زیادہ کرتے رجوع کرنے والے عبادت کرنے والے اپنے رب کی تعریف کرنے والے ہیں اور رسول اللہ ﷺ اور آپ کے لشکر کے لوگ جب چڑھائیوں پر چڑھتے تکبیر کہتے جب اترتے نیچے کو تو تسبیح کہتے پھر نماز بھی اسی قاعدے پر رکھی گئی (کہ اٹھتے بیٹھتے اس میں تکبیر ہے)۔

۳۳۶-باب في الدُّعاء عنْد الْوداع *

۳۳۶۔ رخصت کرتے وقت کیا کہے!

۸۲۸-حدَّثنا مُسدَّدٌ حدَّثنا عبْدُ اللَّه بْنُ داوُد عنْ عبْد الْعزيز بْن عُمر عنْ إسْمعيل بْن جرير عنْ قزعة قال قال لي ابْنُ عُمر هلُمَّ أُودِّعْك كما ودَّعني رسُولُ اللَّه ﷺ أسْتوْدعُ اللَّه دينك وأمانتك وخواتيم عملك *

۸۲۸۔ مسدد، عبداللہ بن داؤد، عبدالعزیز بن عمر، اسمعیل بن جریر، قزعہ سے روایت ہے، کہ مجھ کو ابن عمر نے کہا آئیں آپ کو رخصت کروں جیسے مجھ کو رخصت کیا رسول اللہ ﷺ نے سونپتا ہوں اللہ کو تیرا دین اور تیری امانت اور تیرے انجام کار کو۔

۸۲۹-حدَّثنا الْحسنُ بْنُ عليٍّ حدَّثنا يحْيى بْنُ إسْحق السَّيْلحينيُّ حدَّثنا حمَّادُ بْنُ سلمة عنْ أبي جعْفرٍ الْخطْميِّ عنْ مُحمَّد بْن كعْبٍ عنْ عبْد اللَّه الْخطْميِّ قال كان النَّبيُّ ﷺ إذا أراد أنْ يسْتوْدع الْجيْش قال أسْتوْدعُ اللَّه دينكُمْ وأمانتكُمْ وخواتيم أعْمالكُمْ *

۸۲۹۔ الحسن بن علی، یحییٰ بن اسحاق السیلحینی، حماد بن سلمہ، ابی جعفر الخطمی، محمد بن کعب، عبداللہ الخطمی سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ جس وقت لشکر کے رخصت کرنے کا ارادہ کرتے تو فرماتے سونپتا ہوں اللہ کو دین تمہارا اور امانت تمہاری اور انجام کار تمہارے۔

۳۳۷-باب ما يقُولُ الرَّجُلُ إذا ركب *

۳۳۷۔ سواری پر چڑھتے وقت کیا کہے!

۸۳۰-حدَّثنا مُسدَّدٌ حدَّثنا أبُو الْأحْوص حدَّثنا أبُو إسْحق

۸۳۰۔ مسدد، ابوالاحوص، ابواسحاق الہمدانی، علی بن ربیعہ سے روایت

الْهَمْدَانِيُّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ شَهِدْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُم وَأُتِيَ بِدَابَّةٍ لِيَرْكَبَهَا فَلَمَّا وَضَعَ رِجْلَهُ فِي الرِّكَابِ قَالَ بِسْمِ اللَّهِ فَلَمَّا اسْتَوَى عَلَى ظَهْرِهَا قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ ثُمَّ قَالَ (سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ وَإِنَّا إِلَى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ) ثُمَّ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ سُبْحَانَكَ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي فَاغْفِرْ لِي فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ ثُمَّ ضَحِكَ فَقِيلَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَيِّ شَيْءٍ ضَحِكْتَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَعَلَ كَمَا فَعَلْتُ ثُمَّ ضَحِكَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مِنْ أَيِّ شَيْءٍ ضَحِكْتَ قَالَ إِنَّ رَبَّكَ يَعْجَبُ مِنْ عَبْدِهِ إِذَا قَالَ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي يَعْلَمُ أَنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ غَيْرِي *

ہے کہ علیؓ کے واسطے سواری حاضر کی گئی تاکہ اس پر سوار ہوں پھر جب آپ نے اپنا پاؤں رکاب میں رکھا تو فرمایا بسم اللہ پھر جب اس کی پیٹھ پر بیٹھ گئے تو کہا الحمد للہ پھر کہا پاک ہے وہ ذات جس نے ہمارے بس میں یہ جانور کر دیا اور ہم ایسے نہ تھے کہ ہم ان کو تابع کرنے والے اور بیشک ہم اپنے رب کی طرف البتہ پھر جانے والے ہیں پھر کہا سب تعریف اللہ کو ہے تین بار پھر کہا اللہ اکبر تین بار، پھر کہا پاک ہے تو بے شک میں نے ظلم کیا اپنی جان پر بخش دے مجھ کو بے شک بات یہ ہے کہ کوئی نہیں بخشتا گناہوں کو سوا تیرے پھر ہنس پڑے تو کہا گیا کہ کس چیز کے سبب آپ ہنسے یا امیر المومنین تو کہا میں نے دیکھا رسول اللہ ﷺ کو کہ انہوں نے ایسا ہی کیا جس طرح میں نے کیا پھر ہنسے تو میں نے پوچھا کس چیز کے سبب آپ ہنسے یا رسول اللہ تو آپ نے فرمایا تحقیق رب تیرا البتہ خوش ہوتا ہے بندے سے جس وقت بندہ کہتا ہے میرے گناہ بخش دے کہ وہ جانتا ہے میرے سوائے کوئی گناہوں کو نہیں بخشتا۔

تشریح:۔ یعنی بندے کے اس اعتقاد پر کہ اس کے گناہوں کو سوا اس کے پروردگار کے اور کوئی نہیں بخشتا خوش ہو جاتا ہے خداوند بخش دے گناہ ہمارے سوا تیرے کوئی ہمارے گناہ نہیں بخشتا۔

٣٣٨–بَاب مَا يَقُولُ الرَّجُلُ إِذَا نَزَلَ الْمَنْزِلَ *

۸٣١–حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ حَدَّثَنِي صَفْوَانُ حَدَّثَنِي شُرَيْحُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْوَلِيدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا سَافَرَ فَأَقْبَلَ اللَّيْلُ قَالَ يَا أَرْضُ رَبِّي وَرَبُّكِ اللَّهُ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّكِ وَشَرِّ مَا فِيكِ وَشَرِّ مَا خُلِقَ فِيكِ وَمِنْ شَرِّ مَا يَدِبُّ عَلَيْكِ وَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ أَسَدٍ وَأَسْوَدَ وَمِنَ الْحَيَّةِ وَالْعَقْرَبِ وَمِنْ سَاكِنِ الْبَلَدِ وَمِنْ وَالِدٍ وَمَا وَلَدَ *

٣٣٨۔ جب آدمی منزل میں اترے تو کیا کہے!

۸٣١۔ عمرو بن عثمان، بقیہ، صفوان، شریح بن عبید، زبیر بن الولید، عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ جب سفر کرتے اور رات ہو جاتی تو آپ فرماتے اے زمین میرا رب اور تیرا رب اللہ ہے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں تیری بدی سے اور اس چیز کی بدی سے جو تجھ میں ہے، اور بدی سے اس چیز کی جو پیدا ہوئی ہے تجھ میں اور بدی سے اس چیز کی جو چلتی ہے تجھ پر اور پناہ چاہتا ہوں میں اللہ کی شیر سے اور کالے سے یعنی سانپ سے اور بچھو سے اور شہر کے رہنے والوں کی بدی سے اور بدی جننے والے کی سے اور جس کو اس نے جنا۔

٣٣٩–بَاب فِي كَرَاهِيَةِ السَّيْرِ فِي أَوَّلِ اللَّيْلِ *

۸٣٢–حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي شُعَيْبٍ الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تُرْسِلُوا فَوَاشِيَكُمْ إِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ حَتَّى تَذْهَبَ فَحْمَةُ الْعِشَاءِ فَإِنَّ الشَّيَاطِينَ تَعِيثُ إِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ حَتَّى تَذْهَبَ فَحْمَةُ الْعِشَاءِ قَالَ أَبُو دَاوُد الْفَوَاشِي مَا يَفْشُو مِنْ كُلِّ شَيْءٍ *

٣٣٩۔ شروع رات میں چلنے کی ممانعت کا بیان!

۸٣٢۔ احمد بن ابی شعیب الحرانی، زہیر، ابو الزبیر، جابر سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مت چھوڑو اپنے جانوروں کو آفتاب ڈوبنے کے بعد جب تک رات کی سیاہی نہ آجائے کیوں کہ شیطان چھیڑتے ہیں آفتاب ڈوبنے کے بعد جب تک سیاہی عشاء کی آئے۔

تشریح: سفر کرنے والے کو سفر میں مغرب کے وقت ٹھہر جانا چاہیے اندھیرا ہونے پر چلنا چاہیے۔

٣٤٠-باب في أيِّ يوم يُستحبُّ السَّفرُ *

٨٣٣-حدّثنا سعيدُ بْنُ منصور حدّثنا عبدُ اللّهِ بْنُ المُبارك عن يونس بن يزيد عن الزّهريّ عن عبد الرّحمن بن كعب بن مالك عن كعب بن مالك قال قلّما كان رسولُ اللّه ﷺ يخرُجُ في سفر إلّا يوْمَ الْخميس *

۳۴۰۔کون سے دن سفر کرنا بہتر ہے!

۸۳۳۔ سعید بن منصور، عبداللہ بن المبارک، یونس بن یزید، زہری، عبدالرحمن بن کعب بن مالک، کعب بن مالک سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ بہت کم ایسا ہوتا تھا کہ سفر کو کسی اور دن نکلیں سوا جمعرات کے (اکثر جمعرات کو نکلتے)۔

٣٤١-باب في الابْتكار في السّفر *

٨٣٤-حدّثنا سعيدُ بْنُ منْصُور حدّثنا هُشيْمٌ حدّثنا يعْلى بْنُ عطاء حدّثنا عُمارةُ بْنُ حديد عنْ صخْر الْغامديّ عن النّبيّ ﷺ قال اللّهُمّ بارك لأُمّتي في بُكُورها وكان إذا بعث سريّةً أوْ جيْشًا بعثهُمْ منْ أوّل النّهار وكان صخْرٌ رجُلًا تاجرًا وكان يبْعثُ تجارتهُ منْ أوّل النّهار فأثْرى وكثُر مالُهُ قال أبو داود وهُو صخْرُ بْنُ وداعة *

۳۴۱۔اول صبح میں سفر کرنا!

۸۳۴۔ سعید بن منصور، ہشیم، یعلی بن عطاء، عمارہ بن حدید، صخر الغامدی سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا الٰہی برکت دے میری امت کے لئے ان کے اول روز میں (طلب کریں یا کسب یا سفر وغیرہ ذلک تو برکت حاصل ہو اس میں) اور حضرت جس وقت چھوٹا یا بڑا لشکر بھیجتے تھے تو اس کو اول روز میں بھیجتے تھے اور صخر سوداگر تھا اور اپنی تجارت کا مال اول روز میں بھیجا کرتا تھا تو مالدار ہو گیا اور اس کا مال بہت ہو گیا۔

٣٤٢-باب في الرّجُل يُسافرُ وحْدهُ *

٨٣٥-حدّثنا عبْدُ اللّه بْنُ مسْلمة الْقعْنبيُّ عنْ مالك عنْ عبْد الرّحْمن بْن حرْملة عنْ عمْرو بْن شُعيْب عنْ أبيه عنْ جدّه قال قال رسُولُ اللّه ﷺ الرّاكبُ شيْطانٌ والرّاكبان شيْطانان والثّلاثةُ ركْبٌ *

۳۴۲۔تنہا سفر کرنے کی ممانعت!

۸۳۵۔ عبداللہ بن مسلمہ القعنبی، مالک، عبدالرحمن بن حرملہ، عمرو بن شعیب، عبداللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک سوار ایک شیطان ہے اور دو سوار دو شیطان ہیں اور تین سوار سوار ہیں۔

تشریح:۔ یعنی تین سوار مستحق اس کے ہیں کہ ان کو سوار کہیں اس لئے کہ وہ شیطان سے محفوظ ہیں اور آپ نے ایک سوار یا دو سوار کو سفر کرنے میں منع فرمایا اس لئے کہ ایک کے ہونے میں تو جماعت فوت ہوتی ہے اور عندالحاجت کوئی مددگار نہیں ہوتا اور ہر امر میں درماندہ ہوتا ہے اور اگر دو ہوں تو ان میں سے ایک بیمار ہو یا مر جائے تو مضطر ہوتا ہے دوسرا اور شیطان خوش ہوتا ہے یا مراد یہ ہے کہ ان کے ساتھ شیطان ہے جو شر کا حکم رکھتا ہے اور مبالغتاً ان کو نفس شیطان فرمایا غرض اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سفر میں تین آدمی چاہئیں کہ جماعت سے نماز پڑھیں اور اگر ایک کچھ کام کو جائے تو دو باقی رہیں اور آپس میں انس پکڑیں اور اگر اس کے آنے میں تاخیر ہوئے تو ایک ان دونوں میں سے جا کر خبر لاوے اور ایک اسباب کے پاس بیٹھے۔

٣٤٣-باب في الْقوْم يُسافرُون يُؤمّرُون أحدهُمْ *

٨٣٦-حدّثنا عليُّ بْنُ بحْر بْن برّيّ حدّثنا حاتمُ بْنُ إسْمعيل حدّثنا مُحمّدُ بْنُ عجْلان عنْ نافع عنْ أبي سلمة عنْ أبي سعيد الْخُدْريّ أنّ رسُول اللّه ﷺ قال إذا خرج ثلاثةٌ في سفر فلْيُؤمّرُوا أحدهُمْ *

۳۴۳۔جب تین یا زیادہ آدمی سفر کو نکلیں تو ایک کو افسر کر لیں!

۸۳۶۔ علی بن بحر بن بری، حاتم بن اسماعیل، محمد بن عجلان، نافع، ابی سلمہ، ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب سفر میں تین شخص ہوں تو ایک شخص کو چاہیے کہ اپنا امیر بنا لیں یعنی دو شخص ایک کو اپنا سردار ٹھہرا لیں۔

تشریح:۔ امیر کرنے کا اس لئے حکم فرمایا کہ کسی امر میں نزاع واقع ہو تو اس کی طرف رجوع کریں اور امیر کو چاہیے کہ خیر خواہی کرے اور خادم اور مہربان [illegible] ... سید القوم خادمهم

٨٣٧–حدّثنا عليُّ بْنُ بحْرٍ حدّثنا حاتِمُ بْنُ إِسْمٰعِيل حدّثنا مُحمّدُ بْنُ عجْلان عنْ نافِعٍ عنْ أبي سلمة عنْ أبي هُريْرة أنّ رسُول اللّٰهِ ﷺ قال إِذا كان ثلاثةٌ في سفرٍ فلْيُؤمِّرُوا أحدهُمْ قال نافِعٌ فقُلْنا لِأبي سلمة فأنْت أميرُنا *

۸۳۷۔ علی بن بحر، حاتم بن اسمٰعیل، محمد بن عجلان، نافع، ابو سلمہ، ابو ہریرہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تین شخص سفر میں ہوں تو چاہیے کہ آپس میں ایک کو سردار ٹھہرائیں نافع نے کہا ہم ابو سلمہ سے کہتے تھے کہ تم ہمارے امیر ہو سفر میں تاکہ اگر نزاع ہو تو امیر فیصلہ کردے۔

٣٤٤–بَاب فِي الْمُصْحَفِ يُسَافِرُ بِهِ إِلَى أَرْضِ الْعَدُوِّ *

۳۴۴۔ کلام اللہ کو دار الحرب میں لے جانا!

٨٣٨–حدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يُسَافَرَ بِالْقُرْآنِ إِلَى أَرْضِ الْعَدُوِّ قَالَ مَالِكٌ أُرَاهُ مَخَافَةَ أَنْ يَنَالَهُ الْعَدُوُّ

۸۳۸۔ عبداللہ بن مسلمہ القعنبی، مالک، نافع، عبداللہ بن عمر سے روایت ہے، کہ منع کیا رسول اللہ ﷺ نے قرآن شریف کو دشمن کے ملک میں لے جانے سے مالک نے کہا اس واسطے منع کیا تاکہ ایسا نہ ہو کہ دشمن قرآن شریف کو لے کر اس کی توہین کرے۔

تشریح:۔ ابن عبد البر نے کہا کہ تمام فقہاء نے اجماع کیا اس امر پر کہ مصحف کو چھوٹی فوج کے ہمراہ جس کی شکست پانے کا خوف ہو نہ لے جائیں اور بڑی فوج کے ساتھ لے جانا بھی مختلف فیہ ہے مالک کے نزدیک ممنوع ہے اور ابو حنیفہ کے نزدیک جائز ہے۔

٣٤٥–بَاب فِيمَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الْجُيُوشِ وَالرُّفَقَاءِ وَالسَّرَايَا *

۳۴۵۔ لشکر اور رفقا اور سرایا کی تعداد کا بیان کہ کس قدر تعداد بہتر ہے

٨٣٩–حدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ أَبُو خَيْثَمَةَ حدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حدَّثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ خَيْرُ الصَّحَابَةِ أَرْبَعَةٌ وَخَيْرُ السَّرَايَا أَرْبَعُ مِائَةٍ وَخَيْرُ الْجُيُوشِ أَرْبَعَةُ آلَافٍ وَلَنْ يُغْلَبَ اثْنَا عَشَرَ أَلْفًا مِنْ قِلَّةٍ قَالَ أَبُو دَاودَ وَالصَّحِيحُ أَنَّهُ مُرْسَلٌ *

۸۳۹۔ زہیر بن حرب ابو خیثمہ، وہب بن جریر، جریر، یونس، زہری، عبید اللہ بن عبد اللہ، عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بہترین مصاحبوں اور رفیقوں میں چار رفیق ہیں اور چھوٹے لشکروں میں بہتر چار سو کا لشکر ہے اور بڑے لشکروں میں چار ہزار کا لشکر بہتر ہے اور بارہ ہزار قلت کے سبب ہرگز مغلوب نہیں ہوتے۔

تشریح:۔ چار اس لئے بہتر ہیں کہ اگر ایک بیمار ہو اور وصیت کرنا چاہے کسی رفیق کو تو دو گواہ ہو جائیں اور علماء نے لکھا ہے کہ چار سے پانچ بہتر ہیں بلکہ جس قدر زیادہ ہوں گے اور حدیث میں مرتبہ اقل کو بیان کیا اور ہرگز مغلوب نہیں ہوتے یعنی بارہ ہزار مغلوب نہیں ہوتے اور اگر مغلوب بھی ہوں گے تو کمی کے سبب نہ ہوں گے کہ یہ عدد کمی سے نکل گیا ہے بلکہ سبب کسی اور امر کے مغلوب ہوں گے یعنی عجب اور غرور نامردی وغیرہ ذلک سے۔

٣٤٦–بَاب فِي دُعَاءِ الْمُشْرِكِينَ *ط

۳۴۶۔ مشرکوں کو اسلام کی دعوت کرنا!

٨٤٠–حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ حدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا بَعَثَ أَمِيرًا عَلَى سَرِيَّةٍ أَوْ جَيْشٍ أَوْصَاهُ بِتَقْوَى اللّٰهِ فِي خَاصَّةِ نَفْسِهِ وَبِمَنْ مَعَهُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ خَيْرًا وَقَالَ إِذَا لَقِيتَ عَدُوَّكَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ

۸۴۰۔ محمد بن سلمان الانباری، وکیع، سفیان، علقمہ بن مرثد، سلیمان بن بریدہ، بریدہ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی شخص کو چھوٹے یا بڑے لشکر کا امیر کر کے بھیجتے تو آپ اس کو وصیت فرماتے اللہ سے ڈرنے کی پہلے اپنے خاص نفس کے لئے پھر ساتھ والے مسلمانوں کے ساتھ بھلائی کرنے کی اور فرماتے جب تو اپنے دشمن

يَأْكُلُ مِنَ التَّمْرِ وَيَشْرَبُ مِنَ اللَّبَنِ إِذَا مَرَّ بِهِ *

جانوروں پر گذرے تو کھجور کھائے اور دودھ پی لے اگرچہ مالک کی اجازت نہ ہو!

٨٤٧-حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ الرَّقَّامُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا أَتَى أَحَدُكُمْ عَلَى مَاشِيَةٍ فَإِنْ كَانَ فِيهَا صَاحِبُهَا فَلْيَسْتَأْذِنْهُ فَإِنْ أَذِنَ لَهُ فَلْيَحْتَلِبْ وَلْيَشْرَبْ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِيهَا فَلْيُصَوِّتْ ثَلَاثًا فَإِنْ أَجَابَهُ فَلْيَسْتَأْذِنْهُ وَإِلَّا فَلْيَحْتَلِبْ وَلْيَشْرَبْ وَلَا يَحْمِلْ *

۸۴۷۔ عیاش بن الولید الرقام، عبدالاعلی، سعید، قتادہ، الحسن، سمرہ بن جندب سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی جانوروں پر گذرے تو اگر ان کا مالک موجود ہو تو اس سے اجازت لے کر دودھ پیوے نچوڑ کر اور جو مالک نہ ہو تو تین بار اس کو آواز دے اگر جواب دے تو اس سے اجازت لے کر ورنہ بے اجازت دودھ نچوڑے اور پیئے لیکن اپنے ساتھ نہ باندھے۔

تشریح۔ یعنی جس قدر خواہش ہو پی لے ساتھ نہ لے، خطابی نے کہا یہ حدیث مضطر میں ہے جس کو کھانا نہ ملے اور خوف ہو ہلاکت کا اور بیہقی نے سنن میں کہا کہ روایتیں سمرہ سے ثابت نہیں ہیں بعضوں کے نزدیک۔

٨٤٨-حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ شُرَحْبِيلَ قَالَ أَصَابَتْنِي سَنَةٌ فَدَخَلْتُ حَائِطًا مِنْ حِيطَانِ الْمَدِينَةِ فَفَرَكْتُ سُنْبُلًا فَأَكَلْتُ وَحَمَلْتُ فِي ثَوْبِي فَجَاءَ صَاحِبُهُ فَضَرَبَنِي وَأَخَذَ ثَوْبِي فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ لَهُ مَا عَلَّمْتَ إِذْ كَانَ جَاهِلًا وَلَا أَطْعَمْتَ إِذْ كَانَ جَائِعًا أَوْ قَالَ سَاغِبًا وَأَمَرَهُ فَرَدَّ عَلَيَّ ثَوْبِي وَأَعْطَانِي وَسْقًا أَوْ نِصْفَ وَسْقٍ مِنْ طَعَامٍ

۸۴۸۔ عبداللہ بن معاذ العنبری، معاذ، شعبہ، ابی بشر، عباد بن شرحبیل سے روایت ہے، کہ مجھے قحط نے ستایا میں ایک باغ میں گیا مدینے کے باغوں میں سے اور ایک بالی کو مل کر میں نے کھایا اور اپنے کپڑے میں باندھا اتنے میں باغ کا مالک آیا اس نے مجھے مارا اور میرا کپڑا چھین لیا میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا آپ نے باغ کے مالک سے کہا یہ جاہل تھا تو نے اس کو مسئلہ نہ سکھایا اور بھوکا تھا تو نے اس کو نہ کھلایا آپ نے حکم کیا اس نے میرا کپڑا پھیر دیا اور ساٹھ صاع یا تیس صاع اناج کے مجھے دیئے (یعنی اس کو مارنا کیا ضرور تھا مسئلہ بتانا چاہیے تھا کہ تو نے کھالیا ہوتا پر باندھ لے جانا درست نہیں ہے)۔

٨٤٩- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبَّادَ بْنَ شُرَحْبِيلَ رَجُلًا مِنَّا مِنْ بَنِي غُبَرَ بِمَعْنَاهُ *

۸۴۹۔ محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، ابی بشر، عباد بن شرحبیل نے اسی طرح کہا۔

٨٥٠-حَدَّثَنَا عُثْمَانُ وَأَبُو بَكْرٍ ابْنَا أَبِي شَيْبَةَ وَهَذَا لَفْظُ أَبِي بَكْرٍ عَنْ مُعْتَمِرِ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي حَكَمٍ الْغِفَارِيَّ يَقُولُ حَدَّثَتْنِي جَدَّتِي عَنْ عَمِّ أَبِي رَافِعِ بْنِ عَمْرٍو الْغِفَارِيِّ قَالَ كُنْتُ غُلَامًا أَرْمِي نَخْلَ الْأَنْصَارِ فَأُتِيَ بِي النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ يَا غُلَامُ لِمَ تَرْمِي النَّخْلَ قَالَ آكُلُ قَالَ فَلَا تَرْمِ النَّخْلَ وَكُلْ مِمَّا يَسْقُطُ فِي أَسْفَلِهَا ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَهُ فَقَالَ اللَّهُمَّ أَشْبِعْ بَطْنَهُ *

۸۵۰۔ عثمان و ابو بکر ابی شیبہ کے بیٹے (یہ ابو بکر کے الفاظ ہیں) معتمر بن سلیمان، ابن ابی حکم الغفاری، اس کی دادی، ابو رافع بن عمرو کے چچا سے روایت ہے، کہ میں لڑکا تھا انصار کے کھجور کے درختوں پر کنکریاں مارا کرتا تھا لوگ مجھے رسول اللہ ﷺ کے پاس لائے آپ نے فرمایا اے لڑکے تو کیوں کنکریاں مارتا ہے درختوں پر میں نے کہا میں کھاتا ہوں کھجور گرا کر آپ نے فرمایا کنکریاں مت مار اکر جو نیچے گرا ہو اس کو کھالیا کر پھر سر پر ہاتھ پھیرا اور دعا کی یا اللہ اس کا پیٹ بھر دے۔

٣٥٠-بَاب فِيمَنْ قَالَ لَا يَحْلِبُ *

۳۵۰۔ بعضوں کے نزدیک بے اجازت دودھ نہ نچوڑے!

٨٥١-حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ

۸۵۱۔ عبداللہ بن مسلمہ، مالک، نافع، عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ

عبد اللہ بن عمر أن رسول اللہ ﷺ قال لا یحلبن أحد ماشیة أحد بغیر إذنه أیحب أحدکم أن تؤتی مشربته فتکسر خزانته فینتثل طعامه فإنما تخزن لهم ضروع مواشیهم أطعمتهم فلا یحلبن أحد ماشیة أحد إلا بإذنه *

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی تم میں سے دوسرے کے جانور کا دودھ نہ نچوڑے بغیر اس کی اجازت کے کیا تم میں سے کوئی اس کو پسند کرتا ہے کہ اس کے کھڑکی میں آکر اس کا خزانہ توڑ کر غلہ نکال لے جائے (نہیں اس کو پسند کرتا) اسی طرح جانوروں کے تھن ان کے خزانے اور کھانے ہیں کوئی کسی کے جانور کا دودھ نہ نچوڑے بغیر اس کی اجازت کے

۳۵۱-باب فِي الطَّاعَة *

۳۵۱۔ فرمانبرداری کا بیان!

۸۵۲-حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حدثنا حَجَّاجٌ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ) فِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسِ بْنِ عَدِيٍّ بَعَثَهُ النَّبِيُّ ﷺ فِي سَرِيَّةٍ أَخْبَرَنِيهِ يَعْلَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ *

۸۵۲۔ زہیر بن حرب، حجاج، ابن جریج نے کہا (ترجمہ) اے ایمان والو تابعداری کرو اللہ کی اور اس کے رسول کی اور جو تم میں صاحب حکومت ہو یہ آیت عبداللہ بن قیس بن عدی کی شان میں اتری ہے جب ان کو رسول اللہ ﷺ نے ایک ٹکڑے کا سردار کر کے بھیجا خبر دی اس کی مجھ کو یعلی نے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباس سے۔

۸۵۳-حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوقٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ زُبَيْدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهم أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَعَثَ جَيْشًا وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ رَجُلًا وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَسْمَعُوا لَهُ وَيُطِيعُوا فَأَجَّجَ نَارًا وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَقْتَحِمُوا فِيهَا فَأَبَى قَوْمٌ أَنْ يَدْخُلُوهَا وَقَالُوا إِنَّمَا فَرَرْنَا مِنَ النَّارِ وَأَرَادَ قَوْمٌ أَنْ يَدْخُلُوهَا فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ لَوْ دَخَلُوهَا أَوْ دَخَلُوا فِيهَا لَمْ يَزَالُوا فِيهَا وَقَالَ لَا طَاعَةَ فِي مَعْصِيَةِ اللَّهِ إِنَّمَا الطَّاعَةُ فِي الْمَعْرُوفِ *

۸۵۳۔ عمرو بن مرزوق، شعبہ، زبید، سعید بن عبیدہ، ابی عبدالرحمن السلمی، حضرت علیؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر بھیجا اور اس کا سردار ایک شخص کو بنایا اور حکم دیا اس کی اطاعت کرنے کا اس نے آگ سلگائی اور حکم کیا ان کو آگ میں گھس جانے کا تو بعض لوگوں نے انکار کیا اس سے انہوں نے کہا، ہم آگ سے بھاگے نہ دشمن سے اور بعضوں نے گھسنا چاہا یہ خبر رسول اللہ ﷺ کو پہنچی آپ نے فرمایا اگر آگ میں چلے جاتے تو پھر اس میں ہمیشہ رہتے (یعنی مر جاتے یا آخرت میں جہنم میں جلتے) اور آپ نے فرمایا نہیں اطاعت ہے کسی کی نافرمانی میں بلکہ اطاعت اس کام میں چاہیے جو دستور کے موافق ہو۔

تشریح:۔ اور شرع کے موافق اگر بادشاہ کا حکم شریعت کے خلاف ہو تو محض لغو ہے اس کی اطاعت کرنا ہر گز نہ چاہیے۔

۸۵٤-حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ عَلَى الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ فِيمَا أَحَبَّ وَكَرِهَ مَا لَمْ يُؤْمَرْ بِمَعْصِيَةٍ فَإِذَا أُمِرَ بِمَعْصِيَةٍ فَلَا سَمْعَ وَلَا طَاعَةَ *

۸۵۴۔ مسدد، یحییٰ، عبیداللہ، نافع، عبداللہ سے روایت ہے، کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے سننا اور ماننا مسلمان پر خواہ وہ راضی ہو یا ناراض ہو جب تک واجب ہے کہ گناہ کا حکم نہ ہو، اگر گناہ کا حکم کیا جائے تو نہ سننا چاہیے نہ ماننا چاہیے۔

تشریح:۔ اگر بادشاہ اسلام کے فرض کا حکم کرے تو ماننا فرض ہے واجب کا کرے تو ماننا واجب ہے، سنت کا کرے تو ماننا سنت ہے مستحب کا مستحب ہے۔ (مرقاۃ الصعود)

۸۵۵-حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ عَنْ بِشْرِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ مَالِكٍ مِنْ رَهْطِهِ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ ﷺ سَرِيَّةً فَسَلَحْتُ رَجُلًا مِنْهُمْ سَيْفًا فَلَمَّا رَجَعَ قَالَ لَوْ رَأَيْتَ مَا لَامَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ أَعَجَزْتُمْ إِذْ بَعَثْتُ رَجُلًا

۸۵۵۔ یحییٰ بن معین، عبدالصمد بن عبدالوارث، سلیمان بن المغیرہ، حمید بن ہلال، بشر بن عاصم، عقبہ بن مالک سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک ٹکڑی بھیجی میں نے ان میں سے ایک شخص کو ایک تلوار دی جب وہ لوٹا تو اس نے مجھ سے بیان کیا کاش تو دیکھتا جیسے ملامت کی ہے ہم کو رسول اللہ ﷺ نے آپ نے فرمایا کیا تم سے نہیں

مِنْكُمْ فَلَمْ يَمْضِ لِأَمْرِي أَنْ تَجْعَلُوا مَكَانَهُ مَنْ يَمْضِي لِأَمْرِي *

ہو سکتا جب میں نے ایک شخص کو بھیجا، وہ میرا حکم بجا نہیں لایا تو تم اس کے بدلے اس شخص کو مقرر کرو جو میرا حکم بجا لائے اور اس کو نکال دو جو میرے حکم کی تعمیل نہ کرے۔

۳۵۲-بَاب مَا يُؤْمَرُ مِنِ انْضِمَامِ الْعَسْكَرِ وَسَعَتِهِ *

۳۵۲۔ سب لشکر کے لوگوں کو ملا رہنا چاہیے!

۸۵۶-حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ الْحِمْصِيُّ وَيَزِيدُ بْنُ قُبَيْسٍ مِنْ أَهْلِ جَبَلَةَ سَاحِلِ حِمْصَ وَهَذَا لَفْظُ يَزِيدَ قَالَا حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْعَلَاءِ أَنَّهُ سَمِعَ مُسْلِمَ بْنَ مِشْكَمٍ أَبَا عُبَيْدِ اللَّهِ يَقُولُ حَدَّثَنَا أَبُو ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيُّ قَالَ كَانَ النَّاسُ إِذَا نَزَلُوا مَنْزِلًا قَالَ عَمْرٌو كَانَ النَّاسُ إِذَا نَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْزِلًا تَفَرَّقُوا فِي الشِّعَابِ وَالْأَوْدِيَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ تَفَرُّقَكُمْ فِي هَذِهِ الشِّعَابِ وَالْأَوْدِيَةِ إِنَّمَا ذَلِكُمْ مِنَ الشَّيْطَانِ فَلَمْ يَنْزِلْ بَعْدَ ذَلِكَ مَنْزِلًا إِلَّا انْضَمَّ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ حَتَّى يُقَالَ لَوْ بُسِطَ عَلَيْهِمْ ثَوْبٌ لَعَمَّهُمْ

۸۵۶۔ عمرو بن عثمان الحمصی، یزید بن قبیس (یہ یزید کی روایت ہے) الولید، عبداللہ بن العلاء، مسلم بن مشکم، عبیداللہ، ابو ثعلبہ الخشنی سے روایت ہے، کہ حضرت کے صحابہ جب منزل میں اترتے تو متفرق ہو کر پہاڑوں کے دروں اور نالوں میں اترتے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمہارا یہ تفرقہ دروں اور نالوں میں نہیں مگر شیطان کی طرف سے (جو تم کو ایک دوسرے سے جدا کرتا ہے تاکہ دشمن تم پر قدرت پائے اور تم کو تکلیف پہنچائے) آپ کے اس فرمانے کے بعد پھر کسی منزل میں لوگ کبھی متفرق نہ اترے بلکہ بعض ایسے باہم مل کر اترتے کہ ان کو دیکھ کر کہا جاتا ہے، کہ ایک کپڑا اگر ان پر پھیلایا جائے تو البتہ سب کو ڈھانک لے۔

۸۵۷-حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ أَسِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْخَثْعَمِيِّ عَنْ فَرْوَةَ بْنِ مُجَاهِدٍ اللَّخْمِيِّ عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ الْجُهَنِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ نَبِيِّ اللَّهِ ﷺ غَزْوَةَ كَذَا وَكَذَا فَضَيَّقَ النَّاسُ الْمَنَازِلَ وَقَطَعُوا الطَّرِيقَ فَبَعَثَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ مُنَادِيًا يُنَادِي فِي النَّاسِ أَنَّ مَنْ ضَيَّقَ مَنْزِلًا أَوْ قَطَعَ طَرِيقًا فَلَا جِهَادَ لَهُ"

۸۵۷۔ سعید بن منصور، اسماعیل بن عیاش، اسید بن عبدالرحمن الخثعمی، فروہ بن مجاہد اللخمی، سہل بن معاذ بن انس الجہنی، معاذ بن انس سے روایت ہے، کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہو کر جہاد کیا فلاں جہاد اور فلاں جہاد اور لوگوں نے ایک منزل میں جگہ کو تنگ کیا یعنی بعضوں نے بلا حاجت زیادہ مکان کو روک لیا تو اس سبب سے اور وں پر جگہ تنگ ہو گئی اور بعضوں نے رہزنی کی یعنی راہ لوٹی ڈکیتی کی مسافروں کو مارا اس وقت رسول اللہ ﷺ نے ایک منادی کو بھیجا جو پکار آئے یہ بات جو منزل کو تنگ کرے لوگوں پر (یعنی حاجت سے زیادہ جگہ گھیرے) یا راہ مارے ڈکیتی کرے تو اس کو جہاد کا ثواب نہ ہو گا۔

تشریح:۔ جہاد وہی ہے جس میں افسر کی اطاعت ہو انتظام ہو کوئی کام ظلم و ستم کا خلاف شرع نہ ہونے پائے ورنہ وہ غدر ہے۔

۸۵۸- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ أَسِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ فَرْوَةَ بْنِ مُجَاهِدٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ نَبِيِّ اللَّهِ ﷺ بِمَعْنَاهُ *

۸۵۸۔ عمرو بن عثمان، بقیہ، الاوزاعی، اسید بن عبدالرحمن فروہ بن مجاہد، سہل بن معاذ، معاذ سے اسی طرح روایت مرفوعاً نقل ہے۔

۳۵۳-بَاب فِي كَرَاهِيَةِ تَمَنِّي لِقَاءِ الْعَدُوِّ *

۳۵۲۔ دشمن سے ملنے کی آرزو کرنا مکروہ ہے!

۸۵۹-حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ مَحْبُوبُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا أَبُو إِسْحَقَ الْفَزَارِيُّ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ مَعْمَرٍ وَكَانَ كَاتِبًا لَهُ قَالَ

۸۵۹۔ ابو صالح محبوب بن موسیٰ، ابو اسحٰق الفزاری، موسیٰ بن عقبہ سالم ابی النضر مولیٰ عمر بن عبیداللہ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن ابی اوفی نے ان کو لکھا جب وہ خارجیوں کی طرف سے نکلے کہ رسول اللہ ﷺ

كتب إليه عبد الله بن أبي أوفى حين خرج إلى الحرورية أن رسول الله ﷺ في بعض أيامه التي لقي فيها العدو قال يا أيها الناس لا تتمنوا لقاء العدو وسلوا الله تعالى العافية فإذا لقيتموهم فاصبروا واعلموا أن الجنة تحت ظلال السيوف ثم قال اللهم منزل الكتاب ومجري السحاب وهازم الأحزاب اهزمهم وانصرنا عليهم *

[illegible] نے بعض دشمنوں میں جب دشمنوں سے مقابل لڑنے کے لئے ہوئے فرمایا اے آدمیو دشمنوں سے ملنے کی آرزو نہ کرو (تمنی نہ چاہو) کہ کافروں سے قتال واقع ہو اس سے کہ اس میں بلا کا طلب کرنا ہے اور یہ [illegible] اور اللہ سے عافیت مانگو پھر جب دشمنوں سے مقابلہ ہو جائے تو صبر کرو اور یہ جان لو کہ جنت تلواروں کے سایہ کے نیچے ہے یعنی بہت ہی قریب ہے پھر آپ نے دعا کی یا اللہ کتاب کے اتارنے والے اور ابر کے چلانے والے اور کافروں کی جماعت کو شکست دینے والے ان کو شکست دے اور ہم کو کافروں پر مدد دے۔

تشریح:۔ مطلب یہ ہے کہ خواہ مخواہ دشمن سے لڑنے کی آرزو کرنا بے فائدہ ہے شاید عین وقت پر صبر نہ ہو سکے تو نیکی برباد گناہ لازم ہو بلکہ جب دشمن سے مڈبھیڑ ہو جائے اس وقت صبر کرے اور اللہ پر بھروسہ کر کے جنگ کرے۔

٣٥٤-باب ما يدعى عند اللقاء *

۳۵۴۔جب دشمن سے ملاقات ہو تو کیا کہے!

٨٦٠-حدثنا نصر بن علي أخبرنا أبي حدثنا المثنى بن سعيد عن قتادة عن أنس بن مالك قال كان رسول الله ﷺ إذا غزا قال اللهم أنت عضدي ونصيري بك أحول وبك أصول وبك أقاتل *

۸۶۰۔ نصر بن علی، علی، المثنی بن سعید، قتادہ، انس بن مالک سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ جب جہاد میں لڑتے تو فرماتے اے اللہ تو ہی میرا بازو اور میرا مددگار ہے میں تیری مدد سے چلتا پھرتا ہوں اور تیری ہی مدد سے حملہ کرتا ہوں اور تیری ہی مدد سے جہاد کرتا ہوں۔

٣٥٥-باب في دعاء المشركين *

۳۵۵۔ مشرکوں کو (لڑائی کے وقت) اسلام کی طرف بلانا!

٨٦١-حدثنا سعيد بن منصور حدثنا إسمعيل بن إبراهيم أخبرنا ابن عون قال كتبت إلى نافع أسأله عن دعاء المشركين عند القتال فكتب إلي أن ذلك كان في أول الإسلام وقد أغار نبي الله ﷺ على بني المصطلق وهم غارون وأنعامهم تسقى على الماء فقتل مقاتلتهم وسبى سبيهم وأصاب يومئذ جويرية بنت الحارث حدثني بذلك عبد الله وكان في ذلك الجيش قال أبو داود هذا حديث نبيل رواه ابن عون عن نافع ولم يشركه فيه أحد

۸۶۱۔ سعید بن منصور، اسماعیل بن ابراہیم، ابن عون سے روایت ہے، کہ میں نے لکھا نافع سے پوچھتا تھا میں ان سے مشرکوں کے بلانے کو لڑائی کے وقت اسلام کی طرف انہوں نے لکھا کہ یہ شروع اسلام میں تھا بعد اس کے رسول اللہ ﷺ نے غارت کیا بنی المصطلق کو جو (حذیفہ کا لقب ہے اور وہ ایک شاخ ہے قبیلہ خزاعہ سے اس غزوے میں حضرت عائشہؓ کا ہار گم گیا تھا اور آیت تیمم کی اتری تھی) اور وہ غافل تھے ان کے جانور پانی پی رہے تھے آپ نے ان میں سے جو لڑنے والے تھے ان کو قتل کیا اور باقی ماندہ کو گرفتار کیا اور جویریہ بنت الحارث کو اسی دن آپ نے پایا نافع نے کہا مجھ سے یہ عبداللہ نے بیان کیا جو اس لشکر میں شریک تھا۔

تشریح:۔ پھر آنحضرت ﷺ نے جویریہ سے نکاح کر لیا ۵۰ھ ہجری میں ان کا انتقال ہوا۔ (علامہ)

٨٦٢-حدثنا موسى بن إسمعيل حدثنا حماد أخبرنا ثابت عن أنس أن النبي ﷺ كان يغير عند صلاة الصبح وكان يستمع فإذا سمع أذانا أمسك وإلا أغار *

۸۶۲۔ موسیٰ بن اسمٰعیل، حماد، ثابت، انس سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ حملہ کیا کرتے تھے، صبح کی نماز کے وقت اور سنا کرتے تھے اگر اذان کی آواز آتی تو حملہ نہ کرتے نہیں تو حملہ کرتے۔

تشریح:۔ [illegible] اذان کی آواز [illegible] تو معلوم ہوتا [illegible] مسلمان [illegible] حملہ کرتے

٨٦٣–حدّثنا سعيد بن منصور أخبرنا سفيانُ عن عبد الملك بن نوفل بن مساحق عن ابن عصام المزني عن أبيه قال بعثنا رسولُ الله ﷺ في سرية فقال إذا رأيتم مسجدا أو سمعتم مؤذنا فلا تقتلوا أحدًا *

۸۶۳۔ سعید بن منصور، سفیان، عبد الملک بن نوفل بن مساحق، ابن عصام المزنی، عصام سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم کو ایک چھوٹے لشکر میں بھیجا یعنی ہمراہ تو آپ نے فرمایا جب تم مسجد دیکھو یا اذان کی آواز سنو تو کسی کو مت قتل کرو۔

٣٥٦–باب المكر في الحرب *

۳۵۶۔ لڑائی میں مکر کرنے کا بیان!

٨٦٤–حدّثنا سعيدُ بنُ منصور حدّثنا سفيانُ عن عمرو أنّه سمع جابرا أنّ رسول الله ﷺ قال الحربُ خدعة *

۸۶۴۔ سعید بن منصور، سفیان، عمرو، جابر سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لڑائی داؤں گھات کا نام ہے۔

تشریح:۔ یعنی لڑائی صرف شمشیر زنی پر موقوف نہیں فریب اور تدبیر بھی ضرور چاہیے۔ (علامہ)

کار ہا است کند عاقل کامل بسخن ☆ کہ بصد لشکر جرار میسر نشود

لیکن بعد عہد و پیمان کے فریب سے عہد توڑنا درست نہیں۔

٨٦٥–حدَّثنَا مُحمَّدُ بْنُ عُبيدٍ حدَّثنَا ابْنُ ثَوْرٍ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا أَرَادَ غَزْوَةً وَرَّى غَيْرَهَا وَكَانَ يَقُولُ الْحَرْبُ خَدْعَةٌ*

۸۶۵۔ محمد بن عبید، ابو ثور، معمر، زہری، عبدالرحمن، کعب بن مالک سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ جب کہیں لڑائی کا ارادہ کرتے تو لوگوں سے اور کچھ بتاتے اور فرماتے تھے لڑائی داؤ گھات کا نام ہے۔

٣٥٧–بَاب فِي الْبَيَاتِ *

۳۵۷۔ رات کو چھاپہ مارنے کا بیان!

٨٦٦–حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ وَأَبُو عَامِرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا إِيَاسُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَمَّرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْنَا أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُم فَغَزَوْنَا نَاسًا مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَبَيَّتْنَاهُمْ نَقْتُلُهُمْ وَكَانَ شِعَارُنَا تِلْكَ اللَّيْلَةَ أَمِتْ أَمِتْ قَالَ سَلَمَةُ فَقَتَلْتُ بِيَدِي تِلْكَ اللَّيْلَةَ سَبْعَةَ أَهْلِ أَبْيَاتٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ*

۸۶۶۔ الحسن بن علی، عبدالصمد و ابو عامر، عکرمہ بن عمار، ایاس بن سلمہ، سلمہ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوبکر صدیق کو حاکم بنا کر بھیجا تو ہم نے جہاد کیا مشرکوں سے پھر رات کو ہم نے ان پر چھاپا مارا اس رات کو ہمارا شعار (پیرول) امت امت تھا سلمہ نے کہا اس رات کو میں نے اپنے ہاتھ سے سات گھروں کے مشرکوں کو قتل کیا۔

تشریح:۔ اس حدیث سے چھاپہ مارنے کا جواز معلوم ہوا اور اسی حکم میں ہے ہر طرح کا فریب و مکر جو کافر سے کیا جائے۔

٣٥٨–بَاب فِي لُزُوم السَّاقَةِ *

۳۵۸۔ ساقہ کے ساتھ امام کا رہنا!

٨٦٧–حَدَّثَنَاالْحَسَنُ بْنُ شَوْكَرحَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ نَاالْحَجَّاجُ بْنُ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ أَنَّ جَابِرَبْنَ عَبْدِاللهِ حَدَّثَهُمْ قَالَ كَانَ يَتَخَلَّفُ فِي الْمَسِيرِ فَيُزْجِي الضَّعِيفَ وَيُرْدِفُ وَيَدْعُولَهُم*

۸۶۷۔ الحسن بن شوکر، اسماعیل بن علیہ، الحجاج بن ابی عثمان، ابی الزبیر، جابر بن عبداللہ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ سفر میں پیچھے رہا کرتے تھے تو ساتھ لے جاتے ضعیف کو اور سوار کر لیتے اور دعا کرتے ان کے لیے۔

تشریح:۔ ساقہ لشکر کے اس ٹکڑے کو کہتے ہیں جو پیچھے رہا کرتا ہے، اکثر ضعیف مجروح بیمار لوگ اس میں رہا کرتے ہیں۔

٣٥٩–بَاب عَلَى مَا يُقَاتَلُ الْمُشْرِكُونَ *

۳۵۹۔ کس بات پر مشرکوں سے لڑیں!

٨٦٨–حدّثنا مُسدّدٌ حدّثنا أبو معاوية عن الأعمش عن أبي

۸۶۸۔ مسدد، ابو معاویہ، اعمش، ابی صالح، ابو ہریرہؓ سے روایت ہے

صالح عن أبي هريرة قال قال رسول الله ﷺ أمرت أن أقاتل الناس حتى يقولوا لا إله إلا الله فإذا قالوها منعوا مني دماءهم وأموالهم إلا بحقها وحسابهم على الله تعالى *

، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں حکم کیا گیا ہوں یہ کہ لوگوں سے لڑوں جب تک کہ وہ گواہی دیں اس کی کہ سوائے اللہ کے کوئی معبود نہیں پھر جب وہ اسکا اقرار کریں تو مجھ سے بچایا انہوں نے اپنے مالوں کو اور اپنے خونوں کو مگر بسبب اس کے حق کے (یعنی اگر وہ کسی کا مال تلف یا خون کریں تو ان کا مال اور خون جائے گا اس کے بدلے میں) اور حساب ان کا اللہ پر ہوگا۔

٨٦٩-حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَعْقُوبَ الطَّالْقَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَأَنْ يَسْتَقْبِلُوا قِبْلَتَنَا وَأَنْ يَأْكُلُوا ذَبِيحَتَنَا وَأَنْ يُصَلُّوا صَلَاتَنَا فَإِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ حَرُمَتْ عَلَيْنَا دِمَاؤُهُمْ وَأَمْوَالُهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا لَهُمْ مَا لِلْمُسْلِمِينَ وَعَلَيْهِمْ مَا عَلَى الْمُسْلِمِينَ

٨٦٩۔ سعید بن یعقوب الطالقانی، عبداللہ بن المبارک، حمید، انس سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں لوگوں سے لڑنے کا حکم کیا گیا ہوں جب تک کہ گواہی دیں اس کی کہ سوائے اللہ کے کوئی معبود نہیں اور محمد اس کے رسول اور بندے ہیں اور ہمارے قبلے کی طرف منہ کر کے نماز پڑھیں اور ہمارا حلال کیا جانور کھائیں اور نماز پڑھیں ہماری نماز کی طرح پھر جب وہ یہ سب کر لیں تو ان کے مال اور خون ہمارے پر حرام ہیں مگر کسی حق کی وجہ سے ان کے لئے وہ حق ہوں گے جو مسلمانوں کے لئے ہیں اور ان پر وہ حق ہوں گے جو مسلمانوں پر ہیں۔

٨٧٠-حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ الْمُشْرِكِينَ بِمَعْنَاهُ

٨٧٠۔ سلیمان بن داؤد المہری، ابن وہب، یحییٰ بن ایوب، حمید الطویل، انس بن مالک سے روایت ہے، کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے حکم ہوا مجھ کو مشرکوں سے لڑنے کا پھر ویسا ہی ذکر کیا جو اوپر کی حدیث میں بیان ہوا۔

٨٧١-حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ حَدَّثَنَا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَرِيَّةً إِلَى الْحُرَقَاتِ فَنَذِرُوا بِنَا فَهَرَبُوا فَأَدْرَكْنَا رَجُلًا فَلَمَّا غَشِينَاهُ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَضَرَبْنَاهُ حَتَّى قَتَلْنَاهُ فَذَكَرْتُهُ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ مَنْ لَكَ بِلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا قَالَهَا مَخَافَةَ السِّلَاحِ قَالَ أَفَلَا شَقَقْتَ عَنْ قَلْبِهِ حَتَّى تَعْلَمَ مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ قَالَهَا أَمْ لَا مَنْ لَكَ بِلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَمَا زَالَ يَقُولُهَا حَتَّى وَدِدْتُ أَنِّي لَمْ أُسْلِمْ إِلَّا يَوْمَئِذٍ *

٨٧١۔ الحسن بن علی و عثمان بن ابی شیبہ، یعلی بن عبید، الاعمش، ابی ظبیان، اسامہ بن زید سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک چھوٹے لشکر میں بھیجا ہم کو حرقات (چند قبیلوں کا نام ہے) کی طرف انہوں نے ہماری خبر سن لی اور بھاگ گئے ایک آدمی کو ان میں سے ہم نے پالیا جب ہم نے اسکو پکڑ لیا تو وہ لا الہ الا اللہ کہنے لگا، مگر ہم نے اس کو مارا یہاں تک کہ مار ڈالا پھر میں نے آپ سے بیان کیا آپ نے کہا کون تیری مدد کرے گا قیامت کے روز لا الہ الا اللہ کے سامنے (یعنی لا الہ الا اللہ اس کی حجت ہوگی اور تیرا جواب کچھ نہ ہوگا) میں نے کہا یا رسول اللہ اس نے ہتھیار کے ڈر سے لا الہ الا اللہ کہہ دیا آپ نے فرمایا کیا تو نے اس کا دل چیر کر دیکھا کہ تجھے یہ معلوم ہو گیا اس نے ہتھیار کے ڈر سے لا الہ الا اللہ کہا یا نہیں کون تیری مدد کرے گا لا الہ الا اللہ کے سامنے قیامت کے روز پھر آپ یہی فرماتے جاتے تھے یہاں تک کہ میں نے آرزو کی کاش میں آج ہی مسلمان ہوتا (تو اس گناہ سے محفوظ رہتا کیونکہ اسلام کفر کے گناہوں کو مٹا دیتا ہے)۔

٨٧٢-حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنِ اللَّيْثِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْأَسْوَدِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِنْ لَقِيتُ رَجُلًا مِنَ الْكُفَّارِ فَقَاتَلَنِي فَضَرَبَ إِحْدَى يَدَيَّ بِالسَّيْفِ ثُمَّ لَاذَ مِنِّي بِشَجَرَةٍ فَقَالَ أَسْلَمْتُ لِلَّهِ أَفَأَقْتُلُهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ بَعْدَ أَنْ قَالَهَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَقْتُلْهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ قَطَعَ يَدِي قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَقْتُلْهُ فَإِنْ قَتَلْتَهُ فَإِنَّهُ بِمَنْزِلَتِكَ قَبْلَ أَنْ تَقْتُلَهُ وَأَنْتَ بِمَنْزِلَتِهِ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ كَلِمَتَهُ الَّتِي قَالَ *

٨٧٢۔ قتیبہ بن سعید، اللیث، ابن شہاب، عطاء بن یزید اللیثی، عبید اللہ بن عدی بن الخیار، المقداد بن الاسود سے روایت ہے، کہ انہوں نے کہا یا رسول اللہ اگر کسی کافر سے میں ملوں وہ مجھ سے لڑے اور میرا ایک ہاتھ کاٹ ڈالے تلوار سے بعد اس کے چھپ جائے درخت کی آڑ میں اور کہے میں اسلام لایا خدا کے واسطے کیا میں اس کو قتل کروں یہ کہنے کے بعد آپ نے فرمایا نہیں مت قتل کر اس کو میں نے کہا یا رسول اللہ اس نے میرا جو ہاتھ کاٹ دیا آپ نے فرمایا مت قتل کر اس کو اگر تو قتل کرے گا تو وہ تیری مثل ہو جائے گا قتل سے پہلے (یعنی معصوم الدم ہو جائے گا اور تو اس کے قصاص میں قتل کے لائق ہو گا) اور تو اس کی مثل ہو جائے گا جب تک اس نے یہ کلمہ نہ کہا تھا (یعنی اسلام کا اقرار نہ کیا تھا) تو وہ کافر حلال الدم تھا اسی طرح تو اس کے خون کرنے سے حلال الدم ہو جائے گا اور تیرا مارنا اس کے بدلے میں مباح ہو جائے گا۔

تشریح :۔ اگرچہ اسلام اور کفر میں اللہ کے نزدیک خلوص قلبی معتبر ہے' پر لوگوں کے نزدیک ظاہر میں زبان کا اقرار اور انکار معتبر ہے' جو اسلام کا اقرار کرے لوگوں کے نزدیک مسلمان شمار کیا جائے گا اگرچہ اس کے دل میں کچھ ہی بھرا ہے۔

٣٦٠-بَاب النَّهْيِ عَنْ قَتْلِ مَنِ اعْتَصَمَ بِالسُّجُودِ *

۳۶۰۔ جو سجدہ کی وجہ سے پناہ حاصل کرے اس کو قتل کرنے سے ممانعت کا بیان!

٨٧٣-حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ إِسْمَعِيلَ عَنْ قَيْسٍ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَرِيَّةً إِلَى خَثْعَمٍ فَاعْتَصَمَ نَاسٌ مِنْهُمْ بِالسُّجُودِ فَأَسْرَعَ فِيهِمُ الْقَتْلَ قَالَ فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ ﷺ فَأَمَرَ لَهُمْ بِنِصْفِ الْعَقْلِ وَقَالَ أَنَا بَرِيءٌ مِنْ كُلِّ مُسْلِمٍ يُقِيمُ بَيْنَ أَظْهُرِ الْمُشْرِكِينَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ لِمَ قَالَ لَا تَرَاءَى نَارَاهُمَا قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ هُشَيْمٌ وَمَعْمَرٌ وَخَالِدٌ الْوَاسِطِيُّ وَجَمَاعَةٌ لَمْ يَذْكُرُوا جَرِيرًا *

٨٧٣۔ ہناد بن السری، ابو معاویہ، اسمعیل، قیس، جریر بن عبداللہ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک چھوٹا لشکر قبیلہ خثعم کی طرف بھیجا چند لوگوں نے ان میں سے جو مسلمان ہو چکے تھے لیکن انہی کافروں کے ساتھ رہتے تھے سجدہ کر کے بچنا چاہا لوگوں نے ان کو مار ڈالا جب رسول اللہ ﷺ کو اس کی خبر پہنچی آپ نے ان کے وارثوں کو نصف دیت دلائی (آدھی دیت کافروں کے یہاں رہنے سے ساقط ہو گئی) اور آپ نے فرمایا میں جدا ہوں اس مسلمان سے جو کافروں کے بیچ میں رہے لوگوں نے کہا کیوں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا اس واسطے کہ اسلام کی آگ اور کفر کی آگ ایک ساتھ نہیں رہ سکتی ابو داؤد نے کہا کہ اسے معمر و ہشیم، خالد و عفیر نے روایت کیا ہے لیکن جریر کو ذکر نہیں کیا

٣٦١-بَاب فِي التَّوَلِّي يَوْمَ الزَّحْفِ *

۳۶۱۔ کافروں کے مقابلہ سے بھاگنا!

٨٧٤-حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ خِرِّيتٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَزَلَتْ (إِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ عِشْرُونَ صَابِرُونَ يَغْلِبُوا

٨٧٤۔ ابو توبہ الربیع بن نافع، ابن المبارک، جریر بن حازم، زبیر بن خریت، عکرمہ، ابن عباس سے روایت ہے، کہ جب یہ آیت اتری اگر تم میں سے بیس آدمی صبر کرنے والے ہوں تو وہ دو سو کافروں پر غالب

مائتین) فشق ذلك على المسلمين حين فرض الله عليهم أن لا يفر واحد من عشرة ثم إنه جاء تخفيف فقال (الآن خفف الله عنكم) قرأ أبو توبة إلى قوله (يغلبوا مائتين) قال فلما خفف الله تعالى عنهم من العدة نقص من الصبر بقدر ما خفف عنهم *

ہوں گے، مسلمانوں پر بہت شاق گذرا اللہ تعالیٰ کا یہ حکم کہ ایک آدمی دس کے مقابلے سے نہ بھاگے، پھر تخفیف ہوئی اور اللہ جل جلالہ نے اتارا اب اللہ نے تخفیف کی تمہارے اوپر اور جانا کہ تم میں ضعف ہے اگر سو آدمی تم میں سے ہوں تو دو سو پر غالب ہوں گے اور جو ہزار ہوں تو دو ہزار پر غالب ہوں گے راوی نے کہا جب اللہ نے تخفیف کی تعداد میں تو اسی قدر صبر میں کمی ہوگی (کیونکہ پہلا صبر اس سے پانچ گنا زیادہ تھا جب ایک کا دس سے مقابلہ تھا تو اب ایک کا دو سے رہ گیا)۔

٨٧٥–حدثنا أحمد بن يونس حدثنا زهير حدثنا يزيد بن أبي زياد أن عبد الرحمن بن أبي ليلى حدثه أن عبد الله ابن عمر حدثه أنه كان في سرية من سرايا رسول الله ﷺ قال فحاص الناس حيصة فكنت فيمن حاص قال فلما برزنا قلنا كيف نصنع وقد فررنا من الزحف وبؤنا بالغضب فقلنا ندخل المدينة فنتثبت فيها ونذهب ولا يرانا أحد قال فدخلنا فقلنا لو عرضنا أنفسنا على رسول الله ﷺ فإن كانت لنا توبة أقمنا وإن كان غير ذلك ذهبنا قال فجلسنا لرسول الله ﷺ قبل صلاة الفجر فلما خرج قمنا إليه فقلنا نحن الفرارون فأقبل إلينا فقال لا بل أنتم العكارون قال فدنونا فقبلنا يده فقال إنا فئة المسلمين *

٨٧٥۔ احمد بن یونس، زہیر، یزید بن ابی زیاد، عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ، عبداللہ بن عمر سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ کے لشکروں میں سے ایک لشکر میں وہ تھے انہوں نے کہا لوگ بھاگ نکلے (کفار کے مقابلے سے) میں بھی ان لوگوں میں تھا جو بھاگ نکلے جب پھر ہم لوگ تھمے تو ہم نے صلاح کی اب کیا کریں ہم کافروں کے مقابلے سے بھاگے اور اللہ کے غصے کے لائق ٹھہرے پھر ہم نے کہا چلو مدینے میں چلیں اور وہاں ٹھہرے رہیں دوسری بار جب جہاد ہو، تو چل نکلیں اور ہم کو کوئی دیکھنے نہ پائے خیر ہم مدینے گئے وہاں ہم نے کہا کاش ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس چلیں اور اپنے تئیں آپ کے سامنے پیش کریں، اگر ہماری توبہ قبول ہو تو ہم ٹھہرے رہیں اور اگر کچھ اور ہو تو چل دیں، یہاں تک کہ ہم گئے اور بیٹھے آنحضرت کا انتظار کرتے ہوئے فجر کی نماز سے پہلے جب آپ نکلے تو ہم کھڑے ہو گئے اور آپ کے پاس جا کر عرض کیا یا رسول اللہ ہم بھگوڑے لوگ ہیں، آپ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا نہیں تم پھر لڑائی میں آنے والے ہو عبداللہ نے کہا یہ سن کر ہم خوش ہو گئے اور آپ کے نزدیک گئے اور آپ کا ہاتھ چوما آپ نے فرمایا میں مسلمانوں کی پناہ کی جگہ ہوں (یعنی ان کا ملجا اور منجا ہوں میرے سوا اور مسلمان کہاں جائیں گے خواہ قصور کریں یا کچھ)۔

٨٧٦–حدثنا محمد بن هشام المصري حدثنا بشر بن المفضل حدثنا داود عن أبي نضرة عن أبي سعيد قال نزلت في يوم بدر (ومن يولهم يومئذ دبره) *

٨٧٦۔ محمد بن ہشام المصری، بشیر بن المفضل، داؤد، ابی نضرہ، ابو سعید سے روایت ہے، کہ یہ آیت ﴿ومن یو لھم یو مئذ دبرہ﴾ جو شخص اپنی پیٹھ موڑے لڑائی سے اس پر اللہ کا غضب ہو بدر کے دن اتری۔

(۱۷) سترھواں پارہ

اخبرنا الامام الحافظ ابن بکر احمد بن علی بن ثابت الخطیب البغدادی قال انا الامام القاضی ابوعمر والقاسم بن جعفر بن عبدالواحد الهاشمی قال انا ابوعلی محمد بن احمد عمرو اللؤلؤی قال ثنا ابوداود سلیمان بن الاشعث السجستانی فی المحرم سنة خمس وسبعین ومائتین رحمه الله تعالی قال *

امام حافظ ابن بکر احمد بن علی بن ثابت خطیب بغدادی نے امام قاضی ابو عمر و قاسم بن جعفر بن عبدالواحد ہاشمی ابو علی محمد بن احمد عمرو لولوی ابوداؤد سلیمان بن اشعث سجستانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے محرم ۲۷۵ھ میں روایت کیا ہے، اس کتاب کو۔

۳۶۲-بَاب فِي الْأَسِيرِ يُكْرَهُ عَلَى الْكُفْرِ *

۸۷۷-حدّثنا عمرو بن عون قال انا هشيم وخالد عن اسمعيل عن قيس بن ابي حازم عن خباب قال اتينا رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو متوسّد بردة في ظل الكعبة فشكونا اليه فقلنا ا لا تستنصرلنا الا تدعو الله لنا فجلس محمرّا وجهه فقال قدكان من كان قبلكم يؤخذ الرجل فيحفرله في الارض ثم يؤتي بالمنشار فيجعل على رأسه فيجعل فرقتين مايصرفه ذلك عن دينه ويمشط بامشاط الحديد مادون عظمه من لحم و عصب مايصرفه ذلك عن دينه والله ليتمنّ الله هذا الامر حتى يسير الراكب مابين صنعاء وحضرموت مايخاف الا الله والذئب على غنمه ولكنكم تعجلون *

۳۶۲۔جو قیدی کافر ہونے پر زبردستی کیا جائے!

۸۷۷۔ عمرو بن عون، ہشیم اور خالد، اسماعیل، قیس، خباب بن الارت سے روایت ہے، کہ ہم رسول اللہ صلعم کے پاس آئے اور آپ ﷺ تکیہ لگائے ہوئے تھے ایک چادر پر کعبہ کے سائے میں تو ہم نے شکایت کی آپ ﷺ سے (کافروں کے غلبہ کی) ہم نے کہا آپ ہمارے واسطے مدد نہیں مانگتے اللہ سے دعا نہیں مانگتے یہ سن کر آپ ﷺ بیٹھ گئے اور چہرہ آپ ﷺ کا سرخ ہو گیا فرمایا کہ تم سے پہلے ایک شخص کا یہ حال ہوتا کہ (ایمان کی وجہ سے) وہ پکڑا جاتا اور ایک گڑھا کھود کر آرہ اس کے سر پر رکھ کر دو ٹکڑے کر دیا جاتا مگر وہ اپنے دین سے نہ پھرتا اور لوہے کی کنگھیاں اس کی ہڈی پر گوشت اور پٹھوں میں چلاتے، لیکن وہ اپنے دین سے نہ پھرتا قسم اللہ کی اللہ جل جلالہ پورا کرے گا اس کام کو (دین کو) یہاں تک کہ صنعاء اور حضر موت میں آدمی چلے گا اور سوا اللہ تعالیٰ کے کسی سے نہ ڈرے گا یا ڈرے گا بھیڑیو ں سے اپنی بکریوں پر لیکن تم جلدی کرتے ہو (گھبراتے ہو صبر کرو اور تحمل کرو اللہ مدد کرے گا)۔

تشریح: یعنی ایسی ایسی سخت تکلیفیں اس واسطے اٹھاتے تھے پر صبر کرتے تھے اور جلدی نہ کرتے اور تم ابھی جلدی کرنے لگے۔

۳۶۳-بَاب فِي حُكْمِ الْجَاسُوسِ إِذَا كَانَ مُسْلِمًا *

۸۷۸-حدّثنا مُسدّدٌ حدّثنا سُفيانُ عَنْ عَمْرٍو حدّثهُ الْحَسَنُ بْنُ مُحمّدِ بْن عَلِيٍّ أَخْبَرَهُ عُبَيْدُ اللَّهِ بْن أَبِي رَافِعٍ وَ كَانَ كَاتِبًا لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قال سمعتُ عَلِيًّا يَقُولُ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ

۳۶۳۔اگر مسلمان کافروں کو مخبری کرے یعنی جاسوسی کرے!

۸۷۸۔ مسدد، سفیان، عمرو، حسن بن محمد، عبیداللہ بن ابی رافع جو حضرت علیؓ کے منشی تھے وہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت علیؓ فرماتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ کو اور زبیر کو اور مقداد کو روضہ خاخ کو

صلَّى اللّٰه عليه وسلّم أنا والزُّبَيْرُ والمقدادُ فقال انطلقوا حتَّى تأتوا روضة خاخٍ فإنَّ بها ظعينة معها كتابٌ فخذُوه منه فانطلقنا تتعادى بنا خيلُنا حتّى أتينا الرَّوضة فإذا نحنُ بالظّعينة فقلنا هلمّي الكتاب قالت ما عندي من كتابٍ فقلتُ لتُخرجنَّ الكتاب أو لنُلقينَّ الثّياب فأخرجتْهُ من عقاصِها فأتَيْنا به النَّبيَّ صلَّى اللّٰه عليه وسلَّم فإذا هُوَ منْ حاطب بْن أبي بَلْتعة إلى ناسٍ من الْمُشرِكين يُخْبِرُهُمْ ببعْضِ أمْرِ رسُولِ اللّٰه صلَّى اللّٰه عليه وسلَّم فقال ما هذا يا حاطبُ فقال يا رَسُول اللّٰه لا تعْجلْ عليَّ فإنّي كُنْتُ امْرأً مُلْصقًا في قُرَيْشٍ ولَمْ أكُنْ منْ أنْفُسها وإنَّ قُرَيْشًا لَهُمْ بها قراباتٌ يَحْمُونَ بها أهْليهِمْ بمكّة فأحْببْتُ إذْ فاتني ذلك أنْ أتّخذ فيهمْ يدًا يَحْمُونَ قَرابتي بها واللّٰه يا رسُولَ اللّٰه ما كان بي منْ كُفْرٍ ولا ارْتدادٌ فقال رَسُولُ اللّٰه صلَّى اللّٰه عليْه وسلَّم صدقكُمْ فقال عُمَرُ دعْني أضْربُ عُنُقَ هذا الْمُنافقِ فقال رسُولُ اللّٰه صلَّى اللّٰه عليْه وسلَّم قدْ شهد بدْرًا وما يُدْريك لعلَّ اللّٰه اطّلع على أهْل بدْرٍ فقال اعْمَلُوا ما شئْتُمْ فقدْ غفرْتُ لكُمْ ۔

بھیجا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چلو اور جاؤ تم یہاں تک کہ روضہ خاخ پر پہنچو اس لئے کہ روضہ خاخ میں ایک عورت کجاوے میں بیٹھی ہوئی اونٹ پر سوار ہے اور اس کے پاس ایک خط ہے وہ اس سے لینا ہم بہت جلدی اپنے گھوڑے دوڑا کر روضہ خاخ میں جا پہنچے اور دفعتاً اس عورت کو جا ملے اور ہم نے اس سے کہا اے عورت وہ خط نکال دے جو تو لائی ہے اس نے کہا میرے پاس تو کوئی خط نہیں ہے ہم نے کہا نہیں ضرور خط نکال اور نہیں تو ہم تیرے کپڑے اتاریں گے یعنی تجھ کو ننگا کر کے خط نکالیں گے اس عورت نے وہ خط اپنی چوٹی میں سے نکال کر دیا ہم اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے آئے وہ حاطب بن ابی بلتعہ کی طرف سے مشرکین مکہ کو لکھا تھا اور اس میں رسول اللہ صلعم کی بعضے خبریں مکہ کے مشرکوں کو حاطب بن ابی بلتعہ نے لکھیں تھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے کہا یہ کیا بات ہے اے حاطب حاطب نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ پر جلدی نہ فرمایئے یعنی سزا دینے میں اس لئے میں تو ایسا شخص ہوں جو قریش سے ملنے والا ہوں یعنی حلیف اور ان سے ہم قسم ہوا ہوں خاص ان میں سے نہیں ہوں جو لوگ قریش کی قوم سے ہیں وہاں ان کے قرابت دار ہیں اور وہ مشرک اس قرابت کے سبب ان کے مال اور عیال کی نگہبانی کرتے ہیں مکہ میں جب ان سے قرابت نہیں تو میں نے یہ چاہا کہ میں ان کے حق میں ایسا کوئی کام کروں جس کے سبب وہ مشرک میرے اہل وعیال کی نگہبانی کریں، یعنی (اس غرض سے میں نے ان کو یہ خط لکھا) اور نہیں تو اللہ کی قسم میں نے یہ کام کفر اور ارتداد کے سبب نہیں کیا یہ سن کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حاطب نے تم سے سچ کہا حضرت عمرؓ نے کہا مجھے اس منافق کی گردن مارنے دیجیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ جنگ بدر میں شریک ہوئے ہیں اور تجھے معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اہل بدر کو دیکھ کر فرمایا کہ جو جی چاہے کرو میں نے تمہیں بخش دیا۔

تشریح: روضہ خاخ، ایک جگہ کا نام ہے مکہ اور مدینہ کے درمیان مدینہ کے قریب۔ (علامہ)

۸۷۹—حدَّثنا وهْبُ بْنُ بقيّة عنْ خالد عنْ حُصيْنٍ عنْ سعْد بْن عُبيْدة عنْ أبي عبْد الرّحْمن السُّلميِّ عنْ عليٍّ بهذه الْقصّة قال انْطلق حاطبٌ فكتب إلى أهْل مكّة أنَّ مُحمّدًا صلَّى اللّٰه عليْه وسلَّم قدْ سار إليْكُمْ وقال فيه قالتْ ما معي منْ كتابٍ فانتحيْناها فما وجدْنا معها كتابًا فقال عليٌّ والّذي

۸۷۹۔ وہب بن بقیہ خالد، حصین، سعید بن عبیدہ، ابو عبدالرحمٰن سلمی، حضرت امیر المومنین علیؓ سے یہی روایت ہے کہ حاطب بن ابی بلتعہ نے اہل مکہ کو لکھ بھیجا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے اوپر آتے ہیں اس روایت میں یہ ہے وہ عورت بولی میرے پاس تو کوئی کتاب نہیں ہے ہم نے اس کا اونٹ بٹھا کر دیکھا تو کوئی کتاب اس ساتھ نہ پائی میں نے کہا

يُحْلَفُ به لَأَقْتُلَنَّكَ أَوْ لَتُخْرِجَنَّ الْكِتَابَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ *

رسول اللہ ﷺ سچے ہیں قسم اس شخص کی جس کی قسم کھائی جاتی ہے میں تجھے قتل کر ڈالوں گا ورنہ وہ کتاب مجھے نکال کر دیدے پھر اخیر تک قصہ بیان کیا ہو (اوپر کی حدیث میں بیان ہوا)۔

٣٦٤-بَاب فِي الْجَاسُوسِ الذِّمِّيِّ *

۳۶۴۔ جو کافر ذمی جاسوسی کرے اس کا بیان!

٨٨٠-حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُحَبَّبٍ أَبُو هَمَّامٍ الدَّلَّالُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ عَنْ فُرَاتِ بْنِ حَيَّانَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِقَتْلِهِ وَكَانَ عَيْنًا لِأَبِي سُفْيَانَ وَكَانَ حَلِيفًا لِرَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَمَرَّ بِحَلْقَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ إِنِّي مُسْلِمٌ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ يَقُولُ إِنِّي مُسْلِمٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْكُمْ رِجَالًا نَكِلُهُمْ إِلَى إِيمَانِهِمْ مِنْهُمْ فُرَاتُ بْنُ حَيَّانَ *

۸۸۰۔ محمد بن بشار، محمد بن محبب، سفیان بن سعید، ابواسحاق، حارثہ بن مضرب، فرات بن حیان سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کے قتل کا حکم کیا اس لئے کہ وہ جاسوس تھا ابوسفیان کا اور وہ حلیف تھا ایک مرد انصاری کا مسلمان کا یعنی اس کی پناہ میں تھا وہ کافر ذمی تھا، وہ گذرا انصار کی ایک جماعت پر اور کہنے لگا میں مسلمان ہوں، ایک شخص انصاری بولا یا رسول اللہ ﷺ وہ اپنے تئیں مسلمان کہتا ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں سے بعض لوگ ایسے ہیں کہ ہم ان کو ان کے ایمان کی سپرد کر دیتے ہیں، ان میں سے فرات بن حیان ہیں۔

تشریح: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کافر ذمی اگر جاسوسی کرے تو اس کا قتل کرنا درست ہے مگر مسلمان کا قتل کرنا درست نہیں ہے۔

٣٦٥-بَاب فِي الْجَاسُوسِ الْمُسْتَأْمَنِ *

۳۶۵۔ جو کافر امن لے کر مسلمانوں میں آیا ہو اور جاسوسی کرے

٨٨١-حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا قَالَ أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عُمَيْسٍ عَنِ ابْنِ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَيْنٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَهُوَ فِي سَفَرٍ فَجَلَسَ عِنْدَ أَصْحَابِهِ ثُمَّ انْسَلَّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اطْلُبُوهُ فَاقْتُلُوهُ قَالَ فَسَبَقْتُهُمْ إِلَيْهِ فَقَتَلْتُهُ وَأَخَذْتُ سَلَبَهُ فَنَفَّلَنِي إِيَّاهُ *

۸۸۱۔ حسن بن علی، ابو نعیم، ابو عمیس، ابن سلمہ، سلمہ بن اکوع سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس مشرکوں میں سے ایک جاسوس آیا اور نبی ﷺ سفر میں تھے وہ نبی ﷺ کے یاروں کے پاس آیا پھر چپکے سے کھسک گیا پوچھا نبی ﷺ نے فرمایا کہ اس کو ڈھونڈھ کر قتل کر ڈالو میں نے سب سے پہلے اس کو پایا اور اسے قتل کر کے اس کا سامان لے لیا نبی ﷺ نے وہ سامان مجھے ہی عطا فرمایا۔

٨٨٢-حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ هَاشِمَ بْنَ الْقَاسِمِ وَهِشَامًا حَدَّثَاهُمْ قَالَا حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنِي إِيَاسُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَوَازِنَ قَالَ فَبَيْنَمَا نَحْنُ نَتَضَحَّى وَعَامَّتُنَا مُشَاةٌ وَفِينَا ضَعَفَةٌ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ عَلَى جَمَلٍ أَحْمَرَ فَانْتَزَعَ طَلَقًا مِنْ حَقْوِ الْبَعِيرِ فَقَيَّدَ بِهِ جَمَلَهُ ثُمَّ جَاءَ يَتَغَدَّى مَعَ الْقَوْمِ فَلَمَّا رَأَى ضَعَفَتَهُمْ وَرِقَّةَ ظَهْرِهِمْ خَرَجَ يَعْدُو إِلَى جَمَلِهِ فَأَطْلَقَهُ ثُمَّ أَنَاخَهُ فَقَعَدَ عَلَيْهِ ثُمَّ خَرَجَ يَرْكُضُهُ وَاتَّبَعَهُ رَجُلٌ مِنْ أَسْلَمَ عَلَى نَاقَةٍ وَرْقَاءَ هِيَ أَمْثَلُ ظَهْرِ الْقَوْمِ قَالَ فَخَرَجْتُ أَعْدُو فَأَدْرَكْتُهُ وَرَأْسُ النَّاقَةِ عِنْدَ وَرِكِ الْجَمَلِ وَكُنْتُ عِنْدَ

۸۸۲۔ ہارون بن عبداللہ، ہاشم اور قاسم، عکرمہ، ایاس بن سلمہ کے باپ سلمہ سے روایت ہے، کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہو کر ہوازن (ایک قبیلہ کا نام ہے قیس سے) پر جہاد کیا ایک روز ہم آپ کے ساتھ چاشت کے وقت کھانا کھا رہے تھے اور اکثر لوگ ہم میں پیدل اور بعض ناتواں تھے اتنے میں ایک شخص سرخ اونٹ پر سوار ہو کر آیا اور ایک رسی اونٹ کی کمر سے نکال کر اس سے اونٹ کو باندھ دیا اور ہمارے ساتھ کھانا کھانے لگا جب اس نے ہماری ناتوانی اور سواریوں کی کمی کو دیکھا تو نکلا اپنے اونٹ کی طرف دوڑتا ہوا اس کی رسی کھولی اور بٹھا کر اس پر سوار ہو کر دوڑتا ہوا چلا (اس وقت ہم کو یقین ہو اکہ جاسوس ہے) تو ایک شخص قبیلہ اسلم سے اپنی اونٹنی پر جو خاکی

وَرِكَ النَّاقَةِ ثُمَّ تَقَدَّمْتُ حَتَّى كُنْتُ عِنْدَ وَرِكِ الْجَمَلِ ثُمَّ تَقَدَّمْتُ حَتَّى أَخَذْتُ بِخِطَامِ الْجَمَلِ فَأَنَخْتُهُ فَلَمَّا وَضَعَ رُكْبَتَهُ بِالْأَرْضِ اخْتَرَطْتُ سَيْفِي فَأَضْرِبُ رَأْسَهُ فَنَدَرَ فَجِئْتُ بِرَاحِلَتِهِ وَمَا عَلَيْهَا أَقُودُهَا فَاسْتَقْبَلَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ مُقْبِلًا فَقَالَ مَنْ قَتَلَ الرَّجُلَ فَقَالُوا سَلَمَةُ بْنُ الْأَكْوَعِ فَقَالَ لَهُ سَلَبُهُ أَجْمَعُ قَالَ هَارُونُ هَذَا لَفْظُ هَاشِمٍ *

رنگ کی تھی اور ہماری تمام سواریوں میں افضل تھی، سوار ہو کر اس کے پیچھے چلا اور میں پیدل دوڑتا ہوا چلا جب اس کے قریب پہنچا تو اونٹنی کا سر اس کے اونٹ کے پیچھے پر تھا پھر میں آگے بڑھا یہاں تک کہ اونٹ کے پیچھے کے پاس آ گیا پھر آگے اور بڑھا یہاں تک کہ میں نے اونٹ کی نکیل پکڑ کر اس کو بٹھایا جب اونٹ نے اپنا گھٹنا زمین پر ٹیکا میں نے تلوار میان سے نکالی اور اس کے سر پر ماری اس کا سر اڑ گیا میں اس کے اونٹ کو بھی لے آیا اور جو اس پر اسباب تھا اس کو بھی لایا کھینچتا ہوا رسول اللہ ﷺ کے پاس رسول اللہ ﷺ لوگوں میں میری طرف منہ کئے سامنے آئے اور پوچھا کس نے اس شخص کو مارا لوگوں نے کہا سلمہ بن اکوع نے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس کا سامان اس کو ملے گا۔

تشریح: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو کوئی امن لے کر مسلمانوں میں آئے پھر معلوم ہو کہ جاسوس ہے اس کا قتل کرنا درست ہے۔ (علامہ)

٣٦٦-بَاب فِي أَيِّ وَقْتٍ يُسْتَحَبُّ اللِّقَاءُ *

۳۶۶۔ کون سا وقت جنگ کرنے کے لئے بہتر ہے!

٨٨٣-حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا أَبُو عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمُزَنِيِّ عَنْ مَعْقِلِ ابْنِ يَسَارٍ أَنَّ النُّعْمَانَ يَعْنِي ابْنَ مُقَرِّنٍ قَالَ شَهِدْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا لَمْ يُقَاتِلْ مِنْ أَوَّلِ النَّهَارِ أَخَّرَ الْقِتَالَ حَتَّى تَزُولَ الشَّمْسُ وَتَهُبَّ الرِّيَاحُ وَيَنْزِلَ النَّصْرُ *

۸۸۳۔ موسیٰ بن اسمٰعیل، حماد، ابو عمران، علقمہ بن عبداللہ، معقل بن یسار، نعمان بن مقرن سے روایت ہے، کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا تو رسول اللہ ﷺ جب اول روز میں قتال نہ کرتے تو ملاقات (یعنی لڑائی) میں دیر کرتے یہاں تک کہ آفتاب ڈھل جاتا اور ہوائیں چلنے لگتیں اور مدد نازل ہوتی۔

تشریح: یعنی جب شروع دن میں لڑائی نہ ہوتی تو آپ پھر دوپہر ڈھلے تک تاخیر فرماتے ورنہ دوسری صورت بھی واقع ہوئی ہے مطلب یہ ہوا کہ آپ کی لڑائی کبھی اول دن میں ہوتی کبھی دوپہر ڈھلے۔

٣٦٧-بَاب فِيمَا يُؤْمَرُ بِهِ مِنَ الصَّمْتِ عِنْدَ اللِّقَاءِ *

۳۶۷۔ جنگ کے وقت چپ رہنا بہتر ہے یا خدا کی یاد کرنا!

٨٨٤-حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ ح و حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ قَيْسِ بْنِ عَبَّادٍ قَالَ كَانَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْرَهُونَ الصَّوْتَ عِنْدَ الْقِتَالِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ هَمَّامٍ حَدَّثَنِي مَطَرٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ ذَلِكَ *

۸۸۴۔ مسلم بن ابراہیم، ہشام (دوسری سند) عبید اللہ بن عمر، عبدالرحمٰن بن مہدی، ہشام، قتادہ حسن، قیس بن عباد سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ کے اصحاب لڑائی کے وقت پکار کر بات کرنے کو برا جانتے تھے عبید اللہ بن عمر، عبدالرحمٰن، ہمام، مطر، قتادہ، ابی بردہ، ان کے والد، رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح روایت کرتے ہیں۔

٣٦٨-بَاب فِي الرَّجُلِ يَتَرَجَّلُ عِنْدَ اللِّقَاءِ *

۳۶۸۔ جنگ کے وقت سواری سے اترنا درست ہے!

٨٨٥-حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ لَمَّا لَقِيَ النَّبِيُّ صَلَّى

۸۸۵۔ عثمان بن ابی شیبہ، وکیع، اسرائیل، ابو اسحاق براء سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے جب مشرکوں سے ملاقات کی حنین کے

اللّٰه عليه وسلّم المشركين يوم حُنين فانكشفوا نزل عن بغلته فترجّل *

دن اور مسلمان بھاگ نکلے تو رسول اللہ ﷺ اپنے خچر پر سے اتر پڑے اور پیادہ ہو گئے (کسی مصلحت کے واسطے)۔

٣٦٩-باب في الخيلاء في الحرب *

۳۶۹۔ لڑائی میں غرور اور تکبر کرنے کا بیان!

٨٨٦-حدّثنا مسلم بن إبراهيم وموسى بن إسمعيل المعنى واحد قالا ثنا ابان قال ثنا يحيى عن محمّد بن ابراهيم عن ابن جابر بن عتيك انّ نبيّ الله صلّى الله عليه وسلّم كان يقول من الغيرة مايحبّ الله ومنها مايبغض الله فأمّا التي يحبّها الله عزّوجلّ فالغيرة في الرّيبة وامّاالّتي يبغضها الله فالغيرة في غير ريبة وانّ من الخيلاء التي يحبّ الله فاختيال الرّجل نفسه عند اللّقاء واختياله عند الصّدقة وامّاالّتي يبغض الله عزّوجلّ فاختياله في البغي قال موسى والفخر *

۸۸۶۔ مسلم بن ابراہیم اور موسیٰ بن اسماعیل، ابان، یحییٰ، محمد، ابن جابر، جابر بن عتیک سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے غیرت (اور حمیت) دو قسم کی ہے ایک تو وہ جو اللہ جل جلالہ کو پسند ہے دوسری وہ جو اللہ کو پسند نہیں ہے وہ غیرت جو اللہ کو پسند ہے وہ یہ ہے کہ شک کی جگہ پر ہو (اور قرائن قویہ موجود ہوں جیسے اس کی عورت سے کوئی تنہائی میں آکر ٹھٹھے مذاق کیا کرے) اور وہ غیرت جو اللہ کو پسند نہیں ہے یہ ہے کہ بغیر شک کے خواہ مخواہ غیرت کرے جیسے کوئی آدمی اس کے گھر سے نکلے اس کو بغیر تحقیق کیے ہوئے مار ڈالے اسی طرح غرور اور تکبر بھی ایک طرح کا اللہ کو نا پسند ہے اور ایک طرح کا پسند ہے جو پسند ہے وہ یہ ہے کہ آدمی غرور کرے کافروں سے جہاد کرتے وقت اور صدقہ دیتے وقت (یعنی خوشی خوشی دے) اور جو ناپسند ہے وہ یہ ہے، کہ غرور کرے ظلم اور تعدی میں اور فخر کرے نسب میں۔

٣٧٠-باب في الرّجل يُستأسَرُ *

۳۷۰۔ آدمی جب گھر جائے تو کیا کرے!

٨٨٧-حدّثنا موسى بن إسمعيل حدّثنا إبراهيم يعني ابن سعد قال أخبرنا ابن شهاب أخبرني عمرو بن جارية الثّقفيّ حليف بني زهرة عن أبي هريرة عن النّبيّ صلّى الله عليه وسلّم قال بعث رسول الله صلّى الله عليه وسلّم عشرة عينًا وأمّر عليهم عاصم بن ثابت فنفروا لهم هذيل بقريب من مائة رجل رام فلمّا أحسّ بهم عاصم لجأوا إلى قردد فقالوا لهم انزلوا فأعطوا بأيديكم ولكم العهد والميثاق أن لا نقتل منكم أحدًا فقال عاصم أمّا أنا فلا أنزل في ذمّة كافر فرموهم بالنّبل فقتلوا عاصمًا في سبعة نفر ونزل إليهم ثلاثة نفر على العهد والميثاق منهم خبيب وزيد بن الدّثنة ورجل آخر فلمّا استمكنوا منهم أطلقوا أوتار قسيّهم فربطوهم بها فقال الرّجل الثّالث هذا أوّل الغدر والله لا أصحبكم إنّ لي بهؤلاء لأسوة فجرّوه فأبى أن يصحبهم فقتلوه فلبث خبيب أسيرا حتّى أجمعوا قتله فاستعار موسى يستحدّ بها فلمّا خرجوا به ليقتلوه قال لهم خبيب دعوني أركع ركعتين ثمّ

۸۸۷۔ موسیٰ بن اسماعیل، ابراہیم، ابن شہاب عمرو بن جاریہ، ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دس آدمیوں کو بھیجا اور ان کا افسر عاصم بن ثابت کو مقرر کیا ان سے لڑنے کے لئے ہذیل کے سو آدمی نکلے جب عاصم نے ان کو دیکھا تو ایک ٹیلے پر چھپ رہے (مگر کافروں نے ان کو گھیر لیا) کافروں نے ان سے کہا اترو اور اطاعت اختیار کرو ہم تم سے اقرار کرتے ہیں کہ تم میں سے کسی کو قتل نہ کریں گے عاصم نے کہا مجھ کو تو کافر کی امان میں اترنا پسند نہیں ہے اس پر کافروں نے ان کو تیروں سے مارا عاصم اور ان کے ساتھی سب سات آدمی شہید ہوئے اور تین آدمی کافروں کے عہد اور اقرار پر اعتبار کر کے اتر آئے ان میں سے تھے خبیب اور زید بن دثنہ اور ایک شخص (ان کا نام عبداللہ بن طارق تھا) جب کفار کے ہاتھ میں یہ لوگ آگئے انہوں نے اپنی کمانوں کے چلے کھول کر ان کو باندھ دیا، وہ تیسرا شخص (عبداللہ بن طارق) بولا یہ پہلی عہد شکنی ہے (یعنی تم نے تو اقرار کیا تھا ہم قتل نہ کریں گے پھر یہ باندھنا کیسا) قسم اللہ کی میں تمہارے ساتھ نہ جاؤں گا مجھے اپنے رفقوں سے ملنا اچھا معلوم ہوتا ہے (میں جانتا ہوں تم مجھ کو بھی مار ڈالو گے تا

قال واللّه لولا أن تحسبوا ما بي جزع لزدت ٭

کہ میں اپنے ساتھیوں سے جو شہید ہوئے مل جاؤں) کافروں نے ان کو کھینچا انہوں نے انکار کیا چلنے سے کافروں نے ان کو بھی قتل کیا اب خبیب ان کے ہاتھ میں قید رہے جب انہوں نے ان کو بھی قتل کرنا چاہا انہوں نے ایک استرہ مانگا زیر ناف کے بال مونڈنے کے لئے جب کافر ان کو قتل کرنے کے لئے لے چلے تو خبیب نے ان سے کہا ذرا مجھ کو مہلت دو میں دو رکعتیں پڑھ لوں پھر کہا قسم اللہ کی اگر تم یہ نہ گمان کرتے کہ میں مارے جانے کے خوف سے نماز پڑھتا ہوں تو زیادہ رکعتیں پڑھتا۔

تشریح: پھر عقبہ بن حارث نے ان کو قتل کیا آخری وقت انہوں نے یہ کہا مجھے پرواہ نہیں جب میں اسلام کی حالت میں مارا جاتا ہوں اللہ کے واسطے بددعا کی کفار پر۔

۸۸۸–حدّثنا ابْنُ عوْف حدّثنا أبو الْيمان أخْبرنا شعيْبٌ عن الزُّهْريّ أخْبرني عمْرُو بْنُ أبي سُفْيان بْن أسيد بْن جارية الثّقفيُّ وهُو حليفٌ لبني زُهْرة وكان منْ أصْحاب أبي هُريْرة فذكر الْحديث ٭

۸۸۸۔ ابن عوف، ابوالیمان، شعیب، زہری، عمرو بن ابی سفیان بن اسید بن جاریہ الثقفی جو حلیف تھا بنی زہرہ کا اور رسول اللہ ﷺ کے صحابی ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا صاحب تھا اس نے اسی طرح حدیث بیان کی۔

۳۷۱– في الْكُمناءِ!

۳۷۱۔ جو لوگ چھپا کر کمین میں بٹھائے جائیں!

۸۸۹–حدّثنا عبْدُ اللّه بْنُ مُحمّد النُّفيْليُّ حدّثنا زُهيْرٌ قال حدّثنا أبو إسْحق قال سمعْتُ الْبراء يُحدّثُ قال جعل رسُولُ اللّه صلّى اللّه عليْه وسلّم على الرُّماة يوْم أُحُد وكانُوا خمْسين رجُلا عبْد اللّه بْن جُبيْر وقال إنْ رأيْتُمُونا تخْطفُنا الطّيْرُ فلا تبْرحُوا منْ مكانكُمْ هذا حتّى أُرْسل إليْكُمْ وإنْ رأيْتُمُونا هزمْنا الْقوْم وأوْطأْناهُمْ فلا تبْرحُوا حتّى أُرْسل إليْكُمْ قال فهزمهُمُ اللّهُ قال فأنا واللّه رأيْتُ النّساء يسْنُدْن على الْجبل فقال أصْحابُ عبْد اللّه بْن جُبيْر الْغنيمة أيْ قوْم الْغنيمة ظهر أصْحابُكُمْ فما تنْتظرُون فقال عبْدُ اللّه بْنُ جُبيْر أنسيتُمْ ما قال لكُمْ رسُولُ اللّه صلّى اللّه عليْه وسلّم قالُوا واللّه لنأْتينّ النّاس فلنُصيبنّ من الْغنيمة فأتوْهُمْ فصُرفتْ وُجُوهُهُمْ وأقْبلُوا مُنْهزمين ٭

۸۸۹۔ عبداللہ بن محمد، زہیر، ابواسحاق، براء بن عازب سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے جنگ احد میں سب تیر اندازوں کا جو پچاس نفر تھے عبداللہ بن جبیر کو افسر مقرر کیا اور فرمایا اگر تم ہم کو دیکھو کہ پرندے اچک رہے ہیں ہم پر (یعنی ہم مارے جائیں اور قتل کئے جائیں اور پرندے ہمارا گوشت اچکنے لگیں) جب بھی اپنی جگہ سے نہ ہٹو یہاں تک کہ تم بلائے نہ جاؤ اور اگر تم دیکھو کہ ہم نے کافروں کو شکست دی اور روند ڈالا جب بھی اس جگہ سے نہ ہٹو جب تک بلائے نہ جاؤ (کیونکہ وہ مقام نہایت قریب تھا اگر غنیم ادھر سے آجائے تو لشکر اسلام پر پیچھے سے حملہ کر سکتا ہے) پھر راوی نے کہا پھر اللہ جل جلالہ نے کافروں کو شکست دی اور میں نے مشرکین کی عورتوں کو دیکھا وہ پہاڑوں پر چڑھنے لگیں (بھاگنے لگیں) عبداللہ بن جبیر کے ساتھیوں نے کہا مال غنیمت لو تمہارے لوگ غالب ہو گئے دیکھتے کیا ہو عبداللہ بن جبیر نے کہا کیا تم بھول گئے، جو رسول اللہ ﷺ نے تم سے کہا تھا، انہوں نے کہا قسم اللہ کی ہم تو جائیں گے اور غنیمت کا مال لیں گے وہ گئے اور اللہ نے ان کے منہ پھر دیئے اور ان کو شکست ہوئی (دو وجہوں سے ایک رسول اللہ ﷺ کی نافرمانی دوسری حرص مال)۔

۳۷۲–باب في الصُّفُوف ٭

۳۷۲۔ صف بندی کا بیان!

۸۹۰-حدَّثنا أحْمَدُ بْنُ سنان حدَّثنا أبُو أحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حدَّثنا عَبْدُ الرَّحْمن بْنُ سُلَيْمان بْن الْغَسِيلِ عَنْ حَمْزَة بْن أبي أُسيْد عن أبيه قال قال رسُولُ اللَّه صلَّى اللَّهُ عليْه وسلَّم حين اصْطففْنا يوم بدْر إذا أكْثبُوكُمْ يعْني إذا غشُوكُمْ فارْمُوهُمْ بالنَّبْل واسْتبْقُوا نبْلكُمْ *

۸۹۰۔ احمد بن سنان، ابو احمد، عبدالرحمن بن سلیمان، حمزہ بن ابی اسید نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بدر کے دن جب ہم نے صف باندھی جس وقت کہ وہ (یعنی کفار) تمہارے نزدیک پہنچیں یعنی تیر کی زد پر تو تیر مار دان کو اور اپنے تیر باقی رکھو (یعنی سب تیر نہ خرچ کرو)۔

۳۷۳-بَاب فِي سَلِّ السُّيُوف عِنْدَ اللِّقَاء *

۳۷۳۔ جب دشمن قریب آکر مل جائیں اسوقت تلواریں نکالیں

۸۹۱-حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ نَجِيح وَلَيْس بِالْمَلْطِيِّ عَنْ مَالِكِ بْن حَمْزَةَ بْنِ أَبِي أُسَيْدِ السَّاعِدِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم يَوْمَ بَدْرٍ إِذَا أَكْثَبُوكُمْ فَارْمُوهُمْ بِالنَّبْلِ وَلَا تَسُلُّوا السُّيُوف حَتَّى يَغْشَوْكُمْ *

۸۹۱۔ محمد بن عیسیٰ، اسحاق بن نجیح، مالک بن حمزہ، ابن ابی اسید ساعدی نے اپنے باپ سے اور انہوں نے اپنے دادا سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بدر کے دن جب کفار تمہارے قریب آئیں تو ان کو تیر مارو اور جب تک کہ وہ تم سے مل نہ جائیں اپنی تلواروں کو مت سونتو (یعنی جب تک کہ وہ تلوار کی مار پر نہ آئیں تلواروں کو میان سے نہ نکالو تیر ہی سے مارو)۔

۳۷۴-بَاب فِي الْمُبَارَزَة *

۳۷۴۔ مبارز کا مقابلہ کرنا!

۸۹۲-حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَر أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ تَقَدَّمَ يَعْنِي عُتْبَةَ بْنَ رَبِيعَةَ وَتَبِعَهُ ابْنُهُ وَأَخُوهُ فَنَادَى مَنْ يُبَارِزُ فَانْتَدَبَ لَهُ شَبَابٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ مَنْ أَنْتُمْ فَأَخْبَرُوهُ فَقَالَ لَا حَاجَةَ لَنَا فِيكُمْ إِنَّمَا أَرَدْنَا بَنِي عَمِّنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُمْ يَا حَمْزَةُ قُمْ يَا عَلِيُّ قُمْ يَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْحَارِثِ فَأَقْبَلَ حَمْزَةُ إِلَى عُتْبَةَ وَأَقْبَلْتُ إِلَى شَيْبَةَ وَاخْتُلِفَ بَيْنَ عُبَيْدَةَ وَالْوَلِيدِ ضَرْبَتَانِ فَأَثْخَنَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا صَاحِبَهُ ثُمَّ مِلْنَا عَلَى الْوَلِيدِ فَقَتَلْنَاهُ وَاحْتَمَلْنَا عُبَيْدَةَ *

۸۹۲۔ ہارون بن عبداللہ، عثمان بن عمر، اسرائیل، ابو اسحاق، حارثہ بن مضرب، حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ آگے بڑھا یعنی عتبہ بن ربیعہ اور اس کا بیٹا بھی اس کے پیچھے آیا یعنی ولید اور اس کا بھائی بھی آیا یعنی شیبہ بن ربیعہ پھر عتبہ نے آواز دی کون ہے جو میدان میں لڑنے کے لئے نکلے تو اس کو انصار میں سے کئی جوانوں نے جواب دیا یعنی صف میں سے میدان میں لڑنے نکلے تو عتبہ نے پوچھا تم کون ہو انصار کے جو انوں نے ان کو اپنا پتہ بتایا اس نے سن کر کہا مجھ کو تم سے کچھ غرض نہیں ہم تو اپنے چچا کی اولاد کے سوا دوسرے سے لڑنے کا ارادہ نہیں رکھتے یعنی قریش اور مہاجرین ہیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے حمزہ کھڑے ہو اور اے علی کھڑے ہو اور اے عبیدہ حارث کے بیٹے کھڑے ہو تو حمزہ تو عتبہ کی طرف لڑنے کے لئے متوجہ ہوئے اور اس کو مار لیا اور میں شیبہ کی طرف متوجہ ہوا اور اس کو مار لیا اتنے میں عبیدہ اور ولید کو دو زخم لگے (یعنی عبیدہ اور ولید کی آپس میں چوٹیں ہوئیں) ہر ایک نے دوسرے کو زخمی کیا پھر ہم نے بھی ولید پر حملہ کیا اور اس کو مار ڈالا اور عبیدہ کو اٹھالائے معرکہ میں سے۔

تشریح: اس حدیث سے علی اور حمزہ کی بڑی شجاعت معلوم ہوتی ہے خصوصاً حضرت علیؓ کی کہ اپنے مقابل کو مار کر دوسرے کو بھی مار لیا۔ (علامہ)

۳۷۵-بَاب فِي النَّهْيِ عَنِ الْمُثْلَةِ *

۳۷۵۔ ناک کان کاٹنے کی ممانعت!

۸۹۳-حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى وَزِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ قَالَا حَدَّثَنَا

۸۹۳۔ محمد بن عیسیٰ اور زیاد بن ایوب، ہشیم، مغیرہ شباک، ابراہیم، ہنی

هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا مُغِيرَةُ عَنْ شِبَاكٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هُنَيِّ بْنِ نُوَيْرَةَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعَفُّ النَّاسِ قِتْلَةً أَهْلُ الْإِيمَانِ *

بن نویرہ، علقمہ، عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بہتر قتل کرنے والے ایمان دار لوگ ہیں۔

تشریح: یعنی قتل بھی اچھی طرح سے کرتے ہیں بیہودگی نہیں کرتے جیسے کہ ناک کان کاٹ کر مثلہ کرتے ہیں یا بہت تکلیف دیتے ہیں۔

٨٩٤–حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ الْهَيَّاجِ بْنِ عِمْرَانَ أَنَّ عِمْرَانَ أَبَقَ لَهُ غُلَامٌ فَجَعَلَ لِلَّهِ عَلَيْهِ لَئِنْ قَدَرَ عَلَيْهِ لَيَقْطَعَنَّ يَدَهُ فَأَرْسَلَنِي لِأَسْأَلَ لَهُ فَأَتَيْتُ سَمُرَةَ بْنَ جُنْدُبٍ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ كَانَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحُثُّنَا عَلَى الصَّدَقَةِ وَيَنْهَانَا عَنِ الْمُثْلَةِ فَأَتَيْتُ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحُثُّنَا عَلَى الصَّدَقَةِ وَيَنْهَانَا عَنِ الْمُثْلَةِ *

٨٩٤۔ محمد بن مثنی، معاذ بن ہشام، ان کے والد، قتادہ، حسن ہیاج بن عمران سے روایت ہے، کہ عمران کا ایک غلام بھاگ گیا انہوں نے نذر کی اللہ سے اگر میں اس کو پکڑ پاؤں گا تو اس کا ہاتھ کاٹ ڈالوں گا پھر عمران نے مجھ کو سمرہ بن جندب کے پاس بھیجا یہ مسئلہ پوچھنے کو میں نے سمرہ سے پوچھا انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ ہم کو رغبت دلاتے تھے صدقہ دینے کی اور منع کرتے تھے مثلے سے یعنی ہاتھ پاؤں ناک کان کاٹنے سے پھر میں عمران بن حصین کے پاس آیا ان سے پوچھا انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ رغبت دیتے تھے ہم کو صدقے پر اور منع کرتے تھے مثلے سے۔

تشریح: بعضوں نے کہا یہ ممانعت تنزیہی ہے، کیوں کہ آپ نے مثلہ کیا عرنیین کے ساتھ بعضوں نے کہا تحریمی ہے اور عرنیین کے ساتھ مثلہ قصاصا ہوا تھا کیونکہ انہوں نے بھی اونٹ والوں کے ساتھ مثلہ کر کے ان کو مارا تھا۔ (علامہ)

٣٧٦–بَاب فِي قَتْلِ النِّسَاءِ *

۳۷٦۔ عورتوں کو مارنا منع ہے!

٨٩٥–حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ مَوْهَبٍ وَقُتَيْبَةُ يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ قَالَا ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِاللهِ أَنَّ امْرَأَةً وُجِدَتْ فِي بَعْضِ مَغَازِي رَسُولِ اللهِ مَقْتُولَةً فَأَنْكَرَ رَسُولُ اللهِ قَتْلَ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ *

٨٩٥۔ یزید بن خالد، اور قتیبہ، لیث، نافع عبداللہ بن عمر سے روایت ہے، کہ ایک عورت کو رسول اللہ ﷺ نے کسی لڑائی میں دیکھا وہ قتل کی گئی تھی رسول اللہ ﷺ نے منع کیا عورتوں اور لڑکوں کے مارنے سے۔

تشریح: یعنی بچوں کے مارنے سے لڑکے ہوں یا لڑکیاں جب تک نابالغ ہوں اسی طرح بہت بوڑھے ضعیف مرد کو جو جنگ نہ کرتا ہو نہ رائے دیتا ہو۔

٨٩٦–حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ الْمُرَقَّعِ بْنِ صَيْفِيِّ بْنِ رَبَاحٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّهِ رَبَاحِ بْنِ رَبِيعٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةٍ فَرَأَى النَّاسَ مُجْتَمِعِينَ عَلَى شَيْءٍ فَبَعَثَ رَجُلًا فَقَالَ انْظُرْ عَلَامَا اجْتَمَعَ هَؤُلَاءِ فَجَاءَ فَقَالَ عَلَى امْرَأَةٍ قَتِيلٍ فَقَالَ مَا كَانَتْ هَذِهِ لِتُقَاتِلَ قَالَ وَعَلَى الْمُقَدِّمَةِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ فَبَعَثَ رَجُلًا فَقَالَ قُلْ لِخَالِدٍ لَا يَقْتُلَنَّ امْرَأَةً وَلَا عَسِيفًا *

٨٩٦۔ ابوالولید الطیالسی، عمر بن مرقع، ان کے والد، ان کے دادا رباح بن ربیع سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ کے ہم ساتھ تھے ایک لڑائی میں تو لوگوں کو دیکھا کہ ایک چیز پر جمع ہو رہے ہیں، تو حضرت نے ایک شخص کو بھیجا کہ جا کو دیکھ یہ مجمع کس کا ہے تو وہ شخص آیا اور کہا کہ ایک عورت ماری گئی ہے اس پر لوگوں کا مجمع ہے آپ نے فرمایا یہ تو کچھ لڑتی نہ تھی یعنی پھر اس کو کیوں مارا تو لوگوں نے کہا کہ اگلی فوج پر خالد بن ولید ہیں رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص سے خالد کو کہلا بھیجا نہ کسی عورت کو مارو نہ کسی مزدور کو۔

تشریح: یہاں مزدور سے مراد وہ مزدور ہے جو لڑتا نہ ہو بلکہ فقط خدمت کے لئے ہو۔

۸۹۷–حدّثنا سعيدُ بنُ منصُورٍ حدّثنا هُشَيْمٌ حدّثنا حجّاجٌ حدّثنا قتادةُ عن الْحسن عنْ سمُرة بْن جُنْدُبٍ قال قال رسُولُ الله صلى الله عليه وسلم اقتُلوا شُيُوخ الْمُشركين واسْتحْيُوا شرْخهُمْ

۸۹۷۔ سعید بن منصور، ہشیم، حجاج، قتادہ، حسن، سمرہ بن جندب سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بڑی عمر والے یعنی بہت بوڑھے مشرکوں کو مار ڈالو اور چھوٹی عمر والوں کو باقی رکھو۔

تشریح: بڑی عمر والوں سے یا تو جوان ہیں مقابل لڑائی کے یا وہ بڈھے جو قوی اور لڑنے پر قادر ہوں اور شیخ فانی کو مارنا درست نہیں مگر جب کہ صاحب رائے و تدبیر ہو لڑائی میں۔

۸۹۸–حدّثنا عبْدُ اللّه بْنُ مُحمّد النُّفيْليُّ حدّثنا مُحمّدُ بْنُ سلمة عنْ مُحمّد بْن إسْحق حدّثني مُحمّدُ بْنُ جعْفر بْن الزُّبيْر عنْ عُرْوة بْن الزُّبيْر عنْ عائشة قالتْ لمْ تُقْتلْ منْ نسائهمْ تعْني بني قُريْظة إلّا امْرأةٌ إنّها لعنْدي تُحدّثُ تضْحكُ ظهْرًا وبطْنًا ورسُولُ اللّه صلّى اللّهُ عليْه وسلّم يقْتُلُ رجالهُمْ بالسُّيُوف إذْ هتف هاتفٌ باسْمها أيْن فُلانةُ قالتْ أنا قُلْتُ وما شأْنُك قالتْ حدثٌ أحْدثْتُهُ قالتْ فانْطلق بها فضُربتْ عُنُقُها فما أنْسى عجبًا منْها تضْحكُ ظهْرًا وبطْنًا وقدْ علمتْ أنّها تُقْتلُ *

۸۹۸۔ عبداللہ بن محمد، محمد بن سلمہ، محمد بن اسحاق، محمد بن جعفر، عروہ زبیر، حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ بنی قریظہ کی عورتوں میں سے کوئی عورت نہیں ماری گئی مگر ایک عورت جو میرے پاس بیٹھی تھی باتیں کر رہی تھی اور ہنستی جاتی تھی اس طرح کہ اس کی پیٹھ اور پیٹ میں بل پڑتے تھے اور رسول اللہ ﷺ اس کے مردوں کو قتل کر رہے تھے بازار میں یہاں تک کہ ایک پکارنے والے نے پکارا اس کا نام لے کر فلانی عورت کہاں ہے وہ بولی میں ہوں میں نے پوچھا یہ کیا ہوا تجھ کو یعنی تیرا نام کیوں پکارا جاتا ہے تو نے قصور کیا کیا وہ بولی میں نے ایک نیا کام کیا رسول اللہ ﷺ کو معاذ اللہ گالیاں دی تھیں حضرت عائشہؓ نے کہا پھر وہ پکارنے والا اس عورت کو لے گیا اور اس کی گردن ماری گئی اور میں اب تک نہیں بھولی جیسا اس وقت مجھ کو تعجب آیا تھا کہ وہ ہنستی جاتی تھی اتنا کہ پیٹھ میں اور پیٹ میں بل پڑتے تھے حالانکہ اس کو معلوم ہو گیا تھا کہ میں قتل کی جاؤں گی۔

۸۹۹–حدّثنا أحْمدُ بْنُ عمْرو بْن السّرْح حدّثنا سُفْيانُ عن الزُّهْريّ عنْ عُبيْد اللّه يعْني ابْن عبْد اللّه عن ابْن عبّاس عن الصّعْب ابْن جثّامة أنّهُ سأل رسُولُ اللّهُ صلّى اللّهُ عليْه وسلّم عن الدّار من الْمُشْركين يُبيّتُون فيُصابُ منْ ذراريّهمْ ونسائهمْ فقال النّبيُّ صلّى اللّهُ عليْه وسلّم هُمْ منْهُمْ وكان عمْرو يعْني ابْن دينار يقُولُ هُمْ منْ آبائهمْ قال الزُّهْريُّ ثُمّ نهى رسُولُ اللّه صلّى اللّه عليْه وسلّم بعْد ذلك عنْ قتْل النّساء والْولْدان *

۸۹۹۔ احمد بن عمرو، سفیان، زہری عبید اللہ ابن عباس صعب بن جثامہ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ سے اس نے پوچھا دار مشرکین سے یعنی جو مشرکین گھروں میں رہتے ہیں اور وہ شب خون کیے جائیں اور ان کے بچے اور عورتیں بھی ماری جائیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ وہ بھی انہیں میں سے ہیں عمرو بن دینار نے کہا ان کے باپ کی اولاد میں سے ہیں زہری نے کہا پھر رسول اللہ ﷺ نے عورتوں اور بچوں کے قتل سے منع فرمایا تو یہ حدیث منسوخ ٹھہری بعضوں نے کہا جب شب خون کے وقت تمیز نہ ہو سکے تو عورتوں بچوں کو مار ڈالنا گناہ نہ ہو گا اور جب تمیز ہو سکے اور پہچان تو عورتوں بچوں کو مارنا درست نہیں۔

۳۷۷–في كراهية حرْق الْعدُوّ بالنّار!

۳۷۷۔ دشمن کو انگار سے مارنا کیسا ہے!

۹۰۰–حدّثنا سعيدُ بْنُ منْصُور حدّثنا مُغيرةُ بْنُ عبْد الرّحْمن الْحزاميُّ عنْ أبي الزّناد حدّثني مُحمّدُ بْنُ حمْزة الْأسْلميُّ

۹۰۰۔ سعید، مغیرہ، ابو الزناد، محمد، حمزہ اسلمی سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کو افسر کیا ایک لشکر کا انہوں نے کہا میں نکلا رسول

عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّرَهُ عَلَى سَرِيَّةٍ قَالَ فَخَرَجْتُ فِيهَا وَقَالَ إِنْ وَجَدْتُمْ فُلَانًا فَأَحْرِقُوهُ بِالنَّارِ فَوَلَّيْتُ فَنَادَانِي فَرَجَعْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ إِنْ وَجَدْتُمْ فُلَانًا فَاقْتُلُوهُ وَلَا تُحْرِقُوهُ فَإِنَّهُ لَا يُعَذِّبُ بِالنَّارِ إِلَّا رَبُّ النَّارِ *

اللہ ﷺ نے فرمایا اگر فلانے کافر کو پانا تو اس کو آگ میں جلا دینا جب میں پیٹھ موڑ کر چلا رسول اللہ ﷺ نے مجھ کو پکارا میں لوٹا آپ نے فرمایا اگر اس کو پانا تو مار ڈالنا جلانا مت کیونکہ انگار سے وہی عذاب کرے گا جو انگار کا پیدا کرنے والا ہے یعنی اللہ تعالیٰ جل شانہ تو تم کسی کو انگار سے عذاب نہ دو۔

۹۰۱–حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدٍ وَقُتَيْبَةُ أَنَّ اللَّيْثَ بْنَ سَعْدٍ حَدَّثَهُمْ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْثٍ فَقَالَ إِنْ وَجَدْتُمْ فُلَانًا وَفُلَانًا فَذَكَرَ مَعْنَاهُ *

۹۰۱۔ یزید بن خالد اور قتیبہ، لیث، بکیر، سلیمان بن یسار، ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ بھیجا ہم کو رسول اللہ ﷺ نے ایک جنگ میں اور کہا اگر پاؤ تم فلاں فلاں کو اور ذکر کیا اوپر کی حدیث کی طرح۔

تشریح: مراد انگار سے ممانعت کی یہ ہے کہ بے ضرورت کسی شخص کو آگ میں جلا کر نہ مارے ورنہ کافروں کے کھیتوں اور باغوں اور بستیوں کا جلانا اسی طرح توپ اور بندوق سے مارنا درست ہے۔

۹۰۲–حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ مَحْبُوبُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا أَبُو إِسْحَقَ الْفَزَارِيُّ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ الشَّيْبَانِيِّ عَنِ ابْنِ سَعْدٍ قَالَ غَيْرُ أَبِي صَالِحٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَانْطَلَقَ لِحَاجَتِهِ فَرَأَيْنَا حُمَرَةً مَعَهَا فَرْخَانِ فَأَخَذْنَا فَرْخَيْهَا فَجَاءَتِ الْحُمَرَةُ فَجَعَلَتْ تَعْرِشُ فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ فَجَعَ هَذِهِ بِوَلَدِهَا رُدُّوا وَلَدَهَا إِلَيْهَا وَرَأَى قَرْيَةَ نَمْلٍ قَدْ حَرَّقْنَاهَا فَقَالَ مَنْ حَرَّقَ هَذِهِ قُلْنَا نَحْنُ قَالَ إِنَّهُ لَا يَنْبَغِي أَنْ يُعَذِّبَ بِالنَّارِ إِلَّا رَبُّ النَّارِ *

۹۰۲۔ ابو صالح، ابواسحاق فزاری، ابواسحاق شیبانی ابن سعد عبدالرحمان بن عبداللہ عبداللہ سے روایت ہے، کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ حاجت کے واسطے گئے ہم نے ایک چڑیا دیکھی اس کے دو بچے تھے بچوں کو ہم نے پکڑ لیا وہ چڑیا آکر زمین پر پر بچھانے لگی جیسے کوئی منت اور عاجزی کرتا ہے اتنے میں رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور فرمایا کس نے اس کو بے قرار کیا اس کا بچہ لیا ہے دے دو اس کو بچہ اس کا اور رسول اللہ ﷺ نے ایک سوراخ چیونٹیوں کا دیکھا ہم نے اس کو جلا دیا تھا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کس نے اس کو جلایا ہم نے کہا ہم نے جلایا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا انگار سے عذاب دینا درست نہیں کسی کو مگر انگار کے مالک یعنی اللہ جل جلالہ کو بے وجہ چیونٹی کو مارنا مکروہ ہے اگر کاٹے تو اس کو مار ڈالے پر ان کا گھر نہ جلائے۔

۳۷۸–بَابٌ فِي الرَّجُلِ يُكْرِي دَابَّتَهُ عَلَى النِّصْفِ أَوِ السَّهْمِ *

۳۷۸۔ کوئی شخص اپنا جانور کرایہ پر دے آدھے یا پورے حصے پر مال غنیمت کے!

۹۰۳–حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدِّمَشْقِيُّ أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ أَخْبَرَنِي أَبُو زُرْعَةَ يَحْيَى بْنُ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ حَدَّثَهُ عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ قَالَ نَادَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ فَخَرَجْتُ إِلَى أَهْلِي فَأَقْبَلْتُ وَقَدْ خَرَجَ أَوَّلُ صَحَابَةِ

۹۰۳۔ اسحاق بن ابراہیم، محمد بن شعیب، ابوزرعہ، عمرو بن عبداللہ واثلہ بن اسقع سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے منادی کرائی تبوک کی لڑائی میں مجاہدین کے جمع کرنے کے واسطے میں اپنے گھر کو گیا وہاں سے ہو کر آیا تو پہلے صحابی رسول اللہ ﷺ کے نکل چکے تھے میں نے شہر میں پکارنا شروع کیا کوئی ایسا ہے جو ایک آدمی کو سوار کرے اور جو

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم فَطَفِقْتُ فِي الْمَدِينَةِ أُنَادِي أَلَا مَنْ يَحْمِلُ رَجُلًا لَهُ سَهْمُهُ فَنَادَى شَيْخٌ مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ لَنَا سَهْمُهُ عَلَى أَنْ نَحْمِلَهُ عُقْبَةً وَطَعَامُهُ مَعَنَا قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَسِرْ عَلَى بَرَكَةِ اللَّهِ تَعَالَى قَالَ فَخَرَجْتُ مَعَ خَيْرِ صَاحِبٍ حَتَّى أَفَاءَ اللَّهُ عَلَيْنَا فَأَصَابَنِي قَلَائِصُ فَسُقْتُهُنَّ حَتَّى أَتَيْتُهُ فَخَرَجَ فَقَعَدَ عَلَى حَقِيبَةٍ مِنْ حَقَائِبِ إِبِلِهِ ثُمَّ قَالَ سُقْهُنَّ مُدْبِرَاتٍ ثُمَّ قَالَ سُقْهُنَّ مُقْبِلَاتٍ فَقَالَ مَا أَرَى قَلَائِصَكَ إِلَّا كِرَامًا قَالَ إِنَّمَا هِيَ غَنِيمَتُكَ الَّتِي شَرَطْتُ لَكَ قَالَ خُذْ قَلَائِصَكَ يَا ابْنَ أَخِي فَغَيْرَ سَهْمِكَ أَرَدْنَا *

حصہ اس کو غنیمت کے مال میں سے ملے وہ لے لے وجہ یہ ہے کہ واثلہ کے پاس سواری نہ تھی اور لوگ جہاد کو نکل چکے تھے اس وجہ سے یہ گھبرائے اور پکار شروع کی کہ اپنا حصہ اسے دیں گے جو اپنی سواری پر ان کو سوار کرے ایک بڑے انصاری بولے اچھا ہم اس کا حصہ لیں گے اور اس کو اپنے ساتھ بٹھائیں گے اور ساتھ کھانا کھلائیں گے میں نے کہا ہاں قبول ہے انہوں نے کہا اچھا آؤ اللہ کی برکت پر بھروسہ کر کے انہوں نے کہا سو میں بہت اچھے ساتھی کے ساتھ نکلا یہاں تک کہ اللہ نے ہم کو غنیمت کا مال دیا میرے حصے میں چند اونٹنیاں تیز رو آئیں میں ان کو ہنکا کر اپنے رفیق کے پاس لایا وہ نکلے اور اپنے اونٹ کی پچھلی طرف بٹھیے حقیبے پر پھر کہا ہانک ان کو میری طرف پیٹھ کر کے پھر کہا ہانک ان کو میری طرف منہ کر کے بعد اس کے کہا تیری اونٹنیاں میرے نزدیک عمدہ ہیں میں نے کہا یہ تو تمہارا مال ہے جس کی میں نے شرط کی تھی انہوں نے کہا اے بیٹے میرے بھائی کے لے لے تو حصہ اپنا ہمارا مقصود یہ حصہ نہ تھا۔

٣٧٩-بَاب فِي الْأَسِيرِ يُوثَقُ *

۳۷۹۔قیدی مضبوط باندھا جائے یا نہیں!

٩٠٤-حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَجِبَ رَبُّنَا عَزَّ وَجَلَّ مِنْ قَوْمٍ يُقَادُونَ إِلَى الْجَنَّةِ فِي السَّلَاسِلِ *

۹۰۴۔ موسیٰ بن اسماعیلؒ حماد بن سلمہؒ محمد بن زیادؒ، ابوہریرہ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ سے میں نے سنا رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے تعجب کیا پروردگار عزوجل نے اس قوم سے جو بہشت میں داخل کیے جاتے ہیں زنجیروں میں۔

تشریح: یعنی اکثر کافر بندی میں گرفتار ہوتے ہیں پھر اسلام کی ہدایت پا کر بہشت میں داخل ہوں گے اور بعضے کہتے ہیں کشش الٰہی کی زنجیر مراد ہے یعنی جس کو خدا نے اپنے طرف کھینچ لیا وہ بہشت میں داخل ہوا۔

٩٠٥-حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ أَبِي الْحَجَّاجِ أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ عَنْ يَعْقُوبَ ابْنِ عُتْبَةَ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ جُنْدُبِ بْنِ مَكِيثٍ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ غَالِبٍ اللَّيْثِيَّ فِي سَرِيَّةٍ وَكُنْتُ فِيهِمْ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يُشِنُّوا الْغَارَةَ عَلَى بَنِي الْمُلَوَّحِ بِالْكَدِيدِ فَخَرَجْنَا حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالْكَدِيدِ لَقِينَا الْحَارِثَ بْنَ الْبَرْصَاءِ اللَّيْثِيَّ فَأَخَذْنَاهُ فَقَالَ إِنَّمَا جِئْتُ أُرِيدُ الْإِسْلَامَ وَإِنَّمَا خَرَجْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا إِنْ تَكُنْ مُسْلِمًا لَمْ يَضُرَّكَ رِبَاطُنَا يَوْمًا وَلَيْلَةً وَإِنْ تَكُنْ غَيْرَ ذَلِكَ نَسْتَوْثِقْ مِنْكَ فَشَدَدْنَاهُ وِثَاقًا *

۹۰۵۔ عبداللہ بن عمروؒ عبدالوارث، محمد بن اسحاق، یعقوب بن عتبہ، مسلم بن عبداللہ جندب بن مکیث سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے عبداللہ بن غالب لیثی کو ایک ٹکڑے کا سردار کر کے بھیجا میں بھی انہی میں تھا اور حکم کیا ان کو کسی طرف سے حملہ کرنے کا بنی الملوح پر کدید میں بنی الملوح ایک قبیلہ ہے اور کدید مقام کا نام ہے ہم لوگ نکلے کدید میں پہنچے تو ہم کو حارث بن برصاء لیثی ملا ہم نے اس کو پکڑ لیا وہ بولا میں آیا تھا مسلمان ہونے کو اور رسول اللہ ﷺ کے پاس جانے کے لئے نکلا تھا ہم نے کہا اگر تو مسلمان ہے تو ایک دن رات بندھے رہنے میں تیرا نقصان نہیں اور جو مسلمان نہیں ہے تو ہم تجھے مضبوط باندھیں گے پھر ہم نے اس کو مضبوط باندھا۔

تشریح: یعنی صرف اسلام ظاہر کرنے سے ایسے موقع پر چھوڑ دینا مصلحت تھا شاید وہ اپنی قوم کا مخبر ہو جو خبر پہنچا دیتا اور کمک لانے کے لیے جاتا ورنہ جب غنیم سے ملا تو اسلام کا بہانہ کر لیا ہو۔

٩٠٦–حدَّثنا عيسى بْنُ حمَّادٍ الْمصْرِيُّ وقُتيْبةُ قال قُتيْبةُ حدَّثنا اللَّيْثُ بْنُ سعْدٍ عنْ سعِيدِ بْنِ أبِي سعِيدٍ أنَّهُ سمِع أبا هُريْرة يقُولُ بعث رسُولُ اللَّهِ صلَّى اللَّه عليْهِ وسلَّم خيْلًا قِبل نجْدٍ فجاءتْ برجُلٍ مِنْ بنِي حنِيفة يُقالُ لهُ ثُمامةُ بْنُ أُثالٍ سيِّدُ أهْلِ الْيمامةِ فربطُوهُ بِساريةٍ مِنْ سوارِي الْمسْجِدِ فخرج إِليْهِ رسُولُ اللَّهِ صلَّى اللَّه عليْهِ وسلَّم فقال ماذا عِنْدك يا ثُمامةُ قال عِنْدِي يا مُحمَّدُ خيْرٌ إِنْ تقْتُلْ تقْتُلْ ذا دمٍ وإِنْ تُنْعِمْ تُنْعِمْ على شاكِرٍ وإِنْ كُنْت تُرِيدُ الْمال فسلْ تُعْط مِنْهُ ما شِئْت فتركهُ رسُولُ اللَّهِ صلَّى اللَّه عليْهِ وسلَّم حتَّى إِذا كان الْغدُ ثُمَّ قال لهُ ما عِنْدك يا ثُمامةُ فأعاد مِثْل هذا الْكلامِ فتركهُ حتَّى كان بعْد الْغدِ فذكر مِثْل هذا فقال رسُولُ اللَّهِ صلَّى اللَّه عليْهِ وسلَّم أطْلِقُوا ثُمامة فانْطلق إِلى نخْلٍ قرِيبٍ مِن الْمسْجِدِ فاغْتسل ثُمَّ دخل الْمسْجِد فقال أشْهدُ أنْ لا إِله إِلَّا اللَّهُ وأشْهدُ أنَّ مُحمَّدًا عبْدُهُ ورسُولُهُ وساق الْحدِيث قال عِيسى أخْبرنا اللَّيْثُ وقال ذا ذِمٍّ *

٩٠٦۔ عیسیٰ بن حماد اور قتیبہ، لیث بن سعد بن ابی سعید ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر نجد کی طرف بھیجا تو لشکر کے لوگ بنی حنیفہ میں سے ایک شخص کو پکڑ لائے کہا جاتا تھا اس کو ثمامہ اثال کا بیٹا اہل یمامہ کا سردار تو اس کو مسجد نبوی کے ایک ستون سے باندھ دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی طرف تشریف لے گئے اور فرمایا اے ثمامہ تیرے پاس کیا ہے یعنی تیرا کیا حال ہے سو خبر دے یا یہ کہا کہ تیرا گمان میرے ساتھ کیا ہے کہ میں تجھ سے کیا معاملہ کروں گا اس نے کہا اے محمد میرے پاس خیر و خوبی ہے یا میرے پاس بہت مال ہے اگر تم مجھ کو قتل کرو گے یعنی جیسے خونی کو جو قتل کا مستحق ہے اس میں اپنی تقصیر کا اقرار ہے یا یہ مراد ہے کہ اس کو مارو گے جس کا خون ساقط نہ ہوگا بلکہ میری قوم میرے خون کا بدلہ لے گی اس میں اپنی ریاست اور شرافت کا دعویٰ ہے اور اگر احسان کرو گے تو ایک قدردان پر احسان کرو گے اور اگر تم مال چاہتے ہو تو جتنا چاہیے اتنا مانگو مال مل جائے گا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو چھوڑ دیا یعنی اسی حال پر چھوڑ دیا یہاں تک کہ اگلا دن ہوا پھر اس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ثمامہ تیرے پاس کیا ہے تو پھر اس نے وہی دوہرا کر کہا یعنی جیسا اول کہا تھا ویسا پھر کہا پھر اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی حال پر چھوڑ دیا یہاں تک کہ تیسرا دن ہوا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے ویسا ہی کہا اور اس نے بدستور جیسا کہتا تھا ویسا ہی کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ثمامہ کو چھوڑ دو ثمامہ مسجد کے پاس جو کھجوروں کے درخت تھے ان کی طرف گیا اور نہایا اور مسجد میں آیا پھر کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اس کے بندے اور رسول ہیں پھر بیان کیا اخیر تک اس حدیث کو عیسیٰ نے کہا لیث کی روایت میں ذادم کے بدلے میں ذاذم ہے یعنی اگر قتل کرو گے تو قتل کرو گے بڑی عزت اور حرمت والے کو۔

٩٠٧–حدَّثنا مُحمَّدُ بْنُ عمْرٍو الرَّازِيُّ قال حدَّثنا سلمةُ يعْنِي ابْن الْفضْلِ عنِ ابْنِ إِسْحق قال حدَّثنِي عبْدُ اللَّهِ بْنُ أبِي بكْرٍ عنْ يحْيى بْنِ عبْدِ اللَّهِ بْنِ عبْدِ الرَّحْمنِ بْنِ سعْدِ بْنِ زُرارة قال قُدِم بِالْأُسارى حِين قُدِم بِهِمْ وسوْدةُ بِنْتُ زمْعة عِنْد آلِ عفْراء فِي مُناخِهِمْ على عوْفٍ ومُعوِّذٍ ابْنيْ عفْراء

٩٠٧۔ محمد بن عمرو، سلمہ بن فضل، ابن اسحاق، عبداللہ بن ابوبکر یحییٰ بن عبداللہ بن عبدالرحمن بن سعد بن زرارہ سے روایت ہے، کہ جب قیدی لائے گئے جنگ بدر میں تو سودہ بنت زمعہ ام المومنین عفرا کی اولاد کے پاس تھیں جہاں اونٹ ان کے بٹھائے جاتے تھے عوف بن عفراء اور معوذ بن عفراء کے پاس جب تک حجاب اور پردے کا حکم

قَالَ وَذٰلِكَ قَبْلَ أَنْ يُضْرَبَ عَلَيْهِنَّ الْحِجَابُ قَالَ تَقُولُ سَوْدَةُ وَاللّٰهِ إِنِّي لَعِنْدَهُمْ إِذْ أُتِيتُ فَقِيلَ هٰؤُلَاءِ الْأَسَارَى قَدْ أُتِيَ بِهِمْ فَرَجَعْتُ إِلَى بَيْتِي وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ وَإِذَا أَبُو يَزِيدَ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو فِي نَاحِيَةِ الْحُجْرَةِ مَجْمُوعَةٌ يَدَاهُ إِلَى عُنُقِهِ بِحَبْلٍ ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيثَ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهُمَا قَتَلَا أَبَا جَهْلِ بْنَ هِشَامٍ وَكَانَ انْتُدِبَ لَهُ وَلَمْ يَعْرِفَاهُ وَقُتِلَ يَوْمَ بَدْرٍ

نہیں اترا تھا سودہ کہتی تھیں میں انہی کے پاس تھی کہ ایک آئی تو لوگوں نے کہا یہ قیدی ہیں پکڑ کر آئے ہیں میں اپنے گھر میں آئی تو رسول اللہ ﷺ وہیں تھے اور ابو یزید سہیل بن عمرو حجرے کے ایک کونے میں تھا اس کے دونوں ہاتھ اس کی گردن سے بندھے ہوئے تھے ایک رسی سے پھر حدیث بیان کی ابوداؤد نے کہا عوف بن عفرا اور معوذ بن عفرا نے ابو جہل بن ہشام کو مارا اور اس کو پہچانتے نہ تھے لیکن اس کی طرف چلے گئے اور اس کو مار لیا بدر کے دن۔

۳۸۰-باب فِي الْأَسِيرِ يُنَالُ مِنْهُ وَيُضْرَبُ وَيُقَرَّرُ

۳۸۰۔ قیدی کو مار پیٹ اور ڈانٹ ڈپٹ کرنا!

۹۰۸-حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَدَبَ أَصْحَابَهُ فَانْطَلَقُوا إِلَى بَدْرٍ فَإِذَا هُمْ بِرَوَايَا قُرَيْشٍ فِيهَا عَبْدٌ أَسْوَدُ لِبَنِي الْحَجَّاجِ فَأَخَذَهُ أَصْحَابُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلُوا يَسْأَلُونَهُ أَيْنَ أَبُو سُفْيَانَ فَيَقُولُ وَاللّٰهِ مَالِي بِشَيْءٍ مِنْ أَمْرِهِ عِلْمٌ وَلٰكِنْ هٰذِهِ قُرَيْشٌ قَدْ جَاءَتْ فِيهِمْ أَبُو جَهْلٍ وَعُتْبَةُ وَشَيْبَةُ ابْنَا رَبِيعَةَ وَأُمَيَّةُ بْنُ خَلَفٍ فَإِذَا قَالَ لَهُمْ ذٰلِكَ ضَرَبُوهُ فَيَقُولُ دَعُونِي دَعُونِي أُخْبِرْكُمْ فَإِذَا تَرَكُوهُ قَالَ وَاللّٰهِ مَالِي بِأَبِي سُفْيَانَ مِنْ عِلْمٍ وَلٰكِنْ هٰذِهِ قُرَيْشٌ قَدْ أَقْبَلَتْ فِيهِمْ أَبُو جَهْلٍ وَعُتْبَةُ وَشَيْبَةُ ابْنَا رَبِيعَةَ وَأُمَيَّةُ بْنُ خَلَفٍ قَدْ أَقْبَلُوا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَهُوَ يَسْمَعُ ذٰلِكَ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّكُمْ لَتَضْرِبُونَهُ إِذَا صَدَقَكُمْ وَتَدَعُونَهُ إِذَا كَذَبَكُمْ هٰذِهِ قُرَيْشٌ قَدْ أَقْبَلَتْ لِتَمْنَعَ أَبَا سُفْيَانَ قَالَ أَنَسٌ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ غَدًا وَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى الْأَرْضِ وَهٰذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ غَدًا وَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى الْأَرْضِ وَهٰذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ غَدًا وَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى الْأَرْضِ فَقَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا جَاوَزَ أَحَدٌ مِنْهُمْ عَنْ مَوْضِعِ يَدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ بِهِمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُخِذَ بِأَرْجُلِهِمْ فَسُحِبُوا فَأُلْقُوا فِي قَلِيبِ بَدْرٍ

۹۰۸۔ موسیٰ بن اسماعیل، حماد، ثابت، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے اصحاب کو بلایا وہ سب بدر کی طرف چلے ناگاہ قریش کے پانی والے اونٹ ملے ان میں ایک کالا غلام بنی الحجاج کا صحابہ نے اس کو پکڑا اور پوچھنے لگے بتا ابو سفیان (کافروں کا سردار) کہاں ہے وہ کہنے لگا خدا کی قسم میں ابو سفیان کا حال نہیں جانتا لیکن قریش کے لوگ البتہ آئے ہیں ان میں ابو جہل اور عتبہ بن ربیعہ اور شیبہ بن ربیعہ اور امیہ بن خلف ہیں جب اس نے یہ کہا تو صحابہ اس کو مارنے لگے وہ بولا مجھے چھوڑو چھوڑ دیں بتاتا ہوں جب اس کو چھوڑا تو وہ یہی کہنے لگا قسم خدا کی مجھے ابو سفیان کا حال معلوم نہیں لیکن قریش البتہ آئے ہیں ان میں ابو جہل اور عتبہ اور شیبہ ربیعہ کے بیٹے اور امیہ بن خلف ہیں اس وقت آنحضرت نماز پڑھ رہے تھے مگر یہ سنتے جاتے تھے جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا قسم خدا کی جب وہ سچ بولتا ہے تو تم اس کو مارتے ہو اور جب جھوٹ بولتا ہے تو تم اس کو چھوڑ دیتے ہو (یعنی یہ غلام سچ کہتا ہے، ابو سفیان تو شام کے قافلے کے ساتھ مال لیا ہوا آرہا تھا اور قریش کے لوگ اس کو بچانے کے لئے آئے کہیں ایسا نہ ہو مسلمان قافلے کے مال پر قابض ہو جائیں مسلمان چاہتے تھے قافلے سے مقابلہ ہو اللہ چاہتا تھا کافروں سے ہو کیونکہ ہوا اسلام کی دھاک بیٹھ گئی) انس نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ فلانے کی گرنے کی جگہ ہے کل کے روز اور وہاں اپنا ہاتھ رکھا یہ فلاں کے گرنے کی جگہ ہے کل کے روز اور وہاں اپنا ہاتھ رکھا انس نے قسم کھا کر کہا پھر کسی کو ان میں سے آپ نے جہاں ہاتھ رکھ بتایا تھا فرق نہیں ہوا پھر آپ نے حکم کیا ان کے پاؤں پکڑ کر گھسیٹے گئے اور بدر کے اندر ہی کنوئیں میں ڈال دیئے گئے۔

۳۸۱- فِي الْأَسِيرِ يُكْرَهُ عَلَى الْإِسْلَامِ

۳۸۱۔ قیدی پر اسلام کے لئے زبردستی نہ کی جائے!

تشریح: یہ رسول اللہ صلعم کا ایک معجزہ تھا آپ نے پہلے ہی سے بتادیا کہ یہاں فلاں کافر مارا جائے گا یہاں فلاں مارا جائے گا چنانچہ ویسا ہی ہوا اس میں فرق نہیں ہوا۔ (علامہ)

۹۰۹-حدّثنا محمّدُ بْنُ عُمر بن علي الْمُقدّميُّ قال حدّثنا أشْعثُ بْنُ عبْد اللّه يعْني السّجسْتانيّ ح و حدّثنا ابْنُ بشّار قال حدّثنا ابْنُ أبي عدي وهذا لفْظُهُ ح و حدّثنا الْحسنُ بْنُ عليٍّ قال حدّثنا وهْبُ بْنُ جرير عنْ شُعْبة عنْ أبي بشْر عنْ سعيد بْن جُبيْر عن ابْن عبّاس قال كانت الْمرْأةُ تكُونُ مقْلاتًا فتجْعلُ على نفْسها إنْ عاش لها ولدٌ أنْ تُهوّدهُ فلمّا أُجْليتْ بنُو النّضير كان فيهمْ منْ أبْناء الْأنْصار فقالُوا لا ندعُ أبْناءنا فأنْزل اللّهُ عزّ وجلّ ﴿ لا إكْراه في الدّين قدْ تبيّن الرُّشْدُ من الْغيّ ﴾ قال أبُو داوُد الْمقْلاتُ الّتي لا يعيشُ لها ولدٌ

۹۰۹۔ محمد بن عمر، اشعث بن عبداللہ دوسری سند محمد بن بشار ابن عدی تیسری سند حسن بن علی، وہب بن جریر، شعبہ، ابوبشر، سعید بن جبیر، ابن عباس سے روایت ہے، کہ شروع زمانے میں جب کوئی عورت ایسی ہوتی جس کا بچہ نہ جیتا تو وہ نذر کرتی اگر اس کا بچہ جئے گا تو یہودی بنائے گی جب بنی النضیر کے یہودیوں کو جلا وطن کا حکم ہوا ان میں چند لڑکے انصار کے بھی تھے انصار نے کہا ہم اپنے لڑکوں کو نہ چھوڑیں گے اللہ جل جلالہ نے اتارا دین میں زبردستی نہیں ہو سکتی یعنی وہ لڑکے اگر خوشی سے تمہارے پاس رہیں تو لے لو ورنہ جانے دو، ابو داؤد فرماتے ہیں کہ مقلاۃ وہ ہے جس کا بچہ زندہ نہ رہتا ہو۔

۳۸۲-باب في الاسير يُقْتلُ ولا يُعْرضُ عليْه الْإسْلامُ

۳۸۲۔ قیدی کو یوں ہی مار ڈالنا اور اس پر اسلام پیش نہ کرنے کا بیان!

۹۱۰-حدّثنا عُثْمانُ بْنُ أبي شيْبة قال حدّثنا أحْمدُ بْنُ الْمُفضّل حدّثنا أسْباطُ بْنُ نصْر قال زعم السُّدّيُّ عنْ مُصْعب بْن سعْد عنْ سعْد قال لمّا كان يوْمُ فتْح مكّة أمّن رسُولُ اللّه صلّى اللّهُ عليْه وسلّم يعْني النّاس إلّا أرْبعة نفر وامْرأتيْن وسمّاهُمْ وابْنُ أبي سرْح فذكر الْحديث قال وأمّا ابْنُ أبي سرْح فإنّهُ اخْتبأ عنْد عُثْمان بْن عفّان فلمّا دعا رسُولُ اللّه صلّى اللّهُ عليْه وسلّم النّاس إلى الْبيْعة جاء به حتّى أوْقفهُ على رسُول اللّه صلّى اللّهُ عليْه وسلّم فقال يا نبيّ اللّه بايعْ عبْد اللّه فرفع رأْسهُ فنظر إليْه ثلاثًا كُلُّ ذلك يأْبى فبايعهُ بعْد ثلاث ثُمّ أقْبل على أصْحابه فقال أما كان فيكُمْ رجُلٌ رشيدٌ يقُومُ إلى هذا حيْثُ رآني كففْتُ يديّ عنْ بيْعته فيقْتُلُهُ فقالُوا ما ندْري يا رسُول اللّه ما في نفْسك ألّا أوْمأْت إليْنا بعيْنك قال إنّهُ لا ينْبغي لنبيٍّ أنْ تكُون لهُ خائنةُ الْأعْيُن قال أبُو داوُد كان عبْدُ اللّه أخا عُثْمان من الرّضاعة وكان الْوليدُ بْنُ عُقْبة أخا عُثْمان لأُمّه وضربهُ عُثْمانُ الْحدّ إذْ شرب الْخمْر *

۹۱۰۔ عثمان بن ابی شیبہ، احمد بن مفضل، اسباط بن نصر، سدی، مصعب بن سعد، سعد سے روایت ہے، کہ جب فتح مکے کا روز ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب لوگوں کو امن دیا مگر چار مردوں کو اور دو عورتوں کو اور ان کا نام لیا تو ابن ابی سرح عثمان بن عفان کے پاس چھپ رہے قصور ان کا یہ تھا کہ اسلام لا کر پھر مرتد ہو گئے تھے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو بیعت کے لیے بلایا تو حضرت عثمان نے ابن ابی سرح کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے لا کر کھڑا کیا اور بولے اے نبی اللہ کے بیعت کرو عبداللہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر اٹھا کر اس کی طرف دیکھا اور بیعت نہ کی تین بار ایسا ہی کیا تین بار کے بعد پھر بیعت کر لی بعد اس کے اپنے اصحاب سے فرمایا کیا تم میں کوئی آدمی بھی عقل مند نہیں ہے جو اٹھتا اور جب میں نے اس سے ہاتھ کھینچ لیا اور بیعت نہ کی تھی تو اس کو مار ڈالتا صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم کو نہیں معلوم تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دل کا حال البتہ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آنکھ سے اشارہ کر دیتے تو ہم اسی وقت حکم کی تعمیل کرتے اور اس کو مار ڈالتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نبی کو یہ لائق نہیں کہ کنکھیوں سے چور نگاہ کرے، ابو داؤد نے کہا ابن ابی سرح عثمان کا رضاعی بھائی تھا اور ولید بن عقبہ ان کا اخیافی بھائی تھا اس نے شراب پی تو حضرت عثمان نے اس کو حد ماری تھی۔

۹۱۱-حدّثنا مُحمّدُ بْنُ الْعلاء قال حدّثنا زيْدُ بْنُ الْحُباب قال أخْبرنا عمْرُو بْنُ عُثْمان بْن عبْد الرّحْمن بْن سعيد بْن

۹۱۱۔ محمد بن العلاء، زید بن حباب، عمرو بن عثمان، عبدالرحمن بن سعید، سعید بن یربوع مخزومی سے روایت ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

يربوع المخزومي قال حدثني جدي عن أبيه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال يوم فتح مكة أربعة لا أؤمنهم في حل ولا حرم فسماهم قال وقينتين كانتا لمقيس فقتلت إحداهما وأفلتت الأخرى فأسلمت قال أبو داود لم أفهم إسناده من ابن العلاء كما أحب *

جس دن مکہ فتح ہوا چار مرد ہیں میں ان کو امان نہیں دیتا نہ حل میں نہ حرم میں پھر ان کا نام لیا اور دو لونڈیوں کا جو مقیس بن ضبابہ کی تھیں اور آپ کی ہجو کیا کرتی تھیں ایک لونڈی ان میں سے قتل کی گئی اور دوسری بھاگ گئی پھر وہ مسلمان ہوگئی ابوداؤد نے کہا میں ابن العلاء سے اس حدیث کا اسناد اچھی طرح نہیں سمجھا۔

۹۱۲-حدثنا القعنبي عن مالك عن ابن شهاب عن أنس بن مالك أن رسول الله صلى الله عليه وسلم دخل مكة عام الفتح وعلى رأسه المغفر فلما نزعه جاءه رجل فقال ابن خطل متعلق بأستار الكعبة فقال اقتلوه قال أبو داود ابن خطل اسمه عبد الله وكان أبو برزة الأسلمي قتله *

۹۱۲۔ قعنبی مالک ابن شہاب انس بن مالک سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ داخل ہوئے مکہ میں جس سال مکہ فتح ہوا نبی ﷺ کے سر پر خود تھا جب نبی ﷺ نے خود اتارا تو ایک شخص آیا اور بولا یا رسول اللہ ابن خطل ایک کافر تھا جس کا نام عبدالعزے تھا آپ نے اس کا خون مباح کر دیا تھا کعبے کے پردے پکڑے ہوئے لٹک رہا ہے نبی ﷺ نے فرمایا اس کو مار ڈالو ابو داؤد فرماتے ہیں کہ ابن خطل کا نام عبداللہ کا تھا، اور اسے ابو برزہ اسلمی نے قتل کیا تھا۔

تشریح: آپ نے ابن خطل کو مار ڈالنے کا حکم اس واسطے کیا تھا کہ ابن خطل پہلے مسلمان ہو تھا رسول اللہ ﷺ نے اس کو مصدق زکوۃ وصول کرنے والا بنا کر بھیجا اور ایک غلام مسلمان خدمت کے لئے اس کے ساتھ کر دیا ابن خطل ایک منزل میں اترا اور غلام سے کھانا پکانے کو کہا اور خود سو رہا جب اٹھا تو دیکھا غلام نے کھانا نہیں پکایا ہے ابن خطل اس غلام کو مار ڈالا اور اسلام سے پھر گیا اور مکے میں جا کر دو لونڈیاں رکھیں جو رسول اللہ ﷺ کی ہجو کیا کرتی تھیں پھر جب مکہ فتح ہوا تو کعبہ کے پردوں میں چھپ گیا آپ کے حکم سے وہیں زمزم یا مقام کے پاس مارا گیا۔

۳۸۳-باب في قتل الأسير صبرًا *

۳۸۳۔ قیدی کو پکڑ کر اس کو مار ڈالنا!

۹۱۳-حدثنا علي بن الحسين الرقي ثنا عبدالله بن جعفر قال أخبرني عبدالله بن عمرو عن زيد بن أبي أنيسة عن عمرو بن مرة عن إبراهيم قال أراد الضحاك بن قيس أن يستعمل مسروقا فقال له عمارة بن عقبة أتستعمل رجلا من بقايا قتلة عثمان فقال له مسروق ثنا عبدالله بن مسعود كان في أنفسنا موثوق الحديث أن النبي صلى الله عليه وسلم لما أراد قتل أبيك قال من للصبية قال النار قال قد رضيت لك ما رضي لك رسول الله صلى الله عليه وسلم *

۹۱۳۔ علی بن حسین عبداللہ بن جعفر عبداللہ بن عمر، زید بن ابی انیسہ، عمرو بن مرہ، ابراہیم سے روایت ہے، کہ ضحاک بن قیس نے چاہا مسروق کو عامل بنانا تو عمارہ بن عقبہ نے اس سے کہا تو عامل بنا تا ہے ایسے شخص کو جو باقی رہ گیا ہے عثمان کے قاتلوں میں سے مسروق نے اس سے کہا مجھ سے حدیث بیان کی عبداللہ بن مسعود نے اور وہ ہم میں بڑے معتبر تھے کہ جب آپ نے تیرے باپ عقبہ بن ابی معیط جس نے آپ کے سر پر اوجھڑی ڈال دی تھی اور آپ نماز میں تھے کے قتل کا ارادہ کیا وہ بولا میرے لڑکوں کی کون خبر لے گا تو آپ نے فرمایا آگ پس میں راضی ہوں تیرے لیے اس چیز سے جس کے لئے راضی ہوئے تیرے لئے رسول اللہ صلعم یعنی تو انگار میں جائے جہنم میں جلے۔

۳۸٤- في قتل الاسير بالنبل

۳۸۴۔ قیدی کو باندھ کر اس کو تیروں سے مار ڈالنا!

۹۱٤-حدثنا سعيد بن منصور قال حدثنا عبد الله بن وهب قال أخبرني عمرو بن الحارث عن بكير بن عبد الله ابن

۹۱۴۔ سعید بن منصور، عبداللہ بن وہب، عمرو بن حارث بکیر بن اشج عبید بن تعلی سے روایت ہے، کہ ہم نے جہاد کیا عبدالرحمن بن خالد بن

الْأَشَجِّ عَنِ ابْنِ تَعْلَى قَالَ غَزَوْنَا مَعَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ فَأُتِيَ بِأَرْبَعَةِ أَعْلَاجٍ مِنَ الْعَدُوِّ فَأَمَرَ بِهِمْ فَقُتِلُوا صَبْرًا قَالَ أَبُو دَاوُد قَالَ لَنَا غَيْرُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ فِي هَذَا الْحَدِيثِ قَالَ بِالنَّبْلِ صَبْرًا فَبَلَغَ ذَلِكَ أَبَا أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيَّ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْ قَتْلِ الصَّبْرِ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ كَانَتْ دَجَاجَةٌ مَا صَبَرْتُهَا فَبَلَغَ ذَلِكَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ فَأَعْتَقَ أَرْبَعَ رِقَابٍ *

ولید کے ساتھ ان کے سامنے چار کافر زبردست عجمی لائے گئے دشمنوں سے انہوں نے حکم دیا وہ پکڑ کر مار ڈالے گئے ابوداؤد نے سوا سعید کے اور لوگوں نے یوں روایت کیا کہ تیروں سے مار ڈالے گئے جب یہ خبر ابوایوب انصاری کو پہنچی انہوں نے کہا میں نے سنا آپ سے آپ نے اس طرح باندھ کے مارنے سے منع کیا قسم خدا کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر مرغی بھی ہو تو میں اس کو اس طرح نہ ماروں یعنی صبر کے طور پر جب یہ خبر عبدالرحمن بن خالد بن ولید کو پہنچی انہوں نے چار غلام آزاد کئے یعنی کفارہ دیا اپنی خطا کا جو ان سے ناوانستہ ہو گئی تھی اگلے زمانے کے لوگ کیسے محتاط اور پابند شروع تھے پر قصور کا تدارک کرتے تھے۔

۳۸۵-باب فِي الْمَنِّ عَلَى الْأَسِيرِ بِغَيْرِ فِدَاءٍ *

۳۸۵۔ قیدی پر احسان رکھ کر مفت چھوڑ دینے کا بیان!

۹۱۵-حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ قَالَ أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ ثَمَانِينَ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ هَبَطُوا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهِ مِنْ جِبَالِ التَّنْعِيمِ عِنْدَ صَلَاةِ الْفَجْرِ لِيَقْتُلُوهُمْ فَأَخَذَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِلْمًا فَأَعْتَقَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ﴿ وَهُوَ الَّذِي كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ ﴾ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ *

۹۱۵۔ موسیٰ بن اسماعیل، حماد، ثابت انس سے روایت ہے، کہ اسی آدمی مکہ کے رسول اللہ ﷺ اور نبی ﷺ کے اصحاب پر تنعیم کے پہاڑ سے اتر آئے یعنی سال حدیبیہ میں فجر کی نماز کے وقت نبی ﷺ کے قتل کے لئے تو رسول اللہ ﷺ نے ان کو زندہ پکڑ لیا اور حالیکہ وہ مطیع ہو گئے پھر رسول اللہ ﷺ نے ان کو آزاد کر دیا تو اللہ تعالے نے یہ آیت اتاری وہ اللہ ایسا ہے کہ ان کا ہاتھ تم سے بند رکھا اور تمہارا ان سے مکہ میں آخر آیت تک (یعنی ان کو تم سے بچایا وہ تم کو قتل نہ کر سکے اور تم کو ان سے بچایا تمہارے دل میں قتل کا خیال نہ ڈالا)۔

۹۱۶-حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ ابْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِأُسَارَى بَدْرٍ لَوْ كَانَ مُطْعِمُ بْنُ عَدِيٍّ حَيًّا ثُمَّ كَلَّمَنِي فِي هَؤُلَاءِ النَّتْنَى لَأَطْلَقْتُهُمْ لَهُ *

۹۱۶۔ محمد بن یحییٰ عبدالرزاق معمر زہری، محمد بن جبیر بن مطعم ان کے والد مطعم سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بدر کے قیدیوں کے حق میں اگر مطعم بن عدی جیتا ہوتا اور ان ناپاک قیدیوں کے باب میں مجھ سے سفارش کرتا تو میں ان کی خاطر سے ان کو چھوڑ دیتا۔

تشریح: مطعم عدی بن نوفل بن عبد مناف کا بیٹا ہے اور حضرت کا ہم جدی قرابتی ہے اور اس کا حضرت پر ایک احسان تھا کہ حضرت طائف سے جب پھرے تو اس نے حضرت سے مشرکوں کو دفع کرایا اس لئے آپ نے کلام مذکور فرمایا۔ (علامہ)

۳۸۰-باب فِي فِدَاءِ الْأَسِيرِ بِالْمَالِ *

۳۸۶۔ قیدی سے مال لے کر اس کو چھوڑنے کا بیان!

۹۱۷-حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو نُوحٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا سِمَاكٌ الْحَنَفِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ لَمَّا كَانَ

۹۱۷۔ احمد بن محمد ابونوح، عکرمہ بن عمار سماک حنفی ابن عباس عمر بن خطاب سے روایت ہے، کہ جب بدر کے قیدیوں سے رسول اللہ ﷺ نے روپیہ لیا اور ان کو چھوڑ دیا اللہ جل جلالہ نے یہ آیت

يَوْمَ بَدْرٍ فَأَخَذَ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفِدَاءَ أَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (مَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَنْ يَكُونَ لَهُ أَسْرَى حَتَّى يُثْخِنَ فِي الْأَرْضِ) إِلَى قَوْلِهِ (لَمَسَّكُمْ فِيمَا أَخَذْتُمْ) مِنَ الْفِدَاءِ ثُمَّ أَحَلَّ لَهُمُ اللَّهُ الْغَنَائِمَ قَالَ أَبُو دَاوُد سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ يُسْأَلُ عَنِ اسْمِ أَبِي نُوحٍ فَقَالَ إِيشْ تَصْنَعُ بِاسْمِهِ اسْمُهُ اسْمٌ شَنِيعٌ قَالَ أَبُو دَاوُد اسْمُ أَبِي نُوحٍ قُرَادٌ وَالصَّحِيحُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ غَزْوَانَ *

اتاری نبی کے لئے قیدی نہ ہونے چاہئیں جب تک کافروں کو بالکل قتل اور زیر نہ کرے یعنی اللہ پاک سے مال لے کر چھوڑنا ناپسند ہوا کیونکہ اس وقت کفر کا غلبہ تھا قیدیوں کا مارڈالنا مناسب تھا حضرت عمر کی بھی رائے تھی بعد اس کے اللہ جل جلالہ نے ان کے لئے مال درست کیا ابو داؤد فرماتے ہیں کہ احمد بن حنبل سے ابو نوح کا نام معلوم کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ تم ان کے نام سے کیا کرو گے ان کا نام ذرا بھدا ہے، ابو داؤد فرماتے ہیں کہ ان کا نام قراد یعنی چچیری ہے اور صحیح عبدالرحمٰن بن غزوان ہے

۹۱۸-حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْمُبَارَكِ الْعَيْشِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ حَبِيبٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي الْعَنْبَسِ عَنْ أَبِي الشَّعْثَاءِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ فِدَاءَ أَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ يَوْمَ بَدْرٍ أَرْبَعَ مِائَةٍ *

۹۱۸۔ عبدالرحمٰن بن مبارک سفیان بن حبیب شعبہ، ابو العنبس، ابو الشعثاء ابن عباس سے روایت ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جاہلیت کے لوگوں کا فدیہ فی آدمی چار سو درہم مقرر کیے تھے۔

۹۱۹-حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادٍ عَنْ أَبِيهِ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا بَعَثَ أَهْلُ مَكَّةَ فِي فِدَاءِ أَسْرَاهُمْ بَعَثَتْ زَيْنَبُ فِي فِدَاءِ أَبِي الْعَاصِ بِمَالٍ وَبَعَثَتْ فِيهِ بِقِلَادَةٍ لَهَا كَانَتْ عِنْدَ خَدِيجَةَ أَدْخَلَتْهَا بِهَا عَلَى أَبِي الْعَاصِ قَالَتْ فَلَمَّا رَآهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَقَّ لَهَا رِقَّةً شَدِيدَةً وَقَالَ إِنْ رَأَيْتُمْ أَنْ تُطْلِقُوا لَهَا أَسِيرَهَا وَتَرُدُّوا عَلَيْهَا الَّذِي لَهَا فَقَالُوا نَعَمْ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ عَلَيْهِ أَوْ وَعَدَهُ أَنْ يُخَلِّيَ سَبِيلَ زَيْنَبَ إِلَيْهِ وَبَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ وَرَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ كُونَا بِبَطْنِ يَأْجَجَ حَتَّى تَمُرَّ بِكُمَا زَيْنَبُ فَتَصْحَبَاهَا حَتَّى تَأْتِيَا بِهَا *

۹۱۹۔ عبداللہ بن محمد بن سلمہ، محمد بن اسحاق یحییٰ بن عباد، عباد بن عبداللہ، حضرت عائشہؓ سے روایت ہے، کہ جب مکے والوں نے بھیجے اپنے قیدیوں کے بدلے فدیے تو اس وقت زینب نے ابی العاص کے بدلے میں کچھ مال بھیجا اور اس مال میں اپنا ایک ہار بھیجا تھا جو حضرت خدیجہ کا تھا انہوں نے یہ جہیز میں دیا تھا حضرت عائشہؓ نے کہا جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس ہار کو دیکھا تو زینب کی تنہائی اور بیکسی دیکھ کر اور مصاحبت خدیجہ کی یاد آئی اس لئے کہ وہ ہار ان کے گلے میں رہتا تھا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے فرمایا اگر تم مناسب جانو تو زینب کی خاطر کے لئے اس کے قیدی کو چھوڑ دو اور جو مال اس کا ہے یعنی جو مال زینب نے ابو العاص کے بدلے میں بھیجا ہے وہ بھی اس کا پھیر دو تو صحابہ نے عرض کیا کہ ہاں یعنی مال بھی زینب کا پھیر دیتے ہیں اور ابو العاص کو بھی چھوڑ دیتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو العاص سے عہد لیا چھوڑتے وقت کہ زینب کو میرے پاس آنے سے نہ روکے یعنی مدینہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے اور زینب مکے میں تو زینب کے آنے کو حضرت کے پاس ابو العاص مانع نہ ہو پھر آپ نے زید بن حارثہ کو اور انصار میں سے ایک شخص کو بھیجا یعنی زینب کے لانے کو اور ان سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تک زینب تمہارے پاس نہ آئیں تم بطن یاجج ایک مقام ہے مکے کے پاس میں ٹھہرے رہنا اور جب آجائیں تو ان کے ساتھ میں رہنا جب تک کہ ان کو یہاں لے آؤ۔

تشریح: حضرت زینب حضرت کی بڑی بیٹی تھیں اور العاص بن الربیع بن عبدالعزیٰ بن عبدالشمس بن عبد مناف حضرت خدیجہ کے بھانجے تھے اور حضرت زینب کے خاوند تھے آپ نے اپنی صاحبزادی زینب کے لانے کے لئے دو شخصوں کو بھیجا جو ان کے محرم نہ تھے اس وجہ سے کہ آپ کو ان پر اطمینان ہو گیا ضرورت کے وقت

درست ہے یا جب تک نا محرم سے ساتھ رہنے کی ممانعت نہ ہوئی تھی۔ جب تک زینب مدینے میں چلی آئیں تو ابوالعاص کفر کی حالت میں مکے ہی میں رہے پھر تجارت کو شام میں گئے وہاں سے لوٹتے وقت مسلمانوں نے ان کو اسلام کی طرف بلایا انہوں نے مکے میں جا کر وہ مال جس جس کا تھا اس کے سپرد کیا اور سب کے سامنے ایں کلمہ شہادت پڑھا پھر ہجرت کر کے مدینے کو آئے پھر شہید ہوئے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں۔

۹۲۰–حدثنا أحْمدُ بْنُ أبِي مرْيم حدَّثنا عمِّي يعْني سعيد بْن الْحكم قال أخْبرنا اللَّيْثُ بْنُ سعْد عنْ عُقيْل عن ابْن شهابٍ قال وذكر عُرْوةُ بْنُ الزُّبيْر أنَّ مرْوان والْمسْور بْن مخْرمة أخْبراهُ أنَّ رسُول اللّٰه صلَّى اللّٰه عليْه وسلَّم قال حين جاءهُ وفْدُ هوازن مُسْلمين فسألُوهُ أنْ يرُدَّ إليْهمْ أمْوالهُمْ فقال لهُمْ رسُولُ اللّٰه صلَّى اللّٰه عليْه وسلَّم معي منْ تروْن وأحبُّ الْحديث إليَّ أصْدقُهُ فاخْتارُوا إمَّا السَّبْي وإمَّا الْمال فقالُوا نخْتارُ سبْيناَ فقام رسُولُ اللّٰه صلَّى اللّٰه عليْه وسلَّم فأثْنى على اللّٰه ثُمَّ قال أمَّا بعْدُ فإنَّ إخْوانكُمْ هؤُلاء جاءُوا تائبين وإنِّي قدْ رأيْتُ أنْ أرُدَّ إليْهمْ سبْيهُمْ فمنْ أحبَّ منْكُمْ أنْ يُطيِّب ذلك فلْيفْعلْ ومنْ أحبَّ منْكُمْ أنْ يكُون على حظِّه حتَّى نُعْطيهُ إيَّاهُ منْ أوَّل ما يُفيءُ اللّٰهُ عليْنا فلْيفْعلْ فقال النَّاسُ قدْ طيَّبْنا ذلك لهُمْ يا رسُول اللّٰه فقال لهُمْ رسُولُ اللّٰه صلَّى اللّٰه عليْه وسلَّم إنَّا لا ندْري منْ أذن منْكُمْ ممَّنْ لمْ يأْذنْ فارْجعُوا حتَّى يرْفع إليْنا عُرفاؤُكُمْ أمْركُمْ فرجع النَّاسُ وكلَّمهُمْ عُرفاؤُهُمْ فأخْبرُوهُمْ أنَّهُمْ قدْ طيَّبُوا وأذنُوا *

۹۲۰۔ احمد بن ابی مریم، سعید بن حکم، لیث، عقیل، ابن شہاب، عروہ بن زبیر، مروان اور مسعود بن مخرمہ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے خطبہ بیان فرمایا جس وقت ہوازن ایک قبیلہ کا نام ہے کی قوم کے لوگ مسلمان ہو کر حضرت کے پاس آئے تو انہوں نے حضرت سے یہ سوال کیا کہ ان کے مال ان کو پھیر دیں تو آپ نبی ﷺ نے ان سے فرمایا جو تم سمجھتے ہو میرے پاس موجود ہے یعنی تمہارے قیدی اور مال دونوں میرے پاس موجود ہیں اور اللہ کے نزدیک سچی بات بہت پسند ہے اب دو چیزوں میں سے تم ایک کو اختیار کر لو یا بندے یا مال ہوازن نے کہا ہم نے اپنے بندے اختیار کیے نبی ﷺ نے کھڑے ہو کر خطبہ بیان کیا فرمایا اللہ جل جلالہ کی تعریف کی بعد اس کے یعنی حمد ثنا کے بعد فرمایا مقرر تمہارے بھائی تو بہ کر کے آئے ہیں یعنی شرک وغیرہ گناہوں سے اور میں نے تو مناسب جانا کہ ان کے قیدیوں کو پھیر دوں ان کو تم میں سے شخص چاہے اپنی خوشی سے بندے کو پھیر دے تو چاہیے کہ کرے اور جو تم میں سے یہ چاہے کہ اپنا حصہ لینے پر ہی اڑا رہے یہاں تک کہ ہم اس کا عوض اس کو دیں پہلے مال میں سے جو اللہ ہم پر انعام کر کے غنیمت میں سے تو چاہیے کہ کرے یعنی جس کو منظور ہو کہ اپنے حصے کے بندے بغیر عوض کے دے وہ بیان کر دے تو لوگوں نے کہا یعنی بعضوں نے یا سبھوں نے یا رسول اللہ ہم تو اس پر خوش ہوئے یعنی بندوں کے پھیر دینے پر تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مقرر ہم نہیں جانتے کہ تم میں سے کون راضی ہوا اور کون راضی نہیں ہوا اس کو جدا نہیں کر سکتے ہم اس لئے تم پھر جاؤ یہاں تک کہ تمہارے سردار ہمارے پاس امر کو لا دیں یعنی اس تفصیل کو تو سب لوگ پھر گئے اور ان کے سرداروں نے ان سے اس مقدمہ میں کلام کیا پھر دوبارہ لوٹ کر حضرت کے پاس آئے اور آپ کو خبر دی کہ وہ قیدیوں کے پھیر دینے پر راضی ہیں اور انہوں نے اذن دیا ہے خوشی سے۔

تشریح: غزوہ ہوازن جسے حنین بھی کہتے ہیں اس میں ہوازن پر جہاد ہوا ان کا مال اور اسباب اور قیدی بہت ہاتھ آئے پھر وہ لوگ مسلمان ہو گئے انہوں نے اس کو واپس مانگا پھر ان کو حق نہ پہنچتا تھا لیکن غنیمت میں لیا گیا تھا پھر ان کی خوشی لے کے آپ نے بندوں کا دینا قبول کیا۔

٩٢١–حدثنا موسى بن إسمعيل قال حدثنا حماد عن محمد بن إسحق عن عمرو بن شعيب عن أبيه عن جده في هذه القصة قال فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ردوا عليهم نساءهم وأبناءهم فمن مسك بشيء من هذا الفيء فإن له به علينا ست فرائض من أول شيء يفيئه الله علينا ثم دنا يعني النبي صلى الله عليه وسلم من بعير فأخذ وبرة من سنامه ثم قال يا أيها الناس إنه ليس لي من هذا الفيء شيء ولا هذا ورفع أصبعيه إلا الخمس والخمس مردود عليكم فأدوا الخياط والمخيط فقام رجل في يده كبة من شعر فقال أخذت هذه لأصلح بها برذعة لي فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم أما ما كان لي ولبني عبد المطلب فهو لك فقال أما إذ بلغت ما أرى فلا أرب لي فيها ونبذها *

۹۲۱۔ موسیٰ بن اسماعیل حماد محمد بن اسحاق، عمرو بن شعیب ان کے والد ان کے دادا سے روایت ہے اس قصے میں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا پھیر دو ان کی عورتوں اور بچوں کو اور جو ان میں سے کسی کو رکھنا چاہے یعنی اپنا حصہ بغیر عوض کے واپس نہ کرنا چاہے تو عوض بھی دیں گے وہ یہ ہے کہ اس بدلے میں ہم چھ چھ اونٹ دیں گے پہلے مال سے جو عنایت کرے ہم کو اللہ سبحانہ پھر رسول اللہ ﷺ ایک اونٹ کے پاس گئے اور اس کے کوہان میں سے بال لے کر فرمایا اے لوگو حال یہ ہے کہ اس فئی کے مال میں سے میرے لیے کچھ نہیں ہے اور نہ یہ مگر خمس اور خمس بھی تمہارے ہی لیے خرچ کیا جاتا ہے تو تاگے اور سوئی کو بھی ادا کرو ایک آدمی کھڑا ہوا جس کے ہاتھ میں بالوں کا ایک ٹکڑا تھا تو اس نے کہا کہ میں نے اس کو پالان کے نیچے کی کملی درست کرنے کو لیا تھا پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو میرے واسطے اور نبو عبد المطلب کے واسطے ہو وہ تیرے لیے ہے تو اس شخص نے کہا جب کہ یہ رسی اس حد کو پہنچی یعنی اس کا گناہ اس درجہ پہنچا جو میں دیکھتا ہوں تو مجھے اس کی حاجت نہیں اور اس رسی کو پھینک دیا۔

تشریح: فئی سے ہیں مال غنیمت کو جو کفار سے حاصل ہوتا ہے غنیمت کے مال میں سے چرانا بہت بڑا گناہ ہے جو کچھ حاصل ہو سب امام کے پاس جمع کر دیں پھر وہ تقسیم کر دے۔

٣٨٧–باب في الإمام يقيم عند الظهور على العدو بعرصتهم *

۳۸۷۔ جب حاکم دشمن پر غالب ہو جائے تو میدان جنگ میں ٹھہرے!

٩٢٢–حدثنا محمد بن المثنى قال حدثنا معاذ بن معاذ ح و حدثنا هارون بن عبد الله قال حدثنا روح قالا حدثنا سعيد عن قتادة عن أنس عن أبي طلحة قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا غلب على قوم أقام بالعرصة ثلاثا قال ابن المثنى إذا غلب قوما أحب أن يقيم بعرصتهم ثلاثا قال أبو داود كان يحيى بن سعيد يطعن في هذا الحديث لأنه ليس من قديم حديث سعيد لأنه تغير سنة خمس وأربعين ولم يخرج هذا الحديث إلا بأخرة قال أبو داود يقال إن وكيعا حمل عنه في تغيره *

۹۲۲۔ محمد بن مثنی معاذ بن معاذ دوسری سند ہارون بن عبد اللہ روح سعید قتادہ، انس ابو طلحہ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی قوم پر غالب ہوتے تو میدان جنگ میں تین رات ٹھہرتے اور ابن مثنی کی روایت میں ہے کہ تین رات وہاں ٹھہرنا آپ اچھا سمجھتے گویا یہ علامت ہے فتح اور نصرت کی کہ مسلمان ان کے مورچے پر قابض ہوئے ابو داؤد فرماتے ہیں کہ یحییٰ بن سعید اس حدیث میں طعن کرتے تھے کیونکہ یہ سعید کی پہلی حدیثوں میں سے نہیں ہے اس لیے کہ ۴۵ سال کی عمر میں ان کے حافظہ میں تغیر پیدا ہو گیا تھا اور یہ حدیث بھی آخری عمر کی ہے ابو داؤد فرماتے ہیں کہ وکیع نے سعید سے ان کے زمانہ تغیر میں ہی حدیث حاصل کی ہے۔

٣٨٨–باب في التفريق بين السبي *

۳۸۸۔ قیدیوں میں جدائی کر دینے کا بیان!

٩٢٣–حدَّثنا عُثْمانُ بْنُ أَبي شَيْبة قال حدَّثنا إِسْحٰقُ بْنُ منْصُور حدَّثنا عبْدُ السَّلام بْنُ حرْب عنْ يزيد بْن عبْد الرَّحْمٰن عن الْحكم عنْ ميْمُون بْن أَبي شبيب عنْ عليٍّ أَنَّهُ فرَّق بيْن جارية وولدها فنهاهُ النَّبيُّ صلَّى اللّٰه عليْه وسلَّم عنْ ذلك وردَّ الْبيْع قال أَبو داود وميْمُونٌ لمْ يُدْركْ عليًّا قُتل بالْجماجم والْجماجمُ سنةَ ثلاث وثمانين قال أَبو داود والْحَرَّةُ سَنَةَ ثَلاث وستِّين وقُتل ابْنُ الزُّبيْر سَنَةَ ثَلاث وسبْعينَ

۹۲۳۔ عثمان بن ابی شیبہ ، اسحاق بن منصور ، عبدالسلام بن حرب ، یزید بن عبدالرحمن ، حکم میمون بن ابی شیب سے روایت ہے کہ حضرت علی نے تفریق کی ایک لونڈی اور اس کے بچے میں یعنی ماں کو بچے کو علیحدہ بیچا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع کیا اور بیع رد کیا ابوداؤد نے میمون بن ابی شیب نے اس حدیث کو علی سے روایت کیا ہے حالانکہ اس نے علی کو نہیں پایا اور مارا گیا میمون جنگ جماجم میں ۸۳ ہجری میں ابوداؤد نے کہا واقعہ حرہ ۶۳ ہجری میں اور ابن زبیر کی شہادت ۸۳ھ میں ہوئی

٣٨٩–بَاب الرُّخْصَةِ فِي الْمُدْرِكِينَ يُفَرَّقُ بَيْنَهُمْ *

۳۸۹۔ اگر جوان قیدی ہوں تو ان میں جدائی کرنا درست ہے!

٩٢٤–حدَّثَنَا هارُونُ بْنُ عبْد اللّٰه قَال حدَّثَنَا هاشِمُ بْنُ الْقَاسِم قَال حدَّثَنا عِكْرِمَةُ قَال حدَّثَني إِيَاسُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حدَّثَني أَبي قَال خرجْنا مع أَبي بكْر وأَمَّرهُ عليْنا رسُولُ اللّٰه صَلَّى اللّٰه عَلَيْه وسَلَّم فغزوْنا فزارةَ فشنَنَّا الْغارَةَ ثُمَّ نَظَرْتُ إِلى عُنُق منَ النَّاس فيه الذُّرِّيَّةُ والنِّساءُ فرميْتُ بسهْم فوقعَ بَيْنَهُمْ وبَيْن الْجبَل فقامُوا فجئْتُ بهمْ إِلَى أَبي بكْر فيهمُ امْرأَةٌ منْ فزارةَ وعلَيْها قشْعٌ منْ أَدم معها بنْتٌ لها منْ أَحْسن الْعرَب فنفَّلَني أَبُو بكْر ابْنتَها فقدمْتُ الْمدينةَ فلَقيَني رسُولُ اللّٰه صلَّى اللّٰه عليْه وسلَّم فقال لي يا سلَمةُ هبْ لي الْمرْأَةَ فقُلْتُ واللّٰه لقدْ أَعْجبتْني وما كشفْتُ لها ثوْبًا فسكت حتَّى إِذا كَانَ منَ الْغد لَقيَني رسُولُ اللّٰه صلَّى اللّٰه عَلَيْه وَسَلَّم في السُّوق فقال يا سلَمةُ هبْ لي الْمرْأَةَ للّٰه أَبُوكَ فقُلْتُ يا رسُولَ اللّٰه واللّٰه ما كشفْتُ لها ثوْبًا وهي لكَ فبعث بها إِلَى أَهْل مكَّةَ وفي أَيْديهمْ أَسْرَى ففاداهُمْ بتلْكَ الْمرْأَة *

۹۲۴۔ ہارون بن عبداللہ ہاشم ، عکرمہ ایاس ، ان کے والد سلمہ سے روایت ہے کہ ہم ابوبکرؓ کے ساتھ نکلے اور رسول اللہ ﷺ ان کو ہمارا امیر بنایا تھا ہم نے جہاد کیا تھا قبیلہ فزارہ پر تو ہر طرف سے ہم نے ان کو لوٹا اور حملہ کیا بعد اس کے میں نے چند لوگوں کو دیکھا جن میں بچے اور عورتیں تھیں ایک تیر میں نے ان کو مارا وہ ان کے اور پہاڑ کے درمیان گرا وہ کھڑے ہو گئے پھر میں ان کو پکڑ کر بکرؓ کے پاس لایا ان میں ایک عورت تھی فزارہ کی جو کھال پہنی ہوئی تھی سوکھی اور اس کے ساتھ ایک لڑکی تھی عرب کی حسین عورتوں میں سے ابوبکرؓ نے اس کی بیٹی کو مجھے دے دیا میں مدینے میں آیا تو رسول اللہ ﷺ مجھ سے ملے آپ نے فرمایا اے سلمہ وہ لڑکی مجھے ہبہ کر دے میں نے کہا قسم اللہ کی وہ لڑکی مجھے پسند آئی ہے اور میں نے ابھی تک اس کا کپڑا نہیں کھولا یعنی اس سے صحبت نہیں کی رسول اللہ ﷺ چپ ہو رہے جب دوسرا دن ہوا تو پھر رسول اللہ ﷺ مجھ سے بازار میں ملے اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے سلمہ وہ لڑکی مجھے ہبہ کر دے اپنے باپ کی قسم میں کہا یا رسول اللہ اللہ کی قسم ابھی تک میں نے اس کا کپڑا نہیں کھولا اور وہ رسول اللہ ﷺ کے واسطے ہے پھر رسول اللہ ﷺ نے اس لڑکی کو مکے میں بھیجا اور مکے والوں کے پاس جو مسلمان قید تھے اس کے بدلے میں ان کو چھڑا لیا تھا۔

تشریح: چونکہ وہ لڑکی حسینہ اور جمیلہ تھی اس واسطے کافروں نے اس کے بدلے میں چند آدمی آپ کو دیئے۔ (علامہ)

٣٩٠–بَاب فِي الْمَال يُصِيبُهُ الْعَدُوُّ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ثُمَّ يُدْرِكُهُ صاحِبُهُ فِي الْغَنِيمَةِ *

۳۹۰۔ کافر جنگ میں کسی مسلمان کا مال لے جائیں پھر مالک مال اس کو غنیمت میں پائے!

۹۲۵–حدّثنا صالحُ بْنُ سُهيلٍ حدّثنا يحيى يعْني ابْنَ أبي زائدة عن عُبيْد اللّه عنْ نافع عن ابْن عُمر أنّ غُلامًا لابْن عُمر أبق إلى الْعدُوّ فظهر عليْه الْمُسْلمُون فردّهُ رسُولُ اللّه صلّى اللّهُ عليه وسلّم إلى ابْن عُمر ولم يقْسمْ قال أبو داود وقال غيرُهُ ردّهُ عليْه خالدُ بْنُ الْوليد *

۹۲۵۔ صالح بن سہیل، یحییٰ بن ابی زائدہ عبید اللہ نافع ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک غلام ان کا دشمنوں کی طرف یعنی کافروں میں بھاگ گیا پھر جب مسلمان غالب ہوئے ان پر تو رسول اللہ ﷺ اس غلام کو ابن عمر کو پھیر دیا اور اس کو تقسیم نہ کیا یعنی مال غنیمت میں نہ داخل کیا۔

۹۲۶–حدّثنا مُحمّدُ بْنُ سُليْمان الْأنْباريُّ والْحسنُ بْنُ عليٍّ الْمعْنى قالا حدّثنا ابْنُ نُميْرٍ عنْ عُبيْد اللّه عنْ نافعٍ عن ابْن عُمر قال ذهب فرسٌ لهُ فأخذها الْعدُوُّ فظهر عليْهمُ الْمُسْلمُون فرُدّ عليْه في زمن رسُول اللّه صلّى اللّهُ عليْه وسلّم وأبق عبْدٌ لهُ فلحق بأرْض الرُّوم فظهر عليْهمُ الْمُسْلمُون فردّهُ عليْه خالدُ بْنُ الْوليد بعْد النّبيّ صلّى اللّهُ عليْه وسلّم *

۹۲۶۔ محمد بن سلیمان اور حسن بن علی، ابن نمیر، عبید اللہ نافع، ابن عمر سے روایت ہے، کہ ان کا گھوڑا بھاگ گیا تو ان کے دشمنوں یعنی کافروں نے اس کو پکڑ لیا پھر کافروں پر مسلمان غالب ہوئے تو وہی گھوڑا ابن عمر کو پھیر دیا گیا یعنی غنیمت کے مال میں داخل نہ کیا گیا رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں اور عبد اللہ کا ایک غلام بھاگا، اور وہ روم کے کافروں سے ملا تو جب مسلمان ان پر یعنی رومی کافروں پر غالب آئے تو وہی غلام عبد اللہ کو پھیر دیا خالد بن ولید نے رسول اللہ ﷺ کے بعد۔

۳۹۱–باب في عبيد الْمُشْركين يلْحقُون بالْمُسْلمين فيُسْلمُون *

۳۹۱۔ اگر کافروں کے غلام مسلمانوں کے پاس بھاگ آئیں اور مسلمان ہو جائیں!

۹۲۷–حدّثنا عبْدُ الْعزيز بْنُ يحْيى الْحرّانيُّ حدّثني مُحمّدٌ يعْني ابْن سلمة عنْ مُحمّد بْن إسْحق عنْ أبان بْن صالحٍ عنْ منْصُور بْن الْمُعْتمر عنْ ربْعيّ بْن حراشٍ عنْ عليّ بْن أبي طالبٍ قال خرج عبْدانٌ إلى رسُول اللّه صلّى اللّهُ عليْه وسلّم يعْني يوْم الْحُديْبية قبْل الصُّلْح فكتب إليْه مواليهمْ فقالُوا يا مُحمّدُ واللّه ما خرجُوا إليْك رغْبةً في دينك وإنّما خرجُوا هربًا من الرّقّ فقال ناسٌ صدقُوا يا رسُول اللّه رُدّهُمْ إليْهمْ فغضب رسُولُ اللّه صلّى اللّهُ عليْه وسلّم وقال ما أُراكُمْ تنْتهُون يا معْشر قُريْشٍ حتّى يبْعث اللّهُ عليْكُمْ منْ يضْربُ رقابكُمْ على هذا وأبى أنْ يرُدّهُمْ وقال هُمْ عُتقاءُ اللّه عزّ وجلّ *

۹۲۷۔ عبد العزیز، محمد بن سلمہ، محمد بن اسحاق، ابان بن صالح، منصور بن معتمر، ربعی بن حراش علی بن ابی طالب سے روایت ہے کہ کئی غلام رسول اللہ ﷺ کی طرف نکل آئے یعنی حدیبیہ کے دن صلح سے پہلے تو ان غلاموں کے مالکوں نے رسول اللہ ﷺ کو لکھ بھیجا کہ اے محمد خدا کی قسم یہ غلام تمہارے دین کی خواہش کر کے تمہاری طرف کچھ نہیں آئے ہیں یہ تو فقط غلامی سے یعنی غلامی کی قید سے بھاگ کر نکل گئے ہیں یعنی غلامی سے خلاص کرنے کے لیے تو کئی لوگوں نے کہا یعنی صحابہ میں سے یا رسول اللہ ان کے مالکوں نے سچ کہا ان کو ان کی مالکوں کی طرف ہی بھیج دیجئے تو رسول اللہ ﷺ غصے ہوئے اور فرمایا اے قریش کے گروہ تم کو میں نہیں دیکھتا جو تم باز آؤ یعنی نافرمانی اور اپنی نفسانیت سے جب تک کہ اللہ تم پر اس شخص کو بھیجے گا جو اس کام پر تمہاری گردنیں مارے یعنی ان غلاموں کے پھیر دینے اور ان کو بعد اسلام کے دار الحرب میں بھیجنے پر اور آپ نے پھیر دینا قبول نہ کیا اور فرمایا یہ اللہ تعالیٰ کے آزاد کیے ہوئے ہیں۔

تشریح: حضرت غصہ اس لیے ہوئے کہ ان لوگوں نے اپنی رائے سے رسول اللہ ﷺ کے فرمان کی جو اللہ کی جانب سے تھا مخالفت کی چاہیے یہ تھا کہ اگر آپ ان سے مشورہ لیتے تو اپنی رائے بیان کر دیتے جب رسول اللہ ﷺ نے ان سے رائے نہ چاہی اور ایک حکم بیان کیا تو اس کے فی الفور تعمیل کرنا چاہیے کیونکہ وہ اللہ کا حکم ہے

٣٩٢-باب في إباحة الطَّعام في أرْض العدوّ *

۳۹۲۔اگر دشمن کے ملک میں غلہ آئے غنیمت میں اور لوگ کھالیں!

٩٢٨-حدّثنا إبراهيم بْن حمزة الزّبيريّ قال حدّثنا أنس بْن عياض عنْ عُبيْد اللّه عنْ نافع عن ابْن عُمر أنّ جيْشًا غنمُوا في زمان رسُول اللّه صلّى اللّه عليْه وسلّم طعامًا وعسلًا فلمْ يُؤْخذْ منْهُمُ الْخُمُسُ *

۹۲۸۔ ابراہیم بن حمزہ، انس بن عیاض، عبید اللہ، نافع، ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ ایک لشکر شہد اور طعام یعنی غلہ اناج وغیرہ لوٹ لایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں تو ان سے پانچواں حصہ نہ لیا گیا اس میں جو وہ کھا گئے تھے تقسیم سے پہلے۔

٩٢٩-حدّثنا مُوسى بْنُ إسْمعيل والْقعْنبيُّ قال حدّثنا سُليْمانُ عنْ حُميْدٍ يعْني ابْنَ هلال عنْ عبْد اللّه بْن مُغفّل قال دُلّي جرابٌ منْ شحْم يوْم خيْبر قال فأتيْتُهُ فالْتزمْتُهُ قال ثُمّ قُلْتُ لا أُعْطي منْ هذا أحدًا الْيوْم شيْئًا قال فالْتفتُّ فإذا رسُولُ اللّه صلّى اللّه عليْه وسلّم يتبسّمُ إليّ *

۹۲۹۔ موسیٰ بن اسماعیل اور قعنبی، سلیمان، حمید بن ہلال عبد اللہ بن مغفل سے روایت ہے کہ ایک چربی کی تھیلی لٹک رہی تھی خیبر کے دن، عبد اللہ نے کہا میں نے اس کو اپنے سے چمٹا لیا اور کہا یعنی میں نے اپنے دل میں کہا یا زبان سے کہا کہ اس میں سے تو آج کسی کو کچھ نہ دوں گا پھر جو میں نے حضرت کی طرف مڑ کر دیکھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پر یعنی میرے اس فعل پر تبسم فرمارہے تھے کیونکہ یہ فعل انصار کی طرز معاشرت کے خلاف تھا۔

٣٩٣- في النّهْي عن النُّهْبى إذ كان في الطّعام قلّةٌ في ارض العدوّ!

۳۹۳۔جب غلہ کی کمی ہو تو ہر ایک کو غلہ لوٹ کر اپنے لیے رکھنا منع ہے بلکہ لشکر میں تقسیم کر دینا چاہیے!

٩٣٠-حدّثنا سُليْمانُ بْنُ حرْبٍ قال حدّثنا جريرٌ يعْني ابْن حازم عنْ يعْلى بْن حكيم عنْ أبي لبيدٍ قال كُنّا مع عبْد الرّحْمن بْن سمُرة بكابُل فأصاب النّاسُ غنيمةً فانْتهبُوها فقام خطيبًا فقال سمعْتُ رسُول اللّه صلّى اللّه عليْه وسلّم ينْهى عن النُّهْبى فردُّوا ما أخذُوا فقسمهُ بيْنهُمْ *

۹۳۰۔ سلیمان بن حرب، جریر بن حازم، یعلی بن حکیم ابو لبید سے روایت ہے، کہ ہم عبد الرحمٰن بن سمرہ کے ساتھ تھے کابل میں وہاں لوگوں کو غنیمت ملی انہوں نے لوٹ لیا، عبد الرحمٰن نے کھڑے ہو کر خطبہ پڑھا اور کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منع کرتے تھے لوٹنے سے پھر سب لوگوں نے جو جو لیا تھا پھیر دیا عبد الرحمٰن نے سب کو تقسیم کر دیا کیونکہ غلہ کی کمی تھی۔

٩٣١-حدّثنا مُحمّدُ بْنُ الْعلاء حدّثنا أبُو مُعاوية حدّثنا أبُو إسْحق الشّيْبانيُّ عنْ مُحمّد بْن أبي مُجالدٍ عنْ عبْد اللّه ابْن أبي أوْفى قال قُلْتُ هلْ كُنْتُمْ تُخمّسُون يعْني الطّعام في عهْد رسُول اللّه صلّى اللّه عليْه وسلّم فقال أصبْنا طعامًا يوْم خيْبر فكان الرّجُلُ يجيءُ فيأْخُذُ منْهُ مقْدار ما يكْفيه ثُمّ ينْصرفُ *

۹۳۱۔ محمد بن علاء معاویہ، ابو اسحاق، محمد بن ابی مجالد، عبد اللہ بن ابی اوفی سے روایت ہے، کہ میں نے کہا کیا تم پانچواں حصہ نکالا کرتے تھے یعنی طعام کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زمانہ میں تو کہا ہم لوگوں کو خیبر کی لڑائی کے دن غلہ ملا سو ہر شخص آتا تھا اور لیتا تھا اس غلے میں سے اپنی حاجت کے موافق پھر چلا جاتا تھا۔

٩٣٢-حدّثنا هنّادُ بْنُ السّريّ حدّثنا أبُو الْأحْوص عنْ عاصم يعْني ابْن كُليْب عنْ أبيه عنْ رجُل من الْأنْصار قال خرجْنا مع رسُول اللّه صلّى اللّه عليْه وسلّم في سفر فأصاب النّاس حاجةٌ شديدةٌ وجهْدٌ وأصابُوا غنمًا فانْتهبُوها فإنّ قُدُورنا لتغْلي إذْ جاء رسُولُ اللّه صلّى اللّه عليْه وسلّم يمْشي على

۹۳۲۔ ہناد بن سری ابو الاحوص، عاصم بن کلیب، ان کے والد، ایک انصاری سے روایت ہے، کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے ایک سفر میں لوگوں کو اس سفر میں بڑی احتیاج اور تکلیف ہوئی کھانے اور پینے کی پھر کچھ بکریاں ملیں ہر ایک شخص نے جو پایا لوٹ لیا اور تقسیم نہ کیا تو گوشت ہماری دیگوں میں ابل رہا تھا اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

قوسه فأكفأ قدورنا بقوسه ثم جعل يرمّل اللحم بالتراب ثم قال إن النهبة ليست بأحل من الميتة أو إن الميتة ليست بأحل من النهبة الشك من هناد *

آئے اپنی کمان ٹیکتے ہوئے اور رسول اللہ ﷺ نے اپنی کمان سے ہماری ہانڈیوں کو الٹ دیا اور بوٹیوں کو مٹی میں لتھیڑنا شروع کیا اور فرمایا لوٹ کا مال مردار سے بہتر نہیں یا فرمایا کہ مردار لوٹ مار کے مال سے بہتر نہیں ہے پھر حرام گوشت ہم نے کھانے کے قابل نہ سمجھا یہ اس میں ہناد نے جو راوی ہے اس حدیث کا

٣٩٤-باب في حمل الطعام من أرض العدو *

٩٣٣-حدثنا سعيد بن منصور قال حدثنا عبد الله بن وهب قال أخبرني عمرو بن الحارث أن ابن حرشف الأزدي حدثه عن القاسم مولى عبد الرحمن عن بعض أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم قال كنا نأكل الجزر في الغزو ولا نقسمه حتى إن كنا لنرجع إلى رحالنا وأخرجتنا منه مملأة *

۳۹۴۔ کھانے کی چیزیں دار الحرب سے اپنے ساتھ لے آنا!

۹۳۳۔ سعید بن منصور، عبداللہ بن وہب، عمرو بن حارث حرشف ازدی، قاسم، نبی ﷺ کے بعض اصحاب سے روایت ہے کہ جہاد میں ہم اونٹ کھایا کرتے تھے یعنی ضرورت کے وقت ہم اونٹ ذبح کرتے تھے اور کھالیا کرتے تھے اور اس کو تقسیم نہ کرتے تھے یہاں تک کہ جس وقت ہم اپنے ڈیروں کی طرف لوٹتے تو ہماری خورجیاں اونٹ کے گوشت سے بھری ہوئی ہوتی تھیں۔

٣٩٥-باب في بيع الطعام إذا فضل عن الناس في أرض العدو *

٩٣٤-حدثنا محمد بن المصطفى قال حدثنا محمد بن المبارك عن يحيى بن حمزة قال حدثنا أبو عبد العزيز شيخ من أهل الأردن عن عبادة بن نسي عن عبد الرحمن بن غنم قال رابطنا مدينة قنسرين مع شرحبيل بن السمط فلما فتحها أصاب فيها غنما وبقرا فقسم فينا طائفة منها وجعل بقيتها في المغنم فلقيت معاذ بن جبل فحدثته فقال معاذ غزونا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم خيبر فأصبنا فيها غنما فقسم فينا رسول الله صلى الله عليه وسلم طائفة وجعل بقيتها في المغنم *

۳۹۵۔ دار الحرب میں کھانے کی چیزیں جب لوگوں کی حاجت سے زائد ہوں تو فروخت کر دینے کا بیان!

۹۳۴۔ محمد بن مصطفی محمد بن مبارک یحییٰ بن حمزہ، ابو عبدالعزیز، عبادہ بن نسی، عبدالرحمن بن غنم سے روایت ہے کہ ہم نے محاصرہ کیا شہر قنسرین کا جو ایک شہر تھا شام میں شرجیل بن سمط کے ساتھ جب انہوں نے فتح کیا اس شہر کو تو وہاں بکریاں اور گائیں ملیں تو کچھ ان میں سے ہم کو تقسیم کر دیں اور باقی مال غنیمت میں شریک کر دیں پھر میں معاذ بن جبل سے ملا ان سے بیان کیا معاذ نے کہا ہم نے جہاد کیا رسول اللہ ﷺ کے ساتھ خیبر کا وہاں ہم کو بکریاں ملیں رسول اللہ ﷺ نے کچھ ان میں سے ہم کو تقسیم کر دیں جس قدر کھانے کے لیے درکار تھیں اور باقی کو مال غنیمت میں شریک کر دیا۔

تشریح: تو معاذ بن جبل نے تصدیق کی اس بات کی کہ شرجیل رسول اللہ ﷺ کے موافق تھا۔

٣٩٦-باب في الرجل ينتفع من الغنيمة بالشيء *ح

٩٣٥-حدثنا سعيد بن منصور وعثمان بن أبي شيبة المعنى قال أبو داود وأنا لحديثه أتقن قال حدثنا أبو معاوية عن محمد بن إسحق عن يزيد بن أبي حبيب عن أبي مرزوق مولى تجيب عن حنش الصنعاني عن رويفع بن ثابت

۳۹۶۔ غنیمت کے مال میں کس چیز کو اپنے کام میں لائے!

۹۳۵۔ سعید بن منصور و عثمان بن ابی شیبہ، ابو معاویہ، محمد بن اسحاق یزید بن ابی حبیب، ابو مرزوق، حنش صنعانی، رویفع بن ثابت انصاری سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو شخص ایمان رکھتا ہو اللہ کے ساتھ اور آخرت کے دن کے ساتھ مسلمانوں کی غنیمت کے کسی

الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَرْكَبْ دَابَّةً مِنْ فَيْءِ الْمُسْلِمِينَ حَتَّى إِذَا أَعْجَفَهَا رَدَّهَا فِيهِ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَلْبَسْ ثَوْبًا مِنْ فَيْءِ الْمُسْلِمِينَ حَتَّى إِذَا أَخْلَقَهُ رَدَّهُ فِيهِ *

جانور پر سوار نہ ہو یعنی غنیمت مشترکہ میں سے بغیر ضرورت کے یہاں تک کہ اس جانور کو دبلا کر کے غنیمت میں پھیر دے اور جو شخص ایمان رکھتا ہو اللہ کے ساتھ اور آخرت کے ساتھ تو مسلمانوں کی غنیمت سے کوئی کپڑا نہ پہنے یعنی بلا ضرورت یہاں تک کہ جس وقت اس کپڑے کو پرانا کر دے تو غنیمت کے مال میں اس کو پھیر دے۔

تشریح: اس سے یہ سمجھا گیا کہ جس صورت میں سوار ہونا دبلا پے کا اور کپڑا پہننا پرانا ہونے کا باعث نہ ہو تو سوار ہونا اور کپڑا پہننا مضایقہ نہیں یہ مراد نہیں بلکہ بطریق عادت کے فرمایا کہ سوار ہونا دبلاپے کا اور کپڑا پہننا پرانا ہونے کا باعث ہوتا ہے تو حاصل یہ ہے کہ غنیمت کے مال میں سے کسی چیز کا استعمال سوا کھانے اور پینے کے بغیر ضرورت کے درست نہیں ہے۔ (علامہ)

۳۹۷-بَاب فِي الرُّخْصَةِ فِي السِّلَاحِ يُقَاتَلُ بِهِ فِي الْمَعْرَكَةِ *

۳۹۷۔ اگر لڑائی میں ہتھیار ملیں تو ان کا استعمال کرنا جنگ میں درست ہے!

۹۳۶-حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ يَعْنِي ابْنَ يُوسُفَ بْنِ أَبِي إِسْحَقَ السُّبَيْعِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ السُّبَيْعِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ مَرَرْتُ فَإِذَا أَبُو جَهْلٍ صَرِيعٌ قَدْ ضُرِبَتْ رِجْلُهُ فَقُلْتُ يَا عَدُوَّ اللَّهِ يَا أَبَا جَهْلٍ قَدْ أَخْزَى اللَّهُ الْأَخِرَ قَالَ وَلَا أَهَابُهُ عِنْدَ ذَلِكَ فَقَالَ أَبْعَدُ مِنْ رَجُلٍ قَتَلَهُ قَوْمُهُ فَضَرَبْتُهُ بِسَيْفٍ غَيْرِ طَائِلٍ فَلَمْ يُغْنِ شَيْئًا حَتَّى سَقَطَ سَيْفُهُ مِنْ يَدِهِ فَضَرَبْتُهُ بِهِ حَتَّى بَرَدَ *

۹۳۶۔ محمد بن علا، ابراہیم بن یوسف، ان کے والد، ابو اسحٰق سبیعی، ابو عبیدہ نے اپنے باپ عبداللہ بن مسعود سے روایت کیا ہے، کہ میں چلا جنگ بدر میں تو میں نے ابو جہل کو دیکھا پڑا ہوا ہے میں نے اس کے پاؤں پر مارا اور کہا اے دشمن خدا کے اے ابو جہل آخر اللہ نے ذلیل کیا اس شخص کو جو اس کی رحمت سے دور تھا عبداللہ نے کہا اس وقت تو میں اس سے ڈرتا نہ تھا وہ بولا بڑے تعجب کی بات ہے کہ ایک شخص کو اس قوم نے مار ڈالا پھر میں نے اس کو تلوار سے مارا لیکن کارگر نہ ہوئی یہاں تک کہ اس کی تلوار اس کے ہاتھ سے گر پڑی میں نے اسی کی تلوار سے اس کو مارا یہاں تک کہ ٹھنڈا ہو گیا۔

۳۹۸-بَاب فِي تَعْظِيمِ الْغُلُولِ *

۳۹۸۔ غنیمت کے مال میں سے چرانا بڑا گناہ ہے!

۹۳۷-حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ أَنَّ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ وَبِشْرَ بْنَ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَاهُمْ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ أَبِي عَمْرَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُوُفِّيَ يَوْمَ خَيْبَرَ فَذَكَرُوا ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ صَلُّوا عَلَى صَاحِبِكُمْ فَتَغَيَّرَتْ وُجُوهُ النَّاسِ لِذَلِكَ فَقَالَ إِنَّ صَاحِبَكُمْ غَلَّ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَفَتَّشْنَا مَتَاعَهُ فَوَجَدْنَا خَرَزًا مِنْ خَرَزِ يَهُودَ لَا يُسَاوِي دِرْهَمَيْنِ *

۹۳۷۔ مسدد یحییٰ بن سعید اور بشر بن مفضل یحییٰ، محمد بن یحییٰ ابو عمرہ، زید بن خالد سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ میں سے ایک شخص نے خیبر کے دن وفات پائی صحابہ نے رسول اللہ ﷺ سے اس کا ذکر کیا یعنی صحابی کے مرنے کا تو آپ نے صحابہ سے فرمایا اپنے یار پر نماز پڑھو یعنی اس کے جنازہ کی نماز میں نہ پڑھوں گا تم پڑھ لو تو اس کے سبب سے لوگوں کے چہرے متغیر ہو گئے، یعنی حضرت کی نماز نہ پڑھنے کے سبب کہ حضرت کس سبب سے نماز نہیں پڑھتے پھر آپ نے فرمایا تمہارے یار نے اللہ کے راہ میں خیانت کی یعنی غنیمت کے مال میں سے تو ہم نے اس کا اسباب ڈھونڈا تو ہم نے پایا یہود کے پتھروں میں سے ایک قسم کے پتھر یعنی عورتیں یہود کی اس کو پہنا

کرتی ہیں اور وہ دو درہم کے برابر بھی نہ تھیں یعنی ان کی قیمت دو درہم سے بھی کم تھی۔

۹۳۸ – حدثنا القعنبي عن مالك عن ثور بن زيد الديلي عن أبي الغيث مولى ابن مطيع عن أبي هريرة أنه قال خرجنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم عام خيبر فلم نغنم ذهبا ولا ورقا إلا الثياب والمتاع والأموال قال فوجه رسول الله صلى الله عليه وسلم نحو وادي القرى وقد أهدي لرسول الله صلى الله عليه وسلم عبد أسود يقال له مدعم حتى إذا كانوا بوادي القرى فبينا مدعم يحط رحل رسول الله صلى الله عليه وسلم إذ جاءه سهم فقتله فقال الناس هنيئا له الجنة فقال النبي صلى الله عليه وسلم كلا والذي نفسي بيده إن الشملة التي أخذها يوم خيبر من المغانم لم تصبها المقاسم لتشتعل عليه نارا فلما سمعوا ذلك جاء رجل بشراك أو شراكين إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم شراك من نار أو قال شراكان من نار *

۹۳۸۔ قعنبی، مالک، ثور بن زید، ابوالغیث، ابوہریرہ سے روایت ہے کہ نکلے ہم ساتھ رسول اللہ ﷺ کے خیبر کے سال تو غنیمت میں سونا اور چاندی حاصل نہیں کیا بلکہ کپڑے اور اسباب ملے اور چلے رسول اللہ ﷺ وادی القریٰ کی طرف تو آپ کو ایک غلام کالا ہدیہ میں دیا گیا جس کا نام مدعم تھا پھر جب ہم پہنچے وادی القریٰ میں مدعم رسول اللہ ﷺ کے اونٹ کا پالان اتار رہا تھا اتنے میں اس کے ایک تیر آلگا اور وہ مر گیا لوگوں نے کہا مبارک ہو جنت اس کے واسطے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہرگز نہیں قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے وہ کمبل جو اس نے خیبر کی لڑائی میں غنیمت کے مال سے قبل تقسیم کے لے لیا تھا، آگ ہو کر اس پر جل رہا ہے جب لوگوں نے یہ سنا تو ایک شخص ایک یا دو تسمے لے کر رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ تسمہ آگ کا تھا یا دو تسمے آگ کے تھے۔

تشریح: یعنی یہ تسمہ تو داخل نہ ہوتا تو آخرت میں بھی تسمہ آگ ہو کر لپیٹتا۔ (علامہ)

۳۹۹ – في الغلول إذا كان يسيرا يتركه الإمام ولا يحرق رحله!

۳۹۹۔ جب غنیمت میں سے کوئی حقیر چیز چرائے تو امام اس کو چھوڑ دے اور چرانے والے کا اسباب نہ جلائے!

۹۳۹ – حدثنا أبو صالح محبوب بن موسى قال أخبرنا أبو إسحق الفزاري عن عبد الله بن شوذب قال حدثني عامر يعني ابن عبد الواحد عن ابن بريدة عن عبد الله بن عمرو قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا أصاب غنيمة أمر بلالا فنادى في الناس فيجيئون بغنائمهم فيخمسه ويقسمه فجاء رجل بعد ذلك بزمام من شعر فقال يا رسول الله هذا فيما كنا أصبناه من الغنيمة فقال أسمعت بلالا ينادي ثلاثا قال نعم قال فما منعك أن تجيء به فاعتذر إليه فقال كن أنت تجيء به يوم القيامة فلن أقبله عنك *

۹۳۹۔ ابو صالح، اسحاق فزاری، عبداللہ بن شوذب، عامر ابن بریدہ عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس جب غنیمت پہنچتی تھی یعنی جمع ہوتی تھی اور رسول اللہ ﷺ اس کی تقسیم کرنے کا ارادہ فرماتے تو بلال کو حکم پکار دینے کا فرماتے پھر بلال لوگوں میں پکار دیتے یعنی تقسیم کی خبر کرتے تو لوگ اپنی اپنی غنیمتیں رسول اللہ ﷺ کے پاس لے آئے یعنی جس کے پاس لوٹ کا مال ہو تا وہ لے آتا پھر رسول اللہ ﷺ اس میں سے پانچواں حصہ نکال لیتے اور باقی مال غنیمت مجاہدوں میں تقسیم کرتے تو ایک شخص اس تقسیم کے بعد یعنی پانچواں حصہ نکالنے کے بعد ایک مہار بال کی لایا اور کہا یا رسول اللہ یہ غنیمت کے مال میں سے ہے آپ نے فرمایا کیا تو نے بلال کو پکارتے ہوئے سنا تھا تین بار اس نے کہا ہاں یعنی سنا تھا پھر رسول اللہ ﷺ نے

فرمایا تو مجھے کس چیز نے منع کیا تھا اس اونٹ سے اس نے عذر کیا یعنی مجھ سے دیر ہو گئی ہے آپ نے فرمایا تو اسی طرح تو اسے قیامت کے دن لے گا اور میں تجھ سے نہ قبول کروں گا۔

تشریح: آنحضرت نے وہ مہار اس سے قبول نہ کی کیونکہ اس میں سب مجاہدوں کا حصہ تھا، وہ متفرق ہو گئے تھے اب ایک کا کچھ اس میں سے پہنچانا مشکل تھا۔ (عادل)

٤٠٠-باب في عقوبة الْغالّ *

٩٤٠-حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ وسعيدُ بْنُ مَنْصُور قالا حَدّثنا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحمَّدٍ قالَ النُّفَيْلِيُّ الْأَنْدَراوَرْدِيُّ عَنْ صَالِح بْنِ مُحمَّدِ بْنِ زائدة قال أَبُو داود وصالِحٌ هذا أَبُو وَاقِدٍ قالَ دَخلْتُ مَعَ مَسْلمة أَرْضَ الرُّوم فَأُتِيَ برجُلٍ قَدْ غَلَّ فسَأَلَ سَالِمًا عَنْهُ فقال سَمِعْتُ أَبِي يُحدِّثُ عنْ عُمَر بْنِ الْخطَّاب عَن النَّبيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وسلَّم قَالَ إِذا وَجَدْتُمُ الرَّجُلَ قَدْ غَلَّ فَأَحْرِقُوا مَتاعَهُ واضْرِبُوهُ قالَ فوَجَدْنا في مَتاعِهِ مُصْحَفًا فَسأَلَ سَالِمًا عَنْهُ فقالَ بعْهُ وَتَصدَّقْ بِثَمَنِهِ *

٩٤١-حَدَّثَنَا أَبُو صالِح مَحْبُوبُ بْنُ مُوسَى الْأَنْطاكِيُّ قال أَخْبَرَنا أَبُو إِسْحق عَنْ صَالِح بْنِ مُحمَّدٍ قالَ غَزَوْنا مَعَ الْوَلِيدِ بْنِ هِشَام وَمَعَنا سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْن عُمَرَ وَعُمَرُ بْنُ عَبْد الْعَزِيز فَغَلَّ رَجُلٌ متاعًا فَأَمَرَ الْوَلِيدُ بِمَتَاعِهِ فَأُحْرِقَ وطِيفَ بِهِ وَلَمْ يُعْطِهِ سَهْمَهُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وهَذَا أَصَحُّ الْحَدِيثَيْنِ رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ أَنَّ الْوَلِيدَ بْنَ هِشَام أَحْرَقَ رَحْلَ زِيادِ بْنِ سَعْدٍ وَكَانَ قَدْ غَلَّ وَضَرَبَهُ *

٩٤٢-حَدَّثَنَا مُحمَّدُ بْنُ عَوْفٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ أَيُّوب قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِم قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحمَّد عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبا بَكْرٍ وعُمَرَ حَرَّقُوا مَتاعَ الْغَالِّ وضَرَبُوهُ قَالَ أَبُو دَاوُد و حَدَّثَنا بِهِ الْوَلِيدُ بْنُ عُتْبَةَ وَعَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ نَجْدَةَ قَالَا حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ عَنْ زُهَيْرِ بْنِ مُحمَّدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْب قَوْلَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ نَجْدَةَ الْحَوْطِيُّ مَنْعَ سَهْمِهِ *

۴۰۰ غنیمت میں سے چرانے والے کی سزا!

۹۴۰۔ نفیلی وسعید بن منصور، عبدالعزیز بن محمد، ابو داؤد صالح بن محمد بن زائدہ سے روایت ہے، کہ میں مسلمہ کے ساتھ روم کے ملک میں گیا وہاں ایک شخص لایا گیا جس نے غنیمت میں چوری کی تھی تو مسلمہ نے سالم سے اس کا مسئلہ پوچھا انہوں نے کہا میں نے اپنے باپ عبداللہ بن عمر سے سنا وہ حضرت عمرؓ سے نقل کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم کسی کو دیکھو اس نے چوری کی غنیمت کے مال میں تو اس کا اسباب جلا دو اور اس کو اندراوردی نے کہا اس کے اسباب میں ایک مصحف بھی تھا مسلمہ نے سالم سے پوچھا انہوں نے کہا مصحف کو بیچ ڈالو اور اس کا ہدیہ للہ دے دو۔

۹۴۱۔ ابو صالح محبوب بن موسیٰ، ابو اسحق، صالح بن محمد سے روایت ہے کہ ہم نے جہاد کیا ولید بن ہشام بن عبدالملک بن مروان کے ساتھ اور ہمارے ساتھ سالم بن عبداللہ بن عمر اور عمر بن عبدالعزیز تھے ایک شخص نے غنیمت کے مال میں چوری کی ولید نے حکم دیا اس کا اسباب جلایا گیا پھر وہ سب لوگوں میں پھرایا گیا اور حصہ بھی اس کو نہ ملا ابو داؤد نے کہا یہ روایت زیادہ صحیح ہے کئی آدمیوں نے اس کو روایت کیا ہے کہ ولید بن ہشام بن عبدالملک بن مروان بن الحکم نے زیاد بن سعد کا اسباب جلا دیا کیونکہ اس نے غنیمت کے مال میں چوری کی تھی اور اس کو مارا۔

۹۴۲۔ محمد بن عوف، موسیٰ بن ایوب، ولید بن مسلم، زہیر بن محمد عمرو بن شعیب نے اپنے باپ سے اس نے اپنے دادا سے روایت کیا ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر اور عمر نے غنیمت میں سے خیانت کرنے والے کا اسباب جلا دیا اور مارا اس کو ابو داؤد کہتے ہیں کہ ولید اور ابن نجدہ نے بواسطہ ولید اس میں یہ زیادتی کی کہ اسے اس کے حصہ سے بھی محروم کر دیا لیکن میں نے یہ زیادتی ان سے نہیں سنی ابو داؤد فرماتے ہیں کہ ہمیں یہ حدیث اس سند سے بھی پہنچی کہ ولید اور عبدالوہاب ولید زہیر بن محمد عمرو بن شعیب ان کے والد، ان کے دادا جان۔ تا عبد

الوہاب نے اس میں حصہ سے محروم کر دینے کی زیادتی ذکر نہیں کی۔

تشریح: امام اسحاق نے ظاہر حدیث پر عمل کیا ہے یعنی جو مال چرایا ہے وہ نہ جلایا جائے کیونکہ مجاہدین کا حق ہے اور مالک اور شافعی اور ابو حنیفہ کے نزدیک تعزیر ہو گی۔

٤٠١–باب النَّهْيِ عَنِ السَّتْرِ على مَنْ غَلَّ *

۴۰۱۔مال غنیمت چرانے والے کی پردہ پوشی نہ کرنا چاہیے!

٩٤٣–حدَّثنا مُحمَّدُ بْنُ داوُدَ بْنِ سُفْيانَ قالَ حدَّثنا يَحيى بْنُ حسَّانَ قالَ حدَّثنا سُلَيْمانُ بْنُ مُوسى أبو داوُدَ قالَ حدَّثنا جَعْفَرُ بْنُ سَعْدِ بْنِ سَمُرةَ بْنِ جُنْدُبٍ حدَّثني خُبَيْبُ بْنُ سُلَيْمانَ عَنْ أبيهِ سُلَيْمانَ بْنِ سَمُرةَ عَنْ سَمُرةَ بْنِ جُنْدُبٍ قالَ أمَّا بَعْدُ وكانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ كَتَمَ غالًّا فإنَّهُ مِثْلُهُ *

۹۴۳۔ محمد بن داؤد، یحییٰ بن حسان، سلیمان بن موسیٰ، جعفر بن سعد حبیب بن سلیمان، سلیمان بن سمرہ، سمرہ بن جندب سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے جو شخص غنیمت میں خیانت کرنے والے کی خیانت کو چھپائے یعنی امام سے ظاہر نہ کرے فلانے نے خیانت کی ہے تو وہ بھی خیانت کرنے والے کا سا ہے یعنی دونوں گناہ میں برابر ہیں۔

٤٠٢–باب في السَّلَبِ يُعْطَى الْقاتِلَ *

۴۰۲۔جو شخص کسی کافر کو قتل کرے اسی کو اس کا اسباب دیا جائے!

٩٤٤–حدَّثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مالِكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ كَثِيرِ بْنِ أفْلَحَ عَنْ أبي مُحَمَّدٍ مَوْلَى أبي قَتادَةَ عَنْ أبي قَتادَةَ قالَ خَرَجْنا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ في عامِ حُنَيْنٍ فَلَمَّا الْتَقَيْنا كانَتْ لِلْمُسْلِمِينَ جَوْلَةٌ قالَ فَرَأَيْتُ رَجُلًا مِنَ الْمُشْرِكِينَ قَدْ عَلا رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ قالَ فاسْتَدَرْتُ لَهُ حَتَّى أتَيْتُهُ مِنْ وَرائِهِ فَضَرَبْتُهُ بالسَّيْفِ على حَبْلِ عاتِقِهِ فَأقْبَلَ عَلَيَّ فَضَمَّني ضَمَّةً وَجَدْتُ مِنْها رِيحَ الْمَوْتِ ثُمَّ أدْرَكَهُ الْمَوْتُ فَأرْسَلَني فَلَحِقْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقُلْتُ لَهُ ما بالُ النَّاسِ قالَ أمْرُ اللَّهِ ثُمَّ إنَّ النَّاسَ رَجَعُوا وَجَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقالَ مَنْ قَتَلَ قَتِيلًا لَهُ عَلَيْهِ بَيِّنَةٌ فَلَهُ سَلَبُهُ قالَ فَقُمْتُ ثُمَّ قُلْتُ مَنْ يَشْهَدُ لي ثُمَّ جَلَسْتُ ثُمَّ قالَ ذلِكَ الثَّانِيَةَ مَنْ قَتَلَ قَتِيلًا لَهُ عَلَيْهِ بَيِّنَةٌ فَلَهُ سَلَبُهُ قالَ فَقُمْتُ ثُمَّ قُلْتُ مَنْ يَشْهَدُ لي ثُمَّ جَلَسْتُ ثُمَّ قالَ ذلِكَ الثَّالِثَةَ فَقُمْتُ فَقالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ما لَكَ يا أبا قَتادَةَ قالَ فاقْتَصَصْتُ عَلَيْهِ الْقِصَّةَ فَقالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ صَدَقَ يا رَسُولَ اللَّهِ وَسَلَبُ ذلِكَ الْقَتِيلِ عِنْدي فَأرْضِهِ مِنْهُ فَقالَ أبو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ لاهَا اللَّهِ إذًا يَعْمِدُ إلى أسَدٍ مِنْ أُسْدِ اللَّهِ يُقاتِلُ عَنِ اللَّهِ وَعَنْ رَسُولِهِ فَيُعْطِيكَ سَلَبَهُ فَقالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ

۹۴۴۔عبداللہ بن مسلمہ، مالک یحییٰ بن سعید عمرو بن کثیر، ابو محمد ابو قتادہ سے روایت ہے، کہ نکلے ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جنگ حنین میں جب ملے ہم کافروں سے تو مسلمانوں میں گڑبڑ مچی میں نے ایک کافر کو دیکھا کہ اس نے ایک مسلمان کو مغلوب کیا ہے تو میں نے گھوم کر پیچھے سے آن کر ایک تلوار اس کی گردن پر ماری وہ میری طرف دوڑ اور مجھے آن کر ایسا دبایا گویا موت کا مزہ چکھایا پھر خود مر گیا اور مجھے چھوڑ دیا پھر میں حضرت عمر سے ملا اور میں نے کہا آج لوگوں کو کیا ہوا ہے انہوں نے جواب دیا اللہ کا ایسا ہی حکم ہوا پھر مسلمان لوٹے اور بیٹھ گئے رسول اللہ ﷺ اور فرمایا جو کسی شخص کو مارے تو اس کا سامان اس کو ملے گا جب اس پر گواہ ہوں ابو قتادہ کہتے ہیں جب میں نے یہ سنا تو بیٹھ گیا پھر نبی ﷺ نے فرمایا جو شخص کسی کو مارے گا اس کا سامان اسی کو ملے گا بشرطیکہ وہ گواہ رکھتا ہو تو میں اٹھ کھڑا ہوا پھر میں نے یہ خیال کیا کہ گواہ کہاں ہیں پھر بیٹھ رہا پھر تیسری مرتبہ نبی ﷺ نے یہ فرمایا تو میں اٹھ کھڑا ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا ہوا تجھ کو اے ابو قتادہ میں نے سارا قصہ کہہ سنایا اتنے میں ایک شخص بالا بیچ اس نے رسول اللہ اور سامان اس کافر کا میرے پاس ہے تو وہ سامان مجھے دیجئے ان سے حضرت ابو بکر نے کہا قسم خدا کی ایسا کبھی نہ ہو گا رسول اللہ ﷺ کبھی ایسا قصہ نہ کریں گے کہ ایک شیر خدا کے شیروں میں اللہ اور رسول کی طرف سے لڑے اور سامان تجھے مل جائے آنحضرت ﷺ نے فرمایا ابو

فأعْطِه إيّاهُ فقال أبو قتادة فأعطانيه فبعتُ الدّرْعَ فابْتعتُ به مخْرفا في بني سلمة فإنّه لأوّلُ مال تأثّلته في الإسلام *

پھر مجھ کو دلا دیا وہ سامان ابو قتادہ نے ... اس نے مجھے دے دیا میں نے زرہ بیچ کر ایک باغ خریدا بنی سلمہ کے محلہ میں اور یہ پہلا مال ہے جو حاصل کیا میں نے اسلام میں۔

تشریح: [illegible] رسول اللہ ﷺ [illegible] سے یہ مراد ہے۔

تشریح: مسلمانوں کو سب بھاگ گئے ہیں۔ (عاصم)

۹٤٥–حدّثنا مُوسى بْنُ إسْمعيل قال حدّثنا حمّادٌ عنْ إسْحق بْن عبْد اللّه بْن أبي طلْحة عنْ أنس بْن مالكٍ قال قال رسُولُ اللّه صلّى اللّه عليْه وسلّم يوْمئذ يعْني يوْم حُنيْن منْ قتل كافرًا فلهُ سلبُهُ فقتل أبو طلْحة يوْمئذ عشْرين رجُلا وأخذ أسْلابهُمْ ولقي أبو طلْحة أمّ سُليْم ومعها خنْجرٌ فقال يا أُمّ سُليْم ما هذا معك قالتْ أردْتُ واللّه إنْ دنا منّي بعْضُهُمْ أبْعجُ به بطْنهُ فأخْبر بذلك أبو طلْحة رسُول اللّه صلّى اللّه عليْه وسلّم قال أبو داود هذا حديثٌ حسنٌ قال أبو داود أرْدنا بهذا الْخنْجر وكان سلاحُ الْعجم يوْمئذ الْخنْجرُ *

۹۴۵۔ موسیٰ بن اسماعیل، حماد، اسحاق بن عبداللہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس دن یعنی جنگ حنین کے دن جو شخص کسی کافر کو مارے گا تو اس کافر کا اسباب اس شخص کو ملے گا اس دن ابو طلحہ نے بیس کافروں کو مارا اور ان کا اسباب بھی لے لیا اور ابو طلحہ ام سلیم سے اپنی بی بی سے ملے دیکھا تو ان کے پاس ایک خنجر ہے انہوں نے کہا اے ام سلیم یہ کیا ہے تمہارے پاس ام سلیم نے کہا قسم خدا کی میں نے یہ قصہ کیا تھا کہ اگر کوئی کافر میرے نزدیک آئے تو اس خنجر سے اس کا پیٹ پھاڑ ڈالوں ابو طلحہ نے اس کی خبر رسول اللہ ﷺ کو کر دی ابو داؤد نے کہا یہ حدیث حسن ہے ابو داؤد نے کہا ہماری مراد خنجر ہے اس دن اہل، عجم کے ہتھیار خنجر تھے۔

٤٠٣–باب في الْإمام يمْنعُ الْقاتل السّلب إنْ رأى والْفرسُ والسّلاحُ من السّلب *

۴۰۳۔ اگر امام چاہے تو مقتول کا سامان قاتل کو نہ دے اور گھوڑا اور ہتھیار بھی سامان میں داخل ہیں!

۹٤٦–حدّثنا أحْمدُ بْنُ مُحمّد بْن حنْبل قال حدّثنا الْوليدُ بْنُ مُسْلم قال حدّثني صفْوانُ بْنُ عمْرو عنْ عبْد الرّحْمن ابْن جُبيْر بْن نُفيْر عنْ أبيه عنْ عوْف بْن مالكٍ الْأشْجعيّ قال خرجْتُ مع زيْد بْن حارثة في غزْوة مُؤْتة فرافقني مددٌ منْ أهْل الْيمن ليْس معهُ غيْرُ سيْفه فنحر رجُلٌ من الْمُسْلمين جزُورا فسألهُ الْمدديُّ طائفةً منْ جلْده فأعْطاهُ إيّاهُ فاتّخذهُ كهيْئة الدّرق ومضيْنا فلقينا جُمُوع الرُّوم وفيهمْ رجُلٌ على فرس لهُ أشْقر عليْه سرْجٌ مُذْهبٌ وسلاحٌ مُذْهبٌ فجعل الرُّوميُّ يُغْري بالْمُسْلمين فقعد لهُ الْمدديُّ خلْف صخْرة فمرّ به الرُّوميُّ فعرْقب فرسهُ فخرّ وعلاهُ فقتلهُ وحاز فرسهُ وسلاحهُ فلمّا فتح اللّهُ عزّ وجلّ للْمُسْلمين بعث إليْه خالدُ بْنُ الْوليد فأخذ من السّلب قال عوْفٌ فأتيْتُهُ فقُلْتُ يا خالدُ أما علمْت أنّ رسُول اللّه صلّى اللّه عليْه وسلّم قضى

۹۴۶۔ احمد بن محمد بن حنبل، ولید بن مسلم، صفوان بن عمرو، عبدالرحمن بن جبیر، ان کے والد، عوف بن مالک اشجعی سے روایت ہے، کہ میں زید بن حارثہ کے ساتھ غزوہ موتہ جو ایک موضع ہے شام میں میں نکلا اور میرا رفیق مددی اہل یمن سے ساتھ ہوا اس کے پاس ایک تلوار تھی اور کچھ نہ تھا ایک شخص نے مسلمانوں میں سے ایک اونٹ نحر کیا مددی نے تھوڑی کھال اس کی مانگی اس نے دیدی مددی نے اس کھال کو سپر کے طور پر بنالیا پھر ہم چلے یہاں تک کہ روم کی فوجوں سے ملے ان فوجوں میں ایک شخص اشقر گھوڑے پر سوار تھا جس کا زین سنہری اور ہتھیار بھی سنہری تھے وہ مسلمانوں پر خوب حملہ کر رہا تھا تو مددی اس سوار کی فکر میں ایک پتھر کی آڑ میں بیٹھا ادھر سے وہ سوار گزرا مددی نے اس کے گھوڑے کے پاؤں کاٹ ڈالے وہ گر پڑا مددی اس پر چڑھ بیٹھا اور اس کو قتل کیا اور گھوڑا لے لیا اور ہتھیار بھی اس کے لے لیے جب اللہ جل جلالہ نے مسلمانوں کو فتح دی تو خالد بن ولید نے جو لشکر کے سردار تھے مددی

بالسلب للقاتل قال بلى ولكني استكثرته قلت لتردنه اليه أو لأعرفنكها عند رسول الله صلى الله عليه وسلم فأبى أن يرد عليه قال عوف فاجتمعنا عند رسول الله صلى الله عليه وسلم فقصصت عليه قصة المددي وما فعل خالد فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا خالد ما حملك على ما صنعت قال يا رسول الله لقد استكثرته فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا خالد رد عليه ما أخذت منه قال عوف فقلت له دونك يا خالد ألم أف لك فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم وما ذلك فأخبرته قال فغضب رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا خالد لا ترد عليه هل أنتم تاركون لي أمرائي لكم صفوة أمرهم وعليهم كدره

کے پاس کسی کو بھیجا اور سامان میں سے کچھ لے لیا عوف نے کہا میں خالد کے پاس آیا اور میں نے کہا اے خالد کیا تم نہیں جانتے ہو کہ رسول اللہ ﷺ نے مقتول کا سامان ... تھا میں نے کہا یہ سامان قاتل کے لیے مقرر کیا ہے خالد نے کہا ہاں میں جانتا ہوں لیکن یہ سامان اس کو ... ورنہ میں تم کو رسول اللہ ﷺ کے سامنے خالد نے دینے سے انکار کر دیا عوف نے کہا پھر ہم سب اکٹھا ہوئے رسول اللہ ﷺ کے سامنے تو میں نے مددی کا قصہ بیان کیا اور جو خالد نے اس کے ساتھ کیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے خالد تو نے ایسا کیوں کیا خالد نے کہا یا رسول اللہ اس سامان کو میں نے بہت سمجھا اس واسطے اس میں سے کچھ لے لیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے خالد دے دے اس کو جو تو نے لیا ہے عوف نے کہا خالد اب لو جو میں نے تم سے وعدہ کیا تھا وہ پورا کیا رسول اللہ ﷺ نے پوچھا کیا ہے میں نے سب قصہ کہہ سنایا رسول اللہ ﷺ غصے ہوئے اور فرمایا اے خالد ہر گز مت دے اس کو تم لوگ چاہیے ہو کہ میرے امیروں اور سرداروں کو چھوڑ دو جو وہ اچھا کام کریں اس سے نفع اٹھاؤ اور بری بات انکی پر ڈالو۔

٩٤٧–حدثنا أحمد بن محمد بن حنبل قال حدثنا الوليد قال سألت ثورا عن هذا الحديث فحدثني عن خالد بن معدان عن جبير بن نفير عن عوف بن مالك الأشجعي نحوه

۹۴۷۔ احمد بن محمد بن حنبل، ولید، ثور، خالد بن معدان جبیر بن نفیر، ان کے والد، عوف بن مالک اشجعی سے پہلی حدیث کی طرح روایت ہے۔

٤٠٤–باب في السلب لا يخمس *

۴۰۴۔ سامان مقتول کا قاتل کو ملے گا اس میں سے خمس نہ لیا جائے گا!

٩٤٨–حدثنا سعيد بن منصور حدثنا إسمعيل بن عياش عن صفوان بن عمرو عن عبد الرحمن بن جبير بن نفير عن أبيه عن عوف بن مالك الأشجعي وخالد بن الوليد أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قضى بالسلب للقاتل ولم يخمس السلب *

۹۴۸۔ سعید بن منصور، اسماعیل بن عیاش، صفوان بن عمرو و عبدالرحمن بن جبیر، ان کے والد، عوف بن مالک، اشجعی اور خالد بن ولید سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے مقتول کے اسباب کے باب میں فرمایا کہ اس کا اسباب قتل کرنے والے کے لیے ہے اور اس اسباب میں سے پانچواں حصہ نہ نکالا یعنی جیسے کہ غنیمت میں سے نکالتے تھے۔

٤٠٥–باب من أجاز على جريح مثخن ينفل من سلبه *

۴۰۵۔ جو شخص زخمی کافر کو جس کا کام تمام ہو چکا ہو مار ڈالے اس کو بھی اس کے اسباب میں سے کچھ بطور انعام ملے گا!

٩٤٩–حدثنا هارون بن عباد الأزدي قال حدثنا وكيع عن أبيه عن أبي إسحق عن أبي عبيدة عن عبد الله بن مسعود قال نفلني رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم بدر سيف أبي جهل كان قتله *

۹۴۹۔ ہارون بن عباد، وکیع، ان کے والد، ابو اسحاق، ابو عبیدہ عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے بدر کے دن حصے سے زیادہ دی مجھ کو ابو جہل کی تلوار اور عبداللہ بن مسعود نے ابو جہل کو قتل کیا تھا۔

تشریح: اگرچہ ابو جہل کو دو انصاریوں نے مارا تھا مگر ابن مسعود بھی شریک تھے اس کے قتل میں کہ اس کا سر کاٹا تھا اس سبب سے اس کی شمشیر جو اسباب میں تھی ابن مسعود کو عطا فرمائی۔

٤٠٦ –باب فيمنْ جاءَ بعْدَ الْغنيمة لا سهم لَه *

۴۰۶۔ جو شخص غنیمت کے تقسیم ہو جانے کے بعد آئے اس کو حصہ نہ ملے گا

٩٥٠ –حدّثنا سعِيدُ بْنُ منْصُور قال حدّثنا إسْمعيلُ بْنُ عيّاش عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْوَلِيدِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ عَنْبَسَةَ ابْنَ سَعِيدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ سَعِيدَ بْنَ الْعَاصِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ أَبَانَ بْنَ سَعِيدِ ابْنِ الْعَاصِ عَلَى سَرِيَّةٍ مِنَ الْمَدِينَةِ قِبَلَ نَجْدٍ فَقَدِمَ أَبَانُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَصْحَابُهُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَيْبَرَ بَعْدَ أَنْ فَتَحَهَا وَإِنَّ حُزُمَ خَيْلِهِمْ لِيفٌ فَقَالَ أَبَانُ اقْسِمْ لَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَقُلْتُ لَا تَقْسِمْ لَهُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ أَبَانُ أَنْتَ بِهَا يَا وَبْرُ تَحَدَّرَ عَلَيْنَا مِنْ رَأْسِ ضَالٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْلِسْ يَا أَبَانُ وَلَمْ يَقْسِمْ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۹۵۰۔ سعید بن منصور، اسماعیل بن عیاش، محمد بن ولید زبیدی، عنبسہ بن سعید، ابو ہریرہ، سعید بن عاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے ابان بن سعید بن العاص کو ایک ٹکڑے کا سردار کر کے بھیجا مدینے سے نجد کی طرف پھر ابان بن سعید اور ان کے ہمراہی لوٹ کر آئے رسول اللہ ﷺ کے پاس جب رسول اللہ ﷺ خیبر کو فتح کر چکے تھے اور ان کے گھوڑوں کے تنگ کھجور کی چھال کے تھے ابان نے کہا یا رسول اللہ ہمیں بھی تقسیم کیجئے ابو ہریرہ نے کہا یا رسول اللہ ان لوگوں کو تقسیم نہ کیجئے کیونکہ مال اب تقسیم ہو چکا تھا اور یہ اس جنگ میں شریک بھی نہ تھے ابان نے کہا تو ایسی باتیں کرتا ہے ای وبر (وبر ایک جانور ہوتا ہے مشابہ بلی کے یہ تحقیر اً کہا) ابھی اتر کر آیا ہے ہمارے پاس چوٹی سے ضال کے جو ایک پہاڑ کا نام ہے بعضے نسخوں میں ضان ہے جو ایک پہاڑ ہے دوس میں جہاں ابو ہریرہ رہتے تھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بیٹھ اے ابان پھر آپ نے ابان کو اور اس کے ساتھیوں کو حصہ نہ دیا۔

تشریح: کیونکہ غنیمت کا مال تقسیم ہو چکا تھا پھر واپس لینا پڑتا۔

٩٥١ –حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ يَحْيَى الْبَلْخِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ وَسَأَلَهُ إِسْمَعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ فَحَدَّثَنَاهُ الزُّهْرِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ عَنْبَسَةَ بْنَ سَعِيدٍ الْقُرَشِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَيْبَرَ حِينَ افْتَتَحَهَا فَسَأَلْتُهُ أَنْ يُسْهِمَ لِي فَتَكَلَّمَ بَعْضُ وُلْدِ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ فَقَالَ لَا تُسْهِمْ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَقُلْتُ هَذَا قَاتِلُ ابْنِ قَوْقَلٍ فَقَالَ سَعِيدُ بْنُ الْعَاصِ يَا عَجَبًا لِوَبْرٍ قَدْ تَدَلَّى عَلَيْنَا مِنْ قَدُومِ ضَالٍ يُعَيِّرُنِي بِقَتْلِ امْرِئٍ مُسْلِمٍ أَكْرَمَهُ اللَّهُ تَعَالَى عَلَى يَدَيَّ وَلَمْ يُهِنِّي عَلَى يَدَيِ*

۹۵۱۔ حامد بن یحیٰ، سفیان، زہری عنبسہ بن سعید، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ میں مدینے میں آیا اور رسول اللہ ﷺ میں تھے جب رسول اللہ ﷺ نے اس کو فتح کیا تھا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہا میرا بھی حصہ دیجئے تو سعید بن العاص کے لڑکوں میں سے کسی لڑکے نے کہا ہم کبھی اس کو حصہ نہ دیں گے میں نے کہا یہی قاتل ہے ابن قوقل کا یہ ابو ہریرہ نے اس پر اعتراض کیا وہ لڑکا ابان بن سعید تھا ابن قوقل ایک مسلمان تھا جس کو ابان بن سعید نے حالت کفر میں کسی لڑائی میں مار ڈالا تھا سعید بن العاص نے کہا تعجب ہے ایک وبر پر جو اتر کر ہمارے پاس آیا ضال کی چوٹی سے جو مجھے دھمکاتا ہے ایک مسلمان کے قتل پر اللہ جل جلالہ نے اس کو عزت دی میرے ہاتھ پر اور مجھ کو ذلیل نہیں کیا اس کے ہاتھ پر کہ میں کفر کی حالت میں اس کے ہاتھ سے مارا جاتا۔

٩٥٢-حدثنا محمد بن العلاء قال حدثنا أبو أسامة حدثنا بريد عن أبي بردة عن أبي موسى قال قدمنا فوافقنا رسول الله صلى الله عليه وسلم حين افتتح خيبر فأسهم لنا أو قال فأعطانا منها وما قسم لأحد غاب عن فتح خيبر منها شيئا إلا لمن شهد معه إلا أصحاب سفينتنا جعفر وأصحابه فأسهم لهم معهم *

۹۵۲۔ محمد بن علاء، ابواسامہ، برید، ابوبردہ، ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم آئے کشتی پر سے اور رسول اللہ ﷺ کو ہم نے پایا جس وقت کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کو فتح کیا تو رسول اللہ ﷺ نے ہم کو خیبر کی غنیمت میں سے حصہ دیا یا ابوموسیٰ نے یہ کہا کہ ہم کو دیا مگر حصہ کا نام نہ لیا اور ان میں سے کسی غائب کے لیے کچھ حصہ نہ دیا سوائے اس کے جو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حاضر تھا اور لڑائی میں شریک تھا مگر ہماری کشتی والوں کو یعنی جعفر بن ابی طالب اور ان کے ساتھیوں کو سب کے ساتھ حصہ دیا۔

تشریح: ابوموسیٰ یمن سے مکہ میں آئے اور اسلام لائے پھر ہجرت کر کے حبشہ کو گئے اور جعفر بن ابی طالب اور صحابہ بھی وہاں ہجرت کر گئے تھے جب انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی ہجرت کی خبر سنی تو کشتی میں بیٹھ کر مدینے کو سب روانہ ہوئے اور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پہنچے جب کہ خیبر کو فتح کیا اور بعضے کہتے ہیں کہ ان کا حصہ دینا اس سبب سے تھا کہ اس وقت تک مال غنیمت تقسیم نہیں ہوا تھا بعضوں نے کہا ان کو خمس میں سے دیا جو اللہ اور رسول کے واسطے نکالا جاتا تھا بعضوں نے کہا وہ بڑی مصیبتیں اٹھا کر آئے تھے اس واسطے ان کے خوش کرنے کو رعایتاً حصہ دیا واللہ اعلم۔ (علامہ)

٩٥٣-حَدَّثَنَا مَحْبُوبُ بْنُ مُوسَى أَبُو صَالِحٍ أَخْبَرَنَا أَبُو إِسْحَقَ الْفَزَارِيُّ عَنْ كُلَيْبِ بْنِ وَائِلٍ عَنْ هَانِئِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ يَعْنِي يَوْمَ بَدْرٍ فَقَالَ إِنَّ عُثْمَانَ انْطَلَقَ فِي حَاجَةِ اللَّهِ وَحَاجَةِ رَسُولِ اللَّهِ وَإِنِّي أُبَايِعُ لَهُ فَضَرَبَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَهْمٍ وَلَمْ يَضْرِبْ لِأَحَدٍ غَابَ غَيْرَهُ *

۹۵۳۔ محبوب بن موسیٰ، ابواسحاق، کلیب، ہانی، حبیب ابن عمرؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ بدر کے دن کھڑے ہوئے یعنی خطبہ کے لیے اور فرمایا مقرر عثمان گیا ہے اللہ کے کام میں اور رسول کے کام میں اور میں بیعت کرتا ہوں اس کی طرف سے پھر رسول اللہ ﷺ نے عثمان کے لیے حصہ مقرر کیا یعنی غنیمت میں اور سوائے حضرت عثمان کے کسی غائب کے لیے حصہ مقرر نہ فرمایا۔

تشریح: جب حضرت بدر میں پہنچے تو اس وقت رقیہ جو حضرت کی بیٹی اور حضرت عثمان کی بی بی تھیں وہ بیمار تھیں تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت عثمان کو حضرت رقیہ کی تیمار داری کے واسطے مدینہ کو روانہ کیا اور جب غنیمت کا مال بانٹنے لگے تو فرمایا کہ وہ خدا اور رسول کے کام کے لیے گیا ہے اور میں آپ اس کی طرف سے بیعت کرتا ہوں پھر حضرت نے اپنا بایاں ہاتھ اپنے ہاتھ پر مارا اور کہا یہ عثمان کا ہاتھ ہے اور غنیمت میں سے ان کے لیے حصہ نکالا۔ (علامہ)

٤٠٧-بَاب فِي الْمَرْأَةِ وَالْعَبْدِ يُحْذَيَانِ مِنَ الْغَنِيمَةِ *

۴۰۷۔ عورت اور غلام کو غنیمت کے مال میں سے کچھ حصہ ملنا چاہیے یا نہ ملنا چاہیے!

٩٥٤-حَدَّثَنَا مَحْبُوبُ بْنُ مُوسَى أَبُو صَالِحٍ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ الْفَزَارِيُّ عَنْ زَائِدَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ صَيْفِيٍّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ هُرْمُزَ قَالَ كَتَبَ نَجْدَةُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْأَلُهُ عَنْ كَذَا وَكَذَا وَذَكَرَ أَشْيَاءَ وَعَنِ الْمَمْلُوكِ أَلَهُ فِي الْفَيْءِ شَيْءٌ وَعَنِ النِّسَاءِ هَلْ كُنَّ يَخْرُجْنَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَلْ لَهُنَّ نَصِيبٌ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَوْلَا أَنْ يَأْتِيَ أُحْمُوقَةً مَا كَتَبْتُ

۹۵۴۔ محبوب بن موسیٰ، ابواسحاق زائدہ، اعمش، مختار، یزید بن ہرمز سے روایت ہے، کہ نجدہ نے ابن عباس کی طرف لکھا نجدہ خارجیوں کا رئیس تھا بہت سی باتیں ان سے پوچھیں یہ بھی پوچھا کہ غلام اگر جہاد میں جائے تو اس کو بھی کچھ حصہ ملے گا اور عورتیں بھی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جہاد میں جاتی تھیں اور ان کو کچھ حصہ بھی ملتا تھا یا نہیں ابن عباس نے کہا کہ اگر مجھے ڈر نہ ہوتا اس بات کا کہ وہ حماقت کر

إِلَيْهِ أَمَّا الْمَمْلُوكُ فَكَانَ يُحْذَى وَأَمَّا النِّسَاءُ فَقَدْ كُنَّ يُدَاوِينَ الْجَرْحَى وَيَسْقِينَ الْمَاءَ *

تھے کہ تو میں اس کو جواب نہ لکھتا پھر ابن عباس نے یہ جواب لکھا غلام کو کچھ انعام کے طور پر دیا جاتا اور عورتیں زخموں کی دوا کرتی تھیں اور پانی پلاتی تھیں ان کا حصہ انعام کے طور پر مقرر تھا۔

۹۵۵–حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ يَعْنِي الْوَهْبِيَّ حَدَّثَنَا ابْنُ إِسْحَقَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ وَالزُّهْرِيِّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ هُرْمُزَ قَالَ كَتَبَ نَجْدَةُ الْحَرُورِيُّ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْأَلُهُ عَنِ النِّسَاءِ هَلْ كُنَّ يَشْهَدْنَ الْحَرْبَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَلْ كَانَ يَضْرِبُ لَهُنَّ بِسَهْمٍ قَالَ فَأَنَا كَتَبْتُ كِتَابَ ابْنِ عَبَّاسٍ إِلَى نَجْدَةَ قَدْ كُنَّ يَحْضُرْنَ الْحَرْبَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَّا أَنْ يُضْرَبَ لَهُنَّ بِسَهْمٍ فَلَا وَقَدْ كَانَ يُرْضَخُ لَهُنَّ *

۹۵۵۔ محمد بن یحییٰ احمد بن خالد ابن اسحاق ابو جعفر اور زہری یزید بن ہرمز سے روایت ہے کہ نجدہ حروری نے ابن عباس کو لکھا کہ عورتیں جنگ میں جایا کرتی تھیں رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں اور ان کا کچھ حصہ بھی مقرر تھا میں نے ابن عباس کی طرف سے اس کا جواب لکھا عورتیں جنگ میں جاتی تھیں رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں لیکن ان کا حصہ کچھ مقرر نہ ہوتا بلکہ انعام کے طور پر کچھ مل جاتا۔

۹۵۶–حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ وَغَيْرُهُ قَالَا أَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ حَدَّثَنَا رَافِعُ بْنُ سَلَمَةَ بْنِ زِيَادٍ حَدَّثَنِي حَشْرَجُ بْنُ زِيَادٍ عَنْ جَدَّتِهِ أُمِّ أَبِيهِ أَنَّهَا خَرَجَتْ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ خَيْبَرَ سَادِسَ سِتِّ نِسْوَةٍ فَبَلَغَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ إِلَيْنَا فَجِئْنَا فَرَأَيْنَا فِيهِ الْغَضَبَ فَقَالَ مَعَ مَنْ خَرَجْتُنَّ وَبِإِذْنِ مَنْ خَرَجْتُنَّ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ خَرَجْنَا نَغْزِلُ الشَّعَرَ وَنُعِينُ بِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَمَعَنَا دَوَاءُ الْجَرْحَى وَنُنَاوِلُ السِّهَامَ وَنَسْقِي السَّوِيقَ فَقَالَ قُمْنَ حَتَّى إِذَا فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ خَيْبَرَ أَسْهَمَ لَنَا كَمَا أَسْهَمَ لِلرِّجَالِ قَالَ قُلْتُ لَهَا يَا جَدَّةُ وَمَا كَانَ ذَلِكَ قَالَتْ تَمْرًا *

۹۵۶۔ ابراہیم بن سعید زید بن حباب، رافع بن سلمہ، حشرج بن زیاد نے اپنی دادی ام زیاد اشجعیہ سے روایت کیا ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلیں خیبر کی جنگ میں یہ مل کر چھ عورتیں تھیں ام زیاد نے کہا جب رسول اللہ ﷺ کو خبر پہنچی رسول اللہ ﷺ نے ہم کو بلا بھیجا ہم گئے رسول اللہ ﷺ غصے میں تھے رسول اللہ ﷺ نے پوچھا تم کس کے ساتھ نکلیں اور کس کے حکم سے نکلیں ہم نے کہا یا رسول اللہ ہم نکلیں ہیں بٹتی ہیں بالوں کو اور مدد پہنچاتی ہیں اس کے سبب سے اللہ کی راہ میں اور ہمارے ساتھ دوا ہے زخمیوں کی اور ہم تیر دیا کرتی ہیں مجاہدین کو اور ستو گھول کر پلاتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اچھا چلو یہاں تک کہ جب خیبر فتح ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے ہم کو بھی ویسا ہی حصہ دیا جیسے مردوں کو دیا حشرج بن زیاد نے کہا میں نے ان سے پوچھا یعنی ام زیاد اپنی دادی سے وہ حصہ کیا تھا انہوں نے کہا کھجور تھی۔

۹۵۷–حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا بِشْرٌ يَعْنِي ابْنَ الْمُفَضَّلِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَيْرٌ مَوْلَى آبِي اللَّحْمِ قَالَ شَهِدْتُ خَيْبَرَ مَعَ سَادَتِي فَكَلَّمُوا فِيَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ بِي فَقُلِّدْتُ سَيْفًا فَإِذَا أَنَا أَجُرُّهُ فَأُخْبِرَ أَنِّي مَمْلُوكٌ فَأَمَرَ لِي بِشَيْءٍ مِنْ خُرْثِيِّ الْمَتَاعِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ مَعْنَاهُ أَنَّهُ لَمْ يُسْهِمْ لَهُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَقَالَ أَبُو عُبَيْدٍ كَانَ حَرَّمَ اللَّحْمَ عَلَى نَفْسِهِ فَسُمِّيَ آبِي اللَّحْمِ *

۹۵۷۔ احمد بن حنبل بشر بن مفضل، محمد بن زید عمیر مولی ابو اللحم سے روایت ہے، کہ میں جنگ خیبر میں اپنے مالکو کے ساتھ گیا انہوں نے میرے بارے میں رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ اس کو ساتھ لے جائیں یا نہ لے جائیں رسول اللہ ﷺ نے اجازت دی اور حکم کیا مجھ کو ہتھیار اٹھانے کا تو لٹکائی گئی ایک تلوار میری کمر میں جو زمین میں لگی جاتی تھی پھر رسول اللہ ﷺ کو معلوم ہو کہ میں غلام ہوں تو رسول اللہ ﷺ نے مجھے گھر کے اسباوں میں سے کچھ اسباب دیا انعام کے طور پر۔

۹۵۸ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ

۹۵۸۔ سعید بن منصور، ابو معاویہ، اعمش، ابو سفیان جابر سے روایت

أبي سُفْيان عَنْ جابر قال كُنْتُ أَميحُ أَصْحابي الْماءَ يَوْمَ بَدْرٍ *

ہے، کہ میں مسلمانوں کے لیے پانی بھر رہا تھا بدر کے دن۔

٤٠٨-بَاب فِي الْمُشْرِكِ يُسْهَمُ لَهُ *

۴۰۸۔ مشرک لڑائی میں مسلمانوں کے ساتھ ہو تو اس کو حصہ ملے گا یا نہیں!

٩٥٩-حدثنا مسدد ويحيى بن معين قالا حدثنا يحيى عن مالك عن الفضيل عن عبد الله بن دينار عن عُرْوَة عن عائشة قال يحيى إنّ رجلا من الْمُشْرِكِين لحق بالنَّبيِّ صلَّى اللَّه عَلَيْه وسلَّم ليُقَاتِلَ معَهُ فقال ارْجعْ ثُمَّ اتَّفقا فقال إنَّا لا نَسْتَعِينُ بِمُشْرِكٍ

۹۵۹۔ مسدد اور یحییٰ بن معین، یحییٰ، مالک، فضیل، عبداللہ بن دینار، عروہ، حضرت عائشہؓ سے روایت ہے، کہ ایک شخص مشرکین میں سے رسول اللہ ﷺ سے مل گیا رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہو کر لڑتا تھا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لوٹ جا ہم مشرک کی مدد نہیں چاہتے۔

٤٠٩-بَاب فِي سُهْمَان الْخَيْل *

۴۰۹۔ گھوڑے کے حصے کا بیان!

٩٦٠-حَدَّثَنا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبل حَدَّثَنا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَن ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْهَمَ لِرَجُلٍ وَلِفَرَسِهِ ثَلاثَةَ أَسْهُمٍ سَهْمًا لَهُ وَسَهْمَيْنِ لِفَرَسِهِ *

۹۶۰۔ احمد بن حنبل، ابو معاویہ، عبیداللہ نافع، ابن عمر سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے سوار کو تین حصے دلائے ایک حصہ اس کا اور دو حصے گھوڑے کے۔

تشریح: یعنی پیادہ کی نسبت تگنا سوار کو ملے گا یہی مذہب ہے اکثر علماء کا اور ابو حنیفہ کے نزدیک سوار کو دوہرا حصہ لے گا پیادہ کا۔

٩٦١-حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنِي الْمَسْعُودِيُّ حَدَّثَنِي أَبُو عَمْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَتَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعَةَ نَفَرٍ وَمَعَنَا فَرَسٌ فَأَعْطَى كُلَّ إِنْسَانٍ مِنَّا سَهْمًا وَأَعْطَى الْفَرَسَ سَهْمَيْنِ

۹۶۱۔ احمد بن حنبل، عبداللہ بن یزید مسعودی، ابو عمرہ نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے، کہ ہم چار آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور ہمارے ساتھ ایک گھوڑا تھا رسول اللہ ﷺ نے ہم میں سے ہر ایک آدمی کو ایک ایک حصہ دیا اور گھوڑے کو دو حصے دیئے۔

٩٦٢- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أُمَيَّةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا الْمَسْعُودِيُّ عَنْ رَجُلٍ مِنْ آلِ أَبِي عَمْرَةَ عَنْ أَبِي عَمْرَةَ بِمَعْنَاهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ زَادَ فَكَانَ لِلْفَارِسِ ثَلَاثَةُ أَسْهُمٍ *

۹۶۲۔ مسدد، امیہ، مسعودی، آل ابی عمرہ کا ایک شخص ابو عمر پہلے کی طرح روایت کرتے ہیں مگر اس میں یہ ہے کہ ہم تین آدمی تھے سو گھوڑے سوار کے تین حصے تھے۔

٤١٠-بَاب فِيمَنْ أَسْهَمَ لَهُ سَهْمًا *

۴۱۰۔ جس کے نزدیک گھوڑے کو ایک حصہ دینا چاہیے اسکی دلیل!

٩٦٣-حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا مُجَمِّعُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ مُجَمِّعِ بْنِ يَزِيدَ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَعْقُوبَ بْنَ مُجَمِّعٍ يَذْكُرُ عَنْ عَمِّهِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ عَمِّهِ مُجَمِّعِ بْنِ جَارِيَةَ الْأَنْصَارِيِّ وَكَانَ أَحَدَ الْقُرَّاءِ الَّذِينَ قَرَءُوا الْقُرْآنَ قَالَ شَهِدْنَا الْحُدَيْبِيَةَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا انْصَرَفْنَا عَنْهَا إِذَا النَّاسُ يَهُزُّونَ الْأَبَاعِرَ فَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ لِبَعْضٍ مَا لِلنَّاسِ قَالُوا أُوحِيَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجْنَا مَعَ النَّاسِ نُوجِفُ فَوَجَدْنَا النَّبِيَّ صَلَّى

۹۶۳۔ محمد بن عیسیٰ، مجمع بن یعقوب، ان کے والد یعقوب، ان کے چچا عبدالرحمن، ان کے چچا مجمع بن جاریہ انصاری سے روایت ہے وہ ایک قاریوں میں سے تھے جو قرآن پڑھا کرتے تھے انہوں نے کہا ہم صلح حدیبیہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے جب ہم وہاں سے لوٹے تو لوگ اپنے اونٹ جلدی جلدی بھگانے لگے اس میں لوگوں نے ایک دوسرے سے پوچھا کیا سبب ہے جلدی بھگانے کا معلوم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ پر وحی اتری ہے تو ہم بھی لوگوں کے ساتھ نکلے بھاگتے ہوئے ہم نے رسول اللہ ﷺ کو اپنی اونٹنی پر سوار پایا کراع الغمیم کے (ایک مو

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاقِفًا عَلَى رَاحِلَتِهِ عِنْدَ كُرَاعِ الْغَمِيمِ فَلَمَّا اجْتَمَعَ عَلَيْهِ النَّاسُ قَرَأَ عَلَيْهِمْ (إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا) فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَتْحٌ هُوَ قَالَ نَعَمْ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ إِنَّهُ لَفَتْحٌ فَقُسِّمَتْ خَيْبَرُ عَلَى أَهْلِ الْحُدَيْبِيَةِ فَقَسَّمَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى ثَمَانِيَةَ عَشَرَ سَهْمًا وَكَانَ الْجَيْشُ أَلْفًا وَخَمْسَ مِائَةٍ فِيهِمْ ثَلَاثُ مِائَةِ فَارِسٍ فَأَعْطَى الْفَارِسَ سَهْمَيْنِ وَأَعْطَى الرَّاجِلَ سَهْمًا *

ضجنان کے درمیان میں ہے اور مدینے پاس)جب سب لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس جمع ہوئے آپ نے سورہ انا فتحنا پڑھی ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ کیا اس سے فتح مراد ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اس سے فتح مراد ہے وہ فتح یا تو خود صلح حدیبیہ تھی جس سے مسلمانوں کو انجام میں بڑا فائدہ حاصل ہوا یا فتح مکہ مراد ہے یا فتح خیبر جو اس کے بعد متصل واقع ہوا پھر خیبر کی جنگ میں جو مال آیا وہ صلح حدیبیہ کے لوگوں پر تقسیم ہو رسول اللہ ﷺ نے اس مال کے اٹھارہ حصے کیے اور لشکر کے لوگ سب ایک ہزار پانچ سو تھے جن میں تین سو سوار تھے اور بارہ سو پیدل رسول اللہ ﷺ نے سواروں کو دو دو حصے دیئے اور پیدلوں کو ایک ایک حصہ۔

تشریح: یہ حدیث امام ابو حنیفہ کی دلیل ہے کیونکہ کل حصے اٹھارہ سو تھے چھ سو تین سو سواروں کو ملے اور بارہ سو بارہ سو پیدلوں کو ملے جن لوگوں کے نزدیک سوار کے لیے تین حصے ہیں ان کو اس حدیث میں مشکل ہو گی کیوں کہ اس صورت میں اکیس سو حصے کرنا چاہیے تھے۔

٤١١ - بَاب فِي النَّفَلِ *

۴۱۱۔ غنیمت میں سے امام کسی کے لئے کچھ انعام مقرر کر دے جس کو نفل کہتے ہیں!

٩٦٤ - حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ قَالَ أَخْبَرَنَا خَالِدٌ عَنْ دَاوُدَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ مَنْ فَعَلَ كَذَا وَكَذَا فَلَهُ مِنَ النَّفَلِ كَذَا وَكَذَا قَالَ فَتَقَدَّمَ الْفِتْيَانُ وَلَزِمَ الْمَشْيَخَةُ الرَّايَاتِ فَلَمْ يَبْرَحُوهَا فَلَمَّا فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ قَالَ الْمَشْيَخَةُ كُنَّا رِدْءًا لَكُمْ لَوِ انْهَزَمْتُمْ لَفِئْتُمْ إِلَيْنَا فَلَا تَذْهَبُوا بِالْمَغْنَمِ وَنَبْقَى فَأَبَى الْفِتْيَانُ وَقَالُوا جَعَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنَا فَأَنْزَلَ اللَّهُ (يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْأَنْفَالِ قُلِ الْأَنْفَالُ لِلَّهِ وَالرَّسُولِ) إِلَى قَوْلِهِ (كَمَا أَخْرَجَكَ رَبُّكَ مِنْ بَيْتِكَ بِالْحَقِّ وَإِنَّ فَرِيقًا مِنَ الْمُؤْمِنِينَ لَكَارِهُونَ) يَقُولُ فَكَانَ ذَلِكَ خَيْرًا لَهُمْ فَكَذَلِكَ أَيْضًا فَأَطِيعُونِي فَإِنِّي أَعْلَمُ بِعَاقِبَةِ هَذَا مِنْكُمْ

۹۶۴۔ وہب بن بقیہ، خالد، داؤد عکرمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بدر کے روز جو یہ کام کرے اس کو یہ انعام ہے تو جوان جوان لوگ آگے بڑھے اور بوڑھے لوگ نشانوں کے پاس ٹھہرے رہے پھر وہ وہیں جمے رہے جب اللہ نے مسلمانوں کو فتح دی تو بوڑھوں نے کہا ہم تمہارے مددگار و پشت پناہ تھے اگر تم کو شکست ہوتی تو ہماری طرف پلٹتے تو یہ نہیں ہو سکتا یہ غنیمت کا مال تم ہی اڑا ڈالو اور ہم یوں ہی رہ جائیں جوانوں نے نہ مانا اور کہا رسول اللہ ﷺ نے وہ ہم کو دیا ہے جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری یسئالونك عن الا نفال سوال کرتے ہیں تجھ سے انفال کا، کہہ دے تو اے محمد انفال اللہ اور رسول کے لیے ہیں جیسے پروردگار نے تجھ کو تیرے گھر سے نکالا مقرر سچ پر اور ایک گروہ مسلمانوں کا برا جانتا تھا یعنی جنگ کو پسند نہ کرتا تھا مگر اللہ کو یہی منظور تھا کہ جنگ ہو اور کافروں کے سردار مارے جائیں پھر یہی بہتر ہوا ان کے لیے اسی طرح تم سب میری اطاعت کرو کیونکہ میں انجام کار تم سے زیادہ جانتا ہوں۔

٩٦٥ - حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَخْبَرَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

۹۶۵۔ زیاد بن ایوب ہشیم، داؤد بن ابی ہند عکرمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بدر کی لڑائی کے دن فرمایا جو شخص کسی کافر کو

اللّٰهِ عليه وسلّم قال يوم بدر من قتل قتيلا فله كذا وكذا ومن أسر أسيرا فله كذا وكذا ثم ساق نحوه وحديث خالد أتمّ

مارے اس کو یہ انعام ہے اور جو کسی کافر کو قید کرے اس کو یہ انعام ہے سوا حصہ غنیمت کے امام کو اختیار ہے کہ جہاد میں مجاہدین کے لیے کچھ بطور انعام مقرر کرے تاکہ لوگوں کو رغبت ہو اس کا شوق رکھتے ہیں۔

٩٦٦–حدّثنا هٰرون بن محمد بن بكار بن بلال قال حدّثنا يزيد بن خالد بن موهب الهمدانيّ قال حدّثنا يحيى بن زكريّا بن أبي زائدة قال أخبرني داوُد بهذا الحديث بإسناده قال فقسّمها رسول اللّٰه صلّى اللّٰه عليه وسلّم بالسّواء وحديث خالد أتمّ *

۹۶۶۔ ہارون بن محمد، یزید بن خالد، یحییٰ بن ابی زائدہ، داؤد نے اسی سند کے ساتھ روایت کرتے ہوئے کہا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مال غنیمت سب کو برابر تقسیم کیا، یعنی نفل مقرر نہ کیے اور حدیث خالد کی پوری ہے واللہ اعلم۔

٩٦٧–حدّثنا هنّادُ بْنُ السّريِّ عَنْ أبي بَكْرٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أبيه قال جئتُ إلى النّبيّ صلّى اللّٰه عليه وسلّم يوم بدر بسيف فقلت يا رسول اللّٰه إنّ اللّٰه قد شفى صدري اليوم من العدوّ فهب لي هذا السّيف قال إنّ هذا السّيف ليس لي ولا لك فذهبتُ وأنا أقول يُعطاه اليوم من لم يُبْلِ بلائي فبينما أنا إذ جاءني الرّسول فقال أجب فظننت أنّه نزل فيّ شيءٌ بكلامي فجئت فقال لي النّبيّ صلّى اللّٰه عليه وسلّم إنّك سألتني هذا السّيف وليس هو لي ولا لك وإنّ اللّٰه قد جعله لي فهو لك ثمّ قرأ (يسألونك عن الأنفال قل الأنفال للّٰه والرّسول) إلى آخر الآية قال أبو داود قراءة ابن مسعود يسألونك النّفل *

۹۶۷۔ ہناد بن سری، ابوبکر، عاصم، مصعب بن سعد، ان کے والد سے روایت ہے، کہ انہوں نے اپنے باپ سعد بن ابی وقاص سے سنا وہ کہتے تھے میں بدر کے روز رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک تلوار لے کر آیا میں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ مجھے دے دیجئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ تلوار نہ میری ہے نہ تیری ہے بلکہ سب مجاہدین کا حق ہے معلوم نہیں کس کے حصے میں آئے یہ سن کر میں چلا اور کہتا جاتا تھا یہ تلوار اس کو ملے گی آج کے دن جس کا امتحان میرا سا نہیں ہوا تا گہاں رسول اللہ ﷺ کی طرف سے ایک شخص میرے بلانے کو آیا اور کہا چلو میں سمجھا شاید میرے اس کہنے پر میرے بارے میں کچھ اترا جب میں آیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم نے مجھ سے یہ تلوار مانگی تھی نہ وہ میری تھی نہ تمہاری اب اللہ نے وہ تلوار مجھے دے دی اور میں نے تم کو دی پھر رسول اللہ ﷺ نے یہ پڑھا یسالو نلک عن الا نفال للہ والر سول آخر آیت تک ابو داؤد نے کہا عبداللہ بن مسعود کی قرات یو ل ہے یسالو ندالفضل۔

٤١٢–باب في نفل السّريّة تخرج من العسكر *

۴۱۲۔ لشکر کے کسی ایک ٹکڑے کو کچھ زیادہ بطور انعام کے دینا!

٩٦٨–حدّثنا عبد الوهّاب بن نجدة حدّثنا الوليد بن مسلم ح و حدّثنا موسى بن عبد الرّحمن الأنطاكيّ قال حدّثنا مبشّر ح و حدّثنا محمّد بن عوف الطّائيّ أنّ الحكم بن نافع حدّثهم المعنى كلّهم عن شعيب بن أبي حمزة عن نافع عن ابن عمر قال بعثنا رسول اللّٰه صلّى اللّٰه عليه وسلّم في جيش قبل نجد وانبعثت سريّة من الجيش فكان سهمان الجيش اثني عشر بعيرا اثني عشر بعيرا ونفّل أهل السّريّة بعيرا بعيرا فكانت سهمانهم ثلاثة عشر ثلاثة عشر

۹۶۸۔ عبدالوہاب بن نجدہ، ابن مسلم دوسری سند موسیٰ بن عبدالرحمٰن مبشر، تیسری سند محمد بن عوف حکم بن نافع شعیب بن ابی حمزہ، نافع ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم کو بھیجا ایک لشکر کے ساتھ نجد کی طرف اور ایک ٹکڑے کو اسی لشکر میں سے دشمن سے مقابلے کے لیے بھیجا پھر لشکر کے لوگوں کو بارہ بارہ اونٹ ملے اور ٹکڑے کے لوگوں کو ایک ایک اونٹ زیادہ ملا تو ان کے حصے میں تیرہ تیرہ اونٹ آئے۔

٩٦٩–حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ عُتْبَةَ الدِّمَشْقِيُّ قَالَ قَالَ الْوَلِيدُ يَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ حَدَّثْتُ ابْنَ الْمُبَارَكِ بِهَذَا الْحَدِيثِ قُلْتُ وَكَذَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فَرْوَةَ عَنْ نَافِعٍ قَالَ لَا تَعْدِلْ مَنْ سَمَّيْتَ بِمَالِكٍ هَكَذَا أَوْ نَحْوَهُ يَعْنِي مَالِكَ بْنَ أَنَسٍ *

۹۶۹۔ ولید بن عتبہ، ولید بن مسلم، ابن مبارک کے سامنے ابن ابی فروہ، نافع سے ابن مبارک نے کہ جنہیں شعیب اور ابن ابی فروہ تو نے ذکر کیا ہے وہ مالک بن انس کے برابر نہیں ہو سکتے۔

٩٧٠–حَدَّثَنَا هَنَّادٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ يَعْنِي ابْنَ سُلَيْمَانَ الْكِلَابِيَّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً إِلَى نَجْدٍ فَخَرَجْتُ مَعَهَا فَأَصَبْنَا نَعَمًا كَثِيرًا فَنَفَّلَنَا أَمِيرُنَا بَعِيرًا بَعِيرًا لِكُلِّ إِنْسَانٍ ثُمَّ قَدِمْنَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَسَمَ بَيْنَنَا غَنِيمَتَنَا فَأَصَابَ كُلُّ رَجُلٍ مِنَّا اثْنَيْ عَشَرَ بَعِيرًا بَعْدَ الْخُمُسِ وَمَا حَاسَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالَّذِي أَعْطَانَا صَاحِبُنَا وَلَا عَابَ عَلَيْهِ بَعْدَ مَا صَنَعَ فَكَانَ لِكُلِّ رَجُلٍ مِنَّا ثَلَاثَةَ عَشَرَ بَعِيرًا بِنَفْلِهِ *

۹۷۰۔ ہناد، عبدہ، محمد بن اسحاق، نافع، ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک ٹکڑے کو نجد کی طرف روانہ کیا میں اسی میں تھا پھر ہم لوگوں نے بہت سے اونٹ پائے اور ہمارے ٹکڑے کے سردار نے ایک ایک اونٹ ہم کو انعام دیا بعد اس کے ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ آئے رسول اللہ ﷺ نے غنیمت کے مال کو ہم میں تقسیم کیا تو ہر ایک کو ہم میں سے بارہ بارہ اونٹ پہنچے خمس نکال کر اور وہ جو اونٹ ہم کو ہمارے سردار نے دیا تھا رسول اللہ ﷺ نے اس کو حساب میں شمار نہ کیا اور نہ اس سردار کے فعل پر رسول اللہ ﷺ نے طعن کیا تو ہم میں سے ہر ایک شخص کو تیرہ تیرہ اونٹ ملے انعام سمیت اور باقی لشکر کے لوگوں کو بارہ بارہ اونٹ ملے۔

تشریح: خمس نکال کر یعنی کل مال غنیمت میں سے پہلے پانچواں حصہ جو اللہ اور رسول کا حق ہے نکالا گیا پھر اس کو نکالنے کے بعد ہر ایک شخص کے حصے میں بارہ بارہ اونٹ آئے۔

٩٧١–حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ وَيَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَا حَدَّثَنَا اللَّيْثُ الْمَعْنَى عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ سَرِيَّةً فِيهَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ قِبَلَ نَجْدٍ فَغَنِمُوا إِبِلًا كَثِيرَةً فَكَانَتْ سُهْمَانُهُمُ اثْنَيْ عَشَرَ بَعِيرًا وَنُفِّلُوا بَعِيرًا بَعِيرًا زَادَ ابْنُ مَوْهَبٍ فَلَمْ يُغَيِّرْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۹۷۱۔ عبداللہ بن مسلمہ قعنبی، مالک دوسری سند عبداللہ بن مسلمہ یزید بن خالد لیث نافع عبداللہ بن عمر سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر روانہ کیا جس میں عبداللہ بن عمر بھی تھے نجد کی طرف تو غنیمت میں بہت اونٹ حاصل کیے ہر ایک کو حصہ رسد بارہ بارہ اونٹ پہنچے اور ایک ایک اونٹ زیادہ دیا گیا پھر رسول اللہ ﷺ نے اس تقسیم کو نہ بدلا۔

تشریح: جہاد میں جس قدر کافروں کا مال حاصل ہوتا ہے اس کو غنیمت کہتے ہیں چار حصہ اس مال کے مجاہدین میں تقسیم ہوتے ہیں اور ایک حصہ امام رکھ لیتا ہے مگر امام کو اختیار ہے، کہ لشکر میں سے کسی جماعت خاص یا شخص خاص کے واسطے کسی کام کے صلہ میں علاوہ حصہ غنیمت کے کچھ زیادہ تجویز کرے اس کو نفل کہتے ہیں یہ لشکر جو نجد کی طرف گیا تھا اس میں چار ہزار آدمی تھے ہر ایک کے حصہ میں بارہ بارہ اونٹ آئے تھے مگر وہ ٹکڑا پندرہ آدمیوں کا جن میں عبداللہ بن عمر تھے ان کے لیے ایک ایک اونٹ زیادہ تجویز کیا گیا۔

٩٧٢–حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَرِيَّةٍ فَبَلَغَتْ سُهْمَانُنَا اثْنَيْ عَشَرَ بَعِيرًا وَنَفَّلَنَا رَسُولُ اللَّهِ

۹۷۲۔ مسدد، یحییٰ، عبیداللہ نافع، عبداللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم کو ایک لشکر کے ساتھ بھیجا تو حصہ رسد ہم کو بارہ بارہ اونٹ پہنچے اور ایک ایک اونٹ رسول اللہ ﷺ نے ہم کو زیادہ دیا۔

صلّى اللّه عليه وسلّم بعيرا بعيرًا قال أبو داود رواهُ بُرْدُ ابْنُ سنان عن نافع مثل حديث عُبَيْد اللّه ورواهُ أيُّوبُ عَنْ نافع مثْلهُ الّا أنّه قال ونَفّلنا بعيرا بعيرا لَمْ يذكُر النّبيّ صلّى اللّه عليه وسلّم *

داؤد نے کہا روایت کیا اس حدیث کو برد بن سنان نے نافع سے مثل عبید اللہ کے اور روایت کیا اس کو ایوب نے نافع سے مثل اس کے مگر اس میں یہ ہے کہ ایک ایک اونٹ ہم کو زیادہ دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر نہیں ہے۔

۹۷۳—حدثنا عبدالملك بن شعيب بن اللّيث قال حدّثني ابي عن جدي ح وحدّثنا حجاجُ بْنُ ابي يعقُوب قال حدّثني حُجيْنُ نا اللّيْثُ عن عقيل عن ابن شهاب عنْ سالم عَنْ عبْدِاللّهِ بْنِ عُمر انّ رسُول اللّه صلّى اللّه عليْه وسلّم قدْكان يُنفّل بعْض منْ يّبْعثُ من السّرايا لانْفُسهمْ خاصّةَ النّفْل سوى قسْم عامّةِالْجيْش والْخُمُسُ واجبٌ فيْ ذلكَ كُلّه*

۹۷۳۔ عبدالملک بن شعیب، ان کے والد، ان کے دادا، دوسری سند حجاج بن یعقوب، حجین لیث عقیل، ابن شہاب، سالم عبداللہ بن عمر سے روایت ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعض ٹکڑوں کو حصہ زیادہ دیتے تھے یعنی تقسیم سے زیادہ جن کو لشکر میں سے بھیجتے خاص انہیں کے لیے نہ تمام لشکر کے لیے لیکن خمس ان سب میں سے لیا جاتا تو پہلے سب مال میں سے خمس نکالتے پھر انعام دیتے پھر باقی برابر تقسیم کر دیتے تھے۔

۹۷۴—حدّثنا أحْمدُ بْنُ صالح حدّثنا عبْدُ اللّه بْنُ وهْب حدّثنا حُييٌّ عن أبي عبْد الرّحْمن الْحُبُليّ عنْ عبْد اللّه بْن عمْرو أنّ رسُول اللّه صلّى اللّه عليْه وسلّم خرج يوْم بدْر في ثلاث مائة وخمْسة عشر فقال رسُولُ اللّه صلّى اللّه عليْه وسلّم اللّهُمّ إنّهُمْ حُفاةٌ فاحْملْهُمْ اللّهُمّ إنّهُمْ عُراةٌ فاكْسُهُمْ اللّهُمّ إنّهُمْ جياعٌ فأشْبعْهُمْ ففتح اللّهُ لهُ يوْم بدْر فانْقلبُوا حين انْقلبُوا وما منْهُمْ رجُلٌ إلّا وقدْ رجع بجمل أوْ جملين واكْتسوْا وشبعُوا *

۹۷۴۔ احمد بن صالح، عبداللہ بن وہب، حیی، ابو عبدالرحمن عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بدر کے دن تین سو پندرہ آدمی لے کر نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی یا اللہ یہ لوگ پیدل ہیں ان کو سواری دے یا اللہ یہ لوگ ننگے ہیں ان کو کپڑے دے یا اللہ یہ لوگ بھوکے ہیں ان کو سیر کر دے پھر اللہ نے فتح دی مسلمانوں کو بدر کے روز جب وہ لوٹے تو کوئی آدمی ان میں سے ایسا نہ تھا جو ایک اونٹ یا دو اونٹ نہ لایا ہو اور ان کے پاس کپڑے بھی ہو گئے اور وہ سیر بھی ہو گئے۔

تشریح: اللہ جل جلالہ نے اپنی عنایت سے دعا اپنے پیغمبر کی قبول فرمائی اور ان کے یاروں کو غنی کر دیا بعد محتاجی کے۔

۴۱۳—باب فيمنْ قال الْخُمُسُ قبْل النّفْل *

۴۱۳۔ جو کہتا ہے، کہ خمس انعام سے پہلے نکالا جائے گا!

۹۷۵—حدّثنا مُحمّدُ بْنُ كثير قال أخْبرنا سُفْيانُ عنْ يزيد بْن يزيد بْن جابر الشّاميّ عنْ مكْحُول عنْ زياد بْن جارية التّميميّ عنْ حبيب بْن مسْلمة الْفهْريّ أنّهُ قال كان رسُولُ اللّه صلّى اللّه عليْه وسلّم يُنفّلُ الثُّلُث بعْد الْخُمُس *

۹۷۵۔ محمد بن کثیر سفیان، یزید بن یزید، مکحول، زیاد بن جاریہ، حبیب بن مسلمہ فہری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تہائی غنیمت کا نفل دیتے تھے خمس نکالنے کے بعد۔

تشریح: یعنی پہلے کل مال میں سے خمس نکال لیتے پھر باقی کی تہائی انعاموں میں صرف کرتے دو تہائی بانٹ دیتے۔

۹۷۶—حدّثنا عُبيْدُ اللّه بْنُ عُمر بْن ميْسرة الْجُشميّ قال حدّثنا عبْدُ الرّحْمن بْنُ مهْديّ عنْ مُعاوية بْن صالح عن الْعلاء بْن الْحارث عنْ مكْحُول عن ابْن جارية عنْ حبيب بْن مسْلمة أنّ رسُول اللّه صلّى اللّه عليْه وسلّم كان يُنفّلُ الرُّبُع بعْد الْخُمُس والثُّلُث بعْد الْخُمُس إذا قفل *

۹۷۶۔ عبیداللہ بن عمر، عبدالرحمن بن مہدی، معاویہ بن صالح علاء بن حارث مکحول، ابن جاریہ، حبیب بن مسلمہ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چوتھائی حصہ نفل دیتے تھے نکالنے کے لیے یعنی ابتدائے جہاد میں اور تہائی نفل دیتے تھے بعد خمس نکالنے کے جس وقت کہ جہاد سے لوٹتے۔

تشریح: یعنی جب جہاد سے لوٹ آتے اور پھر کوئی گروہ ان میں سے کفار سے لڑتا تو اس کو تہائی انعام ملتا۔

٩٧٧–حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ بَشِيرِ بْنِ ذَكْوَانَ وَمَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ الدِّمَشْقِيَّانِ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا وَهْبٍ يَقُولُ سَمِعْتُ مَكْحُولًا يَقُولُ كُنْتُ عَبْدًا بِمِصْرَ لِامْرَأَةٍ مِنْ بَنِي هُذَيْلٍ فَأَعْتَقَتْنِي فَمَا خَرَجْتُ مِنْ مِصْرَ وَبِهَا عِلْمٌ إِلَّا حَوَيْتُ عَلَيْهِ فِيمَا أُرَى ثُمَّ أَتَيْتُ الْحِجَازَ فَمَا خَرَجْتُ مِنْهَا وَبِهَا عِلْمٌ إِلَّا حَوَيْتُ عَلَيْهِ فِيمَا أُرَى ثُمَّ أَتَيْتُ الْعِرَاقَ فَمَا خَرَجْتُ مِنْهَا وَبِهَا عِلْمٌ إِلَّا حَوَيْتُ عَلَيْهِ فِيمَا أُرَى ثُمَّ أَتَيْتُ الشَّامَ فَغَرْبَلْتُهَا كُلُّ ذَلِكَ أَسْأَلُ عَنِ النَّفَلِ فَلَمْ أَجِدْ أَحَدًا يُخْبِرُنِي فِيهِ بِشَيْءٍ حَتَّى لَقِيتُ شَيْخًا يُقَالُ لَهُ زِيَادُ بْنُ جَارِيَةَ التَّمِيمِيُّ فَقُلْتُ لَهُ هَلْ سَمِعْتَ فِي النَّفَلِ شَيْئًا قَالَ نَعَمْ سَمِعْتُ حَبِيبَ بْنَ مَسْلَمَةَ الْفِهْرِيَّ يَقُولُ شَهِدْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَّلَ الرُّبُعَ فِي الْبَدْأَةِ وَالثُّلُثَ فِي الرَّجْعَةِ *

٩٧٧۔ عبداللہ بن احمد اور محمود بن خالد، مروان بن محمد یحییٰ بن حمزہ، ابو وہب مکحول سے روایت ہے کہ میں مصر میں ایک عورت کا غلام تھا جو بنی ہذیل میں سے تھی اس نے مجھے آزاد کر دیا تو میں مصر سے نہیں نکلا یہاں تک کہ جتنا علم دین حدیث قرآن وہاں تھا میں نے حاصل کر لیا اپنی دانست کے موافق پھر میں ملک حجاز مکہ اور یمن طائف مدینہ وغیرہ میں آیا وہاں سے نہ نکلا یہاں تک کہ جتنا علم وہاں تھا اس کو میں نے حاصل کر لیا اپنی دانست کے موافق پھر عراق یعنی بصرہ کوفہ بغداد وغیرہ میں آیا وہاں سے نہ نکلا یہاں تک کہ جتنا علم تھا وہاں اس کو میں نے حاصل کر لیا اپنی دانست کے موافق پھر شام میں آیا اس کو میں نے چھانا ہر شخص سے میں نفل کا حال پوچھتا تھا تو میں نے کسی کو نہ پایا جو اس باب میں کوئی حدیث بیان کرے یہاں تک کہ ایک شخص مجھ کو ملا جس کا نام زیاد بن جاریہ تمیمی تھا میں نے اس سے کہا تو نے نفل کے بارے میں کچھ سنا ہے وہ بولا میں نے حبیب بن مسلمہ فہری سے سنا وہ کہتے تھے میں حاضر تھا رسول اللہ ﷺ کے ساتھ آپ نے نفل دیا چوتھائی مال کا جہاد شروع ہوتے وقت اور تہائی مال کا لوٹتے وقت۔

تشریح: بعد خمس نکالنے کے یعنی جب لڑائی شروع ہونے لگے اس وقت چوتھائی مال غنیمت تک کسی ایک خاص فرقے کے لیے جو کوئی کام بہادری کا کرتا تو نفل مقرر کرتے اور بعد جنگ سے لوٹنے کے پھر اگر کوئی گروہ دشمن سے لڑتا تو اس کو تہائی نفل دیتے اس واسطے کہ محنت اور مشقت دوبارہ اس نے کی۔

٤١٤–بَاب فِي السَّرِيَّةِ تَرُدُّ عَلَى أَهْلِ الْعَسْكَرِ *

۴۱۴۔ اس دستہ کا بیان جو لشکر میں آکر مل جائے!

٩٧٨–حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ إِسْحَقَ هُوَ مُحَمَّدٌ بِبَعْضِ هَذَا ح و حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ ابْنِ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنِي هُشَيْمٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ جَمِيعًا عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمُونَ تَتَكَافَأُ دِمَاؤُهُمْ يَسْعَى بِذِمَّتِهِمْ أَدْنَاهُمْ وَيُجِيرُ عَلَيْهِمْ أَقْصَاهُمْ وَهُمْ يَدٌ عَلَى مَنْ سِوَاهُمْ يَرُدُّ مُشِدُّهُمْ عَلَى مُضْعِفِهِمْ وَمُتَسَرِّيهِمْ عَلَى قَاعِدِهِمْ لَا يُقْتَلُ مُؤْمِنٌ بِكَافِرٍ وَلَا ذُو عَهْدٍ فِي عَهْدِهِ وَلَمْ يَذْكُرِ ابْنُ إِسْحَقَ الْقَوَدَ وَالتَّكَافُؤَ *

٩٧٨۔ قتیبہ بن سعید، ابن ابی عدی، ابن اسحاق دوسری سند عبیداللہ بن عمر ہشیم، یحییٰ بن سعید، عمرو بن شعیب، ان کے والد، ان کے دادا یعنی عبداللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مسلمانوں کے خون برابر ہیں یعنی سزا میں وضیع اور شریف برابر ہیں کچھ فرق نہ ہو گا جیسے جاہلیت میں تھا اد نے مسلمان امن دے سکتا ہے اور اس کے امن کو پورا کرنا ضروری ہے اسی طرح دور مقام کا مسلمان پناہ دے سکتا ہے اگرچہ اس سے نزدیک والا موجود ہو اور ہر ایک مسلمان دوسرے کی مدد کرے اپنے مخالفین پر اور جس کی سواریاں زور آور اور تیز رو ہوں وہ ساتھ رہے اس کے جس کی سواریاں کمزور اور ضعیف ہوں اور جب لشکر میں سے کوئی ٹکڑے نکالکر مال کمائے تو باقی لوگوں کو اس میں شریک کرے نہ قتل کیا جائے مسلمان کافر کے بدلے میں اور نہ ذمی جس سے عہد ہو گیا ہو یعنی وہ کافر جس سے جزیہ

٩٧٩–حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ حَدَّثَنِي إِيَاسُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَغَارَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُيَيْنَةَ عَلَى إِبِلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَتَلَ رَاعِيَهَا فَخَرَجَ يَطْرُدُهَا هُوَ وَأُنَاسٌ مَعَهُ فِي خَيْلٍ فَجَعَلْتُ وَجْهِي قِبَلَ الْمَدِينَةِ ثُمَّ نَادَيْتُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ يَا صَبَاحَاهُ ثُمَّ اتَّبَعْتُ الْقَوْمَ فَجَعَلْتُ أَرْمِي وَأَعْقِرُهُمْ فَإِذَا رَجَعَ إِلَيَّ فَارِسٌ جَلَسْتُ فِي أَصْلِ شَجَرَةٍ حَتَّى مَا خَلَقَ اللَّهُ شَيْئًا مِنْ ظَهْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا جَعَلْتُهُ وَرَاءَ ظَهْرِي وَحَتَّى أَلْقَوْا أَكْثَرَ مِنْ ثَلَاثِينَ رُمْحًا وَثَلَاثِينَ بُرْدَةً يَسْتَخِفُّونَ مِنْهَا ثُمَّ أَتَاهُمْ عُيَيْنَةُ مَدَدًا فَقَالَ لِيَقُمْ إِلَيْهِ نَفَرٌ مِنْكُمْ فَقَامَ إِلَيَّ أَرْبَعَةٌ مِنْهُمْ فَصَعِدُوا الْجَبَلَ فَلَمَّا أَسْمَعْتُهُمْ قُلْتُ أَتَعْرِفُونِي قَالُوا وَمَنْ أَنْتَ قُلْتُ أَنَا ابْنُ الْأَكْوَعِ وَالَّذِي كَرَّمَ وَجْهَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَطْلُبُنِي رَجُلٌ مِنْكُمْ فَيُدْرِكُنِي وَلَا أَطْلُبُهُ فَيَفُوتُنِي فَمَا بَرِحْتُ حَتَّى نَظَرْتُ إِلَى فَوَارِسِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَلَّلُونَ الشَّجَرَ أَوَّلُهُمْ الْأَخْرَمُ الْأَسَدِيُّ فَيَلْحَقُ بِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عُيَيْنَةَ وَيَعْطِفُ عَلَيْهِ عَبْدُ الرَّحْمَنِ فَاخْتَلَفَا طَعْنَتَيْنِ فَعَقَرَ الْأَخْرَمُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ وَطَعَنَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ فَقَتَلَهُ فَتَحَوَّلَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَلَى فَرَسِ الْأَخْرَمِ فَيَلْحَقُ أَبُو قَتَادَةَ بِعَبْدِ الرَّحْمَنِ فَاخْتَلَفَا طَعْنَتَيْنِ فَعَقَرَ بِأَبِي قَتَادَةَ وَقَتَلَهُ أَبُو قَتَادَةَ فَتَحَوَّلَ أَبُو قَتَادَةَ عَلَى فَرَسِ الْأَخْرَمِ ثُمَّ جِئْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْمَاءِ الَّذِي جَلَّيْتُهُمْ عَنْهُ ذُو قَرَدٍ فَإِذَا نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي خَمْسِ مِائَةٍ فَأَعْطَانِي سَهْمَ الْفَارِسِ وَالرَّاجِلِ *

نہ کیا جاتا ب یادہ کا فر جس کو امن دی گئی ہو دار الاسلام میں۔

۹۷۹۔ ہارون بن عبداللہ ہاشم بن قاسم، عکرمہ، ایاس بن سلمہ نے اپنے باپ سلمہ بن الاکوع سے روایت کی ہے کہ عبدالرحمن بن عیینہ فزاری نے رسول اللہ ﷺ کے اونٹوں کو لوٹا اور ان کے چرواہے کو مار ڈالا اور اونٹوں کو ہانکتا ہوا وہ اور اس کے ساتھ والے جو گھوڑوں پر سوار تھے چلے تو میں نے اپنا منہ مدینے کی طرف کیا اور تین بار پکار کر کہا آواز دی یاصباحاہ بعد اس کے میں لٹیروں کے پیچھے چلا اور انکو تیر مارتا جاتا تھا زخمی کرتا جاتا تھا جب کوئی سوار ان میں سے میری طرف پلٹتا تو میں کسی درخت کی جڑ میں چھپ جاتا یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ کے جتنے اونٹ تھے سب کو میں نے اپنے پیچھے کر لیا یعنی جتنے اونٹ وہ لٹیرے رسول اللہ ﷺ کے لے بھاگے تھے سب میں نے ان سے چھین لیے اور انہوں نے تیس بھالوں سے زیادہ اور تیس چادروں سے زیادہ نیچے پھینک دیں تاکہ ہلکے ہو جائیں اور بھاگنے میں ان کو آسانی ہو اتنے میں عبدالرحمن کا باپ عیینہ مدد لے کر آن پہنچا اور اس نے کہا تم میں سے چند آدمی اس شخص کی طرف جائیں یعنی سلمہ بن الاکوع کی طرف اور اس کو قتل کریں سلمہ کہتے ہیں ان میں سے چار آدمی میری طرف آئے اور پہاڑ پر چڑھے جب اتنی دور ہو گئے کہ میری آواز ان کو پہنچے میں نے کہا تم مجھے پہچانتے ہو انہوں نے کہا تو کون ہے میں نے کہا میں اکوع کا بیٹا ہوں قسم اس ذات کی جس نے بزرگی دی محمد صلعم کے منہ کو تم میں سے کوئی شخص مجھ کو پکڑنا چاہے تو کبھی نہ پائے گا اور میں جس کو چاہوں گا وہ بچ نہ سکے گا پھر تھوڑی دیر ہوئی تھی کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے سواروں کو دیکھا چلے آتے ہیں درختوں میں سے سب سے آگے ان میں اخرم اسدی تھے وہ عبدالرحمن بن عیینہ فزاری سے لٹیروں کے سردار سے جا ملے عبدالرحمن نے ان کو دیکھا دونوں میں چوٹیں چلیں اخرم نے عبدالرحمن کے گھوڑے کو مار ڈالا اور عبدالرحمن نے اخرم کو مار ڈالا پھر عبدالرحمن اخرم کے گھوڑے پر سوار وہ گیا بعد اس کے بعد ابو قتادہ رسول اللہ ﷺ کے خاص سوار عبدالرحمن سے جا ملے اور اس سے چوٹیں ہونے لگیں ابو قتادہ کا گھوڑا مارا گیا اور ابو قتادہ نے عبدالرحمن کو مار ڈالا پھر ابو قتادہ اخرم کے گھوڑے پر سوار ہوئے بعد اس کے میں رسول اللہ صلعم کے پاس آیا رسول اللہ ﷺ اس پانی پر تھے جس کا نام ذو قرد تھا اور وہاں سے میں نے لٹیروں کو ہانک دیا تھا تو رسول اللہ ﷺ [illegible] سو آدمیوں میں تھے رسول اللہ ﷺ نے مجھے

ایک سوار کا حصہ دیا اور ایک پیادے کا۔

تشریح: یہ وہ کلمہ ہے جس کو فریادی پکارتا ہے اکثر عرب میں صبح کو وقت ہوا کرتی ہے انہوں نے پکار دیا مدینے والوں کو کہ دوڑو دشمن لے گیا۔
۲ تین حصے دیئے یہ انہوں نے کام ہی ایسا کیا جو مرت سے آدمیوں سے نہ ہوتا مسلم کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سب سواروں میں ہمارے بہتر آج کے دن ابو قتادہ ہے اور سب پیادوں میں بہتر ہمارے سلمہ بن الاکوع ہے پھر سلمہ نے کہا رسول اللہ ﷺ نے مجھے اپنے پیچھے اونٹ پر بٹھا لیا جس کا نام عضبا تھا اور مدینے تک اسی طرح آئے ایک سوار کا حصہ دیا اور ایک پیادے کا اس میں دو احتمال ہیں ایک یہ کہ چار حصے دیئے دوسرے یہ کہ تین حصے دیئے سبب اس کا یہ ہے کہ سوار کے حصے میں اختلاف ہے جن لوگوں کے نزدیک سوار کے تین حصہ ہیں ایک حصہ اس کا اور دو حصے ہیں اس کے گھوڑے کے توان کے نزدیک چار حصے ہوئے اور جس کے نزدیک سوار کے دو حصے ہیں ایک حصہ اس کا اور ایک حصہ اس کے گھوڑے کا تو اس کے نزدیک تین حصے ہوئے امام ابو حنیفہ نے اخیر قول اختیار کیا ہے اور دلیل ان کی وہی حدیث مجمع بن جاریہ انصاری کی ہے جو اوپر گزری باقی ائمہ اور علماء کے نزدیک سوار کے تین حصے ہیں۔ (علامہ)

٤١٥–بَاب فِي النَّفْلِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَمِنْ أَوَّلِ مَغْنَمٍ *

۴۱۵۔ سونے اور چاندی میں سے نفل کا بیان اور غنیمت کے مال میں سے!

٩٨٠–حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ مَحْبُوبُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا أَبُو إِسْحَقَ الْفَزَارِيُّ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِي الْجُوَيْرِيَةِ الْجَرْمِيِّ قَالَ أَصَبْتُ بِأَرْضِ الرُّومِ جَرَّةً حَمْرَاءَ فِيهَا دَنَانِيرُ فِي إِمْرَةِ مُعَاوِيَةَ وَعَلَيْنَا رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ يُقَالُ لَهُ مَعْنُ بْنُ يَزِيدَ فَأَتَيْتُهُ بِهَا فَقَسَمَهَا بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ وَأَعْطَانِي مِنْهَا مِثْلَ مَا أَعْطَى رَجُلًا مِنْهُمْ ثُمَّ قَالَ لَوْلَا أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا نَفْلَ إِلَّا بَعْدَ الْخُمُسِ لَأَعْطَيْتُكَ ثُمَّ أَخَذَ يَعْرِضُ عَلَيَّ مِنْ نَصِيبِهِ فَأَبَيْتُ

۹۸۰۔ محبوب بن موسیٰ، ابو اسحاق، عاصم بن کلیب، ابو الجویریہ جرمی سے روایت ہے، کہ روم کی زمین میں ایک سرخ ٹھلیا میں نے پائی اس میں دینار تھے معاویہ کی خلافت میں اس وقت بنی سلیم میں سے ایک شخص رسول اللہ ﷺ کا صحابی ہمارے پر حاکم تھا اس کو معن بن یزید کہا کرتے تھے وہ ٹھلیا میں اس کے پاس لایا تو اس نے ان دیناروں کو مسلمانوں میں بانٹا اور مجھ کو بھی اس میں سے اتنا ہی دیا جتنا ہر شخص کو دیا یعنی سب کے برابر دیا کچھ زیادہ نہ دیا پھر کہا اگر رسول اللہ ﷺ سے میں نے نہ سنا ہوتا جو آپ فرماتے تھے زیادہ حصہ دینا نہیں ہے مگر خمس نکالنے کے بعد تو البتہ تجھ کو زیادہ دیتا میں یعنی اوروں سے پھر وہ اپنے حصے میں سے مجھے دینے لگے میں نے نہ لیا۔

تشریح: حضرت نے فرمایا کہ نفل یعنی زیادہ حصہ دینا خمس نکالنے کے بعد ہوتا ہے تو یہ اس مال میں ہوتا ہے جس میں خمس ہو اور خمس اس مال میں ہوتا ہے جو کافروں سے غلبہ اور قہر کے ساتھ حاصل کریں کہ اس کو غنیمت کہتے ہیں اور وہاں قتال ہوا ہو اور یہ مال فئے ہے تو اس میں خمس ہی نہیں تو نفل بھی نہ ہوگا بلکہ سب مسلمانوں کو برابر تقسیم کیا جائے گا دوسرے یہ کہ نفل جنگ شروع ہوتے وقت ہوتا ہے۔

٩٨١–حَدَّثَنَا هَنَّادٌ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ أَبِي عَوَانَةَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ *

۹۸۱۔ ہناد ابن المبارک، ابو عوانہ، عاصم بن کلیب سے سنداً و متناً اسی طرح روایت ہے۔

٤١٦–بَاب فِي الْإِمَامِ يَسْتَأْثِرُ بِشَيْءٍ مِنَ الْفَيْءِ لِنَفْسِهِ *

۴۱۶۔ جا مال کافروں سے ہاتھ آئے اس میں سے امام اپنے لئے کچھ رکھ لے!

٩٨٢–حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ عُتْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْعَلَاءِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَلَّامٍ الْأَسْوَدَ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرَو

۹۸۲۔ ولید بن عتبہ، عبداللہ بن علاء ابو سلام اسود، عمرو بن عبسہ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم کو نماز پڑھائی ایک اونٹ کی

بْن عبسة قال صلى بنا رسول الله صلى الله عليه وسلم إلى بعير من المغنم فلما سلم أخذ وبرة من جنب البعير ثم قال ولا يحل لي من غنائمكم مثل هذا إلا الخُمُسَ والْخُمُسُ مردود فيكم

طرف یعنی اس کو سترہ کیا پھر جب سلام پھیرا تو اونٹ کے پہلو میں سے ایک بال لیا اور فرمایا تمہاری غنیمتوں میں سے میرے لیے حلال نہیں ہے اس کے برابر بھی یعنی اس بال کو دکھا کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اس بال کے برابر بھی میرے لیے حلال نہیں سوائے پانچویں حصے کے اور وہ پانچواں حصہ بھی تمہاری ہی حاجتوں میں خرچ کیا جاتا ہے

٤١٧--باب في الْوفاء بالْعهْد *

۴۱۷۔اقرار پورا کرنا ضرور ہے!

٩٨٣--حدّثنا عبْدُ اللّه بْنُ مسْلمة الْقعْنبيُّ عنْ مالكٍ عنْ عبْد اللّهِ بْن دينار عنِ ابْن عمر أنّ رسُول اللّه صلّى اللّه عليْهِ وسلّم قال إنّ الْغادر يُنْصبُ لهُ لواءٌ يوْم الْقيامةِ فيُقالُ هذهِ غدْرةُ فُلان بْن فُلان *

۹۸۳۔ عبداللہ بن مسلمہ، مالک عبداللہ بن دینار، ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عہد توڑنے والے کے لیے قیامت کے دن ایک جھنڈا کھڑا کیا جائے گا اور کہا جائے گا کہ یہ عہد شکنی ہے فلانے کی جو فلانے کا بیٹا تھا تاکہ اس کی ذلت اور رسوائی کو سب لوگ دیکھیں اور مشہور ہو۔

٤١٨--باب في الْإمام يُسْتجنُّ به في الْعُهُودِ *

۴۱۸۔امام جو عہد کرے اس کی پابندی لوگوں پر ضرور ہے!

٩٨٤--حدّثنا مُحمّدُ بْنُ الصّبّاح الْبزّازُ قال حدّثنا عبْدُ الرّحْمن بْنُ أبي الزّناد عنْ أبي الزّناد عن الْأعْرج عنْ أبي هُريْرة قال قال رسُولُ اللّه صلّى اللّه عليْه وسلّم إنّما الْإمامُ جُنّةٌ يُقاتلُ به *

۹۸۴۔ محمد بن صباح، عبدالرحمن بن ابی الزناد، ابو الزناد، اعرج ابو ہریرہ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے امام ایک سپر ہے جس سے لڑائی کی جاتی ہے یعنی اسی کی رائے سے لڑائی ہوتی ہے تو اسی کی رائے پر صلح بھی چاہیے۔

٩٨٥--حدّثنا أحْمدُ بْنُ صالح حدّثنا عبْدُ اللّه بْنُ وهْب أخْبرني عمْرٌو عنْ بُكيْر بْن الْأشجّ عن الْحسن بْن عليّ بْن أبي رافع أنّ أبا رافع أخْبرهُ قال بعثتْني قُريْشٌ إلى رسُول اللّه صلّى اللّه عليْه وسلّم فلمّا رأيْتُ رسُول اللّه صلّى اللّه عليْه وسلّم أُلْقي في قلْبي الْإسْلامُ فقُلْتُ يا رسُول اللّه إنّي واللّه لا أرْجعُ إليْهمْ أبدًا فقال رسُولُ اللّه صلّى اللّه عليْه وسلّم إنّي لا أخيسُ بالْعهْد ولا أحْبسُ الْبُرُد ولكن ارْجعْ فإنْ كان في نفْسك الّذي في نفْسك الْآن فارْجعْ قال فذهبْتُ ثُمّ أتيْتُ النّبيّ صلّى اللّه عليْه وسلّم فأسْلمْتُ قال بُكيْرٌ وأخْبرني أنّ أبا رافعٍ كان قبْطيًّا قال أبُو داود هذا كان في ذلك الزّمان فأمّا الْيوْم فلا يصْلُحُ *

۹۸۵۔احمد بن صالح، عبداللہ بن وہب، عمرو بکیر بن اشج حسن بن علی، ابو رافع سے روایت ہے، کہ قریش نے مجھ کو رسول اللہ ﷺ کی طرف بھیجا یعنی صلح حدیبیہ میں پھر جب میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا تو میرے دل میں اسلام ڈالا گیا یعنی اسلام کی خوبی اور رغبت اور قبولیت پیدا ہوئی میں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ خدا کی قسم ہے کہ ان کی طرف کبھی پھر کر نہ جاؤں گا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مقرر میں عہد نہیں توڑتا اور نہ قاصد کو قید کرتا ہوں مگر تو پھر جا جو اگر تیرے دل میں وہی چیز رہی جواب ہے یعنی خوبی اسلام تو تو پھر آ ابو رافع نے کہا کہ میں پھر گیا یعنی قریش کے پاس اور رسول اللہ ﷺ کے پاس پھر آکر مسلمان ہو گیا یعنی اپنے اسلام کو ظاہر کیا بکر نے کہا کہ مجھے معلوم ہوا کہ ابو رافع قبطی تھے ابو داؤد نے کہا یہ اس زمانے میں تھا اب مناسب نہیں یعنی اب صحابہ کی نسبت ایسا نہ کہنا چاہیے کیونکہ تعظیم صحابی کی واجب ہے۔

تشریح: رسول اللہ ﷺ نے اس کو اس لیے نہیں روکا تاکہ ان کے مدعا کے موافق جواب دے آئے اور پھر آئے یعنی کفار کے پاس سے پھر ہمارے پاس آکر اسلام لائے یعنی اپنے اسلام لانے یعنی اپنے اسلام کو ابھی ظاہر نہ کرے بلکہ وہاں چلا جائے وہاں سے پھر آن کر اپنے اسلام کو ظاہر کرے بکیر نے کہا ابو رافع قبطی تھے یعنی غلام تھے۔

٤١٩-باب فِي الْإِمَامِ يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْعَدُوِّ عَهْدٌ فَيَسِيرُ إِلَيْهِ *

٩٨٦-حدّثنا حفصُ بْنُ عمرو النّمريُّ قال حدّثنا شعْبةُ عنْ أبي الْفيْضِ عنْ سُليْم بْن عامرٍ رجُلٍ منْ حمْير قال كان بيْن مُعاوية وبيْن الرُّوم عهْدٌ وكان يسيرُ نحْو بلادهمْ حتّى إذا انْقضى الْعهْدُ غزاهُمْ فجاء رجُلٌ على فرسٍ أوْ برْذوْنٍ وهُو يقُولُ اللّهُ أكْبرُ اللّهُ أكْبرُ وفاءٌ لا غدْر فنظرُوا فإذا عمْرُو بْنُ عبسة فأرْسل إليْه مُعاويةُ فسألهُ فقال سمعْتُ رسُول اللّه صلّى اللّهُ عليْه وسلّم يقُولُ منْ كان بيْنهُ وبيْن قوْمٍ عهْدٌ فلا يشُدُّ عُقْدةً ولا يحُلُّها حتّى ينْقضي أمدُها أوْ ينْبذ إليْهمْ على سواءٍ فرجع مُعاويةُ *

۴۱۹۔ جب امام میں اور کافروں میں عہد ہو تو امام ان کے ملک میں جا سکتا ہے!

۹۸۶۔ حفص بن عمر شعبہ ابوالفیض، سلیم بن عامر سے جو ایک شخص ہے قبیلہ حمیر کا روایت ہے کہ رومیوں اور معاویہ کے درمیان میں عہد اس بات کا تھا کہ ایک وقت معلوم تک نہ لڑیں اور معاویہ ان کے شہروں کی طرف سیر کرتے پھرتے تھے جس وقت عہد کی مدت گزر گئی تو ان سے لڑے اتنے میں ایک شخص عربی گھوڑے پر یا ترکی پر سوار ہو کر آیا اور وہ یہ کہتا تھا اللہ اکبر اللہ اکبر وفا ہو غدر نہ ہو یعنی واجب ہے تم عہد پورا کرو عہد شکنی مت کرو یعنی تم جو ایام صلح میں دشمنوں کے شہر کی طرف پھرتے ہو یہ غدر میں داخل ہے نہ وفا لوگوں نے جو اس کو بغور دیکھا تو عمرو بن عبسہ صحابی تھا تو معاویہ نے اس سے اس بات کو پوچھا کہ ہمارا پھر کیونکہ غدر ہے تو انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے جس شخص میں اور کسی قوم میں عہد ہو تو جب تک اس عہد کی مدت نہ گزر جائے تب تک اس عہد کو نہ توڑے اور نہ نیا باندھے اور جب عہد کی مدت پوری ہو جائے تو برابری پر عہد کو توڑ دے معاویہ یہ سن کر وہاں سے پھرے۔

تشریح: یعنی نہ کرے کہ صلح کی مدت میں ان کے ملک میں چلا جائے پھر مدت گزرتے ہی بغیر ان کے اطلاع کیے ہوئے دھوکا دے کر لڑنا شروع کر دے۔

٤٢٠-باب فِي الْوَفَاءِ لِلْمُعَاهِدِ وَحُرْمَةِ ذِمَّتِهِ *

٩٨٧-حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ عُيَيْنَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَتَلَ مُعَاهِدًا فِي غَيْرِ كُنْهِهِ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ *

۴۲۰۔ ذمی کافر کو قتل کرنا بہت بڑا گناہ ہے!

۹۸۷۔ عثمان بن ابی شیبہ، وکیع، عیینہ بن عبدالرحمن، ان کے والد، ابو بکرہ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے عہد والے کو مار ڈالا یعنی اس کافر کو جو دارالاسلام میں رہتا ہے جزیہ دے کر بغیر کسی وجہ کے تو حرام دے گا اللہ اس پر جنت کو۔

٤٢١-باب فِي الرُّسُلِ *

٩٨٨-حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ يَعْنِي ابْنَ الْفَضْلِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ شَيْخٍ قَالَ كَانَ مُسَيْلِمَةُ كَتَبَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَقَدْ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ عَنْ شَيْخٍ مِنْ أَشْجَعَ يُقَالُ لَهُ سَعْدُ بْنُ طَارِقٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ نُعَيْمِ بْنِ مَسْعُودٍ الْأَشْجَعِيِّ عَنْ أَبِيهِ نُعَيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وسلّم يقولُ لهُما حين قرأ كتاب مُسيْلمة ما تقُولان أنْتُما قالا نقُولُ كما قال أما

۴۲۱۔ ایلچیوں کا بیان!

۹۸۸۔ محمد بن عمرو، سلمہ، محمد بن اسحاق، ایک شیخ دوسری سند اشجع کا ایک غلام طارق، سلمہ بن نعیم نعیم بن مسعود سے روایت ہے کہ میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ نے مسیلمہ کذاب کے ایلچیوں سے اس کی کتاب پڑھ کر کہا تم کیا کہتے ہو انہوں نے کہا ہم وہی کہتے ہیں جو مسیلمہ نے کہا یعنی ہم اس کی رسالت کے قائل ہیں رسول اللہ ﷺ با رک وسلم نے فرمایا قسم خدا کی اگر یہ نہ ہوتا کہ ایلچی قتل نہیں کیے جاتے تو میں تم دونوں کی گردن مارتا یعنی قتل کر دیتا۔

واللّٰہ لولا أن الرُّسُل لا تُقتَلُ لضربتُ أعناقكما *

تشریح: مسیلمہ کذاب ایک جھوٹا شخص تھا جس نے رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں نبوت کا دعویٰ کیا تھا یہ شخص عبداللہ بن نواحہ اور ابن اثال تھے اس کا پیام لے کر آئے تھے آپ نے ان دونوں سے فرمایا ایلچیوں کا قتل درست نہیں ہے ورنہ تم دونوں کو قتل کرتا کیونکہ ان دونوں نے آپ کے سامنے یہ کہا کہ مسیلمہ اللہ کا رسول ہے معاذ اللہ [illegible] آپ [illegible]۔

٩٨٩-حدثنا محمد بن كثير أخبرنا سفيان عن أبي إسحق عن حارثة بن مضرب أنه أتى عبد الله فقال ما بيني وبين أحد من العرب حنة وإني مررت بمسجد لبني حنيفة فإذا هم يؤمنون بمسيلمة فأرسل إليهم عبد الله فجيء بهم فاستتابهم غير ابن النواحة قال له سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لولا أنك رسول لضربت عنقك فأنت اليوم لست برسول فأمر قرظة بن كعب فضرب عنقه في السوق ثم قال من أراد أن ينظر إلى ابن النواحة قتيلا بالسوق *

۹۸۹۔ محمد بن کثیر، سفیان، ابواسحاق، حارثہ بن مضرب سے روایت ہے کہ وہ عبداللہ بن مسعود کے پاس آئے اور کہا میرے اور کسی عرب میں عداوت نہیں ہے بنی حنیفہ کی ایک مسجد پر گزرا تو لوگوں کو دیکھا ایمان لائے ہیں مسیلمہ پر عبداللہ بن مسعود نے یہ سن کر ان لوگوں کو بلا بھیجا اور ان سے توبہ کرنے کو کہا سوا ابن نواحہ کے اس سے عبداللہ نے یہ کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے اگر تو ایلچی نہ ہوتا تو میں تجھے قتل کرتا پس آج کے دن تو ایلچی نہیں ہے پھر عبداللہ نے حکم کیا قرظہ بن کعب کو انہوں نے اس کی گردن ماری بازار میں بعد اس کے عبداللہ نے کہا جو شخص ابن نواحہ کو دیکھنا چاہے وہ بازار میں جا کر دیکھ لے مرا ہوا پڑا ہے۔

تشریح: یہ لوگ مسیلمہ کے تابعین تھے اور تعداد ان کی بہت بڑھ گئی تھی یہاں تک کہ ایک لاکھ آدمی اس کے پیرو ہو گئے تھے پھر قتل ہوا مسیلمہ ابوبکر صدیق کی خلافت میں خالد بن ولید اس لشکر کے سردار تھے وحشی کے ہاتھ سے۔

٤٢٢-باب في أمان المرأة *

۴۲۲۔ عورت اگر کسی کافر کو امان دے!

٩٩٠-حدثنا أحمد بن صالح حدثنا ابن وهب قال أخبرني عياض بن عبد الله عن مخرمة بن سليمان عن كريب عن ابن عباس قال حدثتني أم هانئ بنت أبي طالب أنها أجارت رجلا من المشركين يوم الفتح فأتت النبي صلى الله عليه وسلم فذكرت ذلك له فقال قد أجرنا من أجرت وأمنا من أمنت *

۹۹۰۔ احمد بن صالح، ابن وہب عیاض بن عبداللہ مخرمہ بن سلیمان، کریب ابن عباس، ام ہانی بنت ابو طالب سے روایت ہے، کہ انہوں نے فتح مکہ کے دن ایک مشرک کو پناہ دی پھر رسول اللہ ﷺ کے پاس اس کا ذکر کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہم نے پناہ دی جس کو تو نے پناہ دی اور ہم نے امن دیا جس کو تو نے امن دیا۔

تشریح: ام ہانی نے اپنے خاوند کے رشتہ دار کو پناہ دی تھی علی مرتضے نے اس کو قتل کرنے کا ارادہ کیا ام ہانی نے اپنے بھائی کا شکوہ حضرت سے عرض کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی۔

٩٩١-حدثنا عثمان بن أبي شيبة حدثنا سفيان بن عيينة عن منصور عن إبراهيم عن الأسود عن عائشة قالت إن كانت المرأة لتجير على المؤمنين فيجوز *

۹۹۱۔ عثمان بن ابی شیبہ، سفیان بن عیینہ، منصور، ابراہیم اسود، حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت ہے، کہ ایک عورت پناہ دیا کرتی تھی کسی کافر کو مسلمانوں سے پھر وہ پناہ درست ہوتی تھی۔

٤٢٣-باب في صلح العدو *

۴۲۳۔ دشمن سے صلح کرنے کا بیان!

٩٩٢-حدثنا محمد بن عبيد أن محمد بن ثور حدثهم عن

۹۹۲۔ محمد بن عبید، محمد بن ثور، معمر، زہری عروہ بن زبیر، مسور بن

معمر عن الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عن الْمِسْوَرِ بْنِ مخرمة قالَ خرج النبيُّ صلى الله عليه وسلم زمن الْحُدَيْبِيَةِ في بضع عشرة مائة من أصحابه حتّى إذا كانوا بذي الْحُلَيْفَة قلّد الْهدي وأشعره وأحرم بالْعُمْرة وساق الْحديث قال وسار النبيُّ صلى الله عليه وسلم حتى إذا كان بالثّنيّة الّتي يهبط عليهم منها بركت به راحلته فقال النّاسُ حلْ حلْ خلأت القصْواءُ مرّتين فقال النبيُّ صلى الله عليه وسلم ما خلأتْ وما ذلك لها بخُلُق ولكنْ حبسها حابسُ الْفيل ثمّ قالَ وَالَّذي نفسي بيده لَا يسْألوني الْيوْم خُطّةً يُعظّمُونَ بها حُرُماتِ الله إلّا أعْطيْتُهُمْ إيّاها ثُمّ زجرها فوثبتْ فعدلَ عنْهُمْ حتّى نزلَ بأقصى الْحُدَيْبِيَة على ثَمَدٍ قليل الْماء فجاءَهُ بُدَيْلُ بْنُ ورْقاءَ الْخُزاعيُّ ثُمّ أتاهُ يعْني عُرْوَةَ بْنَ مسْعُودٍ فجعَلَ يُكلّمُ النّبيَّ صلّى اللّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فكُلّما كَلّمهُ أخذ بلحْيته والْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ قَائِمٌ عَلَى النَّبيِّ صلّى اللّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ السَّيْفُ وَعَلَيْهِ الْمِغْفَرُ فَضَرَبَ يَدَهُ بِنَعْلِ السَّيْفِ وَقَالَ أَخِّرْ يَدَكَ عَنْ لِحْيَتِهِ فَرَفَعَ عُرْوَةُ رَأْسَهُ فَقَالَ مَنْ هَذَا قَالُوا الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ فَقَالَ أَيْ غُدَرُ أَوَلَسْتُ أَسْعَى فِي غَدْرَتِكَ وَكَانَ الْمُغِيرَةُ صَحِبَ قَوْمًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقَتَلَهُمْ وَأَخَذَ أَمْوَالَهُمْ ثُمَّ جَاءَ فَأَسْلَمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا الْإِسْلَامُ فَقَدْ قَبِلْنَا وَأَمَّا الْمَالُ فَإِنَّهُ مَالُ غَدْرٍ لَا حَاجَةَ لَنَا فِيهِ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اكْتُبْ هَذَا مَا قَاضَى عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ وَقَصَّ الْخَبَرَ فَقَالَ سُهَيْلٌ وَعَلَى أَنَّهُ لَا يَأْتِيكَ مِنَّا رَجُلٌ وَإِنْ كَانَ عَلَى دِينِكَ إِلَّا رَدَدْتَهُ إِلَيْنَا فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ قَضِيَّةِ الْكِتَابِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَصْحَابِهِ قُومُوا فَانْحَرُوا ثُمَّ احْلِقُوا ثُمَّ جَاءَ نِسْوَةٌ مُؤْمِنَاتٌ مُهَاجِرَاتٌ الْآيَةَ فَنَهَاهُمُ اللَّهُ أَنْ يَرُدُّوهُنَّ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَرُدُّوا الصَّدَاقَ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى الْمَدِينَةِ فَجَاءَهُ أَبُو بَصِيرٍ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ يَعْنِي فَأَرْسَلُوا فِي طَلَبِهِ فَدَفَعَهُ إِلَى الرَّجُلَيْنِ فَخَرَجَا بِهِ حَتَّى إِذْ بَلَغَا ذَا الْحُلَيْفَةِ نَزَلُوا يَأْكُلُونَ مِنْ تَمْرٍ لَهُمْ فَقَالَ أَبُو بَصِيرٍ لِأَحَدِ الرَّجُلَيْنِ وَاللَّهِ إِنِّي لَأَرَى سَيْفَكَ هَذَا يَا فُلَانُ جَيِّدًا فَاسْتَلَّهُ الْآخَرُ فَقَالَ أَجَلْ قَدْ جَرَّبْتُ بِهِ فَقَالَ أَبُو بَصِيرٍ أَرِنِي أَنْظُرْ إِلَيْهِ فَأَمْكَنَهُ مِنْهُ فَضَرَبَهُ حَتَّى بَرَدَ وَفَرَّ الْآخَرُ حَتَّى

مخرمہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ حدیبیہ کے زمانے میں یعنی جس سال حدیبیہ کی صلح ہوئی نکلے ہزار سے کچھ زیادہ صحابہ کو اپنے ساتھ لے کر نکلے یہاں تک کہ ذوالحلیفہ میں آئے ذوالحلیفہ ایک جگہ کا نام ہے مدینے کے قریب تو قلادہ باندھا ہدی کے اور اشعار کیا اور احرام باندھا عمرہ کا پھر راوی نے پوری حدیث بیان کی اور رسول اللہ ﷺ وہاں سے چلے یہاں تک کہ جب ثنیہ پر پہنچے یعنی وہ گھاٹی جہاں سے مکہ میں داخل ہوتے ہیں تو رسول اللہ ﷺ کی اونٹنی آپکو لے کر بیٹھ گئی لوگوں نے حل حل کیا اونٹ کے اٹھانے کے لیے یہ کلمہ بولتے ہیں قصوا بگڑ گئی یا اڑ گئی رسول اللہ ﷺ کی اونٹنی کا نام قصوا تھا دوبار کہا کہ قصوا اڑ گئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قصوا نے اڑ نہیں کی اور نہ اس کی عادت ہے اڑنے کی مگر اسکو ہاتھی کے روکنے والے نے روک دیا یعنی اللہ تعالے نے جس نے ابرہہ حبشہ کے بادشاہ کے ہاتھی کو کعبہ ڈھانے کے لیے لایا تھا روکا تھا اس نے قصوا کو بھی روکا ہے پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے قریش جو چیز مجھ سے طلب کریں گے جس میں اللہ تعالی کے حرم کی تعظیم ہوگی وہی چیز میں ان کو دوں گا یعنی اس صلح میں قریش جو کچھ مجھ سے وہاں کی تعظیم کی بات طلب کریں گے میں قبول کروں گا پھر اونٹنی کو اٹھایا تو وہ اٹھی اور رسول اللہ ﷺ ایک طرف ہوئے یعنی اہل مکہ کی راہ سے اور طرف متوجہ ہوئے یہاں تک کہ حدیبیہ کے انتہا پر میدان میں ایک جگہ پر جہاں تھوڑا سا پانی ہے یعنی ایک گڑھے میں تھوڑا سا پانی تھا اس پر جا اترے حدیبیہ اس گڑھے کا نام ہے پہلے رسول اللہ ﷺ کے پاس بدیل بن ورقاء خزاعی آیا پھر عروہ بن مسعود ثقفی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور رسول اللہ ﷺ سے گفتگو کرنے لگا حالت گفتگو میں عروہ بار بار رسول اللہ ﷺ کے ریش مبارک کو ہاتھ لگاتا مغیرہ بن شعبہ جو رسول اللہ ﷺ کے پاس تلوار لیے ہوئے کھڑے تھے اور خود پہنے تھے انہوں نے عروہ کے ہاتھ پر تلوار کی کوتھی ماری اور کہا دور رکھ ہاتھ اپنا رسول اللہ ﷺ کی ریش مبارک سے عروہ نے سر اٹھا کر پوچھا کون تھا لوگوں نے کہا مغیرہ بن شعبہ عروہ نے کہا اے مکار کیا میں نے تیری مفسدے اور عہد شکنی کی اصلاح میں سعی نہیں کی یہ قصہ یوں ہے کہ مغیرہ نے جاہلیت میں چند لوگوں کو اپنے ساتھ لے لیا تھا پھر ان کو قتل کیا اور ان کے مال لوٹے پھر رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور مسلمان ہو گیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اسلام تو ہم نے قبول کیا لیکن مال ہم نہ لیں گے وہ

أتى الْمدينة فدخل الْمسجد يعْدو فقال النّبيُّ صلّى اللّه عليْه وسلّم لقدْ رأى هذا ذعْرًا فقال قدْ قُتل واللّه صاحبي وإنّي لمقْتولٌ فجاء أبو بصير فقال قدْ أوْفى اللّهُ ذمّتك فقدْ رددْتني إليْهمْ ثمّ نجّاني اللّهُ منْهمْ فقال النّبيُّ صلّى اللّه عليْه وسلّم ويْل أمّه مسْعر حرْب لوْ كان لهُ أحدٌ فلمّا سمع ذلك عرف أنّهُ سيرُدُّهُ إليْهمْ فخرج حتّى أتى سيْف الْبحْر وينْفلتُ أبُو جنْدل فلحق بأبي بصير حتّى اجْتمعتْ منْهُمْ عصابةٌ *

مال فریب اور مکر سے حاصل ہوا ہے اس کی ہمیں احتیاج نہیں ہے بعد اس کے مسور نے اخیر تک حدیث بیان کی رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی سے فرمایا لکھو یہ وہ صلح نامہ ہے جس پر فیصلہ کیا محمد نے جو اللہ کے رسول ہیں اور قریش نے پھر سب قصہ بیان کیا سہیل نے کہا کہ جو کوئی قریش میں سے رسول اللہ صلعم کے پاس آئے اگرچہ مسلمان ہو کر آئے تو رسول اللہ ﷺ اس کو پھیر دیں جب رسول اللہ ﷺ صلح نامہ کی تحریر سے فارغ ہوئے تو صحابہ سے فرمایا اٹھو اور قربانیاں نحر کرو پھر سر منڈاؤ بعد اس کے مکے کی چند عورتیں مسلمان ہو کر مسلمانوں کے پاس ہجرت کر کے آئیں اللہ تعالیٰ نے ان کے پھیر دینے سے منع کیا کیونکہ وہ شرط مردوں سے خاص تھی اور مہر ان کا پھر وادیا جو ان کے کافر خاوندوں نے ان کو دیا تھا پھر رسول اللہ ﷺ مدینے میں تشریف لائے تو ایک شخص قریش میں سے جس کا نام ابو بصیر تھا رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا مسلمان ہو کر قریش نے اس کے واپس بلانے کو دو آدمی بھیجے رسول اللہ ﷺ نے ابو بصیر کو ان کے حوالے کر دیا وہ اس کو ساتھ لے کر نکلے جب ذوالحلیفہ میں پہنچے تو اتر کر کھجوریں کھانے لگے ابو بصیر نے ان دونوں میں سے ایک کی تلوار دیکھ کر کہا قسم خدا کی یہ تمہاری تلوار بہت عمدہ معلوم ہوتی ہے اس نے میان سے نکال کر کہا ہاں میں اس کو آزما چکا ہوں ابو بصیر نے کہا میں تو دیکھوں اس نے دے دی ابو بصیر نے اسی تلوار سے اس کے مالک کو مارا یہاں تک کہ وہ ٹھنڈا ہو گیا اور دوسرا ساتھی یہ دیکھ کر بھاگا یہاں تک کہ وہ مدینے میں آیا اور جلدی سے مسجد شریف میں گھسا رسول اللہ صلعم نے فرمایا ڈر گیا ہے وہ بولا میرا ساتھی مارا گیا اور میں بھی مارا جاؤں گا اتنے میں ابو بصیر آن پہنچا اور بولا یا رسول اللہ رسول اللہ ﷺ نے اپنا عہد پورا کیا مجھے کافروں کو پھیر دیا پھر اللہ نے مجھے ان سے نجات دی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عجب لڑائی کا بھڑکانے والا ہے اگر اس کا کوئی ساتھی ہوتا ابو بصیر نے جب یہ سنا تو سمجھ گئے کہ رسول اللہ ﷺ پھر مجھے کافروں کو پھیر دیں گے وہ نکلے کھڑے ہوئے اور دریا کے کنارے پر آ ٹکے اور ابو جندل جو سہیل کا بیٹا تھا جس نے صلح کرائی تھی وہ مسلمان ہو گیا تھا اور صلح کے بعد رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا تھا لیکن آپ نے اسے واپس کر دیا تھا کفر کی صلح کے موافق وہ بھی ابو بصیر سے مل گیا یہاں تک کہ ایک جماعت مسلمانوں کی وہاں جمع ہو گئی۔

تشریح: اور قریش کا شہر چھوڑ کر آمادہ جنگ ہو تا یاں یا آپ نے فرمایا ہمیں لڑائی منظور نہیں ہے ہم صرف عمرہ کرنے کو آئے ہیں اور قریش سے یہ کہہ دینا چاہیے کہ ایک مدت تک [illegible] ہم سے صلح کر لیں [illegible] اس مدت میں اور [illegible] ان سے لڑتا ہوں اگر میں غالب آگیا تو وہ بھی [illegible] چاہیں [illegible] اور اگر میں مغلوب ہوا تو مطلب ان کا حاصل ہو گا [illegible] قریش سے [illegible] میں نے محمد اور ان کے اصحاب [illegible] احرام میں ہیں اور [illegible] لڑنے نہیں [illegible] آپ [illegible] قریش ہموار [illegible]

تشریح: [illegible] سے ان کی قوم والوں سے عروہ نے [illegible] عروہ [illegible] عروہ نے ان سے یہ مشغل فیصلہ کیا اور دیت دے دی تھی عروہ پر تو عروہ نے مغیرہ پر احسان جتایا کہ میں تو تیرے فسادوں کی اصلاح کر رہا ہوں اور تو مجھ سے برائی کرتا ہے۔

تشریح: پھر عروہ لوٹ کر اپنی قوم میں گیا اور آپ کے اصحاب کی وفا شعاری اور جاں نثاری کا حال بیان کر کے قریش کو صلح کی صلاح دی پھر رسول اللہ ﷺ کو مناسب معلوم ہوا اپنی طرف سے کسی کو قریش کے پاس بطور سفارت کے بھیجا پہلے حضرت عمر سے کہا انہوں نے عذر کیا کہ قریش کی عداوت مجھ سے آپ کو معلوم ہے یہ کام مجھ سے نہ بنے گا پھر حضرت عثمان کو بھیجنا قرار پایا وہ گئے اور آپ کا پیغام قریش سے ادا کیا قریش ان سے بہ محبت پیش آئے اور سہیل کو آپ کے پاس بھیجا اسی کے واسطے سے صلح ٹھہری۔

تشریح: سہیل نے کہا کہ آپ اللہ کے رسول ہمارے نزدیک نہیں ہیں یوں لکھو کہ جس پر فیصلہ کیا محمد بن عبداللہ نے آپ نے حضرت علی سے کہا رسول اللہ کا لفظ مٹا کر بن عبداللہ لکھ دو انہوں نے کہا میں ایسا نہ کروں گا آپ نے اپنے دست مبارک سے لفظ رسول اللہ کو محو کر کے بن عبداللہ لکھ دیا اور شرائط صلح یہ ٹھہری کہ اب کے سال رسول اللہ ﷺ بغیر عمرے کے پھر جاویں سال آئندہ میں اگر عمرہ کریں مگر ہتھیار نہ لائیں سوائے تلواروں کے کہ وہ بھی قراب میں ہوں یعنی اس غلاف میں جو میان کے اوپر ہوتا ہے اور تین دن سے زیادہ نہ ٹھہریں اور دس برس مدت صلح کی قرار پائی اس عرصے میں آپس میں لڑائی نہ ہو اور جو کوئی حلیف آپ کا ہو قریش اس سے نہ لڑیں نہ اس کے مخالف کی مدد کریں اور حلفائے قریش سے رسول اللہ ﷺ ایسا ہی معاملہ کریں اور جو کوئی مسلمانوں میں سے مرتد ہو کر قریش میں چلا آئے تو قریش اس کو نہ پھیریں۔ تشریح: تو فساد ہو جاتا اور صلح توڑ دیتا اس ارشاد میں یہ ایما تھا کہ بھاگ جائے اور مکے میں جو مسلمان کافروں کے پاس ہیں وہ اس سے جا ملیں مگر آپ نے صراحتہ ایسا نہ کیا کہ قریش سن کر دشمن ہو جائیں اور صلح توڑ دیں۔

تشریح: ستر آدمی یا تین سو آدمی انہوں نے کافروں کے قافلوں کو لوٹنا شروع کیا قریش نے مجبور ہو کر آنحضرت کو کہلا بھیجا کہ ہم شرط سے درگزرے آپ ان لوگوں کو اپنے ہی پاس بلا کر رکھئے آپ نے ان سب کو بلا لیا مگر ابو بصیر حالت نزع میں تھے جس وقت نامہ آپ کا طلب کے لیے پہنچا انہوں نے ہاتھ میں اس کو لے لیا اور جان حق تسلیم کی۔

الحمد للہ تمام ہوا پارہ ستر ہواں سنن ابی داؤد کے تیس
پاروں میں سے اب شروع ہوتا ہے پارہ اٹھارہواں
اس کے فضل اور انعام پر اعتماد کر کے یا اللہ جاری مدد فرما
اور توفیق دے ہم کو اس کتاب کے پورا کرنے کی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

[illegible] پارہ

٩٩٣–حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ إِسْحَقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ أَنَّهُمُ اصْطَلَحُوا عَلَى وَضْعِ الْحَرْبِ عَشْرَ سِنِينَ يَأْمَنُ فِيهِنَّ النَّاسُ وَعَلَى أَنَّ بَيْنَنَا عَيْبَةً مَكْفُوفَةً وَأَنَّهُ لَا إِسْلَالَ وَلَا إِغْلَالَ *

۹۹۳۔ محمد بن علاء، ابن ادریس، ابن اسحاق، زہری، عروہ بن زبیر، مسور بن مخرمہ سے روایت ہے، کہ قریش نے صلح کی اس بات پر کہ دس برس تک لڑائی کو موقوف رکھیں گے لوگ اس مدت میں امن سے رہیں اور ہمارے ان کے درمیان دل صاف ہو گا اور نہ چوری ہو چھپ کر اور نہ کھل کر۔

تشریح: یہ حاصل ترجمہ ہے لفظی ترجمہ عیبہ کا نہیں ہے عیبہ کہتے ہیں اس تھیلی یا گٹھری کو جس میں عمدہ عمدہ کپڑے رہا کرتے دل کو تشبیہ دی عیبہ کے ساتھ اور مکفوفہ کے معنے بندھے ہوئے یعنی ہمارا دل صاف ہو گا مکر اور فساد اور کینے سے اور عہد توڑنے سے۔

تشریح: یعنی ایک فریق دوسرے فریق کا مال نہ چورا کر چپکے سے لیں گے نہ علانیہ لوٹ مار کریں گے بعضوں نے اس کے بالعکس معنے لیے ہیں یعنی اسلال علانیہ لوٹ کرنا اور اغلال چھپا کر چورانا بعضوں نے کہا اسلال سے مراد تلواریں نکالنا ہے اور اغلال سے مراد زرہیں پہننا ہے یعنی جنگ نہ کریں گے۔

٩٩٤–حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ قَالَ مَالَ مَكْحُولٌ وَابْنُ أَبِي زَكَرِيَّاءَ إِلَى خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ وَمِلْتُ مَعَهُمَا فَحَدَّثَنَا عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ قَالَ قَالَ جُبَيْرٌ انْطَلِقْ بِنَا إِلَى ذِي مِخْبَرٍ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْنَاهُ فَسَأَلَهُ جُبَيْرٌ عَنِ الْهُدْنَةِ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ سَتُصَالِحُونَ الرُّومَ صُلْحًا آمِنًا وَتَغْزُونَ أَنْتُمْ وَهُمْ عَدُوًّا مِنْ وَرَائِكُمْ *

۹۹۴۔ عبداللہ بن محمد عیسیٰ بن یونس، اوزاعی، حسان بن عطیہ۔ روایت ہے کہ مکحول اور ابن ابی عطیہ خالد بن معدان کی طرف۔ میں بھی ان کے ساتھ گیا انہوں نے حدیث بیان کی جبیر بن نفیر۔ کہ جبیر نے مجھ سے کہا چل ذی مخبر کے پاس جو ایک صحابی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا میں گیا ان کے پاس جبیر نے ان سے پوچھا صلح کو انہوں نے کہا سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے رسول اللہ صلعم فرماتے قریب ہے کہ صلح کرو گے تم روم سے اسی کہ خوف نہ رہے گا پھر تم مل کر ایک اور دشمن سے لڑو گے۔

٤٢٤–بَاب فِي الْعَدُوِّ يُؤْتَى عَلَى غِرَّةٍ وَيُتَشَبَّهُ بِهِمْ *

۴۲۴۔ دشمن کے پاس غفلت دے کر جانا اور اس کو دھوکہ دے کر مارنا!

٩٩٥–حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لِكَعْبِ بْنِ الْأَشْرَفِ فَإِنَّهُ قَدْ آذَى اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَامَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ فَقَالَ أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتُحِبُّ أَنْ أَقْتُلَهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَأْذَنْ لِي أَنْ أَقُولَ شَيْئًا قَالَ نَعَمْ قُلْ فَأَتَاهُ فَقَالَ إِنَّ هَذَا الرَّجُلَ قَدْ سَأَلَنَا الصَّدَقَةَ وَقَدْ عَنَّانَا قَالَ وَأَيْضًا لَتَمَلُّنَّهُ قَالَ اتَّبَعْنَاهُ فَنَحْنُ نَكْرَهُ أَنْ نَدَعَهُ حَتَّى نَنْظُرَ إِلَى أَيِّ شَيْءٍ يَصِيرُ أَمْرُهُ وَقَدْ أَرَدْنَا أَنْ تُسْلِفَنَا وَسْقًا أَوْ وَسْقَيْنِ قَالَ كَعْبٌ أَيَّ شَيْءٍ

۹۹۵۔ احمد بن صالح، سفیان، عمرو بن دینار، حضرت جابر سے روایت ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کون قتل کرے گا کعب بن الاشرف کو کیونکہ اس نے تکلیف دی اللہ کو اور اس کے رسول کو یہ سن کر محمد بن مسلمہ کھڑے ہوئے اور کہا میں یہ کام کروں گا یا رسول اللہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چاہتے ہیں اس کو قتل کروں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں محمد بن مسلمہ نے کہا تو پھر مجھے اجازت دیجیے میں کچھ کہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں کہو پھر محمد بن مسلمہ کعب کے پاس آئے اور کہا یہ یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے صدقہ مانگا پھر ہم کو مصیبت میں

تَرْهَنُونِي قَالَ وَمَا تُرِيدُ مِنَّا قَالَ نِسَاءَكُمْ قَالُوا سُبْحَانَ اللَّهِ أَنْتَ أَجْمَلُ الْعَرَبِ نَرْهَنُكَ نِسَاءَنَا فَيَكُونُ ذَلِكَ عَارًا عَلَيْنَا قَالَ فَتَرْهَنُونِي أَوْلَادَكُمْ قَالُوا سُبْحَانَ اللَّهِ يُسَبُّ ابْنُ أَحَدِنَا فَيُقَالُ رُهِنْتَ بِوَسْقٍ أَوْ وَسْقَيْنِ قَالُوا نَرْهَنُكَ اللَّأْمَةَ يُرِيدُ السِّلَاحَ قَالَ نَعَمْ فَلَمَّا أَتَاهُ نَادَاهُ فَخَرَجَ إِلَيْهِ وَهُوَ مُتَطَيِّبٌ يَنْضَحُ رَأْسُهُ فَلَمَّا أَنْ جَلَسَ إِلَيْهِ وَقَدْ كَانَ جَاءَ مَعَهُ بِنَفَرٍ ثَلَاثَةٍ أَوْ أَرْبَعَةٍ فَذَكَرُوا لَهُ قَالَ عِنْدِي فُلَانَةُ وَهِيَ أَعْطَرُ نِسَاءِ النَّاسِ قَالَ تَأْذَنُ لِي فَأَشُمَّ قَالَ نَعَمْ فَأَدْخَلَ يَدَهُ فِي رَأْسِهِ فَشَمَّهُ قَالَ أَعُودُ قَالَ نَعَمْ فَأَدْخَلَ يَدَهُ فِي رَأْسِهِ فَلَمَّا اسْتَمْكَنَ مِنْهُ قَالَ دُونَكُمْ فَضَرَبُوهُ حَتَّى قَتَلُوهُ*

یا کعب نے کہا ابھی کیا ہے اور تم مصیبت میں پڑو گے محمد بن مسلمہ نے کہا ہم اس کی پیروی کر چکے ہیں اب یہ بھی برا معلوم ہوتا ہے کہ اس کو چھوڑ دیں جب تک اس کا انجام نہ دیکھیں کیا ہوتا ہے ہمارا مطلب تم سے یہ ہے کہ ایک وسق یا دو وسق اناج ہم کو قرض دو کعب نے کہا کیا چیز گرو رکھو گے محمد بن مسلمہ نے کہا تم کیا چاہتے ہو کعب نے کہا اپنی عورتیں گرو رکھو انہوں نے کہا سبحان اللہ تم عمدہ عرب ہو کر ایسا کہتے ہو کیا ہم اپنی عورتیں تمہارے پاس گرو رکھیں اور یہ ننگ ہم پر رہے کعب نے کہا اچھا اپنی اولاد گرو رکھو انہوں نے کہا سبحان اللہ جب ہمارا بیٹا بڑا ہوگا تو لوگ اس کو بھی طعنہ دیں گے کہ ایک وسق یا دو وسق پر گرو ہوا تھا البتہ ہم اپنے ہتھیار تیرے پاس گرو کر دیں گے کعب نے کہا اچھا پھر محمد بن مسلمہ اس کے پاس گئے اور پکارا اس کو کعب نکلا خوشبو لگائے ہوئے اس کا سر مہک رہا تھا جب محمد بن مسلمہ بیٹھے اور اپنے ساتھ تین چار آدمی لائے تھے سب نے تذکرہ شروع کیا خوشبو کا، کعب نے کہا میرے پاس فلاں عورت ہے وہ سب عورتوں سے زیادہ معطر رہتی ہے محمد بن مسلمہ نے کہا کیا تم مجھے اجازت دیتے ہو کہ میں تمہارے بال سونگھوں اس نے کہا ہاں محمد بن مسلمہ نے اپنا ہاتھ اس کے سر میں ڈال کر سونگھا پھر دوبارہ اجازت چاہی کعب نے کہا اچھا محمد بن مسلمہ نے اپنا ہاتھ اس کے سر پر رکھا اور اپنے ساتھیوں سے اشارہ کیا کہ دیکھتے کیا ہو انہوں نے مارنا شروع کیا یہاں تک کہ مر گیا۔

تشریح: کعب بن الاشرف یہودیوں کا سردار تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عہد شکنی کی اور ہمیشہ لوگوں کو مسلمانوں سے جنگ کرنے کے لیے ترغیب دیتا تھا۔

تشریح: یعنی ظاہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شکایت اس سے کروں تاکہ وہ مجھ کو اپنا دوست جانے اور آپ سے برگشتہ سمجھے۔

تشریح: اس حدیث سے غفلت اور دھوکہ دے کر مار ڈالنے کا جواز معلوم ہوتا ہے اور یہ غدر نہیں ہے کیونکہ غدر کہتے ہیں عہد توڑنے کو اور بعضوں کے نزدیک یہ امر درست نہیں ہے وہ استدلال کرتے ہیں اس حدیث سے جو آگے آتی ہے۔

٩٩٦-حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُرَامَةَ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ يَعْنِي ابْنَ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا أَسْبَاطٌ الْهَمْدَانِيُّ عَنِ السُّدِّيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْإِيمَانُ قَيَّدَ الْفَتْكَ لَا يَفْتِكُ مُؤْمِنٌ

۹۹۶۔ محمد بن خرامہ، اسحاق بن منصور، اسباط ہمدانی، سیدی ان کے والد، ابو ہریرہ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایمان نے روک دیا فتک کو اب کوئی مومن فتک نہ کرے۔

تشریح: فتک کہتے ہیں دھوکے سے مار ڈالنے کو غافل پا کر مراد یہ ہے کہ مومن کے ساتھ ایسا نہ کرنا چاہیے یا کافر کے ساتھ بھی نہ کرنا چاہیے اور کعب بن الاشرف کا قتل قبل اس نہی کے ہوگا یا وہ مخصوص ہے امام کے حکم سے واللہ اعلم۔

٤٢٥-بَاب فِي التَّكْبِيرِ عَلَى كُلِّ شَرَفٍ فِي الْمَسِيرِ

۴۲۵۔ سفر میں ہر بلندی پر چڑھتے وقت تکبیر کہنا!

٩٩٧-حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَفَلَ مِنْ غَزْوٍ أَوْ حَجٍّ أَوْ عُمْرَةٍ يُكَبِّرُ عَلَى كُلِّ شَرَفٍ مِنَ الْأَرْضِ ثَلَاثَ تَكْبِيرَاتٍ وَيَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ آيِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ سَاجِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ صَدَقَ اللَّهُ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ *

۹۹۷۔ قعنبی، مالک، نافع، عبداللہ بن عمر سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ جب جہاد سے لوٹتے یا حج سے یا عمرہ سے تو ہر بلندی پر تکبیر کہتے تین بار اور کہتے "لا الہ الا اللہ وحدہ" آخر تک یعنی نہیں ہے کوئی معبود سچا سوا خدا کے وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے اسی کی سلطنت ہے اور اسی کو تعریف بجتی ہے وہ ہر چیز پر اختیار رکھتا ہے ہم لوٹنے والے ہیں توبہ کرنے والے ہیں عبادت کرنے والے ہیں سجدہ کرنے والے ہیں اللہ اپنے پروردگار کی تعریف کرنے والے ہیں سچا کیا اللہ نے وعدہ اپنا اور مدد کی اپنے بندے کی اور بھگا دیا فوجوں کو رسول اللہ ﷺ اکیلے اسی نے۔

تشریح: ابتدائے اسلام میں یہ منافقوں کا طریقہ تھا کہ جہاد کے لیے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نہ نکلتے اگر نکلتے بھی تو راستہ طرح طرح کے بہانے کر کے ضرور تیر بیان کر کے آپ سے اذن لے کر لوٹ آتے اللہ جل جلالہ نے سورہ برات میں اتارا لا یستاذنک الذین یومنون باللہ والیوم الآخر ان یجاہدوا باموالہم وانفسہم واللہ علیم بالمتقین انما یستاذنک الذین لا یومنون باللہ والیوم الآخر وارتابت قلوبہم فہم فی ریبہم یترددون، یعنی نہیں رخصت مانگتے تجھ سے جو لوگ کہ یقین رکھتے ہیں اللہ پر اور پچھلے دن پر اس سے کہ لڑیں اپنے مال اور جان سے اور اللہ خوب جانتا ہے ڈر والوں کو رخصت وہی مانگتے ہیں تجھ سے جو نہیں یقین رکھتے اللہ پر اور پچھلے دن پر اور شک میں پڑے ہیں دل ان کے تو وہ اپنے شک ہی میں بھٹکتے ہیں یعنی جہاد میں چلنے اور نہ چلنے کے لیے کشش وپیچ کرتے ہیں جب یہ آیت اتری تو جہاد سے لوٹ آنا اگرچہ پیغمبر کی اجازت سے ہو منع ہوا، بعد اس کے جب اسلام قوی ہو گیا اور مجاہدین کی کثرت ہو گئی اور منافق قتل کیے گئے اللہ جل جلالہ نے سورہ نور میں دوسری آیت اتاری انما المومنون الذین امنوا باللہ ورسولہ واذا کانوا معہ علی امر جامع لم یذہبوا حتی یستاذنوہ ان الذین یستاذنونک اولئک الذین یومنون باللہ ورسولہ فاذا استاذنوک لبعض شانہم فاذن لمن شئت منہم واستغفر لہم اللہ ان اللہ غفور رحیم، ایمان والے وہ ہیں جو یقین لائے ہیں اللہ پر اور اس کے رسول پر اور جب ہوئے ہیں اس کے ساتھ کسی جمع ہونے کے کام میں جیسے جہاد وغیرہ تو چلے نہیں جاتے جب تک اس سے پروانگی نہیں لیتے جو لوگ تجھ سے پروانگی لیتے ہیں وہی ہیں جو مانتے ہیں اللہ کو اور اس کے رسول کو پھر جب پروانگی مانگیں تجھ سے اپنے کسی کام کے لیے تو پروانگی دے جس کو تو چاہے ان میں سے اور معافی مانگ ان کے لیے اللہ سے بے شک اللہ بخشنے والا ہے مہربان ہے اب پہلی آیت منسوخ ہو گئی اور جہاد سے لوٹ آنا اگر ضرورت پیش آئے بعد اجازت کے درست ہوا اسی کا بیان ہے اس حدیث میں جو آگے آتی ہے۔

٧٢٦-بَاب فِي الْإِذْنِ فِي الْقُفُولِ بَعْدَ النَّهْيِ *

۴۲۶۔ جہاد سے لوٹ آنے کی اجازت بعد ممانعت کے!

٩٩٨-حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ ثَابِتٍ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَزِيدَ النَّحْوِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ (لَا يَسْتَأْذِنُكَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ) الْآيَةَ نَسَخَتْهَا الَّتِي فِي النُّورِ (إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ) إِلَى قَوْلِهِ (غَفُورٌ رَحِيمٌ) *

۹۹۸۔ احمد بن محمد، علی بن حسین، ان کے والد، یزید نحوی، عکرمہ، ابن عباس سے روایت ہے، کہ انہوں نے کہا لا یستاذنک الذین یومنون باللہ والیوم الآخر اخیر آیت تک منسوخ ہو گئی ہے، اس آیت سے جو سورہ نور میں اتری انما المومنون الذین امنوا باللہ اخیر تک یعنی غفور رحیم تک۔

تشریح: ذی الخلصہ ایک گھر تھا جس میں بت رہا کرتا تھا دوس اور خثعم وغیرہ کا اور بعضوں نے کہا خود بت کا نام تھا اور بے فکر کرنے سے مراد یہ ہے کہ اس گھر کو اجاڑ اور برباد کیوں نہیں کر دیتا کہ خس کم اور جہاں پاک ہو۔

٤٢٧-بَاب فِي بِعْثَةِ الْبُشَرَاءِ *

۴۲۷۔ خوش خبری دینے کے لیے کسی کو بھیجنا!

٩٩٩-حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا عِيسَى عَنْ

۹۹۹۔ ابو توبہ، عیسیٰ، اسماعیل، قیس، جریر سے روایت ہے، کہ نبی

سْمعيل عَنْ قيس عَنْ جرير قال قال لي رسُول الله صلّى الله عليه وسلم ألا تريحني منْ ذي الخلصة فأتاها فحرّقها ثمّ بعث رجلا من أحمس إلى النّبي صلّى الله عليه وسلم يبشّرُهُ يُكنى أبا أرطاة *

رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے کہا تم مجھے بے قرار نہیں کرتے ذی الخلصہ سے پس میں گیا جریر وہاں گئے اور اس کو جلا دیا پھر ایک آدمی قبیلہ احمس سے بھیجا رسول اللہ ﷺ کے پاس اس کی خوشخبری دینے کو جس کی کنیت ابو ارطاۃ تھی۔

٤٢٨ -باب في إعْطاء الْبشير *

۴۲۸۔ جو شخص خوش خبری لے کر آئے اس کو کچھ انعام دینا

١٠٠٠ -حدّثنا ابْنُ السّرْحِ أخْبرنا ابْنُ وهْبٍ أخْبرني يُونُسُ عن ابْنِ شِهابٍ قال أخْبرني عبْدُ الرّحْمنِ بْنُ عبْدِ اللّهِ بْنِ كعْبِ بْنِ مالِكٍ أنّ عبْد اللّهِ بْن كعْبٍ قال سمِعْتُ كعْب بْن مالِكٍ قال كان النّبِيُّ صلّى اللّه عليْهِ وسلّم إذا قدِم مِنْ سفرٍ بدأ بِالْمسْجِدِ فركع فِيهِ ركْعتيْنِ ثُمّ جلس لِلنّاسِ وقصّ ابْنُ السّرْحِ الْحدِيث قال ونهى رسُولُ اللّهِ صلّى اللّه عليْهِ وسلّم الْمُسْلِمِين عنْ كلامِنا أيُّها الثّلاثةُ حتّى إذا طال عليّ تسوّرْتُ جِدار حائِطِ أبِي قتادة وهُو ابْنُ عمِّي فسلّمْتُ عليْهِ فواللّهِ ما ردّ عليّ السّلام ثُمّ صلّيْتُ الصُّبْح صباح خمْسِين ليْلةً على ظهْرِ بيْتٍ مِنْ بُيُوتِنا فسمِعْتُ صارِخًا يا كعْبُ بْن مالِكٍ أبْشِرْ فلمّا جاءنِي الّذِي سمِعْتُ صوْتهُ يُبشِّرُنِي نزعْتُ لهُ ثوْبيّ فكسوْتُهُما إيّاهُ فانْطلقْتُ حتّى إذا دخلْتُ الْمسْجِد فإذا رسُولُ اللّهِ صلّى اللّه عليْهِ وسلّم جالِسٌ فقام إليّ طلْحةُ بْنُ عُبيْدِ اللّهِ يُهرْوِلُ حتّى صافحنِي وهنّأنِي *

۱۰۰۰۔ ابن سرح، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، عبدالرحمان، عبداللہ بن کعب کعب بن مالک سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ جب سفر سے آتے تو پہلے مسجد میں جاتے اور دو رکعتیں پڑھتے پھر لوگوں میں بیٹھتے بعد اس کے ابن السرح نے پوری حدیث بیان کی کعب نے کہا رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں کو ہم تینوں سے بات کرنے کے لیے منع فرمایا بہت دن گزرے تو میں ابو قتادہ کے باغ میں دیوار پھاند کر گیا وہ میرے چچا کا بیٹا تھا میں نے اس کو سلام کیا قسم خدا کی اس نے جواب تک نہ دیا کیوں کہ رسول اللہ ﷺ نے کلام اور سلام سے[1] منع کیا تھا پھر میں نے صبح کی نماز پڑھی پچاسویں دن اپنے گھر کے چھت پر تو ایک پکارنے والے کی آواز سنی جو پکارتا ہے اے کعب بن مالک خوش ہو جا، پھر جب وہ شخص میرے پاس آیا تو میں نے اپنے دونوں کپڑے اتار کر اس کو دیے اور میں چلا گیا مسجد نبوی میں تو رسول اللہ ﷺ بیٹھے ہوئے تھے طلحہ بن عبیداللہ مجھ کو دیکھ کر اٹھ کھڑے ہوئے آن کر مجھ سے مصافحہ کیا اور مبارک[2] باد دی۔

تشریح: [1] وجہ اس کی یہ تھی کہ کعب بن مالک اور دو صحابی اور جو بدری تھے ایک کا نام ہلال بن امیہ، اور دوسرے کا نام مرارہ بن الربیع بدون کسی عذر کے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوہ تبوک میں نہ گئے جب آپ نے مراجعت فرمائی تو یہ لوگ حضور اقدس میں حاضر ہوئے اور صاف کہہ دیا کہ ہم لوگوں کو کوئی عذر نہ تھا یوں ہی رہ گئے آپ نے فرمایا تم ٹھہرو جیسا کہ خدائی تعالے تمہارے باب میں حکم فرمائے گا کیا جائے گا آپ نے حکم دیا کہ ان تینوں آدمیوں سے کوئی بات نہ کرے سب مسلمانوں نے ان سے بات کرنا چھوڑ دیا۔

[2] توبہ قبول ہونے کی اللہ جل جلالہ نے اتارا ثم تیوب اللہ من بعد ذلک علی من یشاء واللہ غفور رحیم کعب نے کہا یہ احسان طلحہ کا میں کبھی نہیں بھولا آنحضرت ﷺ کو میں نے دیکھا چہرہ مبارک خوشی سے چمک رہا تھا اور آپ نے فرمایا بشارت ہو تجھے ایسے دن کی جو بہت بہتر ہے ان سب دنوں میں جب سے تیری ماں نے تجھے جنا ہے میں نے کہا کہ اس خوشی کے شکرانے میں جی چاہتا ہے کہ اپنا سارا مال خیرات کر دوں آپ نے سارے مال کے دے ڈالنے سے منع فرمایا اور فرمایا کچھ مال اپنے پاس بھی رہنے دے اور منافقوں کو اللہ نے رسوا کیا۔

٤٢٩ -باب في سُجُود الشُّكْرِ *

۴۲۹۔ سجدہ شکر کا بیان!

١٠٠١ -حدّثنا مخْلدُ بْنُ خالد حدّثنا أبُو عاصِمٍ عنْ أبِي بكْرة بكّار بْن عبْد الْعزيز أخْبرني أبِي عبْدُ الْعزيز عنْ أبِي بكْرة عن النّبِيّ صلّى اللّه عليْه وسلّم أنّهُ كان إذا جاءهُ أمْرُ

۱۰۰۱۔ مخلد بن خالد، ابو عاصم، ابو بکرہ، عبدالعزیز، ابو بکرہ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس جب کوئی خوشی کی بات آتی یا آپ خوشخبری دیے جاتے تو سجدے میں گر جاتے اللہ کے شکر کے لیے

سُرُورٍ أَوْ بُشِّرَ بِهِ خَرَّ سَاجِدًا شَاكِرًا لِلَّهِ *

تشریح: اس کو سجدہ شکر کہتے ہیں۔ یہ شافعی اور احمد اور محمد کے نزدیک مسنون ہے اور ابو حنیفہ کے نزدیک مکروہ ہے ان پر یہ حدیث حجت ہے

٤٣٠ – رَفْعِ الْيَدَيْنِ فِي الدُّعَاءِ

۴۳۰۔ دعا میں ہاتھ اٹھانے کا بیان!

١٠٠٢ – حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ يَعْقُوبَ عَنِ ابْنِ عُثْمَانَ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهُوَ يَحْيَى بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عُثْمَانَ عَنِ الْأَشْعَثِ بْنِ إِسْحَقَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَكَّةَ نُرِيدُ الْمَدِينَةَ فَلَمَّا كُنَّا قَرِيبًا مِنْ عَزْوَرَا نَزَلَ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ فَدَعَا اللَّهَ سَاعَةً ثُمَّ خَرَّ سَاجِدًا فَمَكَثَ طَوِيلًا ثُمَّ قَامَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ فَدَعَا اللَّهَ سَاعَةً ثُمَّ خَرَّ سَاجِدًا فَمَكَثَ طَوِيلًا ثُمَّ قَامَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ سَاعَةً ثُمَّ خَرَّ سَاجِدًا ذَكَرَهُ أَحْمَدُ ثَلَاثًا قَالَ إِنِّي سَأَلْتُ رَبِّي وَشَفَعْتُ لِأُمَّتِي فَأَعْطَانِي ثُلُثَ أُمَّتِي فَخَرَرْتُ سَاجِدًا شُكْرًا لِرَبِّي ثُمَّ رَفَعْتُ رَأْسِي فَسَأَلْتُ رَبِّي لِأُمَّتِي فَأَعْطَانِي ثُلُثَ أُمَّتِي فَخَرَرْتُ سَاجِدًا لِرَبِّي شُكْرًا ثُمَّ رَفَعْتُ رَأْسِي فَسَأَلْتُ رَبِّي لِأُمَّتِي فَأَعْطَانِي الثُّلُثَ الْآخَرَ فَخَرَرْتُ سَاجِدًا لِرَبِّي قَالَ أَبُو دَاوُد أَشْعَثُ بْنُ إِسْحَقَ أَسْقَطَهُ أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حِينَ حَدَّثَنَا بِهِ فَحَدَّثَنِي بِهِ عَنْهُ مُوسَى بْنُ سَهْلٍ الرَّمْلِيُّ *

۱۰۰۲۔ احمد بن صالح، ابن ابی فدیک، موسیٰ بن یعقوب، ابن عثمان یحییٰ بن حسن بن عثمان، اشعث بن اسحاق، عامر بن سعید، سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے، کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے مکے سے مدینے کو آتے تھے جب غرور ایک گھاٹی کا نام ہے میں پہنچے تو آپ اترے اور دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا کی ایک ساعت تک خدا سے پھر سجدے میں گرے اور بڑی دیر تک سجدے ہی میں رہے پھر کھڑے ہوئے اور دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا کی ایک ساعت تک پھر سجدے میں گرے بعد اس کے فرمایا میں نے اپنے رب سے مانگا اور سفارش کی امت کے لیے اللہ جل جلالہ نے ایک تہائی امت مجھے دے دی میں نے سجدہ شکر کیا پھر سر اٹھایا اور دعا کی اپنے امت کے واسطے اللہ نے ایک تہائی امت اور دی میں نے سجدہ شکر کیا پھر سر اٹھایا اور دعا کی اپنی امت کے لیے اللہ نے ایک تہائی جو باقی تھی وہ بھی دے دی میں نے سجدہ شکر کیا اپنے پروردگار کو ابوداؤد فرماتے ہیں کہ احمد بن صالح نے جب ہم سے یہ حدیث بیان کی تو اشعث بن اسحاق کو ساقط کر دیا پھر موسیٰ بن سہل رملی نے ان کے واسطے سے ہم سے یہ حدیث بیان کی۔

٤٣١ – بَاب فِي الطُّرُوقِ *

۴۳۱۔ رات کو سفر سے اپنے گھر میں آنا کیسا ہے!

١٠٠٣ – حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ وَمُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْرَهُ أَنْ يَأْتِيَ الرَّجُلُ أَهْلَهُ طُرُوقًا *

۱۰۰۳۔ حفص بن عمر اور مسلم بن ابراہیم، شعبہ، محارب بن دثار، جابر بن عبداللہ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برا جانتے تھے، کہ آدمی اپنے گھر میں سفر سے رات کو آئے۔

١٠٠٤ – حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مُغِيرَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَحْسَنَ مَا دَخَلَ الرَّجُلُ عَلَى أَهْلِهِ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ أَوَّلُ اللَّيْلِ *

۱۰۰۴۔ عثمان بن ابی شیبہ، جریر، مغیرہ، شعبی، جابر سے روایت ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا وقت سفر سے گھر میں آنے کا یہ ہے، کہ سر شام آئے۔

تشریح: اس کی بہت وجہیں ہیں ایک تو یہ کہ لوگ سو جاتے ہیں دروازہ مارنا آواز دینا پڑتی ہے اس کے گھر والوں کو بہت تکلیف محلے والے بھی خفا ہوتے ہیں دوسری یہ کہ رات کو اکثر تمیز نہیں ہوتی شاید لوگ چور سمجھ کر اس پر حملہ کریں اور صدمہ پہنچائیں، تیسری یہ کہ عورت کو فرصت نہیں ملتی کہ بن سنور کے خاوند کے سامنے آئے احتمال ہے کہ وہ میلے کچیلے برے کپڑوں میں ہو اور خاوند کو دیکھ کر نفرت پیدا ہو جائے چوتھی یہ کہ بعضے عورت بدکار ہوتی ہیں احتمال ہے کہ شب کو اس کا آشنا وہاں موجود ہو اور خاوند کو دیکھ کر وہ خاوند کو مارے یا خاوند اس کو مارے دونوں صورتوں میں خرابی ہے اور رسوائی۔

١٠٠٥-حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا سَيَّارٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَلَمَّا ذَهَبْنَا لِنَدْخُلَ قَالَ أَمْهِلُوا حَتَّى نَدْخُلَ لَيْلًا لِكَيْ تَمْتَشِطَ الشَّعِثَةُ وَتَسْتَحِدَّ الْمُغِيبَةُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ قَالَ الزُّهْرِيُّ الطُّرُوقُ بَعْدَ الْعِشَاءِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَبَعْدَ الْمَغْرِبِ لَا بَأْسَ بِهِ *

۱۰۰۵۔ احمد بن حنبل، سیار، شعبی، جابر بن عبداللہ سے روایت ہے، کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ آئے سفر سے تو ہم شہر میں جانے لگے آپ نے فرمایا ٹھہرو ہم رات کو جائیں گے اور شہر میں خبر کر دو تاکہ جو عورت پریشان سر ہو وہ کنگھی کرے اور جس عورت کا خاوند غائب تھا وہ صفائی کرے زیر ناف کے بالوں کو ابوداؤد فرماتے ہیں کہ یہ (نہی) عشا کے بعد آنے میں ہے بعد مغرب آجانے میں کوئی مضائقہ نہیں۔

٤٣٢-بَاب فِي التَّلَقِّي *

۴۳۲۔ مسافر کا استقبال کرنا!

١٠٠٦-حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ مِنْ غَزْوَةِ تَبُوكَ تَلَقَّاهُ النَّاسُ فَلَقِيتُهُ مَعَ الصِّبْيَانِ عَلَى ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ *

۱۰۰۶۔ ابن سرح سفیان، زہری، سائب بن یزید سے روایت ہے، کہ جب رسول اللہ ﷺ غزوہ تبوک سے مدینے کو آئے تو لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کا استقبال کیا میں بھی بچوں کے ساتھ رسول اللہ ﷺ سے جا کر ملا ثنیۃ الوداع پر۔

٤٣٣-بَاب فِيمَا يُسْتَحَبُّ مِنْ إِنْفَادِ الزَّادِ فِي الْغَزْوِ إِذَا قَفَلَ *

۴۳۳۔ جب جہاد کا سامان کر لے اور نہ جا سکے تو وہ سامان کسی اور مجاہد کو دے دے!

١٠٠٧-حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ فَتًى مِنْ أَسْلَمَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أُرِيدُ الْجِهَادَ وَلَيْسَ لِي مَالٌ أَتَجَهَّزُ بِهِ قَالَ اذْهَبْ إِلَى فُلَانٍ الْأَنْصَارِيِّ فَإِنَّهُ كَانَ قَدْ تَجَهَّزَ فَمَرِضَ فَقُلْ لَهُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَقُلْ لَهُ ادْفَعْ إِلَيَّ مَا تَجَهَّزْتَ بِهِ فَأَتَاهُ فَقَالَ لَهُ ذَلِكَ فَقَالَ لِامْرَأَتِهِ يَا فُلَانَةُ ادْفَعِي إِلَيْهِ مَا جَهَّزْتِنِي بِهِ وَلَا تَحْبِسِي مِنْهُ شَيْئًا فَوَاللَّهِ لَا تَحْبِسِينَ مِنْهُ شَيْئًا فَيُبَارِكَ اللَّهُ فِيهِ *

۱۰۰۷۔ موسیٰ بن اسماعیل، حماد، ثابت، انس بن مالک سے روایت ہے، کہ ایک جوان نے قبیلہ اسلم کے عرض کیا یا رسول اللہ میرا قصد ہے جہاد کا لیکن سامان میرے پاس نہیں ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا فلاں انصاری کے پاس جا اس نے جہاد کا سامان کیا تھا، لیکن بیمار ہو گیا اس سے کہہ رسول اللہ ﷺ نے تجھے سلام کہا ہے اور یہ کہہ جو اسباب تو نے جہاد کے لیے جمع کیا تھا وہ مجھے دے دے اس شخص نے ایسا ہی کیا اس انصاری کے پاس گیا اور انصاری نے اپنی عورت سے کہا سنتی ہے جس قدر سامان تو نے میرے لیے کیا تھا وہ سب اس کو دے دے کچھ مت رکھ قسم خدا کی اگر تو کچھ رکھ لے گی اس میں سے برکت نہ ہو گی۔

٤٣٤-بَاب فِي الصَّلَاةِ عِنْدَ الْقُدُومِ مِنَ السَّفَرِ *

۴۳۴۔ جب سفر سے لوٹ کر آئے تو پہلے نماز پڑھے!

١٠٠٨-حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُتَوَكِّلِ الْعَسْقَلَانِيُّ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ وَعَمِّهِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِيهِمَا كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَقْدَمُ مِنْ سَفَرٍ إِلَّا نَهَارًا قَالَ الْحَسَنُ فِي الضُّحَى فَإِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ أَتَى الْمَسْجِدَ فَرَكَعَ فِيهِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ فِيهِ *

۱۰۰۸۔ محمد بن متوکل اور حسن بن علی، عبدالرزاق ابن جریج، ابن شہاب، عبدالرحمن بن عبداللہ، عبداللہ بن کعب اور عبیداللہ بن کعب ان کے والد کعب بن مالک سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ جب سفر سے آتے تو دن کو آتے چاشت کے وقت، پھر جب شہر میں داخل ہوتے پہلے مسجد میں آن کر دو رکعتیں پڑھتے بعد اس کے وہاں بیٹھتے۔

١٠٠٩-حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ الطُّوسِيُّ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ

۱۰۰۹۔ محمد بن منصور، یعقوب، ان کے والد، ابن اسحاق نافع، ابن ع

حدثنا أبي عن ابن اسحق حدثني نافع عن ابن عمر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم حين أقبل من حجته دخل المدينة فأناخ على باب مسجده ثم دخله فركع فيه ركعتين ثم انصرف الى بيته قال نافع فكان ابن عمر كذلك يصنع *

رضی اللہ عنہم سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ جب حج کر کے آئے تو مدینے میں داخل ہوئے اور اونٹنی کو مسجد کے دروازے پر بٹھایا بعد اس کے مسجد میں جا کر دو رکعتیں پڑھیں پھر گھر میں گئے، نافع نے کہا عبداللہ بن عمر بھی ایسا ہی کیا کرتے۔

٤٣٥ - باب في كِرَاءِ الْمَقَاسِمِ *

۴۳۵۔ تقسیم کرنے والے کی اجرت کا بیان!

١٠١٠ - حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ التِّنِّيسِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ حَدَّثَنَا الزَّمْعِيُّ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُرَاقَةَ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَوْبَانَ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِيَّاكُمْ وَالْقُسَامَةَ قَالَ فَقُلْنَا وَمَا الْقُسَامَةُ قَالَ الشَّيْءُ يَكُونُ بَيْنَ النَّاسِ فَيَجِيءُ فَيَنْتَقِصُ مِنْهُ

۱۰۱۰۔ جعفر بن مسافر، ابن ابی فدیک، زمعی، زبیر بن عثمان عبداللہ بن سراقہ، محمد بن عبدالرحمن، ابو سعید خدری سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بچو تم تقسیم کی اجرت دینے سے ہم نے کہا کیا مراد ہے اس سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک چیز کئی آدمیوں میں مشترک ہوتی ہے پھر وہ کم ہو جاتی ہے۔

١٠١١ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ شَرِيكٍ يَعْنِي ابْنَ أَبِي نَمِرٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ قَالَ الرَّجُلُ يَكُونُ عَلَى الْفِئَامِ مِنَ النَّاسِ فَيَأْخُذُ مِنْ حَظِّ هَذَا وَحَظِّ هَذَا *

۱۰۱۱۔ عبداللہ قعنبی، عبدالعزیز، شریک، عطاء بن یسار سے ایسا ہی مروی ہے اس میں اتنا زیادہ ہے کہ ایک آدمی مقرر ہوے لوگوں کی جماعت پر ہر ایک کے حصے میں سے کچھ لے لیتا ہے اس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ مقصود نہی سے وہی اجرت ہے جو زبردستی لی جائے۔

تشریح: خطابی نے کہا اس حدیث سے یہ مقصود نہیں ہے کہ تقسیم کی اجرت لینا حرام ہے بلکہ مراد نہی ہے اس اجرت سے جو بطور جبر کے حاکم کے لی جاتی ہے بلا رضامندی مالکین اموال اور لیکن اگر مالکین کی رضامندی سے لی جائے تو درست ہے۔

٤٣٦ - فِي التِّجَارَةِ فِي الْغَزْوِ!

۴۳۶۔ جہاد میں تجارت کرنا مکروہ ہے!

١٠١٢ - حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ يَعْنِي ابْنَ سَلَّامٍ عَنْ زَيْدٍ يَعْنِي ابْنَ سَلَّامٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَلَّامٍ يَقُولُ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَلْمَانَ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُ قَالَ لَمَّا فَتَحْنَا خَيْبَرَ أَخْرَجُوا غَنَائِمَهُمْ مِنَ الْمَتَاعِ وَالسَّبْيِ فَجَعَلَ النَّاسُ يَتَبَايَعُونَ غَنَائِمَهُمْ فَجَاءَ رَجُلٌ حِينَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَقَدْ رَبِحْتُ رِبْحًا مَا رَبِحَ الْيَوْمَ مِثْلَهُ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ هَذَا الْوَادِي قَالَ وَيْحَكَ وَمَا رَبِحْتَ قَالَ مَا زِلْتُ أَبِيعُ وَأَبْتَاعُ حَتَّى رَبِحْتُ ثَلَاثَ مِائَةِ أُوقِيَّةٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا أُنَبِّئُكَ بِخَيْرِ رَجُلٍ رَبِحَ قَالَ مَا هُوَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الصَّلَاةِ *

۱۰۱۲۔ الربیع بن نافع، معاویہ بن سلام، زید بن سلام، ابو سلام عبداللہ بن سلمان سے روایت ہے، کہ ایک صحابی نے بیان کیا ان سے جس کا نام معلوم نہیں جب ہم نے فتح کیا خیبر کو تو لوگوں نے اپنی اپنی غنیمتوں کو نکالا اسباب بھی اور قیدی بھی آپس میں خرید اور فروخت کرنے لگے اتنے میں ایک شخص آیا اور بولا یا رسول اللہ میں نے آج اتنا نفع کمایا کہ اتنا کسی کو آج نہ ملا ہوگا اس بستی والوں میں سے آپ نے فرمایا ہائے کیا نفع کمایا تو نے بولا میں برابر بیچتا رہا اور خرید کرتا رہا یہاں تک کہ تین سو اوقیہ ایک اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہے مجھ کو نفع ہوئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں تجھ کو خبر کرتا ہوں اس کی جس نے تجھ سے بہتر نفع کمایا ہے وہ بولا کون ہے یا رسول اللہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے دو رکعتیں نفل پڑھیں بعد فرض نماز کے۔

٤٣٧ - باب في حَمْلِ السِّلَاحِ إِلَى أَرْضِ الْعَدُوِّ *

۴۳۷۔ دشمن کے ملک میں ہتھیار جانے دینا!

١٠١٣ - حدثنا مسدد حدثنا عيسى بن يونس أخبرني أبي عن أبي إسحق عن ذي الجوشن رجل من الضباب قال أتيت النبي صلى الله عليه وسلم بعد أن فرغ من أهل بدر بابن فرس لي يقال لها القرحاء فقلت يا محمد إني قد جئتك بابن القرحاء لتتخذه قال لا حاجة لي فيه وإن شئت أن أقيضك به المختارة من دروع بدر فعلت قلت ما كنت أقيضه اليوم بغرة قال فلا حاجة لي فيه *

۱۰۱۳۔ مسدد، عیسیٰ بن یونس، ان کے والد، ابواسحاق، ذی الجوشن سے جو قبیلہ ضباب کے آدمی ہیں روایت ہے، کہ جب رسول اللہ ﷺ فارغ ہوئے بدر کے دن کافروں سے تو میں رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک بچھیرا گھوڑے کا لے کر آیا جس کی ماں کا نام قرحا تھا اور میں نے کہا محمد ﷺ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس قرحا کا بچہ لے کر آیا ہوں تاکہ رسول اللہ ﷺ اس کو اپنے استعمال میں رکھیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھے اس کا احتیاج نہیں ہے البتہ اگر تو اس کے بدلے میں ایک زرہ بدر کی زرہوں میں سے لینا چاہے تو میں لے لوں گا میں نے کہا میں تو آج کے دن اس کے بدلے میں گھوڑا بھی نہ لوں گا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تو مجھ کو بھی اس کی حاجت نہیں ہے۔

تشریح: اس حدیث کو اس باب سے یہ تعلق ہے کہ ذی الجوشن اس وقت میں مسلمان نہ تھے کافروں کے ملک میں رہتے تھے مگر آپ نے ان کو زرہ دینا منظور کیا۔

٤٣٨ - باب في الإقامة بأرض الشرك *

۴۳۸۔ جس زمین میں شرک ہو وہاں رہنا کیسا ہے!

١٠١٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سَعْدِ بْنِ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ حَدَّثَنِي خُبَيْبُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِيهِ سُلَيْمَانَ بْنِ سَمُرَةَ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ أَمَّا بَعْدُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَامَعَ الْمُشْرِكَ وَسَكَنَ مَعَهُ فَإِنَّهُ مِثْلُهُ *

۱۰۱۴۔ محمد بن داؤد، یحییٰ بن حسان، سلیمان بن موسیٰ، جعفر بن سعد حبیب بن سلیمان، ان کے والد، سمرہ بن جندب سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ بارک وسلم نے فرمایا جو شخص مشرک سے صحبت رکھے اور اس کے ساتھ رہے وہ اس کی مثل ہے۔

تشریح: یعنی مشرک ہے یہ تغلیظاً اور تشدیداً فرمایا تاکہ مشرک کی صحبت سے علیحدہ رہے اور اس سے نفرت کرے یا مراد یہ ہے کہ جب اس کے ساتھ رہے گا تو خوف ہے اس کی مثل ہو جائے کیونکہ صحبت کی تاثیر ضرور ہوتی ہے یہ حدیث ان مشرکین اور متبدعین میں ایک اصل عظیم ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

كِتَاب الضَّحَايَا *

٤٣٩-بَاب مَا جَاءَ فِي إِيجَابِ الْأَضَاحِيِّ *

١٠١٥-حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ ح و حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ حَدَّثَنَا بِشْرٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَوْنٍ عَنْ عَامِرٍ أَبِي رَمْلَةَ قَالَ أَخْبَرَنَا مِخْنَفُ بْنُ سُلَيْمٍ قَالَ وَنَحْنُ وُقُوفٌ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَاتٍ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ عَلَى كُلِّ أَهْلِ بَيْتٍ فِي كُلِّ عَامٍ أُضْحِيَّةً وَعَتِيرَةً أَتَدْرُونَ مَا الْعَتِيرَةُ هَذِهِ الَّتِي يَقُولُ النَّاسُ الرَّجَبِيَّةُ *

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے

کتاب قربانی کے بیان میں

۴۳۹۔ قربانی کے وجوب کا بیان!

۱۰۱۵۔ مسدد، یزید، دوسری سند حمید بن مسعدہ، بشر، عبداللہ بن عون، عامر، مخنف بن سلیم سے روایت ہے، کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ وقوف عرفات میں تھے یعنی حجۃ الوداع میں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے لوگوں مقرر ہر گھر والے پر ہر سال میں قربانی کرنا واجب ہے اور عتیرہ ہے کیا جانتے ہو کہ عتیرہ کیا ہے وہ وہی ہے جس کو لوگ رجبیہ کہتے ہیں۔

تشریح: عتیرہ اوائل اسلام میں مسلمانوں پر واجب تھا پھر منسوخ ہو گیا دوسری حدیث سے لا فرع ولا عتیرہ روایت کیا اس کو بخاری و مسلم نے ابوہریرہ سے۔

١٠١٦-حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ حَدَّثَنِي عَيَّاشُ بْنُ عَبَّاسٍ الْقِتْبَانِيُّ عَنْ عِيسَى بْنِ هِلَالٍ الصَّدَفِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُمِرْتُ بِيَوْمِ الْأَضْحَى عِيدًا جَعَلَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِهَذِهِ الْأُمَّةِ قَالَ الرَّجُلُ أَرَأَيْتَ إِنْ لَمْ أَجِدْ إِلَّا أُضْحِيَّةً أُنْثَى أَفَأُضَحِّي بِهَا قَالَ لَا وَلَكِنْ تَأْخُذُ مِنْ شَعْرِكَ وَأَظْفَارِكَ وَتَقُصُّ شَارِبَكَ وَتَحْلِقُ عَانَتَكَ فَتِلْكَ تَمَامُ أُضْحِيَّتِكَ عِنْدَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ *

۱۰۱۶۔ ہارون بن عبداللہ بن یزید، سعید بن ابی ایوب عیاش بن عباس عیسیٰ بن ہلال، عبداللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھے حکم ہوا ہے اضحیٰ کے دن دسویں ذیحجہ کو عید کرنے کا جس کو اللہ جل جلالہ نے اس امت کے لیے کیا ایک شخص بولا یارسول اللہ اگر میں نہ پاؤں مگر ایک اونٹنی یا بکری جو پرائی ہو اور دودھ پینے یا مال لینے کے واسطے بطور عاریت کے مجھ کو ملی ہو کیا میں اس کو قربانی کر دوں آپ نے فرمایا نہیں تو اپنے بال کترا اور ناخون اتار اور مونچھ کترا اور زیر ناف کے بال لے بس یہی تیری قربانی ہے اللہ جل جلالہ کے نزدیک

تشریح: یعنی اگر میسر ہو تو قربانی کرلے ورنہ غسل کرے حجامت بنوادے غریب آدمی کی بھی عید ہے۔

٤٤٠-بَاب الْأُضْحِيَّةِ عَنِ الْمَيِّتِ *

١٠١٧-حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي الْحَسْنَاءِ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ حَنَشٍ قَالَ رَأَيْتُ عَلِيًّا يُضَحِّي بِكَبْشَيْنِ فَقُلْتُ لَهُ مَا هَذَا فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْصَانِي أَنْ أُضَحِّيَ عَنْهُ فَأَنَا أُضَحِّي عَنْهُ *

۴۴۰۔ مردے کی طرف سے قربانی کرنے کا بیان!

۱۰۱۷۔ عثمان بن ابی شیبہ، شریک، ابوالحسناء حکم حنش سے روایت ہے، کہ حضرت علی کو میں نے دو دنبے قربانی کرتے دیکھا تو میں نے ان سے کہا یہ کیا ہے یعنی قربانی میں تو ایک دنبہ کفایت کرتا ہے تم دو کیوں کرتے ہو تو انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا تھا کہ میں ان کی طرف سے قربانی کروں تو میں انہی کی طرف سے قربانی کرتا ہوں۔

٤٤١-بَاب الرَّجُلِ يَأْخُذُ مِنْ شَعْرِهِ فِي الْعَشْرِ وَهُوَ يُرِيدُ أَنْ يُضَحِّيَ *

١٠١٨-حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُسْلِمٍ اللَّيْثِيُّ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ

۴۴۱۔ جس شخص کا قربانی کرنے کا ارادہ ہو تو وہ ذیحجہ کے دس دن تک سال بال نہ کترائے نہ منڈائے!

۱۰۱۸۔ عبیداللہ بن معاذ ان کے والد، محمد بن عمرو، عمرو بن مسلم، سعید بن مسیب، ام سلمہ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

لْمُسَيَّبِ يَقُولُ سَمِعْتُ أُمَّ سَلَمَةَ تَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ لَهُ ذِبْحٌ يَذْبَحُهُ فَإِذَا أَهَلَّ هِلَالُ ذِي الْحِجَّةِ فَلَا يَأْخُذَنَّ مِنْ شَعْرِهِ وَلَا مِنْ أَظْفَارِهِ شَيْئًا حَتَّى يُضَحِّيَ *

جس شخص کے پاس قربانی ہو وہ اس کو ذبح کرنا چاہتا ہو عید کے روز تو جب سے چاند ہو ذی الحجہ کا وہ اپنے بال اور ناخون نہ کترائے یہاں تک کہ قربانی کرے۔

تشریح: [illegible]

٤٤٢ - مَايُسْتَحَبُّ مِنَ الضَّحَايَا!

۴۴۲۔ قربانی کا جانور کس قسم کا بہتر ہے!

١٠١٩ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي حَيْوَةُ حَدَّثَنِي أَبُو صَخْرٍ عَنِ ابْنِ قُسَيْطٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِكَبْشٍ أَقْرَنَ يَطَأُ فِي سَوَادٍ وَيَنْظُرُ فِي سَوَادٍ وَيَبْرُكُ فِي سَوَادٍ فَأُتِيَ بِهِ فَضَحَّى بِهِ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ هَلُمِّي الْمُدْيَةَ ثُمَّ قَالَ اشْحَذِيهَا بِحَجَرٍ فَفَعَلَتْ فَأَخَذَهَا وَأَخَذَ الْكَبْشَ فَأَضْجَعَهُ وَذَبَحَهُ وَقَالَ بِسْمِ اللَّهِ اللَّهُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَمِنْ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ ثُمَّ ضَحَّى بِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۱۰۱۹۔ احمد بن صالح، عبداللہ بن وہب، حیوہ، ابوصخر، ابن قسیط، عروہ بن زبیر، حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سینگ دار مینڈھا منگوایا جس کی آنکھ سیاہ تھی، اور سینہ اور پیٹ اور پاؤں سیاہ تھے پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے عائشہ چھری لا اور اس کو پتھر پر تیز کر تو میں نے چھری کو تیز کیا اور رسول اللہ ﷺ نے چھری کو لیا اور مینڈھے کو پکڑ کر لٹایا اور اس کے ذبح کا ارادہ کیا پھر فرمایا بسم اللہ آخر تک یعنی اللہ کے نام کے ساتھ ذبح کرتا ہوں یا اللہ محمد سے اور آل محمد سے اور امت محمد ﷺ سے قبول کر پھر قربانی کی ساتھ اس کے۔

١٠٢٠ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحَرَ سَبْعَ بَدَنَاتٍ بِيَدِهِ قِيَامًا وَضَحَّى بِالْمَدِينَةِ بِكَبْشَيْنِ أَقْرَنَيْنِ أَمْلَحَيْنِ *

۱۰۲۰۔ موسیٰ بن اسماعیل، وہیب، ایوب، ابوقلابہ، انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سات اونٹوں کو نحر کیا اپنے ہاتھ سے کھڑا کر کے اور مدینے میں دو مینڈھے سینگ دار جن کا رنگ سیاہ اور سفید تھا یعنی ابلق سفید کھال کے اندر دھاریاں سیاہی کی تھیں۔

١٠٢١ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحَّى بِكَبْشَيْنِ أَقْرَنَيْنِ أَمْلَحَيْنِ يَذْبَحُ وَيُكَبِّرُ وَيُسَمِّي وَيَضَعُ رِجْلَهُ عَلَى صَفْحَتِهِمَا *

۱۰۲۱۔ مسلم بن ابراہیم، ہشام، قتادہ، انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قربانی کی دو دنبہ ابلق سینگ دار کی یعنی ان کے سینگ دراز تھے یا ٹوٹے نہ تھے تو ذبح کرتے تھے اور تکبیر کہتے تھے اور بسم اللہ کہتے تھے اور اپنا بایاں پاؤں ان کی گردن پر رکھتے تھے۔

١٠٢٢ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا عِيسَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي عَيَّاشٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ ذَبَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الذَّبْحِ كَبْشَيْنِ أَقْرَنَيْنِ أَمْلَحَيْنِ مُوجَأَيْنِ فَلَمَّا وَجَّهَهُمَا قَالَ إِنِّي وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ عَلَى مِلَّةِ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذَلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ اللَّهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ وَعَنْ مُحَمَّدٍ وَأُمَّتِهِ بِاسْمِ اللَّهِ وَاللَّهُ أَكْبَرُ ثُمَّ ذَبَحَ *

۱۰۲۲۔ ابراہیم بن موسیٰ عیسیٰ، محمد بن اسحاق، یزید بن ابی حبیب ابو عیاش، جابر بن عبداللہ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے ذبح کرنا چاہا قربانی کے دن دو دنبے سینگ دار ابلق خصی کو پھر جب ان کو روبقبلہ کیا تو کہا مقرر میں اپنا مونہہ متوجہ کرتا ہوں اس کے لیے جس نے آسمانوں کو اور زمین کو پیدا کیا اور میں ابراہیم کے دین پر ہوں اور توحید کرنے والا ہوں اور مشرکوں میں سے نہیں ہوں، مقرر میری نماز اور میری قربانی اور زندگانی میری اور مرنا میرا خالص واسطے اللہ پروردگار عالموں کے ہے کوئی اس کا شریک نہیں اور میں اسی کا حکم کیا گیا ہوں اور میں مسلمانوں میں سے ہوں یا اللہ یہ قربانی تیری ہی عطا ہے اور خاص تیری ہی رضا کے لیے ہے محمد سے اسے قبول کر اور اس کی امت سے اللہ کے نام کے ساتھ اور اللہ بہت بڑا ہے پھر اس کو ذبح کیا۔

۱۰۲۳–حدّثنا يحيى بْنُ معين حدّثنا حفصٌ عنْ جعْفرٍ عنْ أبيه عنْ أبي سعيد قال كان رسُولُ اللّه يُضحي صلّى اللّه عليْه وسلّم بكبْشٍ أقْرن فحيلٍ ينْظُرُ في سوادٍ ويأْكُلُ في سوادٍ ويمْشي في سوادٍ *

۱۰۲۳۔ یحییٰ بن معین، حفص، جعفر، ان کے والد، ابو سعید سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ قربانی کرتے تھے مینڈھا سینگ دار فربہ دنبہ کی جو دیکھتا تھا سیاہی میں یعنی اس کی آنکھوں کے گرد سیاہی تھی اور کھاتا تھا سیاہی میں یعنی منہ بھی سیاہ تھا اور چلتا تھا سیاہی میں یعنی پاؤں بھی سیاہ تھے۔

٤٤٣–باب ما يجوزُ من السّنّ في الضّحايا *

۴۴۳۔ قربانی میں کس عمر کا جانور چاہیے!

۱۰۲٤–حدّثنا أحْمدُ بْنُ أبي شُعيْبٍ الْحرّانيُّ حدّثنا زُهيْرُ بْنُ مُعاوية حدّثنا أبُو الزُّبيْر عنْ جابرٍ قال قال رسُولُ اللّه صلّى اللّه عليْه وسلّم لا تذْبحُوا إلّا مُسنّةً إلّا أنْ يعْسُر عليْكُمْ فتذْبحُوا جذعةً من الضّأْن *

۱۰۲۴۔ احمد بن ابی شعیب، زہیر بن معاویہ، ابو الزبیر، جابر سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ذبح نہ کرو مگر مسنہ کو اور مسنہ کو نہ پاؤ تو جذعہ دنبہ یا بھیڑ سے ذبح کرو۔

تشریح: مسنہ وہ اونٹ ہے جو پورے پانچ برس کا ہو کر چھٹے میں شروع ہوا ہو اور گائے بھینس میں وہ ہے جو دو برس کا پورا ہو کر تیسرے میں شروع ہوا ہو اور بکری اور دنبہ اور بھیڑ میں وہ ہے جو ایک برس کا پورا ہو کر دوسرے میں شروع ہوا ہو تو ان سب مقام میں مسنہ ہونا شرط ہے قربانی کے لیے مگر دنبہ اور بھیڑ کا اگر جذعہ بھی ہو تو درست ہے اور جذعہ اس کو کہتے ہیں۔ چھ مہینے سے زیادہ ہوا اور برس روز سے کم ظاہر یہ ہے کہ مسنہ بہم نہ پہنچے تو جذعہ درست ہے مگر یہ ضرور ہے کہ بکری کا جذعہ نہ ہو یا کہ مینڈھا ہو یا مینڈی واللہ اعلم۔

۱۰۲٥–حدّثنا مُحمّدُ بْنُ صُدْران حدّثنا عبْدُ الْأعْلى بْنُ عبْد الْأعْلى حدّثنا مُحمّدُ بْنُ إسْحق حدّثني عُمارةُ بْنُ عبْد اللّه ابْن طُعْمة عنْ سعيد بْن الْمُسيّب عنْ زيْد بْن خالدٍ الْجُهنيّ قال قسم رسُولُ اللّه صلّى اللّه عليْه وسلّم في أصْحابه ضحايا فأعْطاني عتُودًا جذعًا قال فرجعْتُ به إليْه فقُلْتُ لهُ إنّهُ جذعٌ قال ضحّ به فضحّيْتُ به *

۱۰۲۵۔ محمد بن صدران، عبدالاعلی، محمد بن اسحاق، عمارہ بن عبداللہ، سعید بن مسیب، زید بن خالد جہنی سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے یاروں کو قربانی کے جانور تقسیم کیے مجھ کو ایک بکری کا بچہ ایک سال کا دیا جو جذع تھا یعنی دوسرے سال میں لگ چکا تھا جذع کے یہ معنی بھی آئے میں اس کو لوٹا کر رسول اللہ ﷺ کے پاس لایا اور کہا یہ جذع ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قربانی کر اس کی میں نے اس کی قربانی کی۔

۱۰۲٦–حدّثنا الْحسنُ بْنُ عليٍّ حدّثنا عبْدُ الرّزّاق حدّثنا الثّوْريُّ عنْ عاصم بْن كُليْبٍ عنْ أبيه قال كُنّا مع رجُلٍ منْ أصْحاب النّبيّ صلّى اللّه عليْه وسلّم يُقالُ لهُ مُجاشعٌ منْ بني سُليْمٍ فعزّت الْغنمُ فأمر مُناديًا فنادى أنّ رسُول اللّه صلّى اللّه عليْه وسلّم كان يقُولُ إنّ الْجذع يُوفّي ممّا يُوفّي منْهُ الثّنيُّ *

۱۰۲۶۔ الحسن بن علی، عبدالرزاق ثوری، عاصم بن کلیب سے اپنے والد سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے ایک صحابی کے ساتھ ہم تھے، ان کو مجاشع کہتے ہیں وہ بنی سلیم سے تھے ایک بار بکریاں بہت گراں ہو گئیں انہوں نے منادی کو حکم دیا پکارے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے مقرر جذعہ یعنی دنبہ یا بھیڑ جو چھ مہینے سے زیادہ ہو کفایت کرتا ہے اس چیز سے کہ ثنی اس سے کفایت کرے۔

تشریح: یعنی جذع کی قربانی کرنا جائز ہے اس بکری کی قربانی کے مانند جو برس دن سے زیادہ ہو بکریوں میں ثنی وہ ہے جو برس دن پورا کر کے دوسرے میں لگے اور بیل گائے میں وہ ہے۔ دو برس پورا کر کے تیسرے میں لگے اور اونٹ میں وہ ہے جو پانچ برس پورا کر کے چھٹے میں لگے بعضوں کے نزدیک بکری میں ثنی وہ ہے جو دو برس کی ہو کر تیسری میں لگے اس سے پہلے جذع ہے۔

۱۰۲۷–حدّثنا مُسدّدٌ حدّثنا أبُو الْأحْوص حدّثنا منْصُورٌ عنْ

۱۰۲۷۔ مسدد، ابوالاحوص، منصور، شعبی، براء بن عازب سے روایت

الشَّعْبِيِّ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ بَعْدَ الصَّلَاةِ فَقَالَ مَنْ صَلَّى صَلَاتَنَا وَنَسَكَ نُسُكَنَا فَقَدْ أَصَابَ النُّسُكَ وَمَنْ نَسَكَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَتِلْكَ شَاةُ لَحْمٍ فَقَامَ أَبُو بُرْدَةَ بْنُ نِيَارٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاللَّهِ لَقَدْ نَسَكْتُ قَبْلَ أَنْ أَخْرُجَ إِلَى الصَّلَاةِ وَعَرَفْتُ أَنَّ الْيَوْمَ يَوْمُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ فَتَعَجَّلْتُ فَأَكَلْتُ وَأَطْعَمْتُ أَهْلِي وَجِيرَانِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ شَاةُ لَحْمٍ فَقَالَ إِنَّ عِنْدِي عَنَاقًا جَذَعَةً وَهِيَ خَيْرٌ مِنْ شَاتَيْ لَحْمٍ فَهَلْ تُجْزِئُ عَنِّي قَالَ نَعَمْ وَلَنْ تُجْزِئَ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ *

ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خطبہ پڑھا بقر عید کے روز بعد نماز کے اور فرمایا جو شخص ہماری سی نماز پڑھے اور ہمارے کی سی قربانی کرے تو اس نے قربانی کی یعنی اس کو قربانی کا ثواب ملا اور جو شخص قربانی کرے عید کی نماز سے پہلے تو وہ بکری قربانی کی نہ ہوگی بلکہ گوشت کی ہوگی یہ سن کر ابو بردہ بن نیار کھڑے ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ میں نے تو نماز کو جانے سے پہلے قربانی کی اور میں سمجھا یہ دن کھانے اور پینے کا ہے تو میں نے جلدی کی میں نے خود بھی کھایا اور اپنے عیال اور ہمسایوں کو بھی کھلایا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ بکری تو گوشت کی بکری ہوئی، پھر ابو بردہ نے کہا یا رسول اللہ میرے پاس ایک بکری ہے جذعہ وہ گوشت کی دو بکریوں سے بہتر ہے کیا وہ کافی ہوگی قربانی کے لیے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہاں پھر تیرے سوا ہرگز کسی کے لیے کافی نہ ہوگی گو خاص ہے یہ حکم تیرے لیے۔

۱۰۲۸ -- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عَامِرٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ ضَحَّى خَالٌ لِي يُقَالُ لَهُ أَبُو بُرْدَةَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاتُكَ شَاةُ لَحْمٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ عِنْدِي دَاجِنًا جَذَعَةً مِنَ الْمَعَزِ فَقَالَ اذْبَحْهَا وَلَا تَصْلُحُ لِغَيْرِكَ *

۱۰۲۸۔ مسدد خالد، مطرف، عامر، براء سے روایت ہے کہ میرے ایک ماموں ابو بردہ نے نماز سے پہلے قربانی کی رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا یہ تیری بکری گوشت کی بکری ہوئی وہ بولا یا رسول اللہ میرے پاس ایک پلی ہوئی جذعہ ہے بکری میں سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اسی کو ذبح کر اور سوا تیرے یہ کسی کو درست نہیں ہے۔

٤٤٤ -- بَاب مَا يُكْرَهُ مِنَ الضَّحَايَا *

۴۴۴۔ قربانی میں کونسا جانور مکروہ ہے!

۱۰۲۹ -- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ النَّمَرِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ فَيْرُوزَ قَالَ سَأَلْتُ الْبَرَاءَ ابْنَ عَازِبٍ مَا لَا يَجُوزُ فِي الْأَضَاحِيِّ فَقَالَ قَامَ فِينَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصَابِعِي أَقْصَرُ مِنْ أَصَابِعِهِ وَأَنَامِلِي أَقْصَرُ مِنْ أَنَامِلِهِ فَقَالَ أَرْبَعٌ لَا تَجُوزُ فِي الْأَضَاحِيِّ فَقَالَ الْعَوْرَاءُ بَيِّنٌ عَوَرُهَا وَالْمَرِيضَةُ بَيِّنٌ مَرَضُهَا وَالْعَرْجَاءُ بَيِّنٌ ظَلْعُهَا وَالْكَسِيرُ الَّتِي لَا تَنْقَى قَالَ قُلْتُ فَإِنِّي أَكْرَهُ أَنْ يَكُونَ فِي السِّنِّ نَقْصٌ قَالَ مَا كَرِهْتَ فَدَعْهُ وَلَا تُحَرِّمْهُ عَلَى أَحَدٍ قَالَ أَبُو دَاوُد لَيْسَ لَهَا مُخٌّ *

۱۰۲۹۔ حفص بن عمر، شعبہ، سلیمان، عبید بن فیروز سے روایت ہے، کہ میں نے براء بن عازب سے پوچھا کون سا جانور قربانی میں درست ہے تو براء نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے میں کھڑے ہوئے میری انگلیاں رسول ﷺ کی انگلیوں سے چھوٹی اور حقیر ہیں اور میری پوریں رسول اللہ ﷺ کی پوروں سے چھوٹی اور حقیر ہیں رسول اللہ ﷺ نے چار انگلیوں سے اشارہ کیا اور فرمایا چار طرح کا جانور قربانی کے لائق نہیں ہے ایک تو وہ جس کا کانا پن ظاہر معلوم ہوتا ہو اور وہ بیمار جس کی بیماری بظاہر معلوم ہوتی ہے اور وہ لنگڑا جس کا لنگڑانا بظاہر معلوم ہو اور وہ دبلا جس کی ہڈی میں مغز نہ ہوے میں نے کہا مجھے قربانی کے لیے وہ جانور بھی برا معلوم ہوتا ہے جس کا سن کم ہو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو تجھے برا لگے اس کو چھوڑ دے لیکن اور کو منع نہ کر۔

۱۰۳۰ -- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ قَالَ أَخْبَرَنَا ح و حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ بَحْرِ بْنِ بَرِّيٍّ حَدَّثَنَا عِيسَى الْمَعْنَى عَنْ ثَوْرٍ

۱۰۳۰۔ ابراہیم بن موسیٰ دوسری سند علی بن بحر، عیسیٰ، ثور، ابو حمید یزید سے روایت ہے، کہ میں عتبہ بن عبد سلمی کے پاس آیا اور میں نے کہا

حدثني أبو حميد الرعيني أخبرني يزيد ذو مصر قال أتيت عتبة بن عبد السلمي فقلت يا أبا الوليد إني خرجت ألتمس الضحايا فلم أجد شيئا يعجبني غير ثرماء فكرهتها فما تقول قال أفلا جئتني بها قلت سبحان الله تجوز عنك ولا تجوز عني قال نعم إنك تشك ولا أشك إنما نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الْمُصْفَرَّةِ وَالْمُسْتَأْصَلَةِ وَالْبَخْقَاءِ وَالْمُشَيَّعَةِ وَكَسْرًا وَالْمُصْفَرَّةُ الَّتِي تُسْتَأْصَلُ أُذُنُهَا حَتَّى يَبْدُوَ سِمَاخُهَا وَالْمُسْتَأْصَلَةُ الَّتِي اسْتُؤْصِلَ قَرْنُهَا مِنْ أَصْلِهِ وَالْبَخْقَاءُ الَّتِي تُبْخَقُ عَيْنُهَا وَالْمُشَيَّعَةُ الَّتِي لَا تَتْبَعُ الْغَنَمَ عَجَفًا وَضَعْفًا وَالْكَسْرَاءُ الْكَسِيرَةُ *

اے ابا الولید میں قربانی کے لیے جانور ڈھونڈنے نکلا تو مجھے کوئی جانور پسند نہیں آیا (جو فربہ اور عمدہ ہو) سوا ایک بکری کے جس کا ایک دانت ٹوٹ گیا ہے تو میں نے اس کو پسند نہیں کیا اب تم کیا کہتے ہو انہوں نے کہا تم اس کو میرے لیے کیوں نہ لائے میں نے کہا سبحان اللہ تمہارے لیے درست ہے اور میرے لیے درست نہیں انہوں نے کہا ہاں تم کو شک ہے مجھے شک نہیں ہے رسول اللہ ﷺ نے نہیں منع کیا ہے کسی جانور کی قربانی سے مگر مصفرہ اور مستاصلہ اور بخقاء اور مشیعہ اور کسراء سے مصفرہ وہ ہے جس کا کان کٹا ہوا اتنا کہ سوراخ کان کا کھل گیا ہو، مستاصلہ وہ ہے جس کا سینگ جڑ سے اکھڑ گیا ہو بخقاء وہ ہے جس کی آنکھ کی بینائی جاتی رہے ہو اور آنکھ قائم ہو مشیعہ وہ جو لاغری اور ضعف کی وجہ سے بکریوں کے ساتھ نہیں رہ سکتی بلکہ پیچھے رہ جاتی ہے کسراء وہ جس کا ہاتھ یا پاؤں ٹوٹ گیا ہو پس ان قسموں کے سوا اور سب قسمیں درست ہیں پھر شک کیوں کرتا ہے۔

١٠٣١ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ النُّعْمَانِ وَكَانَ رَجُلَ صِدْقٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَسْتَشْرِفَ الْعَيْنَ وَالْأُذُنَيْنِ وَلَا نُضَحِّي بِعَوْرَاءَ وَلَا مُقَابَلَةٍ وَلَا مُدَابَرَةٍ وَلَا خَرْقَاءَ وَلَا شَرْقَاءَ قَالَ زُهَيْرٌ فَقُلْتُ لِأَبِي إِسْحَقَ أَذَكَرَ عَضْبَاءَ قَالَ لَا قُلْتُ فَمَا الْمُقَابَلَةُ قَالَ يُقْطَعُ طَرَفُ الْأُذُنِ قُلْتُ فَمَا الْمُدَابَرَةُ قَالَ يُقْطَعُ مِنْ مُؤَخَّرِ الْأُذُنِ قُلْتُ فَمَا الشَّرْقَاءُ قَالَ تُشَقُّ الْأُذُنُ قُلْتُ فَمَا الْخَرْقَاءُ قَالَ تُخْرَقُ أُذُنُهَا لِلسِّمَةِ *

١٠٣١۔ عبداللہ بن محمد، زہیر، ابواسحاق، شریح بن نعمان حضرت علیؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم کو حکم کیا کہ قربانی کی آنکھ اور کان کو ہم خوب دیکھیں کہ اس میں ایسا نقص نہ ہو جس کے سبب سے قربانی درست نہ ہو) اور کانے جانور کی قربانی نہ کریں اور اس کی قربانی نہ کریں جس کا کان اگلی طرف سے کٹا ہو یا پچھلی طرف سے جس کے کان گول پھٹے ہوں یا دراز چھرے ہوئے ہوں زہیر نے کہا میں نے ابواسحاق سے پوچھا عضباء کو بھی ذکر کیا انہوں نے کہا نہیں۔

تشریح: عضباء کہتے ہیں اس بکری کو جس کے کان کٹے ہوں اور سینگ ٹوٹے ہوں یہ حدیثیں دلیل ہیں اس پر کہ جس قربانی کا تھوڑا سا بھی کان کٹا ہو یا آنکھ میں نقصان ہو یا لنگڑی ہو تو اس کی قربانی درست نہیں اور یہی مذہب ہے شافعی کا اور ابوحنیفہ کے نزدیک جس قربانی کا آدھے سے کم کان کٹا ہو اور ایسا ہی دم کٹا ہو اور ناک کٹا اور سینگ ٹوٹا وغیرہ بھی تو اس کی قربانی جائز ہے۔

١٠٣٢ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الدَّسْتُوَائِيُّ وَيُقَالُ لَهُ هِشَامُ بْنُ سَنْبَرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ جُرَيِّ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يُضَحَّى بِعَضْبَاءِ الْأُذُنِ وَالْقَرْنِ قَالَ أَبُو دَاود جُرَيٌّ سَدُوسِيٌّ بَصْرِيٌّ لَمْ يُحَدِّثْ عَنْهُ إِلَّا قَتَادَةُ

١٠٣٢۔ مسلم بن ابراہیم، ہشام، قتادہ، جری بن کلیب حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا عضباء کی قربانی۔ یعنی سینگ ٹوٹے یا کان کٹے جانور کی قربانی کرنے سے ابوداؤد فرماتے ہیں کہ جری سدوسی بصری ہیں ان سے صرف قتادہ نے روایت حدیث کی ہے۔

١٠٣٣ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ قُلْتُ لِسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ مَا الْأَعْضَبُ قَالَ النِّصْفُ فَمَا

١٠٣٣۔ مسدد یحییٰ ہشام، قتادہ سے روایت ہے کہ میں نے سعید بن المسیب سے پوچھا عضب یا عضباء کس جانور کو کہیں گے انہوں نے

فَوْقَهُ *

جس کا کان آدھے سے زیادہ کٹا ہو۔

٤٤٥ -بَاب فِي الْبَقَرِ وَالْجَزُورِ عَنْ كَمْ تُجْزِئُ *

۴۴۵۔ اونٹ اور گائے بیل کی قربانی کتنے آدمیوں کی طرف سے کفایت کرتی ہے!

١٠٣٤ -حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا نَتَمَتَّعُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَذْبَحُ الْبَقَرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ وَالْجَزُورَ عَنْ سَبْعَةٍ نَشْتَرِكُ فِيهَا *

۱۰۳۴۔ احمد بن حنبل، ہشیم، عبدالملک، عطاء، جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں تمتع کرتے تھے تو گائے سات آدمی کی طرف سے ذبح کرتے تھے اور اونٹ بھی سات آدمی کی طرف سے سب اس میں شریک ہو جاتے۔

١٠٣٥ -حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ قَيْسٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَقَرَةُ عَنْ سَبْعَةٍ وَالْجَزُورُ عَنْ سَبْعَةٍ *

۱۰۳۵۔ موسیٰ بن اسماعیل، حماد قیس، عطاء جابر بن عبداللہ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گائے سات کی طرف سے کفایت کرتی ہے، اور اونٹ بھی سات کی طرف سے۔

١٠٣٦ -حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ قَالَ نَحَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحُدَيْبِيَةِ الْبَدَنَةَ عَنْ سَبْعَةٍ وَالْبَقَرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ *

۱۰۳۶۔ قعنبی، مالک، ابوالزبیر، جابر بن عبداللہ سے روایت ہے، کہ ہم نے نحر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حدیبیہ کے سال اونٹ سات آدمیوں کی طرف سے اور گائے ذبح کی سات آدمیوں کی طرف سے۔

تشریح: ابو حنیفہ اور شافعی اور اکثر علماء کا یہی قول ہے۔

٤٤٦ -بَاب فِي الشَّاةِ يُضَحَّى بِهَا عَنْ جَمَاعَةٍ *

۴۴۶۔ ایک بکری کی قربانی کئی آدمیوں کی طرف سے کافی ہے!

١٠٣٧ -حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي الْإِسْكَنْدَرَانِيَّ عَنْ عَمْرٍو عَنِ الْمُطَّلِبِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ شَهِدْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَضْحَى بِالْمُصَلَّى فَلَمَّا قَضَى خُطْبَتَهُ نَزَلَ مِنْ مِنْبَرِهِ وَأُتِيَ بِكَبْشٍ فَذَبَحَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ وَقَالَ بِسْمِ اللَّهِ وَاللَّهُ أَكْبَرُ هَذَا عَنِّي وَعَمَّنْ لَمْ يُضَحِّ مِنْ أُمَّتِي *

۱۰۳۷۔ قتیبہ بن سعید، یعقوب، مطلب، جابر بن عبداللہ سے روایت ہے، کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھا بقر عید میں عید گاہ میں، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھ چکے تو منبر پر سے اترے اور ایک مینڈھا آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے اسے ذبح کیا اور فرمایا بسم اللہ اللہ اکبر یہ میری طرف سے ہے اور میری امت سے میں اس شخص کی طرف سے جس نے قربانی نہیں کی۔

٤٤٧ -بَاب الْإِمَامِ يَذْبَحُ بِالْمُصَلَّى *

۴۴۷۔ امام چاہیے اپنی قربانی عید گاہ میں ذبح کرے!

١٠٣٨ -حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ أَنَّ أَبَا أُسَامَةَ حَدَّثَهُمْ عَنْ أُسَامَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَذْبَحُ أُضْحِيَّتَهُ بِالْمُصَلَّى وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُهُ *

۱۰۳۸۔ عثمان بن ابی شیبہ، ابو اسامہ، اسامہ، نافع ابن عمر سے روایت ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قربانی کو عید گاہ میں ذبح کرتے تھے اور ابن عمر بھی ایسا ہی کرتے تھے۔

٤٤٨ -بَاب فِي حَبْسِ لُحُومِ الْأَضَاحِيِّ *

۴۴۸۔ قربانی کے گوشت کو رکھ چھوڑنا!

١٠٣٩ -حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَتْ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ دَفَّ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ حَضْرَةَ الْأَضْحَى فِي زَمَانِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۰۳۹۔ قعنبی، مالک عبداللہ بن ابی بکر، عمرہ بنت عبدالرحمن، حضرت عائشہؓ سے روایت ہے، کہ کچھ لوگ جنگل کے رہنے والے آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں تو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین روز تک کا گوشت رکھ لو اور باقی للہ دیدو بعد اس کے لوگوں نے رسول اللہ

ادّخروا الثُّلث وتصدّقوا بما بقي قالتْ فلمّا كان بعْدُ ذلك قيل لرسُول اللّه صلّى اللّه عليْه وسلّم يا رسُول اللّه لقدْ كان النّاسُ ينْتفعُون منْ ضحاياهُمْ ويجْمُلُون منْها الْودك ويتّخذُون منْها الْأسْقية فقال رسُولُ اللّه صلّى اللّه عليْه وسلّم وما ذاك أوْ كما قال قالُوا يا رسُول اللّه نهيْت عنْ إمْساك لُحُوم الضّحايا بعْد ثلاث فقال رسُولُ اللّه صلّى اللّه عليْه وسلّم إنّما نهيْتُكُمْ منْ أجْل الدّافّة الّتي دفّتْ عليْكُمْ فكُلُوا وتصدّقُوا وادّخرُوا *

ﷺ سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ قبل اس کے لوگ اپنی قربانیوں سے منفعت اٹھاتے تھے اور چربی ان کی اٹھا رکھتے تھے اور کھالوں کی مشکیں بناتے تھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا مطلب ہے انہوں نے عرض کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے منع کیا ہے تین روز سے زیادہ قربانی کے گوشت رکھنے سے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں نے اس واسطے منع کیا تھا کہ چند لوگ مسکین جنگل سے آگئے تھے اب قربانی کے گوشت کھاؤ اور صدقہ دو اور رکھ چھوڑو۔

تشریح: علماء نے اس میں اختلاف کیا ہے کہ پیشتر جو آپ نے تین دن سے زیادہ قربانی کے گوشت رکھنے کو منع فرمایا تھا یہ نہی تنزیہی تھی یا تحریمی صحیح یہ ہے کہ یہ ممانعت مصلحت کے واسطے تھی کیونکہ اس وقت میں مسکین زیادہ آگئے تھے ان کو گوشت پہنچانا ضرور تھا اگر تین روز سے زیادہ اجازت دیتے تو لوگ گوشت رکھ چھوڑتے مسکین بھوکے رہتے بخاری اور مسلم نے سلمہ بن الاکوع سے روایت کیا ہے کہ آپ نے فرمایا میں اس واسطے منع کیا کہ اس سال لوگوں کو تکلیف تھی۔

١٠٤٠ - حدّثنا مُسدّدٌ حدّثنا يزيدُ بْنُ زُريْعٍ حدّثنا خالدٌ الْحذّاءُ عنْ أبي الْمليح عنْ نُبيْشة قال قال رسُولُ اللّه صلّى اللّهُ عليْه وسلّم إنّا كُنّا نهيْناكُمْ عنْ لُحُومها أنْ تأْكُلُوها فوْق ثلاثٍ لكيْ تسعكُمْ فقدْ جاء اللّهُ بالسّعة فكُلُوا وادّخرُوا واتّجرُوا ألا وإنّ هذه الْأيّام أيّامُ أكْلٍ وشُرْبٍ وذكْر اللّه عزّ وجلّ *

۱۰۴۰۔ مسدد یزید بن زریع، خالد حذا، ابوالملیح نبیشہ سے روایت ہے، کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے میں نے تم کو منع کیا تھا تین دن کے بعد قربانی کے گوشت کھانے سے اس واسطے کہ وہ گوشت تم سب کو پہنچ جائے اب اللہ تعالیٰ نے گنجائش دی (یہ لوگ غنی ہو گئے) تو کھاؤ اور اٹھا رکھو اور ثواب کماؤ لله دے کر آگاہ ہو جاؤ یہ دن کھانے اور پینے اور یاد الٰہی کے ہیں) اس واسطے ان دنوں میں روزہ رکھنا درست نہیں۔

٤٤٩ - باب في الرّفْق بالذّبيحة *

۴۴۹۔ قربانی کے جانور پر شفقت کرنا!

١٠٤١ - حدّثنا مُسْلمُ بْنُ إبْراهيم حدّثنا شُعْبةُ عنْ خالدٍ الْحذّاء عنْ أبي قلابة عنْ أبي الْأشْعث عنْ شدّاد بْن أوْسٍ قال خصْلتان سمعْتُهُما منْ رسُول اللّه صلّى اللّهُ عليْه وسلّم إنّ اللّه كتب الْإحْسان على كُلّ شيْءٍ فإذا قتلْتُمْ فأحْسنُوا الْقتْلة وإذا ذبحْتُمْ فأحْسنُوا الذّبْح ولْيُحدّ أحدُكُمْ شفْرتهُ ولْيُرحْ ذبيحتهُ *

۱۰۴۱۔ مسلم بن ابراہیم شعبہ، خالد حذاء، ابو قلابہ، ابو الاشعث شداد بن اوس سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ سے میں نے دو خصلتوں کو سنا ہے اول تو یہ کہ مقرر خدا نے احسان کرنا فرض کیا ہے ہر چیز پر سو تم جو قتل کرو تو اچھی طرح قتل کیا کرو یعنی اگر خون کے بدلے خون کرو تو جلدی فراغت کرو تڑسا تڑسا کر مت مارو دوسرے جب کسی جانور کو ذبح کرنا چاہو تو اچھی طرح ذبح کرو اور چاہیے کہ اپنی چھری کو تیز کر لیا کرو اور چاہیے کہ راحت پہنچاؤ حلال کرنے میں۔

تشریح: یعنی خدا نے ہر چیز پر احسان کرنا فرض کیا ہے یہاں تک کہ قتل اور ذبح میں بھی احسان چاہیے کہ جلد فراغت کر ڈالے اور چھری کو پہلے تیز کر لیں تا کہ زیادہ تکلیف نہ ہو۔

١٠٤٢ - حدّثنا أبُو الْوليد الطّيالسيُّ حدّثنا شُعْبةُ عنْ هشامٍ بْن زيْدٍ قال دخلْتُ مع أنسٍ على الْحكم بْن أيُّوب فرأى فتْيانًا أوْ غلْمانًا قدْ نصبُوا دجاجةً يرْمُونها فقال أنسٌ نهى

۱۰۴۲۔ ابوالولید، شعبہ، ہشام بن زید سے روایت ہے کہ میں انس بن مالک کے ساتھ حکم بن ایوب کے پاس گیا وہاں چند جوانوں یا لڑکوں کو دیکھا انہوں نے ہر ایک مرغی کو نشانہ مقرر کیا ہے تیر مارتے ہیں اس

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُصْبَرَ الْبَهَائِمُ *

تو انس نے کہا رسول اللہ ﷺ نے منع کیا اس بات سے کہ جانور مارے جائیں اس طرح باندھ کر۔

تشریح: [illegible]

٤٥٠–باب فِي الْمُسَافِرِ يُضَحِّي *

۴۵۰۔ مسافر قربانی کرے!

١٠٤٣–حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ الْخَيَّاطُ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ أَبِي الزَّاهِرِيَّةِ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ ضَحَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ يَا ثَوْبَانُ أَصْلِحْ لَنَا لَحْمَ هَذِهِ الشَّاةِ قَالَ فَمَا زِلْتُ أُطْعِمُهُ مِنْهَا حَتَّى قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ *

۱۰۴۳۔ عبداللہ بن محمد، حماد بن خالد، معاویہ بن صالح ابوالزاہریہ، جبیر بن نفیر، ثوبان سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے قربانی کی (سفر میں) پھر فرمایا اے ثوبان صاف کر اس بکری کے گوشت کو ہمارے لیے ثوبان نے کہا پھر میں وہی گوشت آپ کو کھلا تا رہا یہاں تک کہ ہم مدینے میں داخل ہوئے سفر ختم ہوا۔

٤٥١–باب فِي ذَبَائِحِ أَهْلِ الْكِتَابِ *

۴۵۱۔ اہل کتاب کے ذبیحے کا بیان!

١٠٤٤–حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ ثَابِتٍ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَزِيدَ النَّحْوِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ (فَكُلُوا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ) (وَلَا تَأْكُلُوا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ) فَنُسِخَ وَاسْتَثْنَى مِنْ ذَلِكَ فَقَالَ (وَطَعَامُ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ حِلٌّ لَكُمْ وَطَعَامُكُمْ حِلٌّ لَهُمْ) *

۱۰۴۴۔ احمد بن محمد، علی بن حسین، ان کے والد، یزید نحوی، عکرمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہے، کہ جو اللہ نے فرمایا کھاؤ ان جانوروں کو جن پر اللہ کا نام لیا جائے اور نہ کھاؤ ان جانوروں کو جن پر اللہ کا نام نہ لیا جائے یہ آیت منسوخ ہو گئی یعنی اس میں سے اہل کتاب کے ذبیحے مستثنیٰ ہو گئے ان کے ذبیحے درست ہیں فرمایا اللہ نے کھانا اہل کتاب کا حلال ہے تمہارے لیے اور کھانا تمہارا حلال ہے ان کے لیے۔

تشریح: کھانوں سے مراد ذبیحے ہیں ابن عباس اور بہت تابعین سے یہ منقول ہے۔

١٠٤٥–حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ حَدَّثَنَا سِمَاكٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ (وَإِنَّ الشَّيَاطِينَ لَيُوحُونَ إِلَى أَوْلِيَائِهِمْ) يَقُولُونَ مَا ذَبَحَ اللَّهُ فَلَا تَأْكُلُوا وَمَا ذَبَحْتُمْ أَنْتُمْ فَكُلُوا فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (وَلَا تَأْكُلُوا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ) *

۱۰۴۵۔ محمد بن کثیر، اسرائیل، سماک، عکرمہ ابن عباس نے، کہا کہ یہ جو اللہ جل جلالہ نے فرمایا ان الشیاطین لیوحون الی اولیاہم شیطان اپنے دوستوں کے دلوں میں ڈالتے ہیں اس کا شان نزول یہ ہے وہ کہتے تھے جو اللہ نے ذبح کیا یعنی موت سے مر گیا اس کو نہیں کھاتے اور جو تم نے ذبح کیا اس کو کھاتے ہو تب اللہ نے یہ آیت اتاری مت کھاؤ ان جانوروں کو جن پر اللہ کا نام نہیں لیا گیا اس کا کھانا بڑا ہے اخیر تک۔

١٠٤٦–حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَتِ الْيَهُودُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا نَأْكُلُ مِمَّا قَتَلْنَا وَلَا نَأْكُلُ مِمَّا قَتَلَ اللَّهُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ (وَلَا تَأْكُلُوا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ) إِلَى آخِرِ الْآيَةِ *

۱۰۴۶۔ عثمان ابی شیبہ، عمران بن عیینہ عطاء بن سائب یزید بن جبیر ابن عباس سے روایت ہے، کہ یہودی رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور کہنے لگے تو کھاتا ہے اس جانور کو جس کو ہم خود قتل کریں اور نہ کھائے اس جانور کو جس کو اللہ قتل کرے تب اللہ نے یہ آیت اتاری مت کھاؤ ان جانوروں کو جن پر اللہ کا نام نہ لیا جائے۔

٤٥٢–باب مَا جَاءَ فِي

۴۵۲۔ جن جانوروں کو عرب فخر کے واسطے کاٹیں ان کے

أكل معاقرة الأعراب *

کھانے کا بیان!

١٠٤٧ – حدّثنا هارون بن عبد الله حدّثنا حمّاد بن مسعدة عن عوف عن أبي ريحانة عن ابن عبّاس قال نهى رسول الله صلّى الله عليه وسلّم عن أكل معاقرة الأعراب قال أبو داود وغندر أوقفه على ابن عبّاس قال أبو داود اسم أبي ريحانة عبد الله بن مطر

۱۰۴۷۔ ہارون بن عبداللہ، حماد بن مسعدہ، عوف، ابو ریحانہ، ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ منع کیا رسول اللہ ﷺ نے ان جانوروں کے کھانے سے عرب تفاخر کے واسطے کاٹتے ہیں۔ ابوداؤد فرماتے ہیں کہ غندر نے اس روایت کو ابن عباس پر موقوفاً ذکر کیا ہے۔ ابوداؤد نے فرمایا کہ ابو ریحانہ کا نام عبداللہ بن مطر تھا۔

تشریح: عرب میں یہ دستور تھا کہ پہلے ایک آدمی ایک اونٹ کو کاٹتا دوسرا بھی اس کے دیکھا دیکھی ایک اونٹ کو کاٹتا پھر پہلا ایک اور اونٹ کاٹتا دوسرا بھی ایک اور کاٹتا اسی طرح ضدم ضدا میں کاٹتے چلے جاتے یہاں تک کہ ایک عاجز ہو جاتا آپ نے اس فعل سے منع کیا یا ان اونٹوں کا گوشت کھانے سے منع کیا کیونکہ وہ اللہ کے واسطے ذبح نہیں ہوئے بلکہ غیر خدا کی تعظیم کے واسطے تو ما اُهِلَّ به لغير الله ہوئے اگرچہ ذبح کے وقت ان پر اللہ کا نام لیا گیا ہو اس مسئلے میں بہت اختلاف ہے کہ جو جانور غیر خدا کی تعظیم کے لیے ذبح کیا جائے اور ذبح کے وقت اس پر اللہ کا نام لیا جائے آیا اس کا کھانا درست ہے یا نہ درست جو لوگ نادرست جانتے ہیں ان کی یہ حدیث دلیل ہے۔

٤٥٣ – باب في الذّبيحة بالمروة *

۴۵۳۔ سفید پتھر سے ذبح کرنے کا بیان!

١٠٤٨ – حدّثنا مسدّد حدّثنا أبو الأحوص حدّثنا سعيد بن مسروق عن عباية بن رفاعة عن أبيه عن جدّه رافع بن خديج قال أتيت رسول الله صلّى الله عليه وسلّم فقلت يا رسول الله إنّا نلقى العدوّ غدًا وليس معنا مدًى أفنذبح بالمروة وشقّة العصا فقال رسول الله صلّى الله عليه وسلّم أرن أو أعجل ما أنهر الدّم وذكر اسم الله عليه فكلوا ما لم يكن سنًّا أو ظفرًا وسأحدّثكم عن ذلك أمّا السّنّ فعظم وأمّا الظّفر فمدى الحبشة وتقدّم به سرعان من النّاس فتعجّلوا فأصابوا من الغنائم ورسول الله صلّى الله عليه وسلّم في آخر النّاس فنصبوا قدورًا فمرّ رسول الله صلّى الله عليه وسلّم بالقدور فأمر بها فأكفئت وقسم بينهم فعدل بعيرًا بعشر شياه وندّ بعير من إبل القوم ولم يكن معهم خيل فرماه رجل بسهم فحبسه الله فقال النّبيّ صلّى الله عليه وسلّم إنّ لهذه البهائم أوابد كأوابد الوحش فما فعل منها هذا فافعلوا به مثل هذا *

۱۰۴۸۔ مسدد ابو الاحوص، سعید بن مسروق، عبایہ بن رفاعہ ان کے والد ان کے دادا، رافع بن خدیج سے روایت ہے، کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا یارسول اللہ ہم دشمنوں سے ملیں گے اور ہمارے پاس چھریاں نہیں ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قتل کر اس کو یا پھرتی کر یاد یکھتا رہ یا جلدی کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو چیز کہ بہا دے خون کو اور اللہ کا نام اس پر لیا جائے سو کھاؤ اس کو سوائے دانت اور ناخون کے اور بیان کرتا ہوں میں تم سے وجہ اس کی دانت تو ایک ہڈی ہے اور ناخون چھریاں ہیں حبشیوں کے یعنی حبش کے لوگ ناخون سے کاٹتے تھے کچھ لوگ جلدی میں آگے کو بڑھ گئے اور غنیمت کا مال لوٹا اور رسول اللہ ﷺ لوگوں کے اخیر میں تھے انہوں نے دیگیں چڑھائیں رسول اللہ ﷺ دیگوں پر گزرے رسول اللہ ﷺ نے حکم کیا ان کے الٹ دینے کا پھر تقسیم کر دیا ان کے درمیان میں مال غنیمت کو اور ایک اونٹ کو دس بکریوں کے برابر کیا اور ایک اونٹ لوگوں میں سے بھاگ نکلا اس وقت لوگوں کے پاس گھوڑے نہ تھے ایک شخص نے اس کو تیر مارا تو روک دیا اس کو اللہ نے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ان چوپاؤں میں بھی بھاگنے والے جانور ہوتے ہیں جیسے وحشی جانور ہوتے ہیں پھر جو کوئی ان جانوروں میں سے ایسا کرے تو اس کے ساتھ ایسا ہی کرو۔

تشریح: یعنی ایسا نہ ہو دم جانے بخاری مسلم کی روایت ہے کیا ذبح کروں میں کھپچی سے۔

١٠٤٩ – حدّثنا مسدّد أنّ عبد الواحد ابن زياد وحمّاد

۱۰۴۹۔ مسدد، عبدالواحد بن زیاد اور حماد، عاصم شعبی، محمد بن صفوان

لمعنى واحد حدثاهم عن عاصم عن الشعبي عن محمد بن صفوان او صفوان بن محمد قال اصدت ارنبين فذبحتهما بمروة فسألت رسول الله صلى الله عليه وسلم عنهما فامرني باكلهما *

یا صفوان بن محمد سے روایت ہے، کہ میں نے شکار کیا، دو خرگوشوں کا تو ذبح کیا ان کو میں نے ایک سفید پتھر سے دھار دار سے پھر میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا رسول اللہ ﷺ نے مجھے اجازت دی ان کے کھانے کی بعضوں نے کہا مروہ ایک سفید پتھر چمکتا ہوا ہوتا ہے یا چقماق کا پتھر۔

۱۰۵۰-حدثنا قتيبة بن سعيد حدثنا يعقوب عن زيد بن أسلم عن عطاء بن يسار عن رجل من بني حارثة أنه كان يرعى لقحة بشعب من شعاب أحد فأخذها الموت فلم يجد شيئا ينحرها به فأخذ وتدا فوجأ به في لبتها حتى أهريق دمها ثم جاء إلى النبي صلى الله عليه وسلم فأخبره بذلك فأمره بأكلها *

۱۰۵۰۔ قتیبہ بن سعید، یعقوب، زید بن اسلم، عطاء بن یسار، بنی حارثہ کے ایک شخص سے روایت ہے، کہ وہ اونٹنی کو چراتا تھا احد کے پہاڑوں کے درے میں اور وہ مرنے لگی یعنی اونٹنی تو اس نے کوئی چیز ایسی نہ پائی کہ جس سے اونٹنی کو نحر کرے تو ایک میخ لے کر اونٹنی کے سینہ میں چبھودی یعنی تیز طرف سے یہاں تک کہ اس کے سینہ سے خون بہادیا پھر رسول اللہ ﷺ کے پاس آکر اس حال کی خبر کی رسول اللہ ﷺ نے اس کو اس اونٹنی کے کھانے کا حکم دیا۔

۱۰۵۱-حدثنا موسى بن إسمعيل حدثنا حماد عن سماك بن حرب عن مري بن قطري عن عدي بن حاتم قال قلت يا رسول الله أرأيت إن أحدنا أصاب صيدا وليس معه سكين أيذبح بالمروة وشقة العصا فقال أمرر الدم بما شئت واذكر اسم الله عز وجل *

۱۰۵۱۔ موسیٰ بن اسماعیل، حماد، سماک بن حرب، مری بن قطری عدی بن حاتم سے روایت ہے، کہ میں نے پوچھا یا رسول اللہ اگر ہم میں سے کسی کو کوئی شکار مل جائے اور اس کے پاس چھری موجود نہ ہو تو کیا تیز پتھر یا لکڑی کے ٹکڑے سے اس شکار کو ذبح کرلے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تو اللہ جل جلالہ کا نام لے کر جس چیز سے چاہے اس سے اس کے خون کو بہائے۔

تشریح: لوہا ہو یا پتھر یا لکڑی بشرطیکہ وہ دھاردار یا تیز ہو جو رگوں کو کاٹ دے اور خون بہادے اسی طرح جو جانور گولی یا چھرے سے شکار کیا جائے اور قبل ذبح کرنے کے وہ مرجائے تو اس کا کھانا درست ہے بشرطیکہ گولی یا چھری خون کو بہادے (علامہ)

٤٥٤-باب ما جاء في ذبيحة المتردية *

۴۵۴۔ جو جانور اوپر سے گر پڑے اسکے ذبح کرنے کا طریقہ!

۱۰۵۲-حدثنا أحمد بن يونس حدثنا حماد بن سلمة عن أبي العشراء عن أبيه أنه قال يا رسول الله أما تكون الذكاة إلا من اللبة أو الحلق قال فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لو طعنت في فخذها لأجزأ عنك قال أبو داود وهذا لا يصلح إلا في المتردية والمتوحش *

۱۰۵۲۔ احمد بن یونس، حماد بن سلمہ، ابو العشراء سے روایت ہے، کہ ان کے باپ نے کہا یا رسول اللہ کیا ذکوۃ بیچ سینے اور حلق کے بیچ میں ہوتی ہے اور کہیں نہیں ہوتی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر تو اس کے ران میں نیزہ ماردے تو بھی کافی ہے ابو داؤد نے کہا یہ متردی اور متوحش کی زکوۃ ہے، یعنی جو جانور گر پڑے اور ذبح کی مہلت نہ ملے یا بھاگ نکلے۔

٤٥٥-باب في المبالغة في الذبح *

۴۵۵۔ ذبح خوب اچھی طرح سے کرنا چاہیے!

۱۰۵۳-حدثنا هناد بن السري والحسن بن عيسى مولى ابن المبارك عن ابن المبارك عن معمر عن عمرو بن عبد الله عن عكرمة عن ابن عباس زاد ابن عيسى وأبي هريرة

۱۰۵۳۔ ہناد بن سری اور حسن بن عیسیٰ، ابن مبارک، معمر، عمرو بن عبداللہ عکرمہ، ابن عباس اور ابو ہریرہ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے شریطہ سے منع فرمایا ابن عیسیٰ کی روایت میں اس کی یہ تفسیر

قالا نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن شريطة الشيطان زاد ابن عيسى في حديثه وهي التي تذبح فيقطع الجلد ولا تفرى الأوداج ثم تترك حتى تموت

[illegible] کہ جس جانور کی [illegible] جائے اس کی کھال تو کاٹ دی لیکن رگوں کو نہیں کاٹا پھر اسی طرح اسے چھوڑ دیا جائے حتی کہ وہ تڑپ تڑپ کے مر جائے۔

تشریح: [illegible] شیطان کا فعل ہے۔

٤٥٦-باب ما جاء في ذكاة الجنين *

۴۵۶۔ پیٹ کے بچے کی زکوٰۃ کا بیان!

١٠٥٤-حدثنا القعنبي حدثنا ابن المبارك ح و حدثنا مسدد حدثنا هشيم عن مجالد عن أبي الوداك عن أبي سعيد قال سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الجنين فقال كلوه إن شئتم وقال مسدد قلنا يا رسول الله ننحر الناقة ونذبح البقرة والشاة فنجد في بطنها الجنين أنلقيه أم نأكله قال كلوه إن شئتم فإن ذكاته ذكاة أمه *

۱۰۵۴۔ قعنبی، ابن مبارک، دوسری سند مسدد سے ہشیم مجالد، ابو الوداک، ابو سعید خدری سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ سے میں نے جو بچہ ماں کے پیٹ سے ذبح کرنے کے بعد نکلتا ہے اس کو پوچھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر چاہو تو کھالو اس کو مسدد نے کہا ہم نے کہا یا رسول اللہ ﷺ ہم اونٹنی کو نحر کرتے ہیں اور گائے کو ذبح کرتے ہیں اور بکری کو بھی اور ہم اس کے پیٹ میں مردہ بچہ پاتے ہیں تو کیا ہم اس کو پھینک دیں یا اس کو بھی کھالیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو تم چاہو تو کھالو اس کو مقرر اس کی ماں کا ذبح کرنا اس کا ہی ذبح کرنا ہے

تشریح: اکثر علماء کا یہی مذہب ہے مگر ابو حنیفہ سے اس کے خلاف مروی ہے وہ کہتے ہیں اگر زندہ نکلے تو ذبح کر کے کھائے اگر مردہ ہو تو نہ کھائے۔

١٠٥٥-حدثنا محمد بن يحيى بن فارس حدثني إسحق بن إبراهيم بن راهويه حدثنا عتاب بن بشير حدثنا عبيد الله بن أبي زياد القداح المكي عن أبي الزبير عن جابر بن عبد الله عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ذكاة الجنين ذكاة أمه *

۱۰۵۵۔ محمد بن یحییٰ، اسحاق بن ابراہیم، عتاب بن بشیر، عبید اللہ بن زیاد، ابو الزبیر، جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا پیٹ کے بچے کا ذبح کرنا اس کی ماں کا ذبح کرنا ہے یعنی ماں کا ذبح کرنا کفایت ہے اب پیٹ کے بچے کے ذبح کرنے کی حاجت نہیں۔

٤٥٧-باب ما جاء في أكل اللحم لا يدرى أذكر اسم الله عليه أم لا *

۴۵۷۔ جس گوشت کا حال معلوم نہ ہو کہ اس کے ذبح کرنے والے نے بسم اللہ کہی یا نہ کہی!

١٠٥٦-حدثنا موسى بن إسمعيل حدثنا حماد ح و حدثنا القعنبي عن مالك ح و حدثنا يوسف بن موسى حدثنا سليمان ابن حيان ومحاضر المعنى عن هشام بن عروة عن أبيه عن عائشة ولم يذكرا عن حماد ومالك عن عائشة أنهم قالوا يا رسول الله إن قوما حديثو عهد بالجاهلية يأتون بلحمان لا ندري أذكروا اسم الله عليها أم لم يذكروا أفنأكل منها فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم سموا الله وكلوا *

۱۰۵۶۔ موسیٰ بن اسماعیل، حماد دوسری سند قعنبی، مالک تیسری سند یوسف بن موسیٰ، سلیمان بن حیان اور محاضر ہشام بن عروہ ان کے والد عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے کہا یا رسول اللہ چند قومیں ہیں جو تازہ ایمان لائے ہیں اور وہ ہمارے پاس گوشت لایا کرتے ہیں ہم نہیں جانتے کہ ذبح کے وقت خدا کا نام لیتے ہیں یا نہیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم خدا کا نام لو یا کرو اور کھایا کرو۔

تشریح: یعنی اس امر پر ایمان نہیں رکھتا چاہیے وہ وقت خدا کے نام کو ذبح کے وقت نہ ترک کرتے ہوں گے تم اپنے رفع شبہ کے واسطے خدا کا نام لے لیا کرو اور یہ مطلب نہیں ہے کہ اپنے انہوں نے ذبح کے وقت خدا کا نام لیا ہو تو بھی تم ان کا گوشت مت کھاؤ یہ جو ہے کہ اس لیے کہ مسلمان ذبح کے وقت شبہ کرو تم کو اقرار نہیں ہے مت اس وقت میں جب مسلمانوں نے کسی جانور کو ذبح کیا تو وہ حلال ہی سمجھا جائے گا۔

٤٥٨–باب في العتيرة *

۴۵۸۔ عتیرہ یعنی رجب کی قربانی کا بیان!

١٠٥٧–حدثنا مسدد ح و حدثنا نصر بن علي عن بشر بن المفضل المعنى حدثنا خالد الحذاء عن أبي قلابة عن أبي المليح قال قال نبيشة نادى رجل رسول الله صلى الله عليه وسلم إنا كنا نعتر عتيرة في الجاهلية في رجب فما تأمرنا قال اذبحوا لله في أي شهر كان وبروا الله عز وجل وأطعموا قال إنا كنا نفرع فرعا في الجاهلية فما تأمرنا قال في كل سائمة فرع تغذوه ماشيتك حتى إذا استحمل قال نصر استحمل للحجيج ذبحته فتصدقت بلحمه قال خالد أحسبه قال على ابن السبيل فإن ذلك خير قال خالد قلت لأبي قلابة كم السائمة قال مائة *

۱۰۵۷۔ مسدد، (دوسری سند) نصر بن علی، بشر بن مفضل، خالد حذاء، ابوقلابہ، ابوالملیح نبیشہ سے روایت ہے، کہ ایک شخص نے آواز دی رسول اللہ ﷺ کو کہ ہم عتیرہ کیا کرتے تھے رجب میں جاہلیت کے زمانے میں اب رسول اللہ ﷺ ہم کو کیا حکم کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ذبح کرو اللہ کے واسطے جس مہینے میں ہو سکے اور اطاعت کرو اللہ کی اور کھانا کھلاؤ پھر وہ شخص بولا ہم فرع کیا کرتے تھے جاہلیت کے زمانے میں اب آپ کیا حکم کرتے ہیں آپ نے فرمایا تمام جانوروں میں جو چرنے والے ہوں ایک فرع ہے جس کو کھلاتے ہیں جانور تیرے یعنی چارہ لاد کر لاتے ہیں اس کے لیے جب بوجھ لادنے کے لائق ہو جائے یا اونٹ ہو جائے تو اس کو ذبح کر پھر اس کا گوشت صدقہ کر خالد نے کہا مسافروں پر یہ بہتر ہے خالد نے کہا میں نے ابوقلابہ سے پوچھا کتنے جانوروں میں ایسا کرے انہوں نے کہا سو جانوروں میں۔

١٠٥٨–حدثنا أحمد بن عبدة أخبرنا سفيان عن الزهري عن سعيد عن أبي هريرة أن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا فرع ولا عتيرة * ·

۱۰۵۸۔ احمد بن عبدہ، سفیان، زہری سعید، ابوہریرہ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اسلام میں نہ فرع ہے نہ عتیرہ ہے۔

تشریح: فرع اس کو کہا کہ زمانہ جاہلیت میں جس جانور کا اول بچہ پیدا ہوتا تو اس کو بتوں کے واسطے ذبح کرتے تھے اور ابتدائے اسلام میں مسلمان بھی اللہ کے واسطے کرتے تھے پھر وہ منسوخ اور منع کیا گیا اس لیے کہ مشابہت کفار کی نہ ہو اور عتیرہ اس کو کہتے ہیں کہ رجب کے اول عشرہ میں تقرب حاصل کرنے کے لیے زمانہ جاہلیت میں ذبح کرتے تھے اور اسلام کے ابتداء میں مسلمان بھی کرتے تھے کافر اپنے بتوں کے واسطے تقرب کے لیے اور مسلمان اللہ تعالیٰ کے لیے کرتے تھے پھر یہ دونوں منسوخ ہو گئے اب نہ فرع ہے نہ عتیرہ بلکہ مسلمانوں کے لیے قربانی ہے عیدالاضحیٰ کے روز۔

١٠٥٩–حدثنا الحسن بن علي حدثنا عبد الرزاق أخبرنا معمر عن الزهري عن سعيد قال الفرع أول النتاج كان ينتج لهم فيذبحونه *

۱۰۵۹۔ حسن بن علی، عبدالرزاق، معمر، زہری، سعید بن مسیّب نے کہا کہ فرع پہلے بچے کو کہتے ہیں جو پیدا ہوتا تھا وہ اس کو ذبح کیا کرتے تھے۔

١٠٦٠–حدثنا موسى بن إسمعيل حدثنا حماد عن عبد الله بن عثمان بن خثيم عن يوسف بن ماهك عن حفصة بنت عبد الرحمن عن عائشة قالت أمرنا رسول الله صلى الله عليه وسلم من كل خمسين شاة شاة قال أبو داود قال

۱۰۶۰۔ موسیٰ بن اسماعیل، حماد، عبداللہ بن عثمان، یوسف بن ماہک حفصہ بنت عبدالرحمن، حضرت عائشہؓ سے روایت ہے، کہ حکم کیا ہم کو رسول اللہ ﷺ نے ہر پچاس میں سے ایک بکری کاٹنے کا مسافروں اور غریبوں کے واسطے بے شاید یہ حکم استحبابا ہے سوائے زکوۃ کے کہ وہ

بَعْضُهُمْ الْفَرَعُ أَوَّلُ مَا تُنْتِجُ الْإِبِلُ كَانُوا يَذْبَحُونَهُ لِطَوَاغِيتِهِمْ ثُمَّ يَأْكُلُونَهُ وَيُلْقُونَ جِلْدَهُ عَلَى الشَّجَرِ وَالْعَتِيرَةُ فِي الْعَشْرِ الْأُوَلِ مِنْ رَجَبٍ *

فرض ہے ابو داؤد فرماتے ہیں کہ بعض حضرات نے فرع کا یہ مطلب بیان کیا ہے کہ اونٹ کا سب سے پہلا بچہ جب پیدا ہوتا تو کفار اسے بتوں کے نام ذبح کر کے کھا لیتے اور اس کی جلد کو درخت پر ڈال دیتے تھے اور عتیرہ اسے کہتے ہیں کہ رجب کے پہلے عشرہ میں اسے ذبح کرتے تھے۔

٤٥٩ -بَاب فِي الْعَقِيقَةِ *

۴۵۹۔ عقیقے کا بیان!

١٠٦١ -حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ حَبِيبَةَ بِنْتِ مَيْسَرَةَ عَنْ أُمِّ كُرْزٍ الْكَعْبِيَّةِ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ مُكَافِئَتَانِ وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةٌ قَالَ أَبُو دَاوُد سَمِعْتُ أَحْمَدَ قَالَ مُكَافِئَتَانِ أَيْ مُسْتَوِيَتَانِ أَوْ مُقَارِبَتَانِ *

۱۰۶۱۔ مسدد، سفیان، عمرو بن دینار، عطاء، حبیبہ بن میسرہ، ام کرز کعبیہ سے روایت ہے، کہ نبی ﷺ سے میں نے سنا نبی ﷺ فرماتے تھے لڑکے کی طرف سے دو بکریاں برابر کی یعنی عقیقے میں بیٹے کی طرف سے دو بکریاں برابر کی ہیں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری برابر کی یعنی ہم سن ہوں چھوٹی بڑی نہ ہوں ابو داؤد فرماتے ہیں کہ احمد نے مکافئتان کے معنی یہ کیے ہیں کہ وہ دونوں برابر کی ہوں گی یا عمر میں قریب ہوں۔

١٠٦٢ -حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سِبَاعِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أُمِّ كُرْزٍ قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَقِرُّوا الطَّيْرَ عَلَى مَكِنَاتِهَا قَالَتْ وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةٌ لَا يَضُرُّكُمْ أَذُكْرَانًا كُنَّ أَمْ إِنَاثًا *

۱۰۶۲۔ مسدد، سفیان، عبیداللہ بن ابی یزید، ان کے والد سباع بن ثابت ام کرز سے روایت ہے، کہ نبی ﷺ سے میں نے سنا نبی ﷺ فرماتے تھے پرندوں کو ان کے گھونسلوں میں بیٹھا رہنے دو یعنی ان گھونسلوں سے اڑا کر تکلیف نہ دو اور نبی ﷺ فرماتے تھے لڑکے کی طرف سے دو بکریاں ہیں یعنی عقیقے میں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری اور تم کو اس میں ضرر نہیں کہ وہ نر ہوں یا مادہ یعنی یہ خیال نہ کرو کہ لڑکا ہو تو اس کی طرف سے نر چاہیے اور لڑکی کی طرف سے مادہ۔

١٠٦٣ -حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ عَنْ سِبَاعِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أُمِّ كُرْزٍ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ مِثْلَانِ وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةٌ قَالَ أَبُو دَاوُد هَذَا هُوَ الْحَدِيثُ وَحَدِيثُ سُفْيَانَ وَهَمٌ *

۱۰۶۳۔ مسدد، حماد بن زید، عبیداللہ بن ابی یزید، سباع بن ثابت، ام کرز سے روایت ہے، کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے لڑکے کی طرف سے عقیقے میں ابو داؤد فرماتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح ہے اور سفیان کی حدیث وہم ہے۔

١٠٦٤ -حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ النَّمَرِيُّ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ غُلَامٍ رَهِينَةٌ بِعَقِيقَتِهِ تُذْبَحُ عَنْهُ يَوْمَ السَّابِعِ وَيُحْلَقُ رَأْسُهُ وَيُدَمَّى فَكَانَ قَتَادَةُ إِذَا سُئِلَ عَنِ الدَّمِ كَيْفَ يُصْنَعُ بِهِ قَالَ إِذَا ذَبَحْتَ الْعَقِيقَةَ أَخَذْتَ مِنْهَا صُوفَةً وَاسْتَقْبَلْتَ بِهِ أَوْدَاجَهَا ثُمَّ تُوضَعُ عَلَى يَافُوخِ الصَّبِيِّ حَتَّى يَسِيلَ عَلَى رَأْسِهِ مِثْلَ الْخَيْطِ ثُمَّ يُغْسَلُ رَأْسُهُ بَعْدُ وَيُحْلَقُ وَيُدَمَّى قَالَ أَبُو دَاوُد خُولِفَ هَمَّامٌ فِي هَذَا الْكَلَامِ وَهُوَ وَهَمٌ مِنْ هَمَّامٍ وَإِنَّمَا قَالُوا يُسَمَّى فَقَالَ هَمَّامٌ يُدَمَّى قَالَ أَبُو دَاوُد

۱۰۶۴۔ حفص بن عمر نمری، ہمام، قتادہ، حسن، حضرت سمرہ ؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر لڑکا گروی ہے اپنے عقیقے کے بارے میں ساتویں دن اس کی طرف سے ذبح کیا جائے گا اور اس کا سر مونڈا جائے اور قربانی کا خون اس کے سر پر لگایا جائے قتادہ سے جب کوئی پوچھتا کس طرح خون لگایا جائے تو وہ کہتے جب عقیقے کا جانور ذبح ہونے لگے تو اس کے بالوں میں سے ایک ٹکڑا لے کر رگوں پر رکھ دیا جائے پھر وہ ٹکڑا لڑکے کی چندیا پر رکھا جائے یہاں تک خون اس کے سر سے بہنے لگے تاگے کی طرح پھر اس کا سر دھویا جائے اور سر مونڈا جائے بعضوں کے نزدیک خون لگانا منسوخ ہے ابو داؤد فرماتے ہیں کہ دید

وَلَيْسَ يُؤْخَذُ بِهَذَا *

ی ہمام کا وہم ہے اصل میں دمی تھا جسے ہمام نے یدمی کر دیا ابو داؤد کہتے ہیں کہ اس پر عمل نہیں ہے

۱۰۶۵-حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ غُلَامٍ رَهِينَةٌ بِعَقِيقَتِهِ تُذْبَحُ عَنْهُ يَوْمَ سَابِعِهِ وَيُحْلَقُ وَيُسَمَّى قَالَ أَبُو دَاوُد وَيُسَمَّى أَصَحُّ كَذَا قَالَ سَلَّامُ بْنُ أَبِي مُطِيعٍ عَنْ قَتَادَةَ وَإِيَاسُ ابْنُ دَغْفَلٍ وَأَشْعَثُ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ وَيُسَمَّى وَرَوَاهُ أَشْعَثُ عَنِ الْحَسَنِ *

۱۰۶۵۔ ابن المثنی، ابن ابی عدی، سعید، قتادہ، حسن، سمرہ بن جندب سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر لڑکا اپنے عقیقے کے بدلے میں گروی ہے ساتویں دن تک اس کی طرف سے ذبح کیا جائے اور سر منڈایا جائے اور نام رکھا جائے اس کا ابو داؤد فرماتے ہیں کہ لفظ سمی لفظ یدمی سے زیادہ صحیح ہے اس طرح سلام بن ابی مطیع نے ابو سطہ قتادہ ایاس اور اشعث حسن سے روایت کیا ہے۔

۱۰۶۶-حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ عَنِ الرَّبَابِ عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ الضَّبِّيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ الْغُلَامِ عَقِيقَتُهُ فَأَهْرِيقُوا عَنْهُ دَمًا وَأَمِيطُوا عَنْهُ الْأَذَى *

۱۰۶۶۔ حسن بن علی، عبدالرزاق، ہشام بن حسان، حفصہ، بنت سیرین، رباب، سلمان بن عامر ضبی سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ لڑکا پیدا ہونے کے ساتھ اس کا عقیقہ سنت ہے اور بہاؤ اس کے عوض خون اور دور کرو اس لڑکے سے تکلیف اور نجاست کو یعنی سر کے بال مونڈو اور غسل دو جب لڑکا پیدا ہو تو ساتویں دن عقیقہ کرے لڑکا ہو تو دو بکریان اگر لڑکی ہو تو ایک بکری ذبح کرے۔

۱۰۶۷-حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنِ الْحَسَنِ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ إِمَاطَةُ الْأَذَى حَلْقُ الرَّأْسِ *

۱۰۶۷۔ ابو داؤد یحییٰ بن خلف، عبدالاعلی، ہشام حسن سے روایت ہے، کہ تکلیف اور نجاست دور کرنے سے مراد سر منڈانا ہے اور آنول کاٹنا غسل دینا وغیرہ۔

۱۰۶۸-حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقَّ عَنِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ كَبْشًا كَبْشًا *

۱۰۶۸۔ ابو معمر، عبدالوارث، ایوب، عکرمہ، ابن عباس سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین کی طرف سے ایک ایک دنبہ عقیقہ کیا۔

۱۰۶۹-حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ يَعْنِي ابْنَ عَمْرٍو عَنْ دَاوُدَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ أُرَاهُ عَنْ جَدِّهِ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْعَقِيقَةِ فَقَالَ لَا يُحِبُّ اللَّهُ الْعُقُوقَ كَأَنَّهُ كَرِهَ الِاسْمَ وَقَالَ مَنْ وُلِدَ لَهُ وَلَدٌ فَأَحَبَّ أَنْ يَنْسُكَ عَنْهُ فَلْيَنْسُكْ عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ مُكَافِئَتَانِ وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةٌ وَسُئِلَ عَنِ الْفَرَعِ قَالَ وَالْفَرَعُ حَقٌّ وَأَنْ تَتْرُكُوهُ حَتَّى يَكُونَ بَكْرًا شُغْزُبًّا ابْنَ مَخَاضٍ أَوِ ابْنَ لَبُونٍ فَتُعْطِيَهُ أَرْمَلَةً أَوْ تَحْمِلَ عَلَيْهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَذْبَحَهُ فَيَلْزَقَ لَحْمُهُ بِوَبَرِهِ وَتُكْفِئَ إِنَاءَكَ وَتُوَلِّهُ نَاقَتَكَ *

۱۰۶۹۔ قعنبی، داؤد بن قیس، عمرو بن شعیب، نبی ﷺ (دوسری سند) محمد بن سلیمان، عبدالملک بن عمرو داؤد عمرو بن شعیب، ان کے والد، غالباً ان کے دادا سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ پوچھے گئے عقیقہ سے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ عقوق کو دوست نہیں رکھتا، آپ نے اس نام کو مکروہ جانا اور فرمایا جس کا بچہ پیدا ہوا اور وہ اپنے بچے کی طرف سے قربانی کرنا چاہے تو لڑکے کی طرف سے چاہیے کہ دو بکریاں کرے اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری پھر پوچھے گئے آپ فرع سے آپ نے فرمایا فرع حق ہے، اگر تم اس کو چھوڑ دو یہاں تک کہ جوان اونٹ ہو جائے ایک برس کا یا دو برس کا پھر دے دو اس کو بیوؤں یا محتاجوں کو یا جہاد کے واسطے خدا کی راہ میں دے دو تو وہ بہتر ہے اس سے کہ کاٹ ڈالو اس کو پیدا ہوتے ہی اور گوشت اس کا اس کے بالوں سے لگا ہو یعنی کم ہو) اور اپنا برتن اوندھا دو اور اس کی ماں کو دیوانہ کرو۔

تشریح: عقوق کہتے ہیں والدین کی نافرمانی کرنے کو عقیقہ اور عقوق کا مادہ ایک ہے اس واسطے آپ نے اس نام کو ناپسند فرمایا۔

١٠٧٠ – حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ ثَابِتٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي بُرَيْدَةَ يَقُولُ كُنَّا فِي الْجَاهِلِيَّةِ إِذَا وُلِدَ لِأَحَدِنَا غُلَامٌ ذَبَحَ شَاةً وَلَطَخَ رَأْسَهُ بِدَمِهَا فَلَمَّا جَاءَ اللَّهُ بِالْإِسْلَامِ كُنَّا نَذْبَحُ شَاةً وَنَحْلِقُ رَأْسَهُ وَنَلْطَخُهُ بِزَعْفَرَانٍ *

۱۰۷۰۔ احمد بن محمد بن ثابت، علی بن حسین ان کے والد عبداللہ بن بریدہ ان کے والد بریدہ سے روایت ہے کہ زمانہ جاہلیت میں جب کسی کے یہاں ہم میں سے لڑکا پیدا ہوتا تو وہ ایک بکری ذبح کرتا اور اس کا خون بچے کے سر میں لگاتا پھر جب اسلام آیا تو ہم بکری ذبح کرتے تھے اور بچے کا سر مونڈ کر زعفران لگاتے تھے خون لگانا موقوف ہو گیا یہ حدیث ناسخ ہے اس حدیث کی جو اوپر گزری۔

بسم الله الرحمن الرحيم

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنیوالا ہے

كِتَابُ الصَّيْدِ *

شکار کے احکام!

٤٦٠-باب في اتّخاذ الْكلْب للصّيْد وغيْره *

١٠٧١-حدّثنا الحسن بن عليّ حدّثنا عبْدُ الرّزّاق أخْبرنا معْمر عن الزُّهْريّ عنْ أبي سلمة عنْ أبي هُريْرة عن النّبيّ صلّى اللّه عليه وسلّم قال من اتّخذ كلْبًا إلّا كلْب ماشية أوْ صيْدٍ أوْ زرْعٍ انْتقص منْ أجْره كُلّ يوْم قيراطٌ *

۴۶۰۔ کتا شکار یا اور کسی ضرورت کے واسطے رکھنا!

۱۰۷۱۔ حسن بن علی، عبدالرزاق، معمر، زہری، ابوسلمہ، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو کوئی کتا پالے اس کتے کے سوا جو مویشی یعنی بکریاں وغیرہ جانوروں کی نگہبانی کو پالتے ہیں یا شکار کو یا کھیتی کی رکھوالی کو تو ہر روز اس کے ثواب میں سے ایک قیراط برابر کم ہوگا۔

تشریح: قیراط کا اندازہ اللہ جل جلالہ کے نزدیک پتہ مقرر ہوگا ثواب کم ہونے کی وجہ یہ ہے کہ کتا نجس ہے اس کے گھر میں رہنے سے رحمت کے فرشتے نہیں آتے یا آنے جانے والوں کو تکلیف ہوتی ہے لوگوں کو ستاتا ہے دوسری حدیث میں ہے کہ دو قیراط بہر حال ثواب اس کا کم ہوتا ہے۔ (علامہ)

١٠٧٢-حدّثنا مُسدّدٌ حدّثنا يزيدُ حدّثنا يُونُسُ عن الْحسن عنْ عبْد اللّه بْن مُغفّل قال قال رسُولُ اللّه صلّى اللّه عليْه وسلّم لوْلا أنّ الْكلاب أُمّةٌ من الْأُمم لأمرْتُ بقتْلها فاقْتُلُوا منْها الْأسْود الْبهيم *

۱۰۷۲۔ مسدد، یزید، یونس، حسن، عبداللہ بن مغفل سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر یہ بات نہ ہوتی کہ کتے بھی ایک جماعت ہیں جماعتوں میں سے یعنی ایک عالم ہیں اللہ کے عالموں میں سے تو میں ان کے قتل کرنے کا ضرور حکم کرتا اب تم ان میں سے خالص سیاہ کتوں کو قتل کرو۔

١٠٧٣-حدّثنا يحْيى بْنُ خلفٍ حدّثنا أبُو عاصمٍ عن ابْن جُريْجٍ قال أخْبرني أبُو الزُّبيْر عنْ جابرٍ قال أمر نبيُّ اللّه صلّى اللّه عليْه وسلّم بقتْل الْكلاب حتّى إنْ كانت الْمرْأةُ تقْدمُ من الْبادية يعْني بالْكلْب فنقْتُلُهُ ثُمّ نهانا عنْ قتْلها وقال عليْكُمْ بالْأسْود *

۱۰۷۳۔ یحییٰ بن خلف، ابو عاصم، ابن جریج، ابوالزبیر، حضرت جابر سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے کتوں کے مارنے کا حکم کیا یہاں تک کوئی عورت جنگل سے اپنے ساتھ کتا لے کر آتی ہم مار ڈالتے پھر آپ نے منع فرمادیا کتوں کے مار ڈالنے سے اور فرمایا کہ صرف کالے کتے کو مارا کرو۔

٤٦١-باب في الصّيْد *

۴۶۱۔ شکار کرنے کا بیان!

١٠٧٤-حدّثنا مُحمّدُ بْنُ عيسى حدّثنا جريرٌ عنْ منْصُورٍ عنْ إبْراهيم عنْ همّامٍ عنْ عديّ بْن حاتمٍ قال سألْتُ النّبيّ صلّى اللّه عليْه وسلّم قُلْتُ إنّي أُرْسلُ الْكلاب الْمُعلّمة فتُمْسكُ عليّ أفآكُلُ قال إذا أرْسلْت الْكلاب الْمُعلّمة وذكرْت اسْم اللّه فكُلْ ممّا أمْسكْن عليْك قُلْتُ وإنْ قتلْن قال وإنْ قتلْن ما لمْ يشْركْها كلْبٌ ليْس منْها قُلْتُ أرْمي بالْمعْراض فأُصيبُ أفآكُلُ قال إذا رميْت بالْمعْراض وذكرْت اسْم اللّه فأصاب فخرق فكُلْ وإنْ أصاب بعرْضه فلا تأْكُلْ *

۱۰۷۴۔ محمد بن عیسیٰ، جریر، منصور، ابراہیم، ہمام، عدی بن حاتم سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ سے میں نے پوچھا تو میں نے کہا کہ میں سادھے ہوئے کتے کو چھوڑتا ہوں یعنی شکار پر وہ جاکر شکار کے جانور کو پکڑ لیتا ہے کیا میں اس کو کھاؤں آپ نے فرمایا جب تو اپنے سکھائے ہوئے کتوں کو چھوڑے اور خدا کا نام اس پر لے تو اس شکار کو کھا لے جس کو تیرے لیے پکڑ رکھیں عدی بن حاتم نے حضرت سے کہا کہ کتے اگر شکار کو جان سے مار ڈالیں تو بھی کیا وہ شکار حلال ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر مار بھی ڈالیں تو بھی حلال ہے جب تک دوسرا کتا غیر شکاری اس شکار کے مارنے میں شریک نہ ہو عدی بن حاتم نے کہا میں نے پھر رسول اللہ ﷺ سے کہا کہ بے پر اور بے کانسی کے تیرے شکار حاصل کرتا ہوں جو بوجھ اور وزن سے جانور کو مارتا ہے پھر اس کو کھاؤں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کہ تو بے پر اور کانسی کے تیر کو ما

ر ے اللہ کا نام لے کر پھر وہ تیر شکار کے جسم میں گھس کر چیز پھاڑ دے تو کھا لے اور اگر تیر اشکار ویسے لگ کے تو مت کھاؤ۔

تشریح: اس حدیث سے ... ثابت ہوئے ... شکار کیلئے درست ہے دوسرے یہ کہ کتا جب آپ شکار پر چھوڑے تو حلال ہے اور اگر ... ہو ... تو حلال نہیں تیسرے یہ کہ کتے کی تعلیم شرط ہے اور تعلیم کی یہ علامت ہے کہ ... اس کو ... اور ... شکار ... پانچویں یہ کہ کتے کو چھوڑتے وقت بسم اللہ پڑھنا شرط ہے اگر قصداً بسم اللہ نہ پڑھی تو شکار مردار ہوا اور بھول سے نہ کہا تو حلال ہے یہ امام اعظم کا مذہب ہے اور امام شافعی کے نزدیک زبان سے بسم اللہ کہنا واجب نہیں ہے ہر مسلمان کے دل میں خدا کا نام ہے لیکن زبان سے کہنا مستحب ہے پانچویں یہ کہ اگر شکاری کتے سے شکار مر جائے تو حلال ہے چھٹی یہ کہ اگر شکاری کتے کے ساتھ دوسرا کتا جس کی تعلیم نہیں ہوئی شکار مارنے میں شریک ہو تو شکار مردار ہے اس واسطے کہ جب حلال اور حرام ایک چیز میں جمع ہونے تو احتیاط کے سبب سے حرام ہی غالب ہو جاتا ہے ساتویں یہ کہ بے کانس کے تیر کے شکار میں زخم ہونا شرط ہے تاکہ خون ناپاک نکل جائے اور اگر بے زخم کے صدمے کے بوجھ سے مر جائے تو وہ شکار حلال نہیں جیسے غلیل کے غلہ سے یا اینٹ پتھر سے جانور کو مار ڈالے تو مردار ہے کہ خون نہ نکلا شکار اس چیز سے حلال ہوتا ہے جو تیز ہو اور چیر پھاڑ ڈالے جیسے چھری تلوار کانس دار تیر وغیرہ اسی طرح بندوق کی گولی یا چھری جن سے جسم پھٹ جاتا ہے اور خون نکل آتا ہے۔ (علامہ)

۱۰۷۵-حدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ بَيَانٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ إِنَّا نَصِيدُ بِهَذِهِ الْكِلَابِ فَقَالَ لِي إِذَا أَرْسَلْتَ كِلَابَكَ الْمُعَلَّمَةَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهَا فَكُلْ مِمَّا أَمْسَكْنَ عَلَيْكَ وَإِنْ قَتَلَ إِلَّا أَنْ يَأْكُلَ الْكَلْبُ فَإِنْ أَكَلَ الْكَلْبُ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يَكُونَ إِنَّمَا أَمْسَكَهُ عَلَى نَفْسِهِ *

۱۰۷۵۔ ہناد بن سری، ابن فضیل، بیان، عامر، عدی بن حاتم سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ سے میں نے پوچھا تو میں نے کہا ہم ان کتوں سے شکار کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ کیا فرماتے ہیں تو آپ نے مجھ سے فرمایا جب تو اپنے سکھائے ہوں کتوں کو چھوڑے یعنی شکار پر اور اس پر خدا کا نام لیا ہو تو اس کو کھالے جو تیرے لیے کتے نے شکار پکڑ رکھا ہو اگر چہ کتا اس جانور کو مار ڈالے مگر یہ ضرور ہے کہ کھائے نہیں اگر اس میں سے کھالے پھر اس کو نہ کھا کیونکہ احتمال ہے اس نے اپنے واسطے اس جانور کو پکڑا ہو دوسرے یہ کہ جب اس نے شکار کے جانور سے کھا لیا تو وہ معلوم ہوا کہ غیر معلم ہے اس کا شکار درست نہیں ہے۔

۱۰۷۶-حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا رَمَيْتَ بِسَهْمِكَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ فَوَجَدْتَهُ مِنَ الْغَدِ وَلَمْ تَجِدْهُ فِي مَاءٍ وَلَا فِيهِ أَثَرٌ غَيْرُ سَهْمِكَ فَكُلْ وَإِذَا اخْتَلَطَ بِكِلَابِكَ كَلْبٌ مِنْ غَيْرِهَا فَلَا تَأْكُلْ لَا تَدْرِي لَعَلَّهُ قَتَلَهُ الَّذِي لَيْسَ مِنْهَا *

۱۰۷۶۔ موسیٰ بن اسمٰعیل، حماد، عاصم احول شعبی، عدی بن حاتم سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس وقت تو نے اپنے تیر سے شکار کیا اللہ کا نام لے کر اور اس شکار کو دوسرے روز پایا یعنی شکار تیر کی چوٹ کھا کر نکل گیا اور پھر دوسرے روز ملا مگر پانی میں نہ گرا نہ تو نے سوائے اپنے تیر کے زخم کے کچھ نشان پایا تو کھالے اور جب تیرے کتے کے ساتھ دوسرا کتا بھی مل گیا یعنی دونوں نے مل کر شکار مارا تو اس کو پھر مت کھا کیونکہ تو نہیں جانتا کس نے اس جانور کو مارا شاید دوسرے کتے نے مارا ہو۔

۱۰۷۷-حدَّثَنَا مُحَمَّدُبْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ قَالَ اَنَا اَحْمَدُبْنُ حَنْبَلٍ قَالَ نَايَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّابْنِ اَبِى زَآئِدَةَ قَالَ اَخْبَرَنِى عَاصِمُ الْاَحْوَلُ عَنِ الشَّعْبِىِّ عَنْ عَدِىِّ بْنِ حَاتِمٍ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۱۰۷۷۔ محمد بن یحییٰ، احمد بن حنبل، یحییٰ بن زکریا، عاصم احول، شعبی، عدی بن حاتم سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تو ایک جانور کو تیر مارے تو وہ پانی میں گر کر ڈوب کر مر جائے تو اس کو نہ

وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا وَقَعَتْ رَمِيَّتُكَ فِيْ مَاءٍ فَغَرِقَتْ فَمَاتَتْ فَلَا تَاْكُلْ *

کھاؤ۔

١٠٧٨ ـ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا مُجَالِدٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا عَلَّمْتَ مِنْ كَلْبٍ اَوْ بَازٍ ثُمَّ اَرْسَلْتَهُ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ فَكُلْ مِمَّا اَمْسَكَ عَلَيْكَ قُلْتُ وَاِنْ قَتَلَ قَالَ إِذَا قَتَلَهُ وَلَمْ يَأْكُلْ مِنْهُ شَيْئًا فَإِنَّمَا اَمْسَكَهُ عَلَيْكَ *

١٠٧٨۔ عثمان بن ابی شیبہ، عبداللہ بن نمیر، مجالد، شعبی، حضرت عدی بن حاتم سے روایت ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کتے یا باز کو کہ تو نے اس کو سکھایا ہو اور پھر تو نے اس کو شکار پر چھوڑا ہو بسم اللہ کہہ کر تو اس جانور کو کھا جو تیرے لیے اس نے پکڑ رکھا ہو عدی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ اگر چہ اس نے شکار کو مار ڈالا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت کہ کتے یا باز نے مار ڈالا شکار کو اور اس میں سے کچھ کھایا نہیں تو گویا کہ اس نے تیرے لیے شکار کو پکڑ رکھا ہے۔

١٠٧٩ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسٰى قَالَ نَا هُشَيْمٌ قَالَ اَخْبَرَنَا دَاوُدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ بُسْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِي اِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ اَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ صَيْدِ الْكَلْبِ اِذَا اَرْسَلْتَ كَلْبَكَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ تَعَالٰى فَكُلْ وَاِنْ اَكَلَ مِنْهُ وَكُلْ مَا رَدَّتْ عَلَيْكَ يَدُكَ *

١٠٧٩۔ محمد بن عیسی ہشیم، داؤد بن عمرو بسر بن عبید اللہ، ابو ادریس خولانی، ابو ثعلبہ خشنی سے روایت ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شکاری کتے کے شکار کے باب میں فرمایا جس وقت تو نے اپنے کتے کو چھوڑا یعنی شکار پر اور اللہ کا نام یاد یا یعنی بسم اللہ چھوڑ کر تو اس شکار کو کھا، اگر چہ وہ اس میں سے کھالے اسی طرح کھا اس جانور کو جو تیرے مارے۔

١٠٨٠ ـ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُعَاذِ بْنِ خُلَيْفٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا دَاوُدُ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَحَدُنَا يَرْمِي الصَّيْدَ فَيَقْتَفِي أَثَرَهُ الْيَوْمَيْنِ وَالثَّلَاثَةَ ثُمَّ يَجِدُهُ مَيِّتًا وَفِيهِ سَهْمُهُ أَيَأْكُلُ قَالَ نَعَمْ إِنْ شَاءَ أَوْ قَالَ يَأْكُلُ إِنْ شَاءَ *

١٠٨٠۔ حسین بن معاذ، عبد الاعلی، داؤد، عامر عدی بن حاتم سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا یا رسول اللہ کوئی ہم میں سے تیر مارتا ہے شکار کے جانور کو پھر اس کا نشان ڈھونڈا کرتا ہے دو دو تین تین دن تک بعد اس کے اس کو مرا ہوا پاتا ہے اور تیر اس میں لگا ہوا ہوتا ہے کیا اس کو کھائے یا نہ کھائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر جی چاہے تو کھائے اور جو احتیاطاً نہ کھائے تو بہتر ہے شاید اور کسی سبب سے مرا ہو۔

١٠٨١ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي السَّفَرِ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ قَالَ عَدِيُّ بْنُ حَاتِمٍ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمِعْرَاضِ فَقَالَ إِذَا أَصَابَ بِحَدِّهِ فَكُلْ وَإِذَا أَصَابَ بِعَرْضِهِ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّهُ وَقِيذٌ قُلْتُ أُرْسِلُ كَلْبِي قَالَ إِذَا سَمَّيْتَ فَكُلْ وَإِلَّا فَلَا تَأْكُلْ وَإِنْ أَكَلَ مِنْهُ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّمَا أَمْسَكَ لِنَفْسِهِ فَقَالَ أُرْسِلُ كَلْبِي فَأَجِدُ عَلَيْهِ كَلْبًا آخَرَ فَقَالَ لَا تَأْكُلْ لِأَنَّكَ إِنَّمَا سَمَّيْتَ عَلَى كَلْبِكَ *

١٠٨١۔ محمد بن کثیر، شعبہ عبد اللہ بن ابو سفر شعبی، عدی بن حاتم سے روایت ہے، کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے بے پر کے تیر کے باب میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا جب اپنی تیزی سے پہنچے تو کھا یعنی جب وہ تیر اپنی تیزی سے گھس گیا ہو اور جو تیر بینڈا ہو کر لگا ہو تو مت کھا کیونکہ وہ تو موقوذ ہے جو کلام اللہ میں حرام ہے یعنی اس نے چوٹ کھائی ہے یعنی شکار نے راوی کہتا ہے کہ پھر پوچھا میں نے حضرت سے میں چھوڑتا ہوں اپنے کتے کو شکار پر آپ نے فرمایا جب بسم اللہ پڑھ کر چھوڑے تو کھا ورنہ نہ کھا اور اگر کھایا کتے نے شکار سے تو مت کھا اس کو کہ اس نے اپنے لیے پکڑ رکھا ہے نہ تیرے لیے پھر میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا جو میں نے اپنے کتے کو شکار پر چھوڑا اور اس کے ساتھ دوسرے کتے کو بھی پایا یعنی شکار کرنے میں تو آپ نے فرمایا مت کھا اس لیے بسم اللہ تو نے اپنے ہی کتے پر کہی ہے نہ دوسرے کتے پر وہ تو بغیر بسم اللہ کے شریک ہو گیا

١٠٨٢ ـ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ حَيْوَةَ

١٠٨٢۔ [illegible]

بْن شُرَيْح قَالَ سمعتُ ربيعة بْن يزيد الدّمشقيّ يقُولُ أخْبرني أبُو إدْرِيس الْخوْلانيّ عائذُ اللّه قال سمعتُ أبا ثعْلبة الْخُشنيّ يقُولُ قُلْتُ يا رسُول اللّه إنّي أصيدُ بكلْبي الْمُعلّم وبكلْبي الّذي ليْس بمُعلّم قال ما صدْت بكلْبك الْمُعلّم فاذْكُر اسْم اللّه وكُلْ وما أصدْت بكلْبك الّذي ليْس بمُعلّم فأدْركْت ذكاتهُ فكُلْ *

خشنی سے روایت ہے، کہ میں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ میں شکار کرتا ہوں شکاری سدھے ہوئے کتے سے اور بن سدھے غیر شکاری سے تو آپ نے فرمایا جو سدھے ہوئے کتے سے شکار کرے تو پڑھ بسم اللہ کہہ کر بسم اللہ اور کھا اور جو تو نے بن سدھے ہوئے کتے سے شکار کیا اور تو نے اس کے ذبح کو پایا یعنی زندہ پایا اور ذبح کیا تو پس کھا ورنہ نہ کھا کیوں کہ وہ کتا جو تعلیم یافتہ نہیں ہے تو اس کا مار ڈالنا قائم مقام ذبح کے نہیں ہو سکتا۔

١٠٨٣ –حدّثنا مُحمّدُ بْنُ الْمُصفّى حدّثنا مُحمّدُ بْنُ حرْب ح و حدّثنا أبُو علي قال نا أبُو داوُد قال ح مُحمّدُ بْنُ الْمُصفّى حدّثنا بقيّةُ عن الزُّبيْديّ حدّثنا يُونُسُ بْنُ سيْفٍ حدّثنا أبُو إدْريس الْخوْلانيُّ حدّثني أبُو ثعْلبة الْخُشنيُّ قال قال لي رسُولُ اللّه صلّى اللّهُ عليْه وسلّم يا أبا ثعْلبة كُلْ ما ردّتْ عليْك قوْسُك وكلْبُك زاد عن ابْن حرْبٍ الْمُعلّمُ ويدُك فكُلْ ذكيًّا وغيْر ذكيٍّ *

۱۰۸۳۔ محمد بن مصفی، محمد بن حرب، دوسری سند، ابو علی ابو داؤد تیسری سند محمد بن مصفی، بقیہ، زبیدی یونس بن سیف، ابو ادریس خوالانی، ابو ثعلبہ خشنی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا اے ابا ثعلبہ کھالے اس جانور کو جو اپنے تیر کمان سے مارے یا کتے سے مارے ابن حرب کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ وہ کتا شکاری ہو اور کھا اس جانور کو جس کو تیرا ہاتھ مارے یعنی تیر سے خواہ اس کو ذبح کر سکے یا نہ کر سکے قبل ذبح کے وہ مر جائے۔

١٠٨٤ –حدّثنا مُحمّدُ بْنُ الْمنْهال الضّريرُ حدّثنا يزيدُ بْنُ زُريْع حدّثنا حبيبٌ الْمُعلّمُ عنْ عمْرو بْن شُعيْب عنْ أبيه عنْ جدّه أنّ أعْرابيًّا يُقالُ لهُ أبُو ثعْلبة قال يا رسُول اللّه إنّ لي كلابًا مُكلّبة فأفْتني في صيْدها فقال النّبيُّ صلّى اللّهُ عليْه وسلّم إنْ كان لك كلابٌ مُكلّبةٌ فكُلْ ممّا أمْسكْن عليْك قال ذكيًّا أوْ غيْر ذكيٍّ قال نعمْ قال فإنْ أكل منْهُ قال وإنْ أكل منْهُ فقال يا رسُول اللّه أفْتني في قوْسي قال كُلْ ما ردّتْ عليْك قوْسُك قال ذكيًّا أوْ غيْر ذكيٍّ قال وإنْ تغيّب عنّي قال وإنْ تغيّب عنْك ما لمْ يصلّ أوْ تجدْ فيه أثرًا غيْر سهْمك قال أفْتني في آنية الْمجُوس إن اضْطُررْنا إليْها قال اغْسلْها وكُلْ فيها *

۱۰۸۴۔ محمد بن منہال یزید بن زریع، حبیب معلم، عمرو بن شعیب ان کے والد، ان کے دادا سے روایت ہے، کہ ایک دیہاتی نے جن کا نام ابو ثعلبہ تھا کہا یا رسول اللہ میرے پاس کتے تیار ہیں شکار کے واسطے یعنی تعلیم یافتہ سدھے ہوئے تو نبی ﷺ حکم فرمائیے ان کے شکار کے باب میں نبی ﷺ صلعم نے فرمایا اگر تیرے پاس سدھے ہوئے کتے تیار ہیں تو کھا اس جانور کو جس کو وہ تیرے لیے پکڑ رکھیں ابو ثعلبہ نے کہا خواہ میں اس کو ذبح کر سکوں یا نہ کر سکوں نبی ﷺ نے فرمایا ہاں ابو ثعلبہ نے کہا اگرچہ وہ کتے اس جانور میں سے کھائیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگرچہ وہ کھائیں اس میں سے پھر اس نے کہا یا رسول اللہ بیان فرمائیے میرے کمان کے شکار کا آپ نے فرمایا جو تیری کمان کمائے اس کو کھا خواہ تو اس کو ذبح کرنے پائے یا نہ پائے اس نے کہا اگرچہ وہ شکار تیر کھا کر میری نظر سے غائب ہو جائے آپ نے کہا ہاں اگرچہ غائب ہو جائے جب تک وہ سڑے نہیں اور دوسرا کوئی صدمہ اس کو معلوم نہ ہو سوا تیرے تیر کے پھر اس نے کہا بیان فرمائیے پارسیوں کے برتنوں کو جب ہم کو دوسرا برتن نہ ملے آپ نے فرمایا دھو کر ان میں کھالے۔

تشریح: عدی بن حاتم کی حدیث میں ہے، جب کتا اس جانور میں سے کھالے تو اس کا کھانا درست نہیں۔

٤٦٢ –باب قُطعَ منْ صيْدٍ منْهُ قطْعةٌ *

۴۶۲۔ زندہ جانور کا ایک ٹکڑا کاٹ لیا جائے تو وہ حرام ہے!

١٠٨٥ –حدّثنا عُثْمانُ بْنُ أبي شيْبة حدّثنا هاشمُ بْنُ الْقاسم

۱۰۸۵۔ عثمان بن ابی شیبہ ہاشم بن قاسم، عبدالرحمن بن عبداللہ بن دینار

حدثنا عبد الرحمن بن عبد الله بن دينار عن زيد بن أسلم عن عطاء بن يسار عن أبي واقد قال قال النبيُّ صلّى الله عليه وسلم ما قطع من البهيمة وهي حيّة فهي ميتة *

اسلم، عطاء بن یسار، ابوواقد سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو چیز کہ زندہ جانور کے بدن سے کاٹی جائے تو وہ چیز مردار ہے یعنی گوشت زندہ جانور سے کاٹ لیا جائے تو وہ مردار ہے اس کا کھانا درست نہیں۔

٤٦٣-باب في اتِّباع الصَّيْد *

۴۶۳۔ شکار کے پیچھے رہنا کیسا ہے!

١٠٨٦-حدّثنا مُسدّدٌ حدّثنا يحيى عن سُفْيان حدّثني أبو مُوسى عن وهْب بن مُنبِّه عن ابن عبّاس عن النّبيِّ صلّى الله عليْه وسلّم وقال مرّةً سُفْيانُ ولا أعْلمُهُ إلّا عن النّبيِّ صلّى الله عليْه وسلّم قال منْ سكن الْبادِية جفا ومنْ اتّبع الصّيْد غفل ومنْ أتى السُّلْطان افْتتن

۱۰۸۶۔ مسدد، یحییٰ، سفیان، ابوموسیٰ، وہب بن منبہ ابن عباس سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص جنگل میں رہا کرے گا اس کا دل سخت ہو جائے گا اور جو شکار کے پیچھے رہے گا وہ غافل ہو جائے گا دنیا کے یا دین کاموں سے اور جو شخص بادشاہ کے پاس آمدورفت کرے گا وہ کسی بلا میں پڑ جائے گا کبھی تو دنیا میں ہی بلا آئے گی عزت جائے گی ورنہ آخرت میں بلا پڑے گا۔

١٠٨٧-حدَّثَنَا يحْيى بْنُ مَعِين حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ الْخَيَّاطُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا رَمَيْتَ الصَّيْدَ فَأَدْرَكْتَهُ بَعْدَ ثَلَاثِ لَيَالٍ وَسَهْمُكَ فِيهِ فَكُلْهُ مَا لَمْ يُنْتِنْ *

۱۰۸۷۔ یحییٰ بن معین، حماد بن خالد، معاویہ بن صالح عبدالرحمن بن جبیر، ان کے والد، ابوثعلبہ خشنی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم شکار پر تیر مار دو اور تین دن کے بعد اس جانور کو مردہ حالت میں اس طرح پاؤ کہ تمہارا تیر اس میں موجود ہے تو جب تک اس میں سے بدبو پیدا نہ ہو یعنی سڑا نہ ہو تو اسے کھا سکتے ہو تیر کے موجود رہنے کی شرط اس لیے ہے کہ اس کے مرنے کا یقین تیر کے صدمہ سے ہی ہو جائے

بسم اللّٰه الرّحمن الرّحيم

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔

كِتَاب الْوَصَايَا *

کتاب الوصایا شروع!

تشریح: وصیت [illegible] تمام تصرفات جو بعد موت کے [illegible] ہیں۔

٤٦٤ - باب ما جاء في ما يُؤْمَرُ به من الْوصيّة

١٠٨٨ - حدّثنا مُسَدّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ حدّثنا يحيى بْنُ سعيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّه حدّثني نافعٌ عَنْ عبدِ اللّه يعني ابن عُمر عَنْ رسول اللّه صلّى اللّه عليه وسلّم قال ما حَقُّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ له شيْءٌ يُوصي فيه يبيتُ لَيْلتيْن إلّا ووصيّتُهُ مكْتُوبَةٌ عِنْدَهُ *

۴۶۴۔ وصیت کرنے کی تاکید کا بیان!

۱۰۸۸۔ مسدد، یحیٰی، عبیداللہ، نافع، عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نہیں لائق ہے مرد مسلمان کو کہ اس کی کوئی چیز ایسی ہو جو وہ صلاحیت وصیت کی رکھتی ہو (یعنی مال یا لوگوں کے ساتھ معاملہ ہو جس کی وصیت ضرور ہو اور گزارے دوراتیں مگر اس کی وصیت اس کے پاس لکھی ہو۔

تشریح: یعنی جس پر لوگوں کا قرض ہو یا کسی کی امانت ہو اس پر لازم ہے کہ اپنے پاس اس کی وصیت لکھ رکھے دوراتیں بھی بغیر وصیت کے نہ گزارے تاکہ اس کے بعد اس کے وارث اس پر عمل کریں اس واسطے کہ آدمی کو اپنی موت معلوم نہیں وصیت لکھ کر رکھنا اس صورت میں تو واجب ہے اور کسی کا لینا دینا ہو تو وصیت کرنا واجب نہیں مستحب ہے۔

١٠٨٩ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا تَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِينَارًا وَلَا دِرْهَمًا وَلَا بَعِيرًا وَلَا شَاةً وَلَا أَوْصَى بِشَيْءٍ *

۱۰۸۹۔ مسدد اور محمد بن علاء ابو معاویہ، اعمش، ابو وائل مسروق، حضرت عائشہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے درہم اور دینار کو اونٹ بکری کی قسم سے کچھ نہ چھوڑا یعنی رسول اللہ ﷺ نے اپنی میراث میں نہ چھوڑا اور نہ کسی چیز کی وصیت فرمائی۔

تشریح: یونہ دوسری حدیث میں ہے پیغمبر لوگوں کا ترکہ دینار اور درہم نہیں ہوتا بلکہ علم کا ترکہ ہوتا ہے۔

٤٦٥ - مَاجَاءَفِيْمَا لَايُجوزُللْمُوصِيْ فِيْ مَالِه

١٠٩٠ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ أَبِي خَلَفٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ مَرِضَ مَرَضًا قَالَ ابْنُ أَبِي خَلَفٍ بِمَكَّةَ ثُمَّ اتَّفَقَا أَشْفَى فِيهِ فَعَادَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ لِي مَالًا كَثِيرًا وَلَيْسَ يَرِثُنِي إِلَّا ابْنَتِي أَفَأَتَصَدَّقُ بِالثُّلُثَيْنِ قَالَ لَا قَالَ فَبِالشَّطْرِ قَالَ لَا قَالَ فَبِالثُّلُثِ قَالَ الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ إِنَّكَ أَنْ تَتْرُكَ وَرَثَتَكَ أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَدَعَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ وَإِنَّكَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً إِلَّا أُجِرْتَ بِهَا حَتَّى اللُّقْمَةُ تَرْفَعُهَا إِلَى فِي امْرَأَتِكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَخَلَّفُ عَنْ هِجْرَتِي قَالَ إِنَّكَ إِنْ تُخَلَّفْ بَعْدِي فَتَعْمَلَ عَمَلًا صَالِحًا تُرِيدُ بِهِ وَجْهَ اللَّهِ لَا تَزْدَادُ بِهِ إِلَّا رِفْعَةً وَدَرَجَةً لَعَلَّكَ أَنْ تُخَلَّفَ حَتَّى يَنْتَفِعَ بِكَ

۴۶۵۔ جو وصیت درست نہیں ہے اس کا بیان!

۱۰۹۰۔ عثمان بن ابی شیبہ، اور ابن ابی خلف، سفیان، زہری عامر بن سعد ان کے والد سے روایت ہے کہ وہ (یعنی سعد بن ابی وقاص) بیمار ہوا بہت سخت تو رسول اللہ ﷺ اس کے دیکھنے کو گئے تو اس نے رسول اللہ ﷺ سے کہا یا رسول اللہ میں بہت مال دار ہوں اور ایک میری بیٹی ہے اس کے سوا کوئی میرا وارث نہیں تو کیا میں دو ثلث مال للہ دیدوں آپ نے فرمایا نہیں اس نے کہا کیا آدھا مال دیدوں آپ نے فرمایا نہیں اس نے تیسری بار کہا تہائی مال خیرات کروں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تہائی مال للہ دے اور تہائی بھی خیرات کے واسطے بہت ہے اور اگر تو اپنے وارثوں کو مالدار چھوڑ جائے تو بہتر ہے اس سے کہ ان کو فقیر بھیک منگا چھوڑ جائے لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلا دیں اور تو جو چیز خدا کی خوشنودی کے لیے صرف کرے گا تجھ کو اس کا ثواب ملے گا یہاں تک

أَقْوامٌ ويُضرَّ بكَ آخرون ثمّ قال اللّهمّ أمضِ لأصحابي هجرتَهم ولا تردّهم على أعقابهم لكن البائسُ سعْدُ بنُ خوْلة يرثي له رسول الله صلّى الله عليه وسلّم أن مات بمكّه *

کہ تو اپنی بی بی کے منہ میں لقمہ بھی اٹھا کر دے تو ثواب پائے گا سعد نے کہا رسول اللہ ﷺ سے پھر میں نے کہا یا رسول اللہ کیا میں چھوڑ دیا جاؤں گا اپنی ہجرت سے یعنی آپ مکے سے چلے جائیں گے اور میں اپنی بیماری کی وجہ سے مکے ہی میں رہ جاؤں گا چونکہ صحابہ مکے کو چھوڑ کر ہجرت کر چکے تھے اس لیے وہاں کا رہنا مکروہ جانتے تھے کیونکہ انہوں نے خدا کے واسطے اسے چھوڑ دیا تھا آپ نے فرمایا تو اگر پیچھے رہ جائے گا اور میرے بعد کوئی بھی نیک عمل اللہ کی رضامندی کے لیے کرے گا جب بھی تیرا درجہ بلند ہوگا اور شاید کہ تو زندہ رہے مکے میں نہ مرے یہاں تک کہ نفع دے اللہ جل جلالہ تیرے سبب سے ایک قوم کو اور نقصان دیوے ایک قوم کو پھر آپ نے یہ دعا فرمائی اے پروردگار میرے اصحاب کی ہجرت پوری کر دے اور مت پھیر دے ان کو اس ہجرت سے ان کی ایڑیوں پر لیکن مصیبت زدہ وہ سعد بن خولہ ہیں جن کے واسطے رسول اللہ ﷺ رنج کرتے تھے اس وجہ سے کہ وہ مکے میں مر گئے۔

تشریح: تو آنحضرت ﷺ کا قول سچا ہوا سعد بن ابی وقاص زندہ رہے ایک مدت تک انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد بڑی بڑی فتوحات کیں انکے سبب سے مسلمانوں کو نفع ہوا اور کفار کو ان کے سبب سے ضرر ہوا اور ۵۵ھ میں سعد کا انتقال ہوا تو اس بیماری کے بعد سعد بن ابی وقاص ۴۵ برس تک زندہ رہے۔

تشریح: حجۃ الوداع میں کیونکہ جس زمین سے آدمی ہجرت کر چکے پھر وہاں مرنا مکروہ ہے، اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ وارثوں کا حق مقدم ہے فقیروں پر اور تہائی سے زیادہ وصیت درست نہیں اور جورو لڑکوں کو کھانے کپڑے دینے میں بھی ثواب ہے، اگر خدا کا حکم جان کرے۔

٤٦٦-بَاب فِيْ فَضْلِ الصَّدَقَةَ فِي الصِّحَّةِ*

۴۶۶۔ تندرستی صدقہ کی فضیلت کا بیان!

١٠٩١-حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ قَالَ أَنْ تَصَدَّقَ وَأَنْتَ صَحِيحٌ حَرِيصٌ تَأْمُلُ الْبَقَاءَ وَتَخْشَى الْفَقْرَ وَلَا تُمْهِلْ حَتَّى إِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُومَ قُلْتَ لِفُلَانٍ كَذَا وَلِفُلَانٍ كَذَا وَقَدْ كَانَ لِفُلَانٍ *

۱۰۹۱۔ مسدد، عبدالواحد بن زیاد، عمارہ بن قعقاع ابوزرعہ بن عمرو، ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ کونسی خیرات بہتر ہے آپ نے فرمایا جو صحت کی حالت میں ہو اس وقت تجھے زندگی کی امید ہو اور محتاجی کا خوف ہو یہ نہیں کہ تو ٹھہرا رہے جب جان تیری حلق میں آرہے، تو کہنے لگے فلاں کو اتنا دینا فلاں کو اتنا دینا حالانکہ وہ مال فلاں کا حق ہو چکا۔

تشریح: یعنی مرتے وقت جب اس مال کے وارث حق دار ہو گئے تو ان کے حق میں خلل ڈال کر صدقہ دینا کچھ بہتر نہیں ہے چاہیے کہ زندگی میں صحت میں خیرات کرے تو ثواب زیادہ ہوگا۔

١٠٩٢-حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ شُرَحْبِيلَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَأَنْ يَتَصَدَّقَ الْمَرْءُ فِي حَيَاتِهِ بِدِرْهَمٍ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَتَصَدَّقَ بِمِائَةِ دِرْهَمٍ عِنْدَ

۱۰۹۲۔ احمد بن صالح، ابن ابی فدیک، ابن ابی ذئب شرحبیل ابو سعید خدری سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر آدمی اپنی زندگی میں (جب تندرست ہو) ایک درہم خیرات کرے تو وہ بہتر ہے اس سے کہ مرتے وقت سو درہم خیرات کرے (کیونکہ مرتے وقت

مؤته *

تو دنیات نفرت ہو جاتی ہے)۔

۴۶۷- في كراهية الأضرار في الوصية

۱۰۹۳- حدثنا عبدة بن عبد الله أخبرنا عبد الصمد حدثنا نصر بن علي الحداني حدثنا الأشعث بن جابر حدثني شهر بن حوشب أن أبا هريرة حدثه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال إن الرجل ليعمل والمرأة بطاعة الله ستين سنة ثم يحضرهما الموت فيضاران في الوصية فتجب لهما النار قال وقرأ علي أبو هريرة من ها هنا (من بعد وصية يوصى بها أو دين غير مضار) حتى بلغ (ذلك الفوز العظيم) قال أبو داود هذا يعني الأشعث بن جابر جد نصر بن علي *

۴۶۷- وصیت سے کسی کو ضرر پہنچانا مکروہ ہے!

۱۰۹۳- عبدہ بن عبداللہ، عبدالصمد، نصر بن علی، اشعث بن جابر، شہر بن حوشب، ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا آدمی مرد یا عورت اللہ کی عبادت کرتے ہیں ساٹھ برس تک پھران کو موت آنے لگتی ہے تو نقصان پہنچاتے ہیں وصیت کر کے (وارثوں کو کسی کو محروم کر دیتے ہیں کسی کا حق کم کر دیتے ہیں اس وجہ سے ان کے لیے جہنم واجب ہو جاتا ہے شہر بن حوشب نے کہا ابوہریرہ نے مجھ پر یہ آیت پڑھی یہاں سے صیت یوصی بہا او دین غیر مضار لک الفوز العظیم تک ترجمہ بعد وصیت کے ادا کرنے کے یا قرض کے جب وصیت کرنے والا نقصان پہنچانے والا نہ ہو یہ حکم ہے اللہ کا اور اللہ خوب جانتا ہے حکمت والا یہ حدیں ہیں اللہ کی تو مت بڑھو ان سے اخیر تک ابو داؤد فرماتے ہیں کہ اشعث بن جابر نصر بن علی کے دادا ہیں۔

۴۶۸- باب ما جاء في الدخول في الوصايا *

۱۰۹۴- حدثنا الحسن بن علي حدثنا أبو عبد الرحمن المقرئ حدثنا سعيد بن أبي أيوب عن عبيد الله بن أبي جعفر عن سالم بن أبي سالم الجيشاني عن أبيه عن أبي ذر قال قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم يا أبا ذر إني أراك ضعيفا وإني أحب لك ما أحب لنفسي فلا تأمرن على اثنين ولا تولين مال يتيم *

۴۶۸- وصی بننا کیسا ہے، بہت خوف کا باعث ہے!

۱۰۹۴- حسن بن علی، ابو عبدالرحمٰن، سعید بن ایوب عبیداللہ بن ابی جعفر، سالم بن ابی سالم ان کے والد، ابو ذر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا اے ابا ذر میں تجھ کو ضعیف دیکھتا ہوں جو میں اپنے واسطے چاہتا ہوں وہی تیرے لیے چاہتا ہوں تو تو مت حاکم بن دو آدمیوں کا بھی اور مت ولی بن یتیم کے مال کا ایسا نہ ہو اس میں احتیاط نہ ہو سکے اور تو یتیم کا مال کھا جائے تو نیکی برباد گناہ لازم ہو۔

۴۶۹- باب ما جاء في نسخ الوصية للوالدين والأقربين *

۱۰۹۵- حدثنا أحمد بن محمد المروزي حدثني علي بن حسين بن واقد عن أبيه عن يزيد النحوي عن عكرمة عن ابن عباس (إن ترك خيرا الوصية للوالدين والأقربين) فكانت الوصية كذلك حتى نسختها آية الميراث *

۴۶۹- والدین اور دوسرے عزیزوں کے لیے وصیت کا منسوخ ہونا!

۱۰۹۵- احمد بن محمد، علی بن حسین، ان کے والد، یزید نحوی، عکرمہ، ابن عباس سے روایت ہے، کہ یہ آیت ان ترك خيرا الوصية للوالدين والا قربين پہلے ابتدائے اسلام میں وصیت ہوا کرتی ماں اورباپ اور دوسرے وارثوں کے لیے (جس قدر موصی وصیت کرتا اتنا مال ہر ایک کو ملتا) بعد اس کے یہ آیت منسوخ ہو گئی میراث کی آیت سے۔

۴۷۰- باب ما جاء في الوصية للوارث *

۱۰۹۶- حدثنا عبد الوهاب بن نجدة حدثنا ابن عياش عن

۴۷۰- وارث کے لیے وصیت کرنا درست نہیں ہے!

۱۰۹۶- عبدالوہاب بن جدہ، ابن عیاس، شرحبیل بن مسلم، ابو امامہ سے

شرحبيل بن مسلم سمعت أبا أمامة سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول إن الله قد أعطى كل ذي حق حقه فلا وصية لوارث *

روایت ہے، کہ میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ فرماتے تھے اللہ نے ہر مستحق کو اس کا حق دلوادیا، حصہ مقرر کر دیا آیت میراث میں تو وصیت نہیں ہے وارث کے واسطے۔

٤٧١ –باب مخالطة الْيتيم في الطَّعام *

۴۷۱۔ یتیم کا کھانا کھانے کے ساتھ شریک کرنا کیسا ہے!

١٠٩٧ –حدَّثنا عُثْمانُ بْنُ أبي شيبة حدَّثنا جريرٌ عنْ عطاء عنْ سعيد بْن جُبيْر عن ابْن عبَّاس قال لمَّا أنْزل اللهُ عزَّ وجلَّ (ولا تقْربُوا مال الْيتيم إلَّا بالَّتي هي أحْسنُ) و (إنَّ الَّذين يأْكُلون أمْوال الْيتامى ظُلْمًا) الْآية انْطلق منْ كان عنْدهُ يتيمٌ فعزل طعامهُ منْ طعامه وشرابهُ منْ شرابه فجعل يفْضُلُ منْ طعامه فيُحْبسُ لهُ حتَّى يأْكُلهُ أوْ يفْسُد فاشْتدَّ ذلك عليْهمْ فذكرُوا ذلك لرسُول الله صلَّى اللهُ عليْه وسلَّم فأنْزل اللهُ عزَّ وجلَّ (ويسْألُونك عن الْيتامى قُلْ إصْلاحٌ لهُمْ خيْرٌ وإنْ تُخالطُوهُمْ فإخْوانُكُمْ) فخلطُوا طعامهُمْ بطعامه وشرابهُمْ بشرابه *

۱۰۹۷۔ عثمان بن ابی شیبہ، جریر، عطاء، سعید بن جبیر، ابن عباس سے روایت ہے جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت آتاری ولا تقربوا مال الیتیم الا بالتی ہی احسن یعنی مت نزدیک جاؤ یتیموں کے مال کے مگر اچھے طور سے جو لوگ کھا جاتے ہیں یتیموں کے مالوں کو ظلم سے وہ اپنے پیٹ میں انگار کھاتے ہیں اور قریب ہے کہ جہنم میں جائیں تو جن جن لوگوں کے پاس یتیم تھے انہوں نے ان کا کھانا اپنے کھانے سے جدا کر دیا اور ان کا پینا اپنے پینے سے جدا کر دیا تو یتیم کا کھانا جب بچ رہتا دھرا رہتا یہاں تک کہ خود ہی کھاتا یا کھانا سڑ جاتا یہ امر لوگوں پر شاق گزرا انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے بیان کیا اس وقت اللہ نے یہ اتارا ویسا لو نک عن الیتامی یعنی پوچھتے ہیں تجھ سے یتیموں کا حال کہہ تو ان کی بہتری کرنا اچھا ہے اگر مل کر ان کے ساتھ رہو تو وہ تمہارے بھائی ہیں پھر لوگوں نے اپنا کھانا پینا ان کے کھانے پینے کے ساتھ شریک کر لیا۔

تشریح: جب نیت خیر ہو تو یتیم کا مال مل جانے کے سبب سے متولی پر اٹھ جائے اور متولی کا یتیم پر کچھ قباحت نہیں مگر یہ ضرور ہے کہ وہ مال ایسا ہے حقیر اور بے قیمت ہو جیسے کھانا پانی وغیرہ بیش قیمت اموال اور روپوں پیسوں میں یہ حکم نہیں ہے۔

٤٧٢ –باب ما جاء في ما لولِيِّ الْيتيم أنْ ينال منْ مال الْيتيم *

۴۷۲۔ یتیم کے متولی پرورش کرنے والے کو کس قدر یتیم کے مال سے کھانا درست ہے!

١٠٩٨ –حدَّثنا حُميْدُ بْنُ مسْعدة أنَّ خالد بْن الْحارث حدَّثهُمْ حدَّثنا حُسيْنٌ يعْني الْمُعلِّم عنْ عمْرو بْن شُعيْب عنْ أبيه عنْ جدِّه أنَّ رجُلًا أتى النَّبيَّ صلَّى اللهُ عليْه وسلَّم فقال إنِّي فقيرٌ ليْس لي شيْءٌ ولي يتيمٌ قال فقال كُلْ منْ مال يتيمك غيْر مُسْرف ولا مُبادر ولا مُتأثِّل *

۱۰۹۸۔ حمید بن مسعدہ خالد بن حارث، حسین معلم عمر بن شعیب ان کے والد، ان کے دادا عبداللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے، کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور بولا میں محتاج ہوں میرے پاس کچھ نہیں ہے البتہ ایک یتیم میرے پاس ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس کے مال میں سے کھا بغیر اسراف اور فضول خرچی کے اور بغیر ڈرے ہوئے اس کے بڑے ہو جانے سے اور بغیر پونجی بنانے کے اس کے مال سے۔

تشریح: یعنی بقدر ضرورت کھا یہ نہ کر کہ فضول بیہودہ خرچ کر ڈال یا یہ خیال کر کے کہ اب یتیم بڑا ہو جائے گا تو پھر مال نہ ملے گا جلدی خرچ کر ڈال یا اس میں سے اپنے لیے کچھ جمع حاصل کرے البتہ تجارت کرنا اس میں بہتر ہے مگر نفع اور اصل دونوں یتیم کا ہو گا۔

٤٧٣–بَاب مَا جَاءَ مَتَى يَنْقَطِعُ الْيُتْمُ *

١٠٩٩–حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَدِينِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ خَالِدِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ رُقَيْشٍ أَنَّهُ سَمِعَ شُيُوخًا مِنْ بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ وَمِنْ خَالِهِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ أَبِي أَحْمَدَ قَالَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ حَفِظْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُتْمَ بَعْدَ احْتِلَامٍ وَلَا صُمَاتَ يَوْمٍ إِلَى اللَّيْلِ *

۴۷۳۔ یتیم کب تک کہنا چاہیے یعنی کس عمر تک!

۱۰۹۹۔ احمد بن صالح، یحیی بن محمد مدینی، عبداللہ بن خالد ان کے والد، سعید بن عبدالرحمن، بنو عمرو بن عوف سے چند شیوخ اور ان کے ماموں عبداللہ بن ابی احمد حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے یاد رکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سن کر آپ فرماتے تھے نہیں یتیمی بعد احتلام کے یعنی جب جوان ہو گیا تو یتیم نہ رہا اور نہ خاموشی ہے دن بھر کی رات تک جس کو صوم صمت کہتے ہیں یہ اگلی امتوں میں تھا دن بھر بات نہ کرتے۔

٤٧٤–بَاب مَا جَاءَ فِي التَّشْدِيدِ فِي أَكْلِ مَالِ الْيَتِيمِ

١١٠٠–حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوبِقَاتِ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا هُنَّ قَالَ الشِّرْكُ بِاللَّهِ وَالسِّحْرُ وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَأَكْلُ الرِّبَا وَأَكْلُ مَالِ الْيَتِيمِ وَالتَّوَلِّي يَوْمَ الزَّحْفِ وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْغَافِلَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ قَالَ أَبُو دَاوُد أَبُو الْغَيْثِ سَالِمٌ مَوْلَى ابْنِ مُطِيعٍ

۴۷۴۔ یتیم کا مال کھا جانا کتنا بڑا گناہ ہے!

۱۱۰۰۔ احمد بن سعید ابن وہب، سلیمان بن بلال، ثور بن زید، ابوالغیث، ابوہریرہ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو سات کبیر گناہوں سے جو ایمان کو ہلاک کر ڈالتے ہیں تو پوچھا گیا آپ سے یا رسول اللہ وہ کونسے گناہ ہیں آپ نے فرمایا خدا کے ساتھ شریک کرنا اور جادو، اور اس جان کو مارنا جس کا مارنا خدا نے حرام کیا ہے لیکن حق پر مارنا درست ہے اور بیاج کھانا اور یتیم کا یعنی بے باپ کے لڑکے کا مال کھانا اور لڑائی کے دن کافروں کے سامنے سے بھاگ جانا اور خاوند والی ایماندار عورتوں کو جو بدکاری سے واقف نہیں ان کو عیب لگانا۔

تشریح: ہر چند اس حدیث میں گناہ کبیرہ سات ہی فرمائے لیکن اور حدیثوں میں زیادہ بھی ثابت ہیں اس وقت اتنے ہی گناہوں کا ذکر کرنا مصلحت ہو گا۔

١١٠١–حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ الْجُوزْجَانِيُّ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هَانِئٍ حَدَّثَنَا حَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ حَدَّثَهُ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الْكَبَائِرُ فَقَالَ هُنَّ تِسْعٌ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ زَادَ وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ الْمُسْلِمَيْنِ وَاسْتِحْلَالُ الْبَيْتِ الْحَرَامِ قِبْلَتِكُمْ أَحْيَاءً وَأَمْوَاتًا *

۱۱۰۱۔ ابراہیم بن یعقوب، معاذ بن ہانی، حرب بن شداد، یحیی بن ابی کثیر، عبدالحمید، عبید بن عمیر ان کے والد، عمیر سے روایت ہے، جو صحابی تھے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یا رسول اللہ کبیرہ گناہ کیا کیا ہیں آپ نے فرمایا نو سات تو وہی جو اوپر کی حدیث میں بیان ہوئے اور دو اس میں زیادہ ہیں ایک نافرمانی کرنا مسلمان ماں یا مسلمان باپ کی دوسری حرمت نہ کرنا بیت اللہ کی وہاں خون کرنا فساد کرنا شکار کرنا جو حرمت والا ہے اور قبلہ ہے تمہارا زندگی اور موت میں۔

٤٧٥–بَاب مَا جَاءَ فِي الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْكَفَنَ مِنْ جَمِيعِ الْمَالِ

١١٠٢–حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ خَبَّابٍ قَالَ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ وَلَمْ تَكُنْ لَهُ إِلَّا نَمِرَةٌ كُنَّا إِذَا غَطَّيْنَا بِهَا رَأْسَهُ خَرَجَتْ رِجْلَاهُ

۴۷۵۔ کفن کا کپڑا بھی مردے کے مال میں داخل ہے!

۱۱۰۲۔ محمد بن کثیر، سفیان، اعمش، ابووائل، خباب سے روایت ہے، کہ مصعب بن عمیر احد کی لڑائی کے دن مارے گئے اور کچھ نہ تھا ان کے پاس سوائے ایک کمبل کے جب ہم ان کا سر ڈھانکتے تو پاؤں ان کے کھل

وإذا غطّينا رجليه خرج رأسه فقال رسول الله صلّى الله عليه وسلّم غطّوا بها رأسه واجعلوا على رجليه من الْإِذْخِرِ *

جاتے اور جب پاؤں ڈھانکتے تو سر کھل جاتا یہ دیکھ کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ڈھانپ دو سر ان کا اور پاؤں پر اذخر رکھ دو اذخر ایک گھاس ہوتی ہے عرب میں جو خوشبودار ہوتی ہے اور استعمال کی جاتی ہے۔

٤٧٦–بَاب فِي الرَّجُلِ يَهَبُ الْهِبَةَ ثُمَّ يُوصَى لَهُ بِهَا أَوْ يَرِثُهَا *

۴۷۶۔ایک شخص کوئی چیز ہبہ کردے پھر وصیت یا میراث سے وہی چیز پائے!

١١٠٣–حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ بُرَيْدَةَ أَنَّ امْرَأَةً أَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ كُنْتُ تَصَدَّقْتُ عَلَى أُمِّي بِوَلِيدَةٍ وَإِنَّهَا مَاتَتْ وَتَرَكَتْ تِلْكَ الْوَلِيدَةَ قَالَ قَدْ وَجَبَ أَجْرُكِ وَرَجَعَتْ إِلَيْكِ فِي الْمِيرَاثِ قَالَتْ وَإِنَّهَا مَاتَتْ وَعَلَيْهَا صَوْمُ شَهْرٍ أَفَيُجْزِئُ أَوْ يَقْضِي عَنْهَا أَنْ أَصُومَ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَتْ وَإِنَّهَا لَمْ تَحُجَّ أَفَيُجْزِئُ أَوْ يَقْضِي عَنْهَا أَنْ أَحُجَّ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ *

۱۱۰۳۔احمد بن یونس، زہیر، عبداللہ بن عطاء، عبداللہ بن بریدہ ان کے والد بریدہ سے روایت ہے، کہ ایک عورت آئی رسول اللہ ﷺ کے پاس اور بولی کہ میں نے ایک لونڈی ہبہ کی تھی اپنی ماں کو اب میری ماں مر گئی اور وہ لونڈی چھوڑ گئی آپ نے فرمایا تیرا ثواب جم گیا اور تیری لونڈی بھی تجھے مل گئی پھر اس نے کہا میری ماں مر گئی اور اس پر ایک مہینے کے روزے تھے کیا میں اس کی طرف قضا کر لوں تو کافی ہے آپ نے فرمایا ہاں پھر اس نے کہا اس نے حج بھی نہیں کیا تھا کیا میں اس کی طرف سے حج کر لوں تو کافی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہاں کرے۔

تشریح: کافی ہو جائے گا دوسری روایت میں ہے کہ اگر تیری ماں پر قرضہ ہوتا تو ادا کرتی وہ بولی ہاں پھر آپ نے فرمایا پھر اللہ کا قرضہ ادا کرنا مقدم ہے، اس حدیث سے بہت سے مسائل معلوم ہوگئے تفصیل کی ضرورت نہیں ہے۔

٤٧٧–بَاب مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يُوقِفُ الْوَقْفَ *

۴۷۷۔وقف کا بیان جس مال کا نفع خدا کی راہ میں کر دیا جائے

١١٠٤–حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ ح و حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ ح و حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَصَابَ عُمَرُ أَرْضًا بِخَيْبَرَ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَصَبْتُ أَرْضًا لَمْ أُصِبْ مَالًا قَطُّ أَنْفَسَ عِنْدِي مِنْهُ فَكَيْفَ تَأْمُرُنِي بِهِ قَالَ إِنْ شِئْتَ حَبَّسْتَ أَصْلَهَا وَتَصَدَّقْتَ بِهَا فَتَصَدَّقَ بِهَا عُمَرُ أَنَّهُ لَا يُبَاعُ أَصْلُهَا وَلَا يُوهَبُ وَلَا يُوَرَّثُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْقُرْبَى وَالرِّقَابِ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَابْنِ السَّبِيلِ وَزَادَ عَنْ بِشْرٍ وَالضَّيْفِ ثُمَّ اتَّفَقُوا لَا جُنَاحَ عَلَى مَنْ وَلِيَهَا أَنْ يَأْكُلَ مِنْهَا بِالْمَعْرُوفِ وَيُطْعِمَ صَدِيقًا غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ فِيهِ زَادَ عَنْ بِشْرٍ قَالَ وَقَالَ مُحَمَّدٌ غَيْرَ مُتَأَثِّلٍ مَالًا *

۱۱۰۴۔مسدد (یزید بن زریع، دوسری سند) مسدد بشر بن مفضل (تیسری سند) مسدد، یحییٰ ابن عون نافع، ابن عمر سے روایت ہے، کہ حضرت عمرؓ کو ایک زمین ملی خیبر میں وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور عرض کیا یارسول اللہ میں نے ایک زمین پائی جس سے بہتر مال مجھ کو نہیں ملا آپ کیا حکم کرتے ہیں اس کے باب میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر تو چاہے تو زمین کی ملکیت روک لے اور اس کے منافع کو صدقہ کر دے اسی کا نام وقف ہے حضرت عمر نے ایسا ہی کیا، کہ اصل زمین نہ بیع کی جائے نہ ہبہ نہ میراث میں آئے منفعت اٹھائیں اس سے فقیر اور قریب اور غلام اور مجاہدین اور مسافر اور مہماں اور جو شخص اس کا متولی ہے تو وہ اس کے منافع میں سے دستور کے موافق کھائے اور ان دوستوں کو کھلائے جو مالدار نہ ہوں نہ مال جوڑنے والے ہوں، اس میں سے۔

تشریح: زمین کی ملکیت روک لے یعنی اللہ جل جلالہ کو اس کا مالک کر دے، کوئی اور اس کا وارث نہ ہو یہی آئمہ ثلاثہ کا مذہب یہی ہے کہ وقف کہتے روک رکھنے کو کسی چیز کے اللہ تعالیٰ کی ملک میں اور ابو حنیفہ کے نزدیک وقف کہتے ہیں کسی چیز کو اپنے ملک میں رکھنا اور اس کا نفع خیرات کر دینا۔

١١٠٥ -حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُد الْمَهْرِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى ابْنِ سَعِيدٍ عَنْ صَدَقَةِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِي اللَّه عَنهم قَالَ نَسَخَهَا لِي عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ هَذَا مَا كَتَبَ عَبْدُ اللَّهِ عُمَرُ فِي ثَمْغٍ فَقَصَّ مِنْ خَبَرِهِ نَحْوَ حَدِيثِ نَافِعٍ قَالَ غَيْرَ مُتَأَثِّلٍ مَالًا فَمَا عَفَا عَنْهُ مِنْ ثَمَرِهِ فَهُوَ لِلسَّائِلِ وَالْمَحْرُومِ قَالَ وَسَاقَ الْقِصَّةَ قَالَ وَإِنْ شَاءَ وَلِيُّ ثَمْغٍ اشْتَرَى مِنْ ثَمَرِهِ رَقِيقًا لِعَمَلِهِ وَكَتَبَ مُعَيْقِيبٌ وَشَهِدَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْأَرْقَمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ هَذَا مَا أَوْصَى بِهِ عَبْدُ اللَّهِ عُمَرُ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ إِنْ حَدَثَ بِهِ حَدَثٌ أَنَّ ثَمْغًا وَصِرْمَةَ بْنَ الْأَكْوَعِ وَالْعَبْدَ الَّذِي فِيهِ وَالْمِائَةَ سَهْمِ الَّذِي بِخَيْبَرَ وَرَقِيقَهُ الَّذِي فِيهِ وَالْمِائَةَ الَّتِي أَطْعَمَهُ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّم بِالْوَادِي تَلِيهِ حَفْصَةُ مَا عَاشَتْ ثُمَّ يَلِيهِ ذُو الرَّأْيِ مِنْ أَهْلِهَا أَنْ لَا يُبَاعَ وَلَا يُشْتَرَى يُنْفِقُهُ حَيْثُ رَأَى مِنَ السَّائِلِ وَالْمَحْرُومِ وَذَوِي الْقُرْبَى وَلَا حَرَجَ عَلَى مَنْ وَلِيَهُ إِنْ أَكَلَ أَوْ آكَلَ أَوِ اشْتَرَى رَقِيقًا مِنْهُ *

۱۱۰۵۔ سلیمان بن داؤد، ابن وہب لیث یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ عبدالحمید نے جو بیٹے ہیں عبیداللہ بن عبداللہ بن عمر بن الخطاب کے انہوں نے مجھے نقل کر دی حضرت عمرؓ کے صدقہ کی کتاب کی وہ یہ کتاب ہے جو اللہ کے بندے عمر نے ثمغ کے باب میں لکھی ثمغ اس مال کا نام ہے یا اس باغ کا جس کو حضرت عمرؓ نے وقف کیا تھا مدینے میں یا خیبر میں پھر بیان کیا حدیث کو اسی طرح جیسے اوپر گزرا اخیر تک یعنی نہ مال جوڑنے والے ہوں اس سے اور جو پھل اس میں سے گریں وہ فقیروں کے ہیں مانگنے والوں کے اور نہ مانگنے والوں کے بعد اس کے بیان کیا قصے کو اور یہ بھی کہا اگر متولی ثمغ کا چاہے تو اس کے پھلوں کے بدلے میں کوئی غلام خریدے کام کاج کے واسطے یعنی اسے باغ کے کاموں کے واسطے اور یہ لکھا معیقیب نے اور گواہی کی اس پر عبداللہ بن ارقم نے یہ وہ وصیت نامہ ہے جس کی وصیت کی اللہ کے بندے عمر نے جو امیر ہے مومنین کا اگر مجھ پر کوئی حادثہ آئے یعنی میں مر جاؤں تو ثمغ اور صرمہ بن الاکوع اور غلام وہاں ہے اور سو حصے میرے خیبر میں اور جو غلام وہاں ہیں اور سو حصے وہ جو رسول اللہ ﷺ مجھ کو دیتے تھے اس وادی میں جو نزدیک ہے خیبر کے ان سب کی متولی حصہ رہے گی جو بیٹی تھی حضرت عمرؓ کی اور بی بی تھی رسول اللہ ﷺ کی جب تک وہ جیے پھر اس کے بعد جو عقل مند شخص ہو اس کے لوگوں میں سے اس شرط پر کہ یہ مال نہ بیچا جائے نہ خریدا جائے جہاں پر مناسب جانے سائل اور محروم اور عزیزوں میں اس کو صرف کر دے اور جو شخص اس کا متولی ہو تو کچھ حرج نہیں کہ اس میں سے کھائے یا کھلائے یا اس کی آمدنی میں سے غلام خریدے اس مال کی حفاظت اور خدمت کے واسطے۔

٤٧٨ -بَاب مَا جَاءَ فِي الصَّدَقَةِ عَنِ الْمَيِّتِ *

۴۷۸۔ میت کی طرف سے جو صدقہ ہو اس کا ثواب میت کو پہنچے گا!

١١٠٦ -حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُؤَذِّنُ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ سُلَيْمَانَ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أُرَاهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّم قَالَ إِذَا مَاتَ الْإِنْسَانُ انْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهُ إِلَّا مِنْ ثَلَاثَةِ أَشْيَاءَ مِنْ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ أَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهِ أَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُو لَهُ *

۱۱۰۶۔ ربیع بن سلیمان، ابن وہب، سلیمان بن بلال، علاء بن عبدالرحمن، ان کے والد ابو ہریرہ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب آدمی مر گیا تو اس کا عمل کٹ گیا اور موقوف ہو گیا مگر تین چیز کا عمل کہ موت کے بعد بھی ثواب ان کا نہیں موقوف ہوتا ایک تو خیرات اور صدقہ جس کا فائدہ ہمیشہ جاری رہے دوسرے علم جس سے خلق فائدہ پائے تیسرے نیک بخت بیٹا جو باپ کے واسطے دعا کرے۔

تشریح: یعنی نیک عمل کا ثواب زندگی تک ہے موت کے بعد نہ عمل ہے نہ ثواب مگر ان تین عملوں کا ثواب موت کے بعد بھی موقوف نہیں ہوتا صدقہ جاریہ یعنی وہ نیک کام جس کا فائدہ خلقت کو ہمیشہ حاصل رہے جیسے مسجد اور کنواں اور مدرسہ دوسرے اور معافی کی زمین اور وقف زمین کا یا تحریر کتاب کا اور علم جس سے خلق کو فائدہ ہو یعنی لوگوں کو علم دین پڑھا دے یا علم کی کتاب بنا دے جیسے علم تفسیر اور علم حدیث اور علم فقہ یا کسی دین کی کتاب کا ترجمہ اور شرح کر دے تاکہ ناواقف مسلمان دین سے واقف ہو جائیں اور نیک بیٹا جو دعا کرے جس سے میت کو ثواب پہنچے حاصل مطلب اس حدیث کا یہ ہے کہ موت ہر دم سامنے ہے ایماندار کو چاہیے کہ دین کی راہ سے آدمی بے نام ونشان مر جانے ان تین کاموں میں سے جو ہو سکے اس کی جلد فکر کرے دنیا کا کچھ مقدور ہو تو اس کے موافق صدقہ جاریہ کی تدبیر کرے اگر علم ہے تو اس کے باقی رہنے کی فکر کرے اور اگر اولاد ہو تو ان کو دین کی تعلیم کرے اور بری صحبت اور برے کاموں سے بچائے تاکہ موت کے بعد ان کی دعا سے فائدہ اٹھائے معلوم ہوا کہ مردہ حقیقت میں وہ ہے جس کا موت کے بعد کچھ نیک نشان نہ رہا۔

بیت: زندہ جاوید گشت ہر کہ نکو نام زیست ❁ کز عقبش ذکر خیر زندہ کند نام را۔

٤٧٩ -بَاب مَا جَاءَ فِيمَنْ مَاتَ عَنْ غَيْرِ وَصِيَّةٍ يُتَصَدَّقُ عَنْهُ *

١١٠٧ -حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أُمِّي افْتُلِتَتْ نَفْسُهَا وَلَوْلَا ذَلِكَ لَتَصَدَّقَتْ وَأَعْطَتْ أَفَيُجْزِئُ أَنْ أَتَصَدَّقَ عَنْهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ فَتَصَدَّقِي عَنْهَا *

۴۷۹۔ جو شخص مر جائے اور وصیت نہ کرے اس کی طرف سے صدقہ دینا کیسا ہے!

۱۱۰۷۔ موسیٰ بن اسماعیل، حماد، ہشام، ان کے والد، حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے ایک عورت نے عرض کیا کہ میری ماں ناگہاں مر گئی اور جو وہ ناگہاں نہ مر جاتی تو کچھ للہ دیتی اور صدقہ کرتی کیا اس کو ثواب ہوگا جو میں اس کی طرف سے للہ خیرات کروں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہاں تو خیرات کر۔

تشریح: باتفاق علمائے اہل سنت کے صدقے اور دعا کا ثواب اموات کو پہنچتا ہے باقی اور عبادات میں اختلاف ہے اہل حدیث کے نزدیک پہنچتا ہے اور بعضوں کے نزدیک نہیں پہنچتا۔

١١٠٨ -حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ إِسْحَقَ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أُمِّي تُوُفِّيَتْ أَفَيَنْفَعُهَا إِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا فَقَالَ نَعَمْ قَالَ فَإِنَّ لِي مَخْرَفًا وَإِنِّي أُشْهِدُكَ أَنِّي قَدْ تَصَدَّقْتُ بِهِ عَنْهَا *

۱۱۰۸۔ احمد بن منیع، روح بن عبادہ زکریا بن اسحاق، عمرو بن دینار، عکرمہ، ابن عباس سے روایت ہے، کہ رسول اللہ صلعم سے ایک شخص نے عرض کیا یا رسول میری ماں مر گئی ہے اس کو نفع یعنی ثواب پہنچے گا اگر میں اس کی طرف سے خیرات کروں آپ نے فرمایا ہاں یعنی پہنچے گا اس نے کہا تو میرا ایک باغ ہے میں آپ کو گواہ کرتا ہوں کہ میں نے اس کو تصدق کر دیا اپنی ماں کی طرف سے۔

٤٨٠ -بَاب مَا جَاءَ فِي وَصِيَّةِ الْحَرْبِيِّ يُسْلِمُ وَلِيُّهُ أَيَلْزَمُهُ أَنْ يُنْفِذَهَا *

١١٠٩ -حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ مَزْيَدٍ أَخْبَرَنِي أَبِي حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي حَسَّانُ بْنُ عَطِيَّةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ الْعَاصَ بْنَ وَائِلٍ أَوْصَى أَنْ يُعْتَقَ عَنْهُ مِائَةُ رَقَبَةٍ فَأَعْتَقَ ابْنُهُ هِشَامٌ خَمْسِينَ رَقَبَةً فَأَرَادَ ابْنُهُ عَمْرٌو أَنْ يُعْتِقَ عَنْهُ الْخَمْسِينَ الْبَاقِيَةَ فَقَالَ حَتَّى أَسْأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهِ

۴۸۰۔ ایک کافر مر جائے اور اس کا وارث مسلمان ہو جائے تو کافر کی وصیت پوری نہ کرے!

۱۱۰۹۔ عباس بن ولید، ان کے والد، اوزاعی، حسان بن عطیہ، عمرو بن شعیب ان کے والد ان کے دادا عبداللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے، کہ عاص بن وائل نے وصیت کی تھی اپنی طرف سے سو غلام آزاد کرنے کی تو اس کے بیٹے ہاشم نے پچاس غلام آزاد کیے بعد اس کے اس کے دوسرے بیٹے عمرو نے یہ چاہا کہ پچاس غلام جو باقی ہیں وہ میں اس

عليه وسلَّم فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبِي أَوْصَى بِعِتْقِ مِائَةِ رَقَبَةٍ وَإِنَّ هِشَامًا أَعْتَقَ عَنْهُ خَمْسِينَ وَبَقِيَتْ عَلَيْهِ خَمْسُونَ رَقَبَةً أَفَأُعْتِقُ عَنْهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ لَوْ كَانَ مُسْلِمًا فَأَعْتَقْتُمْ عَنْهُ أَوْ تَصَدَّقْتُمْ عَنْهُ أَوْ حَجَجْتُمْ عَنْهُ بَلَغَهُ ذَلِكَ *

کی طرف سے آزاد کروں پھر رسول اللہ ﷺ سے پوچھنے پر رکھا اور رسول اللہ ﷺ کے پاس آکر کہا یا رسول اللہ میرے باپ نے وصیت کی تھی سو غلام آزاد کرنے کی تو اس کے بیٹے ہشام نے پچاس غلام اس کی طرف سے آزاد کیے اور پچاس باقی ہیں کیا میں آزاد کر دوں اس کی طرف سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر وہ مسلمان ہوتا اور تم اس کی طرف سے آزاد کرتے یا صدقہ دیتے یا حج کرتے تو اس کو ثواب پہنچتا۔

تشریح: اور جب وہ کافر مرا تو اس کے عمل جو خود اس نے کیے تھے لغو اور بیکار ہو گئے او تک الذین حبطت اعمالہم فلا نقیم لہم یوم القیامۃ وزنا پھر تم اگر اعمال صالح اس کی طرف سے کرو گے تو کیا فائدہ ہو گا بغیر اسلام کے آخرت میں کسی عمل صالح کا فائدہ ملے گا۔ (علامہ)

٤٨١ - بَاب مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَمُوتُ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ وَلَهُ وَفَاءٌ يُسْتَنْظَرُ غُرَمَاؤُهُ وَيُرْفَقُ بِالْوَارِثِ *

۴۸۱۔ ایک شخص قرض دار ہو کر مر جائے اور مال چھوڑ جائے تو قرض خواہوں سے مہلت دلوائی جائے گی وارث کو!

١١١٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ أَنَّ شُعَيْبَ بْنَ إِسْحَقَ حَدَّثَهُمْ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ تُوُفِّيَ وَتَرَكَ عَلَيْهِ ثَلَاثِينَ وَسْقًا لِرَجُلٍ مِنْ يَهُودَ فَاسْتَنْظَرَهُ جَابِرٌ فَأَبَى فَكَلَّمَ جَابِرٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَشْفَعَ لَهُ إِلَيْهِ فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَلَّمَ الْيَهُودِيَّ لِيَأْخُذَ ثَمَرَ نَخْلِهِ بِالَّذِي لَهُ عَلَيْهِ فَأَبَى عَلَيْهِ وَكَلَّمَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُنْظِرَهُ فَأَبَى وَسَاقَ الْحَدِيثَ *

۱۱۱۰۔ محمد بن علاء شعیب بن اسحاق، ہشام بن عروہ وہب بن کیسان جابر بن عبداللہ سے روایت ہے، کہ ان کے باپ نے انتقال کیا اور اپنے اوپر تیس وسق ایک وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے کھجور کا قرضہ ایک یہودی کا چھوڑ گئے جابر نے اس یہودی سے مہلت مانگی اس نے انکار کیا جابر نے رسول اللہ ﷺ سے سفارش چاہی یعنی آپ یہودی سے سفارش کریں مہلت کے لیے رسول اللہ ﷺ اس یہودی کے پاس گئے اور گفتگو کی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تو اپنے قرض کے بدلے میں جتنے پھل کھجور کے باغ میں ہیں لے لے اس نے انکار کیا پھر رسول اللہ ﷺ نے اس سے کہا اچھا جابر کو مہلت دے اس نے انکار کیا اخیر حدیث تک۔

تشریح: پھر رسول اللہ ﷺ نے جابر کے باغ میں کھجوروں کو سب قرض خواہوں کو تقسیم کرنا شروع کیا سب کا قرضہ ادا ہو گیا اور کھجوروں کے ڈھیر ویسے ہی رہے یہ آپ کا معجزہ تھا۔

بسم الله الرَّحْمن الرَّحِيم

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔

كِتَاب الْفَرَائِضِ *

کتاب الفرائض شروع۔

تشریح فرائض فریضہ کی جمع ہے یعنی حصے مقرر شدہ۔

٤٨٣ –باب ما جاء في تعْلِيمِ الْفرائض *

١١١١ –حدَّثنا أحْمدُ بْنُ عمْرِو بْنِ السَّرْحِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ رَافِعٍ التَّنُوخِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعِلْمُ ثَلَاثَةٌ وَمَا سِوَى ذَلِكَ فَهُوَ فَضْلٌ آيَةٌ مُحْكَمَةٌ أَوْ سُنَّةٌ قَائِمَةٌ أَوْ فَرِيضَةٌ عَادِلَةٌ *

۴۸۳۔ علم فرائض کے سیکھنے کی فضیلت!

۱۱۱۱۔ احمد بن عمرو بن سرح، ابن وہب عبدالرحمن بن زیاد، عبدالرحمن بن رافع، عبداللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا علم دین چیزیں ہیں اور سوا ان کے فضول ہے ایک آیت جو محکم ہو یعنی منسوخ نہ ہو دوسری حدیث جو صحیح اور درست ہو تیسری ہر مسلہ فرائض کا جس سے تقسیم ترکے کی انصاف سے ہو سکے

٤٨٤ –بَاب فِي الْكَلَالَةِ *

١١١٢ –حدَّثنا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ الْمُنْكَدِرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ مَرِضْتُ فَأَتَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُنِي هُوَ وَأَبُو بَكْرٍ مَاشِيَيْنِ وَقَدْ أُغْمِيَ عَلَيَّ فَلَمْ أُكَلِّمْهُ فَتَوَضَّأَ وَصَبَّهُ عَلَيَّ فَأَفَقْتُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ أَصْنَعُ فِي مَالِي وَلِي أَخَوَاتٌ قَالَ فَنَزَلَتْ آيَةُ الْمَوَارِيثِ (يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ) *

۴۸۴۔ کلالے کا بیان!

۱۱۱۲۔ احمد بن حنبل، سفیان، ابن المنکدر جابر سے روایت ہے، کہ میں بیمار ہوا تو رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر پیادہ میرے دیکھنے کو آئے میں بے ہوش تھا تو نبی ﷺ سے بات نہ کر سکا رسول اللہ ﷺ نے وضو کیا اور وضو کا پانی میرے اوپر ڈالا مجھے ہوش آگیا میں نے کہا یا رسول اللہ میں اپنے مال کو کیا کروں سوا بہنوں کے کوئی میرا نہیں ہے اس وقت میراث کی آیت اتری یستفتو تک اخیر تک یعنی اللہ کا حکم کلالے میں یہ ہے اگر کوئی مر جائے اس کی اولاد نہ ہو اور ایک بہن ہو تو آدھا مال لے دو ہوں تو ثلث لیں اگر بہن بھائی ہوں تو بھائی کو دو حصے اور بہن کو ایک حصہ ملے گا اخیر تک۔

٤٨٥ –مَنْ كَانَ لَيْسَ لَهُ وَلَدٌ وَلَهُ أَخَوَاتٌ !

١١١٣ –حدَّثنا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ يَعْنِي الدَّسْتُوَائِيَّ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ اشْتَكَيْتُ وَعِنْدِي سَبْعُ أَخَوَاتٍ فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَفَخَ فِي وَجْهِي فَأَفَقْتُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا أُوصِي لِأَخَوَاتِي بِالثُّلُثِ قَالَ أَحْسِنْ قُلْتُ الشَّطْرُ قَالَ أَحْسِنْ ثُمَّ خَرَجَ وَتَرَكَنِي فَقَالَ يَا جَابِرُ لَا أُرَاكَ مَيِّتًا مِنْ وَجَعِكَ هَذَا وَإِنَّ اللَّهَ قَدْ أَنْزَلَ فَبَيَّنَ الَّذِي لِأَخَوَاتِكَ فَجَعَلَ لَهُنَّ الثُّلُثَيْنِ قَالَ فَكَانَ جَابِرٌ يَقُولُ أُنْزِلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ فِيَّ (يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ) *

۴۸۵۔ جو شخص اولاد نہ رکھتا ہو صرف بہنیں رکھتا ہو!

۱۱۱۳۔ عثمان بن ابی شیبہ، کثیر بن ہشام، ابوالزبیر، حضرت جابر سے روایت ہے، کہ میں بیمار ہوا میرے پاس سات بہنیں تھیں تو رسول اللہ ﷺ میرے پاس آئے اور میرے منہ پر پھونکا مجھے ہوش آگیا میں نے کہا یا رسول اللہ کیا میں اپنی بہنوں کے واسطے تہائی مال کی وصیت کر دوں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نیکی کر میں نے کہا آدھے مال کی وصیت کروں آپ نے فرمایا نیکی کر پھر رسول اللہ ﷺ نکلے اور مجھے چھوڑ گئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے جابر میں نہیں جانتا کہ تم اس بیماری سے مر جاؤ یعنی اس مرض سے نہیں مرو گے اور اللہ جل جلالہ نے اتارا کلام اپنا بیان کیا تمہاری بہنوں کا تو ان کے لیے دو ثلث مقرر کیے راوی نے کہا جابر کہا کرتے تھے میرے باب میں یہ آیت اتری ترجمہ

یعنی پوچھتے ہیں تجھ سے اے محمد کالے کے کہو اللہ حکم دیتا ہے تم کو کلالے میں اخیر تک۔

١١١٤ – حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ آخِرُ آيَةٍ نَزَلَتْ فِي الْكَلَالَةِ (يستفتونك قل اللهُ يُفتيكم في الكلالة) *

۱۱۱۴۔ مسلم بن ابراہیم شعبہ، ابو اسحاق، براء بن عازب سے روایت ہے، کہ سب سے اخیر وہ آیت اتری ہے جو کلالے کے باب میں ہے یعنی یستفتونک قل اللہ یفتیکم فی الکلالہ جو سورہ نساء کے اخیر میں ہے۔

١١١٥ – حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ أَبِي مُزَاحِمٍ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَسْتَفْتُونَكَ فِي الْكَلَالَةِ فَمَا الْكَلَالَةُ قَالَ تُجْزِيكَ آيَةُ الصَّيْفِ فَقُلْتُ لِأَبِي إِسْحَقَ هُوَ مَنْ مَاتَ وَلَمْ يَدَعْ وَلَدًا وَلَا وَالِدًا قَالَ كَذَلِكَ ظَنُّوا أَنَّهُ كَذَلِكَ *

۱۱۱۵۔ منصور بن ابی مزاحم، ابو بکر، ابو اسحاق براء بن عازبؓ سے روایت ہے، کہ ایک شخص آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کیا یا رسول اللہ یستفتونک فی الکلالہ میں کلالہ سے کیا مراد ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کافی ہے تجھے وہ آیت جو گرمی میں اتری ہے یعنی جو سورہ نساء کے آخر میں ہے اور جو شروع میں ہے وہ جاڑے میں اتری ابو بکر نے کہا میں نے ابو اسحاق سے پوچھا کالہ وہی ہے جو نہ باپ کو چھوڑے نہ اولاد کو انہوں نے کہا ہاں ایسا ہی لوگوں نے سمجھا ہے۔

٤٨٦ – بَاب مَا جَاءَ فِي مِيرَاثِ الصُّلْبِ *

۴۸۶۔ اولاد کی میراث کا بیان یعنی بیٹا بیٹی پوتا پوتی کی میراث کا

١١١٦ – حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَامِرِ بْنِ زُرَارَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي قَيْسٍ الْأَوْدِيِّ عَنْ هُزَيْلِ بْنِ شُرَحْبِيلَ الْأَوْدِيِّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ وَسَلْمَانَ بْنِ رَبِيعَةَ فَسَأَلَهُمَا عَنِ ابْنَةٍ وَابْنَةِ ابْنٍ وَأُخْتٍ لِأَبٍ وَأُمٍّ فَقَالَا لِابْنَتِهِ النِّصْفُ وَلِلْأُخْتِ مِنَ الْأَبِ وَالْأُمِّ النِّصْفُ وَلَمْ يُوَرِّثَا ابْنَةَ الِابْنِ شَيْئًا وَأْتِ ابْنَ مَسْعُودٍ فَإِنَّهُ سَيُتَابِعُنَا فَأَتَاهُ الرَّجُلُ فَسَأَلَهُ وَأَخْبَرَهُ بِقَوْلِهِمَا فَقَالَ لَقَدْ ضَلَلْتُ إِذًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُهْتَدِينَ وَلَكِنِّي سَأَقْضِي فِيهَا بِقَضَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِابْنَتِهِ النِّصْفُ وَلِابْنَةِ الِابْنِ سَهْمٌ تَكْمِلَةُ الثُّلُثَيْنِ وَمَا بَقِيَ فَلِلْأُخْتِ مِنَ الْأَبِ وَالْأُمِّ *

۱۱۱۶۔ عبداللہ بن عامر، علی بن مسہر، عمش ابو قیس، ہزیل بن شرحبیل اودی سے روایت ہے، کہ ایک شخص ابی موسیٰ اشعری اور سلیمان بن ربیعہ کے پاس آیا اور ان دونوں سے اس مسئلہ کو پوچھا کہ ایک بیٹا ہو اور ایک پوتی اور ایک بہن سگی ہو یعنی ایک شخص مرے ان کو وارث چھوڑ کر تو اس کی میراث کیوں کر بٹے دونوں نے جواب دیا کہ بیٹی کو آدھا اور سگی بہن کو آدھا اور پوتی کو کسی چیز کا وارث نہیں کیا یعنی پوتی کو محروم کیا اور پوچھنے والے سے دونوں نے کہا کہ تو عبداللہ بن مسعود کے پاس جا یعنی ان سے بھی اس مسئلے کو پوچھ تو وہ بھی اس مسئلے میں ہماری موافقت کریں گے یعنی ایسا ہی کہیں گے تو وہ پوچھنے والا شخص عبداللہ بن مسعود کے پاس آیا اور جو فتوے ان دونوں نے دیا تھا اس کو عبداللہ بن مسعود سے کہا تو عبداللہ بن مسعود نے کہا اگر میں بھی ایسا فتوے دوں تو اس وقت گمراہ ہوں اور راہ پانے والوں میں سے نہ ہوں لیکن میں تو اس مسلے میں وہ فتوی دوں گا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا ہے اور وہ یہ ہے بیٹی کو آدھا اور پوتی کو چھٹا حصہ دو تہائی کے پورا کرنے کے لیے یعنی حق دو بیٹوں کا یا زیادہ کا دو سے دو تہائی تھا جب ایک بیٹی نے آدھا پایا تو چھٹا حصہ پوتی کو دے کر دو تہائی پوری کر دیں گے جو باقی رہے تو بہن سگی کے واسطے ہے یہ سن کر ابو موسیٰ نے کہا جب تک یہ عالم تم میں رہے مجھ سے نہ پوچھو)۔

١١١٧ - حدثنا موسى بن إسمعيل حدثنا أبان حدثنا قتادة حدثني أبو حسان عن الأسود بن يزيد أن معاذ بن جبل ورث أختا وابنة فجعل لكل واحدة منهما النصف وهو باليمن ونبي الله صلى الله عليه وسلم يومئذ حي *

۱۱۱۷۔ موسیٰ بن اسمٰعیل، ابان قتادہ، ابو حسان، اسود بن یزید سے روایت ہے، کہ معاذ بن جبل نے بہن اور بیٹی میں اس طرح ترکہ تقسیم کیا کہ آدھا مال بیٹی کو ملا اور آدھا بہن کو کیونکہ بہن بیٹی کے ساتھ عصبہ ہو جاتی ہے اس وقت معاذ یمن میں تھے اور نبی ﷺ حیات تھے۔

١١١٨ - حدثنا مسدد حدثنا بشر بن المفضل حدثنا عبد الله بن محمد بن عقيل عن جابر بن عبد الله قال خرجنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى جئنا امرأة من الأنصار في الأسواف فجاءت المرأة بابنتين لها فقالت يا رسول الله هاتان بنتا ثابت بن قيس قتل معك يوم أحد وقد استفاء عمهما مالهما وميراثهما كله فلم يدع لهما مالا إلا أخذه فما ترى يا رسول الله فوالله لا تنكحان أبدا إلا ولهما مال فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم يقضي الله في ذلك قال ونزلت سورة النساء (يوصيكم الله في أولادكم) الآية فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ادعوا لي المرأة وصاحبها فقال لعمهما أعطهما الثلثين وأعط أمهما الثمن وما بقي فلك قال أبو داود أخطأ بشر فيه إنما هما ابنتا سعد بن الربيع وثابت بن قيس قتل يوم اليمامة

۱۱۱۸۔ مسدد، بشر بن مفضل، عبداللہ بن محمد بن عقیل، حضرت جابر سے روایت ہے، کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے تو ایک انصاری عورت کے پاس پہنچے اسواف میں اسواف مدینے کے حرم کو کہتے ہیں وہ اپنی دو بیٹیوں کو لے کر آئی اور بولی یا رسول اللہ یہ دونوں بیٹیاں ہیں ثابت بن قیس کی جو قتل کیا گیا یا رسول اللہ ﷺ کے ساتھ احد کے دن ان کے چچا نے ان کا مال اور اسباب سب لے لیا اور ان کے واسطے کچھ نہ رکھا اب رسول اللہ ﷺ کیا فرماتے ہیں قسم خدا کی ان کا نکاح نہیں ہو سکتا جب تک ان کے پاس مال نہ ہو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ جل جلالہ اس کا فیصلہ کرے گا پھر یہ آیتیں اتریں یوصیکم اللہ فی اولادکم الایۃ رسول اللہ ﷺ نے اس عورت کو بلا بھیجا اور اس کے دیور کو بھی بلایا اور دیور سے کہا دونوں لڑکیوں کو دو تہائی مال دے دے اور ان کی ماں کو آٹھواں حصہ دے دے تو باقی لے لے، ابو داؤد فرماتے ہیں کہ یہ بشر کی غلطی ہے دو بیٹیاں سعد بن ربیع کی تھیں اور ثابت بن قیس جنگ یمامہ میں شہید ہوئے ہیں۔

تشریح: تو مسئلہ ۲۴ سے ہوگا ۱۶ دونوں بیٹیوں کے اور ۳ ان کی ماں کے اور ۵ ان کے چچا کے یہ حدیث نسخہ مطبوعہ مصریہ میں اسباب میں ہے اور نسخہ مطبوعہ دہلی میں پہلے کے باب میں ہے جو غالبا صحیح نہیں ہوتا کیونکہ اس میں کلالے کا ذکر ہے نہ میراث صلب کا مگر نسخہ قلمی بھی مطابق نسخہ مطبوعہ دہلی کے ہے واللہ اعلم۔ (علامہ)

١١١٩ - حدثنا ابن السرح حدثنا ابن وهب أخبرني داود بن قيس وغيره من أهل العلم عن عبد الله بن محمد بن عقيل عن جابر بن عبد الله أن امرأة سعد بن الربيع قالت يا رسول الله إن سعدا هلك وترك ابنتين وساق نحوه قال أبو داود وهذا هو أصح *

۱۱۱۹۔ ابن سرح ابن وہب، داؤد بن قیس وغیرہ عبداللہ بن محمد بن عقیل جابر سے روایت ہے، کہ سعد بن ربیع کی عورت نے کہا یا رسول اللہ سعد مر گیا، اور دو بیٹیاں چھوڑ گیا اور بیان کیا اس حدیث کو اخیر تک، ابو داؤد نے کہا یہ روایت صحیح ہے اور اس سے معلوم ہو گئی غلطی پہلی روایت کی جس میں سعد بن الربیع کے بدلے ثابت بن قیس مذکور ہے۔

٤٨٧ - باب في الجدة * ط

۴۸۷۔ دادی اور نانی کی میراث کا بیان!

١١٢٠ - حدثنا القعنبي عن مالك عن ابن شهاب عن عثمان بن إسحق بن خرشة عن قبيصة بن ذؤيب أنه قال جاءت الجدة إلى أبي بكر الصديق تسأله ميراثها فقال ما لك في كتاب الله تعالى شيء وما علمت لك في سنة نبي الله صلى الله عليه وسلم شيئا فارجعي حتى أسأل الناس فسأل الناس

۱۱۲۰۔ قعنبی، مالک ابن شہاب عثمان بن اسحاق بن خرشہ، قبیصہ بن ذویب سے روایت ہے، کہ میت کی نانی ابوبکر صدیق کے پاس میراث مانگنے کو آئی ابوبکر نے کہا اللہ کی کتاب میں تیرا حصہ کچھ نہیں ہے نہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس باب میں کوئی حدیث سنی ہے جا تو میں لوگوں سے پوچھ کر دریافت کروں گا ابوبکر صدیق نے لوگوں

فقال الْمغيرةُ بْنُ شعبة حضرتُ رسول الله صلَّى الله عليْه وسلَّم أعْطاها السُّدُس فقال أبو بكْر هل معك غيْرك فقام مُحمَّدُ بْنُ مسْلمة فقال مثْل ما قال الْمُغيرةُ ابْنُ شُعْبة فأنْفذهُ لها أبو بكْر ثُمَّ جاءت الْجدَّةُ الْأُخْرى إلى عُمر بْن الْخطَّاب رضي اللهُ عنهم تسْألُهُ ميراثها فقال ما لك في كتاب الله تعالى شيْءٌ وما كان الْقضاءُ الَّذي قُضي به إلَّا لغيْرك وما أنا بزائد في الْفرائض ولكنْ هُو ذلك السُّدُسُ فإن اجْتمعْتُما فيه فهُو بيْنكُما وأيَّتُكُما خلتْ به فهُو لها *

سے پوچھا مغیرہ بن شعبہ نے کہا میں اس وقت موجود تھا میرے سامنے رسول اللہ ﷺ نے نانی کو چھٹا حصہ دلایا ہے ابو بکر نے کہا اور بھی کوئی تمہارے ساتھ ہے جو اس معاملے کو جانتا ہو تو محمد بن مسلمہ کھڑے ہوگئے اور جیسا مغیرہ بن شعبہ نے کہا تھا ویسا ہی بیان کیا ابو بکر صدیق نے چھٹا حصہ دلا دیا پھر حضرت عمرؓ کے وقت میں دادی میراث مانگنے کو آئی حضرت عمر نے کہا اللہ کی کتاب میں تو تیرا حصہ مذکور نہیں ہے اور پہلے جو حکم ہو چکا ہے رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابو بکر کے زمانے میں وہ نانی کے باب میں ہوا تھا اور میں اپنی طرف سے فرائض میں کچھ بڑھا نہیں سکتا لیکن وہی چھٹا حصہ تو بھی لے اگر نانی بھی ہو تو تم دونوں سدس کو بانٹ لو اور جو تم دونوں میں اکیلی ہو یعنی صرف نانی ہو یا صرف دادی وہی چھٹا حصہ لے لے۔

١١٢١ - حدَّثنا مُحمَّدُ بْنُ عبْد الْعزيز بْن أبي رزْمة أخْبرني أبي حدَّثنا عُبيْدُ الله أبو الْمُنيب الْعتكيُّ عن ابْن بُريْدة عنْ أبيه أنَّ النَّبيَّ صلَّى اللهُ عليْه وسلَّم جعل للْجدَّة السُّدُس إذا لمْ يكُنْ دُونها أُمٌّ *

۱۱۲۱۔ محمد بن عبد العزیز، ان کے والد عبید اللہ عتکی، ابن بریدہ ان کے والد ابو ہریرہ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے نانی کے لیے چھٹا حصہ ٹھہرایا ہے اگر اس کو ماں حاجب نہ ہو۔

تشریح: یعنی اگر میت کی ماں جیتی ہوگی تو وہ حاجب ہوگی یعنی نانی کو حصے سے محروم کرے گی۔

٤٨٨ - باب ما جاء في ميراث الْجدِّ *

۴۸۸۔ دادا کی میراث کا بیان!

١١٢٢ - حدَّثنا مُحمَّدُ بْنُ كثير أخْبرنا همَّامٌ عنْ قتادة عن الْحسن عنْ عمْران بْن حُصيْن أنَّ رجُلًا أتى النَّبيَّ صلَّى اللهُ عليْه وسلَّم فقال إنَّ ابْن ابْني مات فما لي منْ ميراثه فقال لك السُّدُسُ فلمَّا أدْبر دعاهُ فقال لك سُدُسٌ آخرُ فلمَّا أدْبر دعاهُ فقال إنَّ السُّدُس الْآخر طُعْمةٌ قال قتادةُ فلا يدْرُون مع أيِّ شيْءٍ ورَّثهُ قال قتادةُ أقلُّ شيْءٍ ورث الْجدُّ السُّدُسُ *

۱۱۲۲۔ محمد بن کثیر، ہمام قتادہ، حسن، عمران بن حصین سے روایت ہے، کہ ایک شخص آیا رسول اللہ ﷺ کے پاس اور کہا کہ میرا پوتا مر گیا ہے تو مجھے اس کے میراث سے کیا پہنچتا ہے آپ نے فرمایا تیرے لیے چھٹا حصہ ہے جب وہ لوٹ کر چلا تو اس کو پھر بلایا اور فرمایا ایک اور چھٹا حصہ تحفہ ہے تیرے لیے قتادہ نے کہا کہ معلوم نہیں کب دادا کو چھٹا حصہ ملتا ہے اور کب ثلث ملتا ہے اس میں علماء کا بہت اختلاف ہے۔

١١٢٣ - حدَّثنا وهْبُ بْنُ بقيَّة عنْ خالد عنْ يُونُس عن الْحسن أنَّ عُمر قال أيُّكُمْ يعْلمُ ما ورَّث رسُولُ الله صلَّى اللهُ عليْه وسلَّم الْجدَّ فقال معْقلُ بْنُ يسار أنا ورَّثهُ رسُولُ الله صلَّى اللهُ عليْه وسلَّم السُّدُس قال مع منْ قال لا أدْري قال لا دريْت فما تُغْني إذًا *

۱۱۲۳۔ وہب بن بقیہ، خالد یونس، حسن سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے کہا تم میں سے کون جانتا ہے یہ بات کہ رسول اللہ ﷺ نے دادا کو ترکے میں سے کیا دلایا معقل بن یسار نے کہا میں جانتا ہوں رسول اللہ ﷺ نے اس کو چھٹا حصہ دلایا انہوں نے کہا کس وارث کے ساتھ معقل نے کہا یہ معلوم نہیں عمر نے کہا پھر تم کیا جانتے ہو کیا فائدہ۔

٤٨٩ - باب في ميراث الْعصبة *

۴۸۹۔ عصبات کی میراث کا بیان جیسے بیٹا باپ بھائی!

١١٢٤ - حدَّثنا أحْمدُ بْنُ صالح ومخْلدُ بْنُ خالد وهذا

۱۱۲۴۔ احمد بن صالح اور مخلد بن خالد، عبد الرزاق، معمر طاؤس ان کے

حَدِيثُ مَخْلَدٍ وَهُوَ الْأَشْبَعُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْسِمِ الْمَالَ بَيْنَ أَهْلِ الْفَرَائِضِ عَلَى كِتَابِ اللَّهِ فَمَا تَرَكَتِ الْفَرَائِضُ فَلِأَوْلَى ذَكَرٍ *

والد، ابن عباس سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بانٹ دو مال کو درمیان میں ذوی الفروض کے یعنی ان لوگوں کے جن کے حصے مقرر ہیں اللہ کی کتاب میں موافق کتاب اللہ پھر جو ان کے حصوں سے بچ رہے وہ اس مرد کو ملے گا جو میت میں سب سے زیادہ قریب ہو۔

٤٩٠ -باب فِي مِيرَاثِ ذَوِي الْأَرْحَامِ *

۴۹۰۔ ذوی الارحام کی میراث کا بیان جو نہ ذوی الفروض میں نہ عصبہ

١١٢٥ -حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ بُدَيْلٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي عَامِرٍ الْهَوْزَنِيِّ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ لُحَيٍّ عَنِ الْمِقْدَامِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَكَ كَلًّا فَإِلَيَّ وَرُبَّمَا قَالَ إِلَى اللَّهِ وَإِلَى رَسُولِهِ وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهِ وَأَنَا وَارِثُ مَنْ لَا وَارِثَ لَهُ أَعْقِلُ لَهُ وَأَرِثُهُ وَالْخَالُ وَارِثُ مَنْ لَا وَارِثَ لَهُ يَعْقِلُ عَنْهُ وَيَرِثُهُ *

۱۱۲۵۔ حفص بن عمر شعبہ بدیل، علی بن ابی طلحہ، راشد بن سعد، ابو عامر، مقدام بن معد یکرب سے روایت ہے، کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو شخص قرضہ یا عیال واطفال چھوڑ جائے تو میری طرف ہے یا اللہ اور رسول کی طرف ہے یعنی میں اس کا قرض ادا کروں گا اس کی اولاد کی خبر گیری کروں گا اور جو مال چھوڑ جائے وہ اس کے وارثوں کا ہے اور میں وارث ہوں اس کا جس کا کوئی وارث نہیں میں اس کی طرف سے دیت دوں گا اور اس کا ترکہ لوں گا ایسا ہی ماموں وارث ہے اس کا جس کا اور کوئی وارث نہیں ہے، وہ اس کی دیت دے گا اور اس کا وارث ہوگا۔

١١٢٦ -حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ فِي آخَرِينَ قَالُوا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ بُدَيْلٍ يَعْنِي ابْنَ مَيْسَرَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي عَامِرٍ الْهَوْزَنِيِّ عَنِ الْمِقْدَامِ الْكِنْدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا أَوْلَى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِهِ فَمَنْ تَرَكَ دَيْنًا أَوْ ضَيْعَةً فَإِلَيَّ وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهِ وَأَنَا مَوْلَى مَنْ لَا مَوْلَى لَهُ أَرِثُ مَالَهُ وَأَفُكُّ عَانَهُ وَالْخَالُ مَوْلَى مَنْ لَا مَوْلَى لَهُ يَرِثُ مَالَهُ وَيَفُكُّ عَانَهُ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ الزُّبَيْدِيُّ عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ عَائِذٍ عَنِ الْمِقْدَامِ وَرَوَاهُ مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ رَاشِدٍ قَالَ سَمِعْتُ الْمِقْدَامَ قَالَ أَبُو دَاوُد يَقُولُ الضَّيْعَةُ مَعْنَاهُ عِيَالٌ *

۱۱۲۶۔ سلیمان بن حرب، حماد بدیل، علی بن ابی طلحہ راشد بن سعد ابو عامر، مقدام کندی سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں لائق تر ہوں ساتھ ہر مسلمان کے ان کی ذاتوں سے زیادہ سو جو کوئی اپنے ذمہ پر کچھ قرضہ چھوڑ جائے یا عیال چھوڑ جائے تو اس قرض کا ادا کرنا یا ان عیال کی پرورش کرنا میری طرف ہے اور جو کوئی مال چھوڑ جائے تو وہ اس کے وارثوں کے لیے ہے اور جس کا کوئی والی اور کارساز نہیں اس کا میں والی اور کارساز ہوتا ہوں اور اس کے مال کا وارث ہوں اور میں اس کے قیدیوں کو چھوڑاتا ہوں اور جس کا کوئی کارساز نہیں ہے اس کا ماموں اس کا کارساز ہے اس کے مال کا وارث ہوتا ہے اس کے قیدیوں کو چھوڑاتا ہے ابوداؤد فرماتے ہیں کہ ضیعہ کے معنی عیال کے ہیں ابوداؤد فرماتے ہیں کہ اس روایت کو زبیدی نے بواسطہ راشد، ابن عائذ مقدام سے اور معاویہ بن صالح نے بواسطہ راشد صرف مقدام سے روایت کیا ہے۔

١١٢٧ -حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ عَتِيقٍ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ حُجْرٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ يَحْيَى بْنِ الْمِقْدَامِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ سَمِعْتُ

۱۱۲۷۔ عبدالسلام، محمد بن مبارک، اسماعیل، بن عیاش یزید بن حجر، صالح بن یحییٰ، ان کے والد ان کے دادا مقدام سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ سے میں نے سنا ہے آپ فرماتے تھے جس کا کوئی

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَنَا وَارِثُ مَنْ لَا وَارِثَ لَهُ أَفُكُّ عَانِيَهُ وَأَرِثُ مَالَهُ وَالْخَالُ وَارِثُ مَنْ لَا وَارِثَ لَهُ يَفُكُّ عَانِيَهُ وَيَرِثُ مَالَهُ *

وارث نہیں اس کا میں وارث ہوں اس کی طرف سے دیت دیتا ہوں اور اس کے مال کا وارث ہوتا ہوں اور ماموں وارث ہے اس کا جس کا کوئی وارث نہیں وہ دیت ادا کرے گا اور مال کا وارث ہوگا اپنے بھانجے کا۔

۱۱۲۸ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا شُعْبَةُ الْمَعْنَى ح و حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ عَنْ سُفْيَانَ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ الْأَصْبَهَانِيِّ عَنْ مُجَاهِدِ بْنِ وَرْدَانَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ مَوْلًى لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاتَ وَتَرَكَ شَيْئًا وَلَمْ يَدَعْ وَلَدًا وَلَا حَمِيمًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطُوا مِيرَاثَهُ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ قَرْيَتِهِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَحَدِيثُ سُفْيَانَ أَتَمُّ و قَالَ مُسَدَّدٌ قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَاهُنَا أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ أَرْضِهِ قَالُوا نَعَمْ قَالَ فَأَعْطُوهُ مِيرَاثَهُ *

۱۱۲۸۔ مسدد یحیٰی، شعبہ دوسری سند عثمان بن ابی شیبہ، وکیع بن جراح، سفیان، ابن اصبہانی، مجاہد بن وردان، عروہ، حضرت عائشہ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ کا ایک غلام آزاد کیا ہوا مر گیا کچھ مال چھوڑ گیا اور کوئی وارث نہ چھوڑا نہ اولاد نہ عزیز تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس کا ترکہ دے دو ایک شخص کو جو اس کی بستی والوں میں سے تھا وہ ترکہ آپ کا حق تھا مگر آپ نے تصدق کر دیا اس کے ہم وطن پر اس میں کوئی مصلحت ہوگی کیوں امام کو ایسا اختیار ہے مسدد کی روایت میں ہے کہ آپ نے پوچھا اس جگہ پر کوئی شخص اس کے ملک والوں میں سے ہے لوگوں نے کہا ہاں ہے، آپ نے فرمایا وہ ترکہ اس کو دے دو ابوداؤد نے کہا سفیان کی روایت بہت پوری ہے۔

تشریح: جب کوئی مر جائے اور اس کا کوئی وارث نہ ہو تو وہ ترکہ بیت المال میں رکھنا چاہیے سب مسلمانوں کا حق اس میں ہوگا۔ (علامہ)

۱۱۲۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ الْكِنْدِيُّ حَدَّثَنَا الْمُحَارِبِيُّ عَنْ جِبْرِيلَ بْنِ أَحْمَرَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقَالَ إِنَّ عِنْدِي مِيرَاثَ رَجُلٍ مِنَ الْأَزْدِ وَلَسْتُ أَجِدُ أَزْدِيًّا أَدْفَعُهُ إِلَيْهِ قَالَ اذْهَبْ فَالْتَمِسْ أَزْدِيًّا حَوْلًا قَالَ فَأَتَاهُ بَعْدَ الْحَوْلِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَمْ أَجِدْ أَزْدِيًّا أَدْفَعُهُ إِلَيْهِ قَالَ فَانْطَلِقْ فَانْظُرْ أَوَّلَ خُزَاعِيٍّ تَلْقَاهُ فَادْفَعْهُ إِلَيْهِ فَلَمَّا وَلَّى قَالَ عَلَيَّ الرَّجُلُ فَلَمَّا جَاءَهُ قَالَ انْظُرْ كُبْرَ خُزَاعَةَ فَادْفَعْهُ إِلَيْهِ *

۱۱۲۹۔ عبداللہ بن سعید کندی محاربی، جبرئیل بن احمر، عبداللہ بن بریدہ، ان کے والد سے روایت ہے، کہ ایک شخص رسول اللہ صلعم کے پاس آیا اور بولا میرے پاس ترکہ ہے ایک شخص کا جو قبلیلہ ازد میں سے تھا اب مجھے کوئی شخص ازد کا نہیں ملتا کہ وہ ترکہ اسے دے دوں آپ نے فرمایا جا کسی شخص کو تلاش کر جو ازد میں سے ہو ایک سال تک راوی نے کہا پھر وہ ایک سال کے بعد رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور بولا یا رسول اللہ مجھے تو کوئی ازدی نہیں ملتا کہ میں مال اس کے حوالے کروں آپ نے فرمایا جا اور تلاش کر کسی خزاعی کو اگر مل جائے تو مال اس کو دے دو کیونکر خزاعی بھی ایک شاخ ہے بنی ازد کی جب وہ شخص پیٹھ پھیر کر چلا تو آپ نے فرمایا پھر بلاؤ اس کو جب وہ آیا آپ نے فرمایا دیکھو جو شخص خزاعہ سے زیادہ نزدیک ہو اس کو یہ مال دینا کیونکہ جو شخص خزاعہ سے بہت نزدیک ہوگا جو جداعلی ہے اس بطن کا وہ ازد سے قریب ہوگا بہ نسبت اس شخص کے جو اس سے زیادہ خزاعہ سے فاصلہ رکھتا ہو

۱۱۳۰ - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ أَسْوَدَ الْعِجْلِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ جِبْرِيلَ بْنِ أَحْمَرَ أَبِي بَكْرٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ مَاتَ رَجُلٌ مِنْ خُزَاعَةَ فَأُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِيرَاثِهِ فَقَالَ الْتَمِسُوا لَهُ وَارِثًا أَوْ ذَا رَحِمٍ

۱۱۳۰۔ حسن بن اسود یحیٰی بن آدم، شریک جبرئیل بن احمر، ابن بریدہ ان کے والد بریدہ سے روایت ہے، کہ ایک شخص خزاعہ نام ایک قبیلہ کا ہے میں سے مر گیا اس کی میراث رسول اللہ ﷺ کے پاس لائی گئی آپ نے فرمایا اس کے وارث کو ڈھونڈ یعنی ذوی الفروض یا عصبات یا

فَلَمْ يَجِدُوا لَهُ وَارِثًا وَلَا ذَا رَحِمٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطُوهُ الْكُبْرَ مِنْ خُزَاعَةَ وَقَالَ يَحْيَى قَدْ سَمِعْتُهُ مَرَّةً يَقُولُ فِي هَذَا الْحَدِيثِ انْظُرُوا أَكْبَرَ رَجُلٍ مِنْ خُزَاعَةَ *

ذی رحم کو تو اس کا کوئی وارث نہ ملا اور نہ کوئی ذی رحم رسول اللہ ﷺ نے فرمایا خزاعہ میں جو بڑا ہووے اس کو میراث دو (بڑا ہووے یعنی خزاعہ سے زیادہ نزدیک وہ پشتوں میں یحییٰ نے کہا ایک بار میں نے شریک سے سنا یوں کہتے تھے دیکھو جو شخص بڑا خزاعہ میں سے اس کو دے دو۔

۱۱۳۱–حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ عَوْسَجَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا مَاتَ وَلَمْ يَدَعْ وَارِثًا إِلَّا غُلَامًا لَهُ كَانَ أَعْتَقَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَهُ أَحَدٌ قَالُوا لَا إِلَّا غُلَامًا لَهُ كَانَ أَعْتَقَهُ فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِيرَاثَهُ لَهُ *

۱۱۳۱۔ موسیٰ بن اسماعیل، حماد، عمرو بن دینار عوسجہ، ابن عباس سے روایت ہے کہ ایک شخص مر گیا رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں اور کوئی وارث نہ چھوڑا مگر ایک غلام جس کو اس نے آزاد کیا تھا آپ نے پوچھا کوئی اس کا وارث ہے لوگوں نے کہا کوئی نہیں سوا ایک غلام کے جس کو اس نے آزاد کیا تھا آپ نے فرمایا اسی کو ترکہ کر دے دو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ معتق آزاد کیا ہوا بھی وارث ہوتا ہے آزاد کرنے والے کا جب اور کوئی وارث نہ ہو لیکن جمہور اس کے خلاف ہیں۔

۴۹۱–بَاب مِيرَاثِ ابْنِ الْمُلَاعَنَةِ *

۴۹۱۔ جس عورت سے لعان ہوا ہو اس کے بچے کی میراث کا بیان!

۱۱۳۲–حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ رُؤْبَةَ التَّغْلِبِيُّ عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ النَّصْرِيِّ عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَرْأَةُ تُحْرِزُ ثَلَاثَةَ مَوَارِيثَ عَتِيقَهَا وَلَقِيطَهَا وَوَلَدَهَا الَّذِي لَاعَنَتْ عَنْهُ *

۱۱۳۲۔ ابراہیم بن موسیٰ، محمد بن حرب، عمر و بن روبہ، عبدالواحد بن عبداللہ واثلہ بن اسقع سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عورت تین شخصوں کی میراث کو پا سکتی ہے اپنے آزاد کیے ہوئے کی یعنی جس بردہ کو عورت آزاد کرے اور بردہ مر جائے تو میراث اس کی عورت لے گی اور پائے ہوئے کی یعنی جس بچہ کو راہ میں پایا اور اپنے بچے کی جس سے لعان ہو یعنی جس کے نسب سے خاوند منکر ہو گیا ہو تو عورت اس کی وارث ہو گی۔

۱۱۳۳–حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ وَمُوسَى بْنُ عَامِرٍ قَالَا حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ أَخْبَرَنَا ابْنُ جَابِرٍ حَدَّثَنَا مَكْحُولٌ قَالَ جَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِيرَاثَ ابْنِ الْمُلَاعَنَةِ لِأُمِّهِ وَلِوَرَثَتِهَا مِنْ بَعْدِهَا*

۱۱۳۳۔ محمود بن خالد اور موسیٰ بن عامر، ولید، ابن جابر مکحول سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے لعان والی عورت کے بچے کی میراث اس کی ماں کو دلائی پھر اس کی ماں کے بعد اس کے وارثوں کو دلائی کیونکہ باپ کو اور اس کے وارثوں کو بچے سے واسطہ نہ رہا۔

۱۱۳۴–حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ أَخْبَرَنِي عِيسَى أَبُو مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

۱۱۳۴۔ موسیٰ بن عامر ولید، عیسیٰ، علاء بن حارث عمرو بن شعیب ان کے والد، ان کے دادا نے بھی رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

۴۹۲–بَاب هَلْ يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ *

۴۹۲۔ کیا مسلمان کافر کا وارث ہوتا ہے!

۱۱۳۵–حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ

۱۱۳۵۔ مسدد سفیان، زہری علی بن حسین، عمرو بن عثمان اسامہ بن زید سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ نہ کافر مسلمان کا

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ وَلَا الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ *

وارث ہوتا ہے اور نہ مسلمان کافر کا وارث ہوتا ہے۔

۱۱۳۶ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَيْنَ تَنْزِلُ غَدًا فِي حِجَّتِهِ قَالَ وَهَلْ تَرَكَ لَنَا عَقِيلٌ مَنْزِلًا ثُمَّ قَالَ نَحْنُ نَازِلُونَ بِخَيْفِ بَنِي كِنَانَةَ حَيْثُ تَقَاسَمَتْ قُرَيْشٌ عَلَى الْكُفْرِ يَعْنِي الْمُحَصَّبَ وَذَاكَ أَنَّ بَنِي كِنَانَةَ حَالَفَتْ قُرَيْشًا عَلَى بَنِي هَاشِمٍ أَنْ لَا يُنَاكِحُوهُمْ وَلَا يُبَايِعُوهُمْ وَلَا يُؤْوُوهُمْ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَالْخَيْفُ الْوَادِي *

۱۱۳۶۔ احمد بن حنبل، عبدالرزاق، معمر زہری، علی بن حسین، عمر بن عثمان، اسامہ بن زید سے روایت ہے کہ میں نے کہا یا رسول اللہ آپ کل کہاں اتریں گے یہ قصہ حج کا ہے آپ نے فرمایا کیا عقیل نے ہمارے واسطے کوئی گھر چھوڑا ہے یعنی مکے میں کوئی گھر ہمارا باقی ہے یا نہیں پھر آپ نے فرمایا ہم اتریں گے بنی کنانہ کے خیف میں جہاں قریش نے قسم کھائی تھی کفر پر یعنی محصب میں کیونکہ بنی کنانہ نے عہد لیا تھا قریش سے کہ بنی ہاشم سے نکاح نہ کریں گے خرید اور فروخت نہ کریں گے اور اپنے یہاں جگہ نہ دیں گے۔

تشریح: یہ حدیث کتاب الحج میں گزر چکی قصہ اس کا مشہور ہے، قریش اور بنی کنانہ نے ایک اقرارنامہ لکھا تھا کہ ہم بنی ہاشم اور بنی عبدالمطلب کو مکے سے نکال دیں گے اور ان سے کسی طرح کا ارتباط شادی بیاہ یا معاملے کا نہ رکھیں گے اس اقرارنامہ کو دیمک چاٹ گئی۔

۱۱۳۷ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ حَبِيبٍ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَوَارَثُ أَهْلُ مِلَّتَيْنِ شَتَّى *

۱۱۳۷۔ موسیٰ بن اسماعیل، حماد، حبیب معلم، عمرو بن شعیب ان کے والد، ان کے دادا عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دو مختلف دین والوں میں وراثت نہیں ہوتی یعنی کافر اور مسلمان میں۔

۱۱۳۸ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي حَكِيمٍ الْوَاسِطِيِّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ أَنَّ أَخَوَيْنِ اخْتَصَمَا إِلَى يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ يَهُودِيٌّ وَمُسْلِمٌ فَوَرَّثَ الْمُسْلِمَ مِنْهُمَا وَقَالَ حَدَّثَنِي أَبُو الْأَسْوَدِ أَنَّ رَجُلًا حَدَّثَهُ أَنَّ مُعَاذًا حَدَّثَهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْإِسْلَامُ يَزِيدُ وَلَا يَنْقُصُ فَوَرَّثَ الْمُسْلِمَ

۱۱۳۸۔ مسدد، عبدالوارث، عمرو واسطی، عبداللہ بن بریدہ سے روایت ہے، کہ دو بھائیوں نے جھگڑا کیا یحییٰ بن یعمر کے پاس ان میں سے ایک یہودی تھا ایک مسلمان انہوں نے مسلمان کو میراث دلائی اور کہا حدیث بیان کی مجھ سے ابوالاسود نے انہوں نے ایک شخص سے سنا اس نے معاذ سے سنا کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے اسلام بڑھتا ہے کم نہیں ہوتا پھر انہوں نے ترکہ دلایا مسلمان کو۔

تشریح: تو مسلمان کافر کا وارث ہو سکتا ہے مگر کافر مسلمان کا وارث نہیں ہو سکتا یہ مذہب جمہور علماء کے خلاف ہے۔

۱۱۳۹ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي حَكِيمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ الدِّيلِيِّ أَنَّ مُعَاذًا أُتِيَ بِمِيرَاثِ يَهُودِيٍّ وَارِثُهُ مُسْلِمٌ بِمَعْنَاهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۱۱۳۹۔ مسدد یحییٰ بن سعید، شعبہ، عمرو بن ابی حکیم عبداللہ بن بریدہ، یحییٰ بن یعمر، ابوالاسود سے روایت ہے کہ معاذ ایک ایسے یہودی کا ترکہ جس کا وارث مسلمان تھا لے کر آئے پھر وہی حدیث بیان کی۔

۴۹۳ - بَابُ فِيمَنْ أَسْلَمَ عَلَى مِيرَاثٍ *

۴۹۳۔ میراث تقسیم ہونے سے پہلے اگر وارث مسلمان ہو جائے!

۱۱۴۰ - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ أَبِي يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ

۱۱۴۰۔ حجاج بن ابی یعقوب، موسیٰ بن اسماعیل، محمد بن مسلم، عمرو بن

داوُد حدَّثنا مُحمَّدُ بْنُ مُسْلم عَنْ عمْرو بْن دينَار عَنْ أَبي الشَّعْثاء عن ابْن عبَّاس قالَ قالَ النبيُّ صَلَّى اللَّه عَلَيْه وَسلَّمَ كُلُّ قسْم قُسم في الْجاهليَّة فهُوَ علَى ما قُسم لهُ وَكُلُّ قسْمٍ أدْركهُ الْإسْلامُ فهُو علَى قسْم الْإسْلَام *

دینار، ابو الشعثاء ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو ترکہ بانٹ دیا گیا جاہلیت میں تو وہ اسلام کے زمانے میں بھی اسی حال پر رہے گا اور جو ترکہ تقسیم نہیں ہوا اسلام کے زمانے تک تو وہ اسلام کے قاعدوں کے موافق تقسیم کیا جائے گا۔

٤٩٤ - باب في الْولَاء *

۴۹۴۔ ولاء آزاد کیے ہوئے بردے کا ترکہ کا بیان!

١١٤١ - حدَّثنا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعيد قالَ مالكٌ عَرَضَ عَليَّ نافعٌ عَن ابْن عُمَرَ أَنَّ عَائشَةَ رَضي اللَّه عَنْهَا أُمَّ الْمُؤْمنينَ أَرَادَتْ أَنْ تَشْتَري جَاريَةً تَعْتقُهَا فَقَالَ أَهْلُهَا نَبيعُكهَا عَلَى أَنَّ وَلَاءَهَا لَنا فَذَكَرَتْ عَائشَةُ ذَاكَ لرَسُول اللَّه صَلَّى اللَّه عَلَيْه وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا يَمْنَعُك ذلك فَإنَّ الْوَلَاءَ لمَنْ أَعْتَقَ *

۱۱۴۱۔ قتیبہ بن سعید، مالک، نافع، ابن عمر سے روایت ہے، کہ حضرت ام المومنین عائشہؓ نے ایک لونڈی کو خرید کر کے آزاد کرنا چاہا لونڈی کے مالکوں نے کہا ہم بیچتے ہیں لونڈی کو اس شرط سے کہ ولاء اس کی ہم کو ملے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے یہ ذکر کیا آپ نے فرمایا تو خرید نے سے مت رک ولاء اسی کو ملے گی جو آزاد کرے یعنی اس شرط پر خرید کرنے کہ ولاء ان کو ملے گی اور خوف نہ کر یہ شرط خود لغو ہو جائے گی اور ولاء تجھی کو پہنچے گی۔

١١٤٢ - حدَّثنا عُثْمَانُ بْنُ أَبي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكيعُ بْنُ الْجَرَّاح عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْريِّ عَنْ مَنْصُور عَنْ إبْرَاهيمَ عَن الْأَسْوَد عَنْ عَائشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّه صَلَّى اللَّه عَلَيْه وَسَلَّمَ الْوَلَاءُ لمَنْ أَعْطَى الثَّمَنَ وَوَليَ النِّعْمَةَ *

۱۱۴۲۔ عثمان بن ابی شیبہ، وکیع بن جراح، سفیان ثوری، منصور، ابراہیم، اسود، حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا ﷺ نے ولاء اس کو ملے گی جو مول لے قیمت دے اور احسان کرے بردے پر یعنی اس کو آزاد کرے۔

١١٤٣ - حدَّثنا عَبْدُ اللَّه بْنُ عَمْرو بْن أَبي الْحَجَّاج أَبُو مَعْمَر حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارث عَنْ حُسَيْن الْمُعَلِّم عَنْ عَمْرو بْن شُعَيْبٍ عَنْ أَبيه عَنْ جَدِّه أَنَّ رِئَابَ بْنَ حُذَيْفَةَ تَزَوَّجَ امْرَأَةً فَوَلَدَتْ لَهُ ثَلَاثَةَ غلْمَة فَمَاتَتْ أُمُّهُمْ فَوَرَّثُوهَا رِبَاعَهَا وَوَلَاءَ مَوَاليهَا وَكَانَ عَمْرُو بْنُ الْعَاص عَصَبَةَ بَنيهَا فَأَخْرَجَهُمْ إلَى الشَّام فَمَاتُوا فَقَدمَ عَمْرُو بْنُ الْعَاص وَمَاتَ مَوْلًى لَهَا وَتَرَكَ مَالًا لَهُ فَخَاصَمَهُ إخْوَتُهَا إلَى عُمَرَ بْن الْخَطَّاب فَقَالَ عُمَرُ قَالَ رَسُولُ اللَّه صَلَّى اللَّه عَلَيْه وَسَلَّمَ مَا أَحْرَزَ الْوَلَدُ أَو الْوَالدُ فَهُوَ لعَصَبَته مَنْ كَانَ قَالَ فَكَتَبَ لَهُ كتَابًا فيه شَهَادَةُ عَبْد الرَّحْمَن بْن عَوْفٍ وَزَيْد بْن ثَابتٍ وَرَجُل آخرَ فَلَمَّا اسْتُخْلفَ عَبْدُ الْمَلك اخْتَصَمُوا إلَى هشَام بْن إسْمَعيلَ أَوْ إلَى إسْمَعيلَ بْن هشَام فَرَفَعَهُمْ إلَى عَبْد الْمَلك فَقَالَ هَذَا منَ الْقَضَاء الَّذي مَا كُنْتُ أَرَاهُ قَالَ فَقَضَى لَنَا بكتَاب عُمَرَ بْن الْخَطَّاب فَنَحْنُ فيه إلَى السَّاعَة *

۱۱۴۳۔ عبداللہ بن عمرو، ابو معمر، عبدالوارث، حسین، معلم عمرو بن شعیب، ان کے والد، ان کے دادا عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے، کہ رباب بن حذیفہ نے نکاح کیا ایک عورت سے اس تین لڑکے پیدا ہوئے پھر ماں لڑکوں کی مر گئی وہ لڑکے اپنی ماں کے وارث ہوئے اس کے گھروں کے اور اس کے آزاد کیے ہوئے بردوں کی ولاء کے اور عمرو بن عاص ان لڑکوں کے عصبہ تھے یعنی وارث تھے بعد اس کے عمرو بن العاص نے لڑکوں کو شام کی طرف نکال دیا اور وہ وہاں مر گئے اور عمرو بن العاص آئے اس عورت کا ایک بردہ آزاد کیا ہوا مر اور مال چھوڑ گیا تو جھگڑا کیا اس عورت کے بھائیوں نے اس کی ولاء کے لیے حضرت عمر بن خطاب کے پاس حضرت عمر نے کہا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو ولاء اولاد حاصل کرے تو وہ اس کے عصبوں کو ملے گی بعد اولاد کے یا باپ کے مر جانے کے اور ماں کے وارثوں کو نہ ملے گی پھر حضرت عمر نے اس باب میں ایک فیصلہ نامہ لکھ دیا اور اس پر عبدالرحمن بن عوف اور زید بن ثابت اور ایک اور شخص کی گواہی کر دی جب عبدالملک بن مروان خلیفہ ہوا تو پھر ان لوگوں نے جھگڑا کیا ہشام بن اسمعیل یا اسمعیل

بن ہشام کے پاس اس نے عبدالملک کے پاس مقدمے کو بھیج دیا عبد الملک نے کہا یہ فیصلہ تو ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے میں اس کو دیکھ چکا ہوں راوی نے کہا پھر عبدالملک نے وہی فیصلہ عمر بن خطاب کا جو تھا اس کے موافق فیصلہ کیا اور وہ فیصلہ اب تک ہمارے پاس ہے۔

٤٩٥ -باب في الرّجل يسلم على يدي الرّجل *

۴۹۵۔ کوئی شخص کسی کے ہاتھ پر مسلمان ہو تو وہ اس کا وارث ہوگا!

١١٤٤ -حدّثنا يزيدُ بْنُ خالدِ بْنِ مَوْهبٍ الرّمْليُّ وهشامُ بْنُ عمّارٍ قالا حدّثنا يحْيى قال أبو داود وهو ابنُ حمْزة عنْ عبْد العزيز بْن عمر قال سمعْتُ عبْد الله بْن موْهبٍ يُحدّثُ عُمر بْن عبْد العزيز عنْ قبيصة بْن ذُؤيْبٍ قال هشامٌ عنْ تميمٍ الدّاريّ أنّهُ قال يا رسُول الله وقال يزيدُ إنّ تميمًا قال يا رسُول الله ما السُّنّةُ في الرّجُل يُسْلمُ على يدي الرّجُل من الْمُسْلمين قال هُو أوْلى النّاس بمحْياهُ ومماته *

۱۱۴۴۔ یزید بن خالد، اور ہشام بن عمار یحییٰ بن حمزہ عبدالعزیز بن عمر، عبداللہ بن موہب، قبیصہ بن ذویب تمیم داری سے روایت ہے کہ میں نے کہا یا رسول اللہ شرع کا کیا حکم ہے اس شخص کے باب میں جو ایک مسلمان شخص کے ہاتھ پر اسلام لایا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وہ شخص (یعنی جس کے ہاتھ پر مسلمان ہوا ہے لائق تر ہے اس کی زندگی اور موت کے ساتھ اگر کوئی وارث نہ ہو تو وہی وارث ہو جائے گا)۔

٤٩٦ -باب في بيْع الْولاء *

۴۹۶۔ ولاء کا بیچنا درست نہیں ہے!

١١٤٥ -حدّثنا حفْصُ بْنُ عُمر حدّثنا شُعْبةُ عنْ عبْد الله بْن دينارٍ عن ابْن عُمر رضي اللهُ عنْهُما قال نهى رسُولُ الله صلّى اللهُ عليْه وسلّم عنْ بيْع الْولاء وعنْ هبته *

۱۱۴۵۔ حفص بن عمر شعبہ، عبداللہ بن دینار ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، کہ منع کیا رسول اللہ ﷺ نے ولاء کی بیع اور ہبہ سے (یعنی حق ولاء کا بیع اور ہبہ سے کیونکہ وہ بالفعل معدوم ہے)۔

٤٩٧ -باب في الْموْلُود يسْتهلُّ ثُمّ يمُوتُ *

۴۹۷۔ ایک بچہ زندہ پیدا ہوا اور رو کر مر جائے!

١١٤٦ -حدّثنا حُسيْنُ بْنُ مُعاذٍ حدّثنا عبْدُ الْأعْلى حدّثنا مُحمّدٌ يعْني ابْن إسْحق عنْ يزيد بْن عبْد الله بْن قُسيْطٍ عنْ أبي هُريْرة عن النّبيّ صلّى اللهُ عليْه وسلّم قال إذا اسْتهلّ الْموْلُودُ وُرّث *

۱۱۴۶۔ حسین بن معاذ، عبدالاعلیٰ، محمد بن اسحاق، یزید بن عبداللہ ابو ہریرہ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب لڑکا آواز کرے تو وارث کیا جائے (یعنی بچہ پیدا ہونے کے بعد اس کے آثار زندگی معلوم ہوں تو اس کی میراث شرع میں ثابت ہے۔

٤٩٨ -باب نسْخ ميراث الْعقْد بميراث الرّحم *

۴۹۸۔ ناتے کی میراث نے اقرار کی میراث کو موقوف کر دیا

١١٤٧ -حدّثنا أحْمدُ بْنُ مُحمّد بْن ثابتٍ حدّثني عليُّ بْنُ حُسيْنٍ عنْ أبيه عنْ يزيد النّحْويّ عنْ عكْرمة عن ابْن عبّاسٍ رضي اللهُ عنْهُما قال (والّذين عقدتْ أيْمانُكُمْ فآتُوهُمْ نصيبهُمْ) كان الرّجُلُ يُحالفُ الرّجُل ليْس بيْنهُما نسبٌ فيرثُ أحدُهُما الْآخر فنسخ ذلك الْأنْفالُ (وأُولُو الْأرْحام بعْضُهُمْ أوْلى ببعْضٍ) *

۱۱۴۷۔ احمد بن محمد، علی بن حسین، ان کے والد، یزید نحوی، عکرمہ، ابن عباس سے روایت ہے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے جن لوگوں سے تم نے قسمیں کھائیں ان کو ان کا حصہ دے دو اگلے زمانے میں ایک دوسرے شخص سے قسم کھاتا جس سے قرابت نہ ہوتی پھر ایک دوسرے کا وارث ہوتا یہ حکم منسوخ ہو گیا سورہ انفال کی اس آیت سے واولوا الارحام بعضہم اولیٰ ببعض فی کتاب اللہ یعنی ناتے والے آپس میں ایک دوسرے کے مال کے حق دار ہیں۔

١١٤٨ - حدثنا هارون بن عبد الله حدثنا أبو أسامة حدثني إدريس بن يزيد حدثنا طلحة بن مصرف عن سعيد بن جبير عن ابن عباس في قوله تعالى ﴿ والذين عاقدت أيمانكم فآتوهم نصيبهم ﴾ قال كان المهاجرون حين قدموا المدينة تورث الأنصار دون ذوي رحمه للأخوة التي آخى رسول الله صلى الله عليه وسلم بينهم فلما نزلت هذه الآية ﴿ ولكل جعلنا موالي مما ترك ﴾ قال نسختها ﴿ والذين عقدت أيمانكم فآتوهم نصيبهم ﴾ من النصر والنصيحة والرفادة ويوصي له وقد ذهب الميراث *

۱۱۴۸۔ ہارون بن عبداللہ، ابواسامہ، ادریس بن یزید، طلحہ بن مصرف، سعید بن جبیر، ابن عباس سے روایت ہے کہ یہ جو اللہ جل جلالہ نے فرمایا (ترجمہ) یعنی جن لوگوں سے تم نے قسمیں کھائیں ان کو ان کا حصہ دے دو اس آیت کا قصہ یہ ہے کہ مہاجرین جب مکے سے مدینے کو ہجرت کر کے آئے تو وہ وارث ہوتے تھے انصار کے اور انصار ان کے وارث ہوتے اور عزیز و اقارب وارث نہ ہوتے اس لیے کہ رسول اللہ ﷺ نے بھائی چارہ کر دیا انصار اور مہاجرین میں اسی کا نام عہد مواخاۃ ہے جب یہ آیت اتری ترجمہ یعنی ہم نے ہر ایک کے وارث بنائے اس مال کے جس کو چھوڑ جائیں ماں باپ اور کنبے والے تو منسوخ ہو گئی وہ آیت اس سے ترجمہ جن لوگوں سے تم نے قسمیں کھائی ہیں ان کو ان کا حصہ دے دو جو حصہ ان لوگوں کا بوجہ مدد کرنے اور نصیحت کرنے اور عانت اور رفاقت کے مقرر تھا وہ جاتا رہا اب وصیت ان کے لیے کر سکتا ہے تہائی مال کی لیکن میراث سو جاتی رہی وہ کنبے والوں کے لیے ہے۔

١١٤٩ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَعَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ يَحْيَى الْمَعْنَى قَالَ أَحْمَدُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنِ ابْنِ إِسْحَقَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ قَالَ كُنْتُ أَقْرَأُ عَلَى أُمِّ سَعْدٍ بِنْتِ الرَّبِيعِ وَكَانَتْ يَتِيمَةً فِي حِجْرِ أَبِي بَكْرٍ فَقَرَأْتُ ﴿ وَالَّذِينَ عَقَدَتْ أَيْمَانُكُمْ ﴾ فَقَالَتْ لَا تَقْرَأْ ﴿ وَالَّذِينَ عَقَدَتْ أَيْمَانُكُمْ ﴾ إِنَّمَا نَزَلَتْ فِي أَبِي بَكْرٍ وَابْنِهِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حِينَ أَبَى الْإِسْلَامَ فَحَلَفَ أَبُو بَكْرٍ أَلَّا يُوَرِّثَهُ فَلَمَّا أَسْلَمَ أَمَرَ اللَّهُ تَعَالَى نَبِيَّهُ عَلَيْهِ السَّلَام أَنْ يُؤْتِيَهُ نَصِيبَهُ زَادَ عَبْدُ الْعَزِيزِ فَمَا أَسْلَمَ حَتَّى حُمِلَ عَلَى الْإِسْلَامِ بِالسَّيْفِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ مَنْ قَالَ عَقَدَتْ جَعَلَهُ حِلْفًا وَمَنْ قَالَ عَاقَدَتْ جَعَلَهُ حَالِفًا قَالَ وَالصَّوَابُ حَدِيثُ طَلْحَةَ عَاقَدَتْ *

۱۱۴۹۔ احمد بن حنبل اور عبدالعزیز بن یحییٰ، محمد بن سلمہ ابن اسحاق، داؤد بن حصین سے روایت ہے، کہ میں کلام اللہ پڑھتا تھا ام سعد بنت ربیع سے اور وہ یتیم تھیں پرورش پائی تھی انہوں نے ابوبکر صدیقؓ کی گود میں تو میں اس آیت کو پڑھا والذین عاقدت ایمانکم انہوں نے کہا مت پڑھ اس آیت کو کیونکہ یہ منسوخ ہو گئی ہے یا خاص تھی ایک شخص سے نہ پڑھنے سے مراد یہ ہے اس پر عمل نہ کر یہ آیت ابوبکر اور ان کے بیٹے عبدالرحمٰن کے باب میں اتری جب عبدالرحمٰن نے مسلمان ہونے سے انکار کر دیا تو ابوبکر نے قسم کھائی کہ میں اس کو اپنا وارث نہ کروں گا پھر وہ مسلمان ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نے حکم کیا ان کا حصہ دینے کا عبدالعزیز کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ عبدالرحمٰن مسلمان نہیں ہوئے مگر تلوار کے زور سے یعنی جب اسلام کو غلبہ ہوا۔

١١٥٠ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَزِيدَ النَّحْوِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﴿ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَهَاجَرُوا ﴾ ﴿ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يُهَاجِرُوا ﴾ فَكَانَ الْأَعْرَابِيُّ لَا يَرِثُ الْمُهَاجِرَ وَلَا يَرِثُهُ الْمُهَاجِرُ فَنَسَخَتْهَا فَقَالَ ﴿ وَأُولُو الْأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ أَوْلَى بِبَعْضٍ ﴾ *

۱۱۵۰۔ احمد بن محمد، علی بن حسین، ان کے والد، یزید نحوی عکرمہ بن عباس سے روایت ہے کہ پہلے اللہ نے یوں فرمایا تھا جو لوگ ایمان لائے اور ہجرت کی وہ ایک دوسرے کے وارث ہیں اور جو لوگ ایمان لائے اور ہجرت نہ کی تو ان کے وارث نہ ہو گے جب تک وہ ہجرت نہ کریں پس مسلمان کسی اور ملک ہو تا کافروں کے وہ مہاجر کا وارث نہ ہوتا نہ مہاجر اس کا وارث ہو تا بعد اس کے یہ حکم منسوخ ہو گیا اس آیت سے واولوالارحام بعضھم اولی ببعض فی کتاب اللہ!

٤٩٩-باب في الْحلْف *

١١٥١-حدّثنا عُثْمانُ بْنُ أبي شيْبة حدّثنا مُحمّدُ بْنُ بشْر وابْنُ نُمير وأبُو أُسامة عنْ زكريّا عنْ سعْد بْن إبْراهيم عنْ أبيه عنْ جُبيْر بْن مُطْعم قال قال رسُولُ اللّه صلّى اللّه عليْه وسلّم لا حلْف في الْإسْلام وأيُّما حلْف كان في الْجاهليّة لمْ يزدْهُ الْإسْلامُ إلّا شدّةً *

۴۹۹۔ کسی بات کا قول و قرار کرنا اس پر قسمیں کھانا!

۱۱۵۱۔ عثمان بن ابی شیبہ، محمد بن بشر اور ابن نمیر اور ابو اسامہ سعد بن ابراہیم، ان کے والد، جبیر بن مطعم سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ زمانہ کفر کی قسم اور عہد و پیمان کا اسلام میں کچھ اعتبار نہیں اور جو عہد و پیمان نیک کام میں تھا کفر کے وقت تو اسلام نے اس کی زیادہ تر مضبوطی کی۔

تشریح: کفار عرب کا دستور تھا کہ ایک قوم دوسری قوم سے ہم قسم ہوتی تو ایک دوسرے کا حق اور ناحق میں مدد کیا کرتا تھا سو فرمایا کہ اسلام میں کفر کی قسم اور عہد و پیمان کا کچھ اعتبار نہیں رہا لیکن مظلوم کی مدد کرنا اور حق کام کی تائید کرنا سو اسلام میں اس کی زیادہ تر تاکید ہے۔

١١٥٢-حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ حَالَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ فِي دَارِنَا فَقِيلَ لَهُ أَلَيْسَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حِلْفَ فِي الْإِسْلَامِ فَقَالَ حَالَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ فِي دَارِنَا مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا *

۱۱۵۲۔ مسدد، سفیان، عاصم احول، انس بن مالک سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے عہد مواخاۃ کرایا بھائی چارہ مہاجرین اور انصار میں ہمارے گھر میں کسی نے انس سے کہا کیا آپ نے نہیں فرمایا کہ اسلام میں حلف یعنی عہد اور پیمان نہیں ہے انس نے کہا رسول اللہ ﷺ نے محالفہ عہد مواخاۃ اور بھائی چارہ کرایا قسمیں کھا کر کہ ایک دوسرے سے بھائیوں کے طور پر رہیں گے کیا درمیان میں مہاجرین اور انصار کے ہمارے گھر میں دوبار یا تین بار یہی کہا اور وہ جو آپ نے فرمایا اسلام میں حلف نہیں ہے اس سے مراد یہ ہے وہ اقرار نہیں ہے جو شر اور فساد کے لیے ہو۔

٥٠٠-بَاب فِي الْمَرْأَةِ تَرِثُ مَنْ دِيَةِ زَوْجِهَا *

١١٥٣-حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ قَالَ كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَقُولُ الدِّيَةُ لِلْعَاقِلَةِ وَلَا تَرِثُ الْمَرْأَةُ مِنْ دِيَةِ زَوْجِهَا شَيْئًا حَتَّى قَالَ لَهُ الضَّحَّاكُ بْنُ سُفْيَانَ كَتَبَ إِلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أُوَرِّثَ امْرَأَةَ أَشْيَمَ الضِّبَابِيِّ مِنْ دِيَةِ زَوْجِهَا فَرَجَعَ عُمَرُ قَالَ أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ بِهَذَا الْحَدِيثِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ وَقَالَ فِيهِ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَهُ عَلَى الْأَعْرَابِ آخِرُ كِتَابِ الْوَصَايَا *

۵۰۰۔ عورت اپنے خاوند کی دیت میں سے حصہ پائے گی!

۱۱۵۳۔ احمد بن صالح، سفیان، زہری، سعید سے روایت ہے کہ پہلے حضرت عمرؓ کہا کرتے تھے دیت کنبے والوں کے لیے ہے اور عورت اپنے خاوند کی دیت میں سے کچھ حصہ نہ پائے گی کہ ضحاک بن سفیان نے ان سے کہا رسول اللہ ﷺ نے مجھے لکھ بھیجا تھا کہ میں وارث کروں اشیم ضبابی کی عورت کو اس کے خاوند کی دیت میں سے یعنی حصہ دلاؤں اس کو اس میں سے جب یہ عمر نے سنا اپنے قول سے پھر گئے کیونکہ حدیث پہنچ گئی جب حدیث یا آیت مل جائے تو پھر رائے اور قیاس کا داخل کرنا لغو ہے جب خلفائے راشدین جن کا اتباع رسول اللہ ﷺ کے حکم سے ضروری ہے، ان کا یہ حال ہو کہ اپنی رائے اور قیاس کو حدیث پہنچے ہی چھوڑ دیں تو اور فقہا اور مجتہدین کی رائے کس شمار میں ہے۔

انیسواں پارہ ۱۹

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيم

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنیوالا ہے

كِتَاب الْخَرَاجِ وَالْإِمَارَةِ وَالْفَيْءِ *

تحصول غنیمت اور حکومت وسرداری سے متعلق ابتداء

٥٠١–بَاب مَا يَلْزَمُ الْإِمَامَ مِنْ حَقِّ الرَّعِيَّةِ *

۵۰۱۔ بادشاہ پر رعیت کے کون سے حقوق لازم ہیں!

١١٥٤–حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ أَلَا كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ فَالْأَمِيرُ الَّذِي عَلَى النَّاسِ رَاعٍ عَلَيْهِمْ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْهُمْ وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْهُمْ وَالْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ عَلَى بَيْتِ بَعْلِهَا وَوَلَدِهِ وَهِيَ مَسْئُولَةٌ عَنْهُمْ وَالْعَبْدُ رَاعٍ عَلَى مَالِ سَيِّدِهِ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْهُ فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ *

۱۱۵۴۔ عبداللہ بن مسلمہ، مالک، عبداللہ بن دینار، عبداللہ بن عمر سے روایت ہے، کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے خبر دار ہو تم میں سے ہر ایک نگہبان ہے اپنی رعیت کا اور پوچھا جائے گا (قیامت کے دن) اپنی رعیت سے (یعنی تو نے کس طرح اور کیونکر اپنی رعیت کی نگہبانی کی موافق شرع کے یا مخالف شرع) کے پس امیر جو حاکم ہو لوگوں کا تو وہ ان کا نگہبان ہے پوچھا جائے گا اپنی رعیت سے اور آدمی نگہبان ہے اپنے گھر والوں کا پوچھا جائے گا ان سے دن قیامت کے اور عورت نگہبان ہے اپنے خاوند کے گھر کی (اس کے مال اور آبرو کی محافظت کی) اور اپنے خاوند کی اولاد کی پوچھی جائے گی ان سے اور غلام نگہبان ہے اپنے مالک کے مال کا اور وہ پوچھا جائے گا اس سے تو ہر ایک تم میں سے راعی (یعنی نگہبان) ہے اور ہر ایک تم میں سے پوچھا جائے گا اپنی رعیت سے

٥٠٢–بَاب مَا جَاءَ فِي طَلَبِ الْإِمَارَةِ *

۵۰۲۔ حکومت کو طلب کرنا منع ہے!

١١٥٥–حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا يُونُسُ وَمَنْصُورٌ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ لِي النَّبِيُّ ﷺ يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ سَمُرَةَ لَا تَسْأَلِ الْإِمَارَةَ فَإِنَّكَ إِذَا أُعْطِيتَهَا عَنْ مَسْأَلَةٍ وُكِلْتَ فِيهَا إِلَى نَفْسِكَ وَإِنْ أُعْطِيتَهَا عَنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ أُعِنْتَ عَلَيْهَا *

۱۱۵۵۔ محمد بن صباح، ہشیم، یونس اور منصور، حسن، عبدالرحمٰن بن سمرہ سے روایت ہے کہ فرمایا مجھ کو رسول اللہ ﷺ نے اے عبدالرحمٰن بن سمرہ مت مانگ حکومت کو کیونکہ اگر تجھے مانگنے سے حکومت ملے گی تو تو سونپ دیا جائے گا اپنے نفس کی طرف (یعنی اللہ تعالیٰ تیری مدد نہ کرے گا اس کے سر انجام پر) اور جو تجھے بن مانگے حکومت ملے گی تو تو مدد کیا جائے گا اس پر۔

١١٥٦–حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ إِسْمٰعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ أَخِيهِ عَنْ بِشْرِ بْنِ قُرَّةَ الْكَلْبِيِّ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ انْطَلَقْتُ مَعَ رَجُلَيْنِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَتَشَهَّدَ أَحَدُهُمَا ثُمَّ قَالَ جِئْنَا لِتَسْتَعِينَ بِنَا عَلَى عَمَلِكَ وَقَالَ الْآخَرُ مِثْلَ قَوْلِ صَاحِبِهِ فَقَالَ إِنَّ أَخْوَنَكُمْ عِنْدَنَا مَنْ طَلَبَهُ فَاعْتَذَرَ أَبُو مُوسَى إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَقَالَ لَمْ أَعْلَمْ لِمَا جَاءَا لَهُ فَلَمْ يَسْتَعِنْ بِهِمَا عَلَى شَيْءٍ حَتَّى مَاتَ *

۱۱۵۶۔ وہب بن بقیہ، خالد، اسماعیل بن ابی خالد، ان کے بھائی بشر بن قرہ، ابوبردہ، ابو موسیٰ سے روایت ہے، کہ میں دو آدمیوں کو ساتھ لے کر رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا ان میں سے ایک نے خطبہ پڑھا یعنی تشہد پڑھا پھر کہنے لگا ہم اس واسطے آپ کے پاس آئے کہ آپ ہم سے مدد لیجئے حکومت پر یعنی ہم کو کوئی کام دیجئے عامل بنائے پھر دوسرے نے بھی ایسا ہی کہا آنحضرت نے فرمایا تم سب میں زیادہ جھوٹا ہمارے نزدیک وہی ہے جو حکومت کو طلب کرے پھر ابو موسیٰ نے عذر کیا رسول اللہ ﷺ سے کہ مجھے معلوم نہیں تھا کہ یہ دونوں آدمی اس کام

کو آتے ہیں ورنہ میں ان کو اپنے ساتھ نہ ... تابعد اس کے آپ نے ان
سے کسی کام میں مدد لی یہاں تک کہ آپ کی وفات ہوئی۔

تشریح: آنحضرت ﷺ کی عادت تھی کہ جب کوئی کام کرنا ہوتا تو اس کی خواہش ... تو وہ اس کو دیتے۔

٥٠٣–بَاب فِي الضَّرِيرِ يُوَلَّى *

۵۰۳۔ اندھے کو حاکم کرنا درست ہے!

١١٥٧–حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْمُخَرِّمِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ الْقَطَّانُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اسْتَخْلَفَ ابْنَ أُمِّ مَكْتُومٍ عَلَى الْمَدِينَةِ مَرَّتَيْنِ *

۱۱۵۷۔ محمد بن عبداللہ، عبدالرحمن بن مہدی، عمران قطان، قتادہ، انس سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے دوبار (جب جہاد کو جانے لگے) عبداللہ بن ام مکتوم کو اپنا خلیفہ کیا مدینے میں۔

٥٠٤–بَاب فِي اتِّخَاذِ الْوَزِيرِ *

۵۰۴۔ وزیر مقرر کرنے کا بیان!

١١٥٨–حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَامِرٍ الْمُرِّيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَرَادَ اللَّهُ بِالْأَمِيرِ خَيْرًا جَعَلَ لَهُ وَزِيرَ صِدْقٍ إِنْ نَسِيَ ذَكَّرَهُ وَإِنْ ذَكَرَ أَعَانَهُ وَإِذَا أَرَادَ اللَّهُ بِهِ غَيْرَ ذَلِكَ جَعَلَ لَهُ وَزِيرَ سُوءٍ إِنْ نَسِيَ لَمْ يُذَكِّرْهُ وَإِنْ ذَكَرَ لَمْ يُعِنْهُ *

۱۱۵۸۔ موسیٰ بن عامر، ولید، زہیر بن محمد، عبدالرحمن بن قاسم، ان کے والد، حضرت عائشہؓ سے روایت ہے، کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب اللہ جل جلالہ کسی حاکم کی بھلائی چاہتا ہے تو اس کو سچا وزیر عنایت فرماتا ہے اگر حاکم بھول جاتا ہے تو وہ یاد دلاتا ہے اور جو یاد رکھتا ہے تو وزیر اس کی مدد کرتا ہے اور جب اللہ کسی حاکم کو بگاڑنا چاہتا ہے تو اس کو برا وزیر دیتا ہے اگر حاکم کچھ بھول جاتا ہے، تو وہ یاد نہیں دلاتا اگر یاد رکھتا ہے، تو وزیر اس کی مدد نہیں کرتا۔

تشریح: یہ حدیث ایک اصل عظیم ہے، امراء اسلام کے لیے تواریخ کی کتابوں کو دیکھا تو معلوم ہوا کہ اکثر بادشاہوں کی حکومت اسی وجہ سے تباہ ہوئی کہ ان کے وزیر اور مشیر نالائق اور برے ہوئے جن بادشاہوں کے وزیر اور مشیر عمدہ اور عقیل ہوتے ہیں ان کی حکومت کو روزبروز ترقی ہوتی ہے ہر بادشاہ کو چاہیے کہ اپنے جلسہ وزراء میں عمدہ عمدہ متدین اور ہوشیار لوگ بھرتی کرے جو ملک کے عادات اور رسوم سے اور قدیم سلطنتوں کے حالات اور تدبیر وانتظام اور سیاست مدن سے بخوبی واقف ہوں اور ہر وقت بادشاہ کو صلاح نیک دیں اور بری بات سے باز رکھیں۔

٥٠٥–بَاب فِي الْعِرَافَةِ *

۵۰۵۔ عرافت کا بیان!

تشریح: حاکم کی طرف سے رعایا کے ہر ہر قبیلے اور قوم میں ایک ایک چودھری رہتا ہے جو ضرورت کے وقت اپنی قوم کے ہر ایک شخص کا رویہ اور چلن حاکم سے بیان کرتا ہے اور برے بھلے کی خبر حاکم کو دیتا رہتا ہے اس کو عریف کہتے ہیں۔

١١٥٩–حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ سُلَيْمَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ جَابِرٍ عَنْ صَالِحِ ابْنِ يَحْيَى بْنِ الْمِقْدَامِ عَنْ جَدِّهِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِي كَرِبَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ضَرَبَ عَلَى مَنْكِبِهِ ثُمَّ قَالَ لَهُ أَفْلَحْتَ يَا قُدَيْمُ إِنْ مُتَّ وَلَمْ تَكُنْ أَمِيرًا وَلَا كَاتِبًا وَلَا عَرِيفًا *

۱۱۵۹۔ عمرو بن عثمان، محمد بن حرب، ابو سلمہ، یحییٰ بن جابر، صالح بن یحییٰ، ان کے دادا مقدام بن معد یکرب سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے ہاتھ مارا ان کے کندھوں پر اور فرمایا اے قدیم تو نے نجات پائی، اگر تو مر گیا اور نہ امیر ہوا اور نہ منشی ہوا نہ عریف ہوا۔

تشریح: مقدام کی تصغیر قدیم ہے یہ واسطے شفقت کے ہے!
اس لیے کہ ہر ایک سرکاری کام میں مواخذہ اور تقصیر خدمت کا خوف ہے اس واسطے سلف نے زراعت اور تجارت اور کسب کو نوکری سے بہتر جانا ہے۔ (علامہ)

١١٦٠ – حدّثنا مسدّدٌ حدّثنا بشرُ بنُ المفضّل حدّثنا غالبٌ القطّانُ عن رجلٍ عن أبيه عن جدّه أنّهم كانوا على منهلٍ من المناهل فلمّا بلغهم الإسلامُ جعل صاحبُ الماء لقومه مائةً من الإبل على أن يُسلموا فأسلموا وقسم الإبلَ بينهم وبدا له أن يرتجعها منهم فأرسل ابنه إلى النبيّ ﷺ فقال له ائت النبيّ ﷺ فقل له إنّ أبي يُقرئك السّلامَ وإنّه جعل لقومه مائةً من الإبل على أن يُسلموا فأسلموا وقسم الإبلَ بينهم وبدا له أن يرتجعها منهم أفهو أحقُّ بها أم هم فإن قال لك نعم أو لا فقل له إنّ أبي شيخٌ كبيرٌ وهو عريفُ الماء وإنّه يسألك أن تجعل لي العرافةَ بعده فأتاه فقال إنّ أبي يُقرئك السّلامَ فقال وعليك وعلى أبيك السّلامُ فقال إنّ أبي جعل لقومه مائةً من الإبل على أن يُسلموا فأسلموا وحسُن إسلامُهم ثمّ بدا له أن يرتجعها منهم أفهو أحقُّ بها أم هم فقال إن بدا له أن يُسلمها لهم فليُسلمها وإن بدا له أن يرتجعها فهو أحقُّ بها منهم فإن هم أسلموا فلهم إسلامُهم وإن لم يُسلموا قوتلوا على الإسلام فقال إنّ أبي شيخٌ كبيرٌ وهو عريفُ الماء وإنّه يسألك أن تجعل لي العرافةَ بعده فقال إنّ العرافةَ حقٌّ ولا بدّ للنّاس من العرفاء ولكنّ العرفاءَ في النّار *

۱۱۶۰۔ مسدد، بشر بن مفضل، غالب قطان سے روایت ہے کہ اس نے سنا ایک شخص سے اس نے اپنے باپ سے اس نے اس کے دادا سے کہ وہ لوگ ایک چشمے پر رہتے تھے جب دین اسلام کی خبر پہنچی تو چشمے والے نے اپنی قوم والوں کو سو اونٹ دینے کیے اس شرط پر کہ وہ مسلمان ہو جائیں تو وہ مسلمان ہو گئے اس نے اونٹوں کو ان میں تقسیم کر دیا بعد اس کے اس نے اپنے اونٹوں کو پھیرنا چاہا تو اپنے بیٹے کو بلا کر رسول اللہ ﷺ کے پاس بھیجا اس نے کہا تو آنحضرت کے پاس جا اور کہہ میرے باپ نے آپ کو سلام کہا ہے اور اس نے اپنی قوم کو سو اونٹ دینے کیے تھے اس شرط پر کہ وہ مسلمان ہو جائیں وہ مسلمان ہو گئے اور میرے باپ نے اونٹوں کو ان میں تقسیم کر دیا اب وہ چاہتا ہے کہ ان سے اپنے اونٹ پھیر لے کیا پھیر سکتا ہے یا نہیں آپ ہاں فرمائیں گے یا نہیں پھر تو کہہ میرا باپ بوڑھا ضعیف ہے اور اس چشمے کا وہ عریف ہے وہ چاہتا ہے کہ اس کے بعد آپ مجھ کو وہاں کا عریف کیجئے خیر بیٹا یہ سن کر آنحضرت کے پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ میرے باپ نے آپ کو سلام کہا ہے آپ نے فرمایا (وعلیک وعلی ابیک السلام) تجھ پر اور تیرے باپ پر سلام ہو پھر اس نے کہا یا رسول اللہ میرے باپ نے اپنی قوم کو سو اونٹ دینے کیے تھے اس شرط پر کہ وہ مسلمان ہو جائیں سو وہ مسلمان ہو گئے اچھی طرح اب میرا باپ چاہتا ہے کہ ان اونٹوں کو ان سے پھیر لے کیا میرا باپ ان اونٹوں کو ان لوگوں کو دے دے تو دے دے اور اگر چاہے کہ پھیر لے تو وہ ان کا حق دار ہے اور وہ جو مسلمان ہوئے تو اپنے اسلام کا فائدہ آپ اٹھائیں گے اگر مسلمان نہ ہوں گے قتل کیے جائیں گے دین اسلام پر پھر اس نے کہا یا رسول اللہ میرا باپ بوڑھا ضعیف ہے اور اس چشمے کا عریف ہے وہ چاہتا ہے کہ آپ اس کے بعد عرافت کا عہدہ مجھے دیجئے آپ نے فرمایا عرافت تو ضرور ہے اور لوگوں [1] کو بغیر اس کے چارہ نہیں مگر عریف [2] جہنم میں جائیں گے۔

تشریح:۔ [1] یعنی ایک ایسی خدمت ہے جس کے بغیر چارہ نہیں امام کو ساری قوم کا حال اس سے معلوم ہوتا ہے جب مجاہدین کی ضرورت ہوتی ہے تو انتخاب مجاہدین کا وہی کرتا ہے عطایا اسی کو ملتے ہیں تقسیم کے لیے ہر ے فیصلے کا وہی جواب دار ہوتا ہے۔

[2] یعنی قریب ہے کہ جہنم میں جائیں کیونکہ خوف ہے کہ انصاف سے اس کام کو انجام نہ دیں لوگوں کی حق تلفی کریں حاکم سے بے سبب کسی کی بدگوئی کریں۔

٥٠٦ – باب في اتّخاذ الكاتب *

۵۰۶۔ منشی رکھنے کا بیان!

۱۱۶۱-حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا نُوحُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ كَعْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الْجَوْزَاءِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ السِّجِلُّ كَاتِبٌ كَانَ لِلنَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم *

۱۱۶۱۔ قتیبہ بن سعید، نوح بن قیس، یزید بن کعب، عمرو بن مالک، ابو الجوزاء، ابن عباس سے روایت ہے کہ سجل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کاتب (منشی یا محرر) کا نام تھا۔

۵۰۷-بَاب فِي السِّعَايَةِ عَلَى الصَّدَقَةِ *

۵۰۷۔ زکوٰۃ وصول کرنے کا ثواب!

تشریح :۔ زکوٰۃ وصول کرنے کے لیے جاجا امام کی طرف سے لوگ مقرر ہوتے ہیں ان کو عامل کہتے ہیں۔

۱۱۶۲-حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْأَسْبَاطِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ الْعَامِلُ عَلَى الصَّدَقَةِ بِالْحَقِّ كَالْغَازِي فِي سَبِيلِ اللَّهِ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى بَيْتِهِ *

۱۱۶۲۔ محمد بن ابراہیم، عبد الرحیم بن سلیمان، محمد بن اسحاق، عاصم بن عمر، محمود بن لبید، رافع بن خدیج سے روایت ہے کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے جو شخص عامل ہو زکوٰۃ کا اللہ کے واسطے تو وہ مثل غازی فی سبیل اللہ کے یعنی اس کا ثواب مثل اس کے ہے جو اللہ کی راہ میں جہاد کرتا ہے جب تک لوٹ کر اپنے گھر آئے۔

۱۱۶۳-حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ شِمَاسَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ صَاحِبُ مَكْسٍ *

۱۱۶۳۔ عبد اللہ بن محمد، محمد بن سلمہ، محمد بن اسحاق، یزید بن ابی حبیب، عبد الرحمن بن شماسہ، عقبہ عامر سے روایت ہے کہ سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے کہ صاحب مکس جنت میں نہ جائے گا جو لوگوں سے مکس لیتا ہے وہ صاحب مکس (ظلم) ہے۔

تشریح :۔ مکس کہتے ہیں زیادہ دینے کو قدر واجب سے بعض عامل یہ کرتے ہیں کہ زکوٰۃ لے کر کچھ زیادہ لیتے ہیں مالکین اموال سے ظلم کر کے یہ بڑا گناہ ہے آپ نے فرمایا جو ایسا کرے گا وہ جنت میں نہ جائے گا۔

۱۱۶۴-حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْقَطَّانُ عَنِ ابْنِ مَغْرَاءَ عَنِ ابْنِ إِسْحَقَ قَالَ الَّذِي يَعْشُرُ النَّاسَ يَعْنِي صَاحِبَ الْمَكْسِ

۱۱۶۴۔ محمد بن عبد اللہ، ابن مغراء، ابن اسحاق سے روایت ہے کہ صاحب مکس وہ شخص ہے جو لوگوں سے عشر (دہ یکی) لیتا ہے۔

۵۰۸-بَاب فِي الْخَلِيفَةِ يَسْتَخْلِفُ *

۵۰۸۔ کیا خلیفہ بادشاہ کو نامزد کر سکتا ہے!

۱۱۶۵-حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ سُفْيَانَ وَسَلَمَةُ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ عُمَرُ إِنِّي إِنْ لَا أَسْتَخْلِفْ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَمْ يَسْتَخْلِفْ وَإِنْ أَسْتَخْلِفْ فَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ قَدِ اسْتَخْلَفَ قَالَ فَوَاللَّهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ ذَكَرَ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَأَبَا بَكْرٍ فَعَلِمْتُ أَنَّهُ لَا يَعْدِلُ بِرَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم أَحَدًا وَأَنَّهُ غَيْرُ مُسْتَخْلِفٍ *

۱۱۶۵۔ محمد بن داؤد اور سلمہ، عبد الرزاق، معمر، زہری، سالم، ابن عمر سے روایت ہے کہ جب حضرت عمر زخمی ہوئے تو لوگوں نے ان سے کہا کسی کو خلیفہ کرنے کے لیے عمر نے کہا اگر میں کسی کو خلیفہ نہ کروں (تو بھی ہو سکتا ہے) کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی کسی کو خلیفہ مقرر نہیں کیا اور اگر میں کسی کو خلیفہ کروں (تو بھی ہو سکتا ہے) کیوں کہ ابو بکر صدیق نے خلیفہ مقرر کیا عبد اللہ بن عمر نے کہا تو قسم اللہ کی عمر نے نہیں ذکر کیا مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر تب میں نے جانا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر کسی کو کرنے والے نہیں ہیں اور وہ کسی کو خلیفہ مقرر نہیں کریں گے۔

تشریح :۔ ایسا ہی ہوا حضرت عمر نے کسی خاص شخص کو خلیفہ نہیں مقرر کیا بلکہ چھ آدمیوں کو جو کبار صحابہ میں سے تھے کہا ان میں جس پر مسلمان اتفاق کریں وہ خلیفہ ہو جائے وہ چھ آدمی یہ تھے طلحہ اور زبیر اور عثمان اور عبد الرحمن بن عوف اور حضرت سعد رضی اللہ عنہم۔

۵۰۹-باب ما جاء في البيعة *

۵۰۹۔بیعت کا بیان!

۱۱۶۶-حدّثنا حفص بن عمر حدّثنا شعبة عن عبد الله بن دينار عن ابن عمر قال كنّا نبايع النّبيّ ﷺ على السّمع والطّاعة ويلقّننا فيما استطعت *

۱۱۶۶۔حفص بن عمر، شعبہ، عبداللہ بن دینار، ابن عمر سے روایت ہے کہ ہم بیعت کرتے تھے رسول اللہ ﷺ سے سننے اور اطاعت کرنے پر (یعنی جو حکم آپ فرمائیں گے اس کو کان لگا کر سنیں گے اور بجا لائیں گے) اور آپ ہم کو تعلیم کرتے تھے یہ بھی ہو جہاں تک کہ ہم کو طاقت ہے۔

تشریح:۔ یہ آپ کا حکم تھا اور کرمکہ استطاعت کی قید لگانے کو فرماتے تاکہ آئندہ بیعت ٹوٹنے کا خوف نہ ہو رسول اللہ ﷺ سے جو بیعتیں ثابت ہیں وہ یہی ہیں ایک تو بیعت سمع اور اطاعت پر دوسری بیعت امام سے مناقشہ نہ کرنے پر بشرطیکہ وہ مستحق ہو امامت کے تیسری بیعت سچ بولنے پر چوتھی بیعت انصاف کی بات کہنے پر پانچویں بیعت اپنے سے کسی کو زیادہ حصہ یا درجہ دینے پر مناقشہ نہ کریں گے چھٹی بیعت خلوص پر ہر مسلمان کے ساتھ ساتویں بیعت نہ بھاگنے پر آٹھویں بیعت لڑکر مر جانے پر نویں بیعت جہاد پر دسویں بیعت ہجرت پر گیارہویں بیعت ترک معاصی پر جو رسول اللہ ﷺ نے عورتوں سے لی تھی کہ ہم خاوندوں کی ناشکری نہ کریں گے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں گے، مطلق بیعت کی اصل تو کلام اللہ سے بھی ثابت ہے (ان الذين يبايعونك انما يبايعون الله يد الله فوق ايديهم) اور اقسام بیعت کے احادیث میں مذکور ہیں جو اوپر مذکور ہوئے پر اس قسم کی بیعت جو اس زمانے میں درویشوں میں مروج ہے کہ خاص ایک سلسلے میں داخل ہوتے ہیں اور پھر اپنے پیر کے سوا دوسرے سے بیعت نہیں کر سکتے اس کی اصل بصراحت کتاب و سنت سے ثابت نہیں ہے البتہ اس قدر بیعت ہر مرد صالح انسان کر سکتا ہے کہ فرائض اور واجبات کو ادا کریں گے اور معاصی اور مناہی شرعیہ سے بچیں گے، مگر اس میں یہ ضروری نہیں ہے کہ جب ایک شخص سے یہ بیعت کر لی ہو تو دوسرے سے نہ کرے بلکہ ہر ایک صالح اور متقی شخص کے ہاتھ پر یہ بیعت کر سکتا ہے اگرچہ پہلے کسی اور سے بیعت کر چکا ہو اور وہ موجود ہو فقہائے حنفیہ نے لکھا ہے کہ اگر کوئی شخص کسی کا مرید ہوا ور پھر اپنے پیر کے سوا کسی اور سے بیعت کر لے تو کچھ قباحت نہیں ہے نہ یہ موجب گناہ کا ہے۔(تنقیح الحامدیہ)

۱۱۶۷-حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَخْبَرَتْهُ عَنْ بَيْعَةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ النِّسَاءَ قَالَتْ مَا مَسَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدَ امْرَأَةٍ قَطُّ إِلَّا أَنْ يَأْخُذَ عَلَيْهَا فَإِذَا أَخَذَ عَلَيْهَا فَأَعْطَتْهُ قَالَ اذْهَبِي فَقَدْ بَايَعْتُكِ *

۱۱۶۷۔احمد بن صالح، وہب، مالک، ابن شہاب، عروہ سے روایت ہے کہ حضرت نے ان سے کہا رسول اللہ ﷺ عورتوں سے کسی طرح بیعت کرتے تھے انہوں نے کہا آپ نے اپنے ہاتھ سے کبھی کسی اجنبی عورت کو نہیں چھوا البتہ عورت سے عہد لیتے جب وہ عہد دیتی تو آپ فرماتے جا میں تجھ سے بیعت کر چکا۔

۱۱۶۸-حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ حَدَّثَنِي أَبُو عَقِيلٍ زُهْرَةُ بْنُ مَعْبَدٍ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ هِشَامٍ وَكَانَ قَدْ أَدْرَكَ النَّبِيَّ ﷺ وَذَهَبَتْ بِهِ أُمُّهُ زَيْنَبُ بِنْتُ حُمَيْدٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ بَايِعْهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ هُوَ صَغِيرٌ فَمَسَحَ رَأْسَهُ *

۱۱۶۸۔عبیداللہ بن عمر، عبداللہ بن یزید، سعید بن ابی ایوب، ابو عقیل، زہرہ بن معبد، عبداللہ بن ہشام سے روایت ہے، کہ ان کو ان کی ماں زینب بنت حمید رسول اللہ ﷺ کے پاس لے گئیں اور بولیں یا رسول اللہ ﷺ اس سے بیعت کیجئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ کم سن ہے پھر رسول اللہ ﷺ نے ان کے سر پر ہاتھ پھیرا۔

۵۱۰-بَاب فِي أَرْزَاقِ الْعُمَّالِ *

۵۱۰۔عاملوں کی تنخواہ کا بیان!

۱۱۶۹-حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَخْزَمَ أَبُو طَالِبٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِ الْوَارِثِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

۱۱۶۹۔زید بن اخزم، ابو عاصم، عبدالوارث، حسین معلم، عبداللہ بن بریدہ نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

بْن بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنِ اسْتَعْمَلْنَاهُ عَلَى عَمَلٍ فَرَزَقْنَاهُ رِزْقًا فَمَا أَخَذَ بَعْدَ ذَلِكَ فَهُوَ غُلُولٌ *

جس کو ہم عامل کریں کسی کام پر اور اس کا کچھ حصہ کریں پھر وہ اس میں سے سوا اس کے پھ لیوے تو وہ چوری ہے۔

تشریح: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تحصیل زکوۃ کے کارکنان کے لیے تنخواہ کے بعد اس مال میں سے کوئی چیز لینا درست نہیں۔

۱۱۷۰- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ السَّاعِدِيِّ قَالَ اسْتَعْمَلَنِي عُمَرُ عَلَى الصَّدَقَةِ فَلَمَّا فَرَغْتُ أَمَرَ لِي بِعُمَالَةٍ فَقُلْتُ إِنَّمَا عَمِلْتُ لِلَّهِ قَالَ خُذْ مَا أُعْطِيتَ فَإِنِّي قَدْ عَمِلْتُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَعَمَّلَنِي *

۱۱۷۰۔ ابو الولید الطیالسی، لیث، بکیر بن عبداللہ، بسر بن سعید، ابن الساعدی سے روایت ہے کہ مجھے حضرت عمرؓ نے عامل کیا صدقے پر یعنی زکوۃ وصول کرنے پر مقرر کیا جب میں اس کام سے فارغ ہوا تو انہوں نے میرے واسطے اجرت دینے کا حکم کیا میں نے کہا میں نے تو اللہ کے واسطے یہ کام کیا ہے حضرت عمرؓ نے کہا جو تجھ کو دیا ہے لے لے میں نے بھی رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں کام کیا تھا زکوۃ کی تحصیل داری کا آپ نے مجھے اس کی اجرت دی۔

۱۱۷۱- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ مَرْوَانَ الرَّقِّيُّ حَدَّثَنَا الْمُعَافَى حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ مَنْ كَانَ لَنَا عَامِلًا فَلْيَكْتَسِبْ زَوْجَةً فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ خَادِمٌ فَلْيَكْتَسِبْ خَادِمًا فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَسْكَنٌ فَلْيَكْتَسِبْ مَسْكَنًا قَالَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ أُخْبِرْتُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَنِ اتَّخَذَ غَيْرَ ذَلِكَ فَهُوَ غَالٌّ أَوْ سَارِقٌ *

۱۱۷۱۔ موسیٰ بن مروان، معافی، اوزاعی، حارث بن یزید، جبیر بن نفیر، مستورد بن شداد سے روایت ہے، کہ میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ فرماتے تھے جو شخص ہمارا عامل ہو تو وہ ایک بی بی رکھ لے یعنی بی بی کا خرچ بیت المال سے دے سکتا ہے اگر اس کے پاس کوئی خدمت گار نہ ہو تو ایک خدمت گار رکھ لے اگر رہنے کے لیے گھر نہ ہو تو ایک مکان رہنے کے لیے لے لے مستورد نے کہا ابوبکر نے کہا میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ فرماتے پھر جو شخص ان چیزوں کے سوا اور اس میں سے لے تو وہ خائن اور چور ہے (مسلمانوں کا روپیہ واہیات میں خرچ کرتا ہے)۔

۵۱۱- بَابٌ فِي هَدَايَا الْعُمَّالِ *

۵۱۱۔ عاملوں کو ہدیہ لینا درست ہے!

۱۱۷۲- حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ وَابْنُ أَبِي خَلَفٍ لَفْظُهُ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اسْتَعْمَلَ رَجُلًا مِنَ الْأَزْدِ يُقَالُ لَهُ ابْنُ اللُّتْبِيَّةِ قَالَ ابْنُ السَّرْحِ ابْنُ الْأُتْبِيَّةِ عَلَى الصَّدَقَةِ فَجَاءَ فَقَالَ هَذَا لَكُمْ وَهَذَا أُهْدِيَ لِي فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَقَالَ مَا بَالُ الْعَامِلِ نَبْعَثُهُ فَيَجِيءُ فَيَقُولُ هَذَا لَكُمْ وَهَذَا أُهْدِيَ لِي أَلَا جَلَسَ فِي بَيْتِ أُمِّهِ أَوْ أَبِيهِ فَيَنْظُرَ أَيُهْدَى لَهُ أَمْ لَا لَا يَأْتِي أَحَدٌ مِنْكُمْ بِشَيْءٍ مِنْ ذَلِكَ إِلَّا جَاءَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنْ كَانَ بَعِيرًا فَلَهُ رُغَاءٌ أَوْ بَقَرَةً فَلَهَا خُوَارٌ أَوْ شَاةً تَيْعَرُ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى رَأَيْنَا عُفْرَةَ إِبْطَيْهِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ اللَّهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ *

۱۱۷۲۔ ابن سرح اور ابن ابی خلف، سفیان، زہری، عروہ، ابو حمید ساعدی سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے زکوۃ لینے پر ایک شخص کو قوم ازد میں سے عامل کیا اس کو لتبیہ کہتے تھے اور ابن سرح نے کہا کہ اس کو ابن الاتبیہ کہتے تھے پھر جب وہ آیا یعنی مدینے آیا تو کہا یعنی مسلمانوں سے کہ یہ مال تو تمہارے لیے ہے اور یہ میرے لیے تحفہ بھیجا گیا ہے یعنی زکوۃ کے مال میں سے اپنے لیے تحفہ جدا نکالا تو آپ نے منبر پر کھڑے ہو کر حمد و ثنا کے بعد فرمایا کہ عامل کو یہ لائق نہیں ہے کہ ہم اسے بھیجیں اور وہ مال زکوۃ لادے اور کہے کہ یہ مال تمہارے لیے ہے اور یہ میرے لیے ہدیہ دیا گیا ہے جو وہ اپنے ماں باپ کے گھر بیٹھ رہتا تو وہ دیکھتا کہ کیا ہدیہ ملتا ہے یا نہیں جو کوئی تم میں سے کوئی چیز لے گا وہ اس کو قیامت کے دن لے آئے گا اگر اونٹ ہو گا تو وہ پکارتا ہو گا یا بیل ہو گا تو وہ بھی پکارتا ہو گیا

بھری ہوئی تو وہ آواز کرتی ہوگی پھر حضرت نے اپنے دونوں ہاتھ اس قدر اٹھائے کہ ہم نے آپ کی بغلوں کی سفیدی دیکھی یعنی بہت اونچے اٹھائے پھر فرمایا الٰہی کیا میں نے پہنچا دیا یعنی جیسا تو نے فرمایا تھا تحقیق میں نے اس کو پہنچا دیا الٰہی تحقیق میں نے پہنچا دیا۔

تشریح:۔ اپنے ماں باپ سے گھر بیٹھ رہتا یعنی اگر اس کام پر مقرر نہ ہوتا تو دیکھ لیا اس کو کبھی نہ ملتا پھر ایسا ہدیہ لینا جو کام کے ذریعے لوگ بھیجیں رشوت میں داخل ہے البتہ جو ہدیہ کام سے پہلے بھی آیا کرتا ہو اس کا لینا درست ہے۔

۵۱۲-باب في غُلُول الصَّدَقَة *

۵۱۲۔ زکوۃ میں سے چرانے کا بیان!

۱۱۷۳-حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ أَبِي الْجَهْمِ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ بَعَثَنِي النَّبِيُّ ﷺ سَاعِيًا ثُمَّ قَالَ انْطَلِقْ أَبَا مَسْعُودٍ وَلَا أُلْفِيَنَّكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تَجِيءُ وَعَلَى ظَهْرِكَ بَعِيرٌ مِنْ إِبِلِ الصَّدَقَةِ لَهُ رُغَاءٌ قَدْ غَلَلْتَهُ قَالَ إِذًا لَا أَنْطَلِقُ قَالَ إِذًا لَا أُكْرِهُكَ *

۱۱۷۳۔ عثمان بن ابی شیبہ، جریر، مطرف، ابو جہم، ابو مسعود انصاری سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے عامل مقرر کیا اور فرمایا اے ابو مسعود مگر ایسا نہ ہو کہ قیامت میں میں تجھے دیکھوں کہ تو آتا ہو اپنی پیٹھ پر زکوۃ کا ایک اونٹ لادے ہوئے جو دنیا میں چرایا ہو وہ آواز کر رہا ہو ابو مسعود نے کہا اگر ایسا ہے تو میں کام پر نہیں جاتا آپ نے فرمایا تجھ پر جبر نہیں خواہ مخواہ تو جائے بلکہ اگر تجھ کو اپنے نفس پر اطمینان ہے تو جا ورنہ نہ جانا بہتر ہے تیرے لیے۔

۵۱۳-باب فِيمَا يَلْزَمُ الْإِمَامَ مِنْ أَمْرِ الرَّعِيَّةِ وَالْحَجَبَةِ عَنْهُ *

۵۱۳۔ امام پر رعیت کے کیا حقوق ہیں اور ان سے حجاب کرنے کا بیان!

۱۱۷۴-حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَنَّ الْقَاسِمَ بْنَ مُخَيْمِرَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا مَرْيَمَ الْأَزْدِيَّ أَخْبَرَهُ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى مُعَاوِيَةَ فَقَالَ مَا أَنْعَمَنَا بِكَ أَبَا فُلَانٍ وَهِيَ كَلِمَةٌ تَقُولُهَا الْعَرَبُ فَقُلْتُ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ أُخْبِرُكَ بِهِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ وَلَّاهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ شَيْئًا مِنْ أَمْرِ الْمُسْلِمِينَ فَاحْتَجَبَ دُونَ حَاجَتِهِمْ وَخَلَّتِهِمْ وَفَقْرِهِمْ احْتَجَبَ اللَّهُ عَنْهُ دُونَ حَاجَتِهِ وَخَلَّتِهِ وَفَقْرِهِ قَالَ فَجَعَلَ رَجُلًا عَلَى حَوَائِجِ النَّاسِ *

۱۱۷۴۔ سلیمان بن عبدالرحمن، یحییٰ بن حمزہ، ابن ابی مریم، قاسم بن مخیمرہ، ابو مریم ازدی سے روایت ہے، کہ میں معاویہ بن ابی سفیان کے پاس گیا انہوں نے کہا کیا خوب ہوا تیرا آنا ہمارے پاس اے فلاں یہ اہل عرب کا محاورہ ہے اس نے کہا میں نے ایک حدیث سنی ہے تم سے بیان کرتا ہوں سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے آپ فرماتے تھے جس شخص کو اللہ جل جلالہ کوئی کام مسلمانوں کا عنایت کرے (یعنی کسی خدمت پر مامور ہو) پھر وہ لوگوں کی حاجت پوری نہ کرے جب وہ محتاج ہوں یا فقیر ہوں تو اللہ جل جلالہ بھی اس کی حاجت اور ضرورت اور کام پورا نہ کرے گا یہ سن کر معاویہ نے ایک شخص کو مقرر کیا لوگوں کے کاموں پر۔

تشریح:۔ یعنی جو شخص رعایا کی فریاد نہ سنے گا ان کے مقصد پورے نہ کرے گا تو اللہ جل جلالہ بھی اس کی طرف سے اعراض کرے گا اور اس کے مقاصد اور حاجات کو پورا نہ کرے گا۔

۱۱۷۵-حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا بِهِ أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ

۱۱۷۵۔ سلمہ بن شعیب، عبدالرزاق، معمر، ہمام بن منبہ، ابو ہریرہ سے روایت ہے، کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے میں کوئی چیز تم کو اپنی

قال رسول الله ﷺ ما أوتيكم من شيء وما أمنعكموه إن أنا إلا خازن أضع حيث أمرت *

طرف سے نہ دیتا ہوں نہ روکتا ہوں میں تو اللہ جل جلالہ کا خزانچی ہوں جہاں حکم ہوتا ہے وہاں صرف کرتا ہوں۔

تشریح:۔ یعنی مجھ کو مثل اور بادشاہوں کے نہ سمجھو جو اپنی خواہش کے موافق کسی کو دیتے ہیں کسی کو نہیں دیتے۔

۱۱۷۶-حدثنا النفيلي حدثنا محمد بن سلمة عن محمد بن إسحق عن محمد بن عمرو بن عطاء عن مالك بن أوس ابن الحدثان قال ذكر عمر بن الخطاب يوما الفيء فقال ما أنا بأحق بهذا الفيء منكم وما أحد منا بأحق به من أحد إلا أنا على منازلنا من كتاب الله عز وجل وقسم رسول الله ﷺ فالرجل وقدمه والرجل وبلاؤه والرجل وعياله والرجل وحاجته*

۱۱۷۶۔ نفیلی، محمد بن سلمہ، محمد بن اسحاق، محمد بن عمرو، مالک بن اوس بن حدثان سے روایت ہے، کہ عمر بن خطاب نے ایک دن فی کا ذکر کیا اور کہا میں تم سے زیادہ اس فی کے لائق نہیں ہوں اور نہ کوئی ہم میں سے لائق تر اس فی کے ہے لیکن اللہ جل جلالہ کی کتاب میں ہم اپنے مراتب پر ہیں اور اللہ کے پیغمبر ﷺ کی تقسیم سے تو جو شخص یا قدیم الاسلام یا شجاعت یا عیالدار یا حاجت مند ہو تو اس کی لیاقت کے موافق تقسیم کرتے ہیں۔

تشریح:۔ یعنی استحقاق مال کے کئی اسباب ہیں قدامت اسلام شجاعت عیالداری محتاجی وغیرہ۔

٥١٤-باب في قسم الفيء *

۵۱۴۔ مال غنیمت جو بغیر جنگ کے ملے تقسیم کرنے کا بیان!

۱۱۷۷-حدثنا هارون بن زيد بن أبي الزرقاء حدثنا أبي حدثنا هشام بن سعد عن زيد بن أسلم أن عبد الله بن عمر دخل على معاوية فقال حاجتك يا أبا عبد الرحمن فقال عطاء المحررين فإني رأيت رسول الله ﷺ أول ما جاءه شيء بدأ بالمحررين *

۱۱۷۷۔ ہارون بن زید، ان کے والد، ہشام بن سعد، زید بن اسلم سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر معاویہ کے پاس آئے تو معاویہ نے کہا اے ابا عبدالرحمن کیا حاجت ہے انہوں نے کہا آزاد کیے ہوئے غلاموں کا حصہ دو رسول اللہ ﷺ کو میں نے دیکھا تھا جب آپ کے پاس فی آتی تو آپ اس میں سے اول آزاد غلاموں کا حصہ دینا شروع کرتے۔

تشریح:۔ اس واسطے کہ آزاد غلاموں کا نام حاکم کے دفتر میں نہیں ہوتا تو وہ بیچارے خالی رہ جاتے ہیں۔

۱۱۷۸-حدثنا إبراهيم بن موسى الرازي أخبرنا عيسى حدثنا ابن أبي ذئب عن القاسم بن عباس عن عبد الله بن نيار عن عروة عن عائشة رضي الله عنها أن النبي ﷺ أتي بظبية فيها خرز فقسمها للحرة والأمة قالت عائشة كان أبي رضي الله عنهم يقسم للحر والعبد *

۱۱۷۸۔ ابراہیم بن موسی، عیسی بن ابی ذیب، قاسم بن عباس، عبداللہ بن دینار، عروہ، حضرت عائشہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک تھیلا آیا جس میں نگینے تھے سو آپ نے اس کو بانٹا لونڈیوں کو اور بیبیوں کو اور حضرت عائشہؓ نے کہا کہ میرے باپ تقسیم کرتے تھے غلام اور آزاد کو (یعنی معلوم ہوا کہ نگینہ کی تقسیم عورتوں کے لیے مخصوص نہیں)۔

۱۱۷۹-حدثنا سعيد بن منصور حدثنا عبد الله بن المبارك ح و حدثنا ابن المصفى قال حدثنا أبو المغيرة جميعا عن صفوان بن عمرو عن عبد الرحمن بن جبير بن نفير عن أبيه عن عوف بن مالك أن رسول الله ﷺ كان إذا أتاه الفيء قسمه في يومه فأعطى الآهل حظين وأعطى العزب حظا زاد ابن المصفى فدعينا وكنت أدعى قبل عمار فدعيت فأعطاني

۱۱۷۹۔ سعید بن منصور، عبداللہ بن المبارک (دوسری سند) ابن مصفی، ابوالمغیرہ، صفوان بن عمر، عبدالرحمن بن جبیر، ان کے والد، عوف بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس جب فی کا مال آتا تو اس کو اسی دن بانٹ دیتے اور بی بی والے کو دو حصے دیتے اور مجرد کو ایک حصہ دیتے ابن المصفی نے زیادہ کیا یہ کہ بلائے گئے ہم اور میں عمار کے پہلے بلایا جاتا تھا تو مجھے بلا کر دو حصے دیئے کیونکہ میرے گھر کے لوگ

حظّين وكان لي أهلٌ ثمّ دُعي بعدي عمّارُ بنُ ياسرٍ فأعطى له حظًّا واحدا *

بھی تھے پھر میرے بعد عمار بلائے گئے ان کو ایک حصہ ہی ملا۔

تشریح۔ یعنی مجرد آدمی یا میاں بیوی کو ایک ایک حصہ دیا اور عیالدار لوگوں کو دو دو حصے دیئے ان کا صرف مجرد لوگوں سے زیادہ ہوتا ہے تو ان کا حصہ بھی زیادہ ہونا چاہیے۔

٥١٥ - بَاب فِي أَرْزَاقِ الذُّرِّيَّةِ *

۵۱۵۔ مسلمانوں کی اولاد کو حصہ دینا!

١١٨٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ أَنَا أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِأَهْلِهِ وَمَنْ تَرَكَ دَيْنًا أَوْ ضَيَاعًا فَإِلَيَّ وَعَلَيَّ *

۱۱۸۰۔ محمد بن کثیر، سفیان، جعفر، ان کے والد، جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے، میں قریب تر مسلمانوں سے ہوں ان کی ذاتوں سے سو جو کوئی مسلمانوں سے مر جائے اور مال چھوڑ جائے تو اس کے گھر والوں کا حق ہے اور جو کوئی قرض چھوڑ جائے یا عیال تو وہ میرے پر ہے یعنی قرض کا ادا کرنا اور عیال کی پرورش کا ذمہ میرا ہے۔

١١٨١ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهِ وَمَنْ تَرَكَ كَلًّا فَإِلَيْنَا *

۱۱۸۱۔ حفص بن عمر، شعبہ، عدی بن ثابت، ابو حازم، ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو کوئی مال چھوڑ جائے یعنی بعد مرنے کے تو اس کے وارثوں کے لیے ہے اور جو کوئی عیال واطفال چھوڑ جائے تو ان کی پرورش ہمارے ذمے ہے۔

١١٨٢ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ كَانَ يَقُولُ أَنَا أَوْلَى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِهِ فَأَيُّمَا رَجُلٍ مَاتَ وَتَرَكَ دَيْنًا فَإِلَيَّ وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهِ *

۱۱۸۲۔ احمد بن حنبل، عبدالرزاق، معمر، زہری، ابو سلمہ، جابر بن عبداللہ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے میں ہر مسلمان کے قریب تو ہوں اس کی ذات سے سو جو کوئی مر جائے اور قرض چھوڑ جائے تو اس کی ادائیگی کا میرا ذمہ ہے اور جو مال چھوڑ جائے وہ اس کے وارثوں کا حق ہے میں نہ لوں گا۔

٥١٦ - بَاب مَتَى يُفْرَضُ لِلرَّجُلِ فِي الْمُقَاتَلَةِ *

۵۱۶۔ کس عمر کے مرد کا حصہ لگانا چاہیے!

١١٨٣ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ عُرِضَهُ يَوْمَ أُحُدٍ وَهُوَ ابْنُ أَرْبَعَ عَشْرَةَ فَلَمْ يُجِزْهُ وَعُرِضَهُ يَوْمَ الْخَنْدَقِ وَهُوَ ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً فَأَجَازَهُ *

۱۱۸۳۔ احمد بن حنبل، یحییٰ، عبیداللہ، نافع، ابن عمر سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے وہ پیش کیے گئے احد کے دن جب ان کی عمر چودہ برس کی تھی آپ نے ان کو قبول نہیں کیا پھر وہ پیش کیے گئے جنگ خندق میں اس وقت ان کی عمر پندرہ برس کی تھی آپ نے قبول کیا۔

٥١٧ - بَاب فِي كَرَاهِيَةِ الِاقْتِرَاضِ فِي آخِرِ الزَّمَانِ *

۵۱۷۔ آخر زمانے میں حصہ لینے کی کراہت کا بیان!

١١٨٤ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي الْحَوَارِيِّ حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ مُطَيْرٍ شَيْخٌ مِنْ أَهْلِ وَادِي الْقُرَى قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي مُطَيْرٌ أَنَّهُ خَرَجَ حَاجًّا حَتَّى إِذَا كَانَ بِالسُّوَيْدَاءِ إِذَا بِرَجُلٍ قَدْ جَاءَ كَأَنَّهُ يَطْلُبُ دَوَاءً وَحُضُضًا فَقَالَ أَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَهُوَ يَعِظُ النَّاسَ وَيَأْمُرُهُمْ وَيَنْهَاهُمْ

۱۱۸۴۔ احمد بن ابی الحواری، سلیم بن مطیر، ان کے والد مطیر سے روایت ہے، کہ وہ حج کرنے کو نکلے جب سویدا میں پہنچے (سویدا ایک مقام کا نام ہے) تو ایک شخص آیا دوا ڈھونڈتا ہوا یا رسوت ڈھونڈتا ہوا اور بولا مجھے اس شخص نے خبر دی جس نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے حجۃ الوداع میں لوگوں کو نصیحت کرتے تھے اور حکم کرتے

تشریح:۔ یعنی جو دشمن کے ملک میں ہو تا اس کو بلا لیتے اور دوسرا لشکر وہاں بھیج دیتے تاکہ وہ پریشان نہ ہو جائیں۔

فقال يا أيها الناس خذوا العطاء ما كان عطاء فإذا تجاحفت قريش على الملك وكان عن دين أحدكم فدعوه قال أبو داود ورواه ابن المبارك عن محمد بن يسار عن سليم بن مطير.

تھے نیک بات کا اور منع کرتے تھے بری بات سے آپ نے فرمایا اے لوگو! بیت المال یا حاکم سے عطا کو جب تک وہ عطا رہے (یعنی موافق شرع کے حاصل ہو اور موافق شرع کے تقسیم ہو) پھر جب قریش ایک دوسرے سے لڑیں سلطنت پر اور عطا قرض کے بدلے میں ملے تو اس کو چھوڑ دو ابوداؤد فرماتے ہیں کہ اس روایت کو ابن مبارک نے بواسطہ محمد بن یسار، سلیم بن مطیر سے نقل کیا ہے۔

تشریح:۔ یعنی نہ لو اس وقت محنت اور مزدوری کر کے کھانا بہتر ہے بادشاہوں کی عطاء سے۔

١١٨٥-حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ مُطَيْرٍ مِنْ أَهْلِ وَادِي الْقُرَى عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ حَدَّثَهُ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَأَمَرَ النَّاسَ وَنَهَاهُمْ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ قَالُوا اللَّهُمَّ نَعَمْ ثُمَّ قَالَ إِذَا تَجَاحَفَتْ قُرَيْشٌ عَلَى الْمُلْكِ فِيمَا بَيْنَهَا وَعَادَ الْعَطَاءُ أَوْ كَانَ رِشًا فَدَعُوهُ فَقِيلَ مَنْ هَذَا قَالُوا هَذَا ذُو الزَّوَائِدِ صَاحِبُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ *

۱۱۸۵۔ ہشام بن عمار، سلیم بن مطیر وادی القریٰ کے رہنے والے نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ اس نے ایک شخص سے سنا کہ اس نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ نے لوگوں کو حکم کیا اچھی باتوں کا اور منع کیا بری باتوں سے بعد اس کے فرمایا اے اللہ میں نے تیرا پیام پہنچا دیا لوگوں نے کہا ہاں پہنچا دیا آپ نے پھر فرمایا جب قریش کے لوگ آپس میں حکومت اور سلطنت کے واسطے لڑنے لگیں اور عطاء رشوت ہو جائے یعنی مستحقوں کو نہ ملے اور غیر مستحقوں کو ملنے لگے تو چھوڑ دو اس کو لوگوں نے کہا یہ کون شخص ہے معلوم ہوا وہ ذوالزوائد تھا صحابی رسول اللہ ﷺ کا۔

تشریح:۔ ذوالزوائد ایک صحابی کا لقب ہے تقریب التہذیب میں ہے کہ اس کا نام معلوم نہیں ہوا کیا تھا۔

٥١٨-بَاب فِي تَدْوِينِ الْعَطَاءِ *

۵۱۸۔ جن لوگوں کو عطاء ملنا چاہیے ان کا نام بادشاہی دفتر میں لکھنا!

١١٨٦-حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ جَيْشًا مِنَ الْأَنْصَارِ كَانُوا بِأَرْضِ فَارِسَ مَعَ أَمِيرِهِمْ وَكَانَ عُمَرُ يُعْقِبُ الْجُيُوشَ فِي كُلِّ عَامٍ فَشُغِلَ عَنْهُمْ عُمَرُ فَلَمَّا مَرَّ الْأَجَلُ قَفَلَ أَهْلُ ذَلِكَ الثَّغْرِ فَاشْتَدَّ عَلَيْهِمْ وَتَوَاعَدَهُمْ وَهُمْ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالُوا يَا عُمَرُ إِنَّكَ غَفَلْتَ عَنَّا وَتَرَكْتَ فِينَا الَّذِي أَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ إِعْقَابِ بَعْضِ الْغَزِيَةِ بَعْضًا *

۱۱۸٦۔ موسیٰ بن اسماعیل، ابراہیم بن سعد، ابن شہاب، عبداللہ بن کعب بن مالک انصاری سے روایت ہے کہ ایک لشکر انصار کے لوگوں کا فارس کے ملک میں تھا اپنے امیر کے ساتھ اور حضرت عمرؓ ہر سال لشکروں کو تبدیل کیا کرتے تھے حضرت عمر دوسرے کام میں مشغول ہو گئے (یعنی دفتر مرتب کرنے میں) جب میعاد پوری ہو گئی تو اس لشکر کے لوگ لوٹ آئے تو انہوں نے ان پر سختی کی اور ان کو دھمکایا حالانکہ وہ رسول اللہ ﷺ کے صحابی تھے ان لوگوں نے کہا اے عمر تم ہم سے غافل ہو گئے اور تم نے وہ قاعدہ چھوڑ دیا ہم میں جس کا رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا تھا ایک لشکر بھیجنا دوسرے کے بعد تاکہ پہلا لشکر لوٹ آئے اور یہ وہاں رہے

تشریح:۔ یعنی جو دشمن کے ملک میں ہو تا اس کو بلا لیتے اور دوسرا لشکر وہاں بھیج دیتے تاکہ وہ پریشان نہ ہو جائیں۔

١١٨٧-حدثنا محمود بن خالد حدثنا محمد بن عائذ حدثنا الوليد حدثنا عيسى بن يونس حدثني فيما حدثه ابن لعدي بن عدي الكندي أن عمر بن عبد العزيز كتب إن من سأل عن مواضع الفيء فهو ما حكم فيه عمر بن الخطاب رضي الله عنهم فرآه المؤمنون عدلا موافقا لقول النبي ﷺ جعل الله الحق على لسان عمر وقلبه فرض الأعطية للمسلمين وعقد لأهل الأديان ذمة بما فرض عليهم من الجزية لم يضرب فيها بخمس ولا مغنم *

۱۱۸۷۔ محمود بن خالد، محمد بن عائذ، ولید، عیسیٰ بن یونس، ابن عدی سے روایت ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے لکھا کہ جو شخص پوچھے کہ مال فے کو کہاں کہاں صرف کرنا چاہیے تو اس کا جواب یہ ہے کہ جیسے حضرت عمر بن الخطاب نے حکم دیا پھر مسلمانوں نے اس کو انصاف کے موافق رسول اللہ ﷺ کے فرمانے کے موافق سمجھا کہ اللہ جل جلالہ نے حق جاری کر دیا ہے عمر کی زبان پر اور دل پر (یعنی جو بات عمر کہتے ہیں وہ انصاف کی اور سچی بات کہتے ہیں) حضرت عمر نے مقرر کیا عطاؤں کو اور سب دین جزیے کے بدلے میں نہ اس میں پانچواں حصہ مقرر کیا نہ اس کو مثل غنیمت کے سمجھا جو مجاہدین میں تقسیم ہو جاتا اور پانچواں حصہ اللہ اور رسول کا نکال لیا جاتا۔

١١٨٨-حدثنا أحمد بن يونس حدثنا زهير حدثنا محمد بن إسحق عن مكحول عن غضيف بن الحارث عن أبي ذر قال سمعت رسول الله ﷺ يقول إن الله وضع الحق على لسان عمر يقول به *

۱۱۸۸۔ احمد بن یونس، زہیر، محمد بن اسحاق، مکحول، غضیف بن حارث، ابوذر سے روایت ہے کہ میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ فرماتے تھے اللہ نے حق رکھ دیا ہے عمر کی زبان پر وہ حق ہی کہا کرتے ہیں جب کہتے ہیں۔

٥١٩-باب في صفايا رسول الله ﷺ من الأموال *

۵۱۹۔ رسول اللہ ﷺ جن مالوں کو اپنے لیے چن لیتے تھے اموال غنیمت میں سے ان کا بیان!

١١٨٩-حدثنا الحسن بن علي ومحمد بن يحيى بن فارس المعنى قالا حدثنا بشر بن عمر الزهراني حدثني مالك ابن أنس عن ابن شهاب عن مالك بن أوس بن الحدثان قال أرسل إلي عمر حين تعالى النهار فجئته فوجدته جالسا على سرير مفضيا إلى رماله فقال حين دخلت عليه يا مال إنه قد دف أهل أبيات من قومك وإني قد أمرت فيهم بشيء فأقسم فيهم قلت لو أمرت غيري بذلك فقال خذه فجاءه يرفأ فقال يا أمير المؤمنين هل لك في عثمان بن عفان وعبد الرحمن بن عوف والزبير بن العوام وسعد بن أبي وقاص قال نعم فأذن لهم فدخلوا ثم جاءه يرفأ فقال يا أمير المؤمنين هل لك في العباس وعلي قال نعم فأذن لهم فدخلوا فقال العباس يا أمير المؤمنين اقض بيني وبين هذا يعني عليا فقال بعضهم أجل يا أمير المؤمنين اقض بينهما وأرحهما قال مالك بن أوس خيل إلي أنهما قدما أولئك

۱۱۸۹۔ حسن بن علی اور محمد بن یحییٰ، بشر بن انس، مالک بن انس، ابن شہاب، مالک بن اوس بن حدثان سے روایت ہے، کہ حضرت عمرؓ نے میرے بلانے کو آدمی بھیجا جب دن چڑھ آیا تو میں آیا ان کے پاس اور ان کو ایک تخت پر بیٹھے ہوئے پایا بغیر بچھونے کے جب میں ان کے پاس پہنچا تو مجھے دیکھ کر کہا اے مالک کچھ لوگ تمہاری قوم والوں میں سے میرے پاس آئے اور میں نے ان کو دینے کے لیے کچھ حکم کیا سو تم تقسیم کر دو ان کو میں نے کہا کاش آپ اس کام کے واسطے کسی اور کو کہتے حضرت عمر نے کہا نہیں لے لو اس کو (اس مال کو جو میں نے دیا ہے) ان لوگوں میں تقسیم کرنے کے واسطے اتنے میں یرفا آیا (یرفا حضرت عمرؓ کے دربان کا نام تھا وہ ان کا غلام تھا آزاد کیا ہوا) اور کہا کہ عثمان بن عفان اور عبدالرحمن بن عوف اور زبیر بن العوام اور سعد بن ابی وقاص دروازے پر بیٹھے ہوئے اذن چاہتے ہیں اگر حکم ہو تو ان کو بھی آنے دوں کہا کہ آنے دے جب وہ آئے تو یرفا پھر آیا اور کہا اے امیر المومنین اب عباس اور علی آنا چاہتے ہیں اگر حکم ہو تو آنے دوں کہا

النفر لذلك فقال عمر رحمه الله اتئدا ثم أقبل على أولئك الرهط فقال أنشدكم بالله الذي بإذنه تقوم السماء والأرض هل تعلمون أن رسول الله ﷺ قال لا نورث ما تركنا صدقة قالوا نعم ثم أقبل على علي والعباس رضي الله عنهما فقال أنشدكما بالله الذي بإذنه تقوم السماء والأرض هل تعلمان أن رسول الله ﷺ قال لا نورث ما تركنا صدقة فقالا نعم قال فإن الله خص رسوله ﷺ بخاصة لم يخص بها أحدا من الناس فقال الله تعالى (وَمَا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ مِنْهُمْ فَمَا أَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ وَلَكِنَّ اللَّهَ يُسَلِّطُ رُسُلَهُ عَلَى مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ) وَكَانَ اللَّهُ أَفَاءَ عَلَى رَسُولِهِ بَنِي النَّضِيرِ فَوَاللَّهِ مَا اسْتَأْثَرَ بِهَا عَلَيْكُمْ وَلَا أَخَذَهَا دُونَكُمْ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَأْخُذُ مِنْهَا نَفَقَةَ سَنَةٍ أَوْ نَفَقَتَهُ وَنَفَقَةَ أَهْلِهِ سَنَةً وَيَجْعَلُ مَا بَقِيَ أُسْوَةَ الْمَالِ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى أُولَئِكَ الرَّهْطِ فَقَالَ أَنْشُدُكُمْ بِاللَّهِ الَّذِي بِإِذْنِهِ تَقُومُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ هَلْ تَعْلَمُونَ ذَلِكَ قَالُوا نَعَمْ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى الْعَبَّاسِ وَعَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَقَالَ أَنْشُدُكُمَا بِاللَّهِ الَّذِي بِإِذْنِهِ تَقُومُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ هَلْ تَعْلَمَانِ ذَلِكَ قَالَا نَعَمْ فَلَمَّا تُوُفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ أَبُو بَكْرٍ أَنَا وَلِيُّ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَجِئْتَ أَنْتَ وَهَذَا إِلَى أَبِي بَكْرٍ تَطْلُبُ أَنْتَ مِيرَاثَكَ مِنَ ابْنِ أَخِيكَ وَيَطْلُبُ هَذَا مِيرَاثَ امْرَأَتِهِ مِنْ أَبِيهَا فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ وَاللَّهُ يَعْلَمُ إِنَّهُ لَصَادِقٌ بَارٌّ رَاشِدٌ تَابِعٌ لِلْحَقِّ فَوَلِيَهَا أَبُو بَكْرٍ فَلَمَّا تُوُفِّيَ أَبُو بَكْرٍ قُلْتُ أَنَا وَلِيُّ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَوَلِيُّ أَبِي بَكْرٍ فَوَلِيتُهَا مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ أَلِيَهَا فَجِئْتَ أَنْتَ وَهَذَا وَأَنْتُمَا جَمِيعٌ وَأَمْرُكُمَا وَاحِدٌ فَسَأَلْتُمَانِيهَا فَقُلْتُ إِنْ شِئْتُمَا أَنْ أَدْفَعَهَا إِلَيْكُمَا عَلَى أَنَّ عَلَيْكُمَا عَهْدَ اللَّهِ أَنْ تَلِيَاهَا بِالَّذِي كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَلِيهَا فَأَخَذْتُمَاهَا مِنِّي عَلَى ذَلِكَ ثُمَّ جِئْتُمَانِي لِأَقْضِيَ بَيْنَكُمَا بِغَيْرِ ذَلِكَ وَاللَّهِ لَا أَقْضِي بَيْنَكُمَا بِغَيْرِ ذَلِكَ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ فَإِنْ عَجَزْتُمَا عَنْهَا فَرُدَّاهَا إِلَيَّ قَالَ أَبُو دَاوُد إِنَّمَا سَأَلَاهُ أَنْ يَكُونَ يُصَيِّرُهُ بَيْنَهُمَا نِصْفَيْنِ لَا أَنَّهُمَا جَهِلَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ فَإِنَّهُمَا كَانَا لَا يَطْلُبَانِ إِلَّا الصَّوَابَ فَقَالَ عُمَرُ لَا أُوقِعُ عَلَيْهِ

کہ آنے دے جب وہ آئے تو عباس نے کہا امیر المومنین ہمارے اور ان کے درمیان فیصلہ کر دیجئے اتنے میں اور چند لوگ بول اٹھے ہاں اے امیر المومنین فیصلہ کر دیجئے ان کا اور راحت دیجئے ان کو مالک بن اوس نے کہا مجھے ایسا خیال ہے کہ علی اور عباس نے ہی ان لوگوں (عثمان اور عبدالرحمن بن عوف اور زبیر) وغیرہ کو آگے بھیجا تھا اسی کام کے واسطے تو حضرت عمر نے کہا صبر اور سہولت کرو پھر متوجہ ہوئے ان صحابہ کی طرف اور کہا میں تم کو قسم دیتا ہوں اس اللہ کی جس کے حکم سے آسمان اور زمین قائم ہیں آیا تم جانتے ہو کہ اللہ کے پیغمبر ﷺ نے فرمایا ہے نہیں چھوڑتے ہم یعنی گروہ انبیاء میراث جو کچھ ہم چھوڑتے ہیں صدقہ ہے جو صحابہ وہاں بیٹھے تھے انہوں نے کہا ہاں بلاشبہ فرمایا ہے پھر حضرت عمرؓ حضرت علی اور حضرت عباسؓ کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا کہ میں تم کو اللہ کی قسم دیتا ہوں جس کے حکم سے آسمان اور زمین قائم ہیں آیا تم نہیں جانتے ہو کہ آنحضرت نے یہ فرمایا تھا کہ ہم میراث نہیں چھوڑتے جو ہم چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے علی اور عباس نے کہا ہاں حضرت عمرؓ نے کہا اللہ جل جلالہ نے خاص کیا رسول اللہ ﷺ کو ایک ایسے امر سے کہ کسی آدمی کو اس سے خاص نہیں کیا فرمایا (وما افاء اللہ علی رسولہ منہم فمآ اوجفتم علیہ اخیر آیت تک) یعنی جو ہاتھ لگایا اللہ نے اپنے رسول کو ان سے سو تم نے نہیں دوڑائے اس پر گھوڑے اور نہ اونٹ لیکن اللہ جتا دیتا ہے اپنے رسولوں کو جس پر چاہے اور اللہ سب چیز پر قادر ہے اللہ نے اپنے رسول کو بنی نضیر کا مال دلایا قسم اللہ کی رسول اللہ ﷺ نے وہ مال اپنے لیے نہ رکھ لیا نہ صرف اسی مال کو لیا اور کو نہ لیا بلکہ آپ اس مال میں سے ایک سال کا خرچ اپنا نکال لیتے اور اپنے اہل وعیال کا اور جو باقی رہتا وہ برابر ہوتا دوسرے مالوں کے بعد اس کے حضرت عمر متوجہ ہوئے ان صحابہ کی طرف (عثمان اور عبدالرحمن وغیرہ) پھر کہا میں تم کو قسم دیتا ہوں اس اللہ کی جس کے حکم سے آسمان اور زمین قائم ہیں تم اس حال کو جانتے ہو یا نہیں انہوں نے کہا ہاں ہم جانتے ہیں (یعنی ایسا ہی ہے) پھر حضرت عمرؓ حضرت عباس اور حضرت علی کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا کہ میں تم کو اللہ کی قسم دیتا ہوں جس کے حکم سے آسمان اور زمین قائم کیا تم دونوں اس حال کو جانتے ہو انہوں نے کہا ہاں بے شک ہم جانتے ہیں تو جب وفات ہوئی رسول اللہ ﷺ کی ابو بکر صدیقؓ نے کہا میں متولی ہوں آنحضرت کے مالوں کا تو تم (اے عباس) اور یہ (علی) ا

اسمِ الْقَسْمِ أَدَعُهُ عَلَى مَا هُوَ عَلَيْهِ

ابوبکر کے پاس آئے تم اپنی میراث مانگتے تھے اپنے بھتیجے (رسول اللہ ﷺ) سے اور یہ یعنی علی میراث مانگتے تھے اپنی بی بی کے باپ کے مال میں سے (یعنی حضرت فاطمہ کا ترکہ طلب کرتے تھے) ابوبکر نے کہا کہ آنحضرت نے فرمایا ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا جو ہم چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے اور اللہ جانتا ہے کہ ابوبکر سچے اور نیک اور ہدایت پانے والے حق کے تابع تھے پھر ابوبکر اس مال پر قابض رہے جب انہوں نے وفات پائی تو میں نے کہا میں متولی ہوں آنحضرت کی طرف سے اور ابوبکر کی طرف سے پھر میں ان مالوں پر متولی رہا جب تک اللہ جل جلالہ کو میرا متولی رہنا منظور تھا پھر تم اے عباس اور یہ یعنی علی آئے اور تم سب ایک ہو تمہارا کام بھی ایک ہے تم دونوں نے مجھ سے کہا کہ وہ مال ہمارے قبضے میں دے دو میں نے کہا اگر تم چاہو تو وہ مال میں تم کو دے دیتا ہوں اس شرط پر کہ تم کو قسم ہے اللہ کی اس مال میں اسی طرح کام کرو جیسے آنحضرت اس میں متولی رہتے تھے تم نے اسی شرط پر وہ مال مجھ سے لے لیا پھر اب تم دونوں میرے پاس آئے ہو کہ میں تمہارا فیصلہ کروں سوا اس کے اور طریق [2] پر تو قسم اللہ کی میں سوا اس طور کے اور کس طرح فیصلہ نہ کروں گا قیامت تک البتہ اگر تم سے ان مالوں کا اہتمام نہ ہو سکے تو پھر مجھے دے دو [3] ابو داؤد فرماتے ہیں کہ ان دونوں حضرات نے اس کی درخواست کی تھی کہ اس کا انتظام ہمارے درمیان تقسیم کر دیجئے یہ نہیں کہ انہیں حضور کی یہ حدیث کہ ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا جو ہم چھوڑیں وہ صدقہ معلوم نہیں تھی بلکہ وہ بھی حق کی تلاش میں تھے اس پر حضرت عمرؓ نے یہ فرمایا کہ میں اس پر تقسیم کا نام نہ آنے دوں گا کیونکہ ممکن ہے کہ بعد والے میراث سمجھ لیں بلکہ پہلی حالت پر چھوڑ دوں گا۔

تشریح: [1] یعنی اس مال کے باب میں جو اللہ جل جلالہ نے اپنے رسول اللہ ﷺ کو عنایت فرمایا تھا اموال بنی نضیر اور فدک اور خیبر۔

[2] یعنی اس مال کو تقسیم کر دوں تم دونوں میں اور وہ تم میں سے ہر ایک کے ملک میں ہو جائے۔

[3] یعنی پھر میں اس کی تولیت شروع کروں جیسے پہلے کیا کرتا تھا حضرت فاطمہ نے جب یہ اموال حضرت ابوبکرؓ سے طلب کیے تو حضرت ابوبکر نے یہی حدیث سنائی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے ہم گروہ انبیاء کے ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا جو ہم چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے مگر حضرت فاطمہ بہ تقاضائے بشریت اور نیز اس وجہ سے کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات کے قلق میں تھیں حضرت ابوبکر سے خفا ہو گئیں بعد اس کے منقول ہے کہ حضرت ابوبکر نے ان کی خدمت میں عذر خواہی کی قرابت رسول اللہ ﷺ کی میری قرابت پر مقدم ہے مگر جو آپ نے فرمایا اس کی تعمیل ضرور ہے پھر حضرت عمر نے اپنی خلافت میں وہ مال حضرت علی اور عباس ہی کے سپرد کر دیا نہ بطریق ملکیت کے بلکہ طریق ولایت اور خبر گیری کے جب ان دونوں نے اس کو تقسیم کرنا چاہا تو حضرت عمر نے اس سے انکار کیا۔

۱۱۹۰ – حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ ثَوْرٍ عَنْ ۱۱۹۰۔ محمد بن عبید، محمد بن ثور، معمر، زہری، مالک بن اوس سے اسی

مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسٍ بِهَذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ وَهُمَا يَعْنِي عَلِيًّا وَالْعَبَّاسَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَخْتَصِمَانِ فِيمَا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْ أَمْوَالِ بَنِي النَّضِيرِ قَالَ أَبُو دَاوُد أَرَادَ أَنْ لَا يُوقِعَ عَلَيْهِ اسْمَ قَسْمٍ

قصہ میں مروی ہے کہ وہ دونوں یعنی علی اور عباسؓ جھگڑا کرتے تھے ان مالوں میں جو اللہ جل جلالہ نے عنایت فرمایا تھا اپنے رسول کو یعنی بنی نضیر کے مالوں میں سے (ابوداؤد فرماتے ہیں کہ حضرت عمرؓ کی مراد یہ تھی کہ اس میں تقسیم کا نام نہ آئے کیونکہ تقسیم تو ملکیت میں جاری ہوتی ہے اور وہ ملکیت میں تو نہیں)۔

تشریح: جو رسول اللہ ﷺ کو بدون جنگ کے ملے تھے یہودیوں سے یہ واقعہ ۳ھ میں ہوا۔

۱۱۹۱ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الْمَعْنَى أَنَّ سُفْيَانَ بْنَ عُيَيْنَةَ أَخْبَرَهُمْ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ عَنْ عُمَرَ قَالَ كَانَتْ أَمْوَالُ بَنِي النَّضِيرِ مِمَّا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ مِمَّا لَمْ يُوجِفِ الْمُسْلِمُونَ عَلَيْهِ بِخَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ كَانَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ خَالِصًا يُنْفِقُ عَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ قَالَ ابْنُ عَبْدَةَ يُنْفِقُ عَلَى أَهْلِهِ قُوتَ سَنَةٍ فَمَا بَقِيَ جَعَلَ فِي الْكُرَاعِ وَعُدَّةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ ابْنُ عَبْدَةَ فِي الْكُرَاعِ وَالسِّلَاحِ *

۱۱۹۱۔ عثمان بن ابی شیبہ اور احمد بن عبدہ، سفیان بن عیینہ، عمرو بن دینار، زہری، مالک بن اوس، حضرت عمرؓ سے روایت ہے، کہ بنی نضیر کا مال اس قسم کا تھا جو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو عطا فرمایا اور مسلمانوں نے اس پر گھوڑے اور اونٹ نہیں دوڑائے تھے تو وہ مال رسول اللہ ﷺ اپنے گھر والوں پر خرچ کرتے تھے اور ابن عبدہ نے کہا کہ ایک برس کا خرچہ اپنے گھر والوں پر صرف کرتے تھے اور باقی کو جانوروں کے خریدنے میں صرف کرتے تھے اور جہاد کا سامان لیتے تھے ابن عبدہ نے کہا آپ باقی کو صرف کرتے تھے جانوروں اور ہتھیاروں میں۔

تشریح: یہی حکم ہے فئی کا یعنی جو مال کفار کے ہاتھ لگے بغیر جنگ کے وہ مال مسلمانوں کے لیے ہے مگر اختیار اس کا حضرت کو تھا جس کو چاہیں دیں جس کو چاہیں نہ دیں۔

۱۱۹۲ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ قَالَ عُمَرُ (وَمَا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ مِنْهُمْ فَمَا أَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ) قَالَ الزُّهْرِيُّ قَالَ عُمَرُ هَذِهِ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ خَاصَّةً قُرَى عُرَيْنَةَ فَدَكَ وَكَذَا وَكَذَا (مَا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ مِنْ أَهْلِ الْقُرَى فَلِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ وَلِذِي الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ) وَلِلْفُقَرَاءِ الَّذِينَ أُخْرِجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ (وَالَّذِينَ تَبَوَّءُوا الدَّارَ وَالْإِيمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ) (وَالَّذِينَ جَاءُوا مِنْ بَعْدِهِمْ) فَاسْتَوْعَبَتْ هَذِهِ الْآيَةُ النَّاسَ فَلَمْ يَبْقَ أَحَدٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ إِلَّا لَهُ فِيهَا حَقٌّ قَالَ أَيُّوبُ أَوْ قَالَ حَظٌّ إِلَّا بَعْضَ مَنْ تَمْلِكُونَ مِنْ أَرِقَّائِكُمْ *

۱۱۹۲۔ مسدد، اسماعیل بن ابراہیم، ایوب، زہری سے روایت ہے، کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ اللہ جل جلالہ نے فرمایا جو مال اللہ نے عنایت فرمایا اپنے رسول کو نہیں دوڑائے اس پر تم نے اپنے گھوڑے اور نہ اونٹ اس آیت سے خاص ہوئے آنحضرت کے لیے چند گاؤں عرینہ کے جیسے فدک وغیرہ اور دوسری آیتیں جیسے یہ فرمایا جو اللہ نے دلایا اپنے رسول کو گاؤں والوں سے تو وہ اللہ اور رسول اور عزیزوں اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں کے لیے ہے اور فرمایا ان فقیروں کے واسطے جو اپنے گھروں اور مالوں میں سے نکالے گئے اور جو لوگ دارالاسلام میں آ گئے اور مسلمان ہو گئے پہلے ان سے اور جو لوگ آئے بعد ان کے اس آیت میں تمام مسلمان شریک ہو گئے تو اب کوئی ایسا مسلمان نہیں رہا جس کو حق نہ ہو فئے میں مگر غلاموں اور لونڈیوں کو جن کے تم مالک ہو

تشریح: یعنی فئے میں سب مسلمانوں کا حصہ ہے اس میں خمس نہیں ہے نہ خاص ہے کسی قسم کے مسلمانوں سے حضرت عمرؓ کا مذہب یہی ہے۔ (علامہ)

۱۱۹۳ - حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَعِيلَ ح و حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ ح و حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا

۱۱۹۳۔ ہشام بن عمار، حاتم بن اسماعیل (دوسری سند) سلیمان بن داؤد، ابن وہب، عبدالعزیز بن محمد (تیسری سند) نصر بن علی، صفوان بن عیسیٰ (یہ تمام حضرات بواسطہ) اسامہ بن زید، زہری، مالک بن اوس بن

صفوانُ بْنُ عِيسَى وَهَذَا لَفْظُ حَدِيثِهِ كُلُّهُمْ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ قَالَ كَانَ فِيمَا احْتَجَّ بِهِ عُمَرُ رَضِي اللَّهُ عَنْهم أَنَّهُ قَالَ كَانَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ ثَلَاثُ صَفَايَا بَنُو النَّضِيرِ وَخَيْبَرُ وَفَدَكُ فَأَمَّا بَنُو النَّضِيرِ فَكَانَتْ حُبُسًا لِنَوَائِبِهِ وَأَمَّا فَدَكُ فَكَانَتْ حُبُسًا لِأَبْنَاءِ السَّبِيلِ وَأَمَّا خَيْبَرُ فَجَزَّأَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثَلَاثَةَ أَجْزَاءٍ جُزْأَيْنِ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ وَجُزْءًا نَفَقَةً لِأَهْلِهِ فَمَا فَضَلَ عَنْ نَفَقَةِ أَهْلِهِ جَعَلَهُ بَيْنَ فُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِينَ

حدثان سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے جس میں حجت پکڑی تھی وہ یہ تھا کہ آنحضرت کے لیے تین صفایا تھے بنو نضیر، خیبر اور فدک سو بنو نضیر یعنی جو مال کہ ان کی زمین سے حاصل ہوا تھا وہ تو آنحضرت کی حاجتوں کے لیے محبوس یعنی مقرر تھا جیسے مہمانوں کی ضیافت اور مجاہدوں کے ہتھیار و سواری وغیرہ اور جو حاصل فدک تھا سو محتاج مسافروں کے لیے تھا اگرچہ وطن میں ان کا مال ہو تا اور خیبر کے آنحضرت ﷺ نے تین حصے کیے تھے دو حصے تو مسلمانوں کے لیے اور ایک حصہ اپنے اہل و عیال کے خرچ کے لیے پھر جو آپ کے اہل کے خرچہ سے بچتا سو فقراء مہاجرین پر خرچ کرتے۔

تشریح :۔ حجت پکڑی یعنی جب حضرت علی عباس جھگڑتے ہوئے آئے تھے اور صفایا جمع ہے صفیہ کی اور صفیہ اس مال کو کہتے ہیں جو امام چھانٹ لے مال غنیمت میں سے اپنے لیے قبل تقسیم ہونے غنیمت کے اور یہ بات خاص تھی حضرت سے کہ خمس کے ساتھ اور بھی جو چیزیں چاہیں لے لیں۔

١١٩٤ - حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عُقَيْلِ بْنِ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَرْسَلَتْ إِلَى أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِي اللَّهُ عَنْهم تَسْأَلُهُ مِيرَاثَهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِمَّا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَيْهِ بِالْمَدِينَةِ وَفَدَكَ وَمَا بَقِيَ مِنْ خُمُسِ خَيْبَرَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ إِنَّمَا يَأْكُلُ آلُ مُحَمَّدٍ مِنْ هَذَا الْمَالِ وَإِنِّي وَاللَّهِ لَا أُغَيِّرُ شَيْئًا مِنْ صَدَقَةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَنْ حَالِهَا الَّتِي كَانَتْ عَلَيْهَا فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَلَأَعْمَلَنَّ فِيهَا بِمَا عَمِلَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَأَبَى أَبُو بَكْرٍ رَضِي اللَّهُ عَنْهم أَنْ يَدْفَعَ إِلَى فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَام مِنْهَا شَيْئًا

۱۱۹۴۔ یزید بن خالد، لیث بن سعد، عقیل بن خالد، ابن شہاب، عروہ بن زبیر، حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت سیدۃ النساء فاطمہ زہراؓ رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی نے ابو بکر صدیق کے پاس بھیجا کسی کو اپنی میراث مانگنے کو رسول اللہ ﷺ سے جو اللہ نے ان کو دیا تھا مدینے میں اور فدک میں اور جو باقی رہا تھا خیبر کے پانچویں حصے میں سے ابو بکر نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا جو ہم چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے تو محمد ﷺ کی آل اس میں سے صرف کھانے کی مقدار لیں گے اور میں قسم خداوند تعالے کے رسول اللہ ﷺ کے کسی صدقہ کو نہ بدلوں گا اس حال سے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کے وقت تھا اور میں اس میں وہی کام کروں گا جو رسول اللہ ﷺ کرتے تھے حاصل یہ ہے کہ ابو بکر نے انکار کیا حضرت فاطمہ کو اس میں سے کچھ بھی دینے سے۔

تشریح :۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ کے ارشاد کے خلاف ہوتا تھا اور حضرت فاطمہ زہراؓ اس مال کو بطریق میراث طلب کرتی تھیں نہ بطریق ولایت اور حفظ اسی واسطے حضرت عمر نے اپنے عہد خلافت میں وہ مال بطریق ولایت حضرت علی اور عباس کو سپرد کر دیا بخاری کی روایت میں ہے، کہ حضرت فاطمہ یہ سن کر ناراض ہوئیں اور انہوں نے چھوڑ دیا ابو بکر کو پھر ان سے نہ بولیں دم وفات تک ظاہر ہے کہ یہ خفگی ایک خیال پر مبنی ہے جس کو حضرت فاطمہ زہرا صحیح جانتی تھیں اور ابو بکر اس کے خلاف حدیث سن چکے تھے اس واسطے اس پر عمل نہ کر سکتے تھے۔

١١٩٥ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ الْحِمْصِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ أَخْبَرَتْهُ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ وَفَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَام حِينَئِذٍ تَطْلُبُ صَدَقَةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الَّتِي

۱۱۹۵۔ عمرو بن عثمان، ان کے والد، شعیب بن ابی حمزہ، زہری، عروہ بن زبیر، حضرت عائشہؓ سے یہی حدیث مروی ہے اس روایت میں یہ ہے کہ حضرت فاطمہ زہراؓ رسول اللہ ﷺ کے صدقے کو مانگتی تھیں جو مدینے اور فدک میں تھا اور جو بچ رہا تھا خیبر کے پانچویں حصے میں

بالمدينة وفدك وما بقي من خمس خيبر قالت عائشة رضي الله عنها فقال أبو بكر رضي الله عنهم إن رسول الله ﷺ قال لا نورث ما تركنا صدقة وإنما يأكل آل محمد في هذا المال يعني مال الله ليس لهم أن يزيدوا على المأكل

سے حضرت عائشہؓ نے کہا کہ حضرت ابو بکر صدیقؓ نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا جو ہم چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے اور محمد ﷺ کی اولاد اس مال میں سے اپنے کھانے کی مقدار لیں کے یعنی اللہ کے مال میں سے (نہ ان کے مال میں سے کیونکہ وہ ترکے میں نہیں آیا بلکہ صدقہ ہے اللہ کا مال ہے) یہ نہیں ان کو پہنچتا کہ کھانے سے زیادہ اس مال میں سے لیں۔

۱۱۹۶—حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ أَبِي يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَخْبَرَتْهُ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ فِيهِ فَأَبَى أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنهم عَلَيْهَا ذَلِكَ وَقَالَ لَسْتُ تَارِكًا شَيْئًا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَعْمَلُ بِهِ إِلَّا عَمِلْتُ بِهِ إِنِّي أَخْشَى إِنْ تَرَكْتُ شَيْئًا مِنْ أَمْرِهِ أَنْ أَزِيغَ فَأَمَّا صَدَقَتُهُ بِالْمَدِينَةِ فَدَفَعَهَا عُمَرُ إِلَى عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنهمَا فَغَلَبَهُ عَلِيٌّ عَلَيْهَا وَأَمَّا خَيْبَرُ وَفَدَكُ فَأَمْسَكَهُمَا عُمَرُ وَقَالَ هُمَا صَدَقَةُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كَانَتَا لِحُقُوقِهِ الَّتِي تَعْرُوهُ وَنَوَائِبِهِ وَأَمْرُهُمَا إِلَى مَنْ وَلِيَ الْأَمْرَ قَالَ فَهُمَا عَلَى ذَلِكَ إِلَى الْيَوْمِ*

۱۱۹۶۔ حجاج بن ابی یعقوب، یعقوب بن ابراہیم، ان کے والد، صالح، ابن شہاب، عروہ نے حضرت عائشہؓ سے یہی حدیث بیان کی اس میں یہ ہے کہ حضرت فاطمہ زہرا رسول اللہ ﷺ کا صدقہ مانگتی تھیں تو ابو بکر نے انکار کیا ان کے دینے سے اور کہا میں چھوڑنے والا نہیں ہوں اس کام کو جس کو رسول اللہ ﷺ کرتے تھے بلکہ اسی کو کروں گا میں ڈرتا ہوں اگر کوئی کام جو آپ کرتے تھے میں اس کو چھوڑ دوں تو گمراہ ہو جاؤں (پھر جب ابو بکر کی وفات ہوئی اور عمر کی خلافت ہوئی تو) جو صدقہ آپ کا مدینے میں تھا اس کو عمر نے علی اور عباس کے حوالے کیا مگر علی اس پر قابض رہے اور غالب آئے عباس پر اور خیبر اور فدک کو حضرت عمر نے رکھ چھوڑا اور کہا یہ دونوں صدقے ہیں آپ کے اور یہ صرف ہوتے تھے آپ کے کاموں اور مطلبوں [1] میں ان کا اختیار اس کو رہے گا جو والی ہوا مرکا یعنی خلافت کا راوی نے کہا پھر وہ دونوں اسی طرح پر ہے

تشریح:۔ یعنی جب دین کا کوئی کام آپڑتا مجاہدین کی تیاری ہتھیاروں کی خرید مسافروں کی خبر گیری تو رسول اللہ ﷺ ان مالوں کو ان کاموں میں صرف کرتے۔

تشریح: یعنی جو خلیفہ ہوتا رہا اس کے قبضے میں خیبر اور فدک رہے پہلے ابو بکر کے پاس پھر عمر کے پاس پھر عثمان حضرت علی کے پاس۔

۱۱۹۷—حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ ثَوْرٍ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي قَوْلِهِ (فَمَا أَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ) قَالَ صَالَحَ النَّبِيُّ ﷺ أَهْلَ فَدَكَ وَقُرًى قَدْ سَمَّاهَا لَا أَحْفَظُهَا وَهُوَ مُحَاصِرٌ قَوْمًا آخَرِينَ فَأَرْسَلُوا إِلَيْهِ بِالصُّلْحِ قَالَ (فَمَا أَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ) يَقُولُ بِغَيْرِ قِتَالٍ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَكَانَتْ بَنُو النَّضِيرِ لِلنَّبِيِّ ﷺ خَالِصًا لَمْ يَفْتَحُوهَا عَنْوَةً افْتَتَحُوهَا عَلَى صُلْحٍ فَقَسَمَهَا النَّبِيُّ ﷺ بَيْنَ الْمُهَاجِرِينَ لَمْ يُعْطِ الْأَنْصَارَ مِنْهَا شَيْئًا إِلَّا رَجُلَيْنِ كَانَتْ بِهِمَا حَاجَةٌ *

۱۱۹۷۔ محمد بن عبید، ابن ثور، معمر، زہری سے روایت ہے، کہ یہ جو اللہ نے فرمایا (فما اوجفتم علیه من خیل ولا رکاب) یعنی نہیں دوڑائے تم نے ان مالوں کے واسطے گھوڑے اور اونٹ یعنی بغیر لڑائی کے حاصل ہوئے اس کا قصہ یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے صلح کی فدک اور کئی گاؤں والوں سے جن کا نام زہری نے لیا لیکن راوی کو یاد نہ رہا اس حال میں کہ آپ محاصرہ کیے ہوئے تھے ایک اور قوم کا اور ان لوگوں نے آپ کے پاس مال بھیجا بطور صلح کے تو اللہ نے فرمایا نہیں دوڑائے تم نے ان مالوں پر گھوڑے اور اونٹ یعنی بغیر لڑائی کے یہ مال ہاتھ آیا اللہ نے دیا اپنے رسول کو زہری نے کہا بنو النضیر کے مال بھی خاص آنحضرت ﷺ کے اختیار میں تھے کیونکہ بغیر جنگ کے وہ حاصل ہوئے تھے کچھ زور سے تو ان کو فتح نہیں کیا تھا بلکہ صلح کے طور پر فتح کیا

تھا اس واسطے آنحضرت نے ان مالوں کو تقسیم کر دیا مہاجرین کو اور انصار کو ان میں سے کچھ نہ دیا مگر دو شخصوں کو جو حاجت رکھتے تھے۔

۱۱۹۸ -حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْجَرَّاحِ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْمُغِيرَةِ قَالَ جَمَعَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بَنِي مَرْوَانَ حِينَ اسْتُخْلِفَ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَتْ لَهُ فَدَكُ فَكَانَ يُنْفِقُ مِنْهَا وَيَعُودُ مِنْهَا عَلَى صَغِيرِ بَنِي هَاشِمٍ وَيُزَوِّجُ مِنْهَا أَيِّمَهُمْ وَإِنَّ فَاطِمَةَ سَأَلَتْهُ أَنْ يَجْعَلَهَا لَهَا فَأَبَى فَكَانَتْ كَذَلِكَ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَتَّى مَضَى لِسَبِيلِهِ فَلَمَّا أَنْ وُلِّيَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُم عَمِلَ فِيهَا بِمَا عَمِلَ النَّبِيُّ ﷺ فِي حَيَاتِهِ حَتَّى مَضَى لِسَبِيلِهِ فَلَمَّا أَنْ وُلِّيَ عُمَرُ عَمِلَ فِيهَا بِمِثْلِ مَا عَمِلَا حَتَّى مَضَى لِسَبِيلِهِ ثُمَّ أَقْطَعَهَا مَرْوَانُ ثُمَّ صَارَتْ لِعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ عُمَرُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَرَأَيْتُ أَمْرًا مَنَعَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَام لَيْسَ لِي بِحَقٍّ وَأَنَا أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ رَدَدْتُهَا عَلَى مَا كَانَتْ يَعْنِي عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ أَبُو دَاوُد وَلِيَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْخِلَافَةَ وَغَلَّتُهُ أَرْبَعُونَ أَلْفَ دِينَارٍ وَتُوُفِّيَ وَغَلَّتُهُ أَرْبَعُ مِائَةِ دِينَارٍ وَلَوْ بَقِيَ لَكَانَ أَقَلَّ *

۱۱۹۸۔ عبداللہ بن جراح، جریر، مغیرہ سے روایت ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے مروان کے بیٹوں کو جمع کیا جس وقت وہ خلیفہ کیا گیا تو کہا اللہ کے پیغمبر ﷺ کا جو فدک تھا تو آپ اس کی آمدنی سے خرچ کرتے یعنی اہل وعیال اور فقراء اور مساکین پر اور اس میں سے بنی ہاشم کے چھوٹے لڑکوں پر احسان کرتے تھے اور بیوہ عورتوں کے نکاح میں صرف یا بے خاوند والی بی بی کے نکاح میں صرف کرتے رسول اللہ ﷺ سے حضرت فاطمہ نے فدک کا سوال کیا تھا یعنی فدک کو دیں ان کے لیے تو آپ نے نہ دیا پھر ویسا ہی رہا رسول اللہ ﷺ کی زندگی بھر یہاں تک کہ حضرت کی وفات ہوگئی پھر جب حضرت عمر خلیفہ ہوئے تو انہوں نے بھی ویسا ہی عمل کیا یعنی جس طرح حضرت رسول اللہ ﷺ اپنی زندگی میں اپنے اہل وعیال اور برادران بنی ہاشم پر اور نکاح مذکور وغیرہ میں صرف کرتے ویسے ہی حضرت عمرؓ نے بھی کیا۔ یہاں تک کہ حضرت عمر کی بھی وفات ہوئی پھر مروان نے اس کو جاگیر کر لیا یعنی اپنے لیے اور اپنی توابع کے لیے حضرت عثمان کی خلافت میں یا اپنی بادشاہت میں پھر وہ عمر بن عبدالعزیز کے قبضہ وتصرف میں آیا تو اس نے کہا میں نے اس میں یہ امر دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کو حضرت فاطمہ کو نہیں دیا تو وہ میرے لیے بھی سزا وار نہیں اور تم کو اس پر گواہ ہوں کہ میں نے اس طرح کو پھیر دیا اسی طرح پر جیسے آنحضرت کے زمانے میں تھا یعنی پھر وقف کر دیا۔

۱۱۹۹ -حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفُضَيْلِ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ جُمَيْعٍ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ جَاءَتْ فَاطِمَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا إِلَى أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُم تَطْلُبُ مِيرَاثَهَا مِنَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُم سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا أَطْعَمَ نَبِيًّا طُعْمَةً فَهِيَ لِلَّذِي يَقُومُ مِنْ بَعْدِهِ *

۱۱۹۹۔ عثمان بن ابی شیبہ، محمد بن فضیل، ولید بن جمیع، ابوالطفیل سے روایت ہے، کہ حضرت فاطمہ زہرا آئیں ابوبکر کے پاس اپنی میراث مانگنے کو رسول اللہ ﷺ سے ابوبکر نے کہا میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ فرماتے تھے بے شک اللہ تعالیٰ جب کسی پیغمبر کو کوئی معاش دیتا ہے، تو وہ بعد اس کے اس کے قائم مقام کو ملتی ہے۔

تشریح:۔ اس کے وارثوں کو نہیں ملتی وجہ اس کی یہ ہے کہ پیغمبر دنیا میں لوگوں کو ہدایت کرنے کے واسطے بھیجے گئے ہیں نہ دنیا کا مال حاصل کرنے کے واسطے اس واسطے جو مال ان کو زندگی میں مل جائے وہ بھی ان وفات کے بعد صدقہ ہوگا تاکہ لوگوں کو گمان نہ ہو کہ اپنے وارثوں کے لیے مال جمع کرنے میں مصروف تھے۔

۱۲۰۰ -حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تَقْتَسِمُ

۱۲۰۰۔ عبداللہ بن مسلمہ، مالک، ابوالزناد، اعرج، ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میرے وارث تقسیم نہ کریں گے ایک

وَرَثَتِي دِينَارًا مَا تَرَكْتُ بَعْدَ نَفَقَةِ نِسَائِي وَمُؤْنَةِ عَامِلِي فَهُوَ صَدَقَةٌ قَالَ أَبُو دَاوُد مُؤْنَةُ عَامِلِي يَعْنِي أَكَرَةَ الْأَرْضِ *

اشرفی کو بھی جو میں چھوڑ جاؤں اپنی بیبیوں کے خرچ اور عامل کی محنت کے سوا وہ صدقہ ہے (عامل سے مراد خلیفہ ہے جو مال کی حفاظت اور ولایت کرے یا جو محنت کرے)۔

۱۲۰۱ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوقٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ حَدِيثًا مِنْ رَجُلٍ فَأَعْجَبَنِي فَقُلْتُ اكْتُبْهُ لِي فَأَتَى بِهِ مَكْتُوبًا مُذَبَّرًا دَخَلَ الْعَبَّاسُ وَعَلِيٌّ عَلَى عُمَرَ وَعِنْدَهُ طَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ وَسَعْدٌ وَهُمَا يَخْتَصِمَانِ فَقَالَ عُمَرُ لِطَلْحَةَ وَالزُّبَيْرِ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ وَسَعْدٍ أَلَمْ تَعْلَمُوا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ كُلُّ مَالِ النَّبِيِّ صَدَقَةٌ إِلَّا مَا أَطْعَمَهُ أَهْلَهُ وَكَسَاهُمْ إِنَّا لَا نُورَثُ قَالُوا بَلَى قَالَ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم يُنْفِقُ مِنْ مَالِهِ عَلَى أَهْلِهِ وَيَتَصَدَّقُ بِفَضْلِهِ ثُمَّ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَوَلِيَهَا أَبُو بَكْرٍ سَنَتَيْنِ فَكَانَ يَصْنَعُ الَّذِي كَانَ يَصْنَعُ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم ثُمَّ ذَكَرَ شَيْئًا مِنْ حَدِيثِ مَالِكِ بْنِ أَوْسٍ *

۱۲۰۱۔ عمرو بن مرزوق، شعبہ، عمرو بن مرہ، ابوالبختری سے روایت ہے، کہ میں نے ایک حدیث سنی ایک شخص سے شاید وہ مالک بن اوس ہو وہ پسند آئی مجھ کو میں نے کہا اس کو مجھے لکھ دو وہ لکھ کر لایا صاف کہ عباس اور علی داخل ہوئے عمر کے پاس وہاں طلحہ اور زبیر اور عبدالرحمن بن عوف اور سعد بن ابی وقاص بیٹھے تھے دونوں یعنی علی اور عباس آپس میں جھگڑتے تھے عمر نے طلحہ اور زبیر اور عبدالرحمن اور سعد سے کہا کہ کیا تم نہیں جانتے ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب مال میرا صدقہ ہے مگر جس قدر میرے وارث نہیں ہوتا ان لوگوں نے کہا کیوں نہیں ہم جانتے ہیں آپ نے ایسا ہی فرمایا عمر نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مال میں سے اپنے اہل پر صرف کرتے تھے اور جو کچھ بچ رہتا وہ صدقہ کرتے بعد اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی اور اس مال کے متولی حضرت ابوبکر صدیقؓ ہوئے دو برس تک پھر وہ بھی ایسا ہی کرتے رہے جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کرتے تھے پھر ذکر کیا کچھ حصہ حدیث مالک بن اوس سے۔

تشریح:۔ یعنی آپ کی بیبیوں کو اس میں سے بقدر ضرورت خرچ دیتے رہے اور جو بچا وہ مسلمانوں کے بہتر کاموں میں صرف کرتے رہے اس روایت سے تصدیق ہو گئی اس حدیث کی جس کو ابوبکر صدیق نے روایت کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بوجہ اتفاق کرنے اکثر صحابہ کے اس پر اور تسلیم کر لینے علی اور عباس کے پس کوئی شبہ باقی نہ رہا ان شبہوں میں سے جو لوگ کیا کرتے ہیں۔

۱۲۰۲ - حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ إِنَّ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم حِينَ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم أَرَدْنَ أَنْ يَبْعَثْنَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ فَيَسْأَلْنَهُ ثُمُنَهُنَّ مِنَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَتْ لَهُنَّ عَائِشَةُ أَلَيْسَ قَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا فَهُوَ صَدَقَةٌ

۱۲۰۲۔ قعنبی، مالک، ابن شہاب، عروہ، حضرت عائشہؓ سے روایت ہے، کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی تو آپ کی بیبیوں نے ارادہ کیا کہ حضرت عثمان بن عفان کو بھیجیں ابوبکر کے پاس اپنا آٹھواں حصہ طلب کرنے کو جو پہنچتا تھا ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مال میں سے حضرت عائشہؓ نے ان سے کہا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں فرمایا ہے، ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا جو ہم چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے

۱۲۰۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ

تشریح:۔ کلام اللہ میں جو حضرت زکریا کا یہ قول منقول ہے (یرثنی ویرث من آل یعقوب) اور جو یہ فرمایا ورث سلیمان داؤد مراد اس سے علم کی وراثت ہے نہ دنیا کے مال کی اور تفصیل اس مبحث کی کتب کلام اور تفسیر میں معلوم ہو گی۔

حَمْزَةَ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَعِيلَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ قُلْتُ أَلَا تَتَّقِينَ اللَّهَ أَلَمْ تَسْمَعْنَ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا فَهُوَ صَدَقَةٌ وَإِنَّمَا هَذَا

۱۲۰۳۔ محمد بن یحییٰ، ابراہیم بن حمزہ، حاتم بن اسماعیل، اسامہ بن زید، ابن شہاب سے یہ حدیث اسی طرح مروی ہے جیسی اوپر گزری اس میں یہ ہے کہ حضرت عائشہؓ نے ان بیبیوں سے کہا کیا تم نہیں ڈرتی ہو

الْمَالُ لِآلِ مُحَمَّدٍ لِنَائِبَتِهِمْ وَلِضَيْفِهِمْ فَإِذَا مُتُّ فَهُوَ إِلَى وَلِيِّ الْأَمْرِ مِنْ بَعْدِي *

اللہ سے کیا تم نے نہیں سنا رسول اللہ ﷺ کا یہ قول آپ فرماتے تھے ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا جو ہم چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے اور یہ مال آل محمد کے واسطے ہے ان کی ضرورتوں اور مہمانوں کے واسطے اور جب میں مر جاؤں تو یہ مال اس کے پاس رہے گا جو خلیفہ ہو بعد میرے۔

٥٢٠-بَاب فِي بَيَانِ مَوَاضِعِ قَسْمِ الْخُمُسِ وَسَهْمِ ذِي الْقُرْبَى *

۵۲۰۔ وہ خمس جو رسول اللہ ﷺ مال غنیمت میں سے لیتے تھے کہاں تقسیم کرتے تھے اور کن کن قرابت والوں کو!

١٢٠٤- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَخْبَرَنِي جُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ أَنَّهُ جَاءَ هُوَ وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ يُكَلِّمَانِ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِيمَا قَسَمَ مِنَ الْخُمُسِ بَيْنَ بَنِي هَاشِمٍ وَبَنِي الْمُطَّلِبِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَسَمْتَ لِإِخْوَانِنَا بَنِي الْمُطَّلِبِ وَلَمْ تُعْطِنَا شَيْئًا وَقَرَابَتُنَا وَقَرَابَتُهُمْ مِنْكَ وَاحِدَةٌ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِنَّمَا بَنُو هَاشِمٍ وَبَنُو الْمُطَّلِبِ شَيْءٌ وَاحِدٌ قَالَ جُبَيْرٌ وَلَمْ يَقْسِمْ لِبَنِي عَبْدِ شَمْسٍ وَلَا لِبَنِي نَوْفَلٍ مِنْ ذَلِكَ الْخُمُسِ كَمَا قَسَمَ لِبَنِي هَاشِمٍ وَبَنِي الْمُطَّلِبِ قَالَ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ يَقْسِمُ الْخُمُسَ نَحْوَ قَسْمِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يُعْطِي قُرْبَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُعْطِيهِمْ قَالَ وَكَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يُعْطِيهِمْ مِنْهُ وَعُثْمَانُ بَعْدَهُ *

۱۲۰۴۔ عبید اللہ بن عمرو، عبد الرحمن بن مہدی، عبد اللہ بن مبارک، یونس بن یزید، زہری، سعید بن مسیب، جبیر بن مطعم سے روایت ہے، کہ وہ اور حضرت عثمان بن عفان آئے رسول اللہ ﷺ کے پاس گفتگو کرنے کو اس باب میں جو آپ نے تقسیم کر دیا تھا خمس کو بنی ہاشم اور بنی مطلب میں، میں نے کہا یا رسول اللہ آپ نے حصہ دلایا ہمارے بھائیوں بنی مطلب کو اور نہ حصہ دلایا ہم کو حالانکہ ہماری اور آپ کی قرابت مثل ان کی قرابت کے ہے [1] رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بنی ہاشم اور بنی مطلب ایک ہیں (یعنی ہمیشہ ایک دوسرے کی مدد کرتے رہے اسی واسطے جب کفار نے ایک عہد نامہ لکھا تھا اس میں بنو ہاشم اور بنی مطلب دونوں کو شریک کیا تھا کہ ان سے نکاح شادی نہ کریں گے خرید و فروخت نہ کریں گے) جبیر نے کہا رسول اللہ ﷺ نے بنی عبد شمس اور بنی نوفل کو خمس میں سے نہ دیا جیسے بنی ہاشم اور بنی مطلب کو دیا پھر ابو بکر صدیق بھی اپنی خلافت میں اسی طرح تقسیم کرتے تھے جیسے رسول اللہ ﷺ تقسیم کرتے تھے مگر وہ رسول اللہ ﷺ کے عزیزوں کو نہ دیتے تھے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ ان کو دیتے تھے اور عمر بن خطاب ان کو دیتے تھے اور عثمان بھی ان کے بعد ان کو دیتے تھے (یعنی آپ کے عزیزوں کو جیسے آپ ان کو دیا کرتے تھے)۔

تشریح: [1] کیونکہ عبد مناف کے چاروں بیٹے تھے ایک ہاشم جن کی اولاد میں رسول اللہ ﷺ تھے دوسرے مطلب تیسرے عبد شمس جن کی اولاد میں حضرت عثمان تھے چوتھے نوفل جن کی اولاد میں جبیر بن مطعم تھے۔

[2] اس وجہ سے کہ وہ اس وقت میں غنی ہوں گے اور دوسرے لوگ ان سے زیادہ حاجت مند ہوں گے۔

١٢٠٥- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ حَدَّثَنَا جُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَمْ يَقْسِمْ لِبَنِي عَبْدِ شَمْسٍ وَلَا لِبَنِي نَوْفَلٍ مِنَ الْخُمُسِ شَيْئًا كَمَا قَسَمَ لِبَنِي هَاشِمٍ وَبَنِي الْمُطَّلِبِ قَالَ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ يَقْسِمُ الْخُمُسَ نَحْوَ قَسْمِ رَسُولِ

۱۲۰۵۔ عبید اللہ بن عمر، عثمان بن عمر، یونس، زہری، سعید بن مسیب، جبیر بن مطعم سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے نہیں تقسیم کیا بنی عبد شمس اور بنی نوفل کو خمس میں سے کچھ جیسے تقسیم کیا بنی ہاشم اور بنی مطلب کو راوی نے کہا ابو بکر صدیق بھی اسی طرح تقسیم کرتے تھے جیسے رسول اللہ ﷺ تقسیم کرتے تھے مگر وہ رسول اللہ ﷺ کے

اللّٰهِ ﷺ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يُعْطِي قُرْبَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ كَمَا كَانَ يُعْطِيهِمْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَكَانَ عُمَرُ يُعْطِيهِمْ وَمَنْ كَانَ بَعْدَهُ مِنْهُمْ *

عزیزوں کو نہ دیتے تھے جیسے رسول اللہ ﷺ ان کو دیا کرتے تھے البتہ حضرت عمر رسول اللہ ﷺ کے عزیزوں کو دیا کرتے تھے اور ان کے بعد جو خلیفہ ہوئے وہ بھی دیا کرتے تھے۔

تشریح:۔ حضرت ابوبکر صدیق نے رسول اللہ ﷺ کے عزیزوں کو اس واسطے نہ دیا کہ وہ اس وقت میں غنی ہوں گے ان کو حاجت نہ ہوگی جیسا کہ دوسری روایت میں حضرت علی سے مروی ہے کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے ان کو ایک حصہ خمس میں سے دے دیا تھا جب حضرت عمرؓ نے ان کو بلایا دینے کے لیے تو انہوں نے نہ لیا اور کہا کہ ہم غنی ہیں۔

١٢٠٦-حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَخْبَرَنِي جُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ خَيْبَرَ وَضَعَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ سَهْمَ ذِي الْقُرْبَى فِي بَنِي هَاشِمٍ وَبَنِي الْمُطَّلِبِ وَتَرَكَ بَنِي نَوْفَلٍ وَبَنِي عَبْدِ شَمْسٍ فَانْطَلَقْتُ أَنَا وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ حَتَّى أَتَيْنَا النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَؤُلَاءِ بَنُو هَاشِمٍ لَا نُنْكِرُ فَضْلَهُمْ لِلْمَوْضِعِ الَّذِي وَضَعَكَ اللّٰهُ بِهِ مِنْهُمْ فَمَا بَالُ إِخْوَانِنَا بَنِي الْمُطَّلِبِ أَعْطَيْتَهُمْ وَتَرَكْتَنَا وَقَرَابَتُنَا وَاحِدَةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّا وَبَنُو الْمُطَّلِبِ لَا نَفْتَرِقُ فِي جَاهِلِيَّةٍ وَلَا إِسْلَامٍ وَإِنَّمَا نَحْنُ وَهُمْ شَيْءٌ وَاحِدٌ وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ ﷺ *

۱۲۰۶۔ مسدد، ہشیم، محمد بن اسحاق، زہری، سعید بن میسّب، جبیر بن مطعم سے روایت ہے کہ خیبر کی جنگ ہو چکی تو رسول اللہ ﷺ نے مال غنیمت میں سے ذوی القربے کا حصہ بنی ہاشم اور بنی مطلب میں تقسیم کیا اور بنی نوفل اور بنی عبدالشمس کو چھوڑ دیا تو میں اور عثمان بن عفان مل کر رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ البتہ بنی ہاشم کی تو فضیلت کا ہم انکار نہیں کرتے کیوں کہ اللہ جل جلالہ نے آپ کو ان میں سے بنایا لیکن بنی المطلب ہمارے بھائیوں کا کیا حال ہے آپ نے ان کو دیا اور ہم کو نہ دیا حالانکہ ہماری بھی قرابت ایک ہی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہم اور بنی مطلب کبھی جدا نہیں ہوئے نہ جاہلیت میں نہ اسلام میں اور ہم وہ ایک ہیں اور انگلیوں کو ایک ہاتھ کی دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈالا۔

تشریح:۔ یہ جو فرمایا ہم اور بنی مطلب ایک ہیں جدا نہیں جاہلیت میں نہ اسلام میں قصہ اس کا یہ ہے کہ قریش اور بنی کنانہ نے حلف کیا تھا بنی ہاشم اور بنی مطلب کے جدا کر دینے پر کہ نہ ان سے نکاح کریں گے نہ خرید و فروخت کریں گے جب تک وہ رسول اللہ ﷺ کو ہمارے سپرد نہ کریں اور اس عہد نامہ کو محصب میں لٹکا دیا اللہ جل جلالہ کی قدرت سے دیمک اس کو چاٹ گئی اور کفار مغلوب ہوئے۔

١٢٠٧-حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْعِجْلِيُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ عَنِ السُّدِّيِّ فِي ذِي الْقُرْبَى قَالَ هُمْ بَنُو عَبْدِ الْمُطَّلِبِ *

۱۲۰۷۔ حسین بن علی، وکیع، حسن بن صالح، سدی سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کلام اللہ میں ذی القربے سے مراد عبدالمطلب کی اولاد ہے۔

١٢٠٨-حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي يَزِيدُ بْنُ هُرْمُزَ أَنَّ نَجْدَةَ الْحَرُورِيَّ حِينَ حَجَّ فِي فِتْنَةِ ابْنِ الزُّبَيْرِ أَرْسَلَ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْأَلُهُ عَنْ سَهْمِ ذِي الْقُرْبَى وَيَقُولُ لِمَنْ تَرَاهُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لِقُرْبَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَسَمَهُ لَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَقَدْ كَانَ عُمَرُ عَرَضَ عَلَيْنَا مِنْ ذَلِكَ عَرْضًا رَأَيْنَاهُ دُونَ حَقِّنَا فَرَدَدْنَاهُ عَلَيْهِ وَأَبَيْنَا أَنْ نَقْبَلَهُ *

۱۲۰۸۔ احمد بن صالح، عنبسہ، یونس، ابن شہاب، یزید بن ہرمز سے روایت ہے، کہ نجدہ حروری خارجیوں کے رئیس نے جب حج کیا جب عبداللہ بن زبیر کی شہادت ہوئی (حجاج بن یوسف چڑھ کر آیا تھا مکے میں) تو ایک شخص کو اس نے بھیجا عبداللہ بن عباس کے پاس ذی القربی کا حصہ پوچھنے کو جو اس آیت میں مذکور ہے (واعلمو آنما غنمتم من شئے فا ن لله خمسه وللرسول ولذى القربے) الایہ اللہ ﷺ نے اور حضرت عمر نے پیش کیا تھا ہم پر اس میں سے کچھ مگر ہم نے اس کو اپنے حق سے کم پایا اس واسطے پھیر دیا اور نہ لیا اس کو۔

تشریح :۔ حضرت عمر نے مثل اور مسلمانوں کے ان کو حصہ دیا ہوگا اور وہ خمس کے پانچویں حصے کے مستحق تھے اس واسطے انہوں نے پھیر دیا۔

۱۲۰۹ - حدثنا عباس بن عبد العظيم حدثنا يحيى بن أبي بكير حدثنا أبو جعفر الرازي عن مطرف عن عبد الرحمن بن أبي ليلى قال سمعت عليا يقول ولاني رسول الله ﷺ خمس الخمس فوضعته مواضعه حياة رسول الله ﷺ وحياة أبي بكر وحياة عمر فأتي بمال فدعاني فقال خذه فقلت لا أريده قال خذه فأنتم أحق به قلت قد استغنينا عنه فجعله في بيت المال *

۱۲۰۹۔ عباس بن عبد العظیم، یحییٰ بن ابی بکیر، ابو جعفر، مطرف، عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت علی سے سنا فرماتے تھے ولایت میں دیا میری رسول اللہ ﷺ نے خمس کو تو میں اس کو صرف کرتا رہا اپنے مقاموں میں جب تک رسول اللہ ﷺ زندہ رہے اور ابو بکر اور عمر زندہ رہے پھر عمر کے پاس ایک بار مال آیا انہوں نے مجھے بلایا اور کہا اس کو لے تو میں نے کہا نہیں میں نہیں چاہتا انہوں نے کہا لے تو تم اس کے حقدار ہو میں نے کہا ہم کو اس کی حاجت نہیں پھر حضرت عمر نے اس مال کو بیت المال میں رکھ دیا (جب ان کو احتیاج نہ تھی)۔

۱۲۱۰ - حدثنا عثمان بن أبي شيبة حدثنا ابن نمير حدثنا هاشم بن البريد حدثنا حسين بن ميمون عن عبد الله بن عبد الله عن عبد الرحمن بن أبي ليلى قال سمعت عليا عليه السلام يقول اجتمعت أنا والعباس وفاطمة وزيد بن حارثة عند النبي ﷺ فقلت يا رسول الله إن رأيت أن توليني حقنا من هذا الخمس في كتاب الله فأقسمه حياتك كي لا ينازعني أحد بعدك فافعل قال ففعل ذلك قال فقسمته حياة رسول الله ﷺ ثم ولانيه أبو بكر رضي الله عنهم حتى إذا كانت آخر سنة من سني عمر رضي الله عنهم فإنه أتاه مال كثير فعزل حقنا ثم أرسل إلي فقلت بنا عنه العام غنى وبالمسلمين إليه حاجة فاردده عليهم فرده عليهم ثم لم يدعني إليه أحد بعد عمر فلقيت العباس بعدما خرجت من عند عمر فقال يا علي حرمتنا الغداة شيئا لا يرد علينا أبدا وكان رجلا داهيا *

۱۲۱۰۔ عثمان بن ابی شیبہ، ابن نمیر، ہاشم بن یزید، حسین بن میمون، عبد اللہ بن عبد اللہ، عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ سے روایت ہے، کہ میں نے حضرت علی سے سنا کہتے تھے میں اور عباس اور فاطمہ اور زید بن حارثہ جمع ہوئے رسول اللہ ﷺ کے پاس میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر آپ مناسب جانیں تو جو حق ہمارا خمس میں ہے اللہ کی کتاب کے موافق وہ ہمارے اختیار میں دے دیجئے اپنی زندگی میں تاکہ پھر کوئی آپ کے بعد مجھ سے جھگڑا نہ کرے آپ نے ایسا ہی کیا میں نے اس کو تقسیم کر دیا جب تک رسول اللہ ﷺ زندہ رہے پھر ابو بکر نے مجھے اس کا اختیار دیا یہاں تک کہ جب حضرت عمر کی خلافت کا آخری سال تھا ان کے پاس بہت سا مال آیا انہوں نے اس میں سے ہمارا حق نکالا اور مجھ کو بلا بھیجا میں نے کہا اب کے سال ہم کو مال کی حاجت نہیں اور مسلمان اس کی حاجت رکھتے ہیں آپ ان کو دے دیجئے حضرت عمر نے ان کو دے دیا پھر عمر کے بعد کسی نے مجھ کو نہ بلایا اس مال کے واسطے (یعنی خمس الخمس دینے کے لیے) پھر میں عباس سے ملا جب عمر کے پاس سے نکلا انہوں نے کہا اے علی تم نے ہم کو آج کے دن سے محروم کیا ایک چیز اب کبھی یہ حصہ ہم کو نہ ملے گا اور عباس بہت عقل مند آدمی تھے۔

تشریح :۔ تجربہ کار انہوں نے زمانے کی حالت دیکھ کر کہا کہ مال کا دینا لوگوں پر خصوصاً دنیاداروں پر بہت شاق ہوتا ہے ذرا سا بھی حیلہ مل جائے تو وہ نہیں دیتے سب لوگ عمر کے سے تھوڑے ہوں گے جو تم کو بلایا کریں اور دیں ایسا ہی ہوا۔

۱۲۱۱ - حدثنا أحمد بن صالح حدثنا عنبسة حدثنا يونس عن ابن شهاب أخبرني عبد الله بن الحارث ابن نوفل الهاشمي أن عبد المطلب بن ربيعة بن الحارث بن عبد

۱۲۱۱۔ احمد بن صالح، عنبسہ یونس، ابن شہاب، عبد اللہ بن حارث بن نوفل، عبد المطلب بن ربیعہ بن حارث سے روایت ہے، کہ ان کے باپ ربیعہ بن حارث نے اور عباس بن عبد المطلب نے ان کو اور فضل بن عبا

الْمُطَّلِبِ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ رَبِيعَةَ بْنَ الْحَارِثِ وَعَبَّاسَ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَا لِعَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ رَبِيعَةَ وَلِلْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ ائْتِيَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقُولَا لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ بَلَغْنَا مِنَ السِّنِّ مَا تَرَى وَأَحْبَبْنَا أَنْ نَتَزَوَّجَ وَأَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَبَرُّ النَّاسِ وَأَوْصَلُهُمْ وَلَيْسَ عِنْدَ أَبَوَيْنَا مَا يُصْدِقَانِ عَنَّا فَاسْتَعْمِلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلَى الصَّدَقَاتِ فَلْنُؤَدِّ إِلَيْكَ مَا يُؤَدِّي الْعُمَّالُ وَلْنُصِبْ مَا كَانَ فِيهَا مِنْ مِرْفَقٍ قَالَ فَأَتَى عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَنَحْنُ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ فَقَالَ لَنَا إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا وَاللَّهِ لَا نَسْتَعْمِلُ مِنْكُمْ أَحَدًا عَلَى الصَّدَقَةِ فَقَالَ لَهُ رَبِيعَةُ هَذَا مِنْ أَمْرِكَ قَدْ نِلْتَ صِهْرَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَلَمْ نَحْسُدْكَ عَلَيْهِ فَأَلْقَى عَلِيٌّ رِدَاءَهُ ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلَيْهِ فَقَالَ أَنَا أَبُو حَسَنٍ الْقَرْمُ وَاللَّهِ لَا أَرِيمُ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَيْكُمَا ابْنَايَ بِجَوَابِ مَا بَعَثْتُمَا بِهِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ فَانْطَلَقْتُ أَنَا وَالْفَضْلُ إِلَى بَابِ حُجْرَةِ النَّبِيِّ ﷺ حَتَّى نُوَافِقَ صَلَاةَ الظُّهْرِ قَدْ قَامَتْ فَصَلَّيْنَا مَعَ النَّاسِ ثُمَّ أَسْرَعْتُ أَنَا وَالْفَضْلُ إِلَى بَابِ حُجْرَةِ النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يَوْمَئِذٍ عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ فَقُمْنَا بِالْبَابِ حَتَّى أَتَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَأَخَذَ بِأُذُنِي وَأُذُنِ الْفَضْلِ ثُمَّ قَالَ أَخْرِجَا مَا تُصَرِّرَانِ ثُمَّ دَخَلَ فَأَذِنَ لِي وَلِلْفَضْلِ فَدَخَلْنَا فَتَوَاكَلْنَا الْكَلَامَ قَلِيلًا ثُمَّ كَلَّمْتُهُ أَوْ كَلَّمَهُ الْفَضْلُ قَدْ شَكَّ فِي ذَلِكَ عَبْدُ اللَّهِ قَالَ كَلَّمَهُ بِالْأَمْرِ الَّذِي أَمَرَنَا بِهِ أَبَوَانَا فَسَكَتَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَاعَةً وَرَفَعَ بَصَرَهُ قِبَلَ سَقْفِ الْبَيْتِ حَتَّى طَالَ عَلَيْنَا أَنَّهُ لَا يَرْجِعُ إِلَيْنَا شَيْئًا حَتَّى رَأَيْنَا زَيْنَبَ تَلْمَعُ مِنْ وَرَاءِ الْحِجَابِ بِيَدِهَا تُرِيدُ أَنْ لَا تَعْجَلَا وَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي أَمْرِنَا ثُمَّ خَفَضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَأْسَهُ فَقَالَ لَنَا إِنَّ هَذِهِ الصَّدَقَةَ إِنَّمَا هِيَ أَوْسَاخُ النَّاسِ وَإِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِمُحَمَّدٍ وَلَا لِآلِ مُحَمَّدٍ ادْعُوا لِي نَوْفَلَ بْنَ الْحَارِثِ فَدُعِيَ لَهُ نَوْفَلُ بْنُ الْحَارِثِ فَقَالَ يَا نَوْفَلُ أَنْكِحْ عَبْدَ الْمُطَّلِبِ فَأَنْكَحَنِي نَوْفَلٌ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ ادْعُوا لِي مَحْمِيَةَ بْنَ جَزْءٍ وَهُوَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي زُبَيْدٍ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اسْتَعْمَلَهُ عَلَى الْأَخْمَاسِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِمَحْمِيَةَ أَنْكِحِ الْفَضْلَ فَأَنْكَحَهُ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قُمْ فَأَصْدِقْ عَنْهُمَا مِنَ الْخُمُسِ كَذَا وَكَذَا لَمْ يُسَمِّهِ لِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَارِثِ *

ن کو کہا جاؤ رسول اللہ ﷺ کے پاس اور عرض کرو یا رسول اللہ اب ہما را جو سن ہو گیا ہے اس کو آپ جانتے ہیں (یعنی ہم بڑے شادی کے لائق ہو گئے ہیں) اور ہم چاہتے ہیں کہ نکاح کریں اور آپ یا رسول اللہ سب آدمیوں سے زیادہ نیکی پہنچانے والے ہیں اور سب سے زیادہ ناتے والوں کے ساتھ سلوک کرنے والے ہیں اور ہمارے باپوں کے پاس مہر دینے کے لیے کچھ نہیں ہے تو آپ ہم کو عامل دیا کرتے ہیں اور فائدہ حاصل کرنے پر ہم آپ کو وہی دیا کریں گے جو اور عامل دیا کرتے ہیں اور فائدہ حاصل ہوگا ہم پائیں گے عبدالمطلب نے کہا کہ قسم اللہ کی رسول اللہ ﷺ تم میں سے کسی کو صدقے کا عامل نہ کریں گے ا ربیعہ نے کہا یہ تم حسد سے کہتے ہو تم تو رسول اللہ ﷺ کے داماد بن گئے اور ہم نے تم پر کچھ نہیں کیا اس بات پر علی نے یہ سن کر اپنی چادر بچھائی اور اس پر لیٹے پھر کہا میں ابوالحسن ہوں عقل میں سب سے زیادہ ہوں جیسے بڑا اونٹ اونٹوں میں ہوتا ہے قسم اللہ کی میں یہیں رہوں گا جب تک تمہارے بیٹے اس کام سے ناامید ہو کر نہ آئیں جس کام کے لیے تم ان کو بھیجتے ہو رسول اللہ ﷺ کے پاس عبدالمطلب نے کہا میں اور فضل بن عباس دونوں گئے جب ہم پہنچے تو ظہر کی نماز کی تکبیر ہوئی ہم نے نماز پڑھی لوگوں کے ساتھ میں اور فضل جلدی کر کے چلے رسول اللہ ﷺ کے حجرے کے دروازے کی طرف آپ اس دن زینب بنت جحش کے پاس تھے ہم دروازے پر کھڑے ہوئے یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ آ گئے آپ نے میرا اور فضل کا کان پکڑا (پیار سے) بعد اس کے کہا جو تمہارے دل میں ہے کہو بعد اس کے آپ گھر میں چلے گئے اور ہم دونوں کو اجازت دی اندر آنے کی ہم اندر گئے اور ہم میں سے ہر ایک نے دوسرے کو کہنے کے لئے کہا پھر میں نے کہا یا فضل نے (اس میں عبداللہ کو شک ہے جو راوی ہے اس حدیث کا) وہی کہا جو ہمارے باپوں نے حکم کیا تھا رسول اللہ ﷺ یہ سن کر ایک گھڑی تک چپ ہو رہے اور اپنی آنکھ اٹھا کر چھت کی طرف دیکھا بڑی دیر تک یہاں تک کہ ہم سمجھے کہ آپ کچھ جواب نہ دیں گے اور ہم نے زینب کو دیکھا وہ اشارہ کر رہی تھیں پردے کی آڑ سے اپنے ہاتھ سے کہ جلدی نہ کرو رسول اللہ ﷺ ہمارے مطلب کی فکر میں ہیں بعد اس کے رسول اللہ ﷺ نے اپنے سر کو نیچے کیا اور فرمایا یہ صدقہ ہے میل ہے لوگوں کا یعنی میل ہے مالوں کا اور وہ درست نہیں محمد کے لیے نہ محمد کی آل کے واسطے (یعنی بنی ہاشم کے واسطے) بلاؤ نوفل بن

رث کو وہ بلائے گئے آپ نے ان سے فرمایا تم نکاح کر دو اپنی بیٹی کا عبدالمطلب سے تو نوفل نے میرے ساتھ نکاح کر دیا پھر فرمایا آپ نے محمیہ بن جزء کو بلاؤ اور وہ ایک شخص تھا بنی زبید میں سے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کو عامل کیا تھا خمس وصول کرنے پر آپ نے اس سے فرمایا تم نکاح کر دو فضل کا اس نے میرا نکاح کر دیا بعد اس کے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کھڑا ہو اور مہر ادا کر دے ان دونوں کی طرف سے خمس کے مال میں سے اتنا ابن شہاب نے کہا عبداللہ بن الحارث نے مجھ سے مہر کی مقدار بیان نہیں کی۔

تشریح:۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ کی عادت شریف یہ تھی جو کسی کام کا سوال کرتا وہ کام اس کو نہ دیتے۔
تو صدقہ بنی ہاشم اور ان کے موالی کے لیے درست نہیں ہے اور ایک روایت ابو حنیفہ سے یہ ہے کہ اس زمانے میں صدقہ لینا بنو ہاشم کو درست تھا کیونکہ خمس کا خمس جو ان کے لیے معین تھا اب نہیں ملتا ابو یوسف نے کہا بنی ہاشم کو بنی ہاشم کی زکوۃ لینا درست ہے۔

١٢١٢ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ أَنَّ حُسَيْنَ ابْنَ عَلِيٍّ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ قَالَ كَانَتْ لِي شَارِفٌ مِنْ نَصِيبِي مِنَ الْمَغْنَمِ يَوْمَ بَدْرٍ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَعْطَانِي شَارِفًا مِنَ الْخُمُسِ يَوْمَئِذٍ فَلَمَّا أَرَدْتُ أَنْ أَبْنِيَ بِفَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَاعَدْتُ رَجُلًا صَوَّاغًا مِنْ بَنِي قَيْنُقَاعَ أَنْ يَرْتَحِلَ مَعِي فَنَأْتِيَ بِإِذْخِرٍ أَرَدْتُ أَنْ أَبِيعَهُ مِنَ الصَّوَّاغِينَ فَأَسْتَعِينَ بِهِ فِي وَلِيمَةِ عُرْسِي فَبَيْنَا أَنَا أَجْمَعُ لِشَارِفَيَّ مَتَاعًا مِنَ الْأَقْتَابِ وَالْغَرَائِرِ وَالْحِبَالِ وَشَارِفَايَ مُنَاخَانِ إِلَى جَنْبِ حُجْرَةِ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ أَقْبَلْتُ حِينَ جَمَعْتُ مَا جَمَعْتُ فَإِذَا بِشَارِفَيَّ قَدِ اجْتُبَّتْ أَسْنِمَتُهُمَا وَبُقِرَتْ خَوَاصِرُهُمَا وَأُخِذَ مِنْ أَكْبَادِهِمَا فَلَمْ أَمْلِكْ عَيْنَيَّ حِينَ رَأَيْتُ ذَلِكَ الْمَنْظَرَ فَقُلْتُ مَنْ فَعَلَ هَذَا قَالُوا فَعَلَهُ حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَهُوَ فِي هَذَا الْبَيْتِ فِي شَرْبٍ مِنَ الْأَنْصَارِ غَنَّتْهُ قَيْنَةٌ وَأَصْحَابَهُ فَقَالَتْ فِي غِنَائِهَا أَلَا يَا حَمْزُ لِلشُّرُفِ النِّوَاءِ فَوَثَبَ إِلَى السَّيْفِ فَاجْتَبَّ أَسْنِمَتَهُمَا وَبَقَرَ خَوَاصِرَهُمَا وَأَخَذَ مِنْ أَكْبَادِهِمَا قَالَ عَلِيٌّ فَانْطَلَقْتُ حَتَّى أَدْخُلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَعِنْدَهُ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ قَالَ فَعَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الَّذِي لَقِيتُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا لَكَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ عَدَا حَمْزَةُ عَلَى نَاقَتَيَّ فَاجْتَبَّ أَسْنِمَتَهُمَا وَبَقَرَ خَوَاصِرَهُمَا وَهَا هُوَ ذَا فِي بَيْتٍ

۱۲۱۲۔ احمد بن صالح، عنبسہ بن خالد، یونس، ابن شہاب، علی بن حسین، حسین بن علی، حضرت علی سے روایت ہے، کہ میرے پاس ایک اونٹنی تھی بہت عمر والی میرے حصے کی جو ملا تھا غنیمت سے دن بدر کے اور رسول اللہ ﷺ نے ایک اور اونٹنی بہت عمر والی اس دن خمس میں سے دی تھی جب میں نے قصد کیا کہ ہم صحبت ہوں ساتھ فاطمہ زہرا آپ کی صاحبزادی کے تو میں نے وعدہ کیا ایک سنار سے جو بنی قینقاع میں سے تھا کہ میرے ساتھ چلے اور ہم دونوں مل کر اذخر ایک گھاس خوشبودار ہے لائیں اور اس کو سناروں کے ہاتھ بیچ کر میں اپنا ولیمہ کروں تو اسی خیال میں میں اپنی اونٹنیوں کے واسطے سامان اکٹھا کر رہا تھا جیسے پالان اور گھاس کے ٹوکرے اور رسیاں اور میری دونوں اونٹنیاں ایک مرد انصاری کے حجرے کے پہلو میں بیٹھی ہوئی تھیں تو میں سامان اکٹھا کر کے جب لوٹ کر آیا تو اپنی دونوں اونٹنیوں کو دیکھا ان کے کوہان کٹے ہوئے ہیں اور کمریں پھٹی ہوئی ہیں اور جگر ان کے کسی نے نکال لیے ہیں جب میں نے یہ حال اپنی آنکھوں سے دیکھا تو مجھ سے دیکھا نہ گیا اور میں نے کہا یہ کس نے کیا ہے انہوں نے کہا حمزہ بن عبدالمطلب نے اور وہ اس گھر میں ہیں چند انصاریوں کے ساتھ جو شراب پی رہے ہیں ایک گانے والی نے ان کے سامنے اور ان کے ساتھیوں کے سامنے یوں گایا (الا یا حمز للشرف النواء) حمزہ یہ سن کر فوراً اٹھے اور تلوار لے کر ان کے کوہانوں کو کاٹ ڈالا اور ان کی کمروں کو پھاڑ ڈالا اور کلیجہ نکال لیا حضرت علی نے کہا میں چلا یہاں تک

معهُ شَرْبٌ فدعا رَسُولُ اللّٰه ﷺ بردائه فارْتداهُ ثُمَّ انْطَلَقَ يمشي واتّبعْتُهُ انا وزيْدُ بْنُ حارثة حتّى جاء الْبيْتَ الّذِي فِيهِ حمْزةُ فاسْتأْذن فأُذن لهُ فإذا هُمْ شَرْبٌ فطفِق رسُولُ اللّٰه ﷺ يلُومُ حمْزة فيما فعل فإذا حمْزةُ ثملٌ مُحْمرّةٌ عيْناهُ فنظر حمْزةُ إلى رسُول اللّٰه ﷺ ثمّ صعّد النّظر فنظر إلى رُكْبتيْه ثمّ صعّد النّظر فنظر إلى سُرّته ثمّ صعّد النّظر فنظر إلى وجْهه ثمّ قال حمْزةُ وهلْ أنْتُمْ إلّا عبيدٌ لأبي فعرف رسُولُ اللّٰه ﷺ أنّهُ ثملٌ فنكص رسُولُ اللّٰه ﷺ على عقبيْه الْقهْقرى فخرج وخرجْنا معهُ *

کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا اور آپ کے پاس زید بن حارثہ بیٹھے تھے تو رسول اللہ ﷺ نے مجھ کو دیکھ کر پہچان لیا (چہرے کو دیکھ کر پہچان لیا کہ کچھ صدمہ یا رنج ہوا ہے) آپ نے فرمایا کیا ہوا تجھ کو میں نے کہا یا رسول اللہ میں نے آج کے دن کا سا دن کبھی نہیں دیکھا حمزہ نے میری اونٹنیوں پر ظلم کیا ان کی کوہان کاٹ ڈالی ان کے پیٹ پھاڑ ڈالے اور وہ یہاں ایک گھر میں بیٹھے ہوئے ہیں شراب پینے والوں کے ساتھ رسول اللہ ﷺ نے اپنی چادر منگوائی اور اس کو اوڑھ کر چلے میں بھی ان کے پیچھے چلا اور زید بن حارثہ بھی یہاں تک کہ اس گھر میں پہنچے جہاں حمزہ تھے آپ نے اذن چاہا تو اذن دیا گیا جب اندر گئے تو دیکھا سب شراب پیے ہوئے ہیں رسول اللہ ﷺ حمزہ کو ملامت کرنے لگے اس کام پر دیکھا تو حمزہ نشے میں ہیں ان کی آنکھیں سرخ ہیں حمزہ نے رسول اللہ ﷺ کی طرف دیکھا پھر تھوڑی نظر بلند کی تو آپ کے گھٹنوں کو دیکھا پھر تھوڑی نظر بلند کی تو آپ کی ناف کو دیکھا پھر تھوڑی نظر بلند کی اور آپ کے چہرہ مبارک کو دیکھا بعد اس کے حمزہ نے کہا تم میرے باپ کے غلام ہو تب رسول اللہ ﷺ نے پہچانا کہ حمزہ نشے میں مست ہیں تو رسول اللہ ﷺ الٹے پاؤں وہاں سے پھرے اور نکلے ہم بھی آپ کے ساتھ نکل کھڑے ہوئے۔

تشریح:۔ وهن معقلات بالفناء ضع السكين في اللبات منها وضرجهن حمزه بالدماء وعجل من اطا بها شرب قديدا من طبيخ او شواء یعنی اے حمزہ اٹھ اور یہ موٹی موٹی اونٹنیاں جو بندھی ہوئی ہیں میدان میں رکھ دے چھری کو ان کے حلق پر اور خونا خون کر دے ان کو اے حمزہ اور جلدی تیار کر ان کے پاکیزہ ٹکڑوں سے (یعنی کوہان اور جگر سے) پکا ہوا یا بھنا ہوا گوشت شراب پینے والوں کے لیے۔

حمزہ عبدالمطلب کے بیٹے تھے جو رسول اللہ ﷺ کے جد امجد تھے اور حضرت علی کے بھی جد امجد تھے اور زید بن حارثہ تو رسول اللہ ﷺ کے غلام تھے حمزہ نے نشے کی حالت میں ان تینوں کو اپنے باپ کا غلام کہا اس وقت تک شراب حرام نہ ہوئی تھی عرب کے محاورے میں دادا کو سید بھی کہتے ہیں اس کے معنی سے تو ہر پوتا اپنے دادا کا غلام ہو سکتا ہے ایک حدیث میں ہے (انت وما لك لا بيك)۔

۱۲۱۳ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي عَيَّاشُ بْنُ عُقْبَةَ الْحَضْرَمِيُّ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ الْحَسَنِ الضَّمْرِيِّ أَنَّ أُمَّ الْحَكَمِ أَوْ ضُبَاعَةَ ابْنَتَيِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ حَدَّثَتْهُ عَنْ إِحْدَاهُمَا أَنَّهَا قَالَتْ أَصَابَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ سَبْيًا فَذَهَبْتُ أَنَا وَأُخْتِي وَفَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فشكوْنا إليْه ما نحْنُ فيه وسألْناهُ أنْ يأْمُر لنا بشيْءٍ من السّبْي فقال رسُولُ اللّٰه ﷺ سبقكُنّ يتامى بدْرٍ لكنْ سأدُلُّكُنّ على ما هُو خيْرٌ لكُنّ منْ ذلك تُكبّرْن اللّٰه على إثْر كُلّ صلاةٍ ثلاثًا وثلاثين تكْبيرةً وثلاثًا وثلاثين تسْبيحةً وثلاثًا وثلاثين تحْميدةً

۱۲۱۳۔ احمد بن صالح، عبداللہ بن وہب، عیاش بن عقبہ، فضل بن حسن ضمری سے روایت ہے، کہ ام حکم یا ضباعہ جو زبیر بن عبدالمطلب کی بیٹیاں تھیں ان میں سے کسی ایک نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس قیدی آئے تو میں اور میری بہن اور حضرت فاطمہ زہرا صاحبزادی رسول اللہ ﷺ کی آپ کے پاس گئیں اور شکوہ کیا اپنے حال کا اور آپ سے چاہا کہ کوئی قیدی ہم کو دلوائیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم سے پہلے مستحق ہیں وہ لڑکیاں جن کے باپ بدر کے روز شہید ہوئے (یعنی تم سے پہلے انہوں نے آن کر قیدیوں کی درخواست کی اور ان کو لے لیا) لیکن میں تم کو بتاتا ہوں وہ بات جو اس سے بہتر ہے

وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ قَالَ عَيَّاشٌ وَهُمَا ابْنَتَا عَمِّ النَّبِيِّ ﷺ *ح

تمہارے لیے اللہ اکبر کہو ہر نماز کے بعد تینتیس بار اور سبحان اللہ کہو تینتیس بار اور الحمد اللہ کو تینتیس بار اور لاالہ الا للہ وحدہ لا شریك له له الملك وله الحمد و هو علی شی قدیر کہو ایک بار سو ہیں مرتبہ میں عیاش نے کہا یہ ضباعہ اور ام حکم دونوں رسول اللہ ﷺ کے چچا ٢ کی بیٹیاں تھیں۔

تشریح: ١ یعنی سبب مفلسی کے کوئی لونڈی میسر نہیں ہے سب کام اپنے ہاتھ سے کرنا پڑتا ہے۔

٢ زبیر کی جو عبدالمطلب کے بیٹے تھے علماء نے کہا ہے کہ اس عمل کا تجربہ ہو چکا ہے جس کے پاس نوکر یا غلام نہ ہو اور اس کے ہاتھ سے اپنے سب کام نہ ہو سکتے ہوں تو وہ ہر نماز کے بعد یہی کلمات کہا کرے اللہ تعالیٰ اس کے اعضا میں طاقت دے گا۔

١٢١٤ – حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ سَعِيدٍ يَعْنِي الْجُرَيْرِيَّ عَنْ أَبِي الْوَرْدِ عَنِ ابْنِ أَعْبُدَ قَالَ قَالَ لِي عَلِيٌّ رَضِي اللَّهُ عَنْهم أَلَا أُحَدِّثُكَ عَنِّي وَعَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَكَانَتْ مِنْ أَحَبِّ أَهْلِهِ إِلَيْهِ قُلْتُ بَلَى قَالَ إِنَّهَا جَرَّتْ بِالرَّحَى حَتَّى أَثَّرَ فِي يَدِهَا وَاسْتَقَتْ بِالْقِرْبَةِ حَتَّى أَثَّرَ فِي نَحْرِهَا وَكَنَسَتِ الْبَيْتَ حَتَّى اغْبَرَّتْ ثِيَابُهَا فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ خَدَمٌ فَقُلْتُ لَوْ أَتَيْتِ أَبَاكِ فَسَأَلْتِيهِ خَادِمًا فَأَتَتْهُ فَوَجَدَتْ عِنْدَهُ حُدَّاثًا فَرَجَعَتْ فَأَتَاهَا مِنَ الْغَدِ فَقَالَ مَا كَانَ حَاجَتُكِ فَسَكَتَتْ فَقُلْتُ أَنَا أُحَدِّثُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ جَرَّتْ بِالرَّحَى حَتَّى أَثَّرَتْ فِي يَدِهَا وَحَمَلَتْ بِالْقِرْبَةِ حَتَّى أَثَّرَتْ فِي نَحْرِهَا فَلَمَّا أَنْ جَاءَكَ الْخَدَمُ أَمَرْتُهَا أَنْ تَأْتِيَكَ فَتَسْتَخْدِمَكَ خَادِمًا يَقِيهَا حَرَّ مَا هِيَ فِيهِ قَالَ اتَّقِي اللَّهَ يَا فَاطِمَةُ وَأَدِّي فَرِيضَةَ رَبِّكِ وَاعْمَلِي عَمَلَ أَهْلِكِ فَإِذَا أَخَذْتِ مَضْجَعَكِ فَسَبِّحِي ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَاحْمَدِي ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَكَبِّرِي أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ فَتِلْكَ مِائَةٌ فَهِيَ خَيْرٌ لَكِ مِنْ خَادِمٍ قَالَتْ رَضِيتُ عَنِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَعَنْ رَسُولِهِ ﷺ

۱۲۱۴۔ یحییٰ بن خلف، عبدالاعلی، سعید جریری، ابو الورد ابن اعبد سے روایت ہے کہ حضرت علیؓ نے مجھ سے فرمایا کہ میں حدیث نہ بیان کروں تجھ سے اپنی اور فاطمہ زہرا رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی کی جو آنحضرت ﷺ کے کنبے والوں میں ان کو سب سے محبوب تھیں یعنی حضرت فاطمہ زہرا کے برابر آپ کسی کو نہیں چاہتے تھے میں نے کہا کیوں نہیں فرمائیے حضرت علی نے کہا فاطمہ زہرا نے چکی پیسی یہاں تک کہ ان کے ہاتھوں میں نشان پڑ گیا اور پانی بھرا مشک میں یہاں تک کہ ان کے سینے میں درد ہونے لگا اور جھاڑو دیئے گھر میں کہ ان کے کپڑے خاک آلود ہو گئے پھر آنحضرت کے پاس غلام اور لونڈیاں آئیں تو میں نے کہا کاش تم اپنے باپ کے پاس جاتیں اور رسول اللہ ﷺ سے ایک خادم مانگتیں وہ گئیں تو دیکھا آپ کے پاس کئی آدمی بیٹھے باتیں کر رہے ہیں وہ لوٹ آئیں پھر دوسرے دن آپ آئے تب آپ نے پوچھا کیا کام ہے وہ چپ ہو رہیں میں نے کہا یا رسول اللہ میں عرض کرتا ہوں انہوں نے چکی پیسی یہاں تک کہ ان کے ہاتھوں میں نشان ہو گیا اور مشک اٹھائی یہاں تک کہ سینے میں درد ہونے لگا اب آپ کے پاس خادم آئے ہیں تو میں نے ان سے کہا کہ آپ کے پاس جائیں اور ایک خادم آپ سے مانگ کر لائیں جو ان کو محنت سے بچا لے آپ نے فرمایا اے فاطمہ اللہ سے ڈر اور اپنے پروردگار کا حکم بجا لا اور اپنے گھر کا کام کیا کر جب تو سونے لگے تینتیس بار سبحان اللہ اور تینتیس بار الحمد للہ کہہ اور چونتیس بار اللہ اکبر کہہ جب سو بار ہوئی یہ تیرے واسطے خادم سے بہتر ہے حضرت فاطمہ بولیں میں خوش ہوں اللہ سے اور اس کے رسول سے۔

تشریح: شاید اس میں کچھ مصلحت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی آل کو دنیا میں تکلیف رہے اور مصیبت تاکہ آخرت میں درجہ ان کا زیادہ ہو۔ (علامہ)

١٢١٥–حدَّثنا أحمدُ بنُ محمدٍ الْمَروزيُّ حدَّثنا عبدُ الرَّزَّاق أخبرنا معمرٌ عن الزُّهريِّ عن عليِّ بنِ حُسَيْنٍ بهذِهِ القصةِ قال ولم يخدمها *

۱۲۱۵۔ احمد بن محمد، عبدالرزاق، معمر، زہری، امام زین العابدین علی بن حسین سے بھی یہی حدیث منقول ہے اس میں یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کو خادم نہ دیا۔

١٢١٦–حدَّثنا محمدُ بنُ عيسى حدَّثنا عنبسةُ بنُ عبدِ الواحدِ القرشيُّ قال أبو جعفرٍ يعني ابنَ عيسى كُنَّا نقولُ إنَّه من الأبدالِ قبلَ أنْ نسمعَ أنَّ الأبدالَ من الموالي قال حدَّثني الدَّخيلُ بنُ إياسِ بنِ نوحِ بنِ مُجَّاعةَ عن هلالِ بنِ سِراجِ بنِ مُجَّاعةَ عن أبيه عن جدِّه مُجَّاعةَ أنَّهُ أتى النبيَّ ﷺ يطلبُ ديةَ أخيه قتلتْهُ بنو سدوسٍ من بني ذُهْلٍ فقالَ النبيُّ ﷺ لو كنتُ جاعلًا لمشركٍ ديةً جعلتُ لأخيكَ ولكنْ سأُعطيكَ منهُ عُقْبَى فكتبَ لهُ النبيُّ ﷺ بمائةٍ من الإبلِ من أوَّلِ خُمُسٍ يخرجُ من مشركي بني ذُهْلٍ فأخذَ طائفةً منها وأسلمتْ بنو ذُهْلٍ فطلبَها بعدُ مُجَّاعةُ إلى أبي بكرٍ وأتاهُ بكتابِ النبيِّ ﷺ فكتبَ لهُ أبو بكرٍ باثْنَيْ عشرَ ألفَ صاعٍ من صدقةِ اليمامةِ أربعةَ آلافٍ بُرًّا وأربعةَ آلافٍ شعيرًا وأربعةَ آلافٍ تمرًا وكانَ في كتابِ النبيِّ ﷺ لمُجَّاعةَ بسمِ اللهِ الرَّحمنِ الرَّحيمِ هذا كتابٌ من محمدٍ النبيِّ لمُجَّاعةَ بنِ مَرارةَ من بني سُلْمى إنِّي أعطيتُهُ مائةً من الإبلِ من أوَّلِ خُمُسٍ يخرجُ من مشركي بني ذُهْلٍ عُقْبةً من أخيه *

۱۲۱۶۔ محمد بن عیسیٰ، عنبسہ بن عبدالواحد سے روایت ہے ابو جعفر عیسیٰ نے کہا ہم کہتے تھے کہ عنبسہ ابدال میں سے ہیں (بوجہ عبادت اور زہد عنبسہ کے) پہلے اس سے کہ سنیں ہم ابدال موالی میں سے ہوتے ہیں انہوں نے سنا الدخیل بن ایاس سے انہوں نے ہلال بن سراج سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے اس کے دادا مجاعہ سے روایت کی کہ وہ آئے رسول اللہ ﷺ کے پاس اپنے بھائی کی دیت مانگنے کو جس کو مار ڈالا تھا بنی سدوس نے جو بنی ذہل میں سے تھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر میں کسی مشرک کو دیت دلاتا تو تیرے بھائی کی پہلے دیت دلاتا لیکن میں اس کا بدلہ تجھے دلائے دیتا ہوں پھر آپ نے اس واسطے سو اونٹ لکھ دیئے اول خمس میں سے جو حاصل ہو بنی ذہل کے مشرکین سے پھر مجاعہ کو ان اونٹوں میں سے کچھ اونٹ ملے بعد اس کے بنو ذہل مسلمان ہو گئے اور مجاعہ نے اپنے باقی اونٹوں کو ابوبکر صدیق سے جب وہ خلیفہ ہوئے طلب کیا اور ان کے پاس رسول اللہ ﷺ کی کتاب لے کر آئے ابوبکر نے مجاعہ کو بارہ ہزار صاع یمامہ کے صدقے میں سے دلائے چار ہزار صاع گیہوں کے اور چار ہزار جو کے اور چار ہزار کھجور کے اور رسول اللہ ﷺ نے جو کتاب مجاعہ کو لکھ دی تھی اس کا یہ مضمون تھا یعنی شروع کرتا ہوں میں اللہ کے نام سے جو بڑا رحم کرنے والا بہت مہربان ہے یہ کتاب ہے محمد ﷺ کی طرف سے، مجاعہ بن مرارہ کے لیے جو بنی سلمی میں سے ہے میں نے اس کو سو اونٹ دیئے اول خمس میں سے جو حاصل ہو بنی ذہل کے مشرکوں سے یہ بدلہ ہے اس کے بھائی کا جو مارا گیا ہے۔

تشریح:۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مشرک کی کوئی دیت نہیں ہے جب وہ مارا جائے کافروں کے ہاتھ سے یا مسلمانوں کے ہاتھ سے مگر جو مشرک ذمی ہو یعنی دارالاسلام میں رہتا ہو اور اس سے جزیہ لیا جاتا ہو اس کو اگر کافر مار ڈالے تو قصاص ہو گا یا دیت اور جو مسلمان مار ڈالے تو دیت دینا ہو گا اور بعضوں کے نزدیک قصاص واجب ہو گا۔ (علامہ)

٥٢١–باب مَا جَاءَ فِي سَهْمِ الصَّفِيِّ *

۵۲۱۔ صفی کا بیان (جو رسول اللہ ﷺ غنیمت میں سے کوئی چیز پسند کر کے لے لیتے)

١٢١٧–حدَّثنا محمدُ بنُ كثيرٍ أخبرنا سفيانُ عن مُطَرِّفٍ عن عامرٍ الشَّعبيِّ قال كانَ للنبيِّ ﷺ سهمٌ يُدعى الصَّفيَّ إنْ

۱۲۱۷۔ محمد بن کثیر، سفیان، مطرف، عامر، شعبی سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ کا ایک حصہ مقرر تھا جس کو صفی کہتے تھے آپ چا

شاء عبدا وإن شاء أمة وإن شاء فرسا يختاره قبل الخمس *

تو غلام یا لونڈی یا گھوڑا پسند کر کے نکال لیتے مال غنیمت میں سے خمس سے پہلے۔

۱۲۱۸ - حدثنا محمد بن بشار حدثنا أبو عاصم وأزهر قالا حدثنا ابن عون قال سألت محمدا عن سهم النبي ﷺ والصفي قال كان يضرب له بسهم مع المسلمين وإن لم يشهد والصفي يؤخذ له رأس من الخمس قبل كل شيء *

۱۲۱۸۔ محمد بن بشار، ابو عاصم اور ازہر، ابن عون سے روایت ہے کہ میں نے محمد سے پوچھا رسول اللہ ﷺ کے حصے اور صفی کو، انہوں نے کہا سب مسلمانوں کے ساتھ آپ کا بھی ایک حصہ لگایا جاتا اگرچہ آپ اس لڑائی میں شریک نہ ہوں اور صفی آپ کے لیے لیا جاتا خمس میں سے سب سے پہلے۔

تشریح:۔ اس سے معلوم ہوا کہ صفی خمس میں سے ہوتا ہے اور حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ صفی خمس نکالنے سے پہلے لیا جاتا ہے اور وہی صحیح ہے۔ (علامہ)

۱۲۱۹ - حدثنا محمود بن خالد السلمي حدثنا عمر يعني ابن عبد الواحد عن سعيد يعني ابن بشير عن قتادة قال كان رسول الله ﷺ إذا غزا كان له سهم صاف يأخذه من حيث شاءه فكانت صفية من ذلك السهم وكان إذا لم يغز بنفسه ضرب له بسهمه ولم يخير *

۱۲۱۹۔ محمود بن خالد، عمر بن عبد الواحد، سعید بن بشر، قتادہ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ جب خود لڑائی میں شریک ہوتے تو ایک حصہ چھانٹ کر جہاں سے چاہتے لے لیتے صفیہ جو جنگ خیبر میں آپ کو ملیں اسی حصے میں آئیں اور جب آپ خود لڑائی میں شریک نہ ہوتے تو ایک حصہ آپ کے لیے لگایا جاتا مگر آپ کو اختیار نہ ہوتا کہ جو چاہیں چھانٹ کر لے لیں۔

۱۲۲۰ - حدثنا نصر بن علي حدثنا أبو أحمد أخبرنا سفيان عن هشام بن عروة عن أبيه عن عائشة قالت كانت صفية من الصفي *

۱۲۲۰۔ نصر بن علی، ابو احمد، سفیان، ہشام بن عروہ، ان کے والد، حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ صفیہ صفی میں سے تھیں۔

۱۲۲۱ - حدثنا سعيد بن منصور حدثنا يعقوب بن عبد الرحمن الزهري عن عمرو بن أبي عمرو عن أنس بن مالك قال قدمنا خيبر فلما فتح الله تعالى الحصن ذكر له جمال صفية بنت حيي وقد قتل زوجها وكانت عروسا فاصطفاها رسول الله ﷺ لنفسه فخرج بها حتى بلغنا سد الصهباء حلت فبنى بها *

۱۲۲۱۔ سعید بن منصور، یعقوب بن عبد الرحمن، زہری، عمرو بن ابی عمرو، حضرت انسؓ سے روایت ہے، کہ ہم آئے خیبر پر جب اللہ نے فتح کر لیا قلعے کو تو لوگوں نے صفیہ بنت حیی کا حسن و جمال آپ سے بیان کیا ان کا خاوند مارا گیا تھا وہ دلہن تھیں تو رسول اللہ ﷺ نے ان کو چن لیا اپنے واسطے پھر آپ ان کو لے کر نکلے یہاں تک کہ پہنچے سد الصہباء میں وہاں حلال ہوئیں (یعنی حیض سے فارغ ہوئیں تو عدت ان کی پوری ہو گئی آپ نے ان سے صحبت کی)۔

تشریح:۔ صفیہ کا نام بعضوں نے کہا پہلے زینب تھا جب آپ نے ان کو چنا تو ان کا نام صفیہ ہوا۔

۱۲۲۲ - حدثنا مسدد حدثنا حماد بن زيد عن عبد العزيز بن صهيب عن أنس بن مالك قال صارت صفية لدحية الكلبي ثم صارت لرسول الله ﷺ *

۱۲۲۲۔ مسدد، حماد بن زید، عبد العزیز بن صہیب، انس بن مالک سے روایت ہے کہ پہلے صفیہ دحیہ کلبی کے حصے میں آگئی تھیں پھر رسول اللہ ﷺ کے حصے میں آئیں۔

تشریح:۔ آپ نے ان کو دوسری عورت دے کر اپنے واسطے لے لیا اس واسطے کہ وہ قریظہ اور نضیر کے سردار کی بیٹی تھیں۔

۱۲۲۳ - حدثنا محمد بن خلاد الباهلي حدثنا بهز بن أسد

۱۲۲۳۔ محمد بن خلاد، بہز بن اسد، حماد، ثابت، حضرت انسؓ سے روایت

حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ وَقَعَ فِي سَهْمِ دِحْيَةَ جَارِيَةٌ جَمِيلَةٌ فَاشْتَرَاهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِسَبْعَةِ أَرْؤُسٍ ثُمَّ دَفَعَهَا إِلَى أُمِّ سُلَيْمٍ تَصْنَعُهَا وَتُهَيِّئُهَا قَالَ حَمَّادٌ وَأَحْسَبُهُ قَالَ وَتَعْتَدُّ فِي بَيْتِهَا صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ *

ہے کہ دحیہ کلبی کے حصے میں ایک لونڈی حسینہ آئی آپ نے اس کو خرید لیا دحیہ سے سات بردے لے کر پھر آپ نے لونڈی کو حوالے کیا ام سلیم کے تاکہ اس کا بناؤ اور سنوار کر دے حماد نے کہا میں سمجھتا ہوں آپ نے فرمایا عدت گزارے صفیہ بنت حیی ام سلیم کے گھر میں۔

۱۲۲۴ - حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ ح و حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْمَعْنَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ جُمِعَ السَّبْيُ يَعْنِي بِخَيْبَرَ فَجَاءَ دِحْيَةُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَعْطِنِي جَارِيَةً مِنَ السَّبْيِ قَالَ اذْهَبْ فَخُذْ جَارِيَةً فَأَخَذَ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ فَجَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَعْطَيْتَ دِحْيَةَ قَالَ يَعْقُوبُ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ سَيِّدَةَ قُرَيْظَةَ وَالنَّضِيرِ ثُمَّ اتَّفَقَا مَا تَصْلُحُ إِلَّا لَكَ قَالَ ادْعُوهُ بِهَا فَلَمَّا نَظَرَ إِلَيْهَا النَّبِيُّ ﷺ قَالَ لَهُ خُذْ جَارِيَةً مِنَ السَّبْيِ غَيْرَهَا وَإِنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَعْتَقَهَا وَتَزَوَّجَهَا *

۱۲۲۴۔ داؤد بن معاذ، عبدالوارث (دوسری سند) یعقوب بن ابراہیم، ابن علیہ، عبدالعزیز، حضرت انس سے روایت ہے، کہ سب قیدی جمع کیے گئے خیبر میں تو دحیہ کلبی آیا اور بولا یا رسول اللہ ایک لونڈی مجھے دیجئے ان قیدیوں میں سے آپ نے فرمایا جا اور لے لے ایک لونڈی اس نے صفیہ بنت حیی کو لے لیا تو ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور بولا یا رسول اللہ آپ نے دحیہ کو دے دیا صفیہ بنت حیی کو جو سردار ہے قریظہ اور نضیر کے یہودیوں کا وہ نہیں لائق ہے مگر آپ کے واسطے آپ نے فرمایا بلاؤ دحیہ کو صفیہ کے سمیت جب رسول اللہ ﷺ نے صفیہ کو دیکھا تو آپ نے دحیہ سے کہا تو کوئی اور لونڈی لے لے پھر رسول اللہ ﷺ نے ان کو آزاد کیا اور ان سے نکاح کیا۔

تشریح: شاید یہ معاملہ دحیہ کلبی کی رضامندی کے ساتھ ہوا دوسرے یہ کہ آپ نے ایک لونڈی لے لینے کی اجازت دی تھی عام لونڈیوں میں سے نہ کہ چھانٹ کر جو سب سے بہتر ہو اس کو لے لے تیسری یہ کہ صفیہ سردار تھیں اپنی قوم میں ان کا ایک عام صحابی کے پاس رہنا مناسب نہ تھا اوروں کو رشک ہوتا چوتھی یہ کہ اگر ایسی عورت دحیہ کے پاس رہتی تو وہ دحیہ کی عزت نہ کرتی آخر کار لڑائی ہوتی اور فساد ہوتا۔ (علامہ)

۱۲۲۵ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا قُرَّةُ قَالَ سَمِعْتُ يَزِيدَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا بِالْمِرْبَدِ فَجَاءَ رَجُلٌ أَشْعَثُ الرَّأْسِ بِيَدِهِ قِطْعَةُ أَدِيمٍ أَحْمَرَ فَقُلْنَا كَأَنَّكَ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ فَقَالَ أَجَلْ قُلْنَا نَاوِلْنَا هَذِهِ الْقِطْعَةَ الْأَدِيمَ الَّتِي فِي يَدِكَ فَنَاوَلَنَاهَا فَقَرَأْنَاهَا فَإِذَا فِيهَا مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ إِلَى بَنِي زُهَيْرِ بْنِ أُقَيْشٍ إِنَّكُمْ إِنْ شَهِدْتُمْ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ وَأَقَمْتُمُ الصَّلَاةَ وَآتَيْتُمُ الزَّكَاةَ وَأَدَّيْتُمُ الْخُمُسَ مِنَ الْمَغْنَمِ وَسَهْمَ النَّبِيِّ ﷺ الصَّفِيَّ أَنْتُمْ آمِنُونَ بِأَمَانِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ فَقُلْنَا مَنْ كَتَبَ لَكَ هَذَا الْكِتَابَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ *

۱۲۲۵۔ مسلم بن ابراہیم، قرہ، یزید بن عبداللہ سے روایت ہے کہ ہم مربد میں تھے (ایک موضع کا نام ہے) اتنے میں ایک شخص آیا جس کے بال بکھرے ہوئے تھے اور ہاتھ میں ایک ٹکڑا لال چمڑے کا لیے ہوئے تھا ہم نے کہا شاید تو جنگل کا رہنے والا ہے بولا ہاں ہم نے کہا یہ ٹکڑا چمڑے کا ہم کو دے جو تیرے ہاتھ میں ہے اس نے ہم کو دیا ہم نے اس میں جو لکھا تھا پڑھا اس میں لکھا تھا محمد کی طرف سے جو اللہ کے رسول ہیں بنی زہیر بن اقیش کو معلوم ہو بیشک تم اگر گواہی دو گے اس بات کی کہ کوئی سچا معبود نہیں ہے سوا اللہ کے اور محمد اللہ کے بھیجے ہوئے ہیں اور قائم کرو گے تم نماز کو اور ادا کرو گے تم زکوۃ کو اور ادا کرو گے غنیمت کے مال سے پانچویں حصے کو جو حق ہے اللہ اور رسول کا اور ادا کرو گے رسول اللہ ﷺ کا حصہ اور صفی یعنی جو رسول اللہ ﷺ پسند کر لیں مال غنیمت میں سے تو تم کو امان ہو گی اللہ اور اس کے رسول کی امان ہم نے پوچھا یہ کتاب تم کو کس نے لکھی بولا رسول اللہ ﷺ نے۔

تشریح: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صفی خمس کے سوا ہوتا ہے تو پہلے کل مال سے رسول اللہ ﷺ کو اختیار تھا جو چیز چاہیں پسند کر لیں یہ صفی ہے [illegible]

۵۲۲باب كَيْفَ كَانَ إِخْرَاجُ الْيَهُودِ مِنَ الْمَدِينَةِ *

۱۲۲۶-حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ أَنَّ الْحَكَمَ بْنَ نَافِعٍ حَدَّثَهُمْ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ وَكَانَ أَحَدَ الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ تِيبَ عَلَيْهِمْ وَكَانَ كَعْبُ بْنُ الْأَشْرَفِ يَهْجُو النَّبِيَّ ﷺ وَيُحَرِّضُ عَلَيْهِ كُفَّارَ قُرَيْشٍ وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ حِينَ قَدِمَ الْمَدِينَةَ وَأَهْلُهَا أَخْلَاطٌ مِنْهُمُ الْمُسْلِمُونَ وَالْمُشْرِكُونَ يَعْبُدُونَ الْأَوْثَانَ وَالْيَهُودُ وَكَانُوا يُؤْذُونَ النَّبِيَّ ﷺ وَأَصْحَابَهُ فَأَمَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ نَبِيَّهُ بِالصَّبْرِ وَالْعَفْوِ فَفِيهِمْ أَنْزَلَ اللَّهُ (وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ) الْآيَةَ فَلَمَّا أَبَى كَعْبُ بْنُ الْأَشْرَفِ أَنْ يَنْزِعَ عَنْ أَذَى النَّبِيِّ ﷺ أَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ سَعْدَ بْنَ مُعَاذٍ أَنْ يَبْعَثَ رَهْطًا يَقْتُلُونَهُ فَبَعَثَ مُحَمَّدَ بْنَ مَسْلَمَةَ وَذَكَرَ قِصَّةَ قَتْلِهِ فَلَمَّا قَتَلُوهُ فَزِعَتِ الْيَهُودُ وَالْمُشْرِكُونَ فَغَدَوْا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالُوا طُرِقَ صَاحِبُنَا فَقُتِلَ فَذَكَرَ لَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ الَّذِي كَانَ يَقُولُ وَدَعَاهُمُ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى أَنْ يَكْتُبَ بَيْنَهُ كِتَابًا يَنْتَهُونَ إِلَى مَا فِيهِ فَكَتَبَ النَّبِيُّ ﷺ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْمُسْلِمِينَ عَامَّةً صَحِيفَةً *

۵۲۲۔ یہود مدینے سے کیوں کر نکالے گئے اس کا بیان!

۱۲۲۶۔ محمد بن یحیٰی، حکم بن نافع، شعیب، زہری، عبدالرحمٰن بن عبد اللہ، ان کے والد، کعب بن مالک سے روایت ہے کہ وہ ان تین شخصوں میں ہے جن کا گناہ معاف ہوا تھا غزوہ تبوک ۹ ہجری میں واقع ہوا اور کعب بن اشرف ایک یہودی بڑا مالدار تھا ہجو کیا کرتا تھا رسول اللہ ﷺ کی اور قریش کے کافروں کو آپ سے لڑانے کی ترغیب دیا کرتا تھا اور رسول اللہ ﷺ جب مدینے میں تشریف لائے تھے اس وقت وہاں سب قسم کے لوگ ملے جلے تھے بعض ان میں مسلمانوں میں تھے بعض مشرکین جو بتوں کو پوجتے تھے بعض یہود اور یہود بہت ستاتے تھے رسول اللہ ﷺ کو اور آپ کے اصحاب کو تو اللہ جل جلالہ نے حکم کیا اپنے پیغمبر کو صبر کرنے کا اور درگزر کرنے کا انہی کی شان میں یہ آیت اتری (ترجمہ) یعنی تم سنو گے ان لوگوں سے جو دیے گئے کتاب (یہود اور نصاریٰ) تم سے پہلے اور ان لوگوں سے شرک کرتے ہیں بہت مصیبت یعنی تم کو برا کہیں گے اور ایذا پہنچادیں گے اگر تم صبر کرو اور ڈرو اللہ سے تو بڑا کام ہے تو جب کعب بن اشرف نے انکار کیا رسول اللہ ﷺ کی ایذا سے باز رہنے سے آپ نے حکم کیا سعد بن معاذ کو کہ چند آدمی بھیج کر اس کو قتل کرادیں انہوں نے محمد بن مسلمہ کو بھیجا اور بیان کیا قصہ اس کے قتل کا (جو اوپر گزر چکا) جب کعب بن الاشرف کو ان لوگوں نے مار ڈالا تو یہودی اور مشرکین سب ڈر گئے اور صبح کو رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور عرض کرنے لگے کہ ہمارا صاحب رات کو مارا گیا (یعنی کعب بن الاشرف رسول اللہ ﷺ نے ان سے بیان کیا جو وہ کہا کرتا تھا یعنی آپ کی برائیاں اور ہجو وہ کرتا تھا) بعد اس کے آپ نے ان سے کہا کہ اب ہمارے اور تمہارے درمیان میں ایک عہد نامہ لکھا جائے جس پر دونوں فریق تھم جائیں پھر آپ نے ایک کتاب لکھی درمیان ان کے اور اپنے اور سب مسلمانوں کے عموم کے طور سے۔

تشریح:۔ پھر اس کے چند روز کے بعد ۶ ہجری میں جنگ خیبر ہوئی جس میں یہودیوں کی کمر ٹوٹ گئی بعد اس کے حضرت عمر نے اپنی خلافت میں یہود کو خیبر سے بھی نکال دیا وہ شام کو چلے گئے اور جزیرہ عرب بموجب ارشاد نبوی کے کافروں اور مشرکوں سے بالکل صاف کر دیا گیا سب مسلمان ہی مسلمان وہاں ہو گئے۔

۱۲۲۷-حَدَّثَنَا مُصَرِّفُ بْنُ عَمْرٍو الْأَيَامِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ يَعْنِي ابْنَ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي مُحَمَّدٍ مَوْلَى زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَعِكْرِمَةَ عَنْ

۱۲۲۷۔ مصرف بن عمرو، یونس، ابن بکیر، محمد بن اسحاق، محمد بن ابی محمد، سعید بن جبیر، اور عکرمہ، ابن عباس سے روایت ہے، کہ جب رسول اللہ ﷺ نے قریش پر فتح حاصل کی جنگ بدر میں اور آپ مدینے میں

ابن عبَّاس قَال لمّا أصاب رسولُ اللّهِ ﷺ قُريْشا يوْم بدْر وقدم الْمدينة جمع الْيهُود في سُوق بني قَيْنقَاع فقَال يا مَعْشر يهُود أسْلمُوا قبْل أنْ يُصيبكُمْ مثْلُ ما أصاب قُريْشا قالُوا يا محمّد لا يغرّنّك منْ نفسك أنّك قتلْت نفرا منْ قريْش كانُوا أغْمارا لا يعرفُون الْقتال إنّك لوْ قاتلْتنا لعرفْت أنّا نحْنُ النّاسُ وأنّك لمْ تلْق مثْلنا فأنْزل اللّهُ عزّ وجلّ في ذلك (قُلْ للّذين كفرُوا ستُغْلبُون) قرأ مُصرِّفٌ إلى قوْله (فئةٌ تُقاتلُ في سبيل اللّه) ببدْرٍ (وأُخْرى كافرةٌ) *

لوٹ کر آئے تو رسول اللہ ﷺ نے یہودیوں کو اکٹھا کیا بنی قینقاع کے بازار میں اور فرمایا اے گروہ یہودیوں کے مسلمان ہو جاؤ قبل اس کے کہ تمہارا بھی وہی حال ہو جو قریش کا حال ہوا ہے انہوں نے کہا اے محمد ﷺ تم اس بات پر مغرور نہ ہو کہ تم نے چند لوگوں کو قریش کے قتل کیا جو ناتجربہ کار تھے لڑائی کے فن سے واقف نہ تھے اگر تم ہم سے لڑتے البتہ تم کو معلوم ہوتا کہ ہم بھی کوئی آدمی ہیں اور تم نے ہمارے مثل کسی کو نہ پایا ہو تب اللہ تعالے نے یہ آیت اتاری قل للذین کفروا ستغلبون۔

تشریح:۔ وتحشرون الی جهنم وبئس المهاد قد كان لكم آيت فی فئتين التقتا فئة تقاتل فی سبيل الله واخرى كافرة يرونهم مثليهم رائی العين والله يويد بنصره من يشاء ان فی ذلك لعبرة لاولی الابصار یعنی کہہ دو اے محمد کافروں سے کہ اب تم مغلوب ہو گے اور ہانکے جاؤ گے دوزخ کو اور کیا بری تیاری ہے ابھی ہو چکا ہے تم کو ایک نمونہ دو فوجوں میں جو بھڑی تھیں ایک فوج ہے جو لڑتی ہے اللہ کی راہ میں اور دوسری کافر ہے یہ ان کو دیکھتے ہیں اپنے سے دوگنا صریح آنکھوں سے اور اللہ زور دیتا ہے اپنی مدد کا جس کو چاہے اس میں خبردار ہو جائیں جن کو آنکھیں ہیں (یعنی کفار اصل میں تین برابر تھے مگر اللہ نے دوبرابر دکھائے تاکہ مسلمان گھبرائیں نہیں)۔

۱۲۲۸ –حدّثنا مُصرِّفُ بْنُ عمْرو حدّثنا يُونُسُ قال ابْنُ إسْحق حدّثني موْلًى لزيْد بْن ثابتٍ حدّثتْني ابْنةُ مُحيِّصة عنْ أبيها مُحيِّصة أنّ رسُول اللّه ﷺ قال منْ ظفرْتُمْ به منْ رجال يهُود فاقْتُلُوهُ فوثب مُحيِّصةُ على شبيبة رجُلٍ منْ تُجّار يهُود كان يُلابسُهُمْ فقتلهُ وكان حُويِّصةُ إذْ ذاك لمْ يُسْلمْ وكان أسنّ منْ مُحيِّصة فلمّا قتلهُ جعل حُويِّصةُ يضْربُهُ ويقُولُ يا عدُوّ اللّه أما واللّه لرُبّ شحْمٍ في بطْنك منْ ماله *

۱۲۲۸۔ مصرف بن عمرو، یونس، ابن اسحاق، مولی زید بن ثابت، بنت محیصہ، ان کے والد محیصہ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہودیوں میں سے جس مرد کو تم پاؤ اس کو مار ڈالو تو محیصہ نے حملہ کیا ایک شخص پر یہود کے سوداگروں میں سے جس کا نام شبیبہ تھا اور اس کو قتل کیا اس وقت محیصہ یہودیوں سے ملا جلا رہتا تھا جب تک حویصہ محیصہ کا بھائی مسلمان نہیں ہوا تھا اور وہ بڑا تھا محیصہ سے تو جب محیصہ نے اس یہودی کو مار ڈالا حویصہ اس کو مارتے تھے اور کہتے تھے اے دشمن اللہ کے قسم اللہ کی بہت چربی ہے تیرے پیٹ میں اس کے مال کی۔

تشریح:۔ تو یہ قتل حویصہ کا اسی حالت میں تھا جب وہ ایمان نہ لائے تھے ورنہ ایسا کیوں کہتے اس لیے کہ محیصہ نے تو اس یہودی کو بموجب ارشاد رسول اللہ ﷺ کے مار ڈالا تھا شاید اس وجہ سے ملامت کرتے ہوں گے کہ محیصہ نے اس یہودی کو فریب سے مارا۔

۱۲۲۹ –حدّثنا قُتيْبةُ بْنُ سعيدٍ أخْبرنا اللّيْثُ عنْ سعيد بْن أبي سعيدٍ عنْ أبيه عنْ أبي هُريْرة أنّهُ قال بيْنا نحْنُ في الْمسْجد إذْ خرج إليْنا رسُولُ اللّه ﷺ فقال انْطلقُوا إلى يهُود فخرجْنا معهُ حتّى جئْناهُمْ فقام رسُولُ اللّه ﷺ فناداهُمْ فقال يا معْشر يهُود أسْلمُوا تسْلمُوا فقالُوا قدْ بلّغْت يا أبا الْقاسم فقال لهُمْ رسُولُ اللّه ﷺ أسْلمُوا تسْلمُوا فقالُوا قدْ بلّغْت يا أبا الْقاسم فقال رسُولُ اللّه ﷺ ذلك أُريدُ ثُمّ قالها الثّالثة اعْلمُوا أنّما الْأرْضُ للّه ورسُوله وإنّي أُريدُ أنْ أُجْليكُمْ

۱۲۲۹۔ قتیبہ بن سعید، لیث، سعید بن ابی سعید، ان کے والد، ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ ہم مسجد میں تھے ناگاہ رسول اللہ ﷺ ہماری طرف تشریف لائے اور فرمایا کہ یہود کی طرف نکلو تو ہم حضرت کے ساتھ نکلے یہاں تک کہ ہم یہود کے مقام پر پہنچ گئے تو رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور ان کو بلایا اور فرمایا اے یہود کے گروہ مسلمان ہو جاؤ تاکہ سلامت رہو (یعنی دنیا اور آخرت کی بلاؤں سے) انہوں نے کہا یا ابا القاسم آپ نے پیغام پہنچا دیا تو پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہی انہوں نے ایسا ہی جواب دیا بعد اس کے آپ نے کہا

مِنْ هذه الْأَرْضِ فَمَنْ وجد منكُمْ بماله شيئًا فلْيبِعْهُ وإلَّا فاعلموا أنما الأرض لله ورسوله ﷺ

میرا مقصد تھا پھر یہی تیسری بار میں فرمایا پھر فرمایا آپ نے جو کہ تحقیق زمین اللہ ہی کی ہے (یعنی وہ اس کا خالق اور مالک ہے) اور اس کے رسول کے واسطے ہے (یعنی نیابت اور خلافت) اور میں تم کو جلا وطن کرنے کا ارادہ کرتا ہوں اس زمین سے (یعنی حجاز و عرب سے) سو جو کوئی تم میں سے اپنے مال سے کچھ قیمت پائے اس کا خواہ ہو جیسے زمین وغیرہ تو اسے بیچ ڈالے اور نہیں تو یہ سمجھو کہ زمین اللہ کی اور اس کے رسول کی ہے۔

تشریح: یعنی کسی سے ہو سکے تو بیچ ڈالو پیچھے کیا ہو پھر زمین متاع سب چھن جائے گی اور افسوس کچھ کام نہ آئے گا۔ (علامہ)

٥٢٣–باب في خبر النَّضير*

٥٢٣۔ یہود بنی النضیر کا حال جو ۴ھ میں مدینے سے نکالے گئے!

١٢٣٠–حدَّثنا محمَّدُ بْنُ داوُدَ بْنِ سُفْيان حدَّثنا عبْدُ الرَّزَّاق أخْبرنا مَعْمرٌ عن الزُّهْريِّ عنْ عبْدِ الرَّحْمنِ بْنِ كعْبِ بْنِ مالكٍ عنْ رجُلٍ منْ أصْحابِ النَّبيِّ ﷺ أنَّ كُفَّار قُريْشٍ كتبُوا إلى ابْنِ أُبيٍّ ومنْ كان يعْبُدُ معهُ الْأوْثان من الْأوْسِ والْخزْرجِ ورسُولُ اللَّه ﷺ يوْمئذٍ بالْمدينة قبْل وقْعة بدْرٍ إنَّكُمْ آويْتُمْ صاحبنا وإنَّا نُقْسمُ باللَّه لتُقاتلُنَّهُ أوْ لتُخْرجُنَّهُ أوْ لنسيرنَّ إليْكُمْ بأجْمعنا حتَّى نقْتُل مُقاتلتكُمْ ونسْتبيح نساءكُمْ فلمَّا بلغ ذلك عبْد اللَّه بْن أُبيٍّ ومنْ كان معهُ منْ عبدة الْأوْثان اجْتمعُوا لقتال النَّبيِّ ﷺ فلمَّا بلغ ذلك النَّبيَّ ﷺ لقيهُمْ فقال لقدْ بلغ وعيدُ قُريْشٍ منْكُمُ الْمبالغ ما كانتْ تكيدُكُمْ بأكْثر ممَّا تُريدُون أنْ تكيدُوا به أنْفُسكُمْ تُريدُون أنْ تُقاتلُوا أبْناءكُمْ وإخْوانكُمْ فلمَّا سمعُوا ذلك من النَّبيِّ ﷺ تفرَّقُوا فبلغ ذلك كُفَّار قُريْشٍ فكتبتْ كُفَّارُ قُريْشٍ بعْد وقْعة بدْرٍ إلى الْيهُود إنَّكُمْ أهْلُ الْحلْقة والْحُصُون وإنَّكُمْ لتُقاتلُنَّ صاحبنا أوْ لنفْعلنَّ كذا وكذا ولا يحُولُ بيْننا وبيْن خدم نسائكُمْ شيْءٌ وهي الْخلاخيلُ فلمَّا بلغ كتابُهُمُ النَّبيَّ ﷺ أجْمعتْ بنُو النَّضير بالْغدْر فأرْسلُوا إلى رسُول اللَّه ﷺ اخْرُجْ إليْنا في ثلاثين رجُلًا منْ أصْحابك وليخْرُجْ منَّا ثلاثُون حبْرًا حتَّى نلْتقي بمكان الْمنْصف فيسْمعُوا منْك فإنْ صدَّقُوك وآمنُوا بك آمنَّا بك فقصَّ خبرهُمْ فلمَّا كان الْغدُ غدا عليْهمْ رسُولُ اللَّه ﷺ بالْكتائب فحصرهُمْ فقال لهُمْ

١٢٣٠۔ محمد بن داؤد، عبدالرزاق، معمر، زہری، عبدالرحمن بن کعب بن مالک سے روایت ہے، کہ انہوں نے سنا ایک شخص سے جو اصحاب میں سے تھا رسول اللہ ﷺ کے کہ قریش کے کافروں نے عبداللہ بن ابی اور اس کے ساتھیوں کو جو بت پرستی کرتے تھے اوس اور خزرج میں سے لکھا اور رسول اللہ ﷺ اس وقت مدینے میں تھے بدر کی لڑائی سے پہلے کہ تم نے جگہ دی ہمارے ساتھی کو (یعنی رسول اللہ ﷺ کو) ہم قسم کھا کر کہتے ہیں کہ تم اس سے لڑو یا نکال دو نہیں تو ہم سب مل کر تمہارے اوپر حملہ کریں گے اور جو لوگ تم میں سے لڑنے والے ہیں ان کو قتل کریں گے اور تمہاری عورتوں کو اپنے تصرف میں لائیں گے جب یہ خط عبداللہ بن ابی کو پہنچا اور اس کے ساتھیوں کو جو بت پرستی کرتے تھے تو وہ سب جمع ہوئے رسول اللہ ﷺ سے لڑنے کو جب آنحضرت ﷺ کو یہ خبر پہنچی آپ نے ان سے جا کر ملاقات کی اور ان کو سمجھایا کہ قریش نے جو تم کو دھمکایا ہے وہ انتہا کی دھمکی ہے تمہارے نزدیک حالانکہ قریش تم کو اتنا ضرر نہیں پہنچا سکتے جتنا تم خود اپنی تئیں ضرر پہنچاتے ہو کیونکہ تم چاہتے ہو کہ لڑو اپنے بیٹوں سے اور بھائیوں سے جب ان لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ تقریر سنی تو وہ جدا جدا ہو گئے یعنی متفرق ہو گئے (اور جنگ کا ارادہ فسخ کیا) پھر یہ خبر قریش کے کافروں کو پہنچی انہوں نے بعد جنگ بدر کے یہود کو لکھا کہ تم گھر بار والے اور قلعہ والے ہو (یعنی ساز سامان اور ہتھیار اور قلعے رکھتے ہو) تو تم لڑو ہمارے ساتھی سے محمد ﷺ سے نہیں تو ہم ایسا کریں گے یعنی تم کو قتل کریں گے اور تمہاری عورتوں کی پازیبیں ہم سے کوئی نہ

إِلَيْكُمْ وَاللَّهِ لَا تَأْمَنُونَ عِنْدِي إِلَّا بِعَهْدٍ تُعَاهِدُونِي عَلَيْهِ فَأَبَوْا أَنْ يُعْطُوهُ عَهْدًا فَقَاتَلَهُمْ يَوْمَهُمْ ذَلِكَ ثُمَّ غَدَا الْغَدَ عَلَى بَنِي قُرَيْظَةَ بِالْكَتَائِبِ وَتَرَكَ بَنِي النَّضِيرِ وَدَعَاهُمْ إِلَى أَنْ يُعَاهِدُوهُ فَعَاهَدُوهُ فَانْصَرَفَ عَنْهُمْ وَغَدَا عَلَى بَنِي النَّضِيرِ بِالْكَتَائِبِ فَقَاتَلَهُمْ حَتَّى نَزَلُوا عَلَى الْجَلَاءِ فَجَلَتْ بَنُو النَّضِيرِ وَاحْتَمَلُوا مَا أَقَلَّتِ الْإِبِلُ مِنْ أَمْتِعَتِهِمْ وَأَبْوَابِ بُيُوتِهِمْ وَخَشَبِهَا فَكَانَ نَخْلُ بَنِي النَّضِيرِ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ خَاصَّةً أَعْطَاهُ اللَّهُ إِيَّاهَا وَخَصَّهُ بِهَا فَقَالَ (وَمَا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ مِنْهُمْ فَمَا أَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ) يَقُولُ بِغَيْرِ قِتَالٍ فَأَعْطَى النَّبِيُّ ﷺ أَكْثَرَهَا لِلْمُهَاجِرِينَ وَقَسَمَهَا بَيْنَهُمْ وَقَسَمَ مِنْهَا لِرَجُلَيْنِ مِنَ الْأَنْصَارِ وَكَانَا ذَوِي حَاجَةٍ لَمْ يَقْسِمْ لِأَحَدٍ مِنَ الْأَنْصَارِ غَيْرِهِمَا وَبَقِيَ مِنْهَا صَدَقَةُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الَّتِي فِي أَيْدِي بَنِي فَاطِمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا *

[3] سے چھ سکے گا (یعنی کوئی حائل نہ ہوگا) جب یہ کتاب بنی النضیر کے یہودیوں کو پہنچی تو بنی نضیر کے یہودیوں نے اتفاق کیا فریب کرنے کے لیے اور عہد توڑنے کے لیے اور آنحضرت ﷺ کے پاس کہلا بھیجا کہ آپ اپنے اصحاب میں سے تیس آدمی لے کر نکلے اور ہم میں سے تیس عالم نکل کر آپ سے ملاقات کریں گے ایک درمیانی مقام میں (یعنی دونوں کے لوگ جدا جدا دور پر رہیں گے) وہ عالم ہمارے آپ کی گفتگو سنیں گے اگر آپ کی تصدیق کریں اور آپ پر ایمان لائیں تو ہم سب آپ پر ایمان لائیں گے آپ نے یہ خبر سب صحابہ سے بیان کی جب دوسرا دن ہوا تو آپ لشکر ہمراہ لے کر ان کے پاس گئے اور ان سے کہا قسم اللہ کی مجھے تم پر اطمینان نہ ہوگا جب تک تم مجھ سے عہد نہ کرو انہوں نے انکار کیا عہد کرنے سے (کیونکہ ان کی نیت میں دغا تھا) آپ ان سے لڑے دن بھر پھر دوسرے دن بنی قریظہ کے یہودیوں پر گئے لشکر لے کر اور بنی نضیر کو چھوڑ دیا ان سے کہا تم عہد کرو انہوں نے عہد کر لیا کہ ہم آپ سے نہ لڑیں گے نہ آپ کے دشمن کی مدد کریں گے پھر آپ دوسرے روز بنی نضیر پر گئے فوجیں لے کر اور لڑے ان سے یہاں تک کہ وہ راضی ہوئے جلاوطن ہونے پر پھر وہ لوگ جلاوطن ہوئے اور جو کچھ ان کے اونٹوں سے اٹھ سکا اپنا اسباب اور کاٹ کواڑ توڑ کر لے گئے اور ان کے درخت کھجوروں کے رسول اللہ ﷺ کو ملے اللہ نے آپ کو عنایت کی خاص آپ ہی کو فرمایا اللہ تعالیٰ نے (ترجمہ) یعنی جو کچھ عنایت کیا اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو کافروں کے مال میں سے تو نہیں دوڑائے تم نے ان پر گھوڑے نہ اونٹ مطلب یہ ہے کہ بغیر لڑائی کے حاصل ہوا پھر رسول اللہ ﷺ نے اس میں سے اکثر حصہ مہاجرین کو دیا اور ان میں تقسیم کر دیا اور دو انصاریوں کو بھی دیا جو حاجت مند تھے اور انصار کو نہیں دیا اور جس قدر باقی رہا وہ صدقہ تھا رسول اللہ ﷺ کا جو فاطمہ زہراؓ کے ہاتھ میں رہا۔

تشریح: یعنی قریش نے تو تم کو یہی دھمکی دی ہے کہ اگر تم محمد سے نہ لڑو گے ہم تم سے لڑیں گے پس اگر تم ان کا کہنا مان لو گے تو تمہارا زیادہ نقصان ہوگا اس وجہ سے کہ اپنے لوگوں سے لڑنا ہوگا یعنی اپنے عزیزوں سے جو تم میں سے مسلمان ہو گئے ہیں پھر تم بھی مارے جاؤ گے اور تمہارے ہاتھ سے تمہارے عزیزوں کا خون ہوگا اور جو تم قریش کا کہنا نہ مانو گے تو صرف یہی نقصان ہوگا کہ وہ تم سے لڑیں گے اس میں چنداں نقصان نہیں ہے خصوصاً جب ہم بھی قریش سے لڑنے کو تیار ہوں۔

تشریح: مطلب یہ ہے کہ ہم مردوں کو تمہارے قتل کریں گے اور تمہاری عورتوں کو اپنے تصرف میں لائیں گے۔

تشریح: یہود کے درخت خرما کہ متصل ان کی بستی کے تھے بہت محبوب تھے مثل اولاد کے بایں خیال کہ اگر یہ درخت کاٹ ڈالے جائیں تو ان کی رو[illegible] ... آپ نے حکم ... درخت کاٹنے ... [illegible]

تھے کو فرمان ہوا کہ زیادہ تر کاٹنے اصحاب نے ... کہ ان کو یقین کامل اس بات کا تھا کہ اہل اسلام کی فتح ہوگی اور سب اموال بنی النضیر کے اہل اسلام کے قبضے میں آئیں گے ... مسلمانوں کے لیے چھوڑے اللہ تعالیٰ کو دونوں فعل مقتضائے ... نیت پسند ہوئے اور دونوں کو اللہ تعالیٰ نے پسند فرمایا (ما قطعتم من لينة او تركتموها قائمة على اصولها فباذن الله وليخزي الفاسقين) یعنی جو تم نے ایک قسم ... فرمانے یا چھوڑ دی ... اللہ کے اور اس لیے کہ رسوا کرے نافرمانوں کو اور صحیح بخاری میں ہے کہ آپ نے درختوں کے جلانے کا حکم دیا تھا چنانچہ ... درخت وہاں جلائے بھی گئے اسی باب میں حضرت حسان بن ثابت کا یہ شعر ہے (وهان على سراة بنى لوى حريق بالبويرة مستطير) یعنی آسان ہے سرداران بنی لوی پر آگ کا بیتابہ پر جو میں کہ شرارے اس کے اڑتے تھے بویرہ اس جگہ کا نام ہے جہاں درخت خرمائی نضیر کے تھے اور لوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اجداد میں سے ایک شخص ہیں اللہ جل جلالہ نے سورہ حشر میں بنی نضیر کے نکالے جانے کا بیان فرمایا (هو الذى اخرج الذين كفروا من اهل الكتاب) وہی ہے جس نے نکالا ان کو جو کافر ہیں اہل کتاب میں سے ان کے گھروں میں سے پہلی ہی بار کے لشکر جمع کرنے میں گمان نہ تھا کہ وہ نکل جائیں گے اور ان کا یہ گمان تھا کہ ان کے قلعے ان کو اللہ سے بچالیں گے سو آیا ان پر عذاب اللہ کا اس جگہ سے جہاں کا ان کو خیال نہ تھا اور ڈالا ان کے دلوں میں رعب اجاڑنے لگے اپنے گھروں کو اپنے ہاتھوں سے اور مسلمانوں کے ہاتھوں سے سو عبرت لو اے عبرت پکڑنے والو یعنی غور کرو اور فکر کرو کہ اللہ کی نافرمانی اور اس کے رسول کی نافرمانی کا انجام یہی ہے۔

۱۲۳۱-حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ يَهُودَ النَّضِيرِ وَقُرَيْظَةَ حَارَبُوا رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم فَأَجْلَى رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم بَنِي النَّضِيرِ وَأَقَرَّ قُرَيْظَةَ وَمَنَّ عَلَيْهِمْ حَتَّى حَارَبَتْ قُرَيْظَةُ بَعْدَ ذَلِكَ فَقَتَلَ رِجَالَهُمْ وَقَسَمَ نِسَاءَهُمْ وَأَوْلَادَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ إِلَّا بَعْضَهُمْ لَحِقُوا بِرَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم فَأَمَّنَهُمْ وَأَسْلَمُوا وَأَجْلَى رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم يَهُودَ الْمَدِينَةِ كُلَّهُمْ بَنِي قَيْنُقَاعَ وَهُمْ قَوْمُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ وَيَهُودَ بَنِي حَارِثَةَ وَكُلَّ يَهُودِيٍّ كَانَ بِالْمَدِينَةِ *

۱۲۳۱۔ محمد بن یحییٰ، عبدالرزاق، ابن جریج، موسیٰ بن عقبہ، نافع، ابن عمر سے روایت ہے، کہ بنی النضیر اور بنی قریظہ کے یہودیوں نے جنگ کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے نکال باہر کیا بنی نضیر کو اور قائم رکھا بنی قریظہ کو (اس لیے کہ انہوں نے عہد کر لیا جب جنگ خندق ہوئی تو بنی قریظہ نے بدعہدی کی اور درپردہ قریش کی اعانت کو تیار ہوئے اور آپ سے باغی ہونا چاہا) آپ نے ان پر احسان کیا یہاں تک کہ پھر بنی قریظہ لڑے آپ نے ان کے مردوں کو قتل کیا اور ان کی عورتوں اور بچوں کو مسلمانوں میں تقسیم کیا مگر بعضوں کو جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آن کر مل گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو امان دی وہ مسلمان ہو گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینے سے کل یہودیوں کو نکال دیا بنی قینقاع کو جو عبداللہ بن سلام کی قوم تھی اور بنی حارثہ کو۔

تشریح: کہ کوئی نہ رہنے پایا مدینے میں سے سب مسلمان ہی مسلمان ہو گئے اور اسلام کو غلبہ ہوا یہ آپ کے صبر کے بدلے اللہ جل جلالہ نے اپنا فضل کیا کہ یہودیوں کا نام و نشان جزیرہ عرب سے مٹ گیا اور راولادہ لونڈی غلام ہو گئی۔

۵۲۴-باب مَا جَاءَ فِي حُكْمِ أَرْضِ خَيْبَرَ *

۵۲۴۔ خیبر کی زمین کا بیان یعنی اس کا حکم!

۱۲۳۲-حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَبِي الزَّرْقَاءِ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ أَحْسَبُهُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم قَاتَلَ أَهْلَ خَيْبَرَ فَغَلَبَ عَلَى النَّخْلِ وَالْأَرْضِ وَأَلْجَأَهُمْ إِلَى قَصْرِهِمْ فَصَالَحُوهُ عَلَى أَنَّ لِرَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم الصَّفْرَاءَ وَالْبَيْضَاءَ وَالْحَلْقَةَ وَلَهُمْ مَا حَمَلَتْ رِكَابُهُمْ عَلَى أَنْ لَا يَكْتُمُوا وَلَا يُغَيِّبُوا شَيْئًا فَإِنْ فَعَلُوا فَلَا ذِمَّةَ لَهُمْ وَلَا عَهْدَ فَغَيَّبُوا مَسْكًا لِحُيَيِّ بْنِ أَخْطَبَ وَقَدْ كَانَ قُتِلَ

۱۲۳۲۔ ہارون بن زید، ان کے والد، حماد بن سلمہ، عبیداللہ بن عمر، نافع، ابن عمر سے روایت ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لڑائی کی خیبر والوں سے تو غالب ہو گئے ان کی زمین اور درختوں پر اور محصور کر دیا ان کو ان کے مکان میں پھر انہوں نے آپ سے صلح کر لی اس شرط پر کہ چاندی اور سونا اور ہتھیار جو کچھ ہیں وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ملیں اور باقی جس قدر اسباب ان کے اونٹ اٹھا سکیں وہ لے جائیں مگر اس شرط پر کہ کوئی چیز نہ چھپائیں نہ غائب کریں اگر ایسا کریں گے تو جو مسلمانوں ...

قبل خيبر كان احتمله معه يوم بني النضير حين أجليت النضير فيه حليُّهم قال فقال النبيُّ ﷺ لسعية أين مسك حييّ بن أخطب قال أذهبته الحروب والنفقات فوجدوا المسك فقتل ابن أبي الحقيق وسبى نساءهم وذراريهم وأراد أن يجليهم فقالوا يا محمد دعنا نعمل في هذه الأرض ولنا الشطر ما بدا لك ولكم الشطر وكان رسول الله ﷺ يعطي كل امرأة من نسائه ثمانين وسقا من تمر وعشرين وسقا من شعير *

تو ان کا مال لیتے وہ ٹوٹ جائے گا اور عہد نہ رہے گا پھر انہوں نے غائب کر دی ایک تھیلی چمڑے کی جو حیی بن اخطب کے پاس تھی اور وہ قتل کیا گیا خیبر سے پہلے وہ ان میں بنی نضیر کے زیور بھر رکھا ہوا تھا جب بنی نضیر نکالے گئے تھے [illegible] آنحضرت ﷺ نے [illegible] سے جو ایک یہودی تھا کہاں ہے تھیلی حیی بن اخطب کی وہ بولا جنگوں میں تباہ ہو گئی اور مصارف میں خرچ ہو گئی پھر صحابہ نے اس تھیلی کو پایا تب آپ نے قتل کیا ابن ابی الحقیق کو انہی یہودیوں میں سے اور ان کی عورتوں کو قید کیا اور اولاد کو غلام بنایا اور قصد کیا ان کے جلا وطن کرنے کا وہ بولے اے محمد ہم کو یہیں رہنے دو ہم محنت کریں گے زمین میں اور جو پیداوار ہو اس کا آدھا تم کو دیں گے اور آدھا ہم لیں گے آپ خیبر کی آمدنی میں سے ہر عورت کو اپنی بیبیوں میں سے اسی (۸۰) وسق کھجور کے دیتے اور بیس (۲۰) وسق جو کے دیتے سال بھر میں خرچ کے واسطے۔

١٢٣٣ - حدثنا أحمد بن حنبل حدثنا يعقوب بن إبراهيم حدثنا أبي عن ابن إسحق حدثني نافع مولى عبد الله بن عمر عن عبد الله بن عمر أن عمر قال أيها الناس إن رسول الله ﷺ كان عامل يهود خيبر على أنا نخرجهم إذا شئنا فمن كان له مال فليلحق به فإني مخرج يهود فأخرجهم *

۱۲۳۳۔ احمد بن حنبل، یعقوب بن ابراہیم، ان کے والد، ابن اسحاق، نافع، عبداللہ بن عمر سے روایت ہے، کہ حضرت عمر نے کہا اے لوگو تحقیق رسول اللہ ﷺ نے معاملہ کیا تھا خیبر کے یہودیوں سے اس بات پر کہ جب چاہیں ہم ان کو نکال دیں تو جس شخص کا مال یہودیوں کے پاس ہو وہ اپنے مالوں کو لے لے کیوں کہ میں نکالنے والا ہوں یہود کو پھر نکال دیا ان کو۔

تشریح:۔ یہودیوں نے حضرت عمر سے کہا آپ ہم کو نکالتے ہیں حالانکہ تمہارے پیغمبر نے ہم کو یہاں رکھا تھا حضرت عمر نے جواب دیا کہ پیغمبر نے فرمایا جزیرہ عرب میں دو دین نہ رہیں اس واسطے میں تم کو نکالتا ہوں۔

١٢٣٤ - حدثنا سليمان بن داود المهري أخبرنا ابن وهب أخبرني أسامة بن زيد الليثي عن نافع عن عبد الله بن عمر قال لما افتتحت خيبر سألت يهود رسول الله ﷺ أن يقرهم على أن يعملوا على النصف مما خرج منها فقال رسول الله ﷺ أقركم فيها على ذلك ما شئنا فكانوا على ذلك وكان التمر يقسم على السهمان من نصف خيبر ويأخذ رسول الله ﷺ الخمس وكان رسول الله ﷺ أطعم كل امرأة من أزواجه من الخمس مائة وسق تمرا وعشرين وسقا شعيرا فلما أراد عمر إخراج اليهود أرسل إلى أزواج النبي ﷺ فقال لهن من أحب منكن أن أقسم لها نخلا

۱۲۳۴۔ سلیمان بن داؤد، ابن وہب، اسامہ بن زید، نافع، عبداللہ بن عمر سے روایت ہے، کہ جب خیبر فتح ہوا تو یہودیوں نے رسول اللہ ﷺ سے درخواست کی کہ آپ ہم کو رہنے دیں اس شرط پر کہ ہم محنت کریں گے اور جو پیداوار ہو اس کا آدھا ہم لیں گے اور آدھا آپ کو دیں گے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اچھا میں تم کو رکھوں گا اس شرط پر جب تک ہم چاہیں پھر وہ اسی شرط پر رہے تو خیبر کی کھجور کے کئی حصے ہوتے اس میں سے پانچواں حصہ رسول اللہ ﷺ لیتے اور رسول اللہ ﷺ ہر ایک عورت کو اپنے اس خمس میں سے ایک سو وسق کھجور کے دیتے اور بیس وسق جو کے دیتے جب حضرت عمرؓ نے یہود کو نکالنا چاہا، تو رسول اللہ ﷺ کی بیبیوں کو کہا بھیجا تم میں سے جس کا جی

بخرصها مائة وسق فيكون لها أصلها وأرضها وماؤها ومن الزرع مزرعة خرص عشرين وسقا فعلنا ومن احب أن نعزل الذي لها في الخمس كما هو فعلنا *

چاہے میں اس کو اتنے درخت دے دوں جن میں سے سو وسق کھجور نکلیں مع جڑ اور کھجور اور پانی کے اسی طرح کھیتی میں سے اس قدر زمین جس میں بیس وسق جو پیدا ہوں اور جو چاہے تو میں خمس میں سے اس کا حصہ نکال کر دوں۔

۱۲۳۵-حدثنا داود بن معاذ حدثنا عبد الوارث ح و حدثنا يعقوب بن إبراهيم وزياد بن أيوب أن إسمعيل بن إبراهيم حدثهم عن عبد العزيز بن صهيب عن أنس بن مالك أن رسول الله ﷺ غزا خيبر فأصبناها عنوة فجمع السبي *

۱۲۳۵۔ داؤد بن معاذ، عبدالوارث (دوسری سند) یعقوب بن ابراہیم، عبدالعزیز بن صہیب، انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جہاد کیا خیبر پر پھر ہم نے اس کو حاصل کیا لڑ کر تو اکٹھا کیے گئے قیدی (تاکہ مسلمانوں میں تقسیم کیا جائے ہر ایک ان میں سے کیونکہ وہ حق تھے مسلمانوں کے)۔

۱۲۳۶-حدثنا الربيع بن سليمان المؤذن حدثنا أسد بن موسى حدثنا يحيى بن زكريا حدثني سفيان عن يحيى بن سعيد عن بشير بن يسار عن سهل بن أبي حثمة قال قسم رسول الله ﷺ خيبر نصفين نصفا لنوائبه وحاجته ونصفا بين المسلمين قسمها بينهم على ثمانية عشر سهما *

۱۲۳۶۔ ربیع بن سلیمان، اسد بن موسیٰ، یحییٰ بن زکریا، سفیان، یحییٰ بن سعید، بشیر بن یسار، سہل بن ابی حثمہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے تقسیم کیا تھا خیبر کو دو حصے پر ایک حصہ تو اپنے کاموں اور ضرورتوں کے واسطے اور دوسرا حصہ مسلمانوں کے واسطے تقسیم کیا تھا اس حصے کو اٹھارہ حصوں پر۔

۱۲۳۷-حدثنا عبد الله بن سعيد الكندي حدثنا أبو خالد يعني سليمان عن يحيى بن سعيد عن بشير بن يسار قال لما أفاء الله على نبيه ﷺ خيبر قسمها على ستة وثلاثين سهما جمع كل سهم مائة سهم فعزل نصفها لنوائبه وما ينزل به الوطيحة والكتيبة وما أحيز معهما وعزل النصف الآخر فقسمه بين المسلمين الشق والنطاة وما أحيز معهما وكان سهم رسول الله ﷺ فيما أحيز معهما *

۱۲۳۷۔ عبداللہ بن سعید، ابو خالد، یحییٰ بن سعید، بشیر بن یسار سے روایت ہے، کہ اللہ تعالیٰ نے جب خیبر اپنے نبی ﷺ کو غنیمت کے طور پر عطا فرمایا تو آپ نے اس کے ۳۶ حصے کیے، کہ ہر حصہ میں سو حصے تھے پھر آدھے حصے ان میں سے اپنے ضروری حادثوں اور کاموں کے واسطے رہے انہیں میں وطیحہ کتیبہ (جو دو گاؤں تھے) اور ان سے متعلق جائداد تھی اور بقیہ آدھے حصے کو مسلمانوں میں تقسیم کر دیا ان میں شق اور نطاء (جو گاؤں تھے) اور ان سے متعلق جائداد تھی اور نبی ﷺ ان کے متعلقات میں تھا۔

۱۲۳۸-حدثنا حسين بن علي بن الأسود أن يحيى بن آدم حدثهم عن أبي شهاب عن يحيى بن سعيد عن بشير بن يسار أنه سمع نفرا من أصحاب النبي ﷺ قالوا فذكر هذا الحديث قال فكان النصف سهام المسلمين وسهم رسول الله ﷺ وعزل النصف للمسلمين لما ينوبه من الأمور والنوائب *

۱۲۳۸۔ حسین بن علی، یحییٰ بن آدم، ابو شہاب، یحییٰ بن سعید، بشیر بن یسار سے روایت ہے کہ اس نے سنا چند صحابہ سے رسول اللہ ﷺ کے انہوں نے نقل کیا اس حدیث کو کہا نصف آمدنی میں سب مسلمانوں کے حصے تھے اور رسول اللہ ﷺ کا بھی حصہ تھا اور جو نصف باقی رہتا وہ مسلمانوں کے ان کاموں کے لیے رکھا جاتا جو ان کو پیش آتے (یعنی حوادثات اور ضروریات کے واسطے جیسے مصارف جنگ وغیرہ)۔

۱۲۳۹-حدثنا حسين بن علي حدثنا محمد بن فضيل عن يحيى بن سعيد عن بشير بن يسار مولى الأنصار عن رجال من أصحاب النبي ﷺ أن رسول الله ﷺ لما ظهر على

۱۲۳۹۔ حسین بن علی، محمد بن فضیل، یحییٰ بن سعید، بشیر بن یسار جو انصار کا غلام آزاد ہے انہوں نے سنا چند صحابہ سے رسول اللہ ﷺ کے کہ جب رسول اللہ ﷺ غالب ہوئے خیبر پر تو تقسیم کیا اس کو

خيبر قسمها على ستة وثلاثين سهمًا جمع كُلُّ سهم مائة سهم فكان لرسول الله ﷺ وللمسلمين النصف من ذلك وعزل النصف الباقي لمن نزل به من الوفود والأمور ونوائب الناس

چھتیس حصوں پر ہر ایک حصے میں سو حصے تھے تو اس میں سے رسول اللہ ﷺ کا ایک نصف اور سب مسلمانوں کے اور دوسرا نصف بچا رکھا گیا ان لوگوں کے خرچ کے واسطے جو آپ کے پاس آیا کرتے تھے اپنی قوموں کی طرف سے یعنی وفود کے لیے اور ضروری کاموں اور ضروری حادثوں کے واسطے۔

١٢٤٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِسْكِينٍ الْيَمَامِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَمَّا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَيْهِ خَيْبَرَ قَسَمَهَا سِتَّةً وَثَلَاثِينَ سَهْمًا جَمْعٌ فَعَزَلَ لِلْمُسْلِمِينَ الشَّطْرَ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ سَهْمًا يَجْمَعُ كُلُّ سَهْمٍ مِائَةً النَّبِيُّ ﷺ مَعَهُمْ لَهُ سَهْمٌ كَسَهْمِ أَحَدِهِمْ وَعَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ سَهْمًا وَهُوَ الشَّطْرُ لِنَوَائِبِهِ وَمَا يَنْزِلُ بِهِ مِنْ أَمْرِ الْمُسْلِمِينَ فَكَانَ ذَلِكَ الْوَطِيحَ وَالْكُتَيْبَةَ وَالسَّلَالِمَ وَتَوَابِعَهَا فَلَمَّا صَارَتِ الْأَمْوَالُ بِيَدِ النَّبِيِّ ﷺ وَالْمُسْلِمِينَ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ عُمَّالٌ يَكْفُونَهُمْ عَمَلَهَا فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْيَهُودَ فَعَامَلَهُمْ *

۱۲۴۰۔ محمد بن مسکین، یحییٰ بن حسان، سلیمان بن بلال، یحییٰ بن سعید، بشیر بن یسار سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو جب اللہ نے خیبر عطا فرمایا آپ نے اس کے چھ اوپر تیس حصے کیے بڑے بڑے حصے کہ ہر ایک حصہ سو حصوں کو شامل تھا پھر مسلمانوں کے واسطے ان میں سے آدھا کیا یعنی اٹھارہ حصے نکالے ہر ایک حصے میں سو آدمی تھے اور رسول اللہ ﷺ بھی مثل اور صحابہ کے تھے یعنی آپ کو بھی ایک ہی حصہ ملا جیسے اوروں کو ایک حصہ ملا اور رسول اللہ ﷺ نے اٹھارہ حصے یعنی نصف جدا کیا اپنے ضروری حادثوں کے واسطے یعنی مصارف اتفاق کے واسطے جو پڑ جائیں جیسے جنگ وغیرہ اور جو حادثے مسلمانوں کے پیش آئیں آپ پر ان کے لیے اس نصف میں وطیح اور کتیبہ اور سلالم اور ان کے متعلقات تھے (یہ خیبر کے دیہات کے نام ہیں) جب رسول اللہ ﷺ کے قبضے میں یہ مال آئے اور مسلمانوں کو کام کرنے والے نہ ملے جو ان کی طرف سے محنت کریں آپ نے یہودیوں کو قائم رکھا محنت اور مشقت پر اور بٹائی کر لی ان سے۔

١٢٤١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا مُجَمِّعُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ مُجَمِّعِ بْنِ يَزِيدَ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَعْقُوبَ بْنَ مُجَمِّعٍ يَذْكُرُ لِي عَنْ عَمِّهِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ عَمِّهِ مُجَمِّعِ بْنِ جَارِيَةَ الْأَنْصَارِيِّ وَكَانَ أَحَدَ الْقُرَّاءِ الَّذِينَ قَرَءُوا الْقُرْآنَ قَالَ قُسِمَتْ خَيْبَرُ عَلَى أَهْلِ الْحُدَيْبِيَةِ فَقَسَمَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى ثَمَانِيَةَ عَشَرَ سَهْمًا وَكَانَ الْجَيْشُ أَلْفًا وَخَمْسَ مِائَةٍ فِيهِمْ ثَلَاثُ مِائَةِ فَارِسٍ فَأَعْطَى الْفَارِسَ سَهْمَيْنِ وَأَعْطَى الرَّاجِلَ سَهْمًا *

۱۲۴۱۔ محمد بن عیسیٰ، مجمع بن یعقوب، ان کے چچا، عبدالرحمن بن یزید، ان کے چچا، مجمع بن جاریہ انصاری سے جو قاری تھے روایت ہے، وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے تقسیم کیا خیبر کو ان لوگوں پر جو صلح حدیبیہ میں شریک تھے کیونکہ یہی لوگ مکے سے آن کر خیبر کی جنگ میں گئے تھے اٹھارہ حصوں پر اور سب لشکر کی تعداد ایک ہزار پانچ سو تھی ان میں تین سو سوار تھے اور بارہ پیادے تو رسول اللہ ﷺ نے سوار کو دو حصے دیئے تو سب چھ سو حصے ہوئے سواروں کے اور پیادے کو ایک حصہ دیا ان کے بارہ سو حصے ہوئے سب مل کر اٹھارہ سو حصے ہوئے۔

١٢٤٢ - حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْعِجْلِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ آدَمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ وَبَعْضِ وَلَدِ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَةَ قَالُوا بَقِيَتْ بَقِيَّةٌ مِنْ أَهْلِ خَيْبَرَ تَحَصَّنُوا فَسَأَلُوا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَحْقِنَ دِمَاءَهُمْ وَيُسَيِّرَهُمْ فَفَعَلَ فَسَمِعَ بِذَلِكَ أَهْلُ

۱۲۴۲۔ حسین بن علی، یحییٰ بن آدم، ابن ابی زائدہ، محمد بن اسحاق، زہری اور عبداللہ بن ابو بکر اور محمد بن سلمہ کے بعض لڑکوں سے روایت ہے ان سب نے کہا کہ جب خیبر فتح ہو گیا تو کچھ لوگ خیبر میں رہ گئے اور وہ ایک قلعے میں بند ہوئے انہوں نے درخواست کی رسول اللہ ﷺ سے کہ ہماری جانوں کو روانہ کر دیجئے یعنی ہم یہاں سے چلے جائیں

فدك فنزلوا على مثل ذلك فكانت لرسول الله ﷺ خاصة لأنه لم يوجف عليها بخيل ولا ركاب *

گے آپ نے قبول کیا یہ فدک والوں کو پہنچی وہ بھی ایک قلعہ تھا خیبر کے متعلقات میں سے وہاں کے لوگ بھی اسی شرط پر نکل کھڑے ہوئے پھر یہ فدک خاص رسول اللہ ﷺ کا گنا جاتا اس وجہ سے کہ اس پر گھوڑے اور اونٹ نہیں دوڑائے گئے یعنی خیر جنگ کے حاصل ہوا اگر جنگ سے حاصل ہوتا تو سب مسلمانوں کا حق اس میں ہوتا۔

١٢٤٣ - حدثنا محمد بن يحيى بن فارس أخبرنا عبد الله بن محمد عن جويرية عن مالك عن الزهري أن سعيد بن المسيب أخبره أن رسول الله ﷺ افتتح بعض خيبر عنوة قال أبو داود وقرئ على الحارث بن مسكين وأنا شاهد أخبركم ابن وهب قال حدثني مالك عن ابن شهاب أن خيبر كان بعضها عنوة وبعضها صلحا والكتيبة أكثرها عنوة وفيها صلح قلت لمالك وما الكتيبة قال أرض خيبر وهي أربعون ألف عذق *

۱۲۴۳۔ محمد بن یحییٰ، عبداللہ بن محمد، جویریہ، مالک، زہری سے روایت ہے، کہ سعید بن مسیب نے ان کو خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے کچھ خیبر فتح کیا زور سے اور کچھ فتح کیا صلح سے مگر اکثر زور سے فتح کیا اور کتیبہ جو ایک قریہ (بستی) ہے خیبر کا فتح ہوا زور سے اکثر اس کا اور کچھ اس میں صلح سے بھی فتح ہوا ابن وہب نے کہا میں نے مالک سے اس نے ابن شہاب سے پوچھا کہ کتیبہ کیا ہے انہوں نے کہا خیبر کی زمین میں ایک زمین ہے جس میں چالیس ہزار کھجور کے درخت تھے۔

١٢٤٤ - حدثنا ابن السرح حدثنا ابن وهب أخبرني يونس بن يزيد عن ابن شهاب قال بلغني أن رسول الله ﷺ افتتح خيبر عنوة بعد القتال ونزل من نزل من أهلها على الجلاء بعد القتال *

۱۲۴۴۔ ابن سرح، ابن وہب، یونس، ابن شہاب سے روایت ہے، کہ مجھے پہنچا یہ امر کہ رسول اللہ ﷺ نے فتح کیا خیبر کو زور سے لڑائی کر کے اور وہاں کے لوگ جو قلعہ سے اترے تھے تو وطن سے نکل جانے کی شرط پر اترے تھے۔

تشریح:۔ خیبر میں اکثر اشجار کھجور ہی کے تھے اور بڑی آمدنی بھی تھی اور کچھ زراعت بھی ہوتی تھی چنانچہ اب تک مدینہ منورہ میں خیبر کی کھجوریں آتی رہتی ہیں اور بعضے قسم ان میں سے بہت عمدہ ہوتی ہیں جیسے شلبی وغیرہ۔

١٢٤٥ - حدثنا ابن السرح حدثنا ابن وهب أخبرني يونس بن يزيد عن ابن شهاب قال خمس رسول الله ﷺ خيبر ثم قسم سائرها على من شهدها ومن غاب عنها من أهل الحديبية *

۱۲۴۵۔ ابن سرح، ابن وہب، یونس، ابن شہاب سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے پانچواں حصہ نکال لیا خیبر کے مال میں سے جو غنیمت میں آیا اور جو بچا اس کو تقسیم کیا ان لوگوں پر جو حاضر تھے جنگ میں اور جو حاضر نہ تھے جنگ میں مگر صلح حدیبیہ کے وقت موجود تھے جو جنگ خیبر سے ایک سال پہلے ہوئی۔

تشریح:۔ پھر انہوں نے منت کی اور کہا ہم کو یہاں رہنے دو ہم زراعت کریں گے اور نصف پیداوار تم کو دیں گے۔

١٢٤٦ - حدثنا أحمد بن حنبل حدثنا عبد الرحمن عن مالك عن زيد بن أسلم عن أبيه عن عمر قال لولا آخر المسلمين ما فتحت قرية إلا قسمتها كما قسم رسول الله ﷺ خيبر *

۱۲۴۶۔ احمد بن حنبل، عبدالرحمن، مالک، زید بن اسلم، ان کے والد، حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ اگر مجھے خیال نہ ہوتا ان مسلمانوں کا جو ہمارے بعد ہوں گے یعنی ان کی محتاجی کا تو میں جو گاؤں یا شہر فتح کرتا اس کو اسی طرح تقسیم کر دیتا جیسے رسول اللہ ﷺ نے خیبر کو تقسیم کیا۔

٥٢٥ - باب ما جاء في خبر مكة *

۵۲۵۔ مکے کی فتح کا بیان جو ۸ھ ہجری میں ہوا!

١٢٤٧ - حدثنا عثمان بن أبي شيبة حدثنا يحيى بن آدم

۱۲۴۷۔ عثمان بن ابی شیبہ، یحییٰ بن آدم، ابن ادریس، محمد بن اسحاق، زہر

حدثنا ابن إدريس عن محمد بن إسحق عن الزهري عن عبيد الله بن عبد الله بن عتبة عن ابن عباس أن رسول الله ﷺ عام الفتح جاءه العباس بن عبد المطلب بأبي سفيان بن حرب فأسلم بمر الظهران فقال له العباس يا رسول الله إن أبا سفيان رجل يحب هذا الفخر فلو جعلت له شيئا قال نعم من دخل دار أبي سفيان فهو آمن ومن أغلق عليه بابه فهو آمن ٭

ن، عبید اللہ بن عبداللہ ابن عباس سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس جس سال مکہ فتح ہوا حضرت عباس ابوسفیان بن حرب کو لے کر آئے وہ مسلمان ہوا مر الظہران میں (ایک مقام ہے قریب مکہ کے) اس وقت حضرت عباس نے عرض کیا یا رسول اللہ ابوسفیان ایسا شخص ہے جو نمود اور بڑائی کو دوست رکھتا ہے اگر آپ اس کے واسطے کوئی بات ارشاد فرمائیں جس میں اس کو فخر ہو جائے تو مناسب ہے آپ نے فرمایا جو شخص ابوسفیان کے گھر چلا جائے اس کو امن ہے اور جو شخص اپنا دروازہ بند کرلے اس کو امن ہے۔

تشریح ۔ یعنی ہم اس کو نہ ماریں گے۔ (عاصمہ)

۱۲۴۸-حدثنا محمد بن عمرو الرازي حدثنا سلمة يعني ابن الفضل عن محمد بن إسحق عن العباس بن عبد الله بن معبد عن بعض أهله عن ابن عباس قال لما نزل رسول الله ﷺ مر الظهران قال العباس قلت والله لئن دخل رسول الله ﷺ مكة عنوة قبل أن يأتوه فيستأمنوه إنه لهلاك قريش فجلست على بغلة رسول الله ﷺ فقلت لعلي أجد ذا حاجة يأتي أهل مكة فيخبرهم بمكان رسول الله ﷺ ليخرجوا إليه فيستأمنوه فإني لأسير إذ سمعت كلام أبي سفيان وبديل بن ورقاء فقلت يا أبا حنظلة فعرف صوتي فقال أبو الفضل قلت نعم قال ما لك فداك أبي وأمي قلت هذا رسول الله ﷺ والناس قال فما الحيلة قال فركب خلفي ورجع صاحبه فلما أصبح غدوت به على رسول الله ﷺ فأسلم قلت يا رسول الله إن أبا سفيان رجل يحب هذا الفخر فاجعل له شيئا قال نعم من دخل دار أبي سفيان فهو آمن ومن أغلق عليه داره فهو آمن ومن دخل المسجد فهو آمن قال فتفرق الناس إلى دورهم وإلى المسجد ٭

۱۲۴۸۔ محمد بن عمرو، سلمہ بن فضل، محمد بن اسحاق، عباس بن عبداللہ، ان کے بعض گھر والے، ابن عباس سے روایت ہے، کہ جب رسول اللہ ﷺ معہ لشکر ہمایوں جو مکے کی فتح کے لیے جا رہے تھے مر الظہران میں اترے تو عباس نے اپنے دل میں خیال کیا اگر رسول اللہ ﷺ یہ لشکر لیے ہوئے بزور مکے میں داخل ہو جائیں گے اور قریش پہلے سے اگر حاضر نہ ہوئے اور انہوں نے امان نہ لی تو وہ سب تباہ ہو جائیں گے پھر عباس نے کہا میں رسول اللہ ﷺ کے خچر پر سوار ہو کر نکلا اس خیال سے کہ شاید کوئی شخص کام کاج کے لیے نکلا ہو اور مکے میں جاتا ہو وہ مجھے مل جائے اور اہل مکہ سے آپ کی خبر کر دے کہ آپ مع لشکر جرار تمہارے سر پر آپہنچے ہیں تاکہ وہ لوگ باہر نکلیں اور حضور اقدس میں حاضر ہو کر امان لیں میں اسی خیال میں جا رہا تھا کہ میں نے ابوسفیان اور بدیل بن ورقاء کی آواز سنی میں نے پکار کر کہا اے ابا حنظلہ کنیت ہے ابوسفیان کی اس نے میری آواز پہچان لی اور بولا ابوالفضل ہیں کنیت ہے حضرت عباس کی میں نے کہا ہاں بولا تم کو کیا ہوا فدا ہوں تم پر ماں باپ میرے میں نے کہا یہ رسول اللہ ﷺ ہیں اور آپ کے ساتھ کے لوگ ہیں ابوسفیان نے کہا پھر کیا تدبیر کروں حضرت عباس نے اسے اپنے پیچھے سوار کر لیا اور اس کا ساتھی بدیل بن ورقاء لوٹ گیا جب صبح ہوئی تو عباس کہتے ہیں میں ابوسفیان کو آنحضرت ﷺ کے پاس لے گیا وہ مسلمان ہو گیا حضرت عباس نے کہا یا رسول اللہ ابوسفیان فخر اور نمود چاہتا ہے تو کوئی بات فخر کی اس کے لیے کر دیجئے آپ نے فرمایا ہاں جو ابوسفیان کے گھر میں چلا جائے اس کو امن ہے اور جو دروازہ بند کرے اس کو امن ہے اور جو مسجد الحرام میں چلا جائے اس کو امن ہے

یہ کہ کر لوگ اپنے اپنے گھروں میں چھپ رہے اور مسجد میں۔

شرح: حضرت عمرؓ نے ابو سفیان [illegible] ارادہ کیا مگر حضرت عباسؓ نے کہا میں نے اس کو امان دی ہے اور دونوں جھگڑتے ہوئے رسول اللہ ﷺ [illegible] ابو سفیان [illegible] مسلمان ہو گئے [illegible] آپ نے تحقیق [illegible] ابو سفیان مسلمان [illegible] اور عنوۃ [illegible]
[illegible]

۱۲۴۹- حدثنا الحسن بن الصباح حدثنا إسمعيل يعني ابن عبد الكريم حدثني إبراهيم بن عقيل بن معقل عن أبيه عن وهب بن منبه قال سألت جابرا هل غنموا يوم الفتح شيئا قال لا

۱۲۴۹۔ حسن بن صباح، اسماعیل بن عبدالکریم، ابراہیم بن عقیل، ان کے والد وہب سے روایت ہے، کہ میں نے جابرؓ سے پوچھا کیا کچھ غنیمت ملی تھی مسلمانوں کو جس دن مکہ فتح ہوا انہوں نے کہا نہیں کچھ نہیں ملی۔

۱۲۵۰- حدثنا مسلم بن إبراهيم حدثنا سلام بن مسكين حدثنا ثابت البناني عن عبد الله بن رباح الأنصاري عن أبي هريرة أن النبي ﷺ لما دخل مكة سرح الزبير بن العوام وأبا عبيدة بن الجراح وخالد بن الوليد على الخيل وقال يا أبا هريرة اهتف بالأنصار قال اسلكوا هذا الطريق فلا يشرفن لكم أحد إلا أنمتموه فنادى مناد لا قريش بعد اليوم فقال رسول الله ﷺ من دخل دارا فهو آمن ومن ألقى السلاح فهو آمن وعمد صناديد قريش فدخلوا الكعبة فغص بهم وطاف النبي ﷺ وصلى خلف المقام ثم أخذ بجنبتي الباب فخرجوا فبايعوا النبي ﷺ على الإسلام قال أبو داود سمعت أحمد بن حنبل سأله رجل قال مكة عنوة هي قال إيش يضرك ما كانت قال فصلح قال لا *

۱۲۵۰۔ مسلم بن ابراہیم، سلام بن مسکین، ثابت بنانی، عبدالرحمن بن رباح، ابوہریرہؓ سے روایت ہے، کہ جب رسول اللہ ﷺ مکے میں داخل ہوئے تو آپ نے زبیر بن عوام اور ابو عبیدہ بن الجراح اور خالد بن ولیدؓ کو چھوڑ دیا گھوڑوں پر اور فرمایا ابوہریرہ سے تم پکار دو انصار کو کہ اس راہ میں سے جائیں اور جو سامنے سے آئے اس کو قتل کریں اتنے میں ایک منادی نے آواز دی آج کے دن سے قریش نہیں رہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اپنے گھر میں بیٹھا رہے اس کو امن ہے اور جو ہتھیار ڈال دے اس کو امن ہے اور قریش کے سردار کعبہ کے اندر چلے گئے کعبہ ان سے بھر گیا اور رسول اللہ ﷺ نے طواف کیا خانہ کعبہ کا اور نماز پڑھی مقام ابراہیم کے پیچھے پھر دروازہ کعبہ کے دو چوکھٹ پکڑے اس وقت وہ لوگ جو اندر تھے باہر نکلے اور رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی اسلام پر۔

تشریح: یعنی آج اس کے بعد ان سے قتل کر دیئے جائیں گے اور ان کی شوکت اور صولت مٹ جائے گی مراد قریش سے کفار قریش ہیں۔

۵۲۶- باب ما جاء في خبر الطائف *

۵۲۶۔ طائف کی فتح کا بیان!

۱۲۵۱- حدثنا الحسن بن الصباح حدثنا إسمعيل يعني ابن عبد الكريم حدثني إبراهيم يعني ابن عقيل بن منبه عن أبيه عن وهب قال سألت جابرا عن شأن ثقيف إذ بايعت قال اشترطت على النبي ﷺ أن لا صدقة عليها ولا جهاد وأنه سمع النبي ﷺ بعد ذلك يقول سيتصدقون ويجاهدون إذا أسلموا *

۱۲۵۱۔ حسن بن صباح، اسماعیل بن عبدالکریم، ابراہیم بن عقیل، ان کے والد وہب سے روایت ہے کہ میں نے پوچھا جابرؓ سے کہ جب ثقیف نے بیعت کی تو کیا شرط کی تھی انہوں نے کہا یہ شرط کی تھی کہ نہ ہم زکوٰۃ دیں گے نہ جہاد کریں گے بعد اس کے جابر نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے قریب ہے کہ وہ زکوٰۃ دیں گے اور جہاد کریں گے جب مسلمان ہو جائیں گے۔

تشریح: جب پہلے پہل ثقیف کے کچھ لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اسلام کے واسطے تو انہوں نے یہ شرط کر لی کہ زکوٰۃ اور جہاد ہم کو معاف ہو آپ نے قبول کیا اس خیال سے کہ زکوٰۃ بالفعل واجب نہیں ہے جب تک مال بقدر نصاب نہ ہو اور سال نہ گزرنے پائے اسی طرح جہاد کے لیے [illegible]
[illegible]

۱۲۵۳ – حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ سُوَيْدٍ يَعْنِي ابْنَ مَنْجُوفٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ أَنَّ وَفْدَ ثَقِيفٍ لَمَّا قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنْزَلَهُمُ الْمَسْجِدَ لِيَكُونَ أَرَقَّ لِقُلُوبِهِمْ فَاشْتَرَطُوا عَلَيْهِ أَنْ لَا يُحْشَرُوا وَلَا يُعْشَرُوا وَلَا يُجَبُّوا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَكُمْ أَنْ لَا تُحْشَرُوا وَلَا تُعْشَرُوا وَلَا خَيْرَ فِي دِينٍ لَيْسَ فِيهِ رُكُوعٌ *

۱۲۵۳۔ احمد بن علی، ابو داؤد طیالسی، حماد بن سلمہ، حمید، حسن بن عثمان بن ابو العاص سے روایت ہے، کہ وفد ثقیف ایک قوم تھی طائف میں جب آئے رسول اللہ ﷺ کے پاس تو آپ نے ان کو اتارا مسجد میں تاکہ ان کے دل نرم ہوں انھوں نے آپ سے شرط کی کہ ہم جہاد کے لیے نہ نکالے جائیں اور ہم سے زکوۃ نہ لی جائے اور ہم کو نماز نہ پڑھنی پڑے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا خیر یہ تو ہو سکتا ہے کہ تم جہاد کے لیے نہ نکالے جاؤ کیونکہ اور لوگ جہاد کے واسطے موجود ہیں اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ تم سے زکوۃ نہ لی جائے بالفعل کیونکہ ابھی ایک سال نہیں گزرا لیکن وہ دین اچھا نہیں جس میں رکوع نہ ہو۔ (یعنی نماز نہ ہو)

تشریح:۔یا زکوۃ کے لیے ہم لوگوں کے مال عامل تک نہ لائے جائیں اور ہم سے عشر نہ لیا جائے۔

۵۲۷–بَابُ مَا جَاءَ فِي حُكْمِ أَرْضِ الْيَمَنِ *

۵۲۷۔ یمن والوں کا اور یمن کی زمین کا بیان!

۱۲۵٤ –حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ أَبِي أُسَامَةَ عَنْ مُجَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَامِرِ بْنِ شَهْرٍ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ لِي هَمْدَانُ هَلْ أَنْتَ آتٍ هَذَا الرَّجُلَ وَمُرْتَادٌ لَنَا فَإِنْ رَضِيتَ لَنَا شَيْئًا قَبِلْنَاهُ وَإِنْ كَرِهْتَ شَيْئًا كَرِهْنَاهُ قُلْتُ نَعَمْ فَجِئْتُ حَتَّى قَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَرَضِيتُ أَمْرَهُ وَأَسْلَمَ قَوْمِي وَكَتَبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ هَذَا الْكِتَابَ إِلَى عُمَيْرٍ ذِي مَرَّانَ قَالَ وَبَعَثَ مَالِكَ بْنَ مِرَارَةَ الرَّهَاوِيَّ إِلَى الْيَمَنِ جَمِيعًا فَأَسْلَمَ عَكٌّ ذُو خَيْوَانَ قَالَ فَقِيلَ لِعَكٍّ انْطَلِقْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَخُذْ مِنْهُ الْأَمَانَ عَلَى قَرْيَتِكَ وَمَالِكَ فَقَدِمَ وَكَتَبَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ لِعَكٍّ ذِي خَيْوَانَ إِنْ كَانَ صَادِقًا فِي أَرْضِهِ وَمَالِهِ وَرَقِيقِهِ فَلَهُ الْأَمَانُ وَذِمَّةُ اللَّهِ وَذِمَّةُ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ وَكَتَبَ خَالِدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ *

۱۲۵۴۔ ہناد بن سری، ابو اسامہ، مجاہد، شعبی، عامر بن شہرؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نکلے تو مجھ سے ہمدان (ایک قبیلہ کا نام ہے) کے لوگوں نے کہا کیا تم سے یہ ہو سکتا ہے کہ اس شخص کے پاس جاؤ یعنی آنحضرت ﷺ کے پاس اور ہماری طرف سے گفتگو کرو اگر تم کسی بات پر راضی ہو جاؤ گے ہم اس کو قبول کریں گے اور جس بات کو تم برا جانو گے ہم بھی اس کو برا جانیں گے میں نے کہا ہاں میں جاؤں گا پھر میں چلا یہاں تک کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور پسند کیا میں نے حکم آپ کا اور مسلمان ہو گئے میری قوم کے لوگ راوی نے کہا رسول اللہ ﷺ نے مالک بن مرارہ رہاوی کو تمام یمن والوں کے پاس بھیجا اسلام کا پیام پہنچانے کے لیے تو ایک شخص تھا عک ذو خیوان اس کا نام تھا وہ مسلمان ہو گیا اس نے کہا جا رسول اللہ ﷺ کے پاس اور آپ سے امان لے کر آ اپنی بستی کے واسطے اور اپنے مال کے واسطے وہ شخص یعنی عک ذوخیوان آیا رسول اللہ ﷺ کے پاس رسول اللہ ﷺ نے اس کے لیے لکھا بسم اللہ الرحمن الرحیم رسول اللہ ﷺ کی طرف سے جو اللہ کے رسول ہیں عک ذی خیوان کو لکھا جاتا ہے اگر وہ سچا ہے تو اس کو امان ہے اس کی زمین اور مالوں میں اور غلاموں میں اور وہ ذمہ میں ہے اللہ کے اور اس کے رسول اللہ ﷺ کے یہ پروانہ خالد بن سعید بن العاص نے لکھا۔

تشریح:۔ تاکہ آئندہ کوئی تجھ پر اور تیری بستی والوں پر زیادتی نہ کرے۔

۱۲۵٤ –حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْقُرَشِيُّ وَهَارُونُ بْنُ عَبْدِ

۱۲۵۴۔ محمد بن احمد اور ہارون بن عبداللہ، عبداللہ بن زبیر، فرج،

لَه أَنّ عَبْدَ اللّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُمْ قَالَ حَدَّثَنَا فَرَجُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنِي عَمِّي ثَابِتُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ سَعِيدٍ يَعْنِي ابْنَ أَبْيَضَ عَنْ جَدِّهِ أَبْيَضَ بْنِ حَمَّالٍ أَنَّهُ كَلَّمَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي الصَّدَقَةِ حِينَ وَفَدَ عَلَيْهِ فَقَالَ يَا أَخَا سَبَأٍ لَا بُدَّ مِنْ صَدَقَةٍ فَقَالَ إِنَّمَا زَرْعُنَا الْقُطْنُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَقَدْ تَبَدَّدَتْ سَبَأٌ وَلَمْ يَبْقَ مِنْهُمْ إِلَّا قَلِيلٌ بِمَأْرِبَ فَصَالَحَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ عَلَى سَبْعِينَ حُلَّةً مِنْ قِيمَةِ وَفَاءِ بَزِّ الْمَعَافِرِ كُلَّ سَنَةٍ عَمَّنْ بَقِيَ مِنْ سَبَإٍ بِمَأْرِبَ فَلَمْ يَزَالُوا يُؤَدُّونَهَا حَتَّى قُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَإِنَّ الْعُمَّالَ انْتَقَضُوا عَلَيْهِمْ بَعْدَ قَبْضِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِيمَا صَالَحَ أَبْيَضُ بْنُ حَمَّالٍ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي الْحُلَلِ السَّبْعِينَ فَرَدَّ ذَلِكَ أَبُو بَكْرٍ عَلَى مَا وَضَعَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى مَاتَ أَبُو بَكْرٍ فَلَمَّا مَاتَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُم انْتَقَضَ ذَلِكَ وَصَارَتْ عَلَى الصَّدَقَةِ *

سعید ثابت بن سعید ان کے والد، سعید بن ابیض ان کے دادا ابیض بن حمال سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے گفتگو کی صدقے میں جب وہ وفد میں آئے تھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے ابیض بن حمال نے کہا یا رسول اللہ ہماری زراعت تو صرف کپاس کی ہے اور سبا والے اب جدا جدا ہو گئے یعنی وہ شہر وہ آبادی اب نہیں ہے جیسے پہلے بلقیس کے زمانے میں تھی لوگ وہاں کے متفرق ہو گئے اور سبا بالکل اجاڑ ہو گیا البتہ کچھ تھوڑے سے لوگ سبا والوں میں سے مارب میں رہ گئے ہیں (مارب ایک شہر کا نام تھا) تو آپ نے اس سے ستر جوڑے کپڑے کے ٹھہرائے معافر کے کپڑے میں سے ہر سال میں ان لوگوں سے جو باقی رہ گئے ہیں مارب میں پھر وہ لوگ ہمیشہ ان جوڑوں کو ادا کرتے رہے یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات ہو گئی اور عاملوں نے وہ عہد توڑ دیا آپ کی وفات کے بعد جو ابیض بن جمال نے آپ سے کیا تھا ستر جوڑے دینے کے لیے پھر ابو بکر نے جب یہ سنا تو جیسا رسول اللہ ﷺ نے حکم تھا ویسا ہی قرار دیا یعنی ستر جوڑے لے جانے کا ہر سال میں بعد اس کے جب ابو بکر صدیق کی وفات ہوئی تو عہد ٹوٹ گیا اور صدقہ جیسے اوروں سے لیا جاتا ان سے بھی لیا جانے لگا۔

شرح:۔ معافر ایک موضع ہے یمن میں جہاں پر کپڑے بنتے تھے چونکہ یہ لوگ روئی والے تھے تو آپ نے ان سے کپڑوں کے جوڑے لینا ٹھہرائے۔

۵۲۸-باب فِي إِخْرَاجِ الْيَهُودِ مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ *

۵۲۸۔ یہودیوں کو عرب کے ملک سے نکالنے کا بیان!

۱۲۵۵-حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَحْوَلِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَوْصَى بِثَلَاثَةٍ فَقَالَ أَخْرِجُوا الْمُشْرِكِينَ مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ وَأَجِيزُوا الْوَفْدَ بِنَحْوٍ مِمَّا كُنْتُ أُجِيزُهُمْ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَسَكَتَ عَنِ الثَّالِثَةِ أَوْ قَالَ فَأُنْسِيتُهَا وَقَالَ الْحُمَيْدِيُّ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ سُلَيْمَانُ لَا أَدْرِي أَذَكَرَ سَعِيدٌ الثَّالِثَةَ فَنَسِيتُهَا أَوْ سَكَتَ عَنْهَا *

۱۲۵۵۔ سعید بن منصور، سفیان بن عیینہ، سلیمان احول، سعید بن جبیر، ابن عباس سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے تین چیزوں کی وصیت فرمائی یعنی وفات کے وقت جزیرہ عرب سے مشرکوں کو نکال دینا یعنی مکے اور مدینے سے اور تم ایلچیوں سے سلوک کرتے رہنا جیسا میں ان کے ساتھ کرتا ہوں اور تیسری چیز سے ابن عباس نے سکوت یا ابن عباس نے کہا میں اس کو بھول گیا۔

شرح:۔ یعنی میرے ذہن سے نکل گئی بعضوں نے کہا شاید وہ اسامہ کے لشکر کو روانہ کرنا تھا۔

۱۲۵۶-حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَأُخْرِجَنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ فَلَا أَتْرُكُ فِيهَا إِلَّا مُسْلِمًا

۱۲۵۶۔ حسن بن علی، ابو عاصم اور عبدالرزاق، ابن جریج ابو الزبیر، جابر بن عبداللہ، عمر بن خطاب سے روایت ہے، کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ یہود اور انصاری کو میں جزیرہ عرب سے ضرور نکال دوں گا یہاں تک کہ مسلمانوں کے سوا کسی کو نہ چھوڑوں گا یعنی عرب میں سوا مسلمانوں کے اور کوئی نہ رہے۔

۱۲۵۷ – حدثنا أحمد بن حنبل حدثنا أبو أحمد محمد بن عبد الله حدثنا سفيان عن أبي الزبير عن جابر عن عمر قال قال رسول الله ﷺ بمعناه والأول أتم *

۱۲۵۷۔ احمد بن حنبل، ابو احمد، سفیان، ابو الزبیر، جابر، حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایسا ہی جیسے پچھلی حدیث اس سے زیادہ پوری ہے۔

۱۲۵۸ – حدثنا سليمان بن داود العتكي حدثنا جرير عن قابوس بن أبي ظبيان عن أبيه عن ابن عباس قال قال رسول الله ﷺ لا تكون قبلتان في بلد واحد *

۱۲۵۸۔ سلیمان بن داؤد، جریر، قابوس، ان کے والد، ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک شہر میں دو قبلے نہ ہوں گے یعنی مسلمانوں کا اور یہود اور نصاریٰ کا دونوں کا رہنا عرب میں نہ ہو سکے گا۔

۱۲۵۹ – حدثنا محمود بن خالد حدثنا عمر يعني ابن عبد الواحد قال قال سعيد يعني ابن عبد العزيز جزيرة العرب ما بين الوادي إلى أقصى اليمن إلى تخوم العراق إلى البحر قال أبو داود قرئ على الحارث بن مسكين وأنا شاهد أخبرك أشهب بن عبد العزيز قال قال مالك عمر أجلى أهل نجران ولم يجلوا من تيماء لأنها ليست من بلاد العرب فأما الوادي فإني أرى أنما لم يجل من فيها من اليهود أنهم لم يروها من أرض العرب *

۱۲۵۹۔ محمود بن خالد، عمر بن عبد الواحد، سعید بن عبد العزیز سے روایت ہے، کہ جزیرہ وادی القریٰ سے لے کر انتہائے یمن تک ایک جانب میں اور دوسری جانب میں عراق کی حدود تک شاید یہ تحدید حجاز عرب کی ہے جس میں یمن کو بھی داخل کر لیا ہے ورنہ عرب کا جزیرہ نما اس سے زیادہ وسیع ہے جس کے شمال میں ایشیائے روم مغرب میں بحر قلزم اور جنوب میں بحر ہند اور مشرق میں خلیج فارس ہے ابو داؤد فرماتے ہیں کہ حارث بن مسکین کے سامنے جب میں وہاں موجود تھا تو یہ پڑھا گیا کہ مالک سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے جلاوطن کیا نجران والوں کو (نجران ایک موضع کا نام ہے درمیان شام اور یمن کے) اور نہیں جلاوطن کیا تیما سے (جو ایک مقام ہے) سمندر کے قریب شام کے نواح میں کیوں کہ تیما عرب کے شہروں میں سے نہیں ہے اور وادی القریٰ کے یہودی تو میرے نزدیک وہ اس واسطے نہ نکالے گئے کہ ان لوگوں نے وادی القریٰ کو عرب کی زمین میں نہ سمجھا۔

۱۲۶۰ – حدثنا ابن السرح حدثنا ابن وهب قال قال مالك وقد أجلى عمر رحمه الله يهود نجران وفدك *

۱۲۶۰۔ ابن سرح، ابن وہب، امام مالک سے روایت ہے، کہ حضرت عمرؓ نے نکال دیا نجران اور فدک کے یہودیوں کو کیونکہ نجران اور فدک دونوں عرب کی سرحد میں ہیں۔

۵۲۹ – باب في إيقاف أرض السواد وأرض العنوة *

۵۲۹۔ جو زمین کافروں کے ملک میں جنگ سے ہاتھ آئے وہ مسلمانوں میں کیونکر تقسیم ہو گی!

۱۲۶۱ – حدثنا أحمد بن عبد الله بن يونس حدثنا زهير حدثنا سهيل بن أبي صالح عن أبيه عن أبي هريرة قال قال رسول الله ﷺ منعت العراق قفيزها ودرهمها ومنعت الشام مديها ودينارها ومنعت مصر إردبها ودينارها ثم عدتم من حيث بدأتم قالها زهير ثلاث مرات شهد على ذلك لحم أبي هريرة ودمه *

۱۲۶۱۔ احمد بن یونس، زہیر، سہیل بن ابی صالح، ان کے والد، ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ایک روز وہ وقت آئے گا کہ عراق اپنے پیمانے اور روپوں کو روک دے گا یعنی وہاں کے لوگ اس سے محروم ہوں گے اور تم اس پر قابض ہو گے اور شام اپنے مدوں اور اشرفیوں کو روک دے گا اور مصر اپنے اردبوں اور اشرفیوں کو روک دے گا یعنی ان سب ملکوں کے مال اور دولت تم کو ملے گی پھر تم ویسے ہی

جاؤ گے جیسے شروع میں تھے یعنی کافر وہ سب چھین لیں گے تین بار زہیر نے یہ کہا کہ گواہ ہے اس حدیث پر ابوہریرہ کا گوشت اور خون۔

١٢٦٢-حدّثنا أحمدُ بنُ حنبلٍ حدّثنا عبدُ الرّزّاقِ حدّثنا معمرٌ عن همّامِ بنِ منبّهٍ قال هذا ما حدّثنا به أبو هريرةَ عن رسولِ اللهِ ﷺ وقال رسولُ اللهِ ﷺ أيّما قريةٍ أتيتموها وأقمتم فيها فسهمُكم فيها وأيّما قريةٍ عصتِ اللهَ ورسولَه فإنّ خمسَها للهِ وللرّسولِ ثمّ هي لكم *

۱۲۶۲۔ احمد بن حنبل، عبدالرزاق، معمر، ہمام بن منبہ، ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس گاؤں یا بستی میں تم آؤ اور وہاں رہو تو جو تمہارا حصہ ہے وہی تم کو ملے گا یعنی غنیمت کی طرح وہ گاؤں تم میں تقسیم نہ ہوگا کیونکہ بغیر جنگ کے حاصل ہوا ہے بلکہ امام کو اختیار ہے کہ اس میں جس قدر چاہے جس کو دے اور جس گاؤں یا بستی کے لوگوں نے اللہ اور رسول کا نکال کر باقی تم کو مل جائے گا بطور غنیمت کے تقسیم ہو جائے گا سب مجاہدین میں۔

٥٣٠-باب في أخذ الجزية *

۵۳۰۔ جزیہ لینے کا بیان!

١٢٦٣-حدّثنا العبّاسُ بنُ عبدِ العظيمِ حدّثنا سهلُ بنُ محمّدٍ حدّثنا يحيى بنُ أبي زائدةَ عن محمّدِ بنِ إسحقَ عن عاصمِ بنِ عمرَ عن أنسِ بنِ مالكٍ وعن عثمانَ بنِ أبي سليمانَ أنّ النّبيَّ ﷺ بعث خالدَ بنَ الوليدِ إلى أكيدرِ دومةَ فأُخذ فأتوه به فحقن له دمَه وصالحه على الجزيةِ *

۱۲۶۳۔ عباس بن عبدالعظیم، سہل بن محمد، یحییٰ بن ابی زائدہ، محمد بن اسحاق، عاصم بن عمر، انس بن مالک اور عثمان بن ابی سلیمان سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے خالد بن ولید کو اکیدر دومہ کی طرف روانہ کیا تو خالد نے اور ان کے ہمراہیوں نے اس کو پکڑ لیا اور رسول اللہ ﷺ کے پاس لے آئے حضرت نے اس کا خون معاف کر دیا اور جزیہ پر اس سے صلح کر لی۔

تشریح:۔ اکیدر شہر دومہ کا بادشاہ تھا نصرانی اس کے لیے رسول اللہ ﷺ نے زندہ پکڑ لینے کا حکم دیا تھا جب وہ آیا تو اس پر جزیہ مقرر فرمایا پھر وہ کامل مسلمان ہوا۔

١٢٦٤-حدّثنا عبدُ اللهِ بنُ محمّدٍ النُّفيليُّ حدّثنا أبو معاويةَ عن الأعمشِ عن أبي وائلٍ عن معاذٍ أنّ النّبيَّ ﷺ لمّا وجّهه إلى اليمنِ أمره أن يأخذَ من كلِّ حالمٍ يعني محتلمًا دينارًا أو عدلَه من المعافريِّ ثيابٌ تكونُ باليمنِ

۱۲۶۴۔ عبداللہ بن محمد، ابومعاویہ، اعمش، ابووائل، حضرت معاذ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جب معاذ کو یمن کی طرف متوجہ کیا یعنی قاضی اور حاکم کر کے تو ان کو یہ حکم فرمایا کہ ہر حالم یعنی بالغ سے ایک دینار لیں یا اس کے برابر معافری جو ایک قسم کا کپڑا یمن میں ہوتا ہے۔

تشریح:۔ روایت کیا اس کو ابن حبان نے صحیح میں اور حاکم نے مستدرک میں اور کہا کہ صحیح ہے بخاری مسلم کی شرط پر اور نہیں نکالا انہوں نے اس کو اور عبدالرزاق کی روایت میں ہے ومن کل حالم او حالمته دینار یعنی بالغ مرد اور بالغہ عورت سے ایک دینار لیا جائے۔

١٢٦٥-حدّثنا النُّفيليُّ حدّثنا أبو معاويةَ حدّثنا الأعمشُ عن إبراهيمَ عن مسروقٍ عن معاذٍ عن النّبيِّ ﷺ مثلَه *

۱۲۶۵۔ النفیلی، ابومعاویہ، اعمش، ابراہیم، مسروق، حضرت معاذؓ سے اسی طرح مروی ہے۔

١٢٦٦-حدّثنا العبّاسُ بنُ عبدِ العظيمِ حدّثنا عبدُ الرّحمنِ بنُ هانئٍ أبو نعيمٍ النّخعيُّ أخبرنا شريكٌ عن إبراهيمَ بنِ مهاجرٍ عن زيادِ بنِ حديرٍ قال قال عليٌّ لئن بقيتُ لنصارى بني تغلبَ لأقتلنَّ المقاتلةَ ولأسبينَّ الذّرّيّةَ فإنّي كتبتُ الكتابَ بينهم وبين النّبيِّ ﷺ على أن لا ينصّروا أبناءهم قال أبو

۱۲۶۶۔ عباس بن عبدالعظیم، عبدالرحمٰن بن ہانی، شریک، ابراہیم، زیاد، جابر سے روایت ہے، کہ حضرت علی نے کہا اگر میں باقی رہا تو بنی تغلب کے نصاریٰ میں سے لڑنے والوں کو قتل کروں گا اور ان کی اولاد کو قید کروں گا کیونکہ میں نے جو عہد نامہ ان کے اور رسول اللہ ﷺ کے درمیان ہوا تھا لکھا تھا اس میں یہ تھا کہ نہ مدد کریں اپنی اولاد کی اب

داود هذا حديثٌ مُنكرٌ بلغني عنْ أحْمد أنّه كان يُنكرُ هذا الْحديث إنْكارًا شديدًا قالَ أبُو علي ولمْ يقرأْهُ أبُو داوُد في الْعرْضة الثّانية *

داؤد نے کہا یہ حدیث منکر ہے اور امام احمد بھی اس کو منکر کہتے ہیں بہت سخت انکار کرتے تھے اس کا اور بعضوں کے نزدیک یہ حدیث مثل متروک کے ہے اور انہوں نے منکر جانا اس کو ابو علی نے کہا یہ ابو علی راوی نے دوسری بار جب ابو داؤد نے اس کتاب کو سنایا اس میں یہ حدیث نہیں پڑھی۔

١٢٦٧ – حدّثنا مُصرّفُ بْنُ عمْرٍو الْياميُّ حدّثنا يُونُسُ يعْني ابْن بُكيْرٍ حدّثنا أسْباطُ بْنُ نصْرٍ الْهمْدانيُّ عنْ إسْمعيل بْن عبْد الرّحْمن الْقُرشيّ عن ابْن عبّاسٍ قال صالح رسُولُ اللّه ﷺ أهْل نجْران على ألْفيْ حُلّة النّصْفُ في صفرٍ والْبقيّةُ في رجبٍ يُؤدُّونها إلى الْمُسْلمين وعوَرٍ ثلاثين درْعًا وثلاثين فرسًا وثلاثين بعيرًا وثلاثين منْ كُلّ صنْفٍ منْ أصْناف السّلاح يغْزُون بها والْمُسْلمُون ضامنُون لها حتّى يرُدُّوها عليْهمْ إنْ كان باليمن كيْدٌ أوْ غدْرةٌ على أنْ لا تُهْدم لهُمْ بيْعةٌ ولا يُخْرج لهُمْ قسٌّ ولا يُفْتنُوا عنْ دينهمْ ما لمْ يُحْدثُوا حدثًا أوْ يأْكُلُوا الرّبا قال إسْمعيلُ فقدْ أكلُوا الرّبا قال أبُو داود إذا نقضُوا بعْض ما اشْتُرط عليْهمْ فقدْ أحْدثُوا *

١٢٦٧۔ مصرف بن عمرو، یونس بن بکیر، اسباط بن نصر، اسمعیل، ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے صلح کی نجران کے نصاریٰ سے دو ہزار جوڑوں پر کپڑے کے نصف ان جوڑوں کے ادا کریں صفر میں اور نصف رجب میں مسلمانوں کو اور تیس زرہیں اور تیس گھوڑے اور تیس اونٹ اور تیس ہتھیار دیا کریں جن سے جہاد کیا جاتا ہے بطور عاریت کے مسلمان ضامن ہیں اس بات کے کہ وہ ہتھیار کام سے فراغت کر کے ان کو پھیر دیں گے اور یہ عاریت دینا اس وقت ہوگا جب یمن میں کوئی فریب کرے یا عہد توڑے مسلمانوں سے اور وہاں جنگ در پیش ہو اس شرط پر کہ ان کا کوئی گرجا نہ گرایا جائے گا اور کوئی پادری ان کا نہ نکالا جائے گا اور ان کے دین میں مداخلت نہ ہوگی جب تک کوئی نئی بات نہ نکالیں یا سود نہ کھائیں اسمٰعیل نے کہا وہ سود کھانے لگے تو ان کا عہد ٹوٹ گیا پھر وہ نکال دیئے گئے عرب کے ملک سے۔

٥٣١ – باب في أخْذ الْجزْية من الْمجُوس *

٥٣١۔ پارسی آتش پرست لوگوں سے جزیہ لینے کا بیان!

١٢٦٨ – حدّثنا أحْمدُ بْنُ سنانٍ الْواسطيُّ حدّثنا مُحمّدُ بْنُ بلالٍ عنْ عمْران الْقطّان عنْ أبي جمْرة عن ابْن عبّاسٍ قال إنّ أهْل فارس لمّا مات نبيُّهُمْ كتب لهُمْ إبْليسُ الْمجُوسيّة *

١٢٦٨۔ احمد بن سنان، محمد بن بلال، عمران قطان، ابو جمرہ، ابن عباس سے روایت ہے، کہ جب فارسیوں کا پیغمبر مر گیا تو ابلیس نے ان کو مجوسیت یعنی آتش پرستی پر لگا دیا اور گمراہ کر دیا۔

١٢٦٩ – حدّثنا مُسدّدُ بْنُ مُسرْهدٍ حدّثنا سُفْيانُ عنْ عمْرو بْن دينارٍ سمع بجالة يُحدّثُ عمْرو بْن أوْسٍ وأبا الشّعْثاء قال كُنْتُ كاتبًا لجزْء بْن مُعاوية عمّ الْأحْنف بْن قيْسٍ إذْ جاءنا كتابُ عُمر قبْل موْته بسنةٍ اقْتُلُوا كُلّ ساحرٍ وفرّقُوا بيْن كُلّ ذي محْرمٍ من الْمجُوس وانْهوْهُمْ عن الزّمْزمة فقتلْنا في يوْمٍ ثلاثة سواحر وفرّقْنا بيْن كُلّ رجُلٍ من الْمجُوس وحريمه في كتاب اللّه وصنع طعامًا كثيرًا فدعاهُمْ فعرض السّيْف على فخذه فأكلُوا ولمْ يُزمْزمُوا وألْقوْا وقْر بغْلٍ أوْ بغْليْن من الْورق ولمْ يكُنْ عُمرُ أخذ الْجزْية من الْمجُوس حتّى شهد عبْدُ الرّحْمن ابْنُ عوْفٍ أنّ رسُول اللّه ﷺ

١٢٦٩۔ مسدد، سفیان، عمرو بن دینار، بجالہ، عمرو بن اوس اور ابو الشعثاء سے مروی ہے بجالہ کہتے ہیں کہ منشی تھا جزء بن معاویہ کا جو چچا احنف بن قیس کا ایک بار ہمارے پاس حضرت عمر کا نامہ لے کر آیا ان کی وفات سے ایک سال پہلے اس میں یہ لکھا تھا مار ڈالو ہر جادوگر کو اور جدائی کر دو اس درمیان میں محارم کے مجوسیوں میں اور منع کر دو ان کو گنگنانے سے جیسے گنگناتے ہیں وہ کھانے کے بعد معلوم نہیں کیا بکتے ہیں ہم نے ایک دن میں تین جادوگروں کو قتل کیا اور جس مجوسی کے نکاح میں کوئی اس کی محرم عورت تھی اس کو جدا کر دیا اور احنف بن قیس نے بہت سارا کھانا پکوایا پھر پارسیوں کو بلا بھیجا اور تلوار کو اپنی ران پر رکھا انہوں نے کھانا کھایا لیکن گنگنایا نہیں اور ایک خچر کے بوجھ یا دو خچر

أخذها من مجوس هجر*

کے بوجھ کے برابر چاندی ڈال دی تو حضرت عمر نے پارسیوں سے جزیہ نہیں لیا یہاں تک کہ عبدالرحمن بن عوف نے گواہی دی کہ رسول اللہ ﷺ نے جزیہ لیا ہجر[2] کے پارسیوں سے۔

تشریح ۔ [1] یعنی مجوسی [illegible] بیٹی، بہن، خالہ وغیرہ کسی محرم سے شادی [illegible] تو ان [illegible] ان کا [illegible] اس کی عورت کے شاید [illegible] سے یہ وشادی [illegible] رہے ہوں گے۔

[2] ہجر ایک موضع تھا بحرین میں رسول اللہ ﷺ نے وہاں کے پارسیوں سے جزیہ لیا تھا۔

۱۲۷۰ –حدثنا محمد بن مسكين اليمامي نا يحيى بن حسان نا هشيم انا داود بن ابي هند عن قشير بن عمرو و عن بجالة بن عبدة عن ابن عباس قال جاء رجل من الاسبذيين من اهل البحرين و هم مجوس اهل هجر الى رسول الله ﷺ فمكث عنده ثم خرج فسألته ما قضى الله و رسوله فيكم قال شر قلت مه قال الاسلام او القتل قال و قال عبد الرحمن بن عوف قبل منهم الجزية قال عبد الرحمن بن عوف قبل منهم الجزية قال ابن عباس فاخذ الناس بقول عبدالرحمن و تركوا ما سمعت من الاسبذي

۱۲۷۰۔ محمد بن مسکین، یحییٰ بن حسان، ہشیم، داؤد بن ابی ہند، قشیر بن عمرو، بجالہ بن عبدہ، ابن عباس سے روایت ہے، کہ ایک شخص اسبذیین سے بحرین کے رہنے والوں میں سے ہجر کے مجوسیوں میں سے رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور تھوڑی دیر آپ کے پاس ٹھہرا رہا پھر نکلا تو میں نے پوچھا اللہ اور رسول نے کیا فیصلہ کیا تمہارا ابرا فیصلہ کیا میں نے کہا چپ ایسی بات کہتا ہے بولا فیصلہ کیا یہ کہ اسلام لاؤ نہیں تو قتل ہو جاؤ ابن عباس نے کہا عبدالرحمن بن عوف نے یہ کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے جزیہ لینا قبول کیا تو لوگوں نے عبدالرحمن بن عوف کے قول پر عمل کیا اور میں نے جو اسبذی سے سنا اس کو چھوڑ دیا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔

۵۳۲ بَابٌ فِي التَّشْدِيدِ فِي جِبَايَةِ الْجِزْيَةِ

۵۳۲۔ جزیہ وصول کرنے میں سختی کرنے کا بیان!

۱۲۷۱ – حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ هِشَامَ بْنَ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ وَجَدَ رَجُلًا وَهُوَ عَلَى حِمْصَ يُشَمِّسُ نَاسًا مِنَ الْقِبْطِ فِي أَدَاءِ الْجِزْيَةِ فَقَالَ مَا هَذَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ يُعَذِّبُ الَّذِينَ يُعَذِّبُونَ النَّاسَ فِي الدُّنْيَا *

۱۲۷۱۔ سلیمان بن داؤد، ابن وہب، یونس بن یزید، ابن شہاب، عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ ہشام بن حکیم بن حزام نے دیکھا ایک شخص کو جو حمص کا حاکم تھا (حمص شام کا ایک شہر کا نام ہے) وہ چند لوگوں کو قبطیوں میں سے دھوپ میں کھڑا کرتا تھا جزیہ ادا کرنے کے واسطے ہشام نے کہا یہ کیا ہے میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ فرماتے تھے بے شک اللہ تعالیٰ عذاب کرے گا ان لوگوں کو جو دنیا میں لوگوں کو عذاب کرتے ہیں۔

تشریح:۔ یعنی ظلم کرتے ہیں اور اللہ کے بندوں کو قصور سے زیادہ سزا دیتے ہیں بلا قصور ستاتے ہیں یہ حدیث نسخہ مطبوعہ دہلی میں مکرر لکھی گئی ہے غلطی سے۔

۵۳۳ – بَابٌ فِي تَعْشِيرِ أَهْلِ الذِّمَّةِ إِذَا اخْتَلَفُوا بِالتِّجَارَاتِ *

۵۳۳۔ جب کافر ذمی مال تجارت لے کر پھریں تو ان سے دسواں حصہ محصول لیا جائے!

۱۲۷۲ – حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ حَرْبِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ جَدِّهِ أَبِي أُمِّهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّمَا الْعُشُورُ عَلَى الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى وَلَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ عُشُورٌ

۱۲۷۲۔ مسدد، ابوالاحوص، عطاء بن سائب، حرب بن عبیداللہ سے روایت ہے، کہ انہوں نے سنا اپنے نانا سے انہوں نے اپنے باپ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے دسواں حصہ یہود اور نصاریٰ سے لیا جائے گا اور مسلمانوں سے نہ لیا جائے گا۔

تشریح:۔ یعنی مال تجارت میں سے بلکہ مسلمانوں سے چالیسواں حصہ لیا جائے البتہ پیداوار اور زراعت میں مسلمانوں سے دسواں حصہ لیا جائے گا۔

۱۲۷۳ – حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ عُبَيْدٍ الْمُحَارِبِيُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ حَرْبِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَاهُ قَالَ خَرَاجٌ مَكَانَ الْعُشُورِ *

۱۲۷۳۔ محمد بن عبید، وکیع، سفیان، عطاء بن سائب، حرب بن عبیداللہ سے روایت ہے، کہ انہوں نے روایت کیا رسول اللہ ﷺ سے مثل اس کے جو اوپر گزرا لیکن دسواں حصہ خراج کا۔

۱۲۷۴ – حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَكْرِ بْنِ وَائِلٍ عَنْ خَالِهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أُعَشِّرُ قَوْمِي قَالَ إِنَّمَا الْعُشُورُ عَلَى الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى *

۱۲۷۴۔ محمد بن بشار، عبدالرحمن، سفیان، عطاء سے روایت ہے، کہ انہوں نے سنا ایک شخص سے جو بکر بن وائل میں سے تھا اس نے سنا اپنے ماموں سے وہ کہتا تھا میں نے عرض کیا یارسول اللہ میں دسواں حصہ لیا کروں اپنی قوم سے آپ نے فرمایا دسواں حصہ یہود اور نصاریٰ پر ہے (اموال تجارت میں نہ مسلمانوں پر ان پر چالیسواں حصہ جیسے اوپر گزر چکا)۔

۱۲۷۵ – حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ حَرْبِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَيْرٍ الثَّقَفِيِّ عَنْ جَدِّهِ رَجُلٍ مِنْ بَنِي تَغْلِبَ قَالَ أَتَيْتُ

۱۲۷۵۔ محمد بن ابراہیم، ابو نعیم، عبدالسلام، عطاء بن سائب، حرب بن عبیداللہ سے روایت ہے، کہ اس نے اپنے دادا سے جو ایک شخص تھا بنی تغلب میں سے وہ ... میں آیا رسول اللہ ﷺ کے پاس اور مسلمان ہوا

النَّبِيَّ ﷺ فَأَسْلَمْتُ وَعَلَّمَنِي الْإِسْلَامَ وَعَلَّمَنِي كَيْفَ آخُذُ الصَّدَقَةَ مِنْ قَوْمِي مِمَّنْ أَسْلَمَ ثُمَّ رَجَعْتُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كُلُّ مَا عَلَّمْتَنِي قَدْ حَفِظْتُهُ إِلَّا الصَّدَقَةَ أَفَأُعَشِّرُهُمْ قَالَ لَا إِنَّمَا الْعُشُورُ عَلَى النَّصَارَى وَالْيَهُودِ *

آپ نے مجھے اسلام سکھایا اور یہ بھی سکھایا کہ میں کس طرح صدقہ لیا کروں اپنی قوم میں ان لوگوں سے جو مسلمان ہو جائیں پھر جب میں دوبارہ لوٹ کر آپکے پاس آیا تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ جو کچھ آپ نے مجھے سکھایا تھا سب مجھے یاد ہے مگر صدقہ یاد نہ رہا کیا میں اپنی قوم سے دسواں حصہ لیا کروں [1] آپ نے فرمایا نہیں دسواں حصہ تو یہود اور نصاریٰ پر ہے [2]۔

تشریح: [1] یعنی دسواں حصہ کے مالوں میں سے جو تجارت کے لیے لائیں۔
[2] اور مسلمانوں پر دسواں حصہ پیداوار اور زراعت پر ہے نہ اموال میں۔

١٢٧٦- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا أَشْعَثُ بْنُ شُعْبَةَ حَدَّثَنَا أَرْطَاةُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ سَمِعْتُ حَكِيمَ بْنَ عُمَيْرٍ أَبَا الْأَحْوَصِ يُحَدِّثُ عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ السُّلَمِيِّ قَالَ نَزَلْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ خَيْبَرَ وَمَعَهُ مَنْ مَعَهُ مِنْ أَصْحَابِهِ وَكَانَ صَاحِبُ خَيْبَرَ رَجُلًا مَارِدًا مُنْكَرًا فَأَقْبَلَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ أَلَكُمْ أَنْ تَذْبَحُوا حُمُرَنَا وَتَأْكُلُوا ثَمَرَنَا وَتَضْرِبُوا نِسَاءَنَا فَغَضِبَ يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ وَقَالَ يَا ابْنَ عَوْفٍ ارْكَبْ فَرَسَكَ ثُمَّ نَادِ أَلَا إِنَّ الْجَنَّةَ لَا تَحِلُّ إِلَّا لِمُؤْمِنٍ وَأَنِ اجْتَمِعُوا لِلصَّلَاةِ قَالَ فَاجْتَمَعُوا ثُمَّ صَلَّى بِهِمُ النَّبِيُّ ﷺ ثُمَّ قَامَ فَقَالَ أَيَحْسَبُ أَحَدُكُمْ مُتَّكِئًا عَلَى أَرِيكَتِهِ قَدْ يَظُنُّ أَنَّ اللَّهَ لَمْ يُحَرِّمْ شَيْئًا إِلَّا مَا فِي هَذَا الْقُرْآنِ أَلَا وَإِنِّي وَاللَّهِ قَدْ وَعَظْتُ وَأَمَرْتُ وَنَهَيْتُ عَنْ أَشْيَاءَ إِنَّهَا لَمِثْلُ الْقُرْآنِ أَوْ أَكْثَرُ وَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يُحِلَّ لَكُمْ أَنْ تَدْخُلُوا بُيُوتَ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا بِإِذْنٍ وَلَا ضَرْبَ نِسَائِهِمْ وَلَا أَكْلَ ثِمَارِهِمْ إِذَا أَعْطَوْكُمُ الَّذِي عَلَيْهِمْ *

١٢٧٦۔ محمد بن عیسیٰ اشعث بن شعبہ، ارطاۃ بن منذر، حکیم بن عمیر عرباض بن ساریہ سے روایت ہے، کہ ہم اترے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ خیبر میں اور آپ کے ساتھ آپ کے اصحاب تھے اور خیبر کا رئیس ایک شخص تھا شریر اور سرکش وہ آیا رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اور عرض کیا اس نے یا محمد کیا تم کو یہ درست ہے کہ ہمارے گدھوں کو کاٹ ڈالو اور ہمارے میوے کھاؤ اور ہماری عورتوں کو مارو رسول اللہ ﷺ یہ سن کر غصے ہوئے اور فرمایا اے عبدالرحمٰن بن عوف سوار ہو گھوڑے پر پھر پکار دے یہ بات کہ جنت نہیں حلال ہے مگر مسلمانو ں کے لیے اور جمع ہو جاؤ سب لوگ نماز کے واسطے پھر وہ سب لوگ جمع ہوئے رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھائی پھر کھڑے ہوئے اور فرمایا کیا تم میں سے کوئی شخص اپنے مسند پر تکیہ لگا کر یہ سمجھتا ہے کہ اللہ جل جلالہ نے نہیں حرام کیا کسی چیز کو مگر ان چیزوں کو جن کا ذکر قرآن میں ہے آگاہ ہو جاؤ میں نے نصیحت کی اور حکم کیا چند باتوں کا اور منع کیا چند باتوں سے وہ باتیں بھی ایسی ہیں جیسی وہ باتیں جن کا ذکر قرآن میں ہے یا اس سے زیادہ ہیں بے شک اللہ تعالیٰ نے تم پر نہیں حلال کیا اہل کتاب کے گھروں میں جانا مگر اذن سے اور نہیں حلال کیا ان کی عورتوں کو ستانا اور ان کے میوے کھانا جب تک وہ تم کو دیئے جائیں جو تمہارا ان پر ہے یعنی جزیہ دیا کریں۔

تشریح: یعنی حدیث بھی مثل قرآن کے واجب العمل ہے یہ نہ سمجھو جو قرآن میں نہیں ہے اس پر عمل کرنا چنداں ضروری نہیں ہے رسول اللہ ﷺ نے جس بات کا حکم کیا وہ اللہ ہی کا حکم ہے اور جس چیز سے منع کیا گویا اللہ نے اس سے منع کیا ہے یہی مقصود ہے اب اس زمانے میں بہت لوگ ایسے پیدا ہوئے ہیں جنہوں نے حدیث کو چھوڑ دیا ہے۔

١٢٧٧- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَسَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِلَالٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ ثَقِيفٍ عَنْ رَجُلٍ

١٢٧٧۔ مسدد اور سعید بن منصور، ابو عوانہ، منصور، ہلال، ثقیف کا ایک آدمی، جہینہ کے ایک شخص سے روایت ہے، کہ فرمایا رسول

مِنْ جُهَيْنَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَعَلَّكُمْ تُقَاتِلُونَ قَوْمًا فَتَظْهَرُونَ عَلَيْهِمْ فَيَتَّقُونَكُمْ بِأَمْوَالِهِمْ دُونَ أَنْفُسِهِمْ وَأَبْنَائِهِمْ قَالَ سَعِيدٌ فِي حَدِيثِهِ فَيُصَالِحُونَكُمْ عَلَى صُلْحٍ ثُمَّ اتَّفَقَا فَلَا تُصِيبُوا مِنْهُمْ شَيْئًا فَوْقَ ذَلِكَ فَإِنَّهُ لَا يَصْلُحُ لَكُمْ *

اللہ ﷺ نے شاید تم لڑو گے ایک قوم سے پھر غالب ہو گے ان پر اپنے تئیں بچائیں گے تم سے اپنا مال دے کر یعنی اپنی جانوں کو اور اپنی اولاد کو پھر صلح کریں گے تم سے ایک مال پر تو نہ لینا زیادہ اس سے کیونکہ وہ درست نہیں ہے تمہارے واسطے۔

تشریح: یعنی جب ایک مال معین ہو گیا اس سے اور صلح کر لی اس پر تو پھر اس سے زیادہ لینا درست نہ ہوگا۔

١٢٧٨ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي أَبُو صَخْرٍ الْمَدِينِيُّ أَنَّ صَفْوَانَ بْنَ سُلَيْمٍ أَخْبَرَهُ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَبْنَاءِ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَنْ آبَائِهِمْ دِنْيَةً عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ أَلَا مَنْ ظَلَمَ مُعَاهِدًا أَوِ انْتَقَصَهُ أَوْ كَلَّفَهُ فَوْقَ طَاقَتِهِ أَوْ أَخَذَ مِنْهُ شَيْئًا بِغَيْرِ طِيبِ نَفْسٍ فَأَنَا حَجِيجُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ *

۱۲۷۸۔ سلیمان بن داؤد، ابن وہب، ابو صخر، صفوان بن سلیم، رسول اللہ ﷺ کے اصحاب کے چند بیٹوں سے روایت ہے، کہ انہوں نے سنا اپنے باپوں سے جو ایک دوسرے کے عزیز تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص ظلم کرے گا کسی ذمی پر یا اس کے حق میں کمی کرے گا یا طاقت سے زیادہ اس کو تکلیف دے گا یا بے اس کی خوشی کے کوئی چیز اس سے لے لے گا تو میں حجت کروں گا اس سے دن قیامت کے (یعنی اس کا دشمن ہو جاؤں گا اور اس پر قصور ثابت کروں گا)۔

٥٣٤ - بَاب فِي الذِّمِّيِّ يُسْلِمُ فِي بَعْضِ السَّنَةِ هَلْ عَلَيْهِ جِزْيَةٌ *

۵۳۴۔ جو ذمی مسلمان ہو جائے سال کے اندر تو جتنے دن سال میں گزرے ہیں اس کا جزیہ نہ لیا جائے گا!

١٢٧٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْجَرَّاحِ عَنْ جَرِيرٍ عَنْ قَابُوسَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ جِزْيَةٌ

۱۲۷۹۔ عبداللہ بن الجراح، جریر، قابوس، ان کے والد، ابن عباس سے روایت ہے، کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں پر جزیہ نہیں ہے اس کی تفسیر آگے آتی ہے۔

١٢٨٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ سُئِلَ سُفْيَانُ عَنْ تَفْسِيرِ هَذَا فَقَالَ إِذَا أَسْلَمَ فَلَا جِزْيَةَ عَلَيْهِ *

۱۲۸۰۔ محمد بن کثیر سے روایت ہے کہ سفیان سے کسی نے اس حدیث کا مطلب پوچھا انہوں نے کہا مطلب یہ ہے جب ذمی مسلمان ہو جائے تو اس پر جزیہ نہ ہوگا ان دنوں کا جو اس سال میں سے گزر گئے۔

٥٣٥ - بَاب فِي الْإِمَامِ يَقْبَلُ هَدَايَا الْمُشْرِكِينَ *

۵۳۵۔ امام کو مشرکین کا ہدیہ لینا درست ہے یا نادرست اس کا بیان!

١٢٨١ - حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ يَعْنِي ابْنَ سَلَّامٍ عَنْ زَيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَلَّامٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ الْهَوْزَنِيُّ قَالَ لَقِيتُ بِلَالًا مُؤَذِّنَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِحَلَبَ فَقُلْتُ يَا بِلَالُ حَدِّثْنِي كَيْفَ كَانَتْ نَفَقَةُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَا كَانَ لَهُ شَيْءٌ كُنْتُ أَنَا الَّذِي أَلِي ذَلِكَ مِنْهُ مُنْذُ بَعَثَهُ اللَّهُ إِلَى أَنْ تُوُفِّيَ وَكَانَ إِذَا أَتَاهُ الْإِنْسَانُ مُسْلِمًا فَرَآهُ عَارِيًا يَأْمُرُنِي فَأَنْطَلِقُ فَأَسْتَقْرِضُ فَأَشْتَرِي لَهُ الْبُرْدَةَ فَأَكْسُوهُ وَأُطْعِمُهُ حَتَّى

۱۲۸۱۔ ابو توبہ، معاویہ بن سلام، زید، ابو سلام، عبداللہ ہوزنی سے روایت ہے، کہ میں نے ملاقات کی بلال سے جو مؤذن تھے رسول اللہ ﷺ کے حلب میں (حلب ایک شہر کا نام ہے شام کے ملک میں) اور کہا اے بلال بیان کر و مجھ سے کیونکر خرچ کرتے تھے رسول اللہ ﷺ بلال نے کہا آپ کے پاس کوئی چیز نہ ہوتی مگر میں ہی اس کا بندوبست کرتا جب سے اللہ نے آپ کو پیغمبر بنایا وفات تک اور جب رسول اللہ ﷺ کے پاس کوئی مسلمان آتا اور آپ اس کو ننگا دیکھتے تو مجھ

يرضني رجل من المشركين فقال يا بلال إن عندي سعة
فلا تستقرض من أحد إلا مني ففعلت فلما أن كان ذات يوم
توضأت ثم قمت لأؤذن بالصلاة فإذا المشرك قد أقبل في
عصابة من التجار فلما أن رآني قال يا حبشي قلت يا لباه
فتجهمني وقال لي قولا غليظا وقال لي أتدري كم بينك
وبين الشهر قال قلت قريب قال إنما بينك وبينه أربع
فآخذك بالذي عليك فأردك ترعى الغنم كما كنت قبل ذلك
فأخذ في نفسي ما يأخذ في أنفس الناس حتى إذا صليت
العتمة رجع رسول الله ﷺ إلى أهله فاستأذنت عليه فأذن
لي فقلت يا رسول الله بأبي أنت وأمي إن المشرك الذي
كنت أتدين منه قال لي كذا وكذا وليس عندك ما تقضي
عني ولا عندي وهو فاضحي فأذن لي أن آبق إلى بعض
هؤلاء الأحياء الذين قد أسلموا حتى يرزق الله رسوله ﷺ
ما يقضي عني فخرجت حتى إذا أتيت منزلي فجعلت سيفي
وجرابي ونعلي ومجني عند رأسي حتى إذا انشق عمود
الصبح الأول أردت أن أنطلق فإذا إنسان يسعى يدعو يا
بلال أجب رسول الله ﷺ فانطلقت حتى أتيته فإذا أربع
ركائب مناخات عليهن أحمالهن فاستأذنت فقال لي رسول
الله ﷺ أبشر فقد جاءك الله بقضائك ثم قال ألم تر
الركائب المناخات الأربع فقلت بلى فقال إن لك رقابهن
وما عليهن فإن عليهن كسوة وطعاما أهداهن إلي عظيم فدك
فاقبضهن واقض دينك ففعلت فذكر الحديث ثم انطلقت
إلى المسجد فإذا رسول الله ﷺ قاعد في المسجد
فسلمت عليه فقال ما فعل ما قبلك قلت قد قضى الله كل
شيء كان على رسول الله ﷺ فلم يبق شيء قال أفضل
شيء قلت نعم قال انظر أن تريحني منه فإني لست بداخل
على أحد من أهلي حتى تريحني منه فلما صلى رسول الله
ﷺ العتمة دعاني فقال ما فعل الذي قبلك قال قلت هو
معي لم يأتنا أحد فبات رسول الله ﷺ في المسجد وقص
الحديث حتى إذا صلى العتمة يعني من الغد دعاني قال ما
فعل الذي قبلك قال قلت قد أراحك الله منه يا رسول الله
فكبر وحمد الله شفقا من أن يدركه الموت وعنده ذلك ثم

پڑا اس کے پاس نہ ہوتا تو آپ مجھ کو حکم کرتے میں جاتا اور قرض لے
کر اس کو چادر خرید دیتا پھر وہ پڑا اس کو پہناتا اور کھانا اس کو کھلاتا یہاں
تک کہ ایک روز ایک شخص مشرکین میں سے مجھ کو ملا اور بولا اے
بلال میرے پاس بہت مال ہے تو کسی سے قرض نہ لیا کر سوا میرے
میں نے ایسا ہی کیا ایک دن میں نے وضو کیا اور اذان دینے کو کھڑا ہوا تو
وہی مشرک ایک سوداگروں کا گروہ اپنے ساتھ لیے ہوئے آن پہنچا
جب مجھے دیکھا تو بولا اے حبشی میں نے کہا لباہ (یعنی حاضر ہوں یہ
کلمہ جیسے جی یا حاضر کے بولا جاتا ہے عرب میں) وہ سختی کرنے لگا اور
برا کہنے لگا مجھ کو اور کہنے لگا تو جانتا ہے کہ مہینہ پورا ہونے میں کتنے دن
باقی ہیں میں نے کہا ہاں قریب ہے یعنی تھوڑے دن باقی ہیں عرض
اس کی یہ تھی کہ مہینہ پورا ہونے کو ہے قرض کا وعدہ آن پہنچا اور تو غا
فل پھرتا ہے شاید تیری نیت دینے کی نہیں ہے ہرچند ابھی وعدہ
نہیں گزرا تھا پر وہ کافر تھا دل سے مسلمانوں کا دشمن تھا خواہ مخواہ ہی
قرضے کا بہانہ کر کے لڑ پڑا اور حضرت بلال کو سخت سست کہنے لگا وہ بولا
دیکھ مہینے میں چار دن باقی ہیں میں اپنا قرض تجھ سے لے کر چھوڑوں گا
اور تجھے ایسا ہی کر دوں گا جیسے تو پہلے بکریاں چرایا کرتا تھا حضرت بلال
کہتے ہیں میرے دل میں ایسا ملال گزرا جیسے لوگوں کو گزرتا ہے یہاں
تک کہ جب میں عشاء کی نماز پڑھ چکا تو آنحضرت اپنے گھر
میں تشریف لے گئے میں بھی گیا اور آپ سے اجازت چاہی اندر آنے
کی آپ نے اجازت دی میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صدقے ہوں
آپ کے اوپر ماں باپ میرے وہ مشرک جس سے میں قرض لیا کرتا تھا
مجھ سے لڑا اور مجھے ایسا ویسا بہت کچھ سنایا اور آپ کے پاس اتنا مال نہیں
ہے کہ میرا قرضہ ادا کر دے نہ میرے پاس ہے اور وہ مجھے ذلیل کرے
گا آپ مجھے اجازت دیجئے بھاگ جانے کی ان قوموں میں سے کسی قوم
کے پاس جو مسلمان ہو گئے ہیں اور مدینے سے باہر رہتے ہیں یہاں تک
کہ اللہ جل جلالہ اپنے رسول کو عطا فرمائے اس قدر مال جس سے میرا
قرضہ ادا ہو جائے یہ کہہ کر میں نکل آیا اور اپنے مکان پر گیا اور تلوار
اور موزہ اور جوتی اور ڈھال کو اپنے سرہانے رکھا کہ صبح ہوتے ہی یہاں
سے بھاگ جاؤں جب پو پھٹی یعنی صبح صادق کی روشنی نمودار ہوئی تو
میں نے بھاگنے کا ارادہ کیا اتنے میں ایک آدمی دوڑتا ہوا آیا اور بولا اے
بلال یاد فرمایا تم کو رسول اللہ ﷺ نے میں چلا اور آپ کے پاس آیا کیا
دیکھتا ہوں کہ چار جانور لدے ہوئے بیٹھے ہیں تو میں نے اذن مانگا آپ

اتَّبَعْتُهُ حَتَّى إِذَا جَاءَ أَزْوَاجَهُ فَسَلَّمَ عَلَى امْرَأَةٍ امْرَأَةٍ حَتَّى أَتَى مَبِيتَهُ فَهَذَا الَّذِي سَأَلْتَنِي عَنْهُ

سے اندر آنے کا آپ نے فرمایا خوش ہو جا اے بلال اللہ نے تیرے قرضے کو ادا کرنے کے لیے مال بھیجا بعد اس کے فرمایا کیا تو نے نہیں دیکھے وہ چار جانور لدے ہوئے میں نے کہا دیکھے کیوں نہیں آپ نے فرمایا جا وہ جانور بھی تو لے لے اور جو ان پر اسباب لدا ہے وہ بھی لے لے ان پر کپڑا اور غلہ لدا ہے کہ بھیجا ہے مجھ کو فدک کے رئیس نے تو ان کو لے لے اور اپنا قرضہ ادا کر دے میں نے ایسا ہی کیا پھر بلال نے کہا میں مسجد میں آیا دیکھا تو رسول اللہ مسجد میں بیٹھے ہوئے ہیں میں نے سلام کیا آپ نے فرمایا اس مال سے کیا فائدہ ہوا تجھ کو میں نے عرض کیا اللہ تعالیٰ نے ادا کرا دیا سب قرضہ جو اس کے رسول پر تھا کچھ باقی نہ رہا آپ نے فرمایا اس مال میں سے کچھ بچا ہے میں نے کہا ہاں آپ نے فرمایا جلدی جو بچا ہے اس کو صرف کر ڈال میں اپنے گھر میں نہ جاؤں گا جب تک تو مجھے بے فکر نہ کرے گا اس مال سے یعنی اس کو صرف نہ کر ڈالے گا جب رسول اللہ ﷺ نے عشاء کی نماز پڑھی تو مجھے بلایا اور فرمایا کیا ہوا وہ مال جو بچا تھا تیرے پاس میں نے کہا وہ میرے پاس ہے کوئی نہیں آیا میرے پاس جس کو میں مال دیتا یعنی کوئی حاجت مند نہیں ملا پھر رسول اللہ ﷺ رات کو مسجد میں رہے اور بیان کیا حدیث کو جب دوسرے روز عشاء کی نماز سے فارغ ہوئے تو مجھے بلایا اور فرمایا کیا ہوا وہ مال جو تیرے پاس بچ رہا تھا میں نے کہا یا رسول اللہ اللہ نے بے فکر دیا آپ کو اس مال سے یہ سن کر آپ نے تکبیر کہی اور شکر کیا اللہ جل شانہ کا اور تعریف کی اسکی کہ اس نے نجات دی مال میرے پاس رہے پھر آپکے پیچھے میں ہو لیا آپ اپنی بیبیوں کے پاس آئے اور ایک ایک کو سلام کیا یہاں تک کہ اپنے سونے کی جگہ تشریف لے گئے تو یہی ہے وہ جو پوچھا تو نے مجھ سے۔

تشریح:۔ [1] یعنی ابتدائے نبوت سے تادم وفات میں آپ کے ساتھ رہا جو کچھ مال آپ کے پاس آتا اس کو میں صرف کیا کرتا تھا جس طرح آپ فرماتے۔

[2] یعنی پھر تجھ کو قرض نہ دوں گا دوسرے سوداگروں کو بھی منع کر دوں گا تیرا اعتبار کھو دوں گا پھر تو ویسا ہی مفلس اور خوار ہو جائے گا جیسے پہلے تھا وہ مردود اپنے ذرا سے قرضے پر ایسا مغرور تھا کہ بالکل بھول گیا تھا۔

[3] اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کفار کے ہدایا لینے درست ہیں آپ نے قبول کیا ہدیہ مقوقس کا اور اکیدر دومہ کا بعضوں نے کہا اہل کتاب کے ہدایا لینے درست ہیں مشرکین کے ہدایا درست نہیں ہیں بدلیل دوسری حدیث کے جو آگے آتی ہے کیونکہ مشرکین کے ذبیحے بھی درست نہیں ہیں۔

١٢٨٢- حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بِمَعْنَى إِسْنَادِ أَبِي تَوْبَةَ وَحَدِيثِهِ قَالَ عِنْدَ قَوْلِهِ مَا

١٢٨٢۔ محمود بن خالد، مروان بن محمد، معاویہ سے بھی ایسا ہی مروی ہے جیسے اوپر گذرا اس روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ جب میں نے رسول

يَقْضِي عَنِّي فَسَكَتَ عَنِّي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَاغْتَمَزْتُهَا *

اللہ ﷺ سے کہا میرے پاس نہ آپ کے پاس اتنا مال ہے کہ قرضہ ادا ہو تو آپ یہ سن کر چپ ہو رہے مجھے دل میں برا معلوم ہوا اور گراں گزرا کہ شاید آپ نے میری تقریر پر التفات نہیں کیا۔

۱۲۸۳- حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُد حَدَّثَنَا عِمْرَانُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشِّخِّيرِ عَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ قَالَ أَهْدَيْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ نَاقَةً فَقَالَ أَسْلَمْتَ فَقُلْتُ لَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِنِّي نُهِيتُ عَنْ زَبْدِ الْمُشْرِكِينَ *

۱۲۸۳- ہارون بن عبداللہ، ابو داؤد، عمران، قتادہ، یزید بن عبداللہ، عیاض بن حمار سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ کے لیے میں ایک اونٹنی تحفہ لایا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تو مسلمان ہو گیا میں نے کہا نہیں آپ نے فرمایا مجھے ممانعت ہے مشرکوں سے تحفہ لینے کی۔

۵۳۶- بَاب فِي إِقْطَاعِ الْأَرَضِينَ *

۵۳۶- زمین مقطعہ دینا!

۱۲۸۴- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوقٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَقْطَعَهُ أَرْضًا بِحَضْرَمَوْتَ

۱۲۸۴- عمرو بن مرزوق، شعبہ، سماک، علقمہ بن وائل بن حجر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کو ایک زمین دی مقطعہ کے طور پر حضر موت میں دی (حضر موت ایک شہر ہے یمن میں) اس سے معلوم ہوا کہ امام کو مقطعہ یا جاگیر کسی کو دینا درست ہے۔

۱۲۸۵- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا جَامِعُ بْنُ مَطَرٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ *

۱۲۸۵- حفص بن عمرو، جامع بن مطر، علقمہ بن وائل سے اسی طرح مروی ہے۔

۱۲۸۶- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دَاوُدَ عَنْ فِطْرٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ قَالَ خَطَّ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ دَارًا بِالْمَدِينَةِ بِقَوْسٍ وَقَالَ أَزِيدُكَ أَزِيدُكَ *

۱۲۸۶- مسدد، عبداللہ بن داؤد، فطر، ان کے والد، عمرو بن حریث سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے مدینے میں ایک گھر کے واسطے زمین مجھ کو دی کمان سے لے کر کھینچ کر اور فرمایا زیادہ دوں گا تجھ (یعنی اب بالفعل یہ لے لے پھر اور زیادہ دوں گا)۔

۱۲۸۷- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَقْطَعَ بِلَالَ بْنَ الْحَارِثِ الْمُزَنِيَّ مَعَادِنَ الْقَبَلِيَّةِ وَهِيَ مِنْ نَاحِيَةِ الْفُرْعِ فَتِلْكَ الْمَعَادِنُ لَا يُؤْخَذُ مِنْهَا إِلَّا الزَّكَاةُ إِلَى الْيَوْمِ *

۱۲۸۷- عبداللہ بن مسلمہ، مالک، ربیعہ بن ابی عبدالرحمن نے کئی لوگوں سے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے بالمقطعہ دیں تھیں بلال بن حارث کو کانیں [1] قبلیہ کی جو فرع کی طرف ہیں تو ان کانوں سے آج تک کچھ نہیں لیا جاتا سوا زکوۃ کے [2]۔

تشریح: [1] قبل ایک موضع ہے فرع کے متعلقات میں سے ایک مقام ہے مکے اور مدینے کے درمیان۔
[2] اور یہ زکوۃ بھی جب تک ہے کہ آمدنی جاری رہے جب آمدنی بند ہو جائے تو زکوۃ بھی موقوف ہو جائے گی۔ (موطا)

۱۲۸۸- حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَاتِمٍ وَغَيْرُهُ قَالَ الْعَبَّاسُ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا أَبُو أُوَيْسٍ حَدَّثَنَا كَثِيرُ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ الْمُزَنِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَقْطَعَ بِلَالَ بْنَ الْحَارِثِ الْمُزَنِيَّ مَعَادِنَ الْقَبَلِيَّةِ جَلْسِيَّهَا وَغَوْرِيَّهَا وَقَالَ غَيْرُهُ جَلْسَهَا وَغَوْرَهَا وَحَيْثُ يَصْلُحُ الزَّرْعُ مِنْ قُدْسٍ وَلَمْ يُعْطِهِ حَقَّ مُسْلِمٍ وَكَتَبَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ هَذَا مَا أَعْطَى مُحَمَّدٌ رَسُولُ

۱۲۸۸- عباس بن محمد وغیرہ، حسین بن محمد، ابو اویس، کثیر بن عبداللہ، ان کے والد، ان کے دادا سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے بالمقطعہ دے دی تھیں بلال بن حارث مزنی کو کانیں قبلیہ کی جو بلندی پر تھیں اور جو پستی میں تھیں اور جو زمین زراعت کے لائق تھی قدس میں ایک پہاڑ کا نام ہے نہ وہ زمین کہ کوئی مسلمان اس کا حق دار تھا یعنی کسی کے حصہ سے کچھ نہیں لیا بلکہ وہ زمین ان کو بالمقطعہ دی جس کا کوئی قابض نہ تھا اور رسول اللہ ﷺ نے ایک سند اس کو لکھ دی بسم اللہ

اللّٰه بلال بن الحارث المزني أعطاه معادن القبلية جلسيها وغوريها وقال غيرة جلسها وغورها وحيث يصلح الزرع من قدس ولم يعطه حق مسلم قال أبو أويس وحدثني ثور بن زيد مولى بني الديل بن بكر بن كنانة عن عكرمة عن ابن عباس مثله *

الرحمن الرحیم یہ وہ کاغذ ہے جس کی رو سے محمد نے جو اللہ کے رسول ہیں بلال بن حارث مزنی کو قبیلہ یا قبلیہ کے کانوں کا جو بلندی میں ہیں اور نہیں دیاان کو کسی مسلمان کا حق ابو اویس راوی نے کہا مجھ سے ثور بن زید نے وہ دیل کے مولیٰ نے ایسی ہی حدیث بیان کی انہوں نے عکرمہ سے سنا انہوں نے ابن عباس سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

تشریح :۔ یہ جو فرمایا نہیں دیا کسی مسلمان کا حق اس سے مقصود یہ ہے کہ سند میں وہ اراضی داخل نہیں ہیں جن سے کسی کی حقیت متعلق ہے یعنی اور کوئی رعیت اس کو جوتے اور بوتے ہے بلکہ سند میں وہی اراضی داخل ہے جن سے کسی کی حقیت متعلق نہیں ہے اور وہ زراعت کے لائق ہیں یعنی شور اور سنگلاخ نہیں ہے مالک نے کہا کان مثل زراعت کے ہے جب تک مال اس میں سے نکلے زکوٰۃ لی جائے۔

۱۲۸۹ — حدثنا محمد بن النضر قال سمعت الحنيني قال قرأته غير مرة يعني كتاب قطيعة النبي ﷺ قال أبو داود و حدثنا غير واحد عن حسين بن محمد أخبرنا أبو أويس حدثني كثير بن عبد الله عن أبيه عن جده أن النبي ﷺ أقطع بلال بن الحارث المزني معادن القبلية جلسيها وغوريها قال ابن النضر وجرسها وذات النصب ثم اتفقا وحيث يصلح الزرع من قدس ولم يعط بلال بن الحارث حق مسلم وكتب له النبي ﷺ هذا ما أعطى رسول الله ﷺ بلال بن الحارث المزني أعطاه معادن القبلية جلسها وغورها وحيث يصلح الزرع من قدس ولم يعطه حق مسلم قال أبو أويس وحدثني ثور بن زيد عن عكرمة عن ابن عباس عن النبي ﷺ مثله زاد ابن النضر وكتب أبي بن كعب *

۱۲۸۹۔ محمد بن نضر نے اسحاق بن ابراہیم حنینی کو کہتے ہوئے سنا کہ میں نے کئی بار رسول اللہ ﷺ کی کتاب کو پڑھا جس میں مقطعہ کا ذکر تھا ابو داؤد نے کہا ہم سے حدیث بیان کی کئی لوگوں نے کہا حدیث بیان کی ہم سے کثیر بن عبداللہ نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ان کے دادا سے عمرو بن عوف مزنی سے کہ رسول اللہ ﷺ نے مقطعہ دیا بلال بن حارث مزنی کو قبلیہ کی کانوں کا جو بلند مقاموں میں تھیں اور جو پست مقاموں میں تھیں جرس اور ذات النصب کو اور ان اراضی کو جو زراعت کے قابل تھیں قدس میں (قدس ایک پہاڑ کا نام ہے باہر موضع جو بلند ہو اور زراعت کے لائق ہو) اور نہیں دیا ان کو حق کسی مسلمان کا کہا ابو اویس نے حدیث بیان کی مجھ سے ثور بن زید نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے مثل اس کے ابن نضر نے اتنا زیادہ کیا کہ یہ سند ابی بن کعب نے لکھی تھی۔

تشریح :۔ جرس اور ذات النصب کے معنی معلوم نہیں ہوئے بعضوں نے کہا زمین کی قسموں کے نام ہیں بعضوں نے کہا موضع کا نام ہے۔
امام مالک نے کہا کہ کانوں میں سے جو مال برآمد ہو اس میں سے کچھ نہ لیا جائے جب تک قیمت اس کی بیس دینار یا دو سو درم کو نہ پہنچے البتہ جب اس قدر قیمت کا مال نکلے تو اس میں سے زکوٰۃ لی جائے اور جو اس سے بھی زیادہ ہو تو اسی حساب سے زکوٰۃ لی جائے۔ (علامہ)

۱۲۹۰ — حدثنا قتيبة بن سعيد الثقفي ومحمد بن المتوكل العسقلاني المعنى واحد أن محمد بن يحيى بن قيس المأربي حدثهم أخبرني أبي عن ثمامة بن شراحيل عن سمي بن قيس عن شمير قال ابن المتوكل ابن عبد المدان عن أبيض بن حمال أنه وفد إلى رسول الله ﷺ فاستقطعه الملح قال ابن المتوكل الذي بمأرب فقطعه له فلما أن ولى قال رجل من المجلس أتدري ما قطعت له إنما قطعت له الماء العد قال فانتزع منه قال وسأله عما يحمى من الأراك

۱۲۹۰۔ قتیبہ بن سعید اور محمد بن متوکل، محمد بن یحییٰ، ان کے والد، ثمامہ بن شراحیل، سمی بن قیس، شمر بن عبد المدان، ابیض بن حمال سے روایت ہے کہ وہ آیا رسول اللہ ﷺ کے پاس اور چاہا کہ جاگیر دیں آپ اس کو نمک کی کان کی (جو مارب میں تھیں مارب ایک موضع ہے یمن میں) آپ نے دے دی جب وہ چلا تو ایک شخص بولا یا رسول اللہ آپ جانتے ہیں کیا دیا آپ نے اس کو رسول اللہ ﷺ نے تیار پانی دے دیا اس کو یہ سن کر آپ نے جاگیر پھیر لی اس سے پھر پوچھا اس نے آپ سے کون سی زمین گھیری جائے پیلو کے درختوں کی جس میں

قال ما لم تنله خفاف وقال ابن المتوكل أخفاف الإبل

اور لوگ نہ آسکیں اپنے جانوروں کو وہاں نہ چرا سکیں آپ نے فرمایا جہاں اونٹوں کے پاؤں نہ پہنچیں (یعنی الگ ہو چراگاہ اور آبادی سے)۔

تشریح: یعنی جو ہمیشہ کام کرے گا کبھی بند نہ ہوگا جیسا کانوں سے مال تیار ہوتا ہے۔

یونہ آپ یہ سمجھتے تھے کہ وہاں محنت اور مشقت سے تیار ہوتا ہوگا جیسا اور کانوں سے مال تیار ہوتا ہے۔

١٢٩١ - حدثني هارون بن عبد الله قال قال محمد بن الحسن المخزومي ما لم تنله أخفاف الإبل يعني أن الإبل تأكل منتهى رؤوسها ويحمى ما فوقه *

۱۲۹۱۔ہارون بن عبداللہ محمد بن حسن مخزومی نے کہا کہ اونٹوں کے پاؤں نہ پہنچنے سے یہ غرض ہے کہ اس قدر پیلو کا درخت تو روک سکتا ہے جہاں تک اونٹوں کا منہ نہ پہنچ سکے یعنی جہاں تک اونٹ کا پیر پہنچے گا وہ روک نہیں سکتا اونٹ اس کو کھائیں گے البتہ اس سے اوپر کو روک سکتا ہے۔

١٢٩٢ - حدثنا محمد بن أحمد القرشي حدثنا عبد الله بن زبير حدثنا فرج بن سعيد حدثني عمي ثابت بن سعيد عن أبيه عن جده أبيض بن حمال أنه سأل رسول الله ﷺ عن حمى الأراك فقال رسول الله ﷺ لا حمى في الأراك فقال أراكة في حظاري فقال النبي ﷺ لا حمى في الأراك قال فرج يعني بحظاري الأرض التي فيها الزرع المحاط عليها *

۱۲۹۲۔محمد بن احمد، عبداللہ بن زبیر، فرج بن سعید، ثابت بن سعید، ان کے والد، ان کے دادا ابیض بن حمال سے روایت ہے، کہ اس نے پوچھا رسول اللہ ﷺ سے پیلو کے روک رکھنے کو یعنی ایک احاطہ اپنا باندھنے کو جس میں سے درخت اور لوگ آن کر نہ کاٹیں نہ اپنے جانوروں کو وہاں چرائیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا پیلو میں روک نہیں ہو سکتی وہ بولا یہ وہ پیلو ہیں جو میرے کھیت کے اندر ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا پیلو میں روک نہیں ہو سکتی۔

تشریح: اس لیے کہ پیلو سے سب آدمیوں کو حاجت پڑتی ہے مسواک بنانے کے لیے اور کاموں کے واسطے تو اس کا روکنا درست نہ ہوگا مراد ان درختوں سے وہ درخت ہیں جو پہلے سے اس کے کھیت میں تھے۔

١٢٩٣ - حدثنا عمر بن الخطاب أبو حفص حدثنا الفريابي حدثنا أبان قال عمر وهو ابن عبد الله بن أبي حازم قال حدثني عثمان بن أبي حازم عن أبيه عن جده صخر أن رسول الله صلى اللهم عليه وسلم غزا ثقيفا فلما أن سمع ذلك صخر ركب في خيل يمد النبي ﷺ فوجد نبي الله ﷺ قد انصرف ولم يفتح فجعل صخر يومئذ عهد الله وذمته أن لا يفارق هذا القصر حتى ينزلوا على حكم رسول الله ﷺ فلم يفارقهم حتى نزلوا على حكم رسول الله ﷺ فكتب إليه صخر أما بعد فإن ثقيفا قد نزلت على حكمك يا رسول الله وأنا مقبل إليهم وهم في خيل فأمر رسول الله ﷺ بالصلاة جامعة فدعا لأحمس عشر دعوات اللهم بارك لأحمس في خيلها ورجالها وأتاه القوم فتكلم المغيرة بن شعبة فقال يا نبي الله إن صخرا أخذ عمتي ودخلت فيما دخل فيه المسلمون فدعاه فقال يا صخر إن القوم إذا

۱۲۹۳۔عمر بن خطاب، فریابی، ابان بن عبداللہ، عثمان بن ابی حازم، ان کے والد، ان کے دادا صخر بن عیلہ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے جہاد کیا ثقیف سے قلعہ طائف پر جب یہ خبر صخر کو پہنچی تو وہ چند سوار لے کر رسول اللہ ﷺ کی مدد کو چلا دیکھا تو آپ وہاں سے پھر آئے ہیں اور فتح نہیں ہوئی صخر نے اس وقت عہد کیا اللہ سے اور اس کا ذمہ لیا کہ میں اس قلعے کو نہ چھوڑوں گا جب تک فتح نہ کروں گا اور یہ لوگ قلعہ نہ خالی کریں گے رسول اللہ ﷺ کا حکم قبول کر کے پھر ایسا ہی ہوا وہ قلعہ فتح ہو گیا اور لوگ اتر آئے قلعے میں سے رسول اللہ ﷺ کا حکم قبول کر کے اس وقت صخر نے رسول اللہ ﷺ لکھا بعد حمد و صلوۃ کے واضح ہو کہ ثقیف آپ کا حکم مان کر قلعے سے اتر آئے یا رسول اللہ اور میں ان کے پاس جاتا ہوں اور وہ گھوڑے رکھتے ہیں جب آپ کو یہ خبر پہنچی تو حکم کیا نماز پڑھنے کا جماعت سے اور دعا کی احمس کے لیے (احمس ایک قبیلہ ہے جس میں کے صخر تھے) آپ نے فرمایا اے اللہ برکت دے احمس کے

أَسْلَمُوا أَحْرَزُوا دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ فَادْفَعْ إِلَى الْمُغِيرَةِ عَمَّتَهُ فَدَفَعَهَا إِلَيْهِ وَسَأَلَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ مَا لِبَنِي سُلَيْمٍ قَدْ هَرَبُوا عَنِ الْإِسْلَامِ وَتَرَكُوا ذَلِكَ الْمَاءَ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَنْزِلْنِيهِ أَنَا وَقَوْمِي قَالَ نَعَمْ فَأَنْزَلَهُ وَأَسْلَمَ يَعْنِي السُّلَمِيِّينَ فَأَتَوْا صَخْرًا فَسَأَلُوهُ أَنْ يَدْفَعَ إِلَيْهِمُ الْمَاءَ فَأَبَى فَأَتَوْا النَّبِيَّ ﷺ فَقَالُوا يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَسْلَمْنَا وَأَتَيْنَا صَخْرًا لِيَدْفَعَ إِلَيْنَا مَاءَنَا فَأَبَى عَلَيْنَا فَأَتَاهُ فَقَالَ يَا صَخْرُ إِنَّ الْقَوْمَ إِذَا أَسْلَمُوا أَحْرَزُوا أَمْوَالَهُمْ وَدِمَاءَهُمْ فَادْفَعْ إِلَى الْقَوْمِ مَاءَهُمْ قَالَ نَعَمْ يَا نَبِيَّ اللَّهِ فَرَأَيْتُ وَجْهَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَتَغَيَّرُ عِنْدَ ذَلِكَ حُمْرَةً حَيَاءً مِنْ أَخْذِهِ الْجَارِيَةَ وَأَخْذِهِ الْمَاءَ *

گھوڑوں اور مردوں میں پھر سب لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے یعنی صخر اور اس کے ساتھی اس وقت مغیرہ بن شعبہ نے کہا یا نبی اللہ صخر نے میری پھوپھی کو پکڑ لیا ہے حالانکہ وہ مسلمان ہو گئی تھی آپ نے صخر کو بلایا اور فرمایا جب کوئی قوم مسلمان ہو جائے تو ان کی جانیں اور مال محفوظ ہو جاتے ہیں اس لیے دے دو مغیرہ کو پھوپھی اس کی صخر نے دے دی مغیرہ کو پھوپھی اس کی صخر نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ بنی سلیم کا ایک پانی ہے یعنی چشمہ یا تالاب وہ بھاگ گئے ہیں اسلام کے خوف سے اس پانی کو چھوڑ کر تو اے نبی اللہ کے آپ مجھ کو اور میری قوم کو اس پانی پر رہنے کی اجازت دیجئے آپ نے فرمایا اچھا ہو پھر چند روز کے بعد بنی سلیم مسلمان ہوئے اور صخر کے پاس آن کر انہوں نے اپنا پانی طلب کیا صخر نے اس کے دینے سے انکار کیا اس خیال سے کہ رسول اللہ ﷺ وہ پانی مجھ کو اور میری قوم کو دے چکے ہیں یہ سن کر بنی سلیم رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کیا اے نبی اللہ کے ہم مسلمان ہو گئے اور صخر کے پاس گئے تاکہ ہمارا پانی ہم کو حوالے کر دے مگر صخر نے اس کے دینے سے انکار کیا آپ نے صخر کو بلا بھیجا اور ارشاد فرمایا اے صخر کوئی قوم مسلمان ہو جائے تو اس نے اپنی جانوں اور مالوں کو محفوظ کر لیا تو ان کو ان کا پانی دے دو صخر نے کہا بہت اچھا اے نبی اللہ کے صخر نے کہا میں نے آپ کے چہرہ مبارک کو دیکھا اس وقت رنگ بدل گیا سرخ ہو گیا شرم سے کہ میں نے اس سے لونڈی بھی لے لی اور پانی بھی لے لیا۔

تشریح:۔ وہ بڑا مضبوط اور مستحکم تھا ایک برس کی رسد اس میں کافروں نے جمع کر لی تھیں آپ نے پندرہ روز تک محاصرہ کیا جب دیکھا کہ بالفعل فتح ہو سکتا تو آپ نے وہاں سے مراجعت فرمائی۔

لونڈی تو وہی مغیرہ کی پھوپھی اور پانی وہی بنی سلیم کا آپ کو حیا آئی کہ صخر نے اتنا بڑا کام کیا اور کوئی صلہ اس کا دنیا میں ان کے پاس نہ رہا۔

۱۲۹۴ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي سَبْرَةُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ الرَّبِيعِ الْجُهَنِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَزَلَ فِي مَوْضِعِ الْمَسْجِدِ تَحْتَ دَوْمَةٍ فَأَقَامَ ثَلَاثًا ثُمَّ خَرَجَ إِلَى تَبُوكَ وَإِنَّ جُهَيْنَةَ لَحِقُوهُ بِالرَّحْبَةِ فَقَالَ لَهُمْ مَنْ أَهْلُ ذِي الْمَرْوَةِ فَقَالُوا بَنُو رِفَاعَةَ مِنْ جُهَيْنَةَ فَقَالَ قَدْ أَقْطَعْتُهَا لِبَنِي رِفَاعَةَ فَاقْتَسَمُوهَا فَمِنْهُمْ مَنْ بَاعَ وَمِنْهُمْ مَنْ أَمْسَكَ فَعَمِلَ ثُمَّ سَأَلْتُ أَبَاهُ عَبْدَ الْعَزِيزِ عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ

۱۲۹۴۔ سلیمان بن داؤد' ابن وہب' سبرہ بن عبدالعزیز بن ربیع بن سبرہ جہنی سے روایت ہے، کہ انہوں نے سنا اپنے باپ عبدالعزیز بن ربیع سے انہوں نے اپنے دادا سبرہ بن معبد جہنی سے کہ رسول اللہ ﷺ اب جہاں مسجد ہے (جہنیہ کے موضع میں) ایک درخت کے تلے اترے تین دن وہاں ٹھہرے رہے پھر تبوک کو چلے تو جہینہ کے لوگ آپ سے جا کر ملے رحبہ میں یعنی ایک وسیع میدان میں آپ نے فرمایا یہاں کون لوگ رہتے ہیں لوگوں نے کہا بنو رفاعہ جو ایک شاخ ہے قبیلہ جہینہ

فحدَّثني بعضه ولمْ يحدِّثني به كلِّه *

کی آپ نے فرمایا میں نے یہ زمین مقطعہ دے دی پھر اس کسی نے کہا یا
اور اس میں محنت مشقت کی یعنی زراعت کی ابن وہب نے کہا میں نے
پھر اس حدیث کو سبرہ کے باپ عبدالعزیز سے پوچھا انہوں نے کچھ
بیان کیا اور کچھ بیان نہیں کیا یعنی پوری روایت نقل نہیں کی۔

تشریح:۔ تبوک ایک موضع ہے شام میں جہاں پر ۹ ھجری میں لشکر اسلام گیا تھا۔

١٢٩٥- حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ آدَمَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَقْطَعَ الزُّبَيْرَ نَخْلًا *

۱۲۹۵۔ حسین بن علی، یحییٰ بن آدم، ابوبکر بن عیاش، ہشام بن عروہ، ان کے والد، اسماء بنت ابوبکر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مقطعہ دیا کھجور کے درختوں کا زبیر کو جو خاوند تھے اسماء کے۔

١٢٩٦- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ وَمُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ الْمَعْنَى وَاحِدٌ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حَسَّانَ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَتْنِي جَدَّتَايَ صَفِيَّةُ وَدُحَيْبَةُ ابْنَتَا عُلَيْبَةَ وَكَانَتَا رَبِيبَتَيْ قَيْلَةَ بِنْتِ مَخْرَمَةَ وَكَانَتْ جَدَّةَ أَبِيهِمَا أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُمَا قَالَتْ قَدِمْنَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَتْ تَقَدَّمَ صَاحِبِي تَعْنِي حُرَيْثَ بْنَ حَسَّانَ وَافِدَ بَكْرِ بْنِ وَائِلٍ فَبَايَعَهُ عَلَى الْإِسْلَامِ عَلَيْهِ وَعَلَى قَوْمِهِ ثُمَّ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ اكْتُبْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ بَنِي تَمِيمٍ بِالدَّهْنَاءِ أَنْ لَا يُجَاوِزَهَا إِلَيْنَا مِنْهُمْ أَحَدٌ إِلَّا مُسَافِرٌ أَوْ مُجَاوِرٌ فَقَالَ اكْتُبْ لَهُ يَا غُلَامُ بِالدَّهْنَاءِ فَلَمَّا رَأَيْتُهُ قَدْ أَمَرَ لَهُ بِهَا شُخِصَ بِي وَهِيَ وَطَنِي وَدَارِي فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ لَمْ يَسْأَلْكَ السَّوِيَّةَ مِنَ الْأَرْضِ إِذْ سَأَلَكَ إِنَّمَا هِيَ هَذِهِ الدَّهْنَاءُ عِنْدَكَ مُقَيَّدُ الْجَمَلِ وَمَرْعَى الْغَنَمِ وَنِسَاءُ بَنِي تَمِيمٍ وَأَبْنَاؤُهَا وَرَاءَ ذَلِكَ فَقَالَ أَمْسِكْ يَا غُلَامُ صَدَقَتِ الْمِسْكِينَةُ الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ يَسَعُهُمَا الْمَاءُ وَالشَّجَرُ وَيَتَعَاوَنَانِ عَلَى الْفُتَّانِ *

۱۲۹۶۔ حفص بن عمر اور موسیٰ اسماعیل، عبداللہ بن حسان سے روایت ہے، کہ حدیث بیان کی مجھ سے میری دادی اور نانی نے جن کا نام صفیہ اور دحیبہ تھا جو بیٹیاں تھیں علیبہ کی اور وہ دونوں پالی ہوئی تھیں قیلہ بنت مخرمہ کی اور قیلہ ان دونوں کے باپ کی دادی تھی قیلہ نے ان سے بیان کیا کہ ہم آئے رسول اللہ ﷺ کے پاس اور ہمارا ساتھی حریث بن حسان جو بکر بن وائل کی طرف سے پیام لے کر آیا تھا رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور آپ سے بیعت کی اسلام پر اپنی طرف سے اور اپنی قوم کی طرف سے پھر عرض کیا یا رسول اللہ ہماری اور بنی تمیم کی سرحد دہناء پر کر دیجئے (دہنا ایک موضع کا نام ہے کہ وہاں سے بڑھ کر ہمارے پاس کوئی ان میں نہ آئے مگر جو مسافر ہو یا آگے جانے والا ہو) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے لڑکے لکھ دے اس کے واسطے دہنا کو قیلہ نے کہا جب میں نے دیکھا کہ آنحضرت نے دہنا اس کو دے دیا تو مجھے رنج ہوا کیونکہ دہنا میرا وطن تھا اور وہیں میرا گھر تھا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اس شخص نے انصاف سے سچی سرحد آپ سے نہیں کہی دہنا اونٹ باندھنے کی جگہ ہے اور بکریوں کی چراگاہ ہے اور بنی تمیم کی عورتیں اور بچے اس کے پیچھے ہیں یہ سن کر آپ نے فرمایا ٹھہر جا اے لڑکے سچ کہا اس ضعیفہ نے مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے ایک کے پانی اور درخت سے دوسرا نفع اٹھا سکتا ہے اور آپس میں ایک دوسرے کی مدد کرنا چاہیے۔

تشریح:۔ یعنی جب غیر قوم کے لوگ کسی مسلمان کو ضرر پہنچانا چاہیں تو سب مسلمانوں کو اس کا شریک ہونا اور اس کے ضرر سے بچانا ضرور ہے۔

١٢٩٧- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ حَدَّثَتْنِي أُمُّ جَنُوبٍ بِنْتُ نُمَيْلَةَ عَنْ أُمِّهَا سُوَيْدَةَ بِنْتِ جَابِرٍ عَنْ أُمِّهَا عَقِيلَةَ بِنْتِ أَسْمَرَ بْنِ مُضَرِّسٍ عَنْ أَبِيهَا

۱۲۹۷۔ محمد بن بشار، عبدالحمید بن عبدالواحد، ام جنوب بنت نمیلہ، سویدہ بنت جابر، عقیلہ بنت اسمر بن مضرس سے روایت ہے، کہ میں آیا رسول اللہ ﷺ کے پاس اور آپ سے بیعت کی آپ نے فرمایا جو شخص

أسمر بن مضرس قال أتيت النبي ﷺ فبايعته فقال من سبق إلى ماء لم يسبقه إليه مسلم فهو له قال فخرج الناس يتعادون يتخاطون *

کی ایسے پانی پر پہنچ جائے جہاں اس سے پہلے کوئی مسلمان نہ پہنچا ہو تو وہ اسی کا ہے لوگ دوڑتے ہوئے اور لکیر کرتے ہوئے چلے تاکہ نشانی رہے کہ ہم یہاں تک آئے تھے۔

١٢٩٨ – حدثنا أحمد بن حنبل حدثنا حماد بن خالد عن عبد الله بن عمر عن نافع عن ابن عمر أن النبي ﷺ أقطع الزبير حضر فرسه فأجرى فرسه حتى قام ثم رمى بسوطه فقال أعطوه من حيث بلغ السوط *

١٢٩٨۔ احمد بن حنبل، حماد بن خالد، عبداللہ بن نافع، عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جاگیر دی زبیر کو جہاں تک ان کا گھوڑا دوڑ سکے پھر انہوں نے گھوڑا دوڑایا یہاں تک کہ کھڑے ہو گئے اور کوڑا پھینکا آپ نے فرمایا دے دوان کو جہاں تک کوڑا پہنچا۔

٥٣٧ – باب في إحياء الموات *

۵۳۷۔ بنجر لاوارث زمین آباد کرنے کا بیان!

١٢٩٩ – حدثنا محمد بن المثنى حدثنا عبد الوهاب حدثنا أيوب عن هشام بن عروة عن أبيه عن سعيد بن زيد عن النبي ﷺ قال من أحيا أرضا ميتة فهي له وليس لعرق ظالم حق

١٢٩٩۔ محمد بن مثنی، عبدالوہاب، ایوب، ہشام بن عروہ، ان کے والد، سعید بن زید سے روایت ہے، کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو شخص آباد کرے بنجر زمین کو تو اسی کا حق ہوگا اس پر اور ظالم کی رگ کا کچھ نہ ہوگا رگ سے مراد درخت ہے جو ظالم ظلم سے وہاں لگائے۔

١٣٠٠ – حدثنا هناد بن السري حدثنا عبدة عن محمد يعني ابن إسحق عن يحيى بن عروة عن أبيه أن رسول الله ﷺ قال من أحيا أرضا ميتة فهي له وذكر مثله قال فلقد خبرني الذي حدثني هذا الحديث أن رجلين اختصما إلى رسول الله ﷺ غرس أحدهما نخلا في أرض الآخر فقضى لصاحب الأرض بأرضه وأمر صاحب النخل أن يخرج نخله منها قال فلقد رأيتها وإنها لتضرب أصولها بالفؤوس وإنها لنخل عم حتى أخرجت منها

١٣٠٠۔ ہناد بن سری، عبدہ، محمد بن اسحاق، یحییٰ بن عروہ، ان کے والد عروہ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص آباد کرے بنجر زمین کو تو وہ اسی کی ہے اور بیان کی ایسی ہی حدیث جیسے اوپر گزری بعد اس کے عروہ نے کہا مجھ سے اسی نے ذکر کیا جس نے یہ حدیث بیان کی، کہ دو شخصوں نے جھگڑا کیا رسول اللہ ﷺ کے پاس ان میں سے ایک نے دوسرے کی زمین میں کھجور کے پیڑ لگائے تھے آپ نے فیصلہ کیا زمین تھی اس کو زمین دلائی اور پیڑ والے کو حکم کیا تو اپنے پیڑ اکھاڑ کرلے جاتے میں نے دیکھا اسکی جڑیں کاٹی جاتی تھیں کلہاڑیوں سے حالانکہ بڑے پودے درخت ہو گئے تھے (یعنی خوب لمبے اور گنجان) یہاں تک کہ نکالے گئے اس زمین سے۔

تشریح:۔ کیونکہ پیڑ لگانے والے نے ظلم کیا پرائی زمین میں اپنا بیج ڈالا پھر سوا نقصان کے اور کیا حاصل ہو گا البتہ اگر زمین والا درختوں کی قیمت دینے پر راضی ہو جائے تو قیمت اس سے لے سکتا ہے۔

١٣٠١ – حدثنا أحمد بن سعيد الدارمي حدثنا وهب عن أبيه عن ابن إسحق بإسناده ومعناه إلا أنه قال عند قوله مكان الذي حدثني هذا فقال رجل من أصحاب النبي ﷺ وأكثر ظني أنه أبو سعيد الخدري فأنا رأيت الرجل يضرب في أصول النخل *

١٣٠١۔ احمد بن سعید، وہب، ان کے والد، ابن اسحاق سے اسی طرح سند سے یعنی یحییٰ بن عروہ سے اس نے اپنے باپ سے اسی طرح سند سے اسی طرح پر مروی ہے مگر اتنا فرق ہے اس میں یہ ہے کہ عروہ نے یوں کہا ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کے صحابیوں میں سے یوں کہا اور میرا ظن غالب یہ ہے کہ وہ ابو سعید خدری ہوں گے انہوں نے کہا میں نے دیکھا اس شخص کو جسکی زمین تھی کہ اپنے درختوں پر مار تا تھا۔

١٣٠٢ – حدثنا أحمد بن عبدة الآملي حدثنا عبد الله بن عثمان

١٣٠٢۔ احمد بن عبدہ، عبداللہ بن عثمان، عبداللہ بن مبارک، نافع بن عمر

حدثنا عبد الله بن المبارك أخبرنا نافع بن عمر عن ابن أبي مُلَيكة عن عُروة قال أشهدُ أنّ رسول الله ﷺ قضى أنّ الأرض ارض الله والعباد عباد الله ومن احيا مواتا فهو احقُّ به جاءنا بهذا عن النبي ﷺ الذين جاءُوا بالصّلوات عنهُ *

ابن ابی ملیکہ، عروہ سے روایت ہے کہ میں گواہی دیتا ہوں اس بات کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا زمین سب اللہ کی ہے اور بندے بھی سب اللہ کے بندے ہیں اور جو شخص آباد کرے بنجر زمین تو وہ اس کا زیادہ حقدار ہے یہ حدیث ان کی ہے رسول اللہ ﷺ سے ان لوگوں نے جنہوں نے نماز کو روایت کیا آپ سے۔

تشریح۔ یعنی بہت سے صحابہ نے اس کو روایت کیا جیسے نماز کے مسائل انہوں نے نقل کیے۔

١٣٠٣ — حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ أَحَاطَ حَائِطًا عَلَى أَرْضٍ فَهِيَ لَهُ *

۱۳۰۳۔ احمد بن حنبل، محمد بن بشیر، سعید، قتادہ، حسن، سمرہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو شخص دیوار کھینچ لے احاطے کی بنجر زمین پر تو وہی اس کا حقدار ہے صرف دیوار کھینچنے سے امام احمد کے نزدیک اور ائمہ ثلاثہ کے نزدیک جب اس کو آباد بھی کرے یا رہنے کے لیے کھینچے۔

١٣٠٤ — حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مَالِكٌ قَالَ هِشَامٌ الْعِرْقُ الظَّالِمُ أَنْ يَغْرِسَ الرَّجُلُ فِي أَرْضِ غَيْرِهِ فَيَسْتَحِقَّهَا بِذَلِكَ قَالَ مَالِكٌ وَالْعِرْقُ الظَّالِمُ كُلُّ مَا أُخِذَ وَاحْتُفِرَ وَغُرِسَ بِغَيْرِ حَقٍّ *

۱۳۰۴۔ احمد بن عمرو، ابن وہب، امام مالک سے روایت ہے، کہ ہشام بن عروہ نے کہا ظالم رگ سے مراد یہ ہے کہ کوئی شخص غیر کی زمین میں پیڑ لگائے پھر پیڑ لگا کر اپنی حقیت اس زمین پر جتائے کہا مالک نے ظالم رگ یہ ہے کہ پرائی زمین میں سے لے لیا یا وہاں گڈھا کھودے یا درخت لگائے ناحق یعنی جو تصرف بیجا ہو دوسرے کی زمین میں۔

١٣٠٥ — حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ بَكَّارٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى عَنِ الْعَبَّاسِ السَّاعِدِيِّ يَعْنِي ابْنَ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ تَبُوكَ فَلَمَّا أَتَى وَادِيَ الْقُرَى إِذَا امْرَأَةٌ فِي حَدِيقَةٍ لَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِأَصْحَابِهِ اخْرُصُوا فَخَرَصَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَشَرَةَ أَوْسُقٍ فَقَالَ لِلْمَرْأَةِ أَحْصِي مَا يَخْرُجُ مِنْهَا فَأَتَيْنَا تَبُوكَ فَأَهْدَى مَلِكُ أَيْلَةَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بَغْلَةً بَيْضَاءَ وَكَسَاهُ بُرْدَةً وَكَتَبَ لَهُ يَعْنِي بِبَحْرِهِ قَالَ فَلَمَّا أَتَيْنَا وَادِيَ الْقُرَى قَالَ لِلْمَرْأَةِ كَمْ كَانَ فِي حَدِيقَتِكِ قَالَتْ عَشَرَةَ أَوْسُقٍ خَرْصَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنِّي مُتَعَجِّلٌ إِلَى الْمَدِينَةِ فَمَنْ أَرَادَ مِنْكُمْ أَنْ يَتَعَجَّلَ مَعِي فَلْيَتَعَجَّلْ *

۱۳۰۵۔ سہل بن بکار، وہب بن خالد، عمرو بن یحییٰ، عباس ساعدی، ابو حمید ساعدی سے روایت ہے، کہ کہا میں جہاد کو گیا رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تبوک تک جب آپ وادی القریٰ میں پہنچے تو ایک عورت کو دیکھا اپنے باغ میں بیٹھی ہوئی ہے رسول اللہ ﷺ نے اپنے اصحاب سے فرمایا اس کے باغ کے پھل آنکو (یعنی جتنے پھل درختوں میں لگے ہیں تخمیناً کتنے ہوں گے اس کا اندازہ کرو) پھر رسول اللہ ﷺ نے اس کا اندازہ کیا دس وسق کا (ایک وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے) اور (ہر صاع پانچ رطل کا) بعد اس کے عورت سے فرمایا جب میوہ نکلے تو اس کو ناپ لینا اور ابو حمید نے کہا پھر ہم سب تبوک میں آئے (تو ایلہ ایک بستی ہے شام میں) کے بادشاہ نے رسول اللہ ﷺ کے لیے ایک سفید رنگ کا خچر تحفہ بھیجا آپ نے اس کو ایک چادر دی اور لوٹ کر وادی القریٰ میں آئے تو رسول اللہ ﷺ نے اس عورت سے پوچھا کیوں کتنا میوہ نکلا تیرے باغ میں اس نے کہا دس وسق اسی قدر آنکا تھا آنحضرت نے بعد اس کے آپ نے فرمایا میں مدینے کو بہت جلد جاؤں گا تم میں سے جس کا قصد جلدی میرے ساتھ چلنے کا ہو تو وہ چلے اور

جس کا کی چاہے ٹھہرتا ہوا آجاتے آئے۔

تشریح :۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ نے باغ والی عورت کی حقیقت قائم رکھی اور وہ باغ اس سے چھین کر اور کو نہ دیا یہی تعلق ہے اس باب سے۔

١٣٠٦- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ كُلْثُومٍ عَنْ زَيْنَبَ أَنَّهَا كَانَتْ تَفْلِي رَأْسَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَعِنْدَهُ امْرَأَةُ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ وَنِسَاءٌ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ وَهُنَّ يَشْتَكِينَ مَنَازِلَهُنَّ أَنَّهَا تَضِيقُ عَلَيْهِنَّ وَيُخْرَجْنَ مِنْهَا فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ تُوَرَّثَ دُورَ الْمُهَاجِرِينَ النِّسَاءُ فَمَاتَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ فَوُرِّثَتْهُ امْرَأَتُهُ دَارًا بِالْمَدِينَةِ *

١٣٠٦۔ عبدالواحد بن غیاث، عبدالواحد بن زیاد، اعمش، جامع بن شداد، کلثوم زینب سے روایت ہے۔ کہ وہ آنحضرت ﷺ کے سر مبارک سے جوئیں نکالتی تھیں اس وقت آپ کے پاس حضرت عثمان کی بی بی اور کئی عورتیں مہاجرین کی بیٹھی ہوئی تھیں اور شکایت کر رہی تھیں مکانوں کی کہ ہم کو تنگی رہتی ہے مکان کی اور ہم نکالے جاتے ہیں مکانوں سے رسول اللہ ﷺ نے حکم کیا کہ مہاجرین کی عورتیں ان کے گھروں کی وارث ہوں جب وہ مر جائیں تو عبداللہ بن مسعود جب مرے ان کی عورت ان کے گھر کی وارث ہوئی جو مدینے میں تھا شاید یہ حکم خاص ہو مہاجرین کے ساتھ یا وارث ہونے سے یہ غرض ہے کہ عدت تک خاوند کے وارث اس کو وہاں سے نکال نہ سکیں۔

تشریح :۔ جب ہمارے خاوند مر جاتے ہیں تو اس کے وارث مکان لے لیتے ہیں اور ہم کو نکال باہر کرتے ہیں پھر غربت میں ہم دوسرا مکان کہاں سے لائیں کدھر جائیں۔

٥٣٨- بَاب مَا جَاءَ فِي الدُّخُولِ فِي أَرْضِ الْخَرَاجِ *

٥٣٨۔ خراجی زمین میں رہنا کیسا ہے یعنی جو زمین مسلمانوں نے جنگ سے فتح کی!

١٣٠٧- حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بَكَّارِ بْنِ بِلَالٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ عِيسَى يَعْنِي ابْنَ سُمَيْعٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ وَاقِدٍ حَدَّثَنِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مُعَاذٍ أَنَّهُ قَالَ مَنْ عَقَدَ الْجِزْيَةَ فِي عُنُقِهِ فَقَدْ بَرِئَ مِمَّا عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ *

١٣٠٧۔ ہارون بن محمد، محمد بن عیسیٰ، زید بن واقد، ابو عبداللہ، حضرت معاذ سے روایت ہے، کہ انہوں نے کہا جس شخص نے اپنے اوپر جزیہ مقرر کرایا تو وہ بری ہوا اس طریقے سے جس پر رسول اللہ ﷺ تھے یعنی اچھا نہ کیا۔

تشریح :۔ یعنی جو زمین مسلمانوں نے جنگ سے فتح کی۔

١٣٠٨- حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ الْحَضْرَمِيُّ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ ابْنُ أَبِي الشَّعْثَاءِ حَدَّثَنِي سِنَانُ بْنُ قَيْسٍ حَدَّثَنِي شَبِيبُ بْنُ نُعَيْمٍ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ خُمَيْرٍ حَدَّثَنِي أَبُو الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ أَخَذَ أَرْضًا بِجِزْيَتِهَا فَقَدِ اسْتَقَالَ هِجْرَتَهُ وَمَنْ نَزَعَ صَغَارَ كَافِرٍ مِنْ عُنُقِهِ فَجَعَلَهُ فِي عُنُقِهِ فَقَدْ وَلَّى الْإِسْلَامَ ظَهْرَهُ قَالَ فَسَمِعَ مِنِّي خَالِدُ بْنُ مَعْدَانَ هَذَا الْحَدِيثَ فَقَالَ لِي أَشَبِيبٌ حَدَّثَكَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَإِذَا قَدِمْتَ فَسَلْهُ فَلْيَكْتُبْ إِلَيَّ بِالْحَدِيثِ قَالَ فَكَتَبَهُ لَهُ فَلَمَّا قَدِمْتُ سَأَلَنِي خَالِدُ بْنُ مَعْدَانَ الْقِرْطَاسَ فَأَعْطَيْتُهُ فَلَمَّا قَرَأَهُ تَرَكَ مَا فِي يَدِهِ مِنَ

١٣٠٨۔ حیوہ بن شریح، بقیہ، عمارہ، سنان بن قیس، شبیب بن نعیم، یزید بن خمیر، ابوالدرداء سے روایت ہے، کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس شخص نے زمین لے کر اس کا جزیہ دینا قبول کیا تو اس نے اپنی ہجرت تو ڑ ڈالی اور جس نے کافر کی ذلت کی بات کو یعنی جزیہ کو اس کے گلے سے نکال کر اپنے گلے میں ڈالا یعنی جزیے کی زمین مول لے کر زراعت کرنے لگا اور جزیہ دینا قبول کیا تو اس نے اسلام کی طرف سے اپنی پیٹھ موڑلی سنان نے جو راوی اس حدیث کا ہے کہا میں یہ حدیث خالد بن معدان سے بیان کی انہوں نے کہا جب شبیب نے تم سے یہ حدیث بیان کی میں نے کہا ہاں انہوں نے کہا جب شبیب کے پاس تو جائے تو

الْأَرَضِين حِينَ سَمِعَ ذَلِكَ قَالَ أَبُو دَاوُد هَذَا يَزِيدُ بْنُ خُمَيْرٍ الْيَزَنِيُّ لَيْسَ هُوَ صَاحِبَ شُعْبَةَ *

اس سے کہہ یہ حدیث مجھ کو لکھ بھیج سنان نے کہا پھر شبیب نے یہ حدیث خالد کے لیے لکھ کر مجھ کو دی جب میں آیا تو خالد بن معدان نے مجھ سے وہ پرچہ مانگا میں نے ان کو دیا انہوں نے جب اس کو پڑھا تو جتنی زمین خراجی ان کے پاس تھی سب چھوڑ دی جب یہ حدیث سنی ابو داؤد فرماتے ہیں کہ یہ یزید بن خمیر یزنی وہ نہیں ہیں جو شعبہ کے شاگرد ہیں۔

تشریح:۔ شاید یہ حکم ابتدائے اسلام میں تھا۔ جب تک اسلام ملکوں میں خوب پھیلا نہ تھا تو آپ نے کافروں کے ملک میں مسلمانوں کا ہمیشہ کے لیے رہنا پسند نہیں کیا بعضوں نے کہا یہ حکم تہدید ہے ایسا نہ ہو کہ زمیندار ہو کر جہاد کو بھول جائے۔

٥٣٩-بَاب فِي الْأَرْضِ يَحْمِيهَا الْإِمَامُ أَوِ الرَّجُلُ *

۵۳۹۔ کسی زمین کے گھاس یا پانی کو امام روکے یا اور کوئی شخص روکے یعنی اور کسی کو وہاں کی گھاس لینے دے نہ پانی تو کیسا ہے!

١٣٠٩-حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا حِمَى إِلَّا لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَبَلَغَنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ حَمَى النَّقِيعَ *

۱۳۰۹۔ ابن سرح' ابن وہب، یونس' ابن شہاب' عبیداللہ بن عبداللہ' ابن عباس' صعب بن جثامہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نہیں ہے حمی روک دینا مگر اللہ اور رسول کے واسطے یعنی جہاد کے جانوروں کے واسطے یا زکوۃ کے جانوروں کے لیے ابن شہاب نے کہا مجھے یہ خبر پہنچی کہ رسول اللہ ﷺ نے مقام نقیع کو رکھ بنایا۔

١٣١٠-حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ حَمَى النَّقِيعَ وَقَالَ لَا حِمَى إِلَّا لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ *

۱۳۱۰۔ سعید بن منصور، عبدالعزیز بن محمد، عبدالرحمن بن حارث ابن شہاب، عبیداللہ بن عبداللہ، عبداللہ بن عباس' صعب بن جثامہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مقام نقیع کو حمی بنایا اور فرمایا کہ حمی نہیں ہے مگر اللہ تعالیٰ کے لیے نقیع ایک جگہ ہے پانی جمع کیا جاتا تھا مطلب یہ ہے کہ اللہ کے واسطے گھاس پانی کا روکنا درست ہے اگر ضرورت ہو۔

٥٤٠-بَاب مَا جَاءَ فِي الرِّكَازِ وَمَا فِيهِ *

۵۴۰۔ رکاز کا بیان جو مال گڑا ہوا لاوارث ملے!

١٣١١-حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ سَمِعَا أَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ فِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ *

۱۳۱۱۔ مسدد، سفیان، زہری' سعید بن مسیب اور ابو سلمہ، ابوہریرہ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا رکاز میں پانچواں حصہ لیا جائے گا اور باقی پانے والے کا ہے۔

١٣١٢-حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ حَدَّثَنَا الزَّمْعِيُّ عَنْ عَمَّتِهِ قُرَيْبَةَ بِنْتِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ أُمِّهَا كَرِيمَةَ بِنْتِ الْمِقْدَادِ عَنْ ضُبَاعَةَ بِنْتِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ هَاشِمٍ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهَا قَالَتْ ذَهَبَ الْمِقْدَادُ لِحَاجَتِهِ بِبَقِيعِ الْخَبْخَبَةِ فَإِذَا جُرَذٌ يُخْرِجُ مِنْ جُحْرٍ دِينَارًا ثُمَّ لَمْ يَزَلْ يُخْرِجُ دِينَارًا دِينَارًا حَتَّى أَخْرَجَ سَبْعَةَ عَشَرَ دِينَارًا ثُمَّ أَخْرَجَ خِرْقَةً

۱۳۱۲۔ جعفر بن مسافر، ابن ابی فدیک، زمعی، قریبہ بنت عبداللہ، کریمہ بنت مقداد ضباعہ بن زبیر بن عبدالمطلب بن ہاشم سے روایت ہے، کہ مقداد کسی کام کو نقیع الخبجہ خاء معجمہ سے پھر بای موحدہ پھر خاے معجمہ پھر بای موحدہ سے ایک موضع کا نام ہے اطراف مدینہ میں گئے تو دیکھا ایک چوہے کو اس نے ایک سوراخ میں سے ایک دینار نکالا پھر ایک اور نکالا پھر ایک اور یہاں تک کہ سترہ دینار نکالے پھر ایک تھیلی

حمراء يعني فيها دينارٌ فكانتْ ثمانية عشر دينارا فذهب بها إلى النبي ﷺ فأخبره وقال له خذ صدقتها فقال له النبيُّ ﷺ هل هويت إلى الْجُحْرِ قَالَ لا فقالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ بارك اللهُ لكَ فيها *

سرخ نکالی جس میں ایک دینار تھا سب اٹھارہ دینار ہوئے مقداد ان دیناروں کو لے کر رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور آپ سے حال بیان کیا اور عرض کیا کہ اس کی زکوۃ لے لیجیے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا تم نے سوراخ میں سے نکالا یا تم سوراخ پر متوجہ ہوئے تھے مقداد نے کہا نہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ برکت دے تم کو اس میں۔

تشریح: یعنی رسول اللہ ﷺ نے یہ پوچھا تم تو اس سوراخ کو دیکھ کر اس طرف نہیں گئے تھے نہ تم نے اس میں سے ہاتھ ڈال کر نکالا تو یہ مال رکاز نہیں ہوا اس لیے خمس اس میں واجب نہ ہوگا بلکہ مثل لقطے کے ہوا جس کو چند روز تک بتانا چاہیے اگر اس کا مالک ملے تو بہتر اسی کو دے دینا چاہیے نہیں تو اپنے کام میں لانا درست ہے۔ (علامہ)

٥٤١-باب نَبْشِ الْقُبُورِ الْعَادِيَّةِ يَكُونُ فِيهَا الْمَالُ *

۵۴۱۔ پرانی قبریں کھودنے کا بیان یعنی کافروں کی جن میں روپیہ ہو!

١٣١٣--حدَّثَنَا يحْيَى بْنُ مَعِينٍ حدَّثَنا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حدَّثَنَا أبي سَمِعْتُ مُحمَّدَ بْنَ إسْحَقَ يُحدِّثُ عَنْ إسْمَعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ بُجَيْرِ بْنِ أَبِي بُجَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُولُ سمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يقُولُ حِينَ خرَجْنَا معهُ إلى الطَّائِفِ فمرَرْنَا بقَبْرٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ هَذَا قَبْرُ أَبِي رِغَالٍ وَكَانَ بِهذَا الْحَرَمِ يَدْفَعُ عَنْهُ فَلَمَّا خَرَجَ أَصَابَتْهُ النِّقْمَةُ الَّتِي أَصَابَتْ قَوْمَهُ بِهَذَا الْمَكَانِ فَدُفِنَ فِيهِ وَآيَةُ ذَلِكَ أَنَّهُ دُفِنَ مَعَهُ غُصْنٌ مِنْ ذَهَبٍ إِنْ أَنْتُمْ نَبَشْتُمْ عَنْهُ أَصَبْتُمُوهُ مَعَهُ فَابْتَدَرَهُ النَّاسُ فَاسْتَخْرَجُوا الْغُصْنَ *

۱۳۱۳۔ یحییٰ بن معین، وہب بن جریر، ان کے والد، محمد بن اسحاق، اسماعیل بن امیہ، بجیر بن ابی بجیر، عبداللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے کہ جب ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے طائف کی طرف تو راہ میں ایک قبر ملی، آپ نے اس کو دیکھ کر فرمایا یہ قبر ہے ابو رغال کی جو ثقیف کا جد اعلیٰ اور قوم ثمود میں سے تھا اور وہ حرم میں رہتا تھا عذاب سے بچنے کے لیے یعنی حرم کی حد سے باہر نہ نکلتا اس خیال سے کہ عذاب سے محفوظ رہوں گا کیونکہ حرم میں عذاب نہیں اترتا جب وہ حرم سے باہر نکلا ایک مدت کے بعد تو وہی عذاب اس کو ہوا جو اس کی قوم کو اسی جگہ ہوا تھا یعنی زلزلہ وہ اسی جگہ دفن کیا گیا اور نشانی اس کی یہ ہے کہ جب وہ دفن ہوا تھا تو اس کے ساتھ ایک سلاخ سونے کی گاڑ دی گئی تھی اگر تم قبر کھودو تو اس کو پالو گے یہ سن کر لوگ دوڑے قبر کی طرف اور سلاخ کو کھود کر نکال لیا۔

تشریح: یہ آنحضرت ﷺ کا بڑا معجزہ تھا کہ ہزاروں برس کی قبر کو بتا دیا اور اس کی نشانی بھی بتا دی پھر جیسا آپ نے فرمایا ویسا ہی نکلا اس سے معلوم ہوا کہ کافروں کی قبریں کھودنا درست ہے۔

کتاب الخراج ختم ہوئی۔

بسم الله الرحمن الرحيم

كتاب الْجَنَائِز *

٥٤٢-بَاب الْأَمْرَاضِ الْمُكَفِّرَةِ لِلذُّنُوبِ *

١٣١٤-حدثنا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حدثنا مُحَمَّدُ بْنُ سلمة عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَق قال حدثني رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ يُقَالُ لَهُ أَبُو مَنْظُورٍ عَنْ عَمِّهِ قال حدثني عَمِّي عَنْ عَامِرٍ الرَّامِ أَخِي الْخَضِرِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ قَالَ النُّفَيْلِيُّ هُوَ الْخُضْرُ وَلَكِنْ كَذَا قَالَ قَالَ إِنِّي لَبِبِلَادِنَا إِذْ رُفِعَتْ لَنَا رَايَاتٌ وَأَلْوِيَةٌ فَقُلْتُ مَا هَذَا قَالُوا هَذَا لِوَاءُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَتَيْتُهُ وَهُوَ تَحْتَ شَجَرَةٍ قَدْ بُسِطَ لَهُ كِسَاءٌ وَهُوَ جَالِسٌ عَلَيْهِ وَقَدِ اجْتَمَعَ إِلَيْهِ أَصْحَابُهُ فَجَلَسْتُ إِلَيْهِمْ فَذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْأَسْقَامَ فَقَالَ إِنَّ الْمُؤْمِنَ إِذَا أَصَابَهُ السَّقَمُ ثُمَّ أَعْفَاهُ اللَّهُ مِنْهُ كَانَ كَفَّارَةً لِمَا مَضَى مِنْ ذُنُوبِهِ وَمَوْعِظَةً لَهُ فِيمَا يَسْتَقْبِلُ وَإِنَّ الْمُنَافِقَ إِذَا مَرِضَ ثُمَّ أُعْفِيَ كَانَ كَالْبَعِيرِ عَقَلَهُ أَهْلُهُ ثُمَّ أَرْسَلُوهُ فَلَمْ يَدْرِ لِمَ عَقَلُوهُ وَلَمْ يَدْرِ لِمَ أَرْسَلُوهُ فَقَالَ رَجُلٌ مِمَّنْ حَوْلَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا الْأَسْقَامُ وَاللَّهِ مَا مَرِضْتُ قَطُّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قُمْ عَنَّا فَلَسْتَ مِنَّا فَبَيْنَا نَحْنُ عِنْدَهُ إِذْ أَقْبَلَ رَجُلٌ عَلَيْهِ كِسَاءٌ وَفِي يَدِهِ شَيْءٌ قَدِ الْتَفَّ عَلَيْهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي لَمَّا رَأَيْتُكَ أَقْبَلْتُ إِلَيْكَ فَمَرَرْتُ بِغَيْضَةِ شَجَرٍ فَسَمِعْتُ فِيهَا أَصْوَاتَ فِرَاخِ طَائِرٍ فَأَخَذْتُهُنَّ فَوَضَعْتُهُنَّ فِي كِسَائِي فَجَاءَتْ أُمُّهُنَّ فَاسْتَدَارَتْ عَلَى رَأْسِي فَكَشَفْتُ لَهَا عَنْهُنَّ فَوَقَعَتْ عَلَيْهِنَّ مَعَهُنَّ فَلَفَفْتُهُنَّ بِكِسَائِي فَهُنَّ أُولَاءِ مَعِي قَالَ ضَعْهُنَّ عَنْكَ فَوَضَعْتُهُنَّ وَأَبَتْ أُمُّهُنَّ إِلَّا لُزُومَهُنَّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِأَصْحَابِهِ أَتَعْجَبُونَ لِرُحْمِ أُمِّ الْأَفْرَاخِ فِرَاخَهَا قَالُوا نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ فَوَالَّذِي بَعَثَنِي بِالْحَقِّ لَلَّهُ أَرْحَمُ بِعِبَادِهِ مِنْ أُمِّ الْأَفْرَاخِ بِفِرَاخِهَا ارْجِعْ بِهِنَّ حَتَّى تَضَعَهُنَّ مِنْ حَيْثُ أَخَذْتَهُنَّ وَأُمُّهُنَّ مَعَهُنَّ فَرَجَعَ بِهِنَّ *

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔

کتاب جنازے کے احکام کی ابتداء

۵۴۲۔ کون سی بیماریاں ہیں جن سے گناہ معاف ہو جاتے ہیں!

۱۳۱۴۔ عبداللہ بن محمد بن سلمہ، محمد بن اسحاق، ابو منظور شامی، ان کے چچا، عامر رام سے جو قبیلہ خضر کا تھا روایت ہے کہ میں اپنے ملک میں تھا یکایک ہم کو جھنڈے اور نشان دکھائی دیئے میں نے پوچھا یہ کیا ہے، معلوم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ کا نشان ہے تو میں آپ کے پاس آیا آپ درخت کے تلے بیٹھے تھے ایک کملی پر جو بچھائی گئی تھی آپ کے واسطے اور آپ کے اوپر جمع ہو گئے تھے آپ کے اصحاب یعنی سب طرف سے اصحاب آپ کو گھیرے ہوئے تھے میں بھی جا کر ان میں بیٹھا تو رسول اللہ ﷺ نے بیماریوں کا ذکر فرمایا کہ مومن کو جب بیماری پہنچتی ہے پھر اللہ عزوجل اس بیماری سے اس کو عافیت دیتا ہے تو وہ بیماری اس کے گزرے ہوئے گناہوں کا کفارہ ہو جاتی ہے اور آئندہ کے لیے نصیحت ہوتی ہے یعنی تنبیہ ہوتی ہے کہ وہ گناہ گزشتہ سے توبہ کرتا ہے اور زمانہ آئندہ میں پرہیز کرتا ہے اور منافق جب بیمار ہوتا ہے اور تندرستی دیا جاتا ہے تو وہ مانند اونٹ کے ہوتا ہے کہ اس کے مالک نے اس کو باندھا اور پھر چھوڑ دیا اور اس نے نہ جانا کہ کس لیے اس کو باندھا اور کس لیے چھوڑ دیا تو ایک شخص نے آپ سے عرض کیا یا رسول اللہ بیماری کیا چیز ہے اللہ کی قسم ہے میں کبھی بیمار نہیں ہوا آپ نے فرمایا تو اٹھ جا تو ہم میں سے نہیں ہے عامر نے کہا ہم آپ کے پاس بیٹھے ہی تھے کہ ایک شخص کمل پوش آیا اس کے ہاتھ میں کچھ دیا ہوا تھا عرض کیا یا رسول اللہ جب میں نے آپ کو دیکھا تو آپ کے پاس آنے لگا راہ میں ایک جھنڈ درختوں کا دیکھا وہاں چڑیا کے بچوں کی آواز سنی تو میں نے ان کو پکڑ لیا اپنے کمل میں لپیٹ لیا پھر ان کی ماں آئی اور میرے سر پر گھومنے لگی میں نے اس کے بچوں کو کھولا وہ بھی ان پر گر پڑی اور انہی کے ساتھ قید ہو گئی اب ان سبھوں کو میں اپنے ساتھ کمبل میں لپیٹ کر لایا ہوں آپ نے فرمایا ان کو یہاں رکھ تو میں نے رکھا لیکن ماں نے اپنے بچوں کا ساتھ نہ چھوڑا یعنی یہ نہیں کیا کہ بچوں کو چھوڑ کر اڑ جائے تب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اپنے اصحاب سے کیا تم تعجب کرتے ہو چڑیا کی محبت پر اپنے بچوں سے انہوں نے کہا ہاں یا رسول

اللہ آپ نے فرمایا قسم اس ذات کی جس نے بھیجا مجھے سچا پیغمبر کر کے بے شک اللہ جل جلالہ اپنے بندوں سے اس سے زیادہ محبت رکھتا ہے جتنی یہ چڑیا اپنے بچوں سے رکھتی ہے لے جاان کو اور وہیں رکھ کر آ جہاں سے توان کو اٹھا لایا ہے اور ماں کو بھی ان کے ساتھ لے جا پھر وہ شخص لے گیا ان کو۔

شرح :۔ یعنی ان کے حلقے میں شریک ہو گیا تا کہ آپ کی وعظ اور نصیحت سنوں اور دیکھوں کہ آپ کیسے ہیں کیا فرماتے ہیں۔
یہ آپ نے تہدیداً فرمایا یعنی مومن پر ضرور کچھ نہ کچھ صدقہ آتا ہے دنیا میں تاکہ آخرت میں اس کے گناہوں کا کفارہ ہو اور کافروں کو دنیا میں اکثر راحت رہتی ہے کیونکہ آخرت میں ان کا کچھ حصہ ہے ہی نہیں جو کچھ ہے دنیا میں ہے جیسے قرآن پاک سے واضح ہے۔
سبحان اللہ اللہ جل جلالہ اپنے بندوں پر رحم نہ کرے تو پھر کون کرے وہی ہم سب کا مالک اور مربی ہے۔

٥٤٣-باب إِذَا كَانَ الرَّجُلُ يَعْمَلُ عَمَلًا صَالِحًا فَشَغَلَهُ عَنْهُ مَرَضٌ أَوْ سَفَرٌ *

۵۴۳۔ جب آدمی نیک کام کرنے کا پابند ہو اور مرض یا سفر کی مجبوری کے باعث ادا نہ کر سکے تو کیا اسے اس عمل کا ثواب ملے گا!

١٣١٥-حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى وَمُسَدَّدٌ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنِ الْعَوَّامِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّكْسَكِيِّ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ غَيْرَ مَرَّةٍ وَلَا مَرَّتَيْنِ يَقُولُ إِذَا كَانَ الْعَبْدُ يَعْمَلُ عَمَلًا صَالِحًا فَشَغَلَهُ عَنْهُ مَرَضٌ أَوْ سَفَرٌ كُتِبَ لَهُ كَصَالِحِ مَا كَانَ يَعْمَلُ وَهُوَ صَحِيحٌ مُقِيمٌ*

١٣١٥۔ محمد بن عیسی اور مسدد، ہشیم، عوام بن حوشب، ابراہیم بن عبد الرحمن، ابوبردہ، ابو موسی سے روایت ہے کہ میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے کئی بار کچھ ایک دوبار نہیں فرماتے تھے آپ جب بندہ نیک عمل کیا کرتا ہے پھر کسی وجہ سے اس کام سے رک جاتا ہے جیسے بیماری یا سفر سے تو اس کے لیے اتنا ہی ثواب لکھا جاتا ہے جیسے کہ وہ اچھی طرح عمل کرتا تھا صحت اور اقامت میں۔

تشریح :۔ یعنی جتنا ثواب اس وقت لکھا جاتا تھا اتنا ہی اب بھی ہو گا۔

٥٤٤-باب عِيَادَةِ النِّسَاءِ *

۵۴۴۔ عورتوں کی بیمار پرسی کو جانا!

١٣١٦-حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ بَكَّارٍ عَنْ أَبِي عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أُمِّ الْعَلَاءِ قَالَتْ عَادَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَنَا مَرِيضَةٌ فَقَالَ أَبْشِرِي يَا أُمَّ الْعَلَاءِ فَإِنَّ مَرَضَ الْمُسْلِمِ يُذْهِبُ اللَّهُ بِهِ خَطَايَاهُ كَمَا تُذْهِبُ النَّارُ خَبَثَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ

١٣١٦۔ سہیل بن بکار، ابو عوانہ، عبد الملک بن عمیر، ام علاء سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے میری عیادت کی اور میں بیمار تھی تو آپ نے فرمایا اے ام علاء خوش ہو جا کیونکہ بیماری مسلمان کے گناہوں کو ایسا دور کر دیتی ہے جیسے آگ سونے اور چاندی کے میل کو دور کر دیتی ہے جب سونے کو تپاؤ تو میل کچیل سے صاف ہو جاتا ہے اسی طرح مسلمان بھی جب بیمار ہو اور صبر و شکر کرے تو اس کے گناہ معاف ہو جائیں گے۔

١٣١٧-حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهَذَا لَفْظُ ابْنِ بَشَّارٍ عَنْ أَبِي عَامِرٍ الْخَزَّازِ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ

١٣١٧۔ مسدد، یحیی (دوسری سند) محمد بن بشار، عثمان بن عمرو، ابو عامر، ابن ابی ملیکہ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے، کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں جانتی ہوں اس آیت کو جو سب آیتوں سے سخت ہے

قالتْ قُلتُ يا رسُولَ اللّٰه إنّي لأعْلمُ أشدّ آية في الْقرْآن قال آيّة آية يا عائشة قالت قوْلُ اللّٰه تعالى (منْ يعْملْ سُوءا يُجْز به) قال أما علمت يا عائشة أنّ الْمُؤْمن تُصيبُهُ النّكْبةُ أو الشوكة فيكافأ بأسوإ عمله ومنْ حُوسب عُذّب قالت أليس اللّٰه يقُولُ (فسوْف يُحاسبُ حسابا يسيرا) قال ذاكُمْ الْعرْضُ يا عائشةُ منْ نُوقش الْحساب عُذّب قال أبُو داود وهذا لفْظُ ابْن بشّار قال حدّثنا ابْنُ أبي مُلیْکة *

کلام اللہ میں آپ نے فرمایا بھلا کون سی آیت ہے بتاؤ اے عائشہ انہوں نے کہا یہ آیت (ترجمہ) جو شخص برائی کرے گا اس کا بدلہ دیا جائے گا جب یہ آیت اتری تو سب پر بہت شاق گزری کیونکہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ برائی کا بدلہ قیامت میں ضرور دیا جائے گا آپ نے فرمایا اے عائشہ کیا تو جانتی مسلمانوں کو جب کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو وہ اس کے برے کاموں کا بدلہ ہو جاتی ہے البتہ جس کا حساب کیا جائے گا قیامت میں اس کو عذاب ہو گا حضرت عائشہ نے فرمایا اللہ تو فرماتا ہے (ترجمہ) قریب ہے کہ آسان محاسبہ لیا جائے گا آنحضرت نے فرمایا اس سے مراد صرف اعمال کا پیش کرنا ہے اپنے بندے پر اے عائشہ جس سے جھگڑا ہوگا حساب میں اس کو ضرور عذاب ہوگا ابو داؤد کہتے ہیں کہ یہ الفاظ ابن بشار کے ہیں اور انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے لفظ اخبرنا کہا ہے (جیسے مسدد نے عنعنہ کیا ہے)۔

٥٤٥–بَاب فِي الْعِيَادَةِ *

۵۴۵۔بیمار پرسی کا بیان!

١٣١٨–حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَعُودُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أُبَيٍّ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ عَرَفَ فِيهِ الْمَوْتَ قَالَ قَدْ كُنْتُ أَنْهَاكَ عَنْ حُبِّ يَهُودَ قَالَ فَقَدْ أَبْغَضَهُمْ سَعْدُ بْنُ زُرَارَةَ فَمَهْ فَلَمَّا مَاتَ أَتَاهُ ابْنُهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أُبَيٍّ قَدْ مَاتَ فَأَعْطِنِي قَمِيصَكَ أُكَفِّنْهُ فِيهِ فَنَزَعَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَمِيصَهُ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ *

١٣١٨۔ عبدالعزیز بن یحییٰ، محمد بن سلمہ، محمد بن اسحاق، زہری، عروہ اسامہ بن زید سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نکلے بیمار پرسی کرنے کو عبداللہ بن ابی کی اس بیماری میں جس میں وہ مر گیا جب آپ نے اس کو دیکھا تو معلوم کر لیا کہ یہ مر جائے گا آپ نے فرمایا میں تجھے منع کرتا تھا یہود کی دوستی سے عبداللہ نے کہا اسعد بن زرارہ نے ان سے بغض رکھا تو اس کو کیا فائدہ ہوا یعنی وہ مر گیا وہ اپنی دانست میں یہی نفع سمجھتا تھا کہ آدمی موت سے بچے اور یہی ضرر جانتا تھا کہ مر جائے جب عبداللہ مر گیا تو اس کا بیٹا آپ کے پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ عبداللہ بن ابی مر گیا آپ اپنی قمیص دیجیے تو میں اس کا کفن کروں آپ نے اپنی قمیص اتار کر اس کو دے دی سبحان اللہ کس پیغمبر کے حسن اخلاق اس سے زیادہ کیا ہوں گے۔

٥٤٦–بَاب فِي عِيَادَةِ الذِّمِّيِّ *

۵۴۶ کافر ذمی کی بیمار پرسی کا بیان!

١٣١٩–حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ غُلَامًا مِنَ الْيَهُودِ كَانَ مَرِضَ فَأَتَاهُ النَّبِيُّ ﷺ يَعُودُهُ فَقَعَدَ عِنْدَ رَأْسِهِ فَقَالَ لَهُ أَسْلِمْ فَنَظَرَ إِلَى أَبِيهِ وَهُوَ عِنْدَ رَأْسِهِ فَقَالَ لَهُ أَبُوهُ أَطِعْ أَبَا الْقَاسِمِ فَأَسْلَمَ فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ وَهُوَ يَقُولُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَنْقَذَهُ بِي مِنَ النَّارِ *

١٣١٩۔ سلیمان بن حرب، حماد بن زید، ثابت، حضرت انس سے روایت ہے، کہ ایک لڑکا یہودی بیمار ہوا تو رسول اللہ ﷺ اس کی عیادت کے لیے تشریف لائے اور اس کے سر کے پاس بیٹھے اور اس کو آپ نے فرمایا تو مسلمان ہو جا تو اس نے اپنے باپ کی طرف دیکھا اور اس کا باپ بھی اس کے سرہانے تھا تو اس کے باپ نے اس سے کہا ابو القاسم کی اطاعت کر یعنی حضرت کی تو وہ مسلمان ہوا پھر آپ کھڑے

ہو گئے اور کہتے تھے تعریف ہے واسطے اللہ کے ایسا اللہ جس نے اس کو آگ سے نجات دی میرے سبب سے۔

تشریح:۔ اس سے معلوم ہوا کہ لڑکا جب عقل رکھتا ہو تو اس کا اسلام صحیح ہے۔

٥٤٧-بَاب الْمَشْيِ فِي الْعِيَادَةِ *

۵۴۷۔ عیادت یعنی بیمار پرسی کو پیادہ جانا!

١٣٢٠-حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَعُودُنِي لَيْسَ بِرَاكِبِ بَغْلٍ وَلَا بِرْذَوْنٍ *

۱۳۲۰۔ احمد بن حنبل، عبدالرحمن بن مہدی، سفیان، محمد بن منکدر، حضرت جابر سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ میری بیمار پرسی کو آتے تھے نہ خچر پر سوار ہوتے تھے نہ ترکی گھوڑے پر بلکہ پاپیادہ تشریف لاتے تھے کیوں کہ اس میں زیادہ ثواب ہے۔

٥٤٨-بَاب فِي فَضْلِ الْعِيَادَةِ عَلَى وُضُوءٍ *

۵۴۸۔ وضو کی حالت میں عیادت کی فضیلت کا بیان!

١٣٢١-حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ الطَّائِيُّ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ رَوْحِ بْنِ خُلَيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دَلْهَمٍ الْوَاسِطِيُّ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ وَعَادَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ مُحْتَسِبًا بُوعِدَ مِنْ جَهَنَّمَ مَسِيرَةَ سَبْعِينَ خَرِيفًا قُلْتُ يَا أَبَا حَمْزَةَ وَمَا الْخَرِيفُ قَالَ الْعَامُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَالَّذِي تَفَرَّدَ بِهِ الْبَصْرِيُّونَ مِنْهُ الْعِيَادَةُ وَهُوَ مُتَوَضِّئٌ *

۱۳۲۱۔ محمد بن عوف، ربیع بن روح، محمد بن خالد، فضل بن دلہم، ثابت بنانی، انس بن مالک سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اچھی طرح سے وضو کرے یعنی پورا وضو کرے اور اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کرے بقصد ثواب کے تو وہ دوزخ سے مقدار ستر خریف کے دور کیا جاتا ہے ثابت نے کہا میں نے ابو حمزہ سے کہا خریف کس کو کہتے ہیں انہوں نے کہا سال کو ابو داؤد فرماتے ہیں کہ حالت وضو میں عیادت کرنے کا سوائے بصریین کے کوئی قائل نہیں ہے۔

تشریح:۔ تو جو کوئی مسلمان کی بیمار پرسی کرے اللہ کے واسطے وہ جہنم سے ستر برس کی راہ پر دور ہو گا۔

١٣٢٢-حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ مَا مِنْ رَجُلٍ يَعُودُ مَرِيضًا مُمْسِيًا إِلَّا خَرَجَ مَعَهُ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ يَسْتَغْفِرُونَ لَهُ حَتَّى يُصْبِحَ وَكَانَ لَهُ خَرِيفٌ فِي الْجَنَّةِ وَمَنْ أَتَاهُ مُصْبِحًا خَرَجَ مَعَهُ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ يَسْتَغْفِرُونَ لَهُ حَتَّى يُمْسِيَ وَكَانَ لَهُ خَرِيفٌ فِي الْجَنَّةِ

۱۳۲۲۔ محمد بن کثیر، شعبہ، حکم عبداللہ بن نافع، حضرت علیؓ سے روایت ہے، کہ نہیں کوئی ایسا شخص جو آخر روز میں بیمار کی عیادت کرے یعنی دوپہر کے بعد مگر اس کے ساتھ ستر ہزار فرشتے رحمت و مغفرت کے نکلتے ہیں اور اس کے لیے دعا کرتے ہیں مغفرت کی فجر تک اور اس کے لیے بہشت میں ایک باغ معین کیا جاتا ہے اور جو کوئی اول روز یعنی صبح کو بیمار کی عیادت کرتا ہے تو اس کے لیے بھی ستر ہزار فرشتے نکلتے ہیں شام تک اس کی مغفرت کی دعا کرتے ہیں اور جنت میں اس کے لیے ایک باغ مقرر کیا جاتا ہے۔

١٣٢٣-حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَاهُ لَمْ يَذْكُرِ الْخَرِيفَ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ مَنْصُورٌ عَنِ الْحَكَمِ كَمَا رَوَاهُ شُعْبَةُ

۱۳۲۳۔ عثمان بن ابی شیبہ، ابو معاویہ، اعمش، حکم، عبدالرحمن بن ابی لیلی، حضرت علی سے دوسری روایت بھی ایسی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مگر اس میں باغ کا ذکر نہیں ہے ابو داؤد فرماتے ہیں کہ منصور نے حکم سے اس روایت کو اسی طرح نقل کیا ہے جس طرح شعبہ نے۔

۵۴۹-باب في العيادة مرارا *

۱۳۲۴-حدثنا عثمان بن أبي شيبة حدثنا عبد الله بن نمير عن هشام بن عروة عن أبيه عن عائشة قالت لما أصيب سعد بن معاذ يوم الخندق رماه رجل في الأكحل فضرب عليه رسول الله ﷺ خيمة في المسجد ليعوده من قريب

۵۴۹۔ کئی مرتبہ ایک بیمار کی بیمار پرسی کو جانا!

۱۳۲۴۔ عثمان بن ابی شیبہ، عبداللہ بن نمیر، ہشام بن عروہ، ان کے والد، حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ جب جنگ خندق میں سعد بن معاذؓ شہید ہوئے ان کے ہاتھ کی رگ میں ایک تیر آ لگا تھا ایسا کہ خون بند نہ ہوتا تھا تو رسول اللہ ﷺ نے ان کیلئے مسجد میں ایک خیمہ نصب کر دیا تھا تاکہ قریب سے انکی بیمار پرسی کر لیا کریں۔

تشریح:۔ مگر حضرت سعد بن معاذ اچھے نہ ہوئے پر انہوں نے دعا کی اے اللہ میں زندہ رہوں جب تک بنی قریظہ کی بد عہدی کی سزا دیکھ لوں آخر بنی قریظہ کو سزا ان کے سامنے ہوئی بعد اس کے ان کی وفات ہوئی۔

۵۵۰-باب في العيادة من الرمد *

۱۳۲۵-حدثنا عبد الله بن محمد النفيلي حدثنا حجاج بن محمد عن يونس بن أبي إسحق عن أبيه عن زيد بن أرقم قال عادني رسول الله ﷺ من وجع كان بعيني *

۵۵۰۔ کسی مسلمان کی آنکھ دکھتی ہو تو عیادت کو جانا!

۱۳۲۵۔ عبداللہ بن محمد، حجاج بن محمد، ان کے والد، زید بن ارقم سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے میری آنکھوں کے درد میں میری عیادت کی۔

۵۵۱-باب الخروج من الطاعون *

۱۳۲۶-حدثنا القعنبي عن مالك عن ابن شهاب عن عبد الحميد بن عبد الرحمن بن زيد بن الخطاب عن عبد الله ابن عبد الله بن الحارث بن نوفل عن عبد الله بن عباس قال قال عبد الرحمن بن عوف سمعت رسول الله ﷺ يقول إذا سمعتم به بأرض فلا تقدموا عليه وإذا وقع بأرض وأنتم بها فلا تخرجوا فرارا منه يعني الطاعون *

۵۵۱۔ جہاں پر طاعون ہو وہاں سے چلے جانا کیسا ہے!

۱۳۲۶۔ قعنبی، مالک، ابن شہاب، عبدالحمید بن عبدالرحمن، عبداللہ بن عبداللہ عبداللہ بن عباس، عبدالرحمن بن عوف سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ سے میں نے سنا آپ فرماتے تھے جس زمین میں تم سنو کہ وہاں طاعون ہے تو وہاں مت جاؤ اور جس زمین میں تم ہو اور وہاں طاعون واقع ہو تو تم وہاں سے بھاگ نہ نکلو۔

تشریح:۔ طاعون کہتے ہیں وبا کو یعنی مرض عام کو جو ہوا کے فساد سے ہوتا ہے بعضوں نے کہا طاعون ایک درد ہے جو روح کو فنا کر دیتا ہے بعضوں نے کہا طاعون ایک زخم ہے یا پھوڑا ہے جو اکثر بغل میں یا پشت میں نکلتا ہے حفظنا اللہ منہ۔ (علامہ)

۵۵۲-باب الدعاء للمريض بالشفاء عند العيادة *

۱۳۲۷- حدثنا هارون بن عبد الله حدثنا مكي بن إبراهيم حدثنا الجعيد عن عائشة بنت سعد أن أباها قال اشتكيت بمكة فجاءني النبي ﷺ يعودني ووضع يده على جبهتي ثم مسح صدري وبطني ثم قال اللهم اشف سعدا وأتمم له هجرته *

۵۵۲۔ جب بیمار کے پاس بیمار پرسی کو جائے تو اس کے واسطے دعا کرے صحت اور سلامتی کی!

۱۳۲۷۔ ہارون بن عبداللہ، مکی بن ابراہیم، جعید، عائشہ بنت سعد سے روایت ہے، کہ ان کے باپ سعد بن ابی وقاص نے کہا میں بیمار ہوا مکے میں تو رسول اللہ ﷺ تشریف لائے میری عیادت کو اور آپ نے اپنا ہاتھ میری پیشانی پر رکھا بعد اس کے میرے سینے اور پیٹ پر پھیرا پھر فرمایا یا اللہ شفا دے سعد کو اور پوری کر ہجرت اس کی۔

تشریح:۔ یعنی مدینے میں پہنچا دے ہر چند مکہ اس وقت فتح ہو گیا تھا مگر جہاں ہجرت کی وہاں کا رہنا صحابہ اچھا نہ جانتے تھے اللہ نے ایسا ہی کیا سعد مدینے پہنچے۔

١٣٢٨–حَدَّثَنَا ابْنُ كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَطْعِمُوا الْجَائِعَ وَعُودُوا الْمَرِيضَ وَفُكُّوا الْعَانِيَ قَالَ سُفْيَانُ وَالْعَانِي الْأَسِيرُ بَابُ الدُّعَاءِ لِلْمَرِيضِ عِنْدَ الْعِيَادَةِ

۱۳۲۸۔ ابن کثیر، سفیان، منصور، ابووائل، ابوموسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کھانا کھلاؤ بھوکے کو اور عیادت کرو بیمار کی اور چھڑاؤ قیدی کو یعنی جو مسلمان کافروں کے پاس قید ہو جائے یہ حدیث نسخہ مطبوعہ مصر میں اس باب میں نہیں ہے۔

۵۵۳۔ بیمار پرسی کے وقت بیمار کے واسطے دعا کرنا!

١٣٢٩–حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَبُو خَالِدٍ عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ عَادَ مَرِيضًا لَمْ يَحْضُرْ أَجَلُهُ فَقَالَ عِنْدَهُ سَبْعَ مِرَارٍ أَسْأَلُ اللَّهَ الْعَظِيمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ أَنْ يَشْفِيَكَ إِلَّا عَافَاهُ اللَّهُ مِنْ ذَلِكَ الْمَرَضِ *

۱۳۲۹۔ ربیع بن یحییٰ، شعبہ، یزید، منہال بن عمرو، سعید بن جبیر، ابن عباسؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص کسی بیمار کی عیادت کرے اور اس کی موت نہ آئی ہو اور یہ دعا سات بار وہاں بیٹھ کر پڑھے (ترجمہ) یعنی میں اللہ سے چاہتا ہوں جو عظمت والا ہے بڑی عظمت والے تخت کا مالک ہے کہ تجھ کو شفا دے تو اللہ جل جلالہ اس کو ضرور شفا دے گا اس بیماری سے۔

١٣٣٠–حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدٍ الرَّمْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ حُيَيِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبُلِيِّ عَنِ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا جَاءَ الرَّجُلُ يَعُودُ مَرِيضًا فَلْيَقُلِ اللَّهُمَّ اشْفِ عَبْدَكَ يَنْكَأُ لَكَ عَدُوًّا أَوْ يَمْشِي لَكَ إِلَى جَنَازَةٍ قَالَ أَبُو دَاوُد وَقَالَ ابْنُ السَّرْحِ إِلَى صَلَاةٍ *

۱۳۳۰۔ یزید بن خالد، ابن وہب، حیی بن عبداللہ، حبلی عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کوئی شخص بیمار کے پاس عیادت کو جائے تو چاہیے کہ یوں کہے اے اللہ شفا دے اپنے بندے کو کہ زخمی کرے تیری راہ میں دشمن کو اور چلے تیرے واسطے ساتھ کسی جنازہ کے۔

٥٥٤–بَاب فِي كَرَاهِيَةِ تَمَنِّي الْمَوْتِ *

۵۵۴۔ موت کی آرزو کرنا منع ہے!

١٣٣١–حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ هِلَالٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَدْعُوَنَّ أَحَدُكُمْ بِالْمَوْتِ لِضُرٍّ نَزَلَ بِهِ وَلَكِنْ لِيَقُلِ اللَّهُمَّ أَحْيِنِي مَا كَانَتِ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِي وَتَوَفَّنِي إِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِي

۱۳۳۱۔ بشر بن ھلال، عبدالوارث، عبدالعزیز بن صہیب، انس بن مالکؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نہ آرزو کرے تم میں سے کوئی موت کی بسبب تکلیف کے جو پہنچی اس کو لیکن اگر کہے تو یہ کہے اے اللہ جل زندہ رکھ تو مجھ کو جب تک کہ زندگی میرے لیے بہتر ہو اور مار مجھ کو جب میری لیے موت بہتر ہو۔

١١٣٢–حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ يَعْنِي الطَّيَالِسِيَّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا يَتَمَنَّيَنَّ أَحَدُكُمُ الْمَوْتَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ *

۱۳۳۲۔ محمد بن بشار، ابوداؤد، شعبہ، قتادہ، انس بن مالکؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نہ آرزو کرے کوئی تم میں سے موت کی پھر بیان کیا اسی طرح حدیث کو جیسی اوپر گذری۔

٥٥٥–بَاب مَوْتِ الْفَجْأَةِ *

۵۵۵۔ ناگہانی موت کا بیان جو دفعتہً آجائے!

١٣٣٣–حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ تَمِيمِ بْنِ سَلَمَةَ أَوْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ خَالِدٍ السُّلَمِيِّ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَرَّةً عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ قَالَ مَرَّةً عَنْ عُبَيْدٍ قَالَ مَوْتُ الْفَجْأَةِ أَخْذَةُ أَسِفٍ *

۱۳۳۳۔ مسدد، یحییٰ، شعبہ، منصور، تمیم بن سلمہ یا سعد بن عبیدہ، عبید بن خالد سلمی سے روایت ہے جو ایک صحابی ہے رسول اللہ ﷺ کا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ناگہاں مرجانا غضب کی پکڑ ہے۔

[illegible]

عمل نسائی کرتا یا وصیت کرتا۔

۵۵۶-باب في فضل من مات في الطّاعون *

۱۳۳۴-حدثنا القعنبي عن مالك عن عبد الله بن عبد الله بن جابر بن عتيك عن عتيك بن الحارث بن عتيك وهو جدُّ عبد الله بن عبد الله ابو اُمه انه اخبره اَنّ عمّه جابر بن عتيكٍ اخبره أنّ رسول الله ﷺ جاء يعودُ عبد الله بن ثابت فوجدهُ قد غُلب فصاح به رسولُ الله ﷺ فلمْ يُجبْهُ فاسْترْجع رسُولُ الله ﷺ وقال غُلبْنا عليْك يا أبا الرّبيع فصاح النّسْوةُ وبكيْن فجعل ابْنُ عتيكٍ يُسكّتُهُنّ فقال رسُولُ الله ﷺ دعْهُنّ فإذا وجب فلا تبْكيَنّ باكيةٌ قالُوا وما الْوُجُوبُ يا رسُول الله قال الْموْتُ قالت ابْنتُهُ والله إنْ كُنْتُ لأرْجو أنْ تكون شهيدًا فإنّك كُنْت قدْ قضيْت جهازك قال رسُولُ الله ﷺ إنّ الله عزّ وجلّ قدْ أوْقع أجْرهُ على قدْر نيّته وما تعُدُّون الشّهادة قالُوا الْقتْلُ في سبيل الله تعالى قال رسُولُ الله ﷺ الشّهادةُ سبْعٌ سوى الْقتْل في سبيل الله الْمطْعُونُ شهيدٌ والْغرقُ شهيدٌ وصاحبُ ذات الْجنْب شهيدٌ والْمبْطُونُ شهيدٌ وصاحبُ الْحريق شهيدٌ والّذي يمُوتُ تحْت الْهدْم شهيدٌ والْمرْأةُ تمُوتُ بجُمْعٍ شهيدٌ *

۵۵۶۔ جو شخص طاعون سے مر جائے اس کی فضیلت کا بیان!

۱۳۳۴۔ قعنبی' مالک' عبداللہ بن عبداللہ' عتیک بن حارث' جابر بن عتیک سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ بیمار پرسی کو آئے عبداللہ بن ثابت کے پاس دیکھا تو وہ بیہوش ہیں آپ نے زور سے ان کو پکارا انہوں نے جواب نہ دیا تو رسول اللہ ﷺ نے انا للہ وانا الیہ راجعون فرمایا اور کہا ہم مغلوب ہو گئے تیرے باب میں اے ابا الربیع یعنی ہم بہت چاہتے ہیں کہ تم اچھے ہو جاؤ مگر اللہ کی تقدیر ہمارے ارادے پر غالب ہے یہ سن کر عورتیں چیخنے لگیں اور رونے لگیں تو ابن عتیک ان کو چپ کرانے لگا آپ نے فرمایا جانے دو چھوڑ دو ان کو جب واجب ہو جائے تو اس وقت کوئی رونے والی نہ روئے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ واجب ہونے سے کیا مراد ہے آپ نے فرمایا جب موت آجائے ان کی بیٹی نے اپنے باپ عبداللہ بن ثابت کو کہا قسم اللہ کی ہم یہ سمجھتے ہیں کہ تم شہید ہو کیوں کہ تم نے اپنے جہاد کا اسباب تیار کیا تھا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ ہر ایک کو ثواب اس کا اس کی نیت کے موافق دے گا پر عذاب نیت سے نہ دے گا جب تک گناہ نہ کرے پھر بھی بخشش کی امید ہے ہمارا مالک کیسا رحیم کریم ہے تم لوگ شہید ہونا کس کو جانتے ہو انہوں نے کہا اللہ کی راہ میں جہاد میں کافروں کے ہاتھ سے مارے جانے کو [1] رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سوائے قتل فی سبیل اللہ کے سات شہادتیں اور ہیں ایک تو طاعون زدہ شہید ہے دوسرا جو ڈوب کر مر جائے وہ شہید ہے تیسرا ذات الجنب کی بیماری سے جو مر جائے تو شہید ہے چوتھا جو پیٹ کی بیماری سے یعنی دستوں وغیرہ سے مر جائے تو وہ شہید ہے پانچواں جو آگ میں جل کر مر جائے وہ شہید ہے چھٹے جو دیوار یا چھت وغیرہ سے نیچے دب کر مر جائے تو وہ شہید ہے ساتویں وہ عورت جو پیٹ سے یا بالکل مر جائے شہید ہے

تشریح: [1] یہی مشہور و معروف شہادت ہے اور مطلق شہادت سے بھی مراد ہوتی ہے اور یہ شہادت سب قسموں کی شہادت سے افضل ہے اور انسان کی سوا اس سے بہتر موت نہیں ہے۔

[2] یعنی زچگی میں مر جائے مگر ان لوگوں کو شہادت کا ثواب ہوگا نہ حکم شہید کا۔

۵۵۷-باب الْمريض يُؤْخذُ منْ أظْفاره وعانته *

۵۵۷۔ موت کے قریب ناخون کاٹنا اور زیر ناف کے بال لینا بہتر ہے!

۱۳۳۵-حدثنا مُوسى بْنُ إسْمعيل حدّثنا إبْراهيمُ بْنُ سعْدٍ

۱۳۳۵۔ موسیٰ بن اسماعیل، ابراہیم بن سعد، ابن شہاب، عمرو بن جاریہ

أخبرنا ابن شهاب أخبرني عمرو بن جارية الثقفي حليف بني زهرة وكان من أصحاب أبي هريرة عن أبي هريرة قال ابتاع بنو الحارث بن عامر بن نوفل خبيبا وكان خبيب هو قتل الحارث بن عامر يوم بدر فلبث خبيب عندهم أسيرا حتى أجمعوا لقتله فاستعار من ابنة الحارث موسى يستحد بها فأعارته فدرج بني لها وهي غافلة حتى أتته فوجدته مخليا وهو على فخذه والموسى بيده ففزعت فزعة عرفها فيها فقال أتخشين أن أقتله ما كنت لأفعل ذلك قال أبو داود روى هذه القصة شعيب بن أبي حمزة عن الزهري قال أخبرني عبيد الله بن عياض أن ابنة الحارث أخبرته أنهم حين اجتمعوا يعني لقتله استعار منها موسى يستحد بها فأعارته *

ابوہریرہ سے روایت ہے، کہ بنی حارث بن عامر بن نوفل نے خبیب بن عدیؓ کو خریدا سو اونٹ دے کر خبیب نے بدر کے دن حارث بن عامر کو قتل کیا تھا اس واسطے حارث کے بیٹوں نے ان کو خریدا تاکہ اپنے باپ کے خون کا بدلہ لیں پھر خبیب ان کے پاس قید رہے کیونکہ جب یہ پہنچے تھے تو اشہر حرم تھے انہوں نے انتظار کیا کہ بعد گزر جانے ماہ حرام کے ان کو قتل کریں گے یہاں تک کہ سب جمع ہوئے ان کے قتل کے واسطے اس وقت خبیب نے حارث کی بیٹی سے ایک استرہ مانگا زیر ناف کے بال لینے کو اس نے استرہ دیا اسی حالت میں ایک چھوٹا بچہ اس کا خبیب کے پاس جا پہنچا اور اس کی ماں کو خبر نہ تھی جب وہ آئے تو دیکھا کہ خبیب کی ران پر بیٹھا ہے اور استرہ خبیب نے اس کا سہم جانا پہچان لیا تب خبیب نے کہا کیا تو خوف کرتی ہے کہ کہیں میں اس کو مار نہ ڈالوں میں ایسا کبھی نہ کروں گا۔

تشریح:۔ اگرچہ تم میرے قتل کے درپے ہو کیونکہ چھوٹے بچوں کا قتل کرنا کسی طرح درست نہیں ہے پھر ان کافروں نے حبیب کو سولی دی تنعیم میں جو حرم سے خارج ہے حبیب نے کہا مجھے اتنی مہلت دو کہ میں دو رکعت نماز پڑھ لوں کفار نے مہلت دی انہوں نے دو رکعت نماز پڑھ کر یہ شعر پڑھے۔

شعر۔

ولست ابالی حین اقتل مسلما
علی ای شق کان لله مصرعی
وذلك فی ذات الاله و ان یشا
یبارك علی اوصال شلو ممزع

مجھے کچھ پرواہ نہیں جب کہ میں مارا جاتا ہوں مسلمان کسی کروٹ پر ہو اللہ کے لیے میرا مارا جانا اور یہ قتل میرا اللہ کے لیے ہے اور جو اللہ چاہے تو برکت دے عضو پارہ پارہ کے ٹکڑوں میں۔

٥٥٨ باب ما يستحب من حسن الظن بالله عند الموت

۵۵۸۔ مرتے وقت اللہ سے نیک گمان رکھنا چاہیے کہ وہ بخش دے گا!

١٣٣٦ - حدثنا مسدد حدثنا عيسى بن يونس حدثنا الأعمش عن أبي سفيان عن جابر بن عبد الله قال سمعت رسول الله ﷺ يقول قبل موته بثلاث قال لا يموت أحدكم إلا وهو يحسن الظن بالله *

۱۳۳۶۔ مسدد، عیسیٰ بن یونس، اعمش، ابوسفیان، جابر بن عبداللہ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ سے میں نے سنا جو آپ فرماتے تھے اپنی وفات سے تین دن پہلے نہ مرے کوئی تم میں سے مگر وہ اللہ کے ساتھ اپنا گمان نیک رکھتا ہو یعنی اللہ تعالیٰ کے کرم اور مغفرت کا امید وار ہو کر مرے یہ نہیں کہ اس کی رحمت سے۔

٥٥٩ - باب ما يستحب من تطهير ثياب الميت عند الموت *

۵۵۹۔ جب آدمی مرنے لگے تو اسکو صاف ستھرے کپڑے پہنا دینا بہتر ہے!

١٣٣٧–حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ لَمَّا حَضَرَهُ الْمَوْتُ دَعَا بِثِيَابٍ جُدُدٍ فَلَبِسَهَا ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ الْمَيِّتَ يُبْعَثُ فِي ثِيَابِهِ الَّتِي يَمُوتُ فِيهَا *

١٣٣٧۔ حسن بن علی، ابن ابی مریم، یحیی بن ایوب، ابن الہاد، محمد بن ابراہیم ابو سلمہ، ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ جب ان کو موت آئی تو انہوں نے نئے کپڑے منگا کر پہنے اور کہا رسول اللہ ﷺ سے میں نے سنا ہے آپ فرماتے تھے مردہ انہی کپڑوں میں اٹھایا جاتا ہے جن میں مرتا ہے۔

تشریح:۔ یعنی جو مرتے وقت اس کے بدن میں ہوتے ہیں مگر اکثر لوگوں نے ان کپڑوں سے کفن مراد لیا ہے اور کفن اچھے نئے کپڑوں کا دینا شرط استطاعت مستحب ہے بعضوں نے کہا کپڑوں سے اعمال مراد ہیں یعنی مرتے وقت اچھے عمل کرے۔ (علامہ)

٥٦٠–بَاب مَا يُسْتَحَبُّ أَنْ يُقَالَ عِنْدَ الْمَيِّتِ مِنَ الْكَلَامِ

٥٦٠۔ جس وقت کوئی مرنے لگے تو اسکے پاس والے لوگوں کو کیا کہنا چاہیے!

١٣٣٨–حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا حَضَرْتُمُ الْمَيِّتَ فَقُولُوا خَيْرًا فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ يُؤَمِّنُونَ عَلَى مَا تَقُولُونَ فَلَمَّا مَاتَ أَبُو سَلَمَةَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَقُولُ قَالَ قُولِي اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَأَعْقِبْنَا عُقْبَى صَالِحَةً قَالَتْ فَأَعْقَبَنِي اللَّهُ تَعَالَى بِهِ مُحَمَّدًا ﷺ *

١٣٣٨۔ محمد بن کثیر، سفیان، اعمش، ابو وائل، ام سلمہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم قریب الموت یا میت کے پاس جاؤ تو بھلی بات کہو یعنی دعاء مغفرت وغیرہ اس لیے کہ فرشتے آمین کہتے ہیں اس پر جو تم کہتے ہو جب ابو سلمہ ام سلمہ کے پہلے خاوند مر گئے تو میں نے کہا یا رسول اللہ میں کیا کہوں آپ نے مجھ سے فرمایا کہہ یا اللہ بخش دے اس کو اور اس کا بدلہ بہتر عنایت فرما ہم کو ام سلمہ نے کہا اللہ نے مجھ کو اس کے بدلے میں محمد ﷺ کو عنایت فرمایا۔

٥٦١–بَاب فِي التَّلْقِينِ *

٥٦١۔ مرتے وقت کون سا کلمہ سکھانا چاہیے!

١٣٣٩–حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ الْمِسْمَعِيُّ حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنِي صَالِحُ ابْنُ أَبِي عَرِيبٍ عَنْ كَثِيرِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ كَانَ آخِرُ كَلَامِهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ *

١٣٣٩۔ مالک بن عبد الواحد، ضحاک بن مخلد، عبد الحمید بن جعفر، صالح بن ابی عریب، کثیر بن مرہ، معاذ بن جبل سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کا آخری کلام لاالہ الا اللہ ہو وہ بہشت میں داخل ہوگا۔

تشریح:۔ اللهم اجعل آخر كلامنا لااله الا الله اے اللہ ہمارا اخیر کلام لا الہ الا اللہ کر دے جب کسی کو سکرات شروع ہوئے تو پاس والوں کو چاہیے یہی کلمہ پڑھیں اور مریض کو پڑھائیں تاکہ آخری کلام اس کا یہ ہو۔

١٣٤٠–حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرٌ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ غَزِيَّةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُمَارَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَقِّنُوا مَوْتَاكُمْ قَوْلَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ *

١٣٤٠۔ مسدد، بشر، عمارہ، یحیی بن عمارہ، ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب قریب ہو مرنے کے اسکو یہ کلمہ تلقین کرو لاالہ الا اللہ یعنی نہیں ہے کوئی سچا معبود سوائے اللہ عزوجل کے کیوں کہ توحید اصل اسلام ہے۔

٥٦٢–بَاب تَغْمِيضِ الْمَيِّتِ *

٥٦٢۔ میت کی آنکھیں بند کر دینا!

١٣٤١–حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ حَبِيبٍ أَبُو مَرْوَانَ حَدَّثَنَا أَبُو

١٣٤١۔ عبد الملک، ابو اسحاق الفزاری، خالد، ابو قلابہ، قبیصہ، ام سلمہ

إسحق يعني الفزاري عن خالد الحذاء عن أبي قلابة عن قبيصة بن ذؤيب عن أم سلمة قالت دخل رسول الله ﷺ على أبي سلمة وقد شق بصره فأغمضه فصيح ناس من أهله فقال لا تدعوا على أنفسكم إلا بخير فإن الملائكة يؤمنون على ما تقولون ثم قال اللهم اغفر لأبي سلمة وارفع درجته في المهديين واخلفه في عقبه في الغابرين واغفر لنا وله رب العالمين اللهم افسح له في قبره ونور له فيه قال أبو داود وتغميض الميت بعد خروج الروح سمعت محمد بن محمد بن النعمان المقرئ قال سمعت أبا ميسرة رجلا عابدا يقول غمضت جعفرا المعلم وكان رجلا عابدا في حالة الموت فرأيته في منامي ليلة مات يقول أعظم ما كان علي تغميضك لي قبل أن أموت *

سے روایت ہے کہ داخل ہوئے رسول اللہ ﷺ ابی سلمہ کے پاس اور تحقیق ان کی آنکھیں کھلی رہ گئی تھیں تو آپ نے ان کو بند کیا تو ان کے گھر والے چلائے یعنی ان کو معلوم ہوا کہ اب وہ مر گئے تب آنحضرت نے ان سے کہا اپنی جانوں پر سوائے بھلائی کے کوئی دعا نہ کرو اس لیے کہ تم جو کہتے ہو اس پر فرشتے آمین کہتے ہیں پھر حضرت نے فرمایا اے اللہ ابو سلمہ کو بخش دے اور اس کا درجہ بلند کر راہ پانے والوں میں اور قائم مقام یعنی کارساز اور جانشین اس کا کر اس کے باقی ماندہ لوگوں میں اور ہم کو اور اس کو بخش دے اے سارے جہانوں کے پالنے والے اور اس کی قبر اس کے لیے کشادہ کر اور اس کی قبر میں روشنی کر دے۔

٥٦٣ -باب في الاسترجاع *

١٣٤٢ -حدثنا موسى بن إسمعيل حدثنا حماد أخبرنا ثابت عن ابن عمر بن أبي سلمة عن أبيه عن أم سلمة قالت قال رسول الله ﷺ إذا أصابت أحدكم مصيبة فليقل إنا لله وإنا إليه راجعون اللهم عندك أحتسب مصيبتي فآجرني فيها وأبدل لي بها خيرا منها *

٥٦٣۔ انا للہ وانا الیہ راجعون کہنے کا بیان!

١٣٤٢۔ موسیٰ بن اسماعیل، حماد ثابت، ابن ابی سلمہ، ان کے والد، ام سلمہ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کسی کو تم میں کچھ مصیبت یعنی تھوڑی یا بہت تکلیف پہنچے تو چاہیے کہ کہے بے شک ہم اللہ کے ہیں اور ہم اسی کے پاس پھر کر جانے والے ہیں اے اللہ تیرے پاس میں اپنی مصیبت لاتا ہوں مجھ کو اس میں ثواب دے اور اس سے بہتر بدلا مجھ کو دے۔

٥٦٤ -

١٣٤٣ -حدثنا أحمد بن حنبل حدثنا عبد الرزاق حدثنا معمر عن الزهري عن أبي سلمة عن عائشة أن النبي ﷺ سجي في ثوب حبرة *

٥٦٤۔ جب آدمی مر جائے تو اس کو کوئی کپڑا اوڑھا دینا!

١٣٤٣۔ احمد بن حنبل، عبد الرزاق، معمر، زہری، ابو سلمہ، حضرت عائشہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ یمانی کپڑے سے ڈھانکے گئے یعنی جب آپ کی وفات ہوئی تو حضرت کو یمن کے کپڑے سے ڈھانکا۔

٥٦٥ -باب القراءة عند الميت *

١٣٤٤ -حدثنا محمد بن العلاء ومحمد بن مكي المروزي المعنى قالا حدثنا ابن المبارك عن سليمان التيمي عن أبي عثمان وليس بالنهدي عن أبيه عن معقل بن يسار قال قال النبي ﷺ اقرءوا يس على موتاكم وهذا لفظ ابن العلاء *

٥٦٥۔ سکرات کے وقت کونسی سورت پڑھنا!

١٣٤٤۔ محمد بن علاء و محمد بن مکی، ابن مبارک، سلیمان تیمی، ابو عثمان، ان کے والد، معقل بن یسار سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم اپنے مرنے والوں پر یٰس پڑھو یعنی جو مرنے لگے تو اس کے پاس سورۃ یٰس پڑھو تا کہ اس کے سننے کی برکت سے تکلیف میں تخفیف ہو۔

٥٦٦ -باب الجلوس عند المصيبة *

٥٦٦۔ مصیبت کے وقت بیٹھ جانے کا بیان!

١٣٤٥–حدثنا محمد بن كثير حدثنا سليمان بن كثير عن يحيى بن سعيد عن عمرة عن عائشة قالت لما قتل زيد ابن حارثة وجعفر وعبد الله بن رواحة جلس رسول الله ﷺ في المسجد يعرف في وجهه الحزن وذكر القصة *

۱۳۴۵۔ محمد بن کثیر، سلیمان بن کثیر، یحییٰ بن سعید، عمرہ، حضرت عائشہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ کو جب زید بن حارثہ اور جعفر بن ابی طالب اور عبداللہ بن رواحہ کے قتل کی خبر پہنچی رسول اللہ ﷺ مسجد میں بیٹھے آپ کے چہرے سے رنج معلوم ہوتا تھا۔

٥٦٧–باب في التعزية *

۵۶۷۔ میت کے وارثوں کو تعزیت دینا!

١٣٤٦–حدثنا يزيد بن خالد بن عبد الله بن موهب الهمداني حدثنا المفضل عن ربيعة بن سيف المعافري عن أبي عبد الرحمن الحبلي عن عبد الله بن عمرو بن العاص قال قبرنا مع رسول الله ﷺ يعني ميتا فلما فرغنا انصرف رسول الله ﷺ وانصرفنا معه فلما حاذى بابه وقف فإذا نحن بامرأة مقبلة قال أظنه عرفها فلما ذهبت إذا هي فاطمة عليها السلام فقال لها رسول الله ﷺ ما أخرجك يا فاطمة من بيتك فقالت أتيت يا رسول الله أهل هذا البيت فرحمت إليهم ميتهم أو عزيتهم به فقال لها رسول الله ﷺ فلعلك بلغت معهم الكدى قالت معاذ الله وقد سمعتك تذكر فيها ما تذكر قال لو بلغت معهم الكدى فذكر تشديدا في ذلك فسألت ربيعة عن الكدى فقال القبور فيما أحسب *

۱۳۴۶۔ یزید بن خالد، مفضل، ربیعہ بن سیف، ابو عبدالرحمٰن، عبداللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے، کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک میت کو دفنایا جب وہاں سے فارغ ہوئے تو رسول اللہ ﷺ لوٹے اور ہم بھی آپ کے ساتھ لوٹے یہاں تک کہ ہم میت کے مکان تک پہنچے وہاں آپ ٹھہر گئے دیکھا تو ایک عورت سامنے سے چلی آتی ہے راوی نے کہا میں سمجھتا ہوں کہ آنحضرت ﷺ نے اس عورت کو پہچان لیا جب وہ عورت چلی گئی تو معلوم ہوا کہ سیدۃ النساء فاطمہ زہرا تھیں رسول اللہ ﷺ نے ان سے پوچھا تم کس واسطے نکلیں اپنے گھر سے انہوں نے کہا یا رسول اللہ میں اس گھر میں آئی تھی جہاں میت ہوگئی تھی تاکہ اس کے لوگوں کو تسکین دوں اور تعزیت کروں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا شاید تم ان لوگوں کے ساتھ قبرستان تک گئیں انہوں نے کہا معاذ اللہ میں تو آپ سے اس کا بیان سن چکی ہوں کہ عورتوں کو قبرستان میں جانے سے آپ نے منع فرمایا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر تو ان کے ساتھ قبرستان تک جاتیں تو میں ایسا کرتا سختی سے آپ نے ارشاد فرمایا۔

تشریح:۔ مگر ابوداؤد نے اس سختی کی تصریح نہ کی نسائی کی روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا اگر تو ان کے ساتھ قبرستان تک جاتی تو جنت کو نہ دیکھ سکتی یہاں تک کہ تیرے باپ کا دادا اس کو دیکھے یعنی عبدالمطلب جنت میں جائے اور ان کا جانا جنت میں مشکل ہے کیونکہ وہ مشرک مرے تھے اس حدیث سے معلوم ہوا عورتوں کا قبرستان میں جانا منع ہے۔

٥٦٨–باب الصبر عند الصدمة *

۵۶۸۔ صبر کا ثواب اس وقت ہے جب صدمہ ہوتے ہی صبر کرے!

١٣٤٧–حدثنا محمد بن المثنى حدثنا عثمان بن عمر حدثنا شعبة عن ثابت عن أنس قال أتى نبي الله ﷺ على امرأة تبكي على صبي لها فقال لها اتقي الله واصبري فقالت وما تبالي أنت بمصيبتي فقيل لها هذا النبي ﷺ فأتته فلم تجد على بابه بوابين فقالت يا رسول الله لم أعرفك فقال إنما الصبر عند الصدمة الأولى أو عند أول صدمة *

۱۳۴۷۔ محمد بن مثنیٰ، عثمان بن عمر، شعبہ، ثابت، حضرت انسؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ ایک عورت کے پاس گئے وہ اپنے بچے کے مرنے کے غم سے آواز کے ساتھ رو رہی تھی آپ نے اس سے فرمایا تو اللہ کے عذاب سے ڈر یعنی نوحہ مت کر ورنہ عذاب کی جائے گی اور صبر کر تو اس سے کہا گیا یہ تو رسول اللہ ﷺ ہیں یعنی اس عورت نے نہ آپ کو پہچانے اور بیجے جواب دیا تھا ب اس

آپ کی خبر ہوئی تو وہ عورت پھر حضرت کے پاس آئی اور آپ کے دروازہ پر دربانوں کو نہ پایا پھر اس نے حضرت سے عرض کیا یارسول اللہ میں نے آپ کو پہچانا نہ تھا پھر آپ نے اس سے فرمایا کہ صبر کا اعتبار تو صدمہ کے شروع میں یا پہلے صدمے میں۔

تشریح: یعنی جب صدمہ پہنچے اس وقت صبر کرے اور زبان سے کوئی لفظ اللہ کا نکالے تو اس صورت میں صبر کا ثواب حاصل ہوگا یہ نہیں کہ صدمہ کے وقت ہی خوب رونے پیٹنے کا ہنگامہ مچا پھر آخر مجبور ہو کر صبر کر لیا۔

٥٦٩ -باب في الْبُكَاءِ علَى الْمَيِّتِ *

٥٦٩۔ میت پر رونے کا بیان!

١٣٤٨ -حدَّثنا أبو الْوليدِ الطَّيالِسيُّ حَدَّثنا شعْبةُ عَنْ عاصِمٍ الْأَحْولِ قال سمِعْتُ أبا عُثْمانَ عَنْ أُسامَةَ بْنِ زيْدٍ أَنَّ ابْنةً لِرسُولِ اللَّهِ ﷺ أَرْسلَتْ إِلَيْهِ وأنا معهُ وسعْدٌ وأَحْسبُ أُبيًّا أنَّ ابْني أوْ بِنْتي قدْ حُضِر فاشْهدْنا فأرْسلَ يُقْرِئُ السَّلامَ فقالَ قُلْ لِلَّهِ ما أَخَذَ وما أَعْطى وكُلُّ شيْءٍ عِنْدهُ إلى أجلٍ فأَرْسلَتْ تُقْسِمُ عليْهِ فأتاها فوُضِعَ الصَّبيُّ في حِجْرِ رسُولِ اللَّهِ ﷺ ونفْسُهُ تقعْقعُ ففاضتْ عيْنا رسُولِ اللَّهِ ﷺ فقالَ لهُ سعْدٌ ما هذا قالَ إِنَّها رحْمةٌ وضعها اللَّهُ في قُلوبِ منْ يشاءُ وإنَّما يرْحمُ اللَّهُ منْ عِبادِهِ الرُّحماءَ *

١٣٤٨۔ ابو الولید، شعبہ، عاصم احول، ابو عثمان، اسامہ بن زید سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ کی بیٹی یعنی حضرت زینب نے کسی کو آپ کی طرف بھیجا اور میں سعد آپ کے ساتھ تھے اور شاید ابی بھی تھے حضرت زینب نے کہلا بھیجا کہ میرے بیٹے یا بیٹی کی نزع کی حالت ہے لہذا آپ آیئے رسول اللہ ﷺ نے بی بی زینب کو سلام کہلا بھیجا اور فرمایا کہ یہ کہو تحقیق اللہ ہی کے لیے جو چیز کہ لے لے اور اسی کے لیے جو چیز کہ دے دے (یعنی اولاد وغیرہ) تو ان کے ہلاک ہونے میں جزع فزع نہ چاہیے اس لیے کہ امانت اپنی لے لیتا ہے اور ہر چیز اس کے یہاں ایک مدت معین تک ہے (یعنی زندگی) تیری بیٹی کی بھی اتنی ہی مقدر تھی جتنا جیا پھر زینب نے آپ کو بلا بھیجا اور قسم دی کہ آپ تشریف لایئے پھر حضرت بھی تشریف لائے اور آپ کی گود میں بچے کو رکھا گیا اور بچہ کی روح حرکت کرتی تھی یعنی جان کنی کی حالت تھی تو آپ کی آنکھوں سے آنسو نکلنے لگے سعد نے آپ سے کہا کہ رسول اللہ یہ کیا آپ نے فرمایا رحمت ہے اس کو اللہ نے جس کے دل میں چاہا رکھا اور اللہ تعالیٰ رحمت یعنی مہربانی نہیں کرتا اپنے بندوں میں کسی پر مگر رحمت کرنے والوں پر۔

تشریح: سعد نے گمان کیا کہ رونے کی سب اقسام حرام ہیں اور حضرت بھول کر رو لیے تو آپ نے سعد کو آگاہ کیا کہ آنسوؤں سے رونا مکروہ اور حرام نہیں بلکہ وہ تو رحمت ہے البتہ چلا کر رونا اور نوحہ اور گریبان چیرنا اور منہ پیٹنا حرام ہے۔

١٣٤٩ -حدَّثنا شيْبانُ بْنُ فرُّوخ حدَّثنا سُليْمانُ بْنُ الْمُغِيرةِ عنْ ثابِتٍ الْبُنانيِّ عنْ أنسِ بْنِ مالِكٍ قال قال رسُولُ اللَّهِ ﷺ وُلِد لِي اللَّيْلةَ غُلامٌ فسمَّيْتُهُ باسْمِ أبي إبْراهِيم فذكر الْحدِيث قال أنسٌ لقدْ رأيْتُهُ يكِيدُ بِنفْسِهِ بيْن يديْ رسُولِ اللَّهِ ﷺ فدمعتْ عيْنا رسُولِ اللَّهِ ﷺ فقال تدْمعُ الْعيْنُ ويحْزنُ الْقلْبُ ولا نقُولُ إلَّا ما يرْضى ربُّنا إنَّا بك يا إبْراهِيمُ

١٣٤٩۔ شیبان بن فروخ، سلیمان، مغیرہ، ثابت بنانی، انس بن مالک سے روایت ہے، کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے آج کی رات میرا ایک لڑکا پیدا ہوا میں نے اس کا نام اپنے دادا کے نام پر ابراہیم رکھا پھر بیان کیا حدیث کو اخیر تک انس نے کہا میں نے دیکھا اس لڑکے کو اس کی جان نکل رہی تھی رسول اللہ ﷺ کے سامنے آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور آپ نے فرمایا آنسو بہاتی ہے آنکھ اور غم کرتا ہے

لمحزونون *

دل اور نہیں کہتے ہم مگر وہی جو ہمارے رب کو پسند آئے یعنی انا للہ و انا الیہ راجعون کہتے ہیں اے ابراہیم تیری جدائی سے ہم غمناک ہیں۔

تشریح:۔ یہ سب رنج اور غم ابراہیم ماریہ قبطیہ سے تھے جن سے پیدا ہوئے تھے۔
— آنکھ سے آنسو کا نکلنا اور دل کا غمگین ہونا صبر کے منافی نہیں ہے یہ رحمت اور نرم دلی کی نشانی ہے، نوحہ گری اور شکوہ کرنا البتہ صبر کے مخالف اور حرام ہے۔

٥٧٠–باب في النَّوْحِ

۵۷۰۔ چلا کر یا مردے کے اوصاف بیان کر کے رونا!

١٣٥٠–حدَّثَنَا مُسدَّدٌ حدَّثَنَا عبْدُ الْوارِثِ عنْ أَيُّوب عنْ حفْصة عنْ أُمِّ عطِيَّة قالتْ إِنَّ رسُولَ اللَّهِ ﷺ نهانا عنِ النِّياحة

۱۳۵۰۔ مسدد، عبدالوارث، ایوب، حفصہ، ام عطیہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا نوحہ کرنے سے۔

١٣٥١–حدَّثَنَا إِبْراهِيمُ بْنُ مُوسى أَخْبرنا مُحمَّدُ بْنُ ربِيعة عنْ مُحمَّدِ بْنِ الْحسنِ بْنِ عطِيَّة عنْ أَبِيهِ عنْ جدِّهِ عنْ أَبِي سعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قال لعن رسُولُ اللَّهِ ﷺ النَّائِحة والْمُسْتمِعة

۱۳۵۱۔ ابراہیم بن موسیٰ، محمد بن ربیعہ، محمد بن حسن، ان کے والد، ان کے دادا ابو سعید خدری سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے لعنت کی نوحہ کرنے والی عورت اور نوحہ سنانے والی عورت کو۔

تشریح:۔ نوحہ کرنے والی عورت یعنی جو عورت میت کی بھلائی بیان کر کے روئے اور بعضوں نے کہا کہ میت پر آواز کے ساتھ رونے کو نوحہ کہتے ہیں اور نوحہ سننے سے مراد یہ ہے جو قصداً اس پر راضی ہو کر سنے۔

١٣٥٢–حدَّثَنَا هنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عنْ عبْدة وأَبِي مُعاوِية الْمعْنى عنْ هِشامِ بْنِ عُرْوة عنْ أَبِيهِ عنِ ابْنِ عُمر قال قال رسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ الْميِّت ليُعذَّبُ بِبُكاءِ أَهْلِهِ عليْهِ فذُكِر ذلِك لِعائِشة فقالتْ وهِل تعْنِي ابْن عُمر إِنَّما مرَّ النَّبِيُّ ﷺ على قبْرٍ فقال إِنَّ صاحِب هذا ليُعذَّبُ وأَهْلُهُ يبْكُون عليْهِ ثُمَّ قرأَتْ (ولا تزِرُ وازِرةٌ وِزْر أُخْرى) قال عنْ أَبِي مُعاوِية على قبْرِ يهُودِيٍّ *

۱۳۵۲۔ ہناد بن سری، عبدہ اور ابو معاویہ، ہشام بن عروہ، ان کے والد، ابن عمرؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میت کو البتہ عذاب کیا جاتا ہے اس کے گھر والوں کے رونے کے سبب سے جو اس پر روتے ہیں حضرت عائشہؓ کے پاس اس کا ذکر ہوا تو حضرت عائشہؓ نے کہا بھول گئے عبداللہ بن عمر اور غلطی کی انہوں نے سچ یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک قبر پر گزرے تو آپ نے فرمایا یہ صاحب قبر یعنی مردہ عذاب کیا جاتا ہے اور اس کے گھر والے اس پر روتے ہیں پھر حضرت عائشہؓ نے پڑھی یہ آیت ولا تزر وازرۃ وزر اخری اور نہیں اٹھاتا کوئی اٹھانے والا بوجھ دوسرے کا دوسری روایت میں ہے کہ وہ قبر یہودی کی تھی۔

تشریح:۔ یعنی آنحضرت ﷺ نے تعجباً ارشاد فرمایا تھا کہ قبر میں تو میت کو عذاب ہو رہا ہے اور اس کے وارث یہاں رو رہے ہیں اس سے عبداللہ بن عمر یہ سمجھے کہ شاید وارثوں کے رونے سے میت پر عذاب ہوتا ہے حالانکہ یہ غلط ہے کلام اللہ سے۔

١٣٥٣–حدَّثَنَا عُثْمانُ بْنُ أَبِي شيْبة حدَّثَنَا جرِيرٌ عنْ منْصُورٍ عنْ إِبْراهِيم عنْ يزِيد بْنِ أَوْسٍ قال دخلْتُ على أَبِي مُوسى وهُو ثقِيلٌ فذهبتِ امْرأَتُهُ لِتبْكِي أَوْ تهُمَّ بِهِ فقال لها أَبُو مُوسى أَما سمِعْتِ ما قال رسُولُ اللَّهِ ﷺ قالتْ بلى قال فسكتتْ فلمَّا مات أَبُو مُوسى قال يزِيدُ لقِيتُ الْمرْأَة فقُلْتُ

۱۳۵۳۔ عثمان بن ابی شیبہ، جریر، منصور، ابراہیم، یزید بن اوس سے روایت ہے، کہ میں ابو موسیٰ کے پاس گیا وہ بیمار تھے تو ان کی عورت نے رونے کا قصد کیا یا رونا شروع کیا ابو موسیٰ نے اس سے کہا تو نے نہیں سنا فرمودہ آنحضرت ﷺ کا وہ بولی کیوں نہیں پھر وہ عورت چپ ہو رہی جب ابو موسیٰ مر گئے تو میں ان کی عورت سے ملا اور میں

لَهُ مَا قَوْلُ أَبِي مُوسَى لَكِ أَمَا سَمِعْتِ قَوْلَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ سَكَتَ فَقَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيْسَ مِنَّا مَنْ حَلَقَ وَمَنْ سَلَقَ وَمَنْ خَرَقَ *

نے پوچھا وہ کیا تھا جو ابو موسیٰ نے تم سے کہا تھا کیا تو نے نہیں فرمودہ آنحضرت ﷺ کا پھر تم چپ ہو رہی تھیں اس نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نہیں ہے ہم میں سے وہ شخص جو میت کے غم میں اپنا سر منڈائے یا چلا کر روئے یا منہ پیٹے یا کپڑے پھاڑے۔

تشریح: یعنی جب کوئی مر جاتا تو اس کے غم میں یہ کام کرتے جس طرح ہندوؤں میں بال منڈانے کی رسم ہے ان کاموں سے حضرت نے منع فرمایا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مصیبت میں یا محرم میں جیسے عوام کی عادت ہے پیٹنا اور چلا کر رونا حرام ہے اور ایسے لوگ حضرت کے طریق پر نہیں اس واسطے کہ مصیبت میں صبر لازم ہے اور یہ کام مخالف صبر کے ہیں۔

١٣٥٤ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ عَامِلٌ لِعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَلَى الرَّبَذَةِ حَدَّثَنِي أَسِيدُ بْنُ أَبِي أَسِيدٍ عَنِ امْرَأَةٍ مِنَ الْمُبَايِعَاتِ قَالَتْ كَانَ فِيمَا أَخَذَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الْمَعْرُوفِ الَّذِي أَخَذَ عَلَيْنَا أَنْ لَا نَعْصِيَهُ فِيهِ أَنْ لَا نَخْمُشَ وَجْهًا وَلَا نَدْعُوَ وَيْلًا وَلَا نَشُقَّ جَيْبًا وَأَنْ لَا نَنْشُرَ شَعَرًا *

١٣٥٤۔ مسدد، حمید بن اسود، حجاج، اسید بن ابی سعید، ایک عورت سے روایت ہے جس نے بیعت کی تھی رسول اللہ ﷺ سے کہ باتوں میں جن کا رسول اللہ ﷺ نے ہم سے عہد لیا تھا یہ بھی تھے ہم رسول اللہ ﷺ کی نافرمانی نہ کریں اور منہ نہ نوچیں اور خرابی تباہی کو نہ پکاریں اور کپڑے نہ پھاڑیں اور بال نہ بکھیریں۔

تشریح: یعنی موت میں یہ حرکات نہ کریں اگر بہت بے چین ہوں تو یہی کہ آہستہ آہستہ روویں صبر اور شکر کریں۔

٥٧١ - بَاب صَنْعَةِ الطَّعَامِ لِأَهْلِ الْمَيِّتِ *

٥٧١۔ موت والوں کے گھر میں کھانا پکا کر روانہ کرنا!

١٣٥٥ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اصْنَعُوا لِآلِ جَعْفَرٍ طَعَامًا فَإِنَّهُ قَدْ أَتَاهُمْ أَمْرٌ شَغَلَهُمْ *

١٣٥٥۔ مسدد، سفیان، جعفر بن خالد، ان کے والد، عبداللہ بن جعفر سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جعفر کے گھر والوں کے لیے کھانا تیار کرو ان پر ایسی مصیبت کا امر آیا ہے کہ اس سے انہیں فرصت نہ ہوگی۔

تشریح: یعنی رنج اور مصیبت میں کھانا پکانے کی فرصت ان کو نہ ہوگی اس سے معلوم ہوا کہ عزیزوں اور دوستوں اور ہمسائے والوں کو میت کے والوں کے پاس کھانا بھیجنا بہتر ہے۔

٥٧٢ - بَاب فِي الشَّهِيدِ يُغَسَّلُ *

٥٧٢۔ شہید کو غسل نہ دینا!

١٣٥٦ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى ح و حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْجُشَمِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ طَهْمَانَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ رُمِيَ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فِي صَدْرِهِ أَوْ فِي حَلْقِهِ فَمَاتَ فَأُدْرِجَ فِي ثِيَابِهِ كَمَا هُوَ قَالَ وَنَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ *

١٣٥٦۔ قتیبہ بن سعید، معن بن عیسیٰ (دوسری سند) عبیداللہ بن عمر، عبدالرحمٰن بن مہدی، ابراہیم، ابوالزبیر، حضرت جابر سے روایت ہے، کہ ایک شخص کے سینے میں یا حلق میں تیر لگا وہ مر گیا تو اسی طرح اپنے کپڑوں میں لپیٹا گیا جیسا وہ تھا اس وقت ہم ساتھ تھے رسول اللہ ﷺ کے۔

تشریح: یعنی اس کے کپڑے نہ دھوئے گئے نہ اس کو غسل دیا گیا کیونکہ وہ شہید تھا۔

١٣٥٧ - حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ وَعِيسَى بْنُ يُونُسَ قَالَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ

١٣٥٧۔ زیاد بن ایوب، علی، ہاشم، عطاء بن سائب، سعید بن جبیر، عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے شہداء احد کے

ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم بِقَتْلَى أُحُدٍ أَنْ يُنْزَعَ عَنْهُمُ الْحَدِيدُ وَالْجُلُودُ وَأَنْ يُدْفَنُوا بِدِمَائِهِمْ وَثِيَابِهِمْ *

میں یہ فرمایا کہ ان سے ان کا لوہا اتار اجائے (یعنی زرہیں اور ہتھیار) اور چمڑا (یعنی پوستین وغیرہ) جو ہو سے بھری تھیں اور وہ دفن کیے جائیں اپنے خون سمیت اور کپڑوں سمیت (یعنی جو کپڑے خون میں بھرے ہیں)۔

۱۳۵۸- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ح و حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ وَهَذَا لَفْظُهُ أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اللَّيْثِيُّ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُمْ أَنَّ شُهَدَاءَ أُحُدٍ لَمْ يُغَسَّلُوا وَدُفِنُوا بِدِمَائِهِمْ وَلَمْ يُصَلَّ عَلَيْهِمْ *

۱۳۵۸۔ احمد بن صالح، ابن وہب (دوسری سند) سلیمان بن داؤد، ابن وہب، اسامہ بن زید، ابن شہاب، انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ شہداء احد بغیر غسل کے اپنے خون سمیت دفن ہوئے اور ان پر نماز جنازہ نہ پڑھی گئی۔

تشریح:۔ اور بعض روایتوں میں ہے پڑھی گئی مگر وہ روایتیں قوی نہیں ہیں۔ (علامہ)

۱۳۵۹- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا زَيْدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحُبَابِ ح و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو صَفْوَانَ يَعْنِي الْمَرْوَانِيَّ عَنْ أُسَامَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ الْمَعْنَى أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم مَرَّ عَلَى حَمْزَةَ وَقَدْ مُثِّلَ بِهِ فَقَالَ لَوْلَا أَنْ تَجِدَ صَفِيَّةُ فِي نَفْسِهَا لَتَرَكْتُهُ حَتَّى تَأْكُلَهُ الْعَافِيَةُ حَتَّى يُحْشَرَ مِنْ بُطُونِهَا وَقَلَّتِ الثِّيَابُ وَكَثُرَتِ الْقَتْلَى فَكَانَ الرَّجُلُ وَالرَّجُلَانِ وَالثَّلَاثَةُ يُكَفَّنُونَ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ زَادَ قُتَيْبَةُ ثُمَّ يُدْفَنُونَ فِي قَبْرٍ وَاحِدٍ فَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم يَسْأَلُ أَيُّهُمْ أَكْثَرُ قُرْآنًا فَيُقَدِّمُهُ إِلَى الْقِبْلَةِ *

۱۳۵۹۔ عثمان بن ابی شیبہ، زید بن حباب (دوسری سند) قتیبہ بن سعید، ابو صفوان، اسامہ، زہری، انس بن مالک سے روایت ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنگ احد میں حمزہ بن عبد المطلب پر گزرے تو دیکھا کہ وہ مثلہ کیے گئے ہیں یعنی کفار نے ان کے ناک کان وغیرہ کاٹے ہیں آپ نے یہ دیکھ کر فرمایا اگر صفیہ بہن حمزہ کی کو رنج نہ ہوتا تو میں حمزہ کی نعش کو پڑا رہنے دیتا یہاں تک کہ درندے اس کو کھا جاتے پھر وہ حشر کے دن ان کے پیٹوں سے نکلتا [1] اس وقت کپڑوں کی قلت تھی اور شہیدوں کی کثرت تو ایک اور دو اور تین آدمی ایک ہی کپڑے میں کفن دیئے جاتے تھے قتیبہ نے زیادہ کیا پھر ایک ہی قبر میں دفن کیے جاتے تھے لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پوچھ لیتے ان میں سے کون سا شخص قرآن زیادہ جانتا تھا اس کو آگے کرتے قبلے کی جانب میں [2]۔

تشریح:۔ [1] اور شہادت کا انتہائی مرتبہ ان کو حاصل ہوتا اگرچہ اب بھی حاصل ہے۔

[2] اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ضرورت کے وقت ایک کفن یا ایک قبر میں کئی آدمیوں کو دفن کرنا درست ہے۔

۱۳۶۰- حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا أُسَامَةُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم مَرَّ بِحَمْزَةَ وَقَدْ مُثِّلَ بِهِ وَلَمْ يُصَلِّ عَلَى أَحَدٍ مِنَ الشُّهَدَاءِ غَيْرِهِ *

۱۳۶۰۔ عباس، عثمان بن عمر، اسامہ، زہری، انسؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حمزہ کو دیکھا ان کو مثلہ کیا تھا کافروں نے آپ نے کسی شہید پر نماز نہیں پڑھی سوا حمزہ کے ان پر پڑھی۔

۱۳۶۱- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَيَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ مَوْهَبٍ أَنَّ اللَّيْثَ حَدَّثَهُمْ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبِ ابْنِ مَالِكٍ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ مِنْ قَتْلَى أُحُدٍ وَيَقُولُ أَيُّهُمَا أَكْثَرُ أَخْذًا لِلْقُرْآنِ فَإِذَا أُشِيرَ لَهُ إِلَى أَحَدِهِمَا قَدَّمَهُ فِي اللَّحْدِ وَقَالَ

۱۳۶۱۔ قتیبہ بن سعید اور یزید بن خالد، لیث، ابن شہاب، عبد الرحمن بن کعب، جابر بن عبد اللہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احد کے شہیدوں میں دو دو آدمیوں کو اکٹھا دفن کرتے تھے اور فرماتے تھے ان دونوں میں قرآن کا حافظ کون ہے تو آپ اس کو آگے کرتے قبر میں آپ نے فرمایا میں ان پر گواہ ہوں قیامت کے روز اور حکم کیا آپ نے

أنا شهيدٌ على هؤُلاء يوْم الْقيامة وأمر بدفْنهم بدمائهمْ ولَمْ يُغسّلُوا

ان کے دفن کر دینے کا خون اور کپڑوں میں اور نہیں غسل دیا ان کو۔

۱۳۶۲ – حدّثنا سُليْمانُ بْنُ داوُد الْمهْريُّ حدّثنا ابْنُ وهْب عن اللّيْث بهذا الْحديث بمعْناهُ قال يجْمعُ بيْن الرّجُليْن منْ قتْلى أُحد في ثوْب واحد *

۱۳۶۲۔ سلیمان بن داؤد، ابن وہب، لیث سے اسی طرح روایت ہے کہ آپ احد کے شہیدوں میں دو دو آدمیوں کو ایک ہی کپڑے میں دفن کرتے تھے۔

۵۷۳ –باب فِي سَتْرِ الْمَيِّتِ عِنْدَ غَسْلِهِ *

۵۷۳۔ غسل کے وقت میت کا ستر ڈھانپ دینا!

۱۳۶۳ –حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَهْلٍ الرَّمْلِيُّ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أُخْبِرْتُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا تُبْرِزْ فَخِذَكَ وَلَا تَنْظُرَنَّ إِلَى فَخِذِ حَيٍّ وَلَا مَيِّتٍ *

۱۳۶۳۔ علی بن سہل، حجاج، ابن جریج، ابن حبیب، عاصم بن ضمرہ، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مت کھول ران اپنی اور مت دیکھ ران زندے کی نہ مردے کی تو مردے کو بھی غسل دیتے وقت اس کا ستر ایک کپڑے سے چھپا دینا چاہیے۔

۱۳۶۴ –حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ عَبَّادٍ عَنْ أَبِيهِ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ لَمَّا أَرَادُوا غَسْلَ النَّبِيِّ ﷺ قَالُوا وَاللَّهِ مَا نَدْرِي أَنُجَرِّدُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مِنْ ثِيَابِهِ كَمَا نُجَرِّدُ مَوْتَانَا أَمْ نَغْسِلُهُ وَعَلَيْهِ ثِيَابُهُ فَلَمَّا اخْتَلَفُوا أَلْقَى اللَّهُ عَلَيْهِمُ النَّوْمَ حَتَّى مَا مِنْهُمْ رَجُلٌ إِلَّا وَذَقْنُهُ فِي صَدْرِهِ ثُمَّ كَلَّمَهُمْ مُكَلِّمٌ مِنْ نَاحِيَةِ الْبَيْتِ لَا يَدْرُونَ مَنْ هُوَ أَنِ اغْسِلُوا النَّبِيَّ ﷺ وَعَلَيْهِ ثِيَابُهُ فَقَامُوا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَغَسَلُوهُ وَعَلَيْهِ قَمِيصُهُ يَصُبُّونَ الْمَاءَ فَوْقَ الْقَمِيصِ وَيُدَلِّكُونَهُ بِالْقَمِيصِ دُونَ أَيْدِيهِمْ وَكَانَتْ عَائِشَةُ تَقُولُ لَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا غَسَلَهُ إِلَّا نِسَاؤُهُ *

۱۳۶۴۔ نفیلی، محمد بن سلمہ، محمد بن اسحاق، یحییٰ بن عباد، ان کے والد، حضرت عائشہؓ سے روایت ہے، کہ جب صحابہ نے رسول اللہ ﷺ کو غسل دینا چاہا تو انہوں نے کہا قسم اللہ کی ہم نہیں جانتے کیا آپ کے ہم کپڑے اتاریں جیسے مردوں کے ہم کپڑے اتارتے ہیں یا کپڑے پہنے رہنے دیں اور کپڑوں ہی پر غسل دیں جب ان لوگوں نے آپس میں اختلاف کیا تو اللہ نے ان پر نیند بھیجی یہاں تک کہ کوئی آدمی ان میں سے نہ رہا مگر اس کی ٹھوڑی اپنے سینے پر تھی یعنی اونگھ گیا اور سو گیا اس وقت ایک بات کرنے والے کی آواز آئی گھر کے ایک کونے میں سے معلوم نہ ہوا کہ وہ کس نے آواز دی وہ بات یہ تھی کہ رسول اللہ ﷺ کو غسل دو کپڑے پہنے پہنے پھر یہ سن کر لوگ اٹھے اور رسول اللہ ﷺ کو غسل دیا کرتہ پہنے پہنے تو پانی ڈالتے تھے کرتے کے اوپر اور ملتے تھے آپ کا جسم مبارک کرتے سے نہ اپنے ہاتھوں سے حضرت عائشہؓ کہتی ہیں اگر پہلے سے مجھے یاد آتا جو بعد کو آیا تو آپ کی بیبیاں آپ کو غسل دیتیں۔

تشریح:۔ وہ یہ تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عائشہؓ سے فرمایا اگر تو میرے سامنے مر جائے تو میں تجھ کو غسل اور کفن دوں اور حضرت فاطمہؓ کو حضرت علیؓ نے غسل دیا اس سے معلوم ہوا کہ خاوند کو عورت غسل دے سکتی ہے اور عورت کو خاوند غسل دے سکتا ہے یہی جمہور کا قول ہے مگر اہل کوفہ کے نزدیک عورت خاوند کو غسل دے سکتی ہے مگر خاوند عورت کو غسل دے نہیں سکتا پر اس پر کوئی دلیل قوی قائم نہیں ہوئی۔ (علامہ)

۵۷۴ –بَاب كَيْفَ غُسْلُ الْمَيِّتِ *

۵۷۴۔ میت کو کیوں کر غسل دیا جائے!

۱۳۶۵ –حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ ح و حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ الْمَعْنَى عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أُمِّ

۱۳۶۵۔ قعنبی مالک (دوسری سند) مسدد، حماد ایوب، محمد بن سیرین ام عطیہ سے روایت ہے، کہ جب رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی

عطيّة قالت دخل علينا رسولُ اللّه ﷺ حين تُوفّيت ابنتُهُ فقال اغسلنها ثلاثا أو خمسا أو أكثر من ذلك إن رأيتنّ ذلك بماء وسدر واجعلن في الآخرة كافورا أو شيئا من كافور فإذا فرغتنّ فآذنني فلمّا فرغنا آذنّاه فأعطانا حقوهُ فقال أشعرنها إيّاهُ قال عن مالك يعني إزاره ولم يقل مسدد دخل علينا

نے انتقال کیا تو آپ ہمارے پاس آئے اور کہا غسل دو ان کو تین بار یا پانچ بار یا اس سے زیادہ مناسب دیکھو تو پانی اور بیری کے پتے سے اور اخیر میں کافور بھی شریک کرو اور تم جب غسل سے فارغ ہو تو مجھے اطلاع دو کہا ام عطیہ نے جب غسل سے ہم فارغ ہوئے تو آپ کو خبر دی آپ نے اپنا تہبند ہمیں دیا اور فرمایا ان کے بدن پر لپیٹ دو یہ تہبند آپ نے تبرک کے طور پر دیا یہ صاحبزادی زینب تھیں۔

۱۳۶۶ – حدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ وَأَبُو كَامِلٍ بِمَعْنَى الْإِسْنَادِ أَنَّ يَزِيدَ بْنَ زُرَيْعٍ حَدَّثَهُمْ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ حَفْصَةَ أُخْتِهِ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ مَشَطْنَاهَا ثَلَاثَةَ قُرُونٍ

۱۳۶۶۔ احمد بن عبدہ اور ابو کامل، یزید بن زریع، ایوب، محمد بن سیرین، حفصہ، ام عطیہ سے روایت ہے کہ ہم نے ان کے سر کے بالوں کی تین لٹیں کر دیں۔

۱۳۶۷ – حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ وَضَفَّرْنَا رَأْسَهَا ثَلَاثَةَ قُرُونٍ ثُمَّ أَلْقَيْنَاهَا خَلْفَهَا مُقَدَّمَ رَأْسِهَا وَقَرْنَيْهَا *

۱۳۶۷۔ محمد بن مثنی، عبدالاعلی، ہشام، حفصہ بنت سیرین، ام عطیہ سے روایت ہے، کہ پھر ہم نے ان کے سر کے بالوں کی تین لٹیں گوندھ دیں اور ان کو سر کے پیچ میں ڈال دیا ایک لٹ سامنے والی اور دو لٹیں ادھر ادھر کے بالوں کی۔

۱۳۶۸ – حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَهُنَّ فِي غُسْلِ ابْنَتِهِ ابْدَأْنَ بِمَيَامِنِهَا وَمَوَاضِعِ الْوُضُوءِ مِنْهَا

۱۳۶۸۔ ابو کامل، اسماعیل، خالد، حفصہ بنت سیرین، ام عطیہ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے ان عورتوں سے فرمایا جو آپ کی صاحبزادی بی بی زینب کو غسل میت دیتی تھیں کہ اس کی داہنی طرفوں سے اور وضو کے مقاموں سے غسل دینا شروع کرو۔

تشریح:۔ معلوم ہوا کہ میت کے داہنی طرف سے غسل شروع کرنا سنت ہے اور داہنی طرف میں وضو کے مقاموں میں یعنی منہ اور ہاتھ کو مقدم کرے۔

۱۳۶۹ – حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ بِمَعْنَى حَدِيثِ مَالِكٍ زَادَ فِي حَدِيثِ حَفْصَةَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ بِنَحْوِ هَذَا وَزَادَتْ فِيهِ أَوْ سَبْعًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ إِنْ رَأَيْتُنَّهُ *

۱۳۶۹۔ محمد بن عبید، حماد، ایوب، محمد بن سیرین، ام عطیہ سے دوسری روایت میں بھی ایسا ہی ہے جیسا اوپر گزرا ام عطیہ کی حدیث میں جس کو مالک نے روایت کیا اور جس کو حفصہ نے ام عطیہ سے روایت کیا اس میں اتنا زیادہ ہے غسل دو اس کو تین بار یا پانچ بار یا سات بار یا اس سے بھی زیادہ جہاں تک مناسب ہو۔

۱۳۷۰ – حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ أَنَّهُ كَانَ يَأْخُذُ الْغُسْلَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ يَغْسِلُ بِالسِّدْرِ مَرَّتَيْنِ وَالثَّالِثَةَ بِالْمَاءِ وَالْكَافُورِ *

۱۳۷۰۔ ہدبہ بن خالد، ہمام، قتادہ سے روایت ہے کہ محمد بن سیرین غسل میت سیکھتے تھے ام عطیہ سے تو انہوں نے کہا پہلے دو بار بیری کے پانی سے غسل دیا جائے پھر تیسری بار پانی اور کافور سے۔

۵۷۵ – بَاب فِي الْكَفَنِ *

۵۷۵۔ کفن کا بیان!

۱۳۷۱ – حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ خَطَبَ يَوْمًا فَذَكَرَ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِهِ قُبِضَ فَكُفِّنَ فِي كَفَنٍ غَيْرِ طَائِلٍ وَقُبِرَ لَيْلًا فَزَجَرَ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يُقْبَرَ

۱۳۷۱۔ احمد بن حنبل، عبدالرزاق، ابن جریج، ابو الزبیر، جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دن خطبہ پڑھا اور ایک شخص کا ذکر کیا اپنے اصحاب میں سے جو مر گیا تھا اور لوگوں نے ناقص کفن دے کر اس کو رات کو گاڑ دیا تھا تو آپ نے منع کیا کسی مردہ کو

الرجل بالليل حتى يصلى عليه إلا أن يضطر إنسان إلى ذلك وقال النبي ﷺ إذا كفن أحدكم أخاه فليحسن كفنه *

دفن سے رات کو جب تک اس پر نماز نہ پڑھی جائے جماعت سے مگر جس صورت میں لاچاری ہو جیسے سفر وغیرہ میں تو رات کو بھی دفن دینا منع نہیں ہے اور فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب کوئی تم میں سے کفن دیوے اپنے بھائی کو تو اچھا کفن دے یعنی پورا سنت کے موافق اور پاک صاف سفید نہ بادھوے ہوئے پہنے کا۔

تشریح ۔ اس سے یہ مطلب نہیں کہ بہت قیمتی ہو بلکہ حلال مال کا سفید صاف پاک پورا ہو اور اس قدر لیاقت سے میسر ہو۔

١٣٧٢ – حدثنا أحمد بن حنبل حدثنا الوليد بن مسلم حدثنا الأوزاعي حدثنا الزهري عن القاسم بن محمد عن عائشة قالت أدرج النبي ﷺ في ثوب حبرة ثم أخر عنه *

۱۳۷۲۔ احمد بن حنبل، ولید بن مسلم، اوزاعی، زہری، قاسم، حضرت عائشہؓ سے روایت ہے، کہ پہلے رسول اللہ ﷺ لپیٹے گئے ایک چادر یمانی میں جو مخطط تھی پھر نکال لی گئی وہ چادر اور سفید چادر رکھی گئی

١٣٧٣ – حدثنا الحسن بن الصباح البزاز حدثنا إسمعيل يعني ابن عبد الكريم حدثني إبراهيم بن عقيل بن معقل عن أبيه عن وهب يعني ابن منبه عن جابر قال سمعت رسول الله ﷺ يقول إذا توفي أحدكم فوجد شيئا فليكفن في ثوب حبرة *

۱۳۷۳۔ الحسن بن الصباح، اسماعیل، ابراہیم بن عقیل، ان کے والد، وہب، جابرؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ سے میں نے سنا آپ فرماتے تھے جب تم میں سے کوئی مر جائے اور اس کے وارث مال دار ہوں تو کفن دے جبرہ کا جو ایک عمدہ قسم کا کپڑا تھا یمن کا بنا ہوا۔

١٣٧٤ – حدثنا أحمد بن حنبل حدثنا يحيى بن سعيد عن هشام قال أخبرني أبي أخبرتني عائشة قالت كفن رسول الله ﷺ في ثلاثة أثواب يمانية بيض ليس فيها قميص ولا عمامة *

۱۳۷۴۔ احمد بن حنبل، یحیٰ بن سعید، ہشام، ان کے والد، حضرت عائشہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ کفن دیے گئے تین سفید کپڑوں میں جو یمن کے تھے نہ ان میں قمیص تھی نہ عمامہ۔

تشریح ۔ یمن ملک کا نام ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سفید کپڑا کفن کے لیے بہتر ہے اصحاب سنن اور حاکم نے روایت کیا ابن عباس سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے سفید کپڑے پہنا کرو اور اسی میں کفن دیا کرو اپنے مردوں کو اور یہ بھی معلوم ہوا کہ تین کپڑوں سے زیادہ کپڑے کفن میں شریک کرنا مکروہ ہے علی الخصوص عمامہ جس کو متاخرین حنفیہ اور مالکیہ نے تجویز کیا ہے بالکل بدعت ہے۔ (علامہ)

١٣٧٥ – حدثنا قتيبة بن سعيد حدثنا حفص عن هشام بن عروة عن أبيه عن عائشة مثله زاد من كرسف قال فذكر لعائشة قولهم في ثوبين وبرد حبرة فقالت قد أتي بالبرد ولكنهم ردوه ولم يكفنوه فيه *

۱۳۷۵۔ قتیبہ بن سعید، حفص، ہشام بن عروہ، ان کے والد، حضرت عائشہؓ سے ایسا ہی مروی ہے اتنا زیادہ ہے، کہ وہ کپڑے روئی کے تھے پھر کسی نے حضرت عائشہؓ سے کہا کہ آپ کے کفن میں دو سفید کپڑے اور حبرہ تھا انہوں نے کہا پہلے حبرہ آیا تھا لیکن صحابہ نے پھیر دیا اس کو اور نہیں کفن دیا آپ کو اس میں۔

١٣٧٦ – حدثنا أحمد بن حنبل وعثمان بن أبي شيبة قالا حدثنا ابن إدريس عن يزيد يعني ابن أبي زياد عن مقسم عن ابن عباس قال كفن رسول الله ﷺ في ثلاثة أثواب نجرانية الحلة ثوبان وقميصه الذي مات فيه قال أبو داود قال عثمان في ثلاثة أثواب حلة حمراء وقميصه الذي مات فيه *

۱۳۷۶۔ احمد بن حنبل اور عثمان بن ابی شیبہ، ابن ادریس، یزید بن ابی زیاد، مقسم، ابن عباس سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ تین کپڑوں میں کفن دیے گئے نجران کے بنے ہوئے تھے ان تین کپڑوں میں ایک چادر ایک تہبند اور ایک وہ قمیص تھی جس میں آپ نے وفات پائی ابوداؤد نے کہا عثمان بن ابی شیبہ نے یوں نقل کیا کہ رسول اللہ ﷺ کفن دیے گئے تین کپڑوں میں دو کپڑے سرخ یعنی چادر اور تہبند جو

رہے تھے اور ایک قمیض جس میں وفات پائی۔

۵۷۶-باب كراهية المغالاة في الكفن

۵۷۶۔ کفن بہت گراں قیمت لینا مکروہ ہے!

۱۳۷۷-حدثنا محمد بن عبيد المحاربي حدثنا عمرو بن هاشم أبو مالك الجنبي عن إسمعيل بن أبي خالد عن عامر عن علي بن أبي طالب قال لا تغال لي في كفن فإني سمعت رسول الله ﷺ يقول لا تغالوا في الكفن فإنه يسلبه سلبا سريعا *

۱۳۷۷۔ محمد بن عبید، عمرو بن ہاشم، ابو مالک، اسمعیل، عامر، حضرت علی بن ابی طالب سے روایت ہے، کہ کفن میں بہت قیمتی کپڑا نہ لگاؤ اور رسول اللہ ﷺ سے میں نے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ کفن میں زیادتی مت کرو اس لیے کہ وہ بہت جلد خراب ہو جاتا ہے۔

تشریح:۔ یعنی جلدی پرانا اور خراب ہو جاتا ہے تو پھر کیا حاجت ہے نفیس اور گراں قیمت کی غرض کہ اسراف کرنا منع ہے کفن میں اور اوسط درجے کا کفن مستحب ہے۔

۱۳۷۸-حدثنا محمد بن كثير أخبرنا سفيان عن الأعمش عن أبي وائل عن خباب قال إن مصعب بن عمير قتل يوم أحد ولم يكن له إلا نمرة كنا إذا غطينا بها رأسه خرج رجلاه وإذا غطينا رجليه خرج رأسه فقال رسول الله ﷺ غطوا بها رأسه واجعلوا على رجليه شيئا من الإذخر *

۱۳۷۸۔ محمد بن کثیر، سفیان، اعمش، ابو وائل، خبابؓ سے روایت ہے کہ مصعب بن عمیر احد کے دن شہید ہوئے تو سوائے ایک کملی کے کفن میسر نہ آیا اور وہ کملی بھی ایسی چھوٹی تھی کہ جب ہم ان کے سر پر ڈالتے تھے تو پیر کھل جاتے تھے اور اگر پاؤں پر ڈالتے تھے تو سر کھلتا تھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کملی سے ان کے سر کو ڈھانک دو اور پیروں پر گھاس رکھو۔

تشریح:۔ معلوم ہوا جب کچھ میسر نہ آئے تو کفن میں ایک ہی کپڑا کفایت کرتا ہے۔

۱۳۷۹-حدثنا أحمد بن صالح حدثني ابن وهب حدثني هشام بن سعد عن حاتم بن أبي نصر عن عبادة بن نسي عن أبيه عن عبادة بن الصامت عن رسول الله ﷺ قال خير الكفن الحلة وخير الأضحية الكبش الأقرن *

۱۳۷۹۔ احمد بن صالح، ابن وہب، ہشام بن سعد، حاتم بن ابی نصر، عبادہ بن نسی، ان کے والد، عبادہ بن صامت سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بہترین کفن حلہ ہے اور بہترین قربانی دنبہ ہے سینگ دار۔

تشریح:۔ حلہ کہتے ہیں ایک تہبند اور چادر کو مقصود یہ ہے کہ ایک کپڑے سے دو کپڑے بہتر ہیں اور مسنون تو تین کپڑے ہیں اور مینڈھا سینگ دار اس لیے بہتر ہے کہ اکثر وہ زبردست اور موٹا تازہ ہوتا ہے۔

۵۷۷-باب في كفن المرأة *

۵۷۷۔ عورت کے کفن کا بیان!

۱۳۸۰-حدثنا أحمد بن حنبل حدثنا يعقوب بن إبراهيم حدثنا أبي عن ابن إسحق حدثني نوح بن حكيم الثقفي وكان قارئا للقرآن عن رجل من بني عروة بن مسعود يقال له داود قد ولدته أم حبيبة بنت أبي سفيان زوج النبي ﷺ أن ليلى بنت قانف الثقفية قالت كنت فيمن غسل أم كلثوم بنت رسول الله ﷺ عند وفاتها فكان أول ما أعطانا رسول الله ﷺ الحقاء ثم الدرع ثم الخمار ثم الملحفة ثم أدرجت بعد في الثوب الآخر قالت ورسول الله ﷺ جالس

۱۳۸۰۔ احمد بن حنبل، یعقوب بن ابراہیم، ان کے والد، ابن اسحاق نوح بن حکیم، داؤد، لیلیٰ بنت قانف سے روایت ہے، کہ میں بھی ان عورتوں میں تھی جنہوں نے غسل دیا تھا ام کلثوم رسول اللہ ﷺ کی صاحب زادی کو جب ان کا انتقال ہوا تھا تو کفن کے کپڑوں میں سے پہلے رسول اللہ ﷺ نے ہم کو ازار دی پھر ایک کرتہ دیا پھر سر بند ہن دیا پھر چادر دی پھر ایک اور کپڑا دیا جو اوپر سے لپیٹ دیا گیا لیلیٰ نے کہا رسول اللہ ﷺ دروازے پر بیٹھے اور آپ کے پاس کفن کے کپڑے تھے رسول اللہ ﷺ ہم کو ایک کپڑا ان میں سے دیئے جاتے تھے۔

عند الب معه كفنها يناولناها ثوبا ثوبا *

تشریح: مرد کے لیے کفن مسنون ہے ایک کفنی مونڈھوں سے قدم تک اور ازار اور لفافہ یعنی دو چادریں سر سے قدم تک اور عورت کے لیے کفنی اور ازار اور لفافہ اور سینہ بند اور خمار یعنی اوڑھنی دو ہاتھ کی لمبی اور ایک بالشت کی چوڑی اور سینہ بند بغلوں سے گھٹنوں تک اور باقی کفن کپڑے [illegible] بچے [illegible] مرد کے لیے یعنی کفنی مونڈھوں سے قدم تک اور دو چادریں سر سے پاؤں تک۔

٥٧٨ - باب في المسك للميت

۵۷۸۔ میت کو مشک لگانا!

١٣٨١ - حدثنا مسلم بن إبراهيم حدثنا المستمر بن الريان عن أبي نضرة عن أبي سعيد الخدري قال قال رسول الله ﷺ أطيب طيبكم المسك *

۱۳۸۱۔ مسلم بن ابراہیم، مستمر بن ریان، ابو نضرہ، ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے سب خوشبوؤں میں بہتر تمہاری مشک ہے تو میت کو یا کفن کو لگانا اس کا بہتر ہو گا۔

٥٧٩ - باب التعجيل بالجنازة وكراهية حبسها *

۵۷۹۔ جنازے کے تجہیز و تکفین میں جلدی کرنا!

١٣٨٢ - حدثنا عبد الرحيم بن مطرف الرؤاسي أبو سفيان وأحمد بن جناب قالا حدثنا عيسى قال أبو داود هو ابن يونس عن سعيد بن عثمان البلوي عن عروة بن سعيد الأنصاري عن أبيه عن الحصين بن وحوح أن طلحة بن البراء مرض فأتاه النبي ﷺ يعوده فقال إني لا أرى طلحة إلا قد حدث فيه الموت فآذنوني به وعجلوا فإنه لا ينبغي لجيفة مسلم أن تحبس بين ظهراني أهله *

۱۳۸۲۔ عبدالرحیم بن مطرف، ابو سفیان اور احمد بن جناب، عیسیٰ بن یونس، سعید بن عثمان، عبدالرحیم، عروہ بن سعید انصاری، ان کے والد حصین بن وحوح سے مروی ہے، کہ طلحہ بن براء بیمار ہوئے تو رسول اللہ ﷺ ان کی عیادت کو آئے بعد اس کے آپ نے فرمایا میں سمجھتا ہوں طلحہ مر گئے ہوں گے تو خبر دو مجھ کو ان کی اور جلدی کرو، ان کی تجہیز و تکفین میں اس لیے مسلمان کی نعش کو نہیں چاہیے کہ پڑی رہے اپنے گھر میں

تشریح: یعنی بے گور کفن بلکہ جہاں تک ہو سکے جلدی کرنا چاہیے اس کی تجہیز اور تکفین میں البتہ اگر ضرورت کی وجہ سے دیر ہو جائے تو لاچاری اور مجبوری ہے۔

٥٨٠ - باب في الغسل من غسل الميت *

۵۸۰۔ میت کو جو غسل دے وہ خود بھی پھر غسل کرے!

١٣٨٣ - حدثنا عثمان بن أبي شيبة حدثنا محمد بن بشر حدثنا زكريا حدثنا مصعب بن شيبة عن طلق بن حبيب العنزي عن عبد الله بن الزبير عن عائشة أنها حدثته أن النبي ﷺ كان يغتسل من أربع من الجنابة ويوم الجمعة ومن الحجامة وغسل الميت *

۱۳۸۳۔ عثمان بن ابی شیبہ، محمد بن بشیر، زکریا، مصعب بن شیبہ، طلق بن حبیب، عبداللہ بن زبیر، حضرت عائشہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ غسل کیا کرتے تھے چار چیزوں سے ایک تو جنابت سے دوسرے جمعہ کے دن تیسری پچھنے لگا کر چوتھی میت کو غسل دے کر مگر جنابت کے سوا اور کوئی غسل فرض نہیں ہے بلکہ سنت ہے۔

١٣٨٤ - حدثنا أحمد بن صالح حدثنا ابن أبي فديك حدثني ابن أبي ذئب عن القاسم بن عباس عن عمرو بن عمير عن أبي هريرة أن رسول الله ﷺ قال من غسل الميت فليغتسل ومن حمله فليتوضأ *

۱۳۸۴۔ احمد بن صالح، ابن ابی فدیک، ابن ابی ذیب، قاسم، عمرو بن عمیر، ابو ہریرہ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو میت کو نہلائے تو اس کو چاہیے کہ خود بھی غسل کرے اور جو کوئی جنازہ اٹھائے تو وہ وضو کر لے۔

١٣٨٥ - حدثنا حامد بن يحيى عن سفيان عن سهيل بن أبي صالح عن أبيه عن إسحق مولى زائدة عن أبي هريرة عن

۱۳۸۵۔ حامد بن یحییٰ سفیان، سہیل، ان کے والد، اسحاق، ابو ہریرہ سے روایت ہے اسی طرح ابو داؤد نے کہا میت سے غسل کرنے کی

النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَاهُ قَالَ أَبُو دَاوُد هَذَا مَنْسُوخٌ وَ سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ وَسُئِلَ عَنِ الْغُسْلِ مِنْ غُسْلِ الْمَيِّتِ فَقَالَ يُجْزِيهِ الْوُضُوءُ قَالَ أَبُو دَاوُد أَدْخَلَ أَبُو صَالِحٍ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَبِي هُرَيْرَةَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ يَعْنِي إِسْحَقَ مَوْلَى زَائِدَةَ قَالَ وَحَدِيثُ مُصْعَبٍ ضَعِيفٌ فِيهِ خِصَالٌ لَيْسَ الْعَمَلُ عَلَيْهِ *

حدیث منسوخ ہے میں نے سنا احمد بن حنبل سے جب ان سے پوچھا گیا کہ میت کو غسل دے کر غسل کرنا کیسا ہے انہوں نے کہا وضو کافی ہے ابوداؤد فرماتے ہیں کہ ابو صالح نے اس حدیث میں اسحاق کو اپنے اور ابوہریرہؓ کے درمیان داخل کر دیا اور فرمایا کہ مصعب کی روایت میں چند ایسی چیزیں ہیں جو ضعیف ہیں لہٰذا اس پر عمل نہیں۔

تشریح:۔ خطابی نے کہا میں نہیں جانتا کہ کسی فقیہ نے واجب کیا غسل کو میت کے غسل دینے سے نہ وضو کو میت کے اٹھانے سے شاید غسل اور وضو استحباباً ہو بعضوں نے کہا یہ غسل مسنون ہے اور بعض سے اس کا وجوب منقول کیا ہے بہر حال احتیاط اسی میں ہے کہ غسل کرے واللہ اعلم۔

۵۸۱-بَاب فِي تَقْبِيلِ الْمَيِّتِ *

۵۸۱۔ میت کو بوسہ دینا!

۱۳۸۶-حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يُقَبِّلُ عُثْمَانَ بْنَ مَظْعُونٍ وَهُوَ مَيِّتٌ حَتَّى رَأَيْتُ الدُّمُوعَ تَسِيلُ

۱۳۸۶۔ محمد بن کثیر، سفیان، عاصم، قاسم، حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ بوسہ دیتے تھے عثمان بن مظعون کو اور وہ مر گئے تھے یہاں تک کہ آنسو بہتے ہوئے آپ کے میں نے دیکھے۔

تشریح:۔ عثمان بن مظعون مہاجرین میں سے تھے اور رسول اللہ ﷺ کے رضاعی بھائی تھے سب سے پہلے مہاجرین میں ان کا انتقال مدینے میں ہوا۔

۵۸۲-بَاب فِي الدَّفْنِ بِاللَّيْلِ *

۵۸۲۔ رات کو دفن کرنے کا بیان!

۱۳۸۷-حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ بَزِيعٍ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ أَخْبَرَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَوْ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ رَأَى نَاسٌ نَارًا فِي الْمَقْبَرَةِ فَأَتَوْهَا فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الْقَبْرِ وَإِذَا هُوَ يَقُولُ نَاوِلُونِي صَاحِبَكُمْ فَإِذَا هُوَ الرَّجُلُ الَّذِي كَانَ يَرْفَعُ صَوْتَهُ بِالذِّكْرِ *

۱۳۸۷۔ محمد بن حاتم، ابو نعیم، محمد بن مسلم، عمرو بن دینار، جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے، کہ لوگوں نے روشنی دیکھی رات کو قبرستان میں تو وہاں گئے دیکھا تو رسول اللہ ﷺ قبر کے اندر کھڑے ہیں اور فرماتے ہیں دو تم مجھے اپنے ساتھی کو یعنی نعش کو وہ شخص تھا جو بلند آواز سے ذکر الٰہی کیا کرتا تھا۔

تشریح:۔ اس سے معلوم ہوا کہ رات کو دفن کرنا جائز ہے اور یہی قول ہے جمہور علماء اور ائمہ اربعہ کا۔

۵۸۳-بَاب فِي الْمَيِّتِ يُحْمَلُ مِنْ أَرْضٍ إِلَى أَرْضٍ وَكَرَاهَةِ ذَلِكَ *

۵۸۳۔ مردے کو ایک ملک سے دوسرے ملک میں لے جانا!

۱۳۸۸-حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ نُبَيْحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا حَمَلْنَا الْقَتْلَى يَوْمَ أُحُدٍ لِنَدْفِنَهُمْ فَجَاءَ مُنَادِي النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تَدْفِنُوا الْقَتْلَى فِي مَضَاجِعِهِمْ فَرَدَدْنَاهُمْ *

۱۳۸۸۔ محمد بن کثیر، سفیان، اسود بن قیس، نبیح، حضرت جابرؓ سے روایت ہے، کہ جنگ احد کے روز ہم نے چاہا بلکہ اٹھایا شہیدوں کو دفن کرنے کے واسطے دوسری جگہ میں لا کر اتنے میں منادی رسول اللہ ﷺ کا آیا اور پکارا کہ رسول اللہ ﷺ حکم فرماتے ہیں کہ دفن کرو مقتولین کو انہی مقاموں پر جہاں وہ مارے گئے پھر ہم نے ان کی لاشوں کو وہیں رکھ دیا۔

تشریح:۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نعش کو ایک ملک سے دوسرے ملک نے جانا نا جائز ہے۔

٥٨٤-باب في الصُّفُوف على الْجنازة *

۵۸۴۔ جنازے کی نماز میں کتنی صفیں کرے!

١٣٨٩-حدّثنا مُحمّدُ بْنُ عُبيْدٍ حدّثنا حمّادٌ عنْ مُحمّدِ بْن إسْحق عنْ يزيد بْن أبي حبيب عنْ مرْثدٍ الْيزنيِّ عنْ مالك ابن هُبيرة قال قال رسُولُ الله ﷺ ما منْ مُسْلم يمُوتُ فيُصلِّي عليْه ثلاثةُ صُفُوفٍ من الْمُسْلمين إلّا أوْجب قال فكان مالكٌ إذا اسْتقلّ أهْلَ الْجنازة جزّأهُمْ ثلاثة صُفُوفٍ للْحديث *

۱۳۸۹۔ محمد بن عبید، حماد، محمد بن اسحاق، یزید، مرثد یزنی، مالک بن ہبیرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایسا کوئی مسلمان نہیں ہے کہ وہ مر جائے اور اس پر مسلمانوں کی تین صفیں نماز پڑھیں مگر اللہ تعالیٰ اس پر جنت واجب کرتا ہے اور مغفرت مالک جس وقت کہ آدمیوں کو کم جانتے تو ان کو تقسیم کرتے تین صفیں بلحاظ اس حدیث کے۔

تشریح:۔ اگرچہ ہر صف میں تھوڑے تھوڑے آدمی ہوتے اور جو آدمی زیادہ ہوں تو تین صفوں سے زیادہ بھی کرنا درست ہے۔ (علامہ)

٥٨٥-بَاب اتِّبَاعِ النِّسَاءِ الْجَنَائِزَ *

۵۸۵۔ عورتوں کا جنازے کے ساتھ جانا منع ہے!

١٣٩٠-حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ نُهِينَا أَنْ نَتْبَعَ الْجَنَائِزَ وَلَمْ يُعْزَمْ عَلَيْنَا *

۱۳۹۰۔ سلیمان بن حرب، حماد، ایوب، حفصہ، حضرت ام عطیہ سے روایت ہے کہ منع کیے گئے ہم جنازوں کے پیچھے چلنے سے اور ہم پر تاکید نہ کی گئی اس کے منع میں۔

٥٨٦-بَاب فَضْلِ الصَّلَاةِ عَلَى الْجَنَائِزِ وَتَشْيِيعِهَا *

۵۸۶۔ جنازے پر نماز پڑھنے کی فضیلت اور اسکے ساتھ جانے کی فضیلت!

١٣٩١-حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَرْوِيهِ قَالَ مَنْ تَبِعَ جَنَازَةً فَصَلَّى عَلَيْهَا فَلَهُ قِيرَاطٌ وَمَنْ تَبِعَهَا حَتَّى يُفْرَغَ مِنْهَا فَلَهُ قِيرَاطَانِ أَصْغَرُهُمَا مِثْلُ أُحُدٍ أَوْ أَحَدُهُمَا مِثْلُ أُحُدٍ

۱۳۹۱۔ مسدد، سفیان، سمی، ابو صالح، ابو ہریرہؓ سے روایت ہے، کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو شخص جنازہ کے پیچھے جائے یعنی ہمراہ جائے پھر اس جنازے کی نماز پڑھے تو اس کو قیراط بھر ثواب ہے اور جو کوئی اتنا ٹھہرے کہ اس کے دفن وغیرہ سے فراغت پائے تو اس کے دو قیراط برابر ثواب ہے ان دونوں جو چھوٹا قیراط ہے وہ بھی مثل احد کے پہاڑ کے ہے یا ایک قیراط ان میں سے احد کے برابر ہے قیراط کہتے ہیں دینار کے بارہویں حصے کو یہاں قیراط سے مراد حصہ عظیم ہے۔

١٣٩٢-حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حُسَيْنٍ الْهَرَوِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا الْمُقْرِئُ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ حَدَّثَنِي أَبُو صَخْرٍ وَهُوَ حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ أَنَّ يَزِيدَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قُسَيْطٍ حَدَّثَهُ أَنَّ دَاوُدَ بْنَ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَانَ عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ إِذْ طَلَعَ خَبَّابٌ صَاحِبُ الْمَقْصُورَةِ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ أَلَا تَسْمَعُ مَا يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ خَرَجَ مَعَ جَنَازَةٍ مِنْ بَيْتِهَا وَصَلَّى عَلَيْهَا فَذَكَرَ مَعْنَى حَدِيثِ سُفْيَانَ فَأَرْسَلَ ابْنُ عُمَرَ إِلَى عَائِشَةَ فَقَالَتْ صَدَقَ أَبُو هُرَيْرَةَ *

۱۳۹۲۔ ہارون اور عبدالرحمن، مقری، حیوہ، ابو صخر، یزید بن عبد اللہ، داؤد بن عامر ان کے والد سے مروی ہے کہ وہ ابن عمر بن خطاب کے پاس بیٹھے تھے کہ حضرت خباب تشریف لائے اور فرمایا کہ اے ابن عمر حضرت ابو ہریرہ جو فرماتے ہیں کیا رسول اللہ ﷺ کو معلوم ہے وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص جنازے کے ساتھ اس کے گھر سے نکلے پھر نماز پڑھی تو اس کو ایک قیراط کا ثواب ہے اور جو دفن تک ساتھ رہے تو دو قیراط کا ثواب ہے جب ابن عمر نے یہ حدیث سنی تو حضرت عائشہؓ سے پوچھنے کو بھیجا انہوں نے کہا ابو ہریرہ نے سچ کہا تو ابن عمر کو پورا یقین ہو گیا اس پر۔

۱۳۹۳-حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ شُجَاعٍ السَّكُونِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي أَبُو صَخْرٍ عَنْ شَرِيكِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَمُوتُ فَيَقُومُ عَلَى جَنَازَتِهِ أَرْبَعُونَ رَجُلًا لَا يُشْرِكُونَ بِاللَّهِ شَيْئًا إِلَّا شُفِّعُوا فِيهِ *

۱۳۹۳۔ولید بن شجاع، ابن وہب، ابو صخر، شریک بن عبداللہ، کریب، ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے میں نے سنا ہے آپ فرماتے تھے نہیں کوئی ایسا مسلمان جو مر جائے پھر اس کے جنازہ پر چالیس مرد جو شرک نہ کرتے ہوں اللہ کے ساتھ نماز پڑھنے کھڑے ہوں مگر یہ کہ اللہ ان کی سفارش اس کے حق میں قبول کرتا ہے۔

تشریح:۔ معلوم ہوا کہ چالیس موحدین کا نماز جنازہ پڑھنا میت کی مغفرت کا سبب ہے عبداللہ بن عباس تلاش کر کے جنازہ کی نماز کے واسطے چالیس مسلمان جمع کرتے تھے موجب اس حدیث کے اور حضرت عائشہؓ کی روایت میں سو مسلمانوں کا ذکر ہے تو جب چالیس کی سفارش قبول ہے تو سو کی بدرجہ اولیٰ قبول ہے اور جو حدیث آگے گزر گئی اس میں تین صفوں کا ذکر ہے۔

۵۸۷-بَاب فِي النَّارِ يُتْبَعُ بِهَا الْمَيِّتُ *

۵۸۷۔جنازے کے ساتھ آگ لے جانا منع ہے!

۱۳۹۴-حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَا حَدَّثَنَا حَرْبٌ يَعْنِي ابْنَ شَدَّادٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنِي بَابُ بْنُ عُمَيْرٍ حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تُتْبَعُ الْجَنَازَةُ بِصَوْتٍ وَلَا نَارٍ زَادَ هَارُونُ وَلَا يُمْشَى بَيْنَ يَدَيْهَا

۱۳۹۴۔ہارون، عبدالصمد (دوسری سند) ابن مثنی، ابو داؤد، حرب بن شداد، یحییٰ، باب بن عمیر، مدینہ کا ایک شخص، ابو ہریرہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جنازہ کے پیچھے آگ نہ رکھی جائے نہ اس کے پیچھے آواز ہو رونے چلانے والوں کی نہ کوئی جنازہ کے آگے چلے۔

تشریح:۔ بعض لوگوں کا قاعدہ ہوتا ہے کہ جنازے کے ساتھ انگار رکھتے ہیں اس میں عود یا اگر جلاتے جاتے ہیں اس کو منع کیا آپ نے۔ (علامہ)

۵۸۸-بَاب الْقِيَامِ لِلْجَنَازَةِ *

۵۸۸۔جنازے کو آتے دیکھ کر کھڑے ہو جانا!

۱۳۹۵-حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ إِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُومُوا لَهَا حَتَّى تُخَلِّفَكُمْ أَوْ تُوضَعَ *

۱۳۹۵۔مسدد، سفیان، زہری، سالم، ان کے والد، عامر بن ربیعہ سے روایت ہے کہ انکو نبی ﷺ سے یہ حدیث پہنچی جب تم جنازے کو دیکھو تو اٹھ کھڑے ہو یہاں تک کہ وہ تم سے آگے بڑھ جائے یا رکھ دیا جائے

تشریح:۔ بعض علماء کا عمل اسی حدیث پر ہے بعضوں کے نزدیک یہ حدیث منسوخ ہے۔

۱۳۹۶-حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سُهَيْلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ عَنِ ابْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا تَبِعْتُمُ الْجَنَازَةَ فَلَا تَجْلِسُوا حَتَّى تُوضَعَ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ الثَّوْرِيُّ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ فِيهِ حَتَّى تُوضَعَ بِالْأَرْضِ وَرَوَاهُ أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ سُهَيْلٍ قَالَ حَتَّى تُوضَعَ فِي اللَّحْدِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَسُفْيَانُ أَحْفَظُ مِنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ *

۱۳۹۶۔احمد بن یونس، زہیر، سہیل، ابن ابو سعید، ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم جنازہ کے پیچھے چلو تو نہ بیٹھا کرو جب تک گردنوں سے زمین پر نہ رکھا جائے یا قبر میں نہ رکھا جائے ابو داؤد فرماتے ہیں کہ اس روایت کو سفیان ثوری نے بواسطہ سہیل، ان کے والد، ابو ہریرہ سے نقل کیا ہے اس میں یہ الفاظ ہیں کہ حتیٰ کہ زمین پر وہ جنازہ رکھ دیا جائے اور ابو معاویہ نے بواسطہ سہیل یہ الفاظ نقل کیے ہیں کہ حتیٰ کہ وہ قبر میں رکھ دیا جائے لیکن سفیان بہ نسبت ابو معاویہ کے زیادہ حافظ ہیں۔

تشریح :- سنت یہ ہے کہ بدون جنازہ کے رکھے نہ بیٹھے کہ اکثر جنازہ اٹھانے والوں کو مدد کی حاجت ہوتی ہے جنازہ رکھے بغیر بیٹھنا مکروہ ہے البتہ جب جنازہ زمین پر رکھ دیا جائے تو اس وقت بیٹھ جانا برا نہیں ہے یہ حکم اس شخص کے لیے ہے جو جنازہ کے ساتھ ہو اور جو جنازہ کو آتا دیکھے تو وہ کھڑا ہو جائے بعض سلف کے نزدیک اور یہی قول ہے اوزاعی اور احمد اور اسحاق کا اور بعضوں کے نزدیک کھڑا ہونا ضروری نہیں اور یہ قول ہے ابو حنیفہ اور مالک اور شافعی کا وہ کہتے ہیں قیام کی حدیثیں منسوخ ہیں دوسری حدیث سے۔

۱۳۹۷–حدّثنا مؤمّل بن الفضل الحرّانيُّ حدّثنا الوليد حدّثنا أبو عمرو عن يحيى بن أبي كثير عن عُبيد الله بن مِقْسم حدّثني جابرٌ قال كُنّا مع النّبيّ ﷺ إذْ مرّتْ بنا جنازةٌ فقامَ لها فلمّا ذهبْنا لنحْملَ إذا هيَ جنازةُ يهوديٍّ فقلْنا يا رسُولَ اللّهِ إنّما هيَ جنازةُ يهوديٍّ فقالَ إنّ الْموْتَ فزَعٌ فإذا رأيْتُمْ جنازةً فقُومُوا *

۱۳۹۷۔ مؤمل بن فضل، ولید، ابو عمرو، یحیی، عبداللہ بن مقسم، حضرت جابر سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ کے ہم ساتھ تھے اتنے میں ایک جنازہ نکلا تو آپ اس کے لیے اٹھ کھڑے ہوئے پھر جب ہم اس کے اٹھانے کے لیے چلے تو معلوم ہوا کہ جنازہ یہودی کا ہے تو ہم نے حضرت سے عرض کیا یا رسول اللہ یہ تو یہودی کا جنازہ ہے تو آپ نے فرمایا البتہ موت ڈرنے کی چیز ہے سو جب تم جنازہ کو دیکھو تو اٹھ کھڑے ہو۔

تشریح :- بعض کے نزدیک اول جنازہ دیکھ کر اٹھنا سنت تھا پھر منسوخ ہو گیا اب جنازہ دیکھ کر اٹھنا سنت نہیں۔

۱۳۹۸–حدّثنا القعْنبيُّ عنْ مالكٍ عنْ يحْيى بْن سعيْدٍ عنْ واقد بْن عمْرو بْن سعْد بْن مُعاذ الْأنْصاريّ عنْ نافع بْن جُبيْر بْن مُطْعم عنْ مسْعُود بْن الْحكم عنْ عليّ بْن أبي طالبٍ أنّ النّبي ﷺ قام في الْجنازة ثُمّ قعد بعْدُ

۱۳۹۸۔ قعنبی، مالک، یحییٰ بن سعید، واقد بن عمرو بن سعد، نافع بن جبیر، مسعود بن حکم، حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ پہلے کھڑے ہوا کرتے تھے جنازوں میں پھر بیٹھنے لگے اور کھڑا ہونا چھوڑ دیا یہی دلیل ہے ابو حنیفہ وغیرہ کی۔

۱۳۹۹–حدّثنا هشامُ بْنُ بهْرام الْمدائنيُّ أخْبرنا حاتمُ بْنُ إسْمعيل حدّثنا أبو الْأسْباط الْحارثيُّ عنْ عبْد اللّه بْن سُليْمان بْن جُنادة بْن أبي أُميّة عنْ أبيه عنْ جدّه عنْ عُبادة بْن الصّامت قال كان رسُولُ اللّه ﷺ يقُومُ في الْجنازة حتّى تُوضع في اللّحْد فمرّ به حبْرٌ من الْيهُود فقال هكذا نفْعلُ فجلس النّبيُّ ﷺ وقال اجْلسُوا خالفُوهُمْ *

۱۳۹۹۔ ہشام بن بہرام، حاتم بن اسماعیل، ابو الاسباط، عبداللہ بن سلیمان، ان کے والد، ان کے دادا، عبادہ بن صامت سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ جب جنازے کے لئے کھڑے ہوتے تو جب تک وہ قبر میں نہ رکھا جاتا آپ نہ بیٹھتے پھر ایک یہود کا عالم آپ کے پاس سے گزرا اور اس نے کہا ہم بھی اسی طرح کرتے ہیں یعنی جب تک مردہ کو قبر میں نہ رکھیں تب تک کھڑے رہتے ہیں تو رسول اللہ ﷺ بیٹھ گئے اور فرمایا مخالفت کرو یہود کی۔

۵۸۹–باب الرُّكُوب في الْجنازة *

۵۸۹۔ جنازے کے ساتھ سوار ہو کر چلنا منع ہے!

۱۴۰۰–حدّثنا يحْيى بْنُ مُوسى الْبلْخيُّ أخْبرنا عبْدُ الرّزّاق أخْبرنا معْمرٌ عنْ يحْيى بْن أبي كثيرٍ عنْ أبي سلمة بْن عبْد الرّحْمن بْن عوْفٍ عنْ ثوْبان أنّ رسُول اللّه ﷺ أُتي بدابّةٍ وهُو مع الْجنازة فأبى أنْ يرْكبها فلمّا انْصرف أُتي بدابّةٍ فركب فقيل لهُ فقال إنّ الْملائكة كانتْ تمْشي فلمْ أكُنْ لأرْكب وهُمْ يمْشُون فلمّا ذهبُوا ركبْتُ *

۱۴۰۰۔ یحییٰ بن موسیٰ، عبدالرزاق، معمر، یحییٰ بن ابی کثیر، ابو سلمہ، حضرت ثوبانؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ کی سواری کے لئے ایک جانور لایا گیا اور آپ جنازے کے ساتھ تھے آپ نے سواری سے انکار کیا جب جنازہ سے فارغ ہو کر لوٹے تو آپ ایک جانور پر سوار ہوئے تھے آپ نے فرمایا پہلے جنازے کے ساتھ فرشتے پا پیادہ جا رہے تھے اس واسطے میں سوار نہیں ہوا کہ وہ پاؤں سے چلتے تھے جب فرشتے چلے گئے تو میں سوار ہو گیا۔

۱۴۰۱ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكٍ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ عَلَى ابْنِ الدَّحْدَاحِ وَنَحْنُ شُهُودٌ ثُمَّ أُتِيَ بِفَرَسٍ فَعُقِلَ حَتَّى رَكِبَهُ فَجَعَلَ يَتَوَقَّصُ بِهِ وَنَحْنُ نَسْعَى حَوْلَهُ *

۱۴۰۱۔ عبیداللہ بن معاذ، ان کے والد، شعبہ، سماک، جابر بن سمرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ابن دحداح کے جنازے کی نماز پڑھی اور ہم حاضر تھے پھر آپ کی سواری کے لئے گھوڑا آیا آپ نے اس کو باندھ دیا یہاں تک کہ آپ سوار ہوئے اور گھوڑا کودنے لگا ہم سب آپ کے گرد دوڑتے جاتے تھے۔

۵۹۰ -

۵۹۰۔ جنازے کے آگے چلنے کا بیان!

۱۴۰۲ - حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ يَمْشُونَ أَمَامَ الْجَنَازَةِ *

۱۴۰۲۔ قعنبی، سفیان بن عیینہ، زہری، سالم، ان کے والد سے روایت ہے، کہ میں نے دیکھا رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر صدیقؓ اور عمر بن الخطاب کو جنازہ کے آگے چلتے تھے۔

تشریح:۔ معارض ہے اس کے جو روایت کیا ہے عبدالرزاق نے طاوس سے کہ رسول اللہ ﷺ تادم وفات جنازہ کے پیچھے چلتے رہے اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا کہ حضرت علیؓ جنازے کے پیچھے چلتے تھے۔

۱۴۰۳ - حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ عَنْ خَالِدٍ عَنْ يُونُسَ عَنْ زِيَادِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ وَأَحْسَبُ أَنَّ أَهْلَ زِيَادٍ أَخْبَرُونِي أَنَّهُ رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الرَّاكِبُ يَسِيرُ خَلْفَ الْجَنَازَةِ وَالْمَاشِي يَمْشِي خَلْفَهَا وَأَمَامَهَا وَعَنْ يَمِينِهَا وَعَنْ يَسَارِهَا قَرِيبًا مِنْهَا وَالسِّقْطُ يُصَلَّى عَلَيْهِ وَيُدْعَى لِوَالِدَيْهِ بِالْمَغْفِرَةِ وَالرَّحْمَةِ *

۱۴۰۳۔ وہب بن بقیہ، خالد، یونس، زیاد بن جبیر، ان کے والد، مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے یونس نے کہا میں گمان کرتا ہوں کہ زیاد نے یوں کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سوار جنازہ کے پیچھے چلے اور پیادہ جنازہ کے پیچھے چلے اور آگے اور اس کے داہیں اور اس کے بائیں اور پاس اس کے (اور کچا بچہ نماز پڑھی جائے اس پر اور اس کے ماں باپ کے لیے دعا کی جائے) بخشش اور مغفرت کے ساتھ۔

تشریح:۔ کچا بچہ وہ ہے جس کی مدت حمل پوری نہ ہوئی ہو لیکن جان پڑ گئی ہو اور زندہ پیدا ہوا ہو اس پر نماز پڑھنا چاہیے اور جو جان نہ پڑی ہو یا مردہ پیدا ہو تو نماز پڑھنا ضروری نہیں ہے بلکہ یوں ہی دفن کر دینا چاہیے۔

۵۹۱ - بَابُ الْإِسْرَاعِ بِالْجَنَازَةِ *

۵۹۱ جنازے کو جلدی لے چلنے کا بیان!

۱۴۰۴ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ أَسْرِعُوا بِالْجَنَازَةِ فَإِنْ تَكُ صَالِحَةً فَخَيْرٌ تُقَدِّمُونَهَا إِلَيْهِ وَإِنْ تَكُ سِوَى ذَلِكَ فَشَرٌّ تَضَعُونَهُ عَنْ رِقَابِكُمْ * ط

۱۴۰۴۔ مسدد، سفیان، زہری، سعید بن مسیب، ابوہریرہ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جنازہ کو جلدی لے جایا کرو اس لیے کہ اگر مردہ نیک ہے تو اس کو بھلائی کی طرف جلدی پہنچاتے ہو یعنی قبر میں جاکر ثواب پائے گا اور اگر نیک نہیں تو تم نے اپنی گردن سے شر کو اتار دیا۔

تشریح:۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کفن اور دفن میں جلدی کرنا مستحب ہے۔

۱۴۰۵ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عُيَيْنَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَانَ فِي جَنَازَةِ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ وَكُنَّا نَمْشِي مَشْيًا خَفِيفًا فَلَحِقَنَا أَبُو بَكْرَةَ فَرَفَعَ سَوْطَهُ

۱۴۰۵۔ مسلم بن ابراہیم، شعبہ، عیینہ بن عبدالرحمن، ان کے والد، عبدالرحمن سے روایت ہے، کہ ہم عثمان بن ابی العاص کے جنازے کے ساتھ تھے اور آہستہ چلتے تھے اتنے میں ابوبکرہ آن پہنچے اور انہوں نے اپنا

فقال لقد رأيتنا ونحن مع رسول الله ﷺ نرمل رملا

کوڑا ہمارے مارنے کو اٹھایا اور کہا تم نے دیکھا ہے جب ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے جنازے کو لئے ہوئے تو جلدی جلدی چلتے تھے۔

تشریح۔ جنازہ کو لے کر نہ بہت دوڑے نہ آہستہ سے چلے بلکہ ذرا تیزی سے چلے۔

١٤٠٦ - حدثنا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ حدثنا خالدُ بْنُ الْحارِث ح و حدثنا إبراهيم بن موسى حدثنا عيسى يعني ابن يونس عن عُيينة بهذا الْحديث قالا في جنازة عبد الرَّحْمن بْنِ سمْرة وقال فحمل عليْهم بغلته وأهْوى بالسَّوْطِ *

۱۴۰۶۔ حمید بن مسعدہ، خالد بن حارث (دوسری سند) ابراہیم بن موسیٰ، عیسیٰ بن یونس، عیینہ سے دوسری روایت میں بھی ایسا ہی مروی ہے مگر اس میں یہ ہے کہ عبدالرحمن بن سمرہ کا جنازہ تھا اور ابوبکرہ نے اپنے خچر کو دوڑایا اور کوڑے سے اشارہ کیا کہ جلدی چلو۔

١٤٠٧ - حدَّثنا مُسَدَّدٌ حدَّثنا أَبُو عَوانَةَ عَنْ يَحْيَى الْمُجَبَّر قالَ أَبُو داوُدَ وَهُوَ يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِي ماجِدَةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قالَ سَأَلْنا نَبِيَّنا ﷺ عَنِ الْمَشْيِ مَعَ الْجَنازَةِ فَقالَ ما دُونَ الْخَبَبِ إِنْ يَكُنْ خَيْرًا تَعَجَّلَ إِلَيْهِ وَإِنْ يَكُنْ غَيْرَ ذَلِكَ فَبُعْدًا لِأَهْلِ النَّارِ وَالْجَنازَةُ مَتْبُوعَةٌ وَلا تُتْبَعُ لَيْسَ مَعَها مَنْ تَقَدَّمَها قالَ أَبُو داوُدَ وَهُوَ ضَعِيفٌ هُوَ يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَهُوَ يَحْيَى الْجابِرُ قالَ أَبُو داوُدَ وَهَذا كُوفِيٌّ وَأَبُو ماجِدَةَ بَصْرِيٌّ قالَ أَبُو داوُدَ أَبُو ماجِدَةَ هَذا لا يُعْرَفُ *

۱۴۰۷۔ مسدد ابو عوانہ یحییٰ بن عبداللہ ابو ماجدہ، ابن مسعودؓ سے روایت ہے، کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ جنازے کے ساتھ کیونکر چلنا چاہیے انہوں نے کہا خبب دوڑنے کی ایک قسم ہے اگر وہ جنازہ نیک آدمی کا ہے تو جلدی پہنچانے کے لئے اور اگر وہ نیک نہیں ہے تو جہنم والوں کا دور رہنا بہتر ہے اور جنازہ آگے رہنا چاہیے یعنی لوگوں کو اس کے پیچھے رہنا چاہیے پیچھے اور جو جنازہ کے آگے چلتا ہے وہ گویا کہ اس کے ساتھ ہی نہیں ہے۔

تشریح:۔ یہ حدیث دلیل ہے ابو حنیفہ اور اوزاعی کی

٥٩٢ - باب الْإِمام لا يُصَلِّي عَلَى مَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ *

۵۹۲۔ جو شخص خودکشی کرے یعنی اپنے تئیں آپ مار ڈالے اس پر امام نماز جنازہ کی نہ پڑھے!

١٤٠٨ - حدَّثنا ابْنُ نُفَيْلٍ حدَّثنا زُهَيْرٌ حدَّثنا سِماكٌ حدَّثني جابِرُ بْنُ سَمُرَةَ قالَ مَرِضَ رَجُلٌ فَصِيحَ عَلَيْهِ فَجاءَ جارُهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقالَ لَهُ إِنَّهُ قَدْ ماتَ قالَ وَما يُدْرِيكَ قالَ أَنا رَأَيْتُهُ قالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّهُ لَمْ يَمُتْ قالَ فَرَجَعَ فَصِيحَ عَلَيْهِ فَجاءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقالَ إِنَّهُ قَدْ ماتَ فَقالَ النَّبِيُّ ﷺ إِنَّهُ لَمْ يَمُتْ فَرَجَعَ فَصِيحَ عَلَيْهِ فَقالَتِ امْرَأَتُهُ انْطَلِقْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَخْبِرْهُ فَقالَ الرَّجُلُ اللَّهُمَّ الْعَنْهُ قالَ ثُمَّ انْطَلَقَ الرَّجُلُ فَرَآهُ قَدْ نَحَرَ نَفْسَهُ بِمِشْقَصٍ مَعَهُ فَانْطَلَقَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَأَخْبَرَهُ أَنَّهُ قَدْ ماتَ فَقالَ وَما يُدْرِيكَ قالَ رَأَيْتُهُ يَنْحَرُ نَفْسَهُ بِمَشاقِصَ مَعَهُ قالَ أَنْتَ رَأَيْتَهُ قالَ نَعَمْ قالَ إِذًا لا أُصَلِّي عَلَيْهِ *

۱۴۰۸۔ ابن نفیل زہیر سماک، حضرت جابر بن سمرہ سے روایت ہے، کہ ایک شخص بیمار ہوا پھر اس کی موت کی خبر مشہور ہوئی تو اس کا ہمسایہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ فلاں شخص مر گیا آپ نے فرمایا تجھے کیسے معلوم ہوا بولا میں خود اس کو دیکھ کر آیا ہوں آپ نے فرمایا نہیں مرا پھر وہ لوٹ گیا بعد اس کے پھر خبر مشہور ہوئی اس کی موت کی پھر وہی شخص آیا اور عرض کیا یا رسول فلاں شخص مر گیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وہ نہیں مرا پھر وہ لوٹ گیا بعد اس کے پھر خبر مشہور ہوئی اس کی موت کی تو اس کی بی بی نے یعنی مریض کی بی بی نے اسی شخص سے یعنی ہمسائے سے جو دوبار آچکا تھا یہ کہا جا اور آنحضرت ﷺ کو خبر کر وہ بولا اے اللہ لعنت کر اس پر راوی نے کہا پھر وہ شخص آیا اس مریض کے پاس اور دیکھا اس کو کہ اپنے گلے کو کاٹ لیا ہے تیر کی پیکان سے تب وہ آنحضرت ﷺ کے پاس گیا اور عرض کیا یا رسول اللہ وہ مر گیا ہے آپ نے فرمایا تجھے کیونکر معلوم ہوا

ہو یہ۔ میں خود اس کو دیکھ کر آیا اس نے اپنا گلا کاٹ لیا ہے تیروں سے آپ نے فرمایا تو نے دیکھا وہ بولا ہاں آپ نے فرمایا پھر تو میں اس پر نماز نہ پڑھوں گا۔

٥٩٣-باب الصَّلَاةِ على مَنْ قَتَلَتْهُ الْحُدُودُ *

١٤٠٩-حدَّثنا أبو كامل حدَّثنا أبو عوانة عَنْ أبي بشْر حدَّثني نفرٌ منْ أهْل الْبصْرة عَنْ أبي بَرْزَة الْأَسْلَمي أَنَّ رَسُول اللَّه ﷺ لَمْ يُصلِّ على ماعز بْن مالك ولَمْ ينْه عَن الصَّلَاة عليْه

۵۹۳۔ کسی حد شرعی میں مارا جائے اس پر نماز جنازہ پڑھنا!

۱۴۰۹۔ابوکامل ،ابو عوانہ ،ابوبشر اہل بصرہ کی ایک جماعت ابوبرزہ اسلمیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ماعز بن مالک پر نماز نہیں پڑھی جو رجم کیے گئے تھے زنا کی حد میں نہ منع کیا اور لوگوں کو ان کے جنازے پر نماز پڑھنے سے۔

٥٩٤-بَاب فِي الصَّلَاةِ عَلَى الطِّفْلِ *

١٤١٠-حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ ابْنِ إِسْحَقَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَاتَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ ابْنُ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ شَهْرًا فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ *

۵۹۴۔نابالغ لڑکے پر نماز جنازہ پڑھنا!

۱۴۱۰۔محمد بن یحییٰ بن فارس ،یعقوب بن ابراہیم ،ان کے والد ،ابن اسحاق ،عبداللہ بن ابوبکر ،عمرہ بنت عبدالرحمٰن ،حضرت عائشہؓ سے روایت ہے ،کہ جب حضرت ابراہیم رسول اللہ ﷺ کے صاحبزادے کا انتقال ہوا تو ان کا سن اٹھارہ مہینے کا تھا تو رسول اللہ ﷺ نے ان پر نماز جنازے کی نہیں پڑھی (اکیلے پڑھ لی جیسا دوسری روایت میں ہے۔)

تشریح:۔ اس خیال سے کہ وہ معصوم ہیں یا لوگوں کے ساتھ نہ پڑھی۔(علامہ)

١٤١١-حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ وَائِلِ بْنِ دَاوُدَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَهِيَّ قَالَ لَمَّا مَاتَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ النَّبِيِّ ﷺ صَلَّى عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الْمَقَاعِدِ قَالَ أَبُو دَاوُد قَرَأْتُ عَلَى سَعِيدِ بْنِ يَعْقُوبَ الطَّالْقَانِيِّ قِيلَ لَهُ حَدَّثَكُمُ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ عَطَاءٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى عَلَى ابْنِهِ إِبْرَاهِيمَ وَهُوَ ابْنُ سَبْعِينَ لَيْلَةً *

۱۴۱۱۔ہناد بن سری، محمد بن عبید وائل بن داؤد سے روایت ہے کہ میں نے سنا بہی سے جب ابراہیم رسول اللہ ﷺ کے صاحبزادے کا انتقال ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے ان پر نماز پڑھی اپنے بیٹھنے کی جگہ میں کہا ابو داؤد نے میں نے پڑھا سعید بن یعقوب طالقانی پر تم سے حدیث بیان کی عبداللہ بن المبارک نے یعقوب بن قعقاع سے انہوں نے عطاء سے کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھی اپنے فرزند ارجمند حضرت ابراہیم پر اور ان کی عمر ستر رات کی تھی یعنی دس دن اور دو مہینے کی یہ حدیث ابو داؤد نے پڑھ کر سنائی اپنے شیخ سعید بن یعقوب کو۔

٥٩٥-بَاب الصَّلَاةِ عَلَى الْجَنَازَةِ فِي الْمَسْجِدِ *

١٤١٢-حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ صَالِحِ بْنِ عَجْلَانَ وَمُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّادٍ عَنْ عَبَّادِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ وَاللَّهِ مَا صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى سُهَيْلِ ابْنِ الْبَيْضَاءِ إِلَّا فِي الْمَسْجِدِ *

١٤١٣-حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ عَنِ الضَّحَّاكِ يَعْنِي ابْنَ عُثْمَانَ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ

۵۹۵۔مسجد کے اندر جنازے کی نماز پڑھنے کا بیان!

۱۴۱۲۔سعید بن منصور فلیح ،صالح بن عجلان اور محمد بن عبداللہ عباد بن عبداللہ ،حضرت عائشہؓ سے روایت ہے ،کہ اللہ کی قسم ہے رسول اللہ ﷺ نے سہیل بن بیضاء پر نہیں نماز پڑھی مگر مسجد میں یعنی نماز جنازہ تو مسجد میں نماز پڑھنا درست ہوا۔

۱۴۱۳۔ہارون بن عبداللہ ابن ابی فدیک ،ضحاک ابو النظر ،ابو سلمہ ،حضرت عائشہؓ سے روایت ہے ،کہ اللہ کی قسم ہے مقرر نماز پڑھی

عائشة قالت والله لقد صلّى رسول الله ﷺ على ابني بيضاء في المسجد سهيل وأخيه *

ہے رسول اللہ ﷺ نے بیضاء کے دونوں بیٹوں پر مسجد میں یعنی سہیل اور اس کے بھائی پر جنازہ پڑھی۔

۱۴۱۴–حدّثنا مُسدّدٌ نا يحيى عن ابن ابي ذئب حدّثني صالح مولى التوأمة عن ابي هريرة قال قال رسول الله ﷺ من صلى على جنازة في المسجد فلا شيء عليه

۱۴۱۴۔ مسدد، یحییٰ، ابن ابی ذئب، صالح، حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو مسجد میں جنازہ کی نماز پڑھے اس پر کچھ گناہ نہیں۔

تشریح:۔ دوسری روایت میں ہے اس کو کچھ اجر نہیں تو مسجد میں نہ پڑھنا افضل ٹھہرا۔

۵۹۶–باب الدَّفْنِ عِنْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَعِنْدَ غُرُوبِهَا *

۵۹۶۔ آفتاب نکلتے وقت یا ڈوبتے وقت دفن نہ کرنا!

۱۴۱۵– حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَلِيِّ بْنِ رَبَاحٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَمِعَ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ قَالَ ثَلَاثُ سَاعَاتٍ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَنْهَانَا أَنْ نُصَلِّيَ فِيهِنَّ أَوْ نَقْبُرَ فِيهِنَّ مَوْتَانَا حِينَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ بَازِغَةً حَتَّى تَرْتَفِعَ وَحِينَ يَقُومُ قَائِمُ الظَّهِيرَةِ حَتَّى تَمِيلَ وَحِينَ تَضَيَّفُ الشَّمْسُ لِلْغُرُوبِ حَتَّى تَغْرُبَ أَوْ كَمَا قَالَ *

۱۴۱۵۔ عثمان بن شیبہ، وکیع، موسیٰ بن علی، ان کے والد عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ تین وقت ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہم کو منع فرماتے تھے ان وقتوں میں نماز پڑھنے اور دفن کرنے سے اپنے مردوں کے ایک تو جب سورج نکلے چمکتا ہوا یہاں تک کہ وہ بلند ہو جائے اور دوسرے جب سیدھا کھڑا ہو دوپہر کا کھڑا ہونے والا یہاں تک کہ ڈھلے سورج اور تیسرے جس وقت کہ آفتاب ڈوبنے کو جھکے۔

تشریح:۔ دفن کرنے سے اس حدیث میں مراد نماز جنازہ ہے بعضوں نے دفن میت کو کہا ہے تو نہی اس سے ہو گی جو عمداً ان وقتوں میں دفن کرے او اگر اتفاق سے ایسے وقتوں میں دفن میت کا موقعہ پڑ جائے تو بالاتفاق جائز ہے (مسک الختام)۔

۵۹۷–باب إِذَا حَضَرَ جَنَائِزُ رِجَالٍ وَنِسَاءٍ مَنْ يُقَدَّمُ

۵۹۷ جب مرد اور عورت دونوں کے جنازے آجائیں تو کس کو آگے کریں!

۱۴۱۶–حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ مَوْهَبٍ الرَّمْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ صُبَيْحٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَمَّارٌ مَوْلَى الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ أَنَّهُ شَهِدَ جَنَازَةَ أُمِّ كُلْثُومٍ وَابْنِهَا فَجُعِلَ الْغُلَامُ مِمَّا يَلِي الْإِمَامَ فَأَنْكَرْتُ ذَلِكَ وَفِي الْقَوْمِ ابْنُ عَبَّاسٍ وَأَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ وَأَبُو قَتَادَةَ وَأَبُو هُرَيْرَةَ فَقَالُوا هَذِهِ السُّنَّةُ *

۱۴۱۶۔ یزید بن خالد، ابن وہب، ابن جریج، یحییٰ بن صبیح، عمار سے جو مولیٰ ہے حارث بن نوفل کا روایت ہے کہ وہ حاضر ہوئے ام کلثوم کے جنازے میں اور ان کے لڑکے کے جنازے میں تو لڑکا امام کے پاس رکھا گیا اور عورت امام سے دور رکھی گئی قبلے سے قریب میں نے اس پر انکار کیا یعنی اس کو خلاف سنت جانا اس وقت لوگوں میں عبداللہ بن عباس اور ابو سعید خدری اور ابو قتادہ اور ابو ہریرہ تھے ان سب نے کہا یہ سنت ہے۔

تشریح:۔ یعنی پہلے لڑکوں کو رکھنا پھر عورتوں کو۔

۵۸۹–باب أَيْنَ يَقُومُ الْإِمَامُ مِنَ الْمَيِّتِ إِذَا صَلَّى عَلَيْهِ *

۵۹۸۔ امام نماز جنازے کی پڑھائے تو میت کے کس عضو کے مقابل کھڑا ہو

۱۴۱۷–حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ نَافِعٍ أَبِي غَالِبٍ قَالَ كُنْتُ فِي سِكَّةِ الْمِرْبَدِ فَمَرَّتْ جَنَازَةٌ مَعَهَا

۱۴۱۷۔ داؤد بن معاذ، عبدالوارث، نافع، ابو غالب سے روایت ہے کہ میں سکتہ امر بد ایک موضع کا نام ہے میں تھا اتنے میں ایک جنازہ آیا

نَاسٌ كَثِيرٌ قَالُوا جَنَازَةُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَيْرٍ فَتَبِعْتُهَا فَإِذَا أَنَا بِرَجُلٍ عَلَيْهِ كِسَاءٌ رَقِيقٌ عَلَى بُرَيْذِينَتِهِ وَعَلَى رَأْسِهِ خِرْقَةٌ تَقِيهِ مِنَ الشَّمْسِ فَقُلْتُ مَنْ هَذَا الدِّهْقَانُ قَالُوا هَذَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ فَلَمَّا وُضِعَتِ الْجَنَازَةُ قَامَ أَنَسٌ فَصَلَّى عَلَيْهَا وَأَنَا خَلْفَهُ لَا يَحُولُ بَيْنِي وَبَيْنَهُ شَيْءٌ فَقَامَ عِنْدَ رَأْسِهِ فَكَبَّرَ أَرْبَعَ تَكْبِيرَاتٍ لَمْ يُطِلْ وَلَمْ يُسْرِعْ ثُمَّ ذَهَبَ يَقْعُدُ فَقَالُوا يَا أَبَا حَمْزَةَ الْمَرْأَةُ الْأَنْصَارِيَّةُ فَقَرَّبُوهَا وَعَلَيْهَا نَعْشٌ أَخْضَرُ فَقَامَ عِنْدَ عَجِيزَتِهَا فَصَلَّى عَلَيْهَا نَحْوَ صَلَاتِهِ عَلَى الرَّجُلِ ثُمَّ جَلَسَ فَقَالَ الْعَلَاءُ بْنُ زِيَادٍ يَا أَبَا حَمْزَةَ هَكَذَا كَانَ يَفْعَلُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي عَلَى الْجَنَازَةِ كَصَلَاتِكَ يُكَبِّرُ عَلَيْهَا أَرْبَعًا وَيَقُومُ عِنْدَ رَأْسِ الرَّجُلِ وَعَجِيزَةِ الْمَرْأَةِ قَالَ نَعَمْ قَالَ يَا أَبَا حَمْزَةَ غَزَوْتَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ نَعَمْ غَزَوْتُ مَعَهُ حُنَيْنًا فَخَرَجَ الْمُشْرِكُونَ فَحَمَلُوا عَلَيْنَا حَتَّى رَأَيْنَا خَيْلَنَا وَرَاءَ ظُهُورِنَا وَفِي الْقَوْمِ رَجُلٌ يَحْمِلُ عَلَيْنَا فَيَدُقُّنَا وَيَحْطِمُنَا فَهَزَمَهُمُ اللَّهُ وَجَعَلَ يُجَاءُ بِهِمْ فَيُبَايِعُونَهُ عَلَى الْإِسْلَامِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ إِنَّ عَلَيَّ نَذْرًا إِنْ جَاءَ اللَّهُ بِالرَّجُلِ الَّذِي كَانَ مُنْذُ الْيَوْمِ يَحْطِمُنَا لَأَضْرِبَنَّ عُنُقَهُ فَسَكَتَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَجِيءَ بِالرَّجُلِ فَلَمَّا رَأَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ تُبْتُ إِلَى اللَّهِ فَأَمْسَكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يُبَايِعُهُ لِيَفِيَ الْآخَرُ بِنَذْرِهِ قَالَ فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَتَصَدَّى لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ لِيَأْمُرَهُ بِقَتْلِهِ وَجَعَلَ يَهَابُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَقْتُلَهُ فَلَمَّا رَأَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ لَا يَصْنَعُ شَيْئًا بَايَعَهُ فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ نَذْرِي فَقَالَ إِنِّي لَمْ أُمْسِكْ عَنْهُ مُنْذُ الْيَوْمَ إِلَّا لِتُوفِيَ بِنَذْرِكَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا أَوْمَضْتَ إِلَيَّ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِنَّهُ لَيْسَ لِنَبِيٍّ أَنْ يُومِضَ قَالَ أَبُو غَالِبٍ فَسَأَلْتُ عَنْ صَنِيعِ أَنَسٍ فِي قِيَامِهِ عَلَى الْمَرْأَةِ عِنْدَ عَجِيزَتِهَا فَحَدَّثُونِي أَنَّهُ إِنَّمَا كَانَ لِأَنَّهُ لَمْ تَكُنِ النُّعُوشُ فَكَانَ الْإِمَامُ يَقُومُ حِيَالَ عَجِيزَتِهَا يَسْتُرُهَا مِنَ الْقَوْمِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ قَوْلُ النَّبِيِّ ﷺ أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ نُسِخَ مِنْ هَذَا الْحَدِيثِ الْوَفَاءُ بِالنَّذْرِ فِي قَتْلِهِ بِقَوْلِهِ إِنِّي قَدْ تُبْتُ *

اس کے ساتھ بہت لوگ تھے لوگوں نے کہا عبداللہ بن عمر کا جنازہ ہے یہ سن کر میں بھی اس کے پیچھے چلا تو میں نے ایک شخص کو دیکھا باریک کمبل اوڑھے ہوئے ایک چھوٹی راس کے گھوڑے پر سوار ہے اور اپنے سر پر ایک کپڑے کا ٹکڑا دھوپ سے بچاؤ کے لئے ڈالے ہوئے ہے میں نے پوچھا یہ رئیس کون ہے لوگوں نے کہا انس بن مالک ہیں جب جنازہ رکھا گیا تو انس کھڑے ہوئے اور انہوں نے نماز پڑھائی میں بھی ان کے پیچھے تھا میرے اور ان کے بیچ میں کچھ آڑ نہ تھی انہوں نے چار تکبیریں کہیں نہ بہت دیر میں نماز پڑھی نہ جلدی پھر جانے لگے بیٹھنے کو لوگوں نے کہا اے ابا حمزہ (کنیت ہے حضرت انس کی) یہ عورت انصاری کا جنازہ ہے پھر اس کو نزدیک لائے اور وہ ایک سبز تابوت میں تھی تو انس کھڑے ہوئے اس کے کولے کے سامنے پھر نماز پڑھی اس پر اسی طرح جیسے مرد پر نماز پڑھی تھی بعد اس کے بیٹھے تو علاء بن زیاد نے کہا اے ابا حمزہ کیا آنحضرت ﷺ جنازے پر اسی طرح نماز پڑھتے تھے جیسے تم نے پڑھی اور چار تکبیریں کہتے تھے اور مرد کے سر کے سامنے کھڑے ہوتے تھے اور عورت کے کولے کے سامنے انس نے کہا ہاں آنحضرت اسی طرح نماز پڑھتے تھے اور اسی مقاموں میں کھڑے ہوتے تھے علاء بن زیاد نے کہا اے ابا حمزہ کیا تم نے جہاد کیا ہے آنحضرت کے ساتھ انہوں نے کہا ہاں میں آپ کے ساتھ غزوہ حنین میں تھا پھر مشرکین نکلے اور انہوں نے ہم پر حملہ کیا یہاں تک کہ ہم نے اپنے گھوڑوں کو اپنے پیٹھ کے پیچھے دیکھا بھاگ گئے اور کافروں میں ایک شخص تھا جو ہم پر حملہ کرتا تھا اور تلوار سے زخمی کرتا تھا اور مارتا تھا پھر اللہ نے ان کو شکست دی اور ان کو لانا شروع کر دیا وہ آکر بیعت کرنے لگے رسول اللہ ﷺ سے اسلام پر ایک شخص نے جو آپ کے صحابہ میں سے تھا یہ نذر کی کہ اگر اللہ اس شخص کو لائے گا جو اس دن ہم کو زخمی کرتا تھا تو میں اس کی گردن ماروں گا یہ سن کر آنحضرت چپ ہو رہے اور وہ شخص حاضر کیا گیا جب اس نے آپ کو دیکھا بولا یا رسول اللہ میں نے توبہ کی اللہ سے آپ نے توقف کیا اس سے بیعت کرنے میں اس خیال سے کہ وہ صحابی اپنی نذر پوری کرے یعنی جلد اس کو مار ڈالے مگر وہ صحابی اس انتظار میں تھا کہ آپ مجھ کو حکم کریں اس کے قتل کا تو میں قتل کروں اور ڈرتا تھا ایسا نہ ہو میں اسے قتل کر ڈالوں اور آپ خفا ہوں جب آپ نے دیکھا کہ وہ صحابی کچھ نہیں کرتا یعنی کسی طرح اس کو قتل نہیں کرتا تو مجبور ہو کر آپ نے

اس سے بیعت کر لی تب وہ صحابی بولا یا رسول اللہ میری نذر کیسے پوری ہوگی آپ نے فرمایا میں جواب تک رکا رہا اور اس سے بیعت نہ کی تو اسی خیال سے کہ تو اپنی نذر پوری کرے وہ بولا یا رسول اللہ آپنے مجھ سے اشارہ کیوں نہ کر دیا آپ نے فرمایا پیغمبر کو اشارہ کرنا لائق نہیں ہے پھر ابو غالب نے کہا میں نے لوگوں سے پوچھا کہ اس عورت کے کوکے کے پاس کیوں کھڑے ہوئے لوگوں نے بیان کیا اس واسطے کہ اگلے زمانے میں تابوت نہ تھے تو امام عورت کے کوکے کے پاس کھڑا ہوتا تاکہ مقتدیوں سے اسکی نعش چھپی رہے ہر چند کفن میں چھپی رہتی ہے مگر پردہ پوشی جہاں تک ہو سکے بہتر ہے۔

تشریح:۔ جنہوں نے دس برس تک رسول اللہ ﷺ کی خدمت کی ۹۲ یا ۹۳ میں ان کا انتقال ہوا اور سو سے زیادہ ان کی عمر ہوئی۔

یعنی سر کے سامنے کھڑے نہیں ہوئے جیسے مرد کے سر کے مقابل کھڑے ہوئے تھے۔

جو ۸ ہجری میں ہوا حنین ایک جگہ کا نام ہے نواح طائف میں آپ وہاں کے کفار پر جو بہ قصد جنگ جمع ہو کر نکلے تھے لشکر لے گئے بارہ ہزار آدمی لشکر ہمایوں میں تھے۔

جب آپ نے مسلمانوں کا یہ حال دیکھا تو اپنے خچر کو آگے بڑھایا اور کہنا شروع کیا پھر عباس نے مسلمانوں کو آواز دی وہ لوٹ کر آئے اور کافروں پر سخت حملہ کیا آپ نے ایک مٹھی خاک اور کنکریوں کی کافروں پر ماری اور فرمایا شاہت الوجوہ بگڑے ہوئے منہ کافروں کے تب کافروں کو شکست ہوئی اور بھاگ کھڑے ہوئے بے شمار مال غنیمت مسلمانوں کے ہاتھ میں آیا۔

اس لئے کہ اشارہ ایک چوری کی بات ہے اور ایسے افعال پیغمبروں کے شایاں نہیں ہیں۔

١٤١٨ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ صَلَّيْتُ وَرَاءَ النَّبِيِّ ﷺ عَلَى امْرَأَةٍ مَاتَتْ فِي نِفَاسِهَا فَقَامَ عَلَيْهَا لِلصَّلَاةِ وَسَطَهَا *

۱۴۱۸۔ مسدد یزید زریع حسین معلم عبداللہ بن بریدہ، سمرہ بن جندبؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی ایک عورت کے جنازہ کی جو اپنی حالت نفاس میں مرگئی تھی تو آپ اس کے جنازہ کے بیچ میں کھڑے ہوئے۔

٥٩٩ - بَابُ التَّكْبِيرِ عَلَى الْجَنَازَةِ *

۵۹۹۔ جنازے کی نماز میں تکبیریں کہنے کا بیان!

١٤١٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا إِسْحَقَ عَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَرَّ بِقَبْرٍ رَطْبٍ فَصَفُّوا عَلَيْهِ وَكَبَّرَ عَلَيْهِ أَرْبَعًا فَقُلْتُ لِلشَّعْبِيِّ مَنْ حَدَّثَكَ قَالَ الثِّقَةُ مَنْ شَهِدَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ *

۱۴۱۹۔ محمد بن علاء، ابن ادریس، ابو اسحاق شعبی سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ ایک تازی قبر پر گذرے تو آپ کھڑے ہوئے اور صحابہ نے صف باندھی آپ نے چار تکبیریں کہیں ابو اسحاق نے کہا میں نے شعبی سے پوچھا تم سے یہ حدیث کس نے بیان کی انہوں نے کہا ایک معتبر آدمی نے یعنی عبد اللہ بن عباس سے سنا جو اس وقت موجود تھے۔

١٤٢٠ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ كَانَ زَيْدٌ يَعْنِي ابْنَ أَرْقَمَ

۱۴۲۰۔ ابو الولید الطیالسی، شعبہ دوسری سند محمد بن مثنی محمد بن جعفر شعبہ عمرو بن مرہ، ابن ابی لیلیٰ سے روایت ہے، کہ زید بن ارقم جو صحابی ہیں وہ ہمارے جنازوں پر چار تکبیر کہا کرتے تھے اور ایک بار ایک جنازہ

يُكَبِّرُ عَلَى جَنَائِزِنَا أَرْبَعًا وَإِنَّهُ كَبَّرَ عَلَى جَنَازَةٍ خَمْسًا فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُكَبِّرُهَا قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَأَنَا لِحَدِيثِ ابْنِ الْمُثَنَّى أَتْقَنُ *

پر انہوں نے پانچ تکبیریں کہیں تو ہم نے ان سے پوچھا کہ آپ ہمیشہ چار تکبیریں کہتے تھے آج پانچ کیوں کہیں انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ پانچ تکبیریں کہا کرتے تھے ابوداؤد فرماتے ہیں کہ مجھے ابن مثنی کی حدیث زیادہ یاد ہے اور محفوظ ہے۔

تشریح:۔ کبھی کبھی چار تکبیریں کہتے جب پانچ تکبیریں کہے تو پہلی تکبیر کے بعد ثناء پڑھے دوسری کے بعد فاتحہ تیسری کے بعد درود شریف چوتھی کے بعد دعا پانچویں کے بعد سلام۔

٦٠٠-بَاب مَا يَقْرَأُ عَلَى الْجَنَازَةِ *

۷۰۰۔ جنازے کی نماز میں سورہ فاتحہ پڑھنا!

١٤٢١ --حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ عَلَى جَنَازَةٍ فَقَرَأَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَقَالَ إِنَّهَا مِنَ السُّنَّةِ *

۱۴۲۱۔ محمد بن کثیر سفیان، سعد بن ابراہیم، طلحہ بن عبداللہ بن عوف سے روایت ہے کہ نماز پڑھی میں نے ابن عباس کے ساتھ ایک جنازہ پر تو سورہ فاتحہ پڑھی تکبیر اولی کے بعد اور کہا یہ سنت ہے۔

تشریح:۔ یہی مذہب ہے محققین علماء کا یعنی چار تکبیریں کہے اور سورہ فاتحہ پڑھے مع ایک سورت کے بعد تکبیر اولے کے۔(علامہ)

٦٠١-بَاب الدُّعَاءِ لِلْمَيِّتِ *

۷۰۱۔ میت کے واسطے دعا کرنے کا بیان!

١٤٢٢ -حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ يَحْيَى الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِذَا صَلَّيْتُمْ عَلَى الْمَيِّتِ فَأَخْلِصُوا لَهُ الدُّعَاءَ *

۱۴۲۲۔ عبدالعزیز، محمد بن سلمہ، محمد بن اسحاق، محمد بن ابراہیم، ابو سلمہ، ابو ہریرہ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ سے میں نے سنا ہے آپ فرماتے تھے جب تم میت پر نماز پڑھو تو اس کے لئے اخلاص سے دعا کرو یعنی کسی کے دکھانے سنانے کے لئے نہ ہو محض اللہ کی خوشنودی منظور ہو اور دل سے دعا کرے۔

١٤٢٣ -حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَبُو الْجُلَاسِ عُقْبَةُ بْنُ سَيَّارٍ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ شَمَّاخٍ قَالَ شَهِدْتُ مَرْوَانَ سَأَلَ أَبَا هُرَيْرَةَ كَيْفَ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي عَلَى الْجَنَازَةِ قَالَ أَمَعَ الَّذِي قُلْتَ قَالَ نَعَمْ قَالَ كَلَامٌ كَانَ بَيْنَهُمَا قَبْلَ ذَلِكَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبُّهَا وَأَنْتَ خَلَقْتَهَا وَأَنْتَ هَدَيْتَهَا لِلْإِسْلَامِ وَأَنْتَ قَبَضْتَ رُوحَهَا وَأَنْتَ أَعْلَمُ بِسِرِّهَا وَعَلَانِيَتِهَا جِئْنَاكَ شُفَعَاءَ فَاغْفِرْ لَهُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ أَخْطَأَ شُعْبَةُ فِي اسْمِ عَلِيِّ بْنِ شَمَّاخٍ قَالَ فِيهِ عُثْمَانُ بْنُ شَمَّاسٍ وَسَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ الْمَوْصِلِيَّ يُحَدِّثُ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ قَالَ مَا أَعْلَمُ أَنِّي جَلَسْتُ مِنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ مَجْلِسًا إِلَّا نَهَى فِيهِ عَنْ عَبْدِ الْوَارِثِ وَجَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ *

۱۴۲۳۔ ابو معمر عبدالوارث ابو جلاس عقبہ بن سیار علی بن شماخ سے روایت ہے، کہ میں موجود تھا مروان کے پاس اس نے پوچھا ابو ہریرہ سے تم نے سنا ہے رسول اللہ ﷺ سے آپ جنازے کی نماز میں کون سی دعا پڑھتے تھے ابو ہریرہ نے کہا کیا تو مجھ سے ان باتوں کے ساتھ پوچھتا ہے جو کہہ چکا ہے پیشتر مروان میں اور ابو ہریرہ میں کچھ سخت کلامی ہو گئی تھی مروان نے کہا ہاں ابو ہریرہ نے کہا آپ یہ دعا پڑھتے تھے اللھم انت ربھا اخیر تک الہی تو اس کا رب ہے اور تو نے اس کو پیدا کیا اور تو نے اس کو راہ دکھائی اسلام کی طرف اور تو نے اس کی جان کھینچ لی اور تو خوب جانتا ہے اس کے ظاہر اور باطن کو ہم اسکی سفارش کرنے والے حاضر ہوتے ہیں سو اسکو بخش دے۔

١٤٢٤ -حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ مَرْوَانَ الرَّقِّيُّ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ يَعْنِي ابْنَ إِسْحَقَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى جَنَازَةٍ

۱۴۲۴۔ موسیٰ بن مروان شعیب بن اسحاق اوزاعی یحییٰ بن ابی کثیر ابو سلمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز جنازہ کی پڑھی تو فرمایا الہی بخش دے ہمارے زندوں اور مردوں کو اور ہمارے

فقال اللّٰهمّ اغفرْ لحيّنا وميّتنا وصغيرنا وكبيرنا وذكرنا وأُنْثانا وشاهدنا وغائبنا اللّٰهمّ منْ أحْييْتهُ منّا فأحْيه على الْإيمان ومنْ توفّيْتهُ منّا فتوفّهُ على الْإسْلام اللّٰهمّ لا تحْرمْنا أجْرهُ ولا تُضلّنا بعْدهُ

چھوٹوں کو اور بڑوں کو اور ہمارے مردوں کو اور عورتوں کو ہمارے حاضر کو اور غائب کو الہی ہم میں جس کو تو زندہ رکھے اس کو ایمان پر زندہ رکھ اور ہم میں جس کو تو مارے اس کو اسلام پر مار الہی ہم کو تو اس کے ثواب سے محروم مت رکھ اور بعد اس کے ہم کو فتنے میں مت ڈال۔

١٤٢٥ -حدّثنا عبْد الرّحْمن بْن إبْراهيم الدّمشْقيّ حدّثنا الْوليدُ ح و حدّثنا إبْراهيمُ بْنُ مُوسى الرّازيُّ أخْبرنا الْوليدُ وحديثُ عبْد الرّحْمن أتمُّ حدّثنا مرْوانُ بْنُ جناحٍ عنْ يُونُس بْن ميْسرة بْن حلْبس عنْ واثلة بْن الْأسْقع قال صلّى بنا رسُولُ اللّٰه ﷺ على رجُلٍ من الْمُسْلمين فسمعْتُهُ يقُولُ اللّٰهُمّ إنّ فُلان بْن فُلانٍ في ذمّتك فقه فتْنة الْقبْر قال عبْدُ الرّحْمن منْ ذمّتك وحبْل جوارك فقه منْ فتْنة الْقبْر وعذاب النّار وأنْت أهْلُ الْوفاء والْحمْد اللّٰهُمّ فاغْفرْ لهُ وارْحمْهُ إنّك أنْت الْغفُورُ الرّحيمُ قال عبْدُ الرّحْمن عنْ مرْوان بْن جناحٍ *

١٤٢٥۔ عبدالرحمن ولید دوسری سند ابراہیم بن موسیٰ، ولید مروان بن جناح یونس بن میسرہ واثلہ بن اسقع سے روایت ہے، کہ نماز پڑھی ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مسلمانوں میں سے ایک شخص پر تو میں نے حضرت سے سنا آپ فرماتے تھے اللھم ان فلاں بن فلاں اخیر تک الہی مقرر فلانا فلانے کا بیٹا تیری امان میں ہے تو اس کو قبر کے عذاب سے بچالے اور جہنم کے عذاب سے یا تیرے ذمے اور تیری امان میں ہے یعنی اس لئے کہ وہ تجھ پر ایمان رکھتا تھا اور قرآن کے ساتھ چنگل مارنے والا تھا کہ توامن دینے والا ہے تو اس کو قبر کے فتنے سے بچالے یعنی اس کے عذاب سے اور آگ کے عذاب سے اور تو صاحب وفا کا ہے کہ بندوں کے ساتھ جو عہد اور وعدہ کیا ہے اس کو پورا کرتا ہے اور صاحب حق کا ہے الہی بخشش کر اس کے واسطے اور اس پر رحم کر مقرر تو بخشنے والا اور مہربان ہے اس کے گناہوں کو معاف کردے گا۔

٦٠٢ -باب الصّلاة على الْقبْر *

۶۰۲۔ قبر کے اوپر جا کر جنازے کی نماز پڑھنا!

١٤٢٦ -حدّثنا سُليْمانُ بْنُ حرْبٍ ومُسدّدٌ قالا حدّثنا حمّادٌ عنْ ثابتٍ عنْ أبي رافعٍ عنْ أبي هُريْرة أنّ امْرأةً سوْداء أوْ رجُلًا كان يقُمُّ الْمسْجد ففقدهُ النّبيُّ ﷺ فسأل عنْهُ فقيل مات فقال ألا آذنْتُمُوني به قال دُلُّوني على قبْره فدلُّوهُ فصلّى عليْه *

١٤٢٦۔ سلیمان اور مسدد، حماد، ثابت، ابورافع، ابوہریرہؓ سے روایت ہے، کہ ایک کالی عورت یا ایک مرد مسجد میں جھاڑو دیا کرتا تھا ایک بار رسول اللہ ﷺ نے اس کو نہ پایا تو پوچھا اس کو لوگوں نے کہا وہ شخص مر گیا آپ نے فرمایا تم نے مجھ کو خبر نہ کی اب مجھے اس کی قبر بتاؤ لوگوں نے قبر بتادی آپ نے جا کر اس کی قبر پر نماز پڑھی۔

تشریح:۔ جمہور علماء کا یہی قول ہے کہ قبر پر جنازہ پڑھنا درست ہے اور یہی صحیح ہے۔

٦٠٣ -باب في الصّلاة على الْمُسْلم يمُوتُ في بلاد الشّرْك *

۶۰۳۔ جو مسلمان کافروں کے ملک میں مر جائے اس پر نماز جنازہ پڑھنا!

١٤٢٧ -حدّثنا الْقعْنبيُّ قال قرأْتُ على مالك بْن أنسٍ عن ابْن شهابٍ عنْ سعيد بْن الْمُسيّب عنْ أبي هُريْرة أنّ رسُول اللّٰه ﷺ نعى للنّاس النّجاشيّ في الْيوْم الّذي مات فيه وخرج بهمْ إلى الْمُصلّى فصفّ بهمْ وكبّر أرْبع تكْبيراتٍ

١٤٢٧۔ قعنبی، مالک بن انس، ابن شہاب سعید بن مسیّب ابوہریرہ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو خبر پہنچائی نجاشی کے مرنے کی جس دن وہ مرا آپ اپنے صحابہ کے ساتھ عیدگاہ کی طرف نکلے پھر ان کے ساتھ صف باندھی اور چار تکبیریں کہیں۔

تشریح:۔ نجاشی لقب ہے حبشہ کے بادشاہ کا اور اس نجاشی کا نام اصحمہ تھا جس پر حضرت نے نماز پڑھی وہ اول نصاریٰ کے دین پر تھا پھر حضرت پر ایمان لایا اور وہ صحابہ جو وہاں گئے ان کی خوب اچھی طرح سے خدمت کی پھر جب وہ مرا تو حضرت نے خبر بیان کی عیدگاہ میں جا کر صحابہ کے ساتھ اس کے جنازے کی نماز پڑھی۔

١٤٢٨ - حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ نَنْطَلِقَ إِلَى أَرْضِ النَّجَاشِيِّ فَذَكَرَ حَدِيثَهُ قَالَ النَّجَاشِيُّ أَشْهَدُ أَنَّهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَنَّهُ الَّذِي بَشَّرَ بِهِ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَلَوْلَا مَا أَنَا فِيهِ مِنَ الْمُلْكِ لَأَتَيْتُهُ حَتَّى أَحْمِلَ نَعْلَيْهِ *

۱۴۲۸۔ عباد بن موسیٰ، اسمعیل بن جعفر، اسرائیل، ابو اسحاق، ابو بردہ، ان کے والد سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم کو حکم دیا نجاشی کے ملک میں چلے جانے کا جب کافروں نے ایذا دی اور تکلیف پہنچائی پھر بیان کیا قصہ اس کا نجاشی نے کہا میں گواہی دیتا ہوں اس بات کی کہ محمد اللہ کے رسول ہیں اور محمد ﷺ وہ شخص ہیں جن کی بشارت دی عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نے اور میں اگر سلطنت کے کاموں میں مشغول نہ ہوتا تو ان کے پاس جاتا اور ان کی جوتیاں اٹھاتا۔

تشریح:۔ حالانکہ نجاشی حبش کے ملک میں مرا تھا لیکن مدینے میں آپ نے اس کے جنازے کی نماز پڑھی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نماز جنازہ میت غائب پر درست ہے اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور کثیر سلف کا۔

٦٠٤ - بَابٌ فِي جَمْعِ الْمَوْتَى فِي قَبْرٍ وَالْقَبْرُ يُعَلَّمُ *

۶۰۴۔ کئی آدمیوں کو ایک قبر میں دفن کرنا اور قبر کی طرف خطاب کرنا یا نشانی لگانا!

١٤٢٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ نَجْدَةَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ ح و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْفَضْلِ السِّجِسْتَانِيُّ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ يَعْنِي ابْنَ إِسْمَعِيلَ بِمَعْنَاهُ عَنْ كَثِيرِ بْنِ زَيْدٍ الْمَدَنِيِّ عَنِ الْمُطَّلِبِ قَالَ لَمَّا مَاتَ عُثْمَانُ بْنُ مَظْعُونٍ أُخْرِجَ بِجَنَازَتِهِ فَدُفِنَ فَأَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ رَجُلًا أَنْ يَأْتِيَهُ بِحَجَرٍ فَلَمْ يَسْتَطِعْ حَمْلَهُ فَقَامَ إِلَيْهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَحَسَرَ عَنْ ذِرَاعَيْهِ قَالَ كَثِيرٌ قَالَ الْمُطَّلِبُ قَالَ الَّذِي يُخْبِرُنِي ذَلِكَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى بَيَاضِ ذِرَاعَيْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حِينَ حَسَرَ عَنْهُمَا ثُمَّ حَمَلَهَا فَوَضَعَهَا عِنْدَ رَأْسِهِ وَقَالَ أَتَعَلَّمُ بِهَا قَبْرَ أَخِي وَأَدْفِنُ إِلَيْهِ مَنْ مَاتَ مِنْ أَهْلِي *

۱۴۲۹۔ عبدالوہاب، سعید بن سالم دوسری سند یحییٰ بن فضل حاتم بن اسماعیل، کثیر بن زید مطلب سے روایت ہے، کہ عثمان بن مظعون جب مرے تو ان کا جنازہ نکالا گیا اور دفن کئے گئے رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو حکم کیا جو آپ کے پاس پتھر لائے یعنی بڑا پتھر تا علامت کے لئے رکھا جائے تو وہ شخص اس پتھر کو نہ اٹھا سکا پھر اس کے لئے رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور آپ نے اپنے دونوں ہاتھوں کی آستینیں چڑھائیں مطلب کہ راوی نے کہا اس شخص نے مجھ کو خبر دی رسول اللہ ﷺ سے گویا میں دیکھتا ہوں رسول اللہ ﷺ کے دونوں ہاتھوں کی سفیدی کی طرف جس وقت آپ نے دونوں کو کھولا اور اس کو اٹھا کر عثمان کی قبر پر رکھا اور فرمایا اے قبر تو جانتی ہے یہ میرا بھائی ہے اور اس کے پاس اور شخص کو دفن کروں گا جو میرے اہل میں سے مرے گا۔

تشریح:۔ عثمان بن مظعون کو آپ نے اپنا بھائی فرمایا اس لحاظ سے کہ ان سے اخوت ایمانی تھی بعضوں نے کہا در حقیقت بھائی تھے کیونکہ وہ قریش میں سے تھے بعضوں نے کہا آپ کے رضاعی بھائی تھے عثمان بن مظعون نے ساری عمر کبھی شراب نہیں پی نہ جاہلیت میں نہ اسلام میں اور سب سے پہلے انہوں نے انتقال کیا مہاجرین میں سے مدینے میں اور سب سے پہلے مہاجرین میں وہ دفن کئے گئے بقیع میں راضی ہوا ان سے اللہ جل جلالہ اور سب صحابہ اور تابعین سے اور ان کی طفیل میں ہم گنہگاروں کا بھی بیڑا پار کرے۔

بسم الله الرحمن الرحيم

٦٠٥-باب في الحفار يجد العظم هل يتنكب ذلك المكان *

١٤٣٠-حدثنا القعنبي حدثنا عبد العزيز بن محمد عن سعد يعني ابن سعيد عن عمرة بنت عبد الرحمن عن عائشة أن رسول الله ﷺ قال كسر عظم الميت ككسره حيا *

٦٠٦-باب في اللحد *

١٤٣١-حدثنا إسحق بن إسمعيل حدثنا حكام بن سلم عن علي بن عبد الأعلى عن أبيه عن سعيد بن جبير عن ابن عباس قال قال رسول الله ﷺ اللحد لنا والشق لغيرنا *

٦٠٧-باب كم يدخل القبر *

١٤٣٢-حدثنا أحمد بن يونس حدثنا زهير حدثنا إسمعيل بن أبي خالد عن عامر قال غسل رسول الله ﷺ علي والفضل وأسامة بن زيد وهم أدخلوه قبره قال حدثنا مرحب أو أبو مرحب أنهم أدخلوا معهم عبد الرحمن بن عوف فلما فرغ علي قال إنما يلي الرجل أهله *

١٤٣٣-حدثنا محمد بن الصباح أخبرنا سفيان عن ابن أبي خالد عن الشعبي عن أبي مرحب أن عبد الرحمن بن عوف نزل في قبر النبي ﷺ قال كأني أنظر إليهم أربعة *

٦٠٨-باب في الميت يدخل من رجليه *

١٤٣٤-حدثنا عبيد الله بن معاذ حدثنا أبي حدثنا شعبة عن أبي إسحق قال أوصى الحارث أن يصلي عليه عبد الله ابن يزيد فصلى عليه ثم أدخله القبر من قبل رجلي القبر وقال

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔

۶۰۵۔ قبر کھودنے والا اگر مردے کی ہڈی دیکھے تو اس کونہ توڑے بلکہ چھوڑ دے اور دوسری جگہ کھودے!

۱۴۳۰۔ قعنبی عبدالعزیز بن محمد سعد بن سعید عمرہ بنت عبدالرحمن حضرت عائشہ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مردہ کی ہڈی توڑنا ایسا ہے جیسا زندہ کی ہڈی توڑنا۔

۶۰۶۔ بغلی قبر بنانے کا بیان!

۱۴۳۱۔ اسحاق بن اسماعیل حکام بن سلم علی بن عبدالاعلی، ان کے والد سعید بن جبیر ابن عباس سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لحد ہمارے واسطے ہے اور شق غیروں کے لئے ہے۔

تشریح:۔ یعنی انبیاء کے واسطے یا غیر اہل اسلام کے واسطے شق کہتے ہیں صندوقی قبر کو اور لحد بغلی قبر کو تو بغلی افضل ہے اور صندوقی بھی درست ہے۔

۶۰۷ کتنے آدمی قبر کے اندر جائیں میت کو رکھنے کے لئے!

۱۴۳۲ احمد بن یونس زہیر ہ اسماعیل بن ابی خالد عامر شعبی سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ کو غسل دیا حضرت علی اور فضل بن عباس اور اسامہ بن زید نے اور انہوں نے قبر کے اندر رکھا راوی نے کہا مرحب یا ابن ابی مرحب نے بیان کیا کہ ان لوگوں نے اپنے ساتھ عبدالرحمن بن عوف کو بھی شریک کر لیا جب فارغ ہوئے دفن سے تو حضرت علیؓ نے کہا ہر آدمی کے کام اسی کے گھر والے کیا کرتے ہیں

تشریح:۔ یہ اس واسطے کہا کہ اور صحابہ کو جو حضرت علی سے سن اور عمر میں زیادہ تھے ناگوار نہ ہو کہ ہم سے یہ کام کیوں نہ لیا گیا اور ابن عباس تو حضرت کے بھائی تھے اور اسامہ مولیٰ کے بیٹے تھے۔

۱۴۳۳۔ محمد بن صباح سفیان ابن ابی خالد شعبی ابو مرحب سے روایت ہے، کہ عبدالرحمن عوف رسول اللہ ﷺ کی قبر میں اترے تھے گویا کہ میں دیکھ رہا ہوں ان چاروں آدمیوں کو علی اور فضل بن عباس اور اسامہ اور عبدالرحمن بن عوف۔

۶۰۸۔ مردہ کو قبر میں کس طرح داخل کرنا چاہیے!

۱۴۳۴۔ عبیداللہ بن معاذ ان کے والد شعبہ ابو اسحاق سے روایت ہے کہ حارث نے وصیت کی تھی کہ ان پر عبداللہ بن یزید نماز پڑھیں تو عبداللہ بن یزید نے ان پر نماز پڑھی اور ان کو قبر میں داخل کیا پائینتی کی

هذا من السنة *

طرف سے اور کہا یہ سنت ہے۔

شرح ... یہی قول ہے ترمذی اور اکثر علماء کا (عون)

٦٠٩ - باب الْجُلُوسِ عِنْدَ الْقَبْرِ *

١٤٣٥ - حدثنا عثمان بن أبي شيبة حدثنا جرير عن الأعمش عن المنهال بن عمرو عن زاذان عن البراء بن عازب قال خرجنا مع رسول الله ﷺ في جنازة رجل من الأنصار فانتهينا إلى القبر ولم يُلحد بعدُ فجلس النبيُّ ﷺ مُستقبل القبلة وجلسنا معهُ *

٦٠٩۔ قبر کے پاس کیوں کر بیٹھنا چاہیے!

١٤٣٥۔ عثمان بن ابی شیبہ، جریر، اعمش، منہال بن عمرو، زاذان، براء بن عازبؓ سے روایت ہے، کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے ایک شخص انصاری کے جنازہ میں جب قبر پر پہنچے تو ابھی قبر لحد کی نہ تھی تو رسول اللہ ﷺ قبلہ کی طرف منہ کر کے بیٹھ گئے اور رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہم بھی بیٹھ گئے۔

٦١٠ - باب في الدُّعاء لِلْميِّت إذا وُضع في قبْرِه *

١٤٣٦ - حدثنا مُحمّدُ بْنُ كثِيرٍ ح و حدّثنا مُسْلِمُ بْنُ إبْراهِيم حدّثنا همّامٌ عنْ قتادة عنْ أبي الصّدِّيق عن ابْن عُمر أنّ النّبيّ ﷺ كان إذا وضع الْميّت في الْقبْر قال بسْم الله وعلى سُنّة رسُول الله ﷺ هذا لفْظُ مُسْلِم *

٦١٠۔ میت کو جب قبر میں رکھنے لگیں تو کیا دعا پڑھیں!

١٤٣٦۔ محمد بن کثیر، دوسری سند مسلم بن ابراہیم، ہمام، قتادہ، ابوالصدیق، ابن عمرؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ میت کو جب قبر میں رکھتے تھے تو فرماتے تھے میں اللہ کے نام کے ساتھ رکھتا ہوں اور اللہ کے رسول کی شریعت پر یعنی بسم اللہ وعلی سنۃ رسول اللہ فرماتے یہ الفاظ مسلم بن ابراہیم نے نقل کیے۔

٦١١ - باب الرّجُل يمُوتُ لهُ قرابةٌ مُشْرِكٌ *

١٤٣٧ - حدّثنا مُسدّدٌ حدّثنا يحْيى عنْ سُفْيان حدّثني أبُو إسْحق عنْ ناجِية بْن كعْبٍ عنْ عليٍّ عليْه السّلام قال قُلْتُ للنّبيّ ﷺ إنّ عمّك الشّيْخ الضّالّ قدْ مات قال اذْهبْ فوارِ أباك ثُمّ لا تُحْدِثنّ شيْئًا حتّى تأتِيني فذهبْتُ فواريْتُهُ وجِئْتُهُ فأمرني فاغْتسلْتُ ودعا لي *

٦١١۔ مسلمان کا کوئی رشتہ دار مشرک مر جائے تو کیا کرے!

١٤٣٧۔ مسدد، یحییٰ، سفیان، ابواسحاق، ناجیہ بن کعب، حضرت علیؓ سے روایت ہے، کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ آپ کا بوڑھا چچا گمراہ گذر گیا یعنی ابو طالب حضرت علیؓ کے باپ نے فرمایا جا اور اپنے باپ کو گاڑ کر آ بیچ میں اور کوئی کام نہ کرنا جبتک میرے پاس لوٹ کر نہ آنا میں گیا اور ابو طالب کو مٹی میں چھپا کر آیا آپ نے حکم فرمایا مجھے غسل کرنے کا تو میں نے غسل کیا اور آپنے میرے واسطے دعا کی اس سے غسل میت ثابت ہوا۔

٦١٢ - في تعْميق الْقبْر!

١٤٣٨ - حدّثنا عبْدُ الله بْنُ مسْلمة الْقعْنبيُّ أنّ سُليْمان بْن الْمُغِيرة حدّثهُمْ عنْ حُميْدٍ يعْني ابْن هِلال عنْ هِشام بْن عامِر قال جاءت الْأنْصارُ إلى رسُول الله ﷺ يوْم أُحُد فقالُوا أصابنا قرْحٌ وجهْدٌ فكيْف تأْمُرُنا قال احْفِرُوا وأوْسِعُوا واجْعلُوا الرّجُليْن والثّلاثة في الْقبْر قيل فأيُّهُمْ يُقدّمُ قال أكْثرُهُمْ قُرْآنًا قال أُصِيب أبي يوْمئِذٍ عامِرٌ بيْن اثْنيْن أوْ قال واحِدٌ

٦١٢۔ قبر کو گہرا اور نیچا کھودنا!

١٤٣٨۔ عبداللہ بن مسلمہ، سلیمان بن مغیرہ، حمید بن ہلال، ہشام بن عامر سے روایت ہے، کہ احد کے دن رسول اللہ ﷺ کے پاس انصار آئے اور کہا ہم زخمی ہیں اور تھکے ہوئے تو آپ نے فرمایا قبر کشادہ کھودو اور دو دو تین تین کو ایک ایک قبر میں رکھو لوگوں نے کہا کس کو آگے کریں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو قرآن زیادہ جانتا ہو ہشام نے کہا میرے باپ عامر بھی اسی دن شہید ہوئے اور دو یا ایک آدمی کے ساتھ دفن ہوئے۔

تشریح: دوسری روایت میں ہے جو آگے آتی ہے کہ قبر کو گہرا کھودو محمد بن الحسن نے کہا قبر کا گہرا کرنا چاہیے کہ اندر قبر کے متوسط قد کا آدمی کھڑا ہو تو سینے تک ہو اور اس سے زیادہ افضل ہے۔

١٤٣٩-حدّثنا أبو صالح يَعْنِي الْأَنْطَاكِيّ أَخْبَرنا أبو إسْحق يَعْني الْفزاريّ عَنِ الثَّوْريّ عَنْ أيُّوب عَنْ حميد بن هلال بإسْناده ومعْناهُ زاد فيه واعْمقوا

۱۴۳۹۔ ابو صالح، ابو اسحاق، ثوری، ایوب، حمید بن ہلال سے اسی طرح مروی ہے اس میں اتنا زیادہ ہے کہ قبر کو گہرا کرو۔

تشریح: قبر کے گہرا کرنے میں بڑی منفعت یہ ہے کہ مردے کی عفونت زمین پر رہنے والوں پر اثر نہیں کرتی اور بدبو نہیں آتی۔

١٤٤٠-حَدَّثَنا مُوسَى بْنُ إسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ يَعْنِي ابْن هلَال عَنْ سعْدِ بْنِ هشَام بْنِ عَامِرٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ *

۱۴۴۰۔ موسیٰ بن اسمٰعیل، جریر، حمید بن ہلال، سعد بن ہشام بن عامر سے پہلی حدیث کی طرح مروی ہے۔

٦١٣-بَاب فِي تَسْوِيَةِ الْقَبْرِ *

۶۱۳۔ قبر کو اونچا نہ کرنا نہ اس پر عمارت بنانا!

١٤٤١-حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي هَيَّاجٍ الْأَسَدِيِّ قَالَ بَعَثَنِي عَلِيٌّ قَالَ لِي أَبْعَثُكَ عَلَى مَا بَعَثَنِي عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ لَا أَدَعَ قَبْرًا مُشْرِفًا إِلَّا سَوَّيْتُهُ وَلَا تِمْثَالًا إِلَّا طَمَسْتُهُ *

۱۴۴۱۔ محمد بن کثیر، سفیان، حبیب بن ابی ثابت، ابو وائل، ابو ہیاج سے روایت ہے، کہ مجھے حضرت علیؓ نے بھیجا اور فرمایا کہ بھیجتا ہوں میں تجھ کو اس پر جس کام پر مجھ کو رسول اللہ ﷺ نے بھیجا تھا اور وہ یہ کام ہے کہ تو کسی قبر بلند کو بغیر برابر کئے مت چھوڑیو اور کسی تصویر کو بغیر مٹائے نہ چھوڑیو۔

تشریح: مراد تصویر سے ذی روح کی تصویر ہے مجسم ہو یا منقش اور بعضوں نے صرف مجسم میں نہی کو خاص کیا ہے اس حدیث سے قبر کے اونچا کرنے کی یا اس پر عمارت بنانے کی صاف ممانعت نکلتی ہے۔

١٤٤٢-حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ قَالَ نَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ أَبَا عَلِيٍّ الْهَمْدَانِيَّ حَدَّثَهُ قَالَ كُنَّا عِنْدَ فُضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ بِرُودِسَ بِأَرْضِ الرُّومِ فَتُوُفِّيَ صَاحِبٌ لَنَا فَأَمَرَ فُضَالَةُ بِقَبْرِهِ فَسُوِّيَ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَأْمُرُ بِتَسْوِيَتِهَا قَالَ أَبُو دَاوُد رُودِسُ جَزِيرَةٌ فِي الْبَحْرِ

۱۴۴۲۔ احمد بن عمرو، ابن وہب، عمرو بن حارث، ابو علی ہمدانی سے روایت ہے، کہ ہم فضالہ بن عبید کے ساتھ تھے روڈس میں جو ایک جزیرہ ہے اسکندریہ کے سامنے جو ملک روم میں ہے وہاں ہمارا ایک رفیق گذر گیا تو فضالہ نے حکم کیا اس کی قبر زمین کے برابر بنائی گئی بعد اسکے کہا میں نے سنا ہے رسول اللہ ﷺ سے آپ حکم کرتے قبروں کے برابر کرنے کا یعنی زمین کے ساتھ برابر کرنے کا اونچا بنانے کا لیکن اگر نشان کے واسطے کسی قدر بلند کر دیوے یا وہاں پتھر رکھ دے تو درست ہے۔

١٤٤٣-حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ هَانِئٍ عَنِ الْقَاسِمِ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَقُلْتُ يَا أُمَّهْ اكْشِفِي لِي عَنْ قَبْرِ النَّبِيِّ ﷺ وَصَاحِبَيْهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَكَشَفَتْ لِي عَنْ ثَلَاثَةِ قُبُورٍ لَا مُشْرِفَةٍ وَلَا لَاطِئَةٍ مَبْطُوحَةٍ بِبَطْحَاءِ الْعَرْصَةِ الْحَمْرَاءِ قَالَ أَبُو عَلِيٍّ يُقَالُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مُقَدَّمٌ وَأَبُو بَكْرٍ عِنْدَ رَأْسِهِ وَعُمَرُ عِنْدَ رِجْلَيْهِ رَأْسُهُ عِنْدَ رِجْلَيْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ *

۱۴۴۳۔ احمد بن صالح، ابن ابی فدیک، عمرو بن عثمان، قاسم سے روایت ہے، کہ حضرت عائشہؓ کے پاس جا کر میں نے کہا اے میری ماں کھول دو میرے لئے قبر رسول اللہ ﷺ کی اور ان کے دونوں یاروں کی یعنی حضرت ابو بکر اور حضرت عمرؓ کی تو کھول دیں میرے لئے تینوں قبریں تو نہ بہت بلند تھیں اور نہ زمین سے ملی ہوئی تھیں یعنی بلکہ بالشت بالشت بھر بلند تھیں اور سرخ کنکریاں میدان کی ان پر بچھی ہوئی تھیں یعنی جو مدینہ منورہ کے گرد ہے، ابو علی نے کہا لوگ کہتے

ہیں کہ رسول اللہ ﷺ آگے ہیں اور آپکے سر مبارک کے پاس حضرت ابوبکر صدیق ہیں اور آپ کے دونوں پاؤں کے پاس حضرت عمر فاروق ہیں تو حضرت عمر کا رسول اللہ ﷺ کے اقدام مبارک کے برابر تینوں صاحب ایک ہی حجرہ شریف میں مدفون ہیں۔

٦١٤-باب الاستغفار عند القبر للميت في وقت الانصراف *

۶۱۴۔ جب دفن کر کے فارغ ہوں اور لوٹنے کا قصد ہو تو میت کے لئے استغفار کریں!

١٤٤٤- حدثنا إبراهيم بن موسى الرازي حدثنا هشام عن عبد الله بن بحير عن هانئ مولى عثمان عن عثمان بن عفان قال كان النبي ﷺ إذا فرغ من دفن الميت وقف عليه فقال استغفروا لأخيكم وسلوا له بالتثبيت فإنه الآن يسأل قال أبو داود بحير ابن ريسان *

۱۴۴۴۔ ابراہیم بن موسیٰ 'ہشام 'عبداللہ بن بحیر ، ہانی عثمان بن عفان سے روایت ہے ،کہ رسول اللہ ﷺ جب میت کے دفن سے فراغت کر چکتے تھے تو وہاں توقف کرتے تھے اور فرماتے اپنے بھائی کے لئے بخشش مانگو اور اس کے لئے ثابت قدم رہنے کی دعا کرو اس وقت وہ پوچھا جاتا ہے یعنی ابھی تمہارے جاتے ہی منکر اور نکیر آئیں گے اور سوال کریں گے۔

٦١٥-باب كراهية الذبح عند القبر *

۶۱۵۔ قبر کے پاس ذبح کرنے کی ممانعت!

١٤٤٥-حدثنا يحيى بن موسى البلخي حدثنا عبد الرزاق أخبرنا معمر عن ثابت عن أنس قال قال رسول الله ﷺ لا عقر في الإسلام قال عبد الرزاق كانوا يعقرون عند القبر بقرة أو شاة *

۱۴۴۵۔ یحییٰ بن موسیٰ، عبدالرزاق، معمر 'ثابت، حضرت انسؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اسلام میں عقر نہیں ہے عبد الرزاق نے کہا جاہلیت میں لوگ قبروں کے پاس جا کر گائے یا بکری کاٹا کرتے تھے اس کو عقر کہتے ہیں اسلام میں اس کی ممانعت ہوئی۔

٦١٦-باب الميت يصلى على قبره بعد حين *

۶۱۶۔ میت کی قبر پر ایک مدت کے بعد نماز جنازے کی پڑھنا!

١٤٤٦-حدثنا قتيبة بن سعيد حدثنا الليث عن يزيد بن أبي حبيب عن أبي الخير عن عقبة بن عامر أن رسول الله ﷺ خرج يوما فصلى على أهل أحد صلاته على الميت ثم انصرف

۱۴۴۶۔ قتیبہ بن سعید ،لیث 'یزید ،بن ابی حبیب ،ابوالخیر عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے ،کہ رسول اللہ ﷺ ایک دن مدینے سے نکلے اور احد کے شہیدوں پر نماز پڑھی جس طرح میت پر نماز پڑھتے تھے پھر لوٹ آئے۔

تشریح :۔ نماز جنازہ حقیقت میں دعا اور استغفار ہے میت کے واسطے تو جب چاہے پڑھ سکتا ہے کوئی وقت یا مدت مقرر نہیں۔(علامہ)

١٤٤٧-حدثنا الحسن بن علي حدثنا يحيى بن آدم حدثنا ابن المبارك عن حيوة بن شريح عن يزيد بن أبي حبيب بهذا الحديث قال إن النبي ﷺ صلى على قتلى أحد بعد ثماني سنين كالمودع للأحياء والأموات *

۱۴۴۷۔ حسن بن علی ، یحییٰ بن آدم ابن مبارک ،حیوہ ،یزید بن ابی حبیب سے اسی طرح روایت ہے ،اس میں یہ ہے ،کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھی احد کے شہیدوں پر آٹھ برس کے بعد جیسے آپ رخصت ہوتے تھے زندوں اور مردوں سے۔

تشریح :۔ گویا یہ آخری دعا تھی اس لئے کہ غزوہ احد ۳ھ میں ہوا اس کے آٹھ برس بعد آپ کی وفات ہوئی۔

٦١٧-باب في البناء على القبر *

۶۱۷۔ قبر پر عمارت بنانے کی ممانعت!

١٤٤٨-حدثنا أحمد بن حنبل حدثنا عبد الرزاق أخبرنا ابن

۱۴۴۸۔ احمد بن حنبل ،عبد الرزاق ،ابن جریج ،ابوالزبیر حضرت جابر

جريج أخبرني أبو الزبير أنه سمع جابرا يقول سمعت رسول الله ﷺ نهى أن يقعد على القبر وأن يقصص ويبنى عليه

سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ سے میں نے سنا آپ منع فرماتے تھے قبر پر بیٹھنے سے اور قبر کو پختہ کرنے سے اور قبر پر عمارت بنانے سے

تشریح:۔ قبر پر بیٹھنے سے مراد یہ ہے کہ حاجت کے لئے اس پر بیٹھے یا ہمیشہ وہاں مجاور بن کر بیٹھے [illegible] مطلق بیٹھنے سے ممانعت کی [illegible] میں [illegible] اس پر [illegible] منع [illegible] ہے۔

١٤٤٩- حدثنا مسدد وعثمان بن أبي شيبة قالا حدثنا حفص بن غياث عن ابن جريج عن سليمان بن موسى وعن أبي الزبير عن جابر بهذا الحديث قال أبو داود قال عثمان أو يزاد عليه وزاد سليمان بن موسى أو أن يكتب عليه ولم يذكر مسدد في حديثه أو يزاد عليه قال أبو داود خفي علي من حديث مسدد حرف وأن *

۱۴۴۹۔ مسدد اور عثمان بن ابی شیبہ، حفص بن غیاث ابن جریج، سلیمان بن موسیٰ اور ابوالزبیر، حضرت جابرؓ سے اسی طرح مروی ہے۔ ابوداؤد فرماتے ہیں کہ عثمان نے یہ کہا کہ یا اس پر کچھ زیادتی ہو سلیمان بن موسیٰ نے یہ زیادتی بھی بیان کی ہے، کہ یا اس پر کچھ لکھنے سے، مسدد نے اپنی روایت میں اویزاد علیہ کو ذکر نہیں کیا ابوداؤد فرماتے ہیں کہ مسدد کی روایت میں لفظ وان مجھ پر ظاہر نہ ہو سکا۔

تشریح:۔ قبر پر لکھنے سے مراد وہ کتبہ ہے جو بعض لوگ قبر پر لگاتے ہیں جس میں میت کا نام اور اس کے اوصاف اور تاریخ وفات ہوتے ہیں بعضوں نے کہا مراد اللہ اور رسول، کا نام لکھنا ہے قبر پر یعنی کہ اس میں خوف ہے ناپاک لگنے کا یا کسی حیوان کے پیشاب یا پاخانہ کرنے کا اور وہ موجب ہے استخفاف کا۔ (علامہ)

١٤٥٠- حدثنا القعنبي عن مالك عن ابن شهاب عن سعيد بن المسيب عن أبي هريرة أن رسول الله ﷺ قال قاتل الله اليهود اتخذوا قبور أنبيائهم مساجد *

۱۴۵۰۔ قعنبی، مالک ابن شہاب، سعید بن مسیب، حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لعنت کرے اللہ یہود پر جنہوں نے اپنے پیغمبروں کی قبروں کو مسجد بنا لیا وہاں سجدے کرنے لگے یا بیٹھ کر عبادت کرنے لگے یا مسجد کی طرح وہاں ہر وقت آنے لگے

٦١٨- باب في كراهية القعود على القبر *

۶۱۸۔ قبر پر بیٹھنے کی ممانعت کا بیان!

١٤٥١- حدثنا مسدد حدثنا خالد حدثنا سهيل بن أبي صالح عن أبيه عن أبي هريرة قال قال رسول الله ﷺ لأن يجلس أحدكم على جمرة فتحرق ثيابه حتى تخلص إلى جلده خير له من أن يجلس على قبر *

۱۴۵۱۔ مسدد، خالد، سہیل ان کے والد، حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر کوئی تم میں سے آگ چنگاری پر بیٹھے اور اس کے کپڑے جل کر کھال تک آگ پہنچے تو اس کے حق میں قبر پر بیٹھنے سے بہتر ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قبر پر بیٹھنا یا قبروں پر چلنا پھرنا گناہ ہے۔

١٤٥٢- حدثنا إبراهيم بن موسى الرازي أخبرنا عيسى حدثنا عبد الرحمن يعني ابن يزيد بن جابر عن بسر بن عبيد الله قال سمعت واثلة بن الأسقع يقول سمعت أبا مرثد الغنوي يقول قال رسول الله ﷺ لا تجلسوا على القبور ولا تصلوا إليها *

۱۴۵۲۔ ابراہیم بن موسیٰ، عیسیٰ، عبدالرحمن، جابر بسر بن عبیداللہ واثلہ بن اسقع ابو مرثد غنوی سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قبروں پر بیٹھا نہ کرو اور ان کی طرف نماز نہ پڑھا کرو۔

تشریح:۔ یعنی قبروں کا ایسا ادب بھی نہ کرو کہ ان پر بیٹھو اور پاخانہ اور پیشاب کرو اور اتنی تعظیم بھی نہ کرو کہ ان کو قبلہ بنا کر ادھر نماز پڑھو یا ان سے دعا مانگو معلوم ہوا کہ قبروں میں نماز درست نہیں ہے۔

٦١٩- باب المشي في النعل بين القبور *

۶۱۹۔ قبروں میں جوتا پہن کر جانا کیسا ہے!

۱۴۵۳-حدثنا سهل بن بكار حدثنا الأسود بن شيبان عن خالد بن سمير السدوسي عن بشير بن نهيك عن بشير مولى رسول الله ﷺ وكان اسمه في الجاهلية زحم بن معبد فهاجر إلى رسول الله ﷺ فقال ما اسمك قال زحم قال بل أنت بشير قال بينما أنا أماشي رسول الله ﷺ مر بقبور المشركين فقال لقد سبق هؤلاء خيرا كثيرا ثلاثا ثم مر بقبور المسلمين فقال لقد أدرك هؤلاء خيرا كثيرا وحانت من رسول الله ﷺ نظرة فإذا رجل يمشي في القبور عليه نعلان فقال يا صاحب السبتيتين ويحك ألق سبتيتيك فنظر الرجل فلما عرف رسول الله ﷺ خلعهما فرمى بهما *

۱۴۵۳۔ سہل بن بکار اسود بن شیبان، خالد بن سمیر، بشیر بن نہیک بشیر سے روایت ہے جو مولیٰ تھے رسول اللہ ﷺ کا اور اس کا نام زمانہ جاہلیت میں زحم بن معبد تھا پھر اس نے ہجرت کی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ آپ نے پوچھا تیرا کیا نام ہے وہ بولا زحم آپ نے فرمایا نہیں تو بشیر ہے بشیر نے کہا میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جا رہا تھا اتنے میں آپ مشرکین کی قبروں پر گزرے تو آپ نے فرمایا یہ لوگ بڑی بھلائی سے پہلے چلے گئے تین بار فرمایا یعنی دین اسلام کے ساتھ مشرف ہونے سے پہلے مر گئے پھر مسلمانوں کی قبروں پر گذرے تو فرمایا ان لوگوں نے بہت بھلائی پائی بعد اس کے رسول اللہ ﷺ نے دفعتاً ایک شخص کو دیکھا جو قبروں کے بیچ میں ہو کر جا رہا ہے جوتیاں پہنے ہوئے آپ نے فرمایا اے جوتیاں والے افسوس ہے تجھ پر لوتار جوتیاں اپنی اس نے دیکھا تو پہنچانا کہ رسول اللہ ﷺ ہیں پھر اس نے اپنی جوتیاں اوتار کر پھینک دیں

تشریح:۔ زحم زحمت سے مشتق ہے آپ کی عادت شریف تھی کہ بڑے نام کو بدل ڈالتے اور اچھا نام رکھ دیتے۔
شاید اس کی جوتیوں میں نجاست ہوگی یا وہ تکبر کی راہ سے جوتیاں پہن کر چلتا ہوگا ورنہ نماز مسجد میں جوتیاں پہن کر درست ہے تو قبرستان میں کیوں کر اس سے ممانعت ہو سکتی ہے۔

۱۴۵۴-حدثنا محمد بن سليمان الأنباري حدثنا عبد الوهاب يعني ابن عطاء عن سعيد عن قتادة عن أنس عن النبي ﷺ أنه قال إن العبد إذا وضع في قبره وتولى عنه أصحابه إنه ليسمع قرع نعالهم *

۱۴۵۴۔ محمد بن سلیمان، عبد الوہاب بن عطاء، سعید قتادہ، حضرت انسؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب میت کو قبر میں رکھا جاتا ہے اور اس کے ساتھی لوٹتے ہیں تو وہ ان کی جوتیوں کی آواز سنتا ہے۔

تشریح:۔ اس سے معلوم ہوا کہ قبرستان میں جوتیاں پہنے ہوئے جانا درست ہے بعضوں نے کہا جوتیاں اتارنا بہتر ہے مسلمانوں کے قبرستان میں ان کے احترام کے واسطے۔

۶۲۰-باب في تحويل الميت من موضعه للأمر يحدث

۶۲۰۔ میت کو قبر میں سے نکالنا کسی ضرورت کے واسطے کیسا ہے!

۱۴۵۵-حدثنا سليمان بن حرب حدثنا حماد بن زيد عن سعيد بن يزيد أبي مسلمة عن أبي نضرة عن جابر قال دفن مع أبي رجل فكان في نفسي من ذلك حاجة فأخرجته بعد ستة أشهر فما أنكرت منه شيئا إلا شعيرات كن في لحيته مما يلي الأرض *

۱۴۵۵۔ سلیمان بن حرب، حماد بن زید سعید بن یزید ابو نضرہ، حضرت جابر سے روایت ہے، کہ میرے باپ کے ساتھ ایک شخص اور دفن ہوا تھا اس سبب سے میرے دل میں یہ تھا کہ ان کو وہاں سے نکال لوں پھر میں نے چھ مہینے بعد اپنے باپ کو نکالا تو کسی چیز میں ان کے فرق نہیں ہوا تھا البتہ چند بال ڈاڑھی کے جو زمین سے لگے ہوئے تھے انکی حالت بدل گئی تھی یعنی رنگ بدل گیا تھا یا گل گئے تھے۔

۶۲۱-باب في الثناء على الميت *

۶۲۱۔ میت کی تعریف کرنا اور اس کی بہتری بیان کرنا!

١٤٥٦-حدّثنا حفصُ بْنُ عُمر حدّثنا شُعْبَةُ عَنْ إبْراهيم بْن عامر عَنْ عامر بْن سعْد عَنْ أبي هُريْرة قالَ مرُّوا عَلى رسُول اللَّه ﷺ بجنازة فأثنوْا عليْها خيْرًا فقال وجبتْ ثُمّ مرُّوا بأُخْرى فأثنوْا عليْها شرًّا فقال وجبتْ ثُمّ قال إنّ بعْضكُمْ على بعْض شُهداءُ *

١٤٥٦۔ حفص بن عمر، شعبہ، ابراہیم بن عامر، عامر بن سعد، حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ لوگ گزرے ایک جنازہ پر تو اس کی بھلائی کی تعریف کی آپ نے فرمایا واجب ہوئی پھر ایک اور دوسرے جنازے پر گزرے اور اس کی برائیوں کا ذکر کیا آپ نے فرمایا واجب ہوئی بعد اس کے فرمایا تم میں سے ہر ایک دوسرے پر گواہ ہے۔

تشریح:۔ تو جس کے لئے تم نے گواہی دی بہتری کی وہ اللہ کے نزدیک بھی بہتر ہے اس کے لئے جنت واجب ہوتی اور جس کے لئے تم نے گواہی دی برائی کی وہ اللہ کے نزدیک برا ہے اس کے لئے دوزخ واجب ہوئی۔

بَاب فِي زِيَارَةِ الْقُبُور *

۶۲۲۔ قبروں کی زیارت کرنے کا بیان!

١٤٥٧-حدّثنا مُحمّدُ بْنُ سُليْمان الْأنْباريُّ حدّثنا مُحمّدُ بْنُ عُبيْدٍ عَنْ يزيد بْن كيْسان عَنْ أبي حازم عَنْ أبي هُريْرة قال أتى رسُولُ اللَّه ﷺ قبْر أُمّه فبكى وأبْكى منْ حوْلهُ فقال رسُولُ اللّه ﷺ اسْتأْذنْتُ ربّي تعالى على أنْ أسْتغْفر لها فلمْ يُؤْذنْ لي فاسْتأْذنْتُ أنْ أزُور قبْرها فأذن لي فزُورُوا الْقُبُور فإنّها تُذكّرُ بالْموْت *

١٤٥٧۔ محمد بن سلیمان، محمد بن عبید، یزید بن کیسان، ابو حازم ابو ہریرہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی ماں کی قبر کی زیارت کی تو آپ روئے اور اپنے ساتھ والوں کو بھی رولایا پھر آپ نے فرمایا کہ میں نے اپنے رب سے اجازت مانگی کہ اپنی ماں کے لئے مغفرت مانگوں سو مجھ کو اجازت نہ دی پھر میں نے اجازت مانگی کہ اس کی قبر کی زیارت کروں سو مجھ کو زیارت کی اجازت دی اور فرمایا کہ قبروں کی زیارت کیا کرو کہ اس سے موت یاد پڑتی ہے۔

تشریح:۔ اگر کوئی کہے کہ قرآن میں مشرکوں کے واسطے مغفرت مانگنا منع ہے پھر حضرت نے کیوں اپنی ماں کے لئے مغفرت مانگنے کا ارادہ کیا اس کا جواب یہ ہے کہ حضرت کو اپنے اختصاص کی امید ہوگی یعنی ہر چند اور مشرکوں کے واسطے مغفرت مانگنا درست نہیں مگر شاید مجھ کو درست ہو علی الخصوص جب کہ رسول اللہ ﷺ کے سبب سے ابو طالب کے عذاب میں تخفیف ہوتی تھی یا یہ کہ یہ اجازت مانگنا منع ہونے سے قبل ہوا ہو۔

١٤٥٨-حدّثنا أحْمدُ بْنُ يُونُس حدّثنا مُعرّفُ بْنُ واصل عَنْ مُحارب بْن دثار عَنْ ابْن بُريْدة عَنْ أبيه قال قال رسُولُ اللّه ﷺ نهيْتُكُمْ عَنْ زيارة الْقُبُور فزُورُوها فإنّ في زيارتها تذْكرةً *

١٤٥٨۔ احمد بن یونس، مصرف بن واثل، محارب بن دثار، ابو بریدہ ان کے والد بریدہ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے تم کو قبروں کی زیارت سے منع کیا تھا سو اب زیارت کرو اس لئے کہ وہ آخرت کو یاد دلاتی ہے۔

تشریح:۔ ابتدائے اسلام میں لوگ بت پرستی چھوڑ کر مسلمان ہوئے تھے اس واسطے حضرت نے زیارت قبور سے منع کیا کہ مبادا پھر کہیں شرک میں گرفتار نہ ہو جائیں جب لوگوں کے دلوں میں اسلام اور توحید کا عقیدہ مضبوط ہو گیا تو پھر آپ نے اجازت دی اور اس کا فائدہ بتلایا کہ اس سے آخرت اور موت یاد پڑتی ہے حضرت نے یہ فائدہ اس واسطے بتلایا کہ لوگ اہل قبور سے اپنی حاجت روائی نہ چاہیں۔

٦٢٣-بَاب فِي زِيَارَةِ النِّسَاءِ الْقُبُورَ *

۶۲۳۔ عورتوں کو قبروں کی زیارت کرنا کیسا ہے!

١٤٥٩-حدّثنا مُحمّدُ بْنُ كثير أخْبرنا شُعْبةُ عَنْ مُحمّد بْن جُحادة قال سمعْتُ أبا صالح يُحدّثُ عَنْ ابْن عبّاس قال لعن رسُولُ اللّه ﷺ زائرات الْقُبُور والْمُتّخذين عليْها الْمساجد والسُّرُج *

١٤٥٩۔ محمد بن کثیر شعبہ محمد بن حجادہ، ابو صالح، ابن عباسؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے قبروں کی زیارت کرنے والیوں کو یعنی عورتوں کو لعنت کی اور جو قبروں پر مسجدیں بنائیں اور وہاں چراغ جلائیں اس حدیث سے عرس اور چراغاں کی صاف ممانعت ثابت ہوئی۔

٦٢٤–باب ما يقول إذا زار القبور أو مر بها *

۶۲۴۔ جب قبروں میں سے گذرے تو کیا کہے!

١٤٦٠–حدثنا القعنبي عن مالك عن العلاء بن عبد الرحمن عن أبيه عن أبي هريرة أن رسول الله ﷺ خرج إلى المقبرة فقال السلام عليكم دار قوم مؤمنين وإنا إن شاء الله بكم لاحقون *

۱۴۶۰۔ قعنبی مالک، علاء بن عبدالرحمن، ان کے والد، ابوہریرہ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ قبرستان کی طرف تشریف لے گئے تو فرمایا سلام ہے تم پر اے مومنوں کے گھر والو اور ہم انشاء اللہ تم سے ملنے والے ہیں۔

٦٢٥–باب المحرم يموت كيف يصنع به *

۶۲۵۔ جو آدمی احرام کی حالت میں مر جائے تو اس سے کیا کریں!

١٤٦١–حدثنا محمد بن كثير أخبرنا سفيان حدثني عمرو بن دينار عن سعيد بن جبير عن ابن عباس قال أتي النبي ﷺ برجل وقصته راحلته فمات وهو محرم فقال كفنوه في ثوبيه واغسلوه بماء وسدر ولا تخمروا رأسه فإن الله يبعثه يوم القيامة يلبي قال أبو داود سمعت أحمد بن حنبل يقول في هذا الحديث خمس سنن كفنوه في ثوبيه أي يكفن الميت في ثوبين واغسلوه بماء وسدر أي إن في الغسلات كلها سدرا ولا تخمروا رأسه ولا تقربوه طيبا وكان الكفن من جميع المال

۱۴۶۱۔ محمد بن کثیر، سفیان، عمرو بن دینار، سعید بن جبیر ابن عباسؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک شخص کو لائے جس کی گردن اس کے اونٹ نے توڑ ڈالی تھی اور وہ مر گیا تھا احرام کی حالت میں آپ نے فرمایا کفن دو اس کو دونوں کپڑوں میں یعنی تہ بند اور چادر میں جو احرام کی حالت میں پہنا تھا اور غسل دو اس کو پانی اور بیری کے پتوں سے اور اس کا سر مت ڈھانپو کیونکہ اللہ جل جلالہ قیامت کے روز اسکو اٹھائے گا لبیک کہتا ہوا ابوداؤد نے کہا میں نے امام احمد بن حنبل سے سنا کہتے تھے اس حدیث میں پانچ سنتیں ہیں ایک تو دو کپڑوں میں کفن دینا دوسری پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دینا یعنی ہر غسل میں بیری کے پتے شریک ہیں تیسری محرم کا سر نہ ڈھانپنا چوتھے اسے خوشبو نہ لگانا پانچویں کل مال میں سے کفن دینا۔

تشریح:۔ یعنی کفن اور دفن وارثوں کے حق پر مقدم ہے پہلے کل مال میں سے تجہیز و تکفین کریں گے پھر قرض ادا کریں گے پھر ثلث سے وصیت پوری کریں گے باقی وارثوں میں تقسیم ہوگا۔

١٤٦٢–حدثنا سليمان بن حرب ومحمد بن عبيد المعنى قالا حدثنا حماد عن عمرو وأيوب عن سعيد بن جبير عن ابن عباس نحوه قال وكفنوه في ثوبين قال أبو داود قال سليمان قال أيوب ثوبيه وقال عمرو ثوبين وقال ابن عبيد قال أيوب في ثوبين وقال عمرو في ثوبيه زاد سليمان وحده ولا تحنطوه

۱۴۶۲ سلیمان بن حرب اور محمد بن عبید، حماد، عمرو اور ایوب، سعید، جبیر، ابن عباس سے اسی طرح مروی ہے، اس روایت میں ہے کہ اسے دو کپڑوں میں کفن دو ابوداؤد فرماتے ہیں کہ سلیمان نے ایوب سے ثوبیہ کا لفظ اور عمرو نے ثوبین کا نقل کیا ہے، ابو عبید نے کہا کہ ایوب نے فی ثوبین اور عمر نے فی ثوبیہ کہا ہے اور صرف سلیمان نے یہ زیادتی اور کی ہے کہ اس کے خوشبو نہ لگاؤ۔

تشریح:۔ اس روایت کی بنا پر امام احمد نے چوتھی سنت جو اس حدیث سے نکلی خوشبو نہ لگانا بیان کیا ہے ورنہ پہلی روایت میں خوشبو لگانے کا ذکر نہیں ہے اور وہ جو روایت ابوداؤد آگے نقل کرتے ہیں اس میں بھی یہ مذکور ہے کہ خوشبو نزدیک نہ لے جاؤ اس کے کیونکہ وہ اٹھے گا لبیک کہتا ہوا۔

١٤٦٣–حدثنا مسدد حدثنا حماد عن أيوب عن سعيد بن جبير عن ابن عباس بمعنى سليمان في ثوبين *

۱۴۶۳۔ مسدد، حماد، ایوب، سعید بن جبیر، ابن عباسؓ سے اسی طرح مروی ہے جس طرح سلیمان سے فی ثوبین مروی ہے۔

١٤٦٤ – حدثنا عثمان بن أبي شيبة حدثنا جرير عن منصور عن الحكم عن سعيد بن جبير عن ابن عباس قال وقصت برجل محرم ناقته فقتلته فأتي به رسول الله ﷺ فقال اغسلوه وكفنوه ولا تغطوا رأسه ولا تقربوه طيبا فإنه يبعث يهل.

۱۴۶۴۔ عثمان بن ابی شیبہ، جریر، منصور، حکم، سعید بن جبیر، ابن عباس سے روایت ہے کہ ایک شخص محرم کو اس کی اونٹنی نے گردن توڑ کر مار ڈالا۔ پس وہ لایا گیا رسول اللہ ﷺ کے سامنے آپ نے فرمایا اس کو غسل دو اور کفن اور مت ڈھانپو سر اس کا اور نہ اس کے پاس خوشبو لے جاؤ کیونکہ وہ اٹھے گا قیامت کے روز لبیک پکارتا ہوا (سبحان اللہ) آخر کتاب الجنائز۔

بسم الله الرّحمن الرّحيم

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔

كتاب الأيمان والنذور

قسم کھانے اور نذر ماننے کا بیان۔

٦٢٦ –باب التغليظ في الأيمان الفاجرة

۶۲۶۔ جھوٹی قسم کھانے کا گناہ بڑا ہے اس سے عذاب کا بیان!

١٤٦٥ –حدثنا محمد بن الصباح البزاز حدثنا يزيد بن هارون أخبرنا هشام بن حسان عن محمد بن سيرين عن عمران بن حصين قال قال النبي ﷺ من حلف على يمين مصبورة كاذبا فليتبوأ بوجهه مقعده من النار

۱۴۶۵۔ محمد بن صباح، یزید بن ہارون، ہشام بن حسان، محمد بن سیرین، عمران بن حصینؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص کسی حاکم وغیرہ کی مجلس میں محبوس ہو کر یا دیدہ و دانستہ جھوٹی قسم کھائے تو وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے۔

تشریح۔ یعنی دنیا میں اس کا کوئی کفارہ نہیں بلکہ آخرت میں یہ اس کو سزا دی جائے گی کہ دوزخ میں ڈالا جائے گا۔

٦٢٧ –باب فيمن حلف يمينا ليقتطع بها مالا لأحد

۶۲۷۔ کسی کا مال مارنے کے لئے جھوٹی قسم کھانے کا بیان!

١٤٦٦ –حدثنا محمد بن عيسى وهناد بن السري المعنى قالا حدثنا أبو معاوية حدثنا الأعمش عن شقيق عن عبد الله قال قال رسول الله ﷺ من حلف على يمين هو فيها فاجر ليقتطع بها مال امرئ مسلم لقي الله وهو عليه غضبان فقال الأشعث في والله كان ذلك كان بيني وبين رجل من اليهود أرض فجحدني فقدمته إلى النبي ﷺ فقال لي النبي ﷺ ألك بينة قلت لا قال لليهودي احلف قلت يا رسول الله إذا يحلف ويذهب بمالي فأنزل الله تعالى (إن الذين يشترون بعهد الله وأيمانهم ثمنا قليلا) إلى آخر الآية *ح

۱۴۶۶۔ محمد بن عیسیٰ اور ہناد، ابو معاویہ، اعمش شقیق عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے، کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو شخص حلف کرے کسی بات پر اور وہ جھوٹا ہو اس میں کسی مسلمان کا مال مارنے کے لئے تو ملے گا اللہ سے غصے کی حالت میں یعنی پروردگار اس پر غصے ہو گا اشعث نے کہا قسم اللہ کی یہ حدیث میرے مقدمے میں آپ نے ارشاد فرمائی میرے اور ایک یہودی کے بیچ میں ایک زمین مشترک تھی اس نے انکار کیا اور مکر گیا میرے حصے سے تو میں اس کو رسول اللہ ﷺ کے پاس لے آیا آپ نے مجھ سے پوچھا تیرے پاس گواہ ہیں میں نے کہا نہیں پھر آپ نے یہودی سے کہا تو حلف کر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ تو حلف کرے گا اور میرا مال اڑائے گا اس پر اللہ جل جلالہ نے یہ آیت اتاری (ترجمہ) یعنی جو لوگ اللہ کے نام پر اقرار کر کے یا قسم کھا کے تھوڑا سا مال کماتے ہیں ان کا آخرت میں کچھ حصہ نہیں ہے اللہ جل جلالہ ایسے لوگوں سے آخرت میں نہ بات کرے گا نہ انکی طرف دیکھے بلکہ ان کو دکھ کی مار دے گا اس سے معلوم ہوا کہ مدعی علیہ جب منکر ہو تو مدعی کو گواہ لانا چاہیے ورنہ مدعی علیہ سے قسم لی جائے گی۔

١٤٦٧ –حدثنا محمود بن خالد حدثنا الفريابي حدثنا الحارث بن سليمان حدثني كردوس عن الأشعث بن قيس أن رجلا من كندة ورجلا من حضرموت اختصما إلى النبي ﷺ في أرض من اليمن فقال الحضرمي يا رسول الله إن أرضي اغتصبنيها أبو هذا وهي في يده قال هل لك بينة قال

۱۴۶۷۔ محمود بن خالد، فریابی، حارث بن سلیمان، کردوس، اشعث بن قیس سے روایت ہے، کہ ایک شخص نے قبیلہ کندہ سے جھگڑا کیا ایک شخص کے ساتھ جو حضر موت کا رہنے والا تھا رسول اللہ ﷺ کے سامنے ایک زمین میں جو یمن میں تھی حضر موت والے نے کہا یا رسول اللہ وہ زمین میری تھی اس کے باپ نے مجھ سے غصب کر لی

لا ولكن أحلفه والله يعلم أنها أرضي اغتصبنيها أبوه فتهيّأ الكندي لليمين فقال رسول الله ﷺ لا يقتطع أحد مالا بيمين إلا لقي الله وهو أجذم فقال الكندي هي أرضه ۔

تھی اب وہ زمین اس کے پاس ہے آپ نے اس سے پوچھا تیرے پاس گواہ ہیں وہ بولا نہیں لیکن وہ قسم کھائے اس طور سے کہ قسم اللہ جل جلالہ کی میں نہیں جانتا کہ یہ زمین اس کی ہے اور اس سے میرے باپ نے غصب کر لی ہے پس کندی مستعد ہوا قسم کھانے کے لئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص کسی کا مال مارے قسم کھا کر تو وہ اللہ سے ملے گا اس حال میں کہ اس کے ہاتھ پاؤں کٹے ہوں گے یعنی لنجا ہو گا جب کندی نے یہ سنا تو کہنے لگا بے شک وہ اس کی زمین ہے۔

تشریح: جب آنحضرت ﷺ سے جھوٹی قسم کی سزا سنی تو ڈر گیا اور اقرار کر لیا۔

١٤٦٨ - حدّثنا هنّاد بن السّري حدّثنا أبو الأحوص عن سماك عن علقمة بن وائل بن حجر الحضرمي عن أبيه قال جاء رجل من حضرموت ورجل من كندة إلى رسول الله ﷺ فقال الحضرمي يا رسول الله ﷺ إن هذا غلبني على أرض كانت لأبي فقال الكندي هي أرضي في يدي أزرعها ليس له فيها حق قال فقال النبي ﷺ للحضرمي ألك بيّنة قال لا قال فلك يمينه قال يا رسول الله إنه فاجر لا يبالي ما حلف عليه ليس يتورّع من شيء فقال النبي ﷺ ليس لك منه إلا ذاك فانطلق ليحلف له فلما أدبر قال رسول الله ﷺ أما لئن حلف على مال ليأكله ظالما ليلقين الله عزّ وجلّ وهو عنه معرض ۔

۱۴۶۸۔ ہناد بن سری، ابو الاحوص، سماک، علقمہ بن وائل، ان کے والد، وائل بن حجر سے روایت ہے کہ ایک شخص حضر موت کا رہنے والا اور ایک شخص کندی دونوں رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے حضر موت والے نے کہا یا رسول اللہ اس نے زبردستی سے میری زمین چھین لی ہے جو میرے باپ کے پاس تھی کندی نے کہا واہ زمین میری ہے میرے قبضے میں ہے میں خود اس میں کھیتی کرتا ہوں اس کا کچھ حق اس زمین میں نہیں ہے تب رسول اللہ ﷺ نے حضر موت والے سے کہا کیا تیرے پاس گواہ ہیں اس نے کہا نہیں آپ نے فرمایا تو پھر تیرے واسطے اس کی قسم ہے حضر موت والے نے کہا یا رسول اللہ وہ فاجر ہے اس کو باک نہیں قسم کھانے میں وہ کسی بات سے پرہیز نہیں کرتا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تیرے واسطے سوا اس کے کچھ نہیں ہو سکتا یعنی اس سے صرف قسم لے سکتے ہے اگرچہ وہ فاجر ہو پھر کندی چلا قسم کھانے کو جب اس نے پیٹھ پھیری تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دیکھو اگر جھوٹی قسم کھائے گا پرایا مال مارنے کے لئے ظلم سے تو جب اللہ سے ملے گا اللہ اس سے منہ پھیر لے گا۔

تشریح: یعنی اس کی طرف التفات نہ کرے گا بندہ کے واسطے اس سے زیادہ کیا عذاب ہو گا کہ اس کا مالک اس کی طرف مخاطب نہ ہو۔

٦٢٨ - باب ما جاء في تعظيم اليمين عند منبر النبي ﷺ

۶۲۸۔ رسول اللہ ﷺ کے منبر شریف پر جھوٹی قسم کھانا بہت بڑا گناہ ہے!

١٤٦٩ - حدّثنا عثمان بن أبي شيبة حدّثنا ابن نمير حدّثنا هاشم بن هاشم أخبرني عبد الله بن نسطاس من آل كثير ابن الصلت أنه سمع جابر بن عبد الله قال قال رسول الله ﷺ لا يحلف أحد عند منبري هذا على يمين آثمة ولو على سواك أخضر إلا تبوّأ مقعده من النار أو وجبت له النار

۱۴۶۹۔ عثمان بن ابی شیبہ، ابن نمیر، ہاشم بن ہاشم، عبداللہ بن نسطاس، جابر بن عبداللہ سے روایت ہے، کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کوئی شخص ایسا نہیں ہے جو میرے منبر کے پاس جھوٹی قسم کھائے اگرچہ ایک تازہ مسواک کے لئے ہو مگر اس نے اپنا ٹھکانا جہنم میں بنا لیا یا واجب ہو گئی اس کے لئے جہنم

تشریح: یہ تاکید ہو کر روزہ جائے اس قصد فی سبیل کا اور لا الہ الا اللہ کہنے کو اس واسطے فرمایا کہ مدار ایمان کا کلمہ طیبہ پر ہے پس جب اس نے حلف کیا غیر اللہ کے نام پر تو خوف ہے زوال اور فساد ایمان کا اس لئے تجدید ایمان مناسب ہے۔

٦٢٩-باب الْحلْف بِالْأَنْدَاد

۶۲۹-سوا اللہ جل جلالہ کے اور کسی بت کے نام پر قسم کھانا بہت بڑا گناہ ہے!

١٤٧٠- حدّثنا الْحسنُ بْنُ علي حدّثنا عبْدُ الرّزّاق أخبرنا معمرٌ عن الزُّهْريّ عنْ حُميْد بْن عبْد الرّحْمن عنْ أبي هُريْرة قال قال رسُولُ اللّه ﷺ منْ حلف فقال في حلفه واللّات فلْيقُلْ لا إله إلّا اللّهُ ومنْ قال لصاحبه تعال أُقامرْك فلْيتصدّقْ بشيْء *

۱۴۷۰۔ حسن بن علی عبدالرزاق، معمر زہری حمید بن عبدالرحمن ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو قسم کھائے کوئی شخص اور اپنی قسم میں وہ یوں کہے کہ میں لات کی قسم کھاتا ہوں لات ایک بت کا نام ہے تو اس کو چاہیے کہ لا الہ الا اللہ کہے اور جو کسی نے اپنے یار سے کہا آؤ ہم تجھ سے جوا کھیلیں تو اس کو چاہیے کہ کچھ تصدق کرے۔

١٤٧١-حدّثنا عُبيْدُ اللّه بْنُ مُعاذ حدّثنا أبي حدّثنا عوْفٌ عنْ مُحمّد بْن سيرين عنْ أبي هُريْرة قال قال رسُولُ اللّه ﷺ لا تحْلفُوا بآبائكُمْ ولا بأُمّهاتكُمْ ولا بالْأنْداد ولا تحْلفُوا إلّا باللّه ولا تحْلفُوا باللّه إلّا وأنْتُمْ صادقُون *

۱۴۷۱۔ عبیداللہ بن معاذ، ان کے والد، عوف، محمد بن سیرین، ابو ہریرۃؓ سے روایت ہے، کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے مت قسم کھاؤ اپنے باپوں کی اور ماؤں کی اور بتوں کی اور نہ قسم کھاؤ مگر اللہ کے نام کی اور نہ قسم کھاؤ اللہ کے نام کی مگر اس صورت میں جب تم سچے ہو یہ حدیث نسخہ مطبوعہ مصریہ میں نہیں ہے۔

٦٣٠-باب في كراهية الْحلْف بالْآباء *

۶۳۰۔اپنے باپ دادوں کی قسم کھانا منع ہے!

١٤٧٢-حدّثنا أحْمدُ بْنُ يُونُس حدّثنا زُهيْرٌ عنْ عُبيْد اللّه بْن عُمر عنْ نافع عن ابْن عُمر عنْ عُمر بْن الْخطّاب أنّ رسُول اللّه ﷺ أدْركهُ وهُو في ركْب وهُو يحْلفُ بأبيه فقال إنّ اللّه ينْهاكُمْ أنْ تحْلفُوا بآبائكُمْ فمنْ كان حالفًا فلْيحْلفْ باللّه أوْ ليسْكُتْ

۱۴۷۲۔احمد بن یونس زہیر عبیداللہ بن عمر نافع، ابن عمر، حضرت عمر بن خطاب سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ ملے عمر بن خطاب سے اور وہ ایک قافلے میں تھے سواروں کے اور اپنے باپ کی قسم کھا رہے تھے تو آپ نے ان سے فرمایا اللہ جل جلالہ اس بات سے تم کو منع کرتا ہے کہ تم اپنے باپوں کی قسم کھاؤ جو شخص تم میں سے قسم کھانا چاہے تو اللہ کی قسم کھائے یا چپ رہے۔

تشریح:۔ ترمذی اور حاکم نے ابن عمر سے روایت کیا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جو شخص قسم کھائے سوائے اللہ کے اور کسی کی تو اس نے کفر کیا اور شرک کیا غیر اللہ کی قسم کھانا مالکیہ و شافعیہ کے نزدیک مکروہ تنزیہی ہے اور حنابلہ اور ظاہریہ کے نزدیک حرام ہے اگر سوائے اللہ کے اور کسی کی قسم کھائے جیسے پیغمبر یا کعبہ یا فرشتوں کی پھر قسم توڑ ڈالے تو کفارہ واجب نہ ہوگا۔

١٤٧٣-حدّثنا أحْمدُ بْنُ حنْبل حدّثنا عبْدُ الرّزّاق حدّثنا معْمرٌ عن الزُّهْريّ عنْ سالم عنْ أبيه عنْ عُمر رضي اللّه عنْهم قال سمعني رسُولُ اللّه ﷺ نحْو معْناهُ إلى بآبائكُمْ زاد قال عُمرُ فواللّه ما حلفْتُ بهذا ذاكرًا ولا آثرًا *

۱۴۷۳۔احمد بن حنبل عبدالرزاق معمر، زہری، سالم، ان کے والد، حضرت عمرؓ سے اسی طرح مروی ہے اس میں یہ زیادتی ہے کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا اللہ کی قسم زندگی بھر میں نے ان چیزوں کی کبھی قسم نہ اصالۃً کھائی نہ حکایۃً۔

١٤٧٤-حدّثنا مُحمّدُ بْنُ الْعلاء حدّثنا ابْنُ إدْريس قال سمعْتُ الْحسن بْن عُبيْد اللّه عنْ سعْد بْن عُبيْدة قال سمع

۱۴۷۴۔ محمد بن علاء، ابن ادریس، حسین بن عبیداللہ سعید بن ابی عبید سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر نے سنا ایک شخص کو قسم کھاتے

بْنَ عُمَرَ رَجُلًا يَحْلِفُ لَا وَالْكَعْبَةِ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عُمَرَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ حَلَفَ بِغَيْرِ اللَّهِ فَقَدْ أَشْرَكَ

ہوئے کعبہ کی تو انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے جس نے حلف کیا سوا اللہ کے اور کسی کے نام پر تو اس نے شرک کیا۔

تشریح: یعنی مشرکوں سے مشابہ کام کیا وہ بھی قسم کھاتے ہیں غیر اللہ کی یا حقیقت شرک کیا اگر غیر اللہ کے نام کو مثل نام اللہ کے واجب التعظیم سمجھا اور اتفاق سے زبان سے نکل جائے تو کفارہ لازم ہوگا جیسے آگے حدیث میں آتا ہے۔

١٤٧٥ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْعَتَكِيُّ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَدَنِيُّ عَنْ أَبِي سُهَيْلٍ نَافِعِ بْنِ مَالِكِ بْنِ أَبِي عَامِرٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ طَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللَّهِ يَعْنِي فِي حَدِيثِ قِصَّةِ الْأَعْرَابِيِّ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ أَفْلَحَ وَأَبِيهِ إِنْ صَدَقَ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَأَبِيهِ إِنْ صَدَقَ *

١٤٧٥۔ سلیمان، اسماعیل، ابو سہیل، نافع کے والد، طلحہ بن عبید اللہ سے اعرابی کے قصے میں روایت ہے جب آپ نے اس کو دین اسلام کی تعلیم کی تھی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مراد پائی اس نے قسم اس کے باپ کی اگر سچا ہے اور داخل ہوگا جنت میں قسم اس کے باپ کی اگر سچا ہے۔

تشریح: بعضوں نے کہا یہ حدیث پہلے فرمائی ہوگی قبل ممانعت کے پھر آپ نے صاف منع کر دیا ماں باپ کے نام پر قسم کھانے سے جیسے اوپر گذر چکا ہے یہ دونوں حدیثیں نسخہ مطبوعہ مصریہ میں نہیں ہیں۔

٦٣١ - فِي بَابِ كَرَاهِيَةِ الْحَلْفِ بِالْأَمَانَةِ *

٦٣١۔ امانت پر قسم کھانے کا بیان (یعنی یوں کہنے کا) امانت کی قسم!

١٤٧٦ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ ثَعْلَبَةَ الطَّائِيُّ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ حَلَفَ بِالْأَمَانَةِ فَلَيْسَ مِنَّا *

١٤٧٦۔ احمد بن یونس زہیر، ولید بن ثعلبہ، ابن بریدہ، ان کے والد بریدؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص امانت کی قسم کھائے تو وہ ہم لوگوں میں سے نہیں ہے۔

تشریح: اس لئے کہ امانت اللہ جل جلالہ کے اسماء اور صفات میں سے نہیں ہے تو اس کی قسم ناجائز ہوگی اور اس میں کفارہ نہ ہوگا خطابی اور ابو حنیفہ کے نزدیک امانت کی قسم صحیح ہے اور اس میں کفارہ واجب ہوگا کیونکہ امین اللہ کا نام ہے۔

٦٣٢ - بَابُ الْمَعَارِيضِ فِي الْيَمِينِ *

٦٣٢۔ قسم کھانے میں اپنا بچاؤ کر لینا فائدہ نہیں بخشتا!

١٤٧٧ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ قَالَ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ ح وَحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ عَبَّادِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَمِينُكَ عَلَى مَا يُصَدِّقُكَ عَلَيْهَا صَاحِبُكَ قَالَ مُسَدَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي صَالِحٍ قَالَ أَبُو دَاوُد هُمَا وَاحِدٌ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي صَالِحٍ وَعَبَّادُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ *

١٤٧٧۔ عمرو بن عون اور مسدد، ہشیم، عباد بن ابی صالح، ان کے والد، ابو ہریرہ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تیری قسم کا اعتبار اس چیز پر ہے جس پر تیرا ساتھی تصدیق کرے مسدد نے بصیغہ اخبار عبد اللہ بن ابی صالح سے روایت کی ہے ابو داؤد فرماتے ہیں کہ عباد بن ابی صالح اور عبد اللہ بن ابی صالح ایک ہی ہے۔

تشریح: یعنی مدعی کی مراد پر قسم معتبر ہے قسم کھانے والا اگر کوئی لفظ آہستہ یا پکار کر اپنے بچاؤ کا کہہ لے تو مفید نہ ہوگا اور گناہ اس کے ذمے سے نہ جائے گا۔

١٤٧٨ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ النَّاقِدُ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ جَدَّتِهِ عَنْ أَبِيهَا سُوَيْدِ بْنِ حَنْظَلَةَ قَالَ خَرَجْنَا نُرِيدُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَمَعَنَا وَائِلُ بْنُ حُجْرٍ فَأَخَذَهُ عَدُوٌّ لَهُ فَتَحَرَّجَ الْقَوْمُ أَنْ يَحْلِفُوا

١٤٧٨۔ عمرو بن محمد، ابو احمد زبیری، اسرائیل، ابراہیم، ان کی دادی، ان کے والد، سوید بن حظلہ سے روایت ہے، کہ ہم نکلے رسول اللہ ﷺ کے پاس آنے کے لئے اور ہمارے ساتھ وائل بن حجر تھے ان کا ایک دشمن تھا اس نے ان کو پکڑ لیا تو اور سب تمھیوں نے برا جانا جھوٹی قسم

وحلفت أنه أخي فخلّى سبيله فأتينا رسول الله ﷺ فأخبرته أن القوم تحرجوا أن يحلفوا وحلفت أنه أخي قال صدقت المسلم أخو المسلم *

کھانے کو اور میں نے قسم کھائی کہ وہ میرا بھائی ہے جب ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے تو آپ سے بیان کیا اور کہا کہ لوگوں نے قسم نہ کھائی لیکن میں نے قسم کھائی کہ یہ میرا بھائی ہے آپ نے فرمایا تو نے سچ کہا مسلمان بھائی ہے دوسرے مسلمان کا۔

تشریح: یہ جھوٹ بھی نہ ہوا اور ان کی جان بچ گئی یونانی شخص یہ سمجھا کہ یہ وائل بن حجر نہیں ہیں ورنہ اس کے بھائی یوں کر ہوتے۔

٦٣٣– المعاريض في الأيمان

۶۳۳۔ سوا اسلام کے اور کسی ملت میں ہو جانے پر حلف کرنا

١٤٧٩– حدّثنا أبو توبة الربيع بن نافع حدّثنا معاوية بن سلّام عن يحيى بن أبي كثير قال أخبرني أبو قلابة أنّ ثابت بن الضحّاك أخبره أنّه بايع رسول الله ﷺ تحت الشجرة أنّ رسول الله ﷺ قال من حلف بملّة غير ملّة الإسلام كاذبا فهو كما قال ومن قتل نفسه بشيء عُذّب به يوم القيامة وليس على رجل نذرٌ فيما لا يملكه *

۱۴۷۹۔ ابو توبہ، معاویہ بن سلام، یحییٰ بن ابی کثیر، ابو قلابہ، ثابت بن ضحاکؓ سے روایت ہے، کہ اس نے بیعت کی تھی رسول اللہ ﷺ سے شجرۃ الرضوان کے تلے آپ نے فرمایا جو شخص قسم کھائے سوا اسلام کے اور کسی دین میں داخل ہونے کی ۱؎ پھر جھوٹا ہو تو وہ ویسا ہی ہو جائے گا جیسا اس نے کہا یعنی معاذ اللہ کافر ہو جائے گا اور جو شخص اپنے تئیں مار ڈالے کسی چیز سے دنیا میں تو آخرت میں اسی چیز سے اس کو عذاب ہوگا اور نہیں لازم آتی آدمی پر وہ نذر جس کا اختیار اس کو نہیں ہے ۲؎۔

تشریح: ۱؎ مثلاً یوں کہے اگر میں یہ کام کروں تو یہودی ہوں۔
۲؎ جیسے پرائے غلام یا لونڈی کے آزاد کرنے کی یا مثل اس کے۔

١٤٨٠– حدّثنا أحمد بن حنبل حدّثنا زيد بن الحُباب حدّثنا حسين يعني ابن واقد حدّثني عبد الله بن بريدة عن أبيه قال قال رسول الله ﷺ من حلف فقال إنّي بريءٌ من الإسلام فإن كان كاذبا فهو كما قال وإن كان صادقا فلن يرجع إلى الإسلام سالما *

۱۴۸۰۔ احمد بن حنبل، زید بن حباب، حسین بن واقد، عبداللہ بن بریدہ، ان کے والد بریدہ سے روایت ہے، کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو شخص حلف کرے اسلام سے نکل جانے پر مثلاً یوں کہے اگر میں نے فلاں کام کیا ہو تو میں مسلمان نہیں ہوں پھر درحقیقت وہ جھوٹا ہو تو وہ مسلمان نہ رہے گا اور اگر سچا ہو تو بھی اسلام میں سلامتی سے نہ آ سکے گا۔

تشریح: یعنی کچھ نہ کچھ خلل ضرور ہوگا گنہگار ہوگا یہ سارا باب کا باب اور اس کی دونوں حدیثیں نسخہ مطبوعہ مصر میں نہیں ہیں۔

٦٣٤– باب الرّجل يحلف أن لا يتأدّم *

۶۳۴۔ جو شخص قسم کھائے ادام نہ کھانے پر!

١٤٨١– حدّثنا محمّد بن عيسى حدّثنا يحيى بن العلاء عن محمّد بن يحيى بن حبّان عن يوسف بن عبد الله بن سلّام قال رأيت النبيّ ﷺ وضع تمرة على كسرةٍ فقال هذه إدامُ هذه

۱۴۸۱۔ محمد بن عیسیٰ، یحییٰ بن علاء، محمد بن یحییٰ، یوسف بن عبداللہ بن سلام سے روایت ہے، کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ نے روٹی کے ایک ٹکڑے پر کھجور رکھی اور فرمایا یہ اس کا ادام ہے۔

تشریح: ادام کہتے ہیں عرب میں نان خورش کو یعنی سالن کو جس سے روٹی کھائی جائے حدیث سے معلوم ہوا کہ کھجور بھی نان خورش ہے اگر کوئی قسم کھائے ادام نہ کھانے کی پھر کھجور کھائے تو اس کی قسم ٹوٹ جائے گی۔

١٤٨٢– حدّثنا هارون بن عبد الله حدّثنا عمر بن حفص حدّثني أبي عن محمّد بن أبي يحيى عن يزيد الأعور عن يوسف بن عبد الله بن سلام مثله *

۱۴۸۲۔ ہارون بن عبداللہ، عمر بن حفص، ان کے والد، محمد بن ابی یحییٰ، یزید اعور، یوسف بن عبداللہ بن سلام سے اسی طرح مروی ہے۔

٦٣٥-باب الاسْتِثْنَاء فِي الْيَمِين *

٦٣٥۔ قسم کے بعد انشاء اللہ لگا دینا!

١٤٨٣-حدثنا أحمد بن حنبل حدثنا سفيان عن أيوب عن نافع عن ابن عمر يبلغ به النبي ﷺ قال من حلف على يمين فقال إن شاء الله فقد استثنى *

۱۴۸۳۔ احمد بن حنبل، سفیان، ایوب، نافع، حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے کسی کام پر قسم کھائی پھر کہا اگر اللہ نے چاہا تو اس نے استثناء کیا اب وہ قسم میں جھوٹا نہیں ہو سکتا یوں کہ قسم معلق ہوگی اللہ کی مشیت پر۔

١٤٨٤-حدثنا محمد بن عيسى ومسدد وهذا حديثه قال حدثنا عبد الوارث عن أيوب عن نافع عن ابن عمر قال قال رسول الله ﷺ من حلف فاستثنى فإن شاء رجع وإن شاء ترك غير حنث *

۱۴۸۴۔ محمد بن عیسیٰ اور مسدد عبدالوارث، ایوب، نافع، حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے، کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو شخص حلف کرے پھر انشاء اللہ کہے تو چاہے قسم کو پورا کرے چاہے نہ کرے وہ حانث نہ ہوگا۔

٦٣٦-باب مَا جَاءَ فِي يَمِينِ النَّبِيِّ ﷺ مَا كَانَتْ *

٦٣٦۔ رسول اللہ ﷺ کی قسم کس طرح ہوتی تھی!

١٤٨٥-حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَكْثَرُ مَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَحْلِفُ بِهَذِهِ الْيَمِينِ لَا وَمُقَلِّبِ الْقُلُوبِ *

۱۴۸۵۔ عبداللہ بن محمد، ابن مبارک، موسیٰ بن عقبہ، سالم، ابن عمرؓ سے روایت ہے، کہ اکثر نبی ﷺ اس طرح قسم کھاتے تھے لا و مقلب القلوب نہیں قسم ہے مقلب القلوب کی۔

١٤٨٦-حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ شُمَيْخٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا اجْتَهَدَ فِي الْيَمِينِ قَالَ وَالَّذِي نَفْسُ أَبِي الْقَاسِمِ بِيَدِهِ *

۱۴۸۶۔ احمد بن حنبل، وکیع، عکرمہ، عاصم، ابو سعید خدری سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ جب بہت تاکیدی قسم کھاتے تو فرماتے کہ لا و الذی نفس ابی القاسم بیدہ نہیں اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں ابو القاسم کی جان ہے۔

١٤٨٧-حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي رِزْمَةَ أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ هِلَالٍ حَدَّثَنِي أَبِي أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ كَانَتْ يَمِينُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِذَا حَلَفَ يَقُولُ لَا وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ *

۱۴۸۷۔ محمد بن عبدالعزیز، زید بن حباب، محمد بن ہلال، ان کے والد، ابو ہریرہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ جب قسم کھاتے تو فرماتے لا و استغفر اللہ نہیں میں بخشش مانگتا ہوں اللہ سے۔

١٤٨٨-حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَيَّاشٍ السَّمْعِيُّ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ دَلْهَمِ بْنِ الْأَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَاجِبِ بْنِ عَامِرِ بْنِ الْمُنْتَفِقِ الْعُقَيْلِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمِّهِ لَقِيطِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ دَلْهَمٌ وَحَدَّثَنِيهِ أَيْضًا الْأَسْوَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ لَقِيطٍ أَنَّ لَقِيطَ بْنَ عَامِرٍ خَرَجَ وَافِدًا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَقِيطٌ فَقَدِمْنَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ حَدِيثًا فِيهِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَعَمْرُ إِلَهِكَ *

۱۴۸۸۔ حسن بن علی، ابراہیم بن حمزہ، ابراہیم بن مغیرہ الجذامی، عبدالرحمن بن عیاش السمعی الانصاری، دلہم بن الاسود بن عبداللہ بن حاجب بن عامر بن منتفق العقیلی، ان کے والد ان کے چچا لقیط بن عامر دلہم نے کہا مجھ سے حدیث بیان کی اسی طرح اسود بن عبیداللہ، عاصم بن لقیط بن عاصم نے بھی کہ ہم نبی ﷺ کی خدمت میں تشریف لے گئے پھر پوری حدیث بیان کی اس میں یہ بھی ہے، کہ نبی ﷺ نے فرمایا تیرے معبود کی قسم۔

٦٣٧- الْحِنْثِ إِذَا كَانَ خَيْرًا

٦٣٧۔ جب بھلائی دوسری جانب ہو تو قسم توڑ دینے کا بیان!

١٤٨٩-حدثنا سليمان بن حرب حدثنا حماد حدثنا غيلان

۱۴۸۹۔ سلیمان بن حرب، حماد، غیلان بن جریر، ابو بردہ، ان کے والد

بْنُ جرير عنْ أبي بُرْدة عنْ أبيه أنّ النّبيّ ﷺ قال إنّي واللّه إنْ شاء اللّهُ لا أحْلفُ على يمين فأرى غيْرها خيْرًا منْها إلّا كفّرْتُ عنْ يميني وأتيْتُ الّذي هُو خيْرٌ أوْ قال إلّا أتيْتُ الّذي هو خيرٌ و كفّرت يميني

سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب میں کسی بات پر قسم کھاؤں اور بھلائی اس کے خلاف ہو تو انشاء اللہ میں اپنی قسم توڑ کر اس کا کفارہ دے دوں گا اور جس میں بھلائی تھی اسے اختیار کر لوں گا۔

١٤٩٠ - حدّثنا مُحمّدُ بْنُ الصّبّاح الْبزّازُ حدّثنا هُشيْمٌ أخْبرنا يُونُسُ ومنْصُورٌ يعْني ابْن زاذان عن الْحسن عنْ عبْد الرّحْمن بْن سمُرة قال قال لي النّبيّ ﷺ يا عبْد الرّحْمن بْن سمُرة إذا حلفْت على يمين فرأيْت غيْرها خيْرًا منْها فأْت الّذي هُو خيْرٌ وكفّرْ يمينك قال أبُو داوُد سمعْتُ أحْمد يُرخّصُ فيها الْكفّارة قبْل الْحنْث

١٤٩٠۔ محمد بن صباح، ہشیم، یونس اور منصور، حسن، عبدالرحمن بن سمرہ سے روایت ہے کہ مجھ کو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے عبدالرحمن بن سمرہ جب تم کسی بات پر قسم کھاؤ اور اس کے برخلاف اچھائی ہو تو اس اچھائی کو اختیار کرو اور اپنی قسم کا کفارہ دے دو۔ ابوداؤد فرماتے ہیں کہ امام احمد بن حنبل حانث ہونے سے پہلے کفارہ ادا کرنے کو جائز سمجھتے تھے۔

تشریح: امام ابوحنیفہ کے نزدیک جب تک قسم میں حانث نہ ہو کفارہ ادا کرنا صحیح نہیں اگر کسی نے کر دیا اور بعد میں حانث ہوا تو کفارہ کا اعادہ کرے دوسرے ائمہ کے نزدیک جائز ہے۔

١٤٩١ - حدّثنا يحْيى بْنُ خلفٍ حدّثنا عبْدُ الْأعْلى حدّثنا سعيدٌ عنْ قتادة عن الْحسن عنْ عبْد الرّحْمن بْن سمُرة نحْوهُ قال فكفّرْ عنْ يمينك ثُمّ ائْت الّذي هُو خيْرٌ قال أبُو داوُد أحاديثُ أبي مُوسى الْأشْعريّ وعديّ بْن حاتمٍ وأبي هُريْرة في هذا الْحديث رُوي عنْ كُلّ واحدٍ منْهُمْ في بعْض الرّواية الْحنْثُ قبْل الْكفّارة وفي بعْض الرّواية الْكفّارةُ قبْل الْحنْث *

١٤٩١۔ یحییٰ بن خلف، عبدالاعلیٰ، سعید، قتادہ، حسن، عبدالرحمن سے اسی طرح مروی ہے صرف بیان متن میں قلب ہے کہ اس میں یوں ہے پہلے تو کفارہ ادا کر پھر اس بھلائی کو اختیار کر ابوداؤد فرماتے ہیں کہ ابو موسیٰ الاشعری، عدی بن حاتم اور ابوہریرہ کی روایات جو اس موضوع پر ہیں ان میں سے بعض میں تو کفارہ قبل الحنث ہے اور بعض میں حنث قبل الکفارہ ہے۔

٦٣٨ - باب في الْقسم هلْ يكُونُ يمينًا *

٦٣٨۔ کیا لفظ قسم بھی یمین میں داخل ہے!

١٤٩٢ - حدّثنا أحْمدُ بْنُ حنْبلٍ حدّثنا سُفْيانُ عن الزُّهْريّ عنْ عُبيْد اللّه بْن عبْد اللّه عن ابْن عبّاسٍ أنّ أبا بكْرٍ أقْسم على النّبيّ ﷺ فقال لهُ النّبيُّ ﷺ لا تُقْسمْ *

١٤٩٢۔ احمد بن حنبل، سفیان، زہری، عبداللہ ابن عباس سے روایت ہے، کہ ابوبکر صدیق نے قسم کھائی رسول اللہ ﷺ پر قصہ اس کا آگے کی روایت میں آتا ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مت قسم کھا۔

١٤٩٣ - حدّثنا مُحمّدُ بْنُ يحْيى بْن فارسٍ حدّثنا عبْدُ الرّزّاق قال ابْنُ يحْيى كتبْتُهُ منْ كتابه أخْبرنا معْمرٌ عن الزُّهْريّ عنْ عُبيْد اللّه عن ابْن عبّاسٍ قال كان أبُو هُريْرة يُحدّثُ أنّ رجُلًا أتى رسُول اللّه ﷺ فقال إنّي أرى اللّيْلة فذكر رُؤْيا فعبّرها أبُو بكْرٍ فقال النّبيُّ ﷺ أصبْت بعْضًا وأخْطأْت بعْضًا فقال أقْسمْتُ عليْك يا رسُول اللّه بأبي أنْت لتُحدّثنّي ما الّذي أخْطأْتُ فقال لهُ النّبيُّ ﷺ لا تُقْسمْ

١٤٩٣۔ محمد بن یحییٰ، عبدالرزاق، معمر، زہری، عبیداللہ، ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ابوہریرہ کہتے تھے کہ ایک شخص آیا رسول اللہ ﷺ کے پاس اور بولا میں نے ایک خواب دیکھا ہے رات کو پھر اس نے خواب بیان کیا تو ابوبکر صدیق نے اس کی تعبیر کہی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کچھ تو نے ٹھیک کہا کچھ غلطی کی ابوبکر صدیق نے کہا یا رسول اللہ میں قسم کھاتا ہوں آپ پر فدا ہوں آپ پر ماں باپ میرے آپ مجھے بتایئے میں نے کون سی غلطی کی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نہیں قسم نہ کھاؤ۔

تشریح: ... رسول اللہ ﷺ کا قاعدہ تھا کہ قسم کو پورا کرتے مگر آپ نے اس قسم کو پورا نہ کیا شاید کچھ مصلحت ہوگی اس خواب میں اصل تعبیر بیان ...

١٤٩٤–حدثنا محمد بن يحيى بن فارس أخبرنا محمد بن كثير أخبرنا سليمان بن كثير عن الزهري عن عبيد الله عن ابن عباس عن النبي ﷺ بهذا الحديث لم يذكر القسم زاد فيه ولم يخبره *

۱۴۹۴۔ محمد بن یحییٰ، محمد بن کثیر، سلیمان، زہری، عبیداللہ، ابن عباسؓ سے ایسا ہی مروی ہے لیکن اس میں قسم کا ذکر نہیں ہے اتنا زیادہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ابوبکرؓ کو ان کی غلطی بیان نہ کی۔

٦٣٩–باب فيمن يحلف كاذبا متعمدا *

۶۳۹۔ جو شخص قصداً جان بوجھ کر جھوٹی قسم کھائے!

١٤٩٥–حدثنا موسى بن إسمعيل حدثنا حماد أخبرنا عطاء بن السائب عن أبي يحيى عن ابن عباس أن رجلين اختصما إلى النبي ﷺ فسأل النبي ﷺ الطالب البينة فلم تكن له بينة فاستحلف المطلوب فحلف بالله الذي لا إله إلا هو فقال رسول الله ﷺ بلى قد فعلت ولكن قد غفر لك بإخلاص قول لا إله إلا الله قال أبو داود يراد من هذا الحديث أنه لم يأمره بالكفارة *

۱۴۹۵۔ موسیٰ بن اسماعیل، حماد، عطاء بن سائب، ابو یحییٰ، ابن عباسؓ سے روایت ہے، کہ دو شخصوں نے جھگڑا کیا رسول اللہ ﷺ کے پاس تو رسول اللہ ﷺ نے مدعی سے گواہ مانگے اس کے پاس گواہ نہ تھے لہٰذا آپ نے مدعی علیہ سے قسم چاہی اس نے قسم کھائی اللہ کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بے شک تو نے کیا ہے لیکن اللہ نے تجھے بخش دیا ہے تیرے خلوص کے سبب سے چونکہ تو نے خلوص سے کہا لا الہ الا اللہ کہا ابو داؤد نے اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کفارہ کا حکم نہیں کیا۔

٦٤٠–باب كم الصاع في الكفارة *

۶۴۰۔ کفارہ قسم میں کونسا صاع معتبر ہے!

١٤٩٦–حدثنا أحمد بن صالح قال قرأت على أنس بن عياض قال حدثني عبد الرحمن بن حرملة عن أم حبيب بنت ذؤيب بن قيس المزنية وكانت تحت رجل منهم من أسلم ثم كانت تحت ابن أخ لصفية زوج النبي ﷺ قال ابن حرملة فوهبت لنا أم حبيب صاعا حدثتنا عن ابن أخي صفية عن صفية أنه صاع النبي ﷺ قال أنس فجربته أو قال فحزرته فوجدته مدين ونصفا بمد هشام *

۱۴۹۶۔ احمد بن صالح، انس بن عیاض، عبدالرحمن بن حرملہ، ام حبیب بنت ذویب سے روایت ہے، وہ ایک شخص کے نکاح میں تھیں قبیلہ مزان سے بنی اسلم میں سے پھر نکاح میں آئیں ام المومنین صفیہ کے بھتیجے کے ابن حرملہ نے کہا ام حبیب نے ہم کو ایک صاع دیا اور نقل کیا اپنے شوہر ثانی یعنی صفیہ کے بھتیجے سے انہوں نے صفیہ سے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کا صاع ہے انس بن عیاضؓ نے کہا کہ میں نے اس کو آزمایا تو دو مد اور نصف مد کا تھا ہشام بن عبدالملک کی مد سے۔

تشریح: ایک مد دو رطل کا ہوتا ہے تو صاع کے پانچ رطل ہوئے یہی صاع حجازی ہے تمام کفارات اور صدقہ فطر میں دینا چاہیے اور صاع عراق آٹھ رطل کا ہوتا ہے یعنی چار مد کا۔

٦٤١–باب في الرقبة المؤمنة *

۶۴۱۔ مسلمان لونڈی کا بیان جو کفارے میں آزاد کرنے کے لائق ہو!

١٤٩٧–حدثنا مسدد حدثنا يحيى عن الحجاج الصواف حدثني يحيى بن أبي كثير عن هلال بن أبي ميمونة عن عطاء بن يسار عن معاوية بن الحكم السلمي قال قلت يا

۱۴۹۷۔ مسدد، یحییٰ، حجاج، یحییٰ بن ابی کثیر، ہلال بن ابی میمونہ، عطاء بن یسار، معاویہ بن حکم سلمی سے روایت ہے، کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میری ایک لونڈی ہے اس کو میں نے مارا یہ مارنا آنحضور پر

رَسُولَ اللَّهِ جَارِيَةٌ لِي صَكَكْتُهَا صَكَّةً فَعَظَّمَ ذَلِكَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقُلْتُ أَفَلَا أُعْتِقُهَا قَالَ ائْتِنِي بِهَا قَالَ فَجِئْتُ بِهَا قَالَ أَيْنَ اللَّهُ قَالَتْ فِي السَّمَاءِ قَالَ مَنْ أَنَا قَالَتْ أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ قَالَ أَعْتِقْهَا فَإِنَّهَا مُؤْمِنَةٌ

شاق گزرا تو میں نے کہا کیا میں اس کو آزاد کر دوں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس کو میرے پاس لے کر آ میں لے کر گیا آپ نے پوچھا اللہ جل جلالہ کہاں ہے وہ بولی آسمان پر ہے پھر رسول اللہ ﷺ نے پوچھا میں کون ہوں بولی آپ اللہ کے رسول ہیں آپ نے فرمایا آزاد کر دے اس کو وہ مومنہ ہے۔

تشریح:۔ خود رسول اللہ ﷺ نے اس کو مومنہ فرمایا اس سے زیادہ صحت ایمان کی کیا دلیل ہو گی اس حدیث سے ثابت ہوا کہ اللہ جل جلالہ اوپر ہے اپنے عرش معلے پر۔

١٤٩٨ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنِ الشَّرِيدِ أَنَّ أُمَّهُ أَوْصَتْهُ أَنْ يَعْتِقَ عَنْهَا رَقَبَةً مُؤْمِنَةً فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أُمِّي أَوْصَتْ أَنْ أُعْتِقَ عَنْهَا رَقَبَةً مُؤْمِنَةً وَعِنْدِي جَارِيَةٌ سَوْدَاءُ نُوبِيَّةٌ فَذَكَرَ نَحْوَهُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ خَالِدُ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَرْسَلَهُ لَمْ يَذْكُرِ الشَّرِيدَ *

١٤٩٨۔ موسیٰ بن اسماعیل، حماد، محمد بن عمرو ابو سلمہ شرید سے روایت ہے کہ ان کی ماں نے ان کو وصیت کی تھی اپنی طرف سے ایک مومنہ لونڈی آزاد کرنے کی تو وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا رسول اللہ میری ماں نے وصیت کی ہے ایک مسلمان لونڈی آزاد کرنے کی اور میرے پاس ایک کالی لونڈی ہے نوبہ (ایک ملک ہے حبش کے پاس) کی پھر بیان کیا مانند اس کے ابو داؤد فرماتے ہیں کہ خالد بن عبداللہ نے اس روایت کو بغیر ذکر شرید کے مرسلاً روایت کیا ہے۔

٢٤٢. كِرَاهِيَّةِ النَّذْرِ!

٦٤٢۔ نذر کرنے کی ممانعت!

١٤٩٩ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ مُرَّةَ الْهَمْدَانِي عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ اَخَذَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَنْهَى عَنِ النَّذْرِ وَ يَقُولُ لَا يَرُدُّ شَيْئًا وَ إِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِهِ مِنَ الْبَخِيلِ

١٤٩٩۔ عثمان بن ابی شیبہ' جریر، منصور عبداللہ بن مرہ عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے، کہ کہا انہوں نے رسول اللہ ﷺ نے نذر ماننے سے منع فرمایا اس لئے کہ آپ فرماتے تھے نذر تقدیر کی کسی چیز کو دور نہیں کرتی سوا اس کے نہیں کہ نذر کے سبب سے بخیل سے نکالا جاتا ہے۔

تشریح:۔ یعنی کچھ مال اس کے قبضے سے نکلتا ہے اور فقیروں کے کام میں آتا ہے بس یہی فائدہ نذر سے سمجھنا چاہیے اس لئے کہ بخیل بغیر مصیبت پڑے مال صرف نہیں کرتا اور سخی کو نذر کی ضرورت نہیں۔

٦٤٣ - بَاب مَا جَاءَ فِي النَّذْرِ فِي الْمَعْصِيَةِ *

٦٤٣۔ گناہ کی نذر کرنا یعنی ان باتوں کی جو شرع میں منع ہیں!

١٥٠٠ - حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ الْأَيْلِيِّ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ نَذَرَ أَنْ يُطِيعَ اللَّهَ فَلْيُطِعْهُ وَمَنْ نَذَرَ أَنْ يَعْصِيَ اللَّهَ فَلَا يَعْصِهِ *

١٥٠٠۔ قعنبی، مالک طلحہ بن عبد الملک' قاسم حضرت عائشہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اللہ کی اطاعت کی نذر کرے تو اس کو چاہیے کہ اطاعت کرے اور جو شخص گناہ کیلئے نذر مانے اللہ کی تو وہ گناہ کرے۔

تشریح:۔ اور ایسی نذر کو لغو سمجھے کیونکہ اللہ گناہ سے خوش نہیں ہوتا۔

١٥٠١ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَيْنَمَا النَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ إِذَا هُوَ بِرَجُلٍ قَائِمٍ فِي الشَّمْسِ فَسَأَلَ عَنْهُ قَالُوا هَذَا أَبُو

١٥٠١۔ موسیٰ بن اسماعیل، وہیب' ایوب' عکرمہ ابن عباس سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ ہم لوگوں میں خطبہ فرما رہے تھے کہ دفعتاً ایک شخص نظر پڑا دھوپ میں چپکا کھڑا ہے تو آپ نے اس کا سبب پو

إِسْرَائِيل نَذر أَنْ يقُوم ولَا يقْعُد ولَا يَسْتظِلَّ ولَا يَتكَلَّم ويَصُومَ قال مُرُوهُ فلْيتكلَّمْ ولْيسْتظلَّ ولْيقْعُدْ ولْيُتمَّ صوْمهُ *

چھا لوگوں نے عرض کیا کہ یہ ابو اسرائیل ہے اور اس نے نذر مانی ہے کہ کھڑا رہے اور نہ بیٹھے اور نہ سایہ میں آئے اور نہ کلام کرے یعنی مطلقا اور روزہ رکھے آپ نے فرمایا اس سے کہو کلام کرے اور سایہ میں آئے اور اپنا روزہ پورا کرے۔

تشریح: ... روزہ عبادت تھا اس کی اجازت دی اور نہ بیٹھنا اور دھوپ میں کھڑا ہونا عبادت نہ تھا اس واسطے منع فرمایا معلوم ہوا کہ غیر مشروع نذر ہو اور نہ چاہیے نہ اس کے پورا کرنے میں کچھ ثواب ہے بلکہ گناہ کا ڈر ہے۔

٦٤٤ بَاب مَنْ رَأى عَلَيْهِ كَفَّارَةَ إِذَا كَانَ فِي مَعْصِيَةٍ *

۶۴۴۔ جب معصیت کی نذر توڑے تو بعض کے نزدیک اس پر کفارہ واجب ہے!

١٥٠٢ - حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِي اللَّه عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةٍ وَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِينٍ حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِمَعْنَاهُ وَإِسْنَادِهِ قَالَ أَبُو دَاودَ سَمِعْتُ أَحْمَدَ يَقُولُ قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ يَعْنِي فِي هَذَا الْحَدِيثِ حَدَّثَ أَبُو سَلَمَةَ فَدَلَّ ذَلِكَ عَلَى أَنَّ الزُّهْرِيَّ لَمْ يَسْمَعْهُ مِنْ أَبِي سَلَمَةَ و قَالَ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَتَصْدِيقُ ذَلِكَ مَا حَدَّثَنَا أَيُّوبُ يَعْنِي ابْنَ سُلَيْمَانَ قَالَ أَبُو دَاودَ سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ يَقُولُ أَفْسَدُوا عَلَيْنَا هَذَا الْحَدِيثَ قِيلَ لَهُ وَصَحَّ إِفْسَادُهُ عِنْدَكَ وَهَلْ رَوَاهُ غَيْرُ ابْنِ أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ أَيُّوبُ كَانَ أَمْثَلَ مِنْهُ يَعْنِي أَيُّوبَ بْنَ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ وَقَدْ رَوَاهُ أَيُّوبُ *

۱۵۰۲۔ اسماعیل بن ابراہیم ابو معمر عبداللہ بن مبارک یونس زہری ابو سلمہ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا گناہ میں نذر کا پورا کرنا جائز نہیں اور اس کا کفارہ وہی ہے جو قسم کا کفارہ ہے ابوداؤد فرماتے ہیں کہ احمد بن شبویہ نے فرمایا کہ فرمایا ابن مبارک نے حدیث ابی سلمہ میں اس سے معلوم ہوا کہ زہری کا سماع ابو سلمہ سے ثابت نہیں ہے ابوداؤد فرماتے ہیں کہ احمد بن حنبل نے فرمایا کہ اس حدیث کو ہمارے سامنے خراب کر دیا ان سے دریافت کیا گیا کہ کیا آپ کے نزدیک اس حدیث کا خراب ہو جانا صحیح ہے اور کیا ابن اویس کے علاوہ کسی اور نے بھی اسے روایت کیا ہے تو انہوں نے فرمایا کہ ہاں ایوب بن سلیمان بن بلال نے روایت کیا ہے۔

١٥٠٣ - حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَهِيمَ أَبُوْ مَعْمَرٍ نَا عَبْدُاللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا نَذْرَ فِيْ مَعْصِيَةٍ وَ كَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِينٍ قَالَ أَبُوْ دَاوُدَ سَمِعْتُ أَحْمَدَ ابْنَ شَبُّوَيَةَ قَالَ قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنِيْ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ حَدِيْثِ أَبِيْ سَلَمَةَ فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى أَنَّ الزُّهْرِيَّ لَمْ يَسْمَعْهُ مِنْ أَبِيْ سَلَمَةَ قَالَ أَبُوْ دَاوُدَ سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ يَقُوْلُ أَفْسَدُوْا عَلَيْنَا هٰذَا الْحَدِيْثَ قِيْلَ لَهُ وَ صَحَّ إِفْسَادُهُ عِنْدَكَ وَ هَلْ رَوَاهُ غَيْرُ ابْنِ أُوَيْسٍ قَالَ أَيُّوْبُ كَانَ أَمْثَلَ مِنْهُ يَعْنِيْ أَيُّوْبَ بْنَ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ وَّ قَدْ رَوَاهُ أَيُّوْبُ

۱۵۰۳۔ احمد بن محمد ایوب بن سلیمان ابو بکرؓ سلیمان ابن عتیق اور موسیٰ بن عقبہ ابن شہاب سلیمان بن ارقم یحییٰ بن ابی کثیر ابو سلمہ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا گناہ میں نذر کا پورا کرنا جائز نہیں ہے اور کفارہ اس کا وہی ہے جو قسم کا کفارہ ہے احمد بن محمد نے فرمایا کہ اصل اسناد حدیث یہ ہے علی بن مبارک یحییٰ بن ابی کثیر محمد بن زبیر ان کے والد عمران بن حصین نبی ﷺ احمد کی مراد یہ ہے کہ سلیمان بن ارقم سے اس حدیث میں وہم ہو گیا کہ انہوں نے محمد بن زبیر ان کے والد عائشہؓ کی جگہ ابو سلمہ عائشہؓ کر دیا اور ان سے زہری نے اسے حاصل کر کے اس کو مرسلاً ابو سلمہ عائشہؓ سے روایت کیا۔

١٥٠٤ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ قَالَ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيُّ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ زَحْرٍ

۱۵۰۴۔ مسدد یحییٰ بن سعید قطان یحییٰ بن سعید انصاری عبیداللہ بن زحر ابو سعید عبداللہ بن مالک عقبہ بن عامر سے روایت ہے، کہ انہوں

أنّ أبا سعيد أخبرهُ أنّ عبْد اللّه بْن مالكٍ أخبرهُ أنّ عُقْبة بْن عامر أخبرهُ أنّهُ سأل النّبيّ ﷺ عنْ أُخْتٍ لهُ نذرتْ أنْ تحُجّ حافيةً غير مُخْتمرةٍ فقال مُرُوها فلْتخْتمرْ ولْترْكبْ ولْتصُمْ ثلاثة أيّامٍ

نے رسول اللہ ﷺ سے اپنی بہن کے باب میں پوچھا کہ ان کی بہن نے یہ نذر مانی تھی کہ ننگے پاؤں ننگے سر پیدل حج کریں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ان کو یہ حکم کرو کہ وہ اپنا سر ڈھانپیں اور سوار ہوں اور تین روزے رکھ لیں۔

تشریح: ... عورت کو سر کھلا رکھنا ... اور مشقت اٹھانے سے عاجز تھیں تو نذر کا پورا کرنا ضروری نہ ہو صرف کفارہ کافی ہوا۔

١٥٠٥ - حدّثنا مخْلدُ بْنُ خالدٍ حدّثنا عبْدُ الرّزّاق أخبرنا ابْنُ جُريْجٍ أخْبرني سعيدُ بْنُ أبي أيُّوب أنّ يزيد بْن أبي حبيبٍ أخْبرهُ أنّ أبا الْخيْر حدّثهُ عنْ عُقْبة بْن عامرٍ الْجُهنيّ قال نذرتْ أُخْتي أنْ تمْشي إلى بيْت اللّه فأمرتْني أنْ أسْتفْتي لها رسُول اللّه ﷺ فاسْتفْتيْتُ النّبيّ ﷺ فقال لتمْش ولْترْكبْ

١٥٠٥۔ مخلد بن خالد' عبدالرزاق ابن جریج' سعید' یزید ابوالخیر عقبہ بن عامر جہنی سے روایت ہے کہ پیدل بیت اللہ کو جا کر حج کرنے کی میری بہن نے نذر مانی اور مجھ سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ سے اس مسئلے کو اس کے لئے پوچھوں تو میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس مسئلے کو پوچھا آپ نے فرمایا پیادہ جائے اور سوار بھی ہوئے یعنی جب تھک جائے تو سوار بھی ہو ئے۔

١٥٠٦ - حدّثنا مُسْلمُ بْنُ إبْراهيم حدّثنا هشامٌ عنْ قتادة عنْ عكْرمة عن ابْن عبّاسٍ أنّ النّبيّ ﷺ لمّا بلغهُ أنّ أُخْت عُقْبة بْن عامرٍ نذرتْ أنْ تحُجّ ماشيةً قال إنّ اللّه لغنيٌّ عنْ نذْرها مُرْها فلْترْكبْ قال أبو داود رواهُ سعيدُ بْنُ أبي عرُوبة نحْوهُ وخالدٌ عنْ عكْرمة عن النّبيّ ﷺ نحْوهُ

١٥٠٦۔ مسلم بن ابراہیم' ہشام قتادہ' عکرمہ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو جب خبر پہنچی کہ عقبہ بن عامر کی بہن نے پیادہ پا حج کرنے کی نذر مانی ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مقرر اللہ اس کی نذر سے بے پرواہ ہے یعنی ایسے پیادہ پا چلنے کی نذر ہے اس کو حکم کر کہ وہ سوار ہو ابو داؤد فرماتے ہیں کہ اسے سعید بن ابی عروبہ نے اسی طرح نیز خالد نے عکرمہ سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

١٥٠٧ - حدّثنا مُحمّدُ بْنُ الْمُثنّى حدّثنا أبُو الْوليد حدّثنا همّامٌ عنْ قتادة عنْ عكْرمة عن ابْن عبّاسٍ أنّ أُخْت عُقْبة بْن عامرٍ نذرتْ أنْ تمْشي إلى الْبيْت فأمرها النّبيُّ ﷺ أنْ ترْكب وتُهْدي هدْيًا *

١٥٠٧۔ محمد بن مثنی' ابو الولید' ہمام قتادہ' عکرمہ ابن عباسؓ سے روایت ہے' کہ عقبہ بن عامر کی بہن نے نذر مانی پیادہ بیت اللہ کو جانے کی تو رسول اللہ ﷺ نے اس کو حکم فرمایا کہ سوار ہوئے اور ہدی ذبح کرے یہی کفارہ ہے اس کی نذر کا۔

١٥٠٨ - حدّثنا حجّاجُ بْنُ أبي يعْقُوب حدّثنا أبُو النّضْر حدّثنا شريكٌ عنْ مُحمّد بْن عبْد الرّحْمن مولى آل طلْحة عنْ كُريْبٍ عن ابْن عبّاسٍ قال جاء رجُلٌ إلى النّبيّ ﷺ فقال يا رسُول اللّه إنّ أُخْتي نذرتْ يعْني أنْ تحُجّ ماشيةً فقال النّبيُّ ﷺ إنّ اللّه لا يصْنعُ بشقاء أُخْتك شيْئًا فلْتحُجّ راكبةً ولْتُكفّرْ عنْ يمينها *

١٥٠٨۔ حجاج ابو النضر شریک محمد بن عبدالرحمن کریب ابن عباس سے روایت ہے' کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک شخص آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ میری بہن نے پیدل حج کرنے کی نذر مانی ہے تو رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا مقرر اللہ تعالیٰ کو تیری بہن کی مشقت کی کچھ پرواہ نہیں یا صرف مشقت پر ثواب دینے سے رہا تو وہ سواری پر جا کر حج کرے اور اپنی قسم کا کفارہ دے۔

تشریح: یعنی صرف تکلیف اٹھانے پر ثواب نہیں دیتا جو خواہ مخواہ پیادہ چلنا اپنے پر واجب کرے۔

١٥٠٩ - حدّثنا مُسدّدٌ حدّثنا يحْيى عنْ حُميْدٍ الطّويل عنْ ثابتٍ الْبُنانيّ عنْ أنس بْن مالكٍ أنّ رسُول اللّه ﷺ رأى

١٥٠٩۔ مسدد' یحییٰ' حمید ثابت بنانی حضرت انس بن مالک سے روایت ہے' کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک کو دیکھا جو اپنے دونوں بیٹوں کے بیچ

رجلًا يُهادى بين ابنيه فسأل عنه فقالوا نذر أن يمشي فقال إن الله لغني عن تعذيب هذا نفسه وأمره أن يركب قال أبو داود رواه عمرو بن أبي عمرو عن الأعرج عن أبي هريرة عن النبي ﷺ نحوه *

میں چلتا ہے یعنی بسبب ضعف کے ان پر تکیہ کئے ہوئے تو آپ نے اس کا حال پوچھا تو لوگوں نے عرض کیا کہ اس نے پیدل جانے کی نذر مانی ہے یعنی بیت اللہ کو تو آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تو اس سے بے پرواہ ہے کہ یہ اپنی جان پر عذاب کرے اور اس کو سوار ہونے کا حکم فرمایا

تشریح:۔ دوسری روایت میں ہے آپ نے دیکھا ایک شخص کے ناک میں ڈوری ڈال کر اس کو طواف کرا رہے ہیں آپ نے فرمایا ہاتھ پکڑ کے کراو۔

٦٤٥ - باب من نذر أن يصلي في بيت المقدس *

٦٤٥۔ جو شخص نذر کرے بیت المقدس میں نماز پڑھنے کی!

١٥١٠ - حدثنا موسى بن إسمعيل حدثنا حماد أخبرنا حبيب المعلم عن عطاء بن أبي رباح عن جابر بن عبد الله أن رجلًا قام يوم الفتح فقال يا رسول الله إني نذرت لله إن فتح الله عليك مكة أن أصلي في بيت المقدس ركعتين قال صل هاهنا ثم أعاد عليه فقال صل هاهنا ثم أعاد عليه فقال شأنك إذن قال أبو داود روي نحوه عن عبد الرحمن بن عوف عن النبي ﷺ

١٥١٠۔ موسیٰ بن اسماعیل' حماد' حبیب' عطاء بن ابی رباح' جابر بن عبداللہ سے روایت ہے، کہ فتح مکہ کے دن ایک شخص کھڑا ہوا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں نے اللہ جل جلالہ کے لئے نذر مانی ہے کہ اگر مکے کو اللہ تعالیٰ آپ کے لئے فتح کر دے گا تو دو رکعت نماز میں بیت المقدس میں پڑھوں گا آپ نے فرمایا اسی جگہ پڑھ لے یعنی مسجد الحرام میں اسلئے کہ یہ اس سے افضل ہے اور سہل تر ہے اس نے پھر دوبار آپ سے وہی بات پوچھی تو حضرت نے یہی فرمایا کہ اسی جگہ نماز پڑھ لے سائل نے حضرت سے بار بار بات پوچھی تو تیسری بار آپ نے فرمایا اب تو مختار ہے۔

١٥١١ - حدثنا مخلد بن خالد حدثنا أبو عاصم ح و حدثنا عباس العنبري المعنى حدثنا روح عن ابن جريج أخبرني يوسف بن الحكم بن أبي سفيان أنه سمع حفص بن عمر ابن عبد الرحمن بن عوف وعمرو وقال عباس ابن حنة أخبراه عن عمر بن عبد الرحمن بن عوف عن رجال من أصحاب النبي ﷺ بهذا الخبر زاد فقال النبي ﷺ والذي بعث محمدًا بالحق لو صليت هاهنا لأجزأ عنك صلاة في بيت المقدس قال أبو داود رواه الأنصاري عن ابن جريج فقال جعفر بن عمر وقال عمرو بن حية وقال أخبراه عن عبد الرحمن بن عوف وعن رجال من أصحاب النبي ﷺ

١٥١١۔ مخلد بن خالد' ابو عاصم دوسری سند عباس' عنبری' روح' ابن جریج' یوسف' حفص بن عمر' عمر بن عبدالرحمن بن عوف نے چند صحابہ سے سنا اسی حدیث کو اس میں اتنا زیادہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس نے محمد ﷺ کو سچا پیغمبر بنا کر بھیجا ہے کہ اگر تو یہاں یعنی مسجد حرام میں نماز پڑھ لیتا تو یہ بیت المقدس میں نماز پڑھنے سے کافی ہو جاتی یعنی تیری نذر پوری ہو جاتی اور مجھے بیت المقدس جا کر نماز پڑھنے کی ضرورت نہ رہتی امام ابو داؤد فرماتے ہیں کہ اسے روایت کیا ہے انصاری نے ابن جریج سے تو کہا جعفر بن عمر اور کہا عمر وبن حیۃ اور کہا کہ انہوں نے بواسطہ عبدالرحمن بن عوف چند صحابہ نے رسول اللہ ﷺ سے اسے روایت کیا ہے۔

تشریح:۔ یعنی پھر بیت المقدس کو جانے وہاں نماز پڑھنے کی ضرورت نہ رہتی کیونکہ کعبہ بیت المقدس سے افضل ہے اور عبادت کا ثواب کعبہ میں بیت المقدس سے دوچند ہے مگر تو خود اپنے لئے تکلیف چاہتا ہے۔

٦٤٦ - باب في قضاء النذر عن الميت *

٦٤٦۔ میت کی طرف سے کسی نذر کو پورا کرنے کا بیان!

١٥١٢ - حدثنا القعنبي قال قرأت على مالك عن ابن شهاب عن عبيد الله بن عبد الله عن عبد الله بن عباس أن سعد ابن عبادة استفتى رسول الله ﷺ فقال إن أمي ماتت

١٥١٢۔ قعنبی' مالک' ابن شہاب' عبیداللہ بن عبداللہ' عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ سعد بن عبادہ نے نبی ﷺ سے یہ مسئلہ دریافت کیا کہ میری ماں کا انتقال اس حالت میں ہوا کہ وہ اپنی ایک نذر کو پورا کر

وعدها نذر لم تقضه فقال رسول الله ﷺ اقضه عنها *

سکیں تو نبی ﷺ نے فرمایا کہ تم ان کی جانب سے اسے ادا کردو۔

١٥١٣ - حدثنا عمرو بن عون أخبرنا هشيم عن أبي بشر عن سعيد بن جبير عن ابن عباس أن امرأة ركبت البحر فنذرت إن نجاها الله أن تصوم شهرا فنجاها الله فلم تصم حتى ماتت فجاءت ابنتها أو أختها إلى رسول الله ﷺ فأمرها أن تصوم عنها

۱۵۱۳۔ عمرو بن عون 'ہشیم' ابوبشر 'سعید بن جبیر' ابن عباس سے روایت ہے کہ ایک عورت نے سمندر کا سفر کرتے ہوئے نذر مانی کہ اگر اللہ تعالیٰ صحیح وسلامت پہنچادے گا تو ایک ماہ کے روزے رکھوں گی اللہ نے اسے صحیح وسلامت پہنچادیا مگر روزے رکھنے سے پہلے اس کا انتقال ہو گیا تو اس کی بیٹی یا بہن آنحضور ﷺ کی خدمت میں آئی تو آپ نے اسی کو اس کی جانب سے روزے رکھنے کا حکم فرمایا۔

١٥١٤ - حدثنا أحمد بن يونس حدثنا زهير حدثنا عبد الله بن عطاء عن عبد الله ابن بريدة عن أبيه بريدة أن امرأة أتت رسول الله ﷺ فقالت كنت تصدقت على أمي بوليدة وإنها ماتت وتركت تلك الوليدة قال قد وجب أجرك ورجعت إليك في الميراث قالت وإنها ماتت وعليها صوم شهر فذكر نحو حديث عمرو *

۱۵۱۴۔ احمد بن یونس 'زہیر 'عبداللہ بن عطاء 'عبداللہ بن بریدہ ان کے والد بریدہ سے روایت ہے، کہ ایک عورت نے نبی ﷺ کے پاس آکر عرض کیا یا رسول اللہ میں نے ایک باندی اپنی والدہ کو دی تھی اور اب ان کا انتقال ہو گیا اور وہ باندی موجود ہے آپ نے فرمایا کہ ثواب تو تجھے حاصل ہو گیا اور وہ باندی میراث کی وجہ سے تیرے ہی پاس واپس آگئی اس نے پھر کہا کہ میری ماں پر ایک ماہ کے روزے تھے اور وہ اب مر گئی ہیں پھر پہلی حدیث کی طرح روایت کیا۔

٦٤٧ - باب ما يؤمر به من الوفاء بالنذر *

۶۴۷۔ نذر کا پورا کرنا ضروری ہے اس کے پورا کرنے کی تاکید کا بیان!

١٥١٥ - حدثنا مسدد حدثنا الحارث بن عبيد أبو قدامة عن عبيد الله بن الأخنس عن عمرو بن شعيب عن أبيه عن جده أن امرأة أتت النبي ﷺ فقالت يا رسول الله إني نذرت أن أضرب على رأسك بالدف قال أوفي بنذرك قالت إني نذرت أن أذبح بمكان كذا وكذا مكان كان يذبح فيه أهل الجاهلية قال لصنم قالت لا قال لوثن قالت لا قال أوفي بنذرك*

۱۵۱۵۔ مسدد، حارث بن عبید 'عبیداللہ بن اخنس 'عمرو بن شعیب نے اپنے باپ سے اس نے اپنے دادا سے روایت کیا ہے یعنی عبداللہ بن عمرو سے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک عورت آئی اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں نے آپ کے سر پر یعنی روبرو دف بجانے کی نذر مانی ہے یعنی جب آپ جہاد سے آئیں تو آپ کے روبرو دف بجاؤں تو آپ نے فرمایا اپنی نذر پوری کرلے پھر اس نے عرض کیا میں نے فلانے فلانے مکان میں ذبح کرنے کی نذر مانی ہے زمانہ جاہلیت کے لوگ اس مکان میں ذبح کرتے تھے حضرت نے فرمایا کیا اس مکان میں کسی بت کے لئے ذبح کرتے تھے اس عورت نے کہا کہ نہیں پھر آپ نے پوچھا کیا کسی غیر اللہ کے واسطے اس نے کہا نہیں پھر آپ نے اس سے فرمایا تو اپنی نذر پوری کر

تشریح :۔ یعنی اگر اس مکان میں ذبح کرنے سے کسی بت کی یا اور کسی کی تعظیم سوائے اللہ کے منظور ہے تو وہاں ذبح نہ کر اور جو اللہ ہی کے لئے وہاں ذبح ہو اکر تا تھا تو ذبح کر کیا قباحت ہے اگرچہ زمانہ جاہلیت میں لوگ وہاں ذبح کیا کرتے تھے۔

١٥١٦ - حدثنا داود بن رشيد حدثنا شعيب بن إسحق عن الأوزاعي عن يحيى بن أبي كثير قال حدثني أبو قلابة قال حدثني ثابت بن الضحاك قال نذر رجل على عهد رسول

۱۵۱۶۔ داؤد بن رشید 'شعیب بن اسحاق 'اوزاعی 'یحییٰ 'ابو قلابہ 'ثابت بن ضحاک سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ایک شخص نے یہ نذر مانی کہ وہ انہ ایک جگہ کا نام ہے میں اونٹ ذبح کرے تو

اللہ ﷺ أن ينحر إبلا ببوانة فأتي النبي ﷺ فقال إني نذرت أن أنحر إبلا ببوانة فقال النبي ﷺ هل كان فيها وثن من أوثان الجاهلية يعبد قالوا لا قال هل كان فيها عيد من أعيادهم قالوا لا قال رسول الله ﷺ أوف بنذرك فإنه لا وفاء لنذر في معصية الله ولا فيما لا يملك ابن آدم *

... شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا کہ میں نے بوانہ میں اونٹ ذبح کرنے کی نذر مانی ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یعنی صحابہ سے کیا جاہلیت کے بتوں میں سے کوئی بت اس میں تھا جو وہ پوجا جاتا تھا صحابہ نے عرض کیا کہ نہیں پھر آپ نے فرمایا کیا کفار کی عیدوں میں سے کوئی عید اس میں تھی عرض کیا نہیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یعنی سائل کی طرف متوجہ ہو کر کہ اپنی نذر پوری کر اس لئے کہ گناہ میں نذر کا پورا کرنا جائز نہیں اور نذر اس چیز میں لازم نہیں ہوتی ہے جس کا ابن آدم مالک نہیں۔

تشریح: عید سے مراد یہ کہ ان کا وہاں کوئی میلہ ہوتا تھا جو وہاں جاکر سیر و تماشا میں مشغول ہوتے تھے یا کوئی بت وہاں تھا جس کی عبادت کے لئے وہاں جاتے تھے اور اس کو متبرک سمجھتے تھے جب یہ دونوں باتیں نہیں ہیں تو نذر کے پورے کرنے میں کیا قباحت ہے۔

٦٤٨-باب في النذر فيما لا يملك *

۶۴۸۔ جس بات کا آدمی کو اختیار نہیں ہے اس کی نذر کرنا!

١٥١٧-حدثنا سليمان بن حرب ومحمد بن عيسى قالا حدثنا حماد عن أيوب عن أبي قلابة عن أبي المهلب عن عمران بن حصين قال كانت العضباء لرجل من بني عقيل وكانت من سوابق الحاج قال فأسر فأتى النبي ﷺ وهو في وثاق والنبي ﷺ على حمار عليه قطيفة فقال يا محمد علام تأخذني وتأخذ سابقة الحاج قال نأخذك بجريرة حلفائك ثقيف قال وكان ثقيف قد أسروا رجلين من أصحاب النبي ﷺ قال وقد قال فيما قال وأنا مسلم أو قال وقد أسلمت فلما مضى النبي ﷺ قال أبو داود فهمت هذا من محمد بن عيسى ناداه يا محمد يا محمد قال وكان النبي ﷺ رحيما رفيقا فرجع إليه فقال ما شأنك قال إني مسلم قال لو قلتها وأنت تملك أمرك أفلحت كل الفلاح قال أبو داود ثم رجعت إلى حديث سليمان قال يا محمد إني جائع فأطعمني إني ظمآن فاسقني قال فقال النبي ﷺ هذه حاجتك أو قال هذه حاجته ففودي الرجل بعد بالرجلين قال وحبس رسول الله ﷺ العضباء لرحله قال فأغار المشركون على سرح المدينة فذهبوا بالعضباء قال فلما ذهبوا بها وأسروا امرأة من المسلمين قال فكانوا إذا كان الليل يريحون إبلهم في أفنيتهم قال فنوموا ليلة وقامت المرأة فجعلت لا تضع يدها على بعير إلا رغا حتى أتت على العضباء قال فأتت على ناقة

۱۵۱۷۔ سلیمان بن حرب اور محمد بن عیسیٰ، حماد ایوب، ابو قلابہ، ابو مہلب، عمران بن حصین سے روایت ہے، کہ عضباء ایک اونٹنی کا نام ہے جو آنحضرت کی سواری میں رہتی نہایت تیز رو تھی بنی عقیل میں سے ایک شخص کی تھی اور یہ اونٹنی ان جانوروں میں سے تھی جو حاجیوں کے آگے جاتی پھر وہ شخص یعنی مالک عضباء کا پکڑا گیا اور رسول اللہ ﷺ کے سامنے لایا گیا باندھ کر اس وقت آپ ایک گدھے پر سوار تھے ایک چادر اوڑھی تھی وہ شخص یعنی مالک عضباء کا بولا اے محمد تم کس بات پر مجھ کو پکڑتے ہو اور اس جانور کو جو حاجی کے آگے رہتا ہے ان کا انتظام کرنے کو آپ نے فرمایا ہم تجھ کو پکڑتے ہیں تیرے حلیف ثقیف کے جرم میں اور ثقیف نے یہ جرم کیا تھا کہ دو شخصوں کو رسول اللہ ﷺ کے اصحاب میں سے قید کر لیا تھا اس شخص نے یہ بھی کہا کہ میں مسلمان ہوں یا مسلمان ہو گیا لیکن آپ آگے چلے گئے جب آپ آگے بڑھ گئے تو اس شخص نے پکارا یا محمد یا محمد عمران نے کہا آپ بہت رحیم و کریم تھے یہ آواز سن کر آپ لوٹ آئے اور پوچھا کیا کہتا ہے وہ شخص بولا میں مسلمان ہوں آپ نے فرمایا اگر تو یہ پیشتر سے کہتا جب تو اپنے اختیار میں تھا یعنی گرفتار نہ ہوا تھا تو بالکل نجات پاتا اس شخص نے کہا یا محمد میں بھوکا ہوں مجھے کھانا کھلاؤ اور میں پیاسا ہوں مجھے پانی پلاؤ عمران نے کہا رسول اللہ ﷺ نے یہ سن کر فرمایا یہی تیرا مقصد ہے یا یہی اس کا مقصد ہے راوی نے کہا پھر وہ شخص فدیہ دیا گیا ان دو شخصوں کے بدلے میں جو ثقیف کے پاس قید تھے یعنی ثقیف نے اس شخص کے

ذَلُول مُحَرَّسة قال فركبتها ثم جعلت لله عليها إن نجاها الله لتنحرنها قال فلما قدمت المدينة عرفت الناقة ناقة النبي ﷺ فأخبر النبي ﷺ بذلك فأرسل إليها فجيء بها وأخبر بنذرها فقال بئس ما جزيتيها أو جزتها إن الله أنجاها عليها لتنحرنها لا وفاء لنذر في معصية الله ولا فيما لا يملك ابن آدم قال أبو داود والمرأة هذه امرأة أبي ذر *

لیا اور اس کے بدلے میں ان دونوں مسلمانوں کو چھوڑ دیا اور عصباء کو رسول اللہ ﷺ نے اپنی سواری کے لئے رکھ چھوڑا راوی نے کہا پھر مشرکوں نے مدینے کے جانوروں پر ڈاکہ مارا اور عصباء کو لے گئے اور مسلمانوں میں سے ایک عورت کو بھی قید کر کے لے گئے جب رات ہوئی تو اپنے اونٹوں کو آرام کے لئے میدانوں میں چھوڑ دیتے ایک رات کو وہ سب سو گئے تو عورت کھڑی ہوئی اس خیال سے کہ چپکے سے کسی اونٹ پر سوار ہو کر چل دے پھر وہ جس اونٹ پر اپنا ہاتھ رکھتی وہ آواز کرتا تھا یہاں تک کہ عصباء کے پاس آئی دیکھا تو وہ نہایت غریب اور سواری میں مشاق ہے پھر وہ سوار ہو گئی اس پر بعد اس کے اللہ کے لئے نذر کی کہ اگر اللہ مجھ کو نجات دے گا تو میں اس اونٹنی کو نحر کروں گی روای نے کہا جب وہ عورت مدینے میں آن پہنچی تو لوگوں نے دیکھ کر آنحضرت ﷺ کی اونٹنی کو پہچانا آپ کو خبر دے دی آپ نے اس عورت کو بلا بھیجا وہ آئی اور اپنی نذر بیان کی آپ نے فرمایا بڑا بدلہ دینا چاہا تو نے اونٹنی کو اگر اللہ نے تجھ کو اس کی پشت پر نجات دی تو اس کا یہی بدلہ ہے کہ تو اس کو نحر کر دے جو نذر گناہ کے لئے ہو یا اس چیز میں ہو جس کا آدمی مالک نہیں ہے تو وہ نذر پوری نہ کی جائے گی ابو داؤد نے کہا یہ عورت ابوذر کی تھی۔

تشریح:۔ ثقیف ایک قبیلے کا نام ہے جو طائف کے نواح میں رہتا تھا اور یہ شخص ان کا حلیف تھا یعنی معاہد اور دوست۔

☆ یعنی تجھ سے بالکل مواخذہ نہ ہوتا اور اب جو تو کہتا ہے تو شبہ ہی ہوتا ہے اس بات کا کہ چھوٹ جانے کے لئے جھوٹ بولتا ہے۔

☆ یعنی سوار ہوئے دیتا چلا تا اور چلانے میں یہ خوف تھا کہ کہیں مشرک جاگ نہ اٹھیں۔

☆ اور اونٹنی کا نحر کرنا اگرچہ گناہ نہ تھا مگر وہ اس عورت کے ملک نہ تھی رسول اللہ ﷺ کے ملک تھی پھر پرائی چیز میں اس کی نذر کیوں کر پوری ہو سکتی تھی۔

٦٤٩. مَنْ نَذَرَ أَنْ يَتَصَدَّقَ بِمَالِهِ

۶۴۹۔ جو شخص اپنا سب مال اللہ کی راہ میں دینے کی نذر کرے!

١٥١٨ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ وَابْنُ السَّرْحِ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ قَالَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَأَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ كَعْبٍ وَكَانَ قَائِدَ كَعْبٍ مِنْ بَنِيهِ حِينَ عَمِيَ عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ مِنْ تَوْبَتِي أَنْ أَنْخَلِعَ مِنْ مَالِي صَدَقَةً إِلَى اللَّهِ وَإِلَى رَسُولِهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَمْسِكْ عَلَيْكَ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ قَالَ فَقُلْتُ إِنِّي

١٥١٨۔ سلیمان بن داؤد اور ابن سرح 'ابن وہب 'یونس ابن شہاب 'عبدالرحمن بن عبداللہ 'عبداللہ بن کعب 'کعب بن مالک سے روایت ہے، کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ مقرر میری توبہ یہ ہے کہ میں اپنے سارے مال سے الگ ہو جاؤں اور مال کو اللہ اور اس کے رسول کے لئے صدقہ کروں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس میں سے کچھ مال تو اپنے لئے بھی رکھ لے تیرے لئے اس میں بہتری ہے میں نے عرض کیا کہ خیبر میں جو میرا حصہ ہے اس کو رکھ لیتا ہوں۔

أُمْسِكُ سَهْمِي الَّذِي بِخَيْبَرَ *

تشریح :۔ کعب جنگ تبوک میں حضرت کے ساتھ نہ گئے تھے اللہ اور رسول کا ان پر پچاس روز تک عتاب رہا جب ان کی توبہ قبول ہوئی تو خوشی کے مارے انھوں نے چاہا کہ اپنا تمام مال خیرات کریں۔

١٥١٩–حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ قَالَ قَالَ ابْنُ إِسْحَقَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ فِي قِصَّتِهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ مِنْ تَوْبَتِي إِلَى اللَّهِ أَنْ أَخْرُجَ مِنْ مَالِي كُلِّهِ إِلَى اللَّهِ وَإِلَى رَسُولِهِ صَدَقَةً قَالَ لَا قُلْتُ فَنِصْفُهُ قَالَ لَا قُلْتُ فَثُلُثُهُ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ فَإِنِّي سَأُمْسِكُ سَهْمِي مِنْ خَيْبَرَ *

١٥١٩۔ محمد بن یحییٰ' حسن بن ربیع' ابن ادریس' ابن اسحق' زہری' عبدالرحمن بن عبداللہ ان کے والد عبداللہ بن کعب ان کے دادا کعب بن مالکؓ سے اسی قصہ میں روایت ہے، کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میری توبہ یعنی تمام کمال توبہ ہے کہ اللہ جل جلالہ کے لئے اپنے سارے مال سے نکل جاؤں سب مال اپنا اللہ اور اس کے رسول کے لئے خیرات کروں تو آپ نے فرمایا کہ نہیں تو پھر میں نے عرض کیا کہ آدھا مال آپ نے فرمایا نہیں تیسری بار پھر میں نے عرض کیا تہائی مال آپ نے فرمایا ہاں تو میں نے عرض کیا خیبر میں جو میرا حصہ ہے میں اس کو رکھ لیتا ہوں۔

تشریح :۔ شاید وہ ثلث مال کی مقدار ہوگی دوسری روایت میں ہے کہ انھوں نے کہا میری توبہ جب پوری ہوگی کہ جب میں اپنی قوم کے گھر کو چھوڑ دوں گا جس میں میں نے گناہ کیا ہے اور کل مال کو نکال دوں گا۔

٦٥٠–بَاب مَنْ نَذَرَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ ثُمَّ أَدْرَكَ الْإِسْلَامَ *

٦٥٠۔ زمانہ کفر میں نذر مانی پھر مسلمان ہو گیا تو کیا کرے!

١٥٢٠– حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي نَذَرْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَنْ أَعْتَكِفَ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ لَيْلَةً فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ أَوْفِ بِنَذْرِكَ *

١٥٢٠۔ احمد بن حنبل' یحییٰ' عبیداللہ' نافع' ابن عمر' حضرت عمرؓ سے روایت ہے، کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے جاہلیت میں مسجد حرام میں ایک رات اعتکاف کی نذر مانی تھی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اپنی نذر کو پورا کرو۔

٦٥١–بَاب مَنْ نَذَرَ نَذْرًا لَمْ يُسَمِّهِ *

٦٥١۔ غیر معین نذر ماننے کا بیان!

١٥٢١–حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبَّادٍ الْأَزْدِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ يَعْنِي ابْنَ عَيَّاشٍ عَنْ مُحَمَّدٍ مَوْلَى الْمُغِيرَةِ قَالَ حَدَّثَنِي كَعْبُ بْنُ عَلْقَمَةَ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كَفَّارَةُ النَّذْرِ كَفَّارَةُ الْيَمِينِ قَالَ أَبُو دَاود وَرَوَاهُ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ كَعْبِ بْنِ عَلْقَمَةَ عَنِ ابْنِ شِمَاسَةَ عَنْ عُقْبَةَ

١٥٢١۔ ہارون بن عبداللہ' ابو بکر بن عیاش' محمد' کعب بن علقمہ' ابو الخیر عقبہ بن عامر سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نذر کا وہی کفارہ ہے جو قسم کا ہے۔

١٥٢٢–حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْحَكَمِ حَدَّثَهُمْ أَخْبَرَنَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ أَيُّوبَ حَدَّثَنِي كَعْبُ بْنُ عَلْقَمَةَ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ شِمَاسَةَ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ *

١٥٢٢۔ محمد بن عوف' سعید بن حکم' یحییٰ بن ایوب' کعب بن علقمہ' ابن شماسہ' ابو الخیر' عقبہ بن عامر نے رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح روایت کیا ہے

٦٥٢–بَاب لَغْوِ الْيَمِينِ *

٦٥٢۔ یمین لغو کا بیان!

١٥٢٣–حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ السَّامِيُّ حَدَّثَنَا حَسَّانُ يَعْنِي

١٥٢٣۔ حمید بن مسعدہ' حسان ابراہیم عطاء نے فرمایا یمین لغو وہ ہے

ابْنَ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ يَعْنِي الصَّائِغَ عَنْ عَطَاءٍ فِي اللَّغْوِ فِي الْيَمِينِ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ هُوَ كَلَامُ الرَّجُلِ فِي بَيْتِهِ كَلَّا وَاللَّهِ وَبَلَى وَاللَّهِ قَالَ أَبُو دَاوُد كَانَ إِبْرَاهِيمُ الصَّائِغُ رَجُلًا صَالِحًا قَتَلَهُ أَبُو مُسْلِمٍ بِعَرَنْدَسَ قَالَ وَكَانَ إِذَا رَفَعَ الْمِطْرَقَةَ فَسَمِعَ النِّدَاءَ سَيَّبَهَا قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ دَاوُدُ بْنُ أَبِي الْفُرَاتِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ الصَّائِغِ مَوْقُوفًا عَلَى عَائِشَةَ وَكَذَلِكَ رَوَاهُ الزُّهْرِيُّ وَعَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ وَمَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ وَكُلُّهُمْ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ مَوْقُوفًا *

جو ام المومنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یمین لغو یہ ہے کہ آدمی اپنے گھر میں تکیہ کلام کے طور پر کہے ہاں واللہ نہیں واللہ ابو داؤد فرماتے ہیں کہ ابراہیم سنار کو ابو مسلم نے فرندس میں قتل کیا تھا اور ابراہیم سنار کی یہ حالت تھی کہ اگر ہتھوڑی اٹھائی ہے اور اذان کی آواز آگئی تو مارنے سے پہلے اسے چھوڑ دیتے تھے ابو داؤد فرماتے ہیں کہ اس حدیث کو داؤد بن ابو الفرات نے ابراہیم سے حضرت عائشہؓ پر موقوفاً بیان کیا ہے اسی طرح زہری عبد الملک اور مالک نے بواسطہ عطاء حضرت عائشہ پر موقوفاً روایت کیا ہے۔

تشریح:۔ امام شافعی کے نزدیک یمین لغو وہ ہے جو تکیہ کلام کے طور پر انسان کے منہ سے نکل جاتی ہے امام ابو حنیفہ کے نزدیک یمین لغو وہ ہے کہ کسی گزشتہ بات پر سچ سمجھ کر قسم کھاتا ہے حالانکہ در حقیقت وہ جھوٹ ہے اس میں نہ مواخذہ اخروی ہے نہ دنیوی یمین غموس یہ ہے کہ کسی گزری ہوئی بات پر جھوٹی قسم کھائے اس میں کفارہ تو نہیں مواخذہ اخروی ہے اور یمین منعقدہ وہ ہے کہ کسی آنے والے فعل کے کرنے یا نہ کرنے پر قسم کھائے اس میں قسم پورا کرنے کی صورت میں کفارہ بھی ہے اور بعض اوقات آخرت کا مواخذہ بھی واللہ علم۔

٦٥٣ - بَاب فِي مَنْ حَلَفَ عَلَى طَعَامٍ لَا يَأْكُلُهُ *

۶۵۳۔ جو شخص کسی کی چیز نہ کھانے کی قسم کھائے!

١٥٢٤ - حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ عَنْ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ أَوْ عَنْ أَبِي السَّلِيلِ عَنْهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ أَبِي بَكْرٍ قَالَ نَزَلَ بِنَا أَضْيَافٌ لَنَا قَالَ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ يَتَحَدَّثُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِاللَّيْلِ فَقَالَ لَا أَرْجِعَنَّ إِلَيْكَ حَتَّى تَفْرُغَ مِنْ ضِيَافَةِ هَؤُلَاءِ وَمِنْ قِرَاهُمْ فَأَتَاهُمْ بِقِرَاهُمْ فَقَالُوا لَا نَطْعَمُهُ حَتَّى يَأْتِيَ أَبُو بَكْرٍ فَجَاءَ فَقَالَ مَا فَعَلَ أَضْيَافُكُمْ أَفَرَغْتُمْ مِنْ قِرَاهُمْ قَالُوا لَا قُلْتُ قَدْ أَتَيْتُهُمْ بِقِرَاهُمْ فَأَبَوْا وَقَالُوا وَاللَّهِ لَا نَطْعَمُهُ حَتَّى يَجِيءَ فَقَالُوا صَدَقَ قَدْ أَتَانَا بِهِ فَأَبَيْنَا حَتَّى تَجِيءَ قَالَ فَمَا مَنَعَكُمْ قَالُوا مَكَانَكَ قَالَ وَاللَّهِ لَا أَطْعَمُهُ اللَّيْلَةَ قَالَ فَقَالُوا وَنَحْنُ وَاللَّهِ لَا نَطْعَمُهُ حَتَّى تَطْعَمَهُ قَالَ مَا رَأَيْتُ فِي الشَّرِّ كَاللَّيْلَةِ قَطُّ قَالَ قَرِّبُوا طَعَامَكُمْ قَالَ فَقَرَّبَ طَعَامَهُمْ فَقَالَ بِسْمِ اللَّهِ فَطَعِمَ وَطَعِمُوا فَأُخْبِرْتُ أَنَّهُ أَصْبَحَ فَغَدَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَأَخْبَرَهُ بِالَّذِي صَنَعَ وَصَنَعُوا قَالَ بَلْ أَنْتَ أَبَرُّهُمْ وَأَصْدَقُهُمْ

۱۵۲۴۔ موطل بن ہشام 'اسماعیل جریری 'ابو عثمان 'ابو السلیل 'عبد الرحمن بن ابو بکر سے روایت ہے، کہ ہمارے ہاں چند مہمان آئے ابو بکر رات کو آنحضور کی خدمت میں جایا کرتے تھے تو ہم سے کہہ گئے کہ میں تو مہمان کے فارغ ہونے کے بعد واپس آؤں گا یعنی تم انہیں کھانا وغیرہ کھلا دینا سو عبد الرحمن کھانا لے کر آئے تو مہمانوں نے کہا کہ ہم تو ابو بکر کے آنے سے پہلے کھائیں گے نہیں پھر ابو بکرؓ آئے اور مہمانوں کا حال پوچھا کہ آیا تم کھانا کھلا کر فارغ ہوئے یا نہیں میں نے عرض کیا کہ میں تو کھانا لے کر گیا تھا مگر انہوں نے آپ کے بغیر کھانے سے انکار کر دیا مہمانوں نے میری تصدیق کی حضرت ابو بکر نے مہمانوں سے فرمایا تم نے کیوں منع کیا انہوں نے کہا آپ کی وجہ سے کہ آپ تو تھے ہی نہیں حضرت ابو بکر نے کہا واللہ امیں تو آج رات کھانا نہیں کھاؤں گا مہمانوں نے کہا جب تک آپ نہ کھائیں گے ہم بھی نہ کھائیں گے ابو بکر نے کہا ایسی بری رات میں نے کبھی نہیں دیکھی پھر فرمایا کھانا لاؤ چنانچہ آگیا تو آپ نے بسم اللہ کہہ کر کھانا شروع کر دیا اور مہمانوں نے بھی شروع کر دیا عبد الرحمن کہتے ہیں کہ مجھے پتہ چلا کہ صبح کو ابو بکر نے آنحضور کے پاس جا کر یہ واقعہ بتایا تو آپ نے فرمایا تم بڑے نیک اور راست باز ہو کیوں کہ کفارہ قسم سہل ست وآزرون دل دوستان جہل۔

١٥٢٥-حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ نُوحٍ وَعَبْدُ الْأَعْلَى عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ نَحْوَهُ زَادَ عَنْ سَالِمٍ فِي حَدِيثِهِ قَالَ وَلَمْ يَبْلُغْنِي كَفَّارَةٌ *

۱۵۲۵۔ ابن المثنیٰ' سالم بن نوح اور عبدالاعلیٰ' جریری' ابو عثمان' عبدالرحمن بن ابوبکر سے اسی طرح مروی ہے اس میں یہ زیادتی ہے، کہ سالم نے فرمایا مجھے یہ معلوم نہ ہو سکا کہ ابوبکر نے اس قسم کا کفارہ دیا ہو کیونکہ یہ لغو قسم ہے۔

٦٥٤-باب الْيَمِينِ فِي قَطِيعَةِ الرَّحِمِ *

۶۵۴۔ رشتہ توڑنے کی قسم کھانے کا بیان!

١٥٢٦-حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا حَبِيبٌ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَخَوَيْنِ مِنَ الْأَنْصَارِ كَانَ بَيْنَهُمَا مِيرَاثٌ فَسَأَلَ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ الْقِسْمَةَ فَقَالَ إِنْ عُدْتَ تَسْأَلُنِي عَنِ الْقِسْمَةِ فَكُلُّ مَالٍ لِي فِي رِتَاجِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ إِنَّ الْكَعْبَةَ غَنِيَّةٌ عَنْ مَالِكَ كَفِّرْ عَنْ يَمِينِكَ وَكَلِّمْ أَخَاكَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَا يَمِينَ عَلَيْكَ وَلَا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةِ الرَّبِّ وَفِي قَطِيعَةِ الرَّحِمِ وَفِيمَا لَا تَمْلِكُ *

۱۵۲۶۔ محمد بن منہال' یزید بن زریع' حبیب' معلم' عمرو بن شعیب' سعید بن مسیّب سے روایت ہے، کہ انصار میں دو بھائیوں نے دوسرے سے تقسیم کرنے کو کہا تو اس نے جواب دیا اگر تو نے دوبارہ مجھ سے تقسیم کرنے کو کہا تو میرا تمام مال کعبہ کے لئے وقف ہے حضرت عمر نے اس سے فرمایا کہ کعبہ تو تیرے مال کا محتاج نہیں اپنی قسم کا کفارہ دے کر اپنے بھائی سے تقسیم میراث کی بات چیت کر کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپ نے فرمایا کہ قسم اور نذر اللہ کی نافرمانی اور رشتہ توڑنے میں تجھ پر نہیں ہے اور نہ اس چیز میں ہے جس پر تجھے اختیار نہیں بلکہ ایسی صورتوں میں یا قسم لغو ہو جائے گی یا کفارہ دے کر توڑ دینا چاہیے۔

٦٥٥. الْحَالِفِ يَسْتَثْنِي بَعْدَ مَا يَتَكَلَّمُ

۶۵۵۔ کلام کرنے کے بعد انشاء اللہ کہنے کا بیان!

١٥٢٧-حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا شَرِيكٌ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لَا غْزُوَنَّ قُرَيْشًا وَاللهِ لَا غْزُوَنَّ قُرَيْشًا وَاللهِ لَا غْزُوَنَّ قُرَيْشًا ثُمَّ قَالَ إِنْ شَاءَ اللهُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَ قَدْ أَسْنَدَ هَذَا الْحَدِيثَ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ شَرِيكٍ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

۱۵۲۷۔ قتیبہ بن سعید' شریک' سماک' عکرمہ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں قریش سے جہاد کروں گا واللہ میں قریش سے جہاد کروں گا واللہ میں قریش سے جہاد کروں گا پھر فرمایا انشاء اللہ ابو داؤد فرماتے ہیں کہ اس روایت کو بہت سے حضرات نے بواسطہ شریک' سماک' عکرمہ ابن عباس سے مسنداً بیان کیا ہے۔

تشریح :۔ ابن عباس کا اسی حدیث پر عمل ہے کہ استثنائے منفصل بھی صحیح ہے جمہور کے نزدیک صرف استثناء متصل صحیح ہے۔

١٥٢٨-حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ أَخْبَرَنَا ابْنُ بِشْرٍ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ يَرْفَعُهُ قَالَ وَاللَّهِ لَأَغْزُوَنَّ قُرَيْشًا ثُمَّ قَالَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ قَالَ وَاللَّهِ لَأَغْزُوَنَّ قُرَيْشًا إِنْ شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ قَالَ وَاللَّهِ لَأَغْزُوَنَّ قُرَيْشًا ثُمَّ سَكَتَ ثُمَّ قَالَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ زَادَ فِيهِ الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ شَرِيكٍ قَالَ ثُمَّ لَمْ يَغْزُهُمْ

۱۵۲۸۔ محمد بن علاء ابن بشر مسعر بن سماک عکرمہ سے مرفوعاً روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بخدا میں قریش سے جہاد کروں گا پھر فرمایا انشاء اللہ پھر فرمایا بخدا میں قریش سے جہاد کروں گا انشاء اللہ تعالیٰ پھر فرمایا بخدا میں قریش سے جہاد کروں گا پھر آپ خاموش ہو گئے پھر فرمایا انشاء اللہ ابو داؤد فرماتے ہیں کہ ولید بن مسلم نے بواسطہ شریک اس روایت میں اتنی زیادتی اور بیان کی ہے پھر آپ نے ان سے جہاد نہیں کیا

١٥٢٩-حَدَّثَنَا الْمُنْذِرُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ الْأَخْنَسِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ

۱۵۲۹۔ منذر عبداللہ عبیداللہ بن اخنس عمرو بن شعیب ان کے والد ان کے دادا سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو چیز انسان

يملك ابن آدم ولا في معصية الله ولا في قطيعة رحم ومن حلف على يمين فرأى غيرها خيرا منها فليدعها وليأت الذي هو خير فإن تركها كفارتها قال أبو داود الأحاديث كلها عن النبي ﷺ وليكفر عن يمينه إلا فيما لا يعبأ به قال أبو داود قلت لأحمد روى يحيى بن سعيد عن يحيى بن عبيد الله فقال تركه بعد ذلك وكان أهلا لذلك قال أحمد أحاديثه مناكير وأبوه لا يعرف *

میں نہ نذر ہے نہ قسم اور جو شخص قسم کھالے پھر اس کے خلاف میں بھلائی نظر آئے تو اس قسم کو چھوڑ دے اور اس بھلائی کو اختیار کرے کیوں کہ اس قسم کا چھوڑ دینا ہی اس کا کفارہ ہے یعنی بری بات پر قسم کھانا اور حقیقت لغو ہے۔

٦٥٦–باب من نذر نذرا لا يطيقه *

٦٥٦۔ جو شخص ایسی بات کی نذر کرے جو پوری نہ کر سکے!

١٥٣٠–حدثنا جعفر بن مسافر التنيسي عن ابن أبي فديك قال حدثني طلحة بن يحيى الأنصاري عن عبد الله بن سعيد بن أبي هند عن بكير بن عبد الله بن الأشج عن كريب عن ابن عباس أن رسول الله ﷺ قال من نذر نذرا لم يسمه فكفارته كفارة يمين ومن نذر نذرا في معصية فكفارته كفارة يمين ومن نذر نذرا لا يطيقه فكفارته كفارة يمين ومن نذر نذرا أطاقه فليف به قال أبو داود روى هذا الحديث وكيع وغيره عن عبد الله بن سعيد بن أبي الهند أوقفوه على ابن عباس *

١٥٣٠۔ جعفر بن مسافر ابن ابی فدیک طلحہ بن یحییٰ عبداللہ بن سعید بکیر بن عبداللہ کریب ابن عباس سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص غیر معین نذر مانے مثلاً یوں کہے کہ اللہ کے لئے مجھ پر نذر ہے نماز یا روزہ کا ذکر نہ کرے تو جو قسم کا کفارہ ہے وہی اس کا ہے اور جو شخص گناہ کی نذر مانے تو اس کا بھی کفارہ وہی ہے جو قسم کا ہے اور جو شخص ایسی نذر مانے جس کے ادا کرنے کی طاقت نہ ہو تو اس کا بھی وہی کفارہ ہے جو قسم کا ہے اور جو شخص ایسی نذر مانے جسے پورا کر سکتا ہے تو اسے پورا کرنا چاہیے ابوداؤد فرماتے ہیں کہ اس حدیث کو وکیع وغیرہ نے عبداللہ بن سعید سے ابن عباس پر موقوفاً روایت کیا ہے کتاب الایمان ختم ہوئی۔

بسم الله الرحمن الرحيم

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔

كتاب البيوع *

کتاب البیوع شروع۔

٦٥٧–باب في التجارة يخالطها الحلف واللغو *

٦٥٧۔ سوداگری میں جھوٹ سچ بہت ہوتا ہے!

١٥٣١–حدثنا مسدد حدثنا أبو معاوية عن الأعمش عن أبي وائل عن قيس بن أبي غرزة قال كنا في عهد رسول الله ﷺ نسمى السماسرة فمر بنا رسول الله ﷺ فسمانا باسم هو أحسن منه فقال يا معشر التجار إن البيع يحضره اللغو والحلف فشوبوه بالصدقة

١٥٣١۔ مسدد ابو معاویہ اعمش ابو وائل قیس بن ابی غرزہ سے روایت ہے، کہ ہمارا یعنی گروہ تجار کا رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں سماسرہ نام تھا پھر رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور ہمارا نام پہلے نام سے بہتر رکھا اور آپ نے فرمایا اے معشر تجار یعنی سوداگروں کے گروہ مقرر بیع میں لغو اور قسم ہوتی ہیں تو بیع کو صدقہ کے ساتھ ملاؤ۔

تشریح:۔ سماسرہ جمع ہے سمسار کی خطابی نے کہا یہ نام عجمی ہے کیونکہ عرب میں بیع اور شرا اکثر عجم کے لوگ کیا کرتے تھے عجمی نام نکال کر عربی نام یعنی تاجر رکھا سمسار اس کو کہتے ہیں جو بائع اور مشتری کے درمیان ہو جس کو دلال کہتے ہیں۔

☆ یعنی بیع و شرا کے مقدمات میں اکثر لغو اور بے فائدہ قسم وغیرہ کا اتفاق پڑتا ہے تو اس کے کفارہ کے لئے کچھ للہ صدقہ دیا کرو۔

١٥٣٢–حدثنا الحسين بن عيسى البسطامي وحامد بن يحيى وعبد الله بن محمد الزهري قالوا حدثنا سفيان عن

١٥٣٢۔ حسین بن عیسیٰ اور حامد بن یحییٰ اور عبداللہ بن محمد الزہری، سفیان جامع بن ابی راشد اور عبدالملک بن اعین اور عاصم ابو وائل قیس

حامع بن أبي راشد وعبد الملك بن أعين وعاصم عن أبي وائل عن قيس بن أبي غرزة بمعناه قال يحضره الكذب والحلف و قال عبد الله الزهري اللغو والكذب *

بن ابی غزرہ سے روایت ہے اس میں یہ ہے کہ بیع میں حلف کھانے کا اور جھوٹ بولنے کا اتفاق ہو جاتا ہے یا بیہودہ اور جھوٹ بولنے کا اتفاق ہو تا ہے تو صدقہ دیا کرو۔

٦٥٨-باب في استخراج المعادن *

٦٥٨۔ معدن نکالنے کا بیان!

١٥٣٣-حدثنا عبد الله بن مسلمة القعنبي حدثنا عبد العزيز يعني ابن محمد عن عمرو يعني ابن أبي عمرو عن عكرمة عن ابن عباس أن رجلا لزم غريما له بعشرة دنانير فقال والله لا أفارقك حتى تقضيني أو تأتيني بحميل فتحمل بها النبي ﷺ فأتاه بقدر ما وعده فسال له النبي ﷺ من أين أصبت هذا الذهب قال من معدن قال لا حاجة لنا فيها وليس فيها خير فقضاها عنه رسول الله ﷺ *

١٥٣٣۔ عبداللہ بن مسلمہ 'عبدالعزیز' عمرو بن ابی عمرو' عکرمہ' ابن عباسؓ سے روایت ہے، کہ ایک شخص نے اپنے قرض دار کو پکڑا جس پر دس دینار آتے تھے قرض خواہ نے کہا قسم اللہ کی میں تجھے کبھی نہ چھوڑوں گا جب تک میرے دینار ادا نہ کرے یا ضمانت نہ دے راوی نے کہا یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے قرض دار کی ضمانت کر لی پھر وہ اپنے وعدے پر سونا لے کر آیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ سونا تو نے کہاں سے پایا اس نے کہا میں نے کان میں سے نکالا ہے آپ نے فرمایا ہم کو اس کی حاجت نہیں ہے نہ اس میں بھلائی ہے پھر رسول اللہ ﷺ نے اس کی طرف سے قرضہ ادا کر دیا۔

تشریح :۔ شاید وہ کان نہ ہوگی رکاز یعنی دفینہ ہو گا جو کسی کے ملک میں ہو گا ورنہ کان نکالنا اور اس سے فائدہ اٹھانا درست ہے جیسا اوپر گذر چکا ہے۔

٦٥٩-باب في اجتناب الشبهات *

٦٥٩۔ شبہات سے بچنا بہتر ہے!

١٥٣٤-حدثنا أحمد بن يونس قال حدثنا أبو شهاب حدثنا ابن عون عن الشعبي قال سمعت النعمان بن بشير ولا أسمع أحدا بعده يقول سمعت رسول الله ﷺ يقول إن الحلال بين وإن الحرام بين وبينهما أمور مشتبهات وأحيانا يقول مشتبهة وسأضرب لكم في ذلك مثلا إن الله حمى حمى وإن حمى الله ما حرم وإنه من يرعى حول الحمى يوشك أن يخالطه وإنه من يخالط الريبة يوشك أن يجسر

١٥٣٤۔ احمد بن یونس' ابو شہاب' ابن عون' شعبی' نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ سے میں نے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ مقرر حلال بھی کھلا ہے اور حرام بھی کھلا ہے اور مشتبہ ان دونوں امروں کے درمیان میں ہے جس کی حلت اور حرمت میں شک ہے تو میں تم سے اس کی مثال بیان کرتا ہوں اللہ جل جلالہ نے ایک حد باندھی ہے اور وہ اس کے محارم ہیں یعنی جن امروں کو اللہ تعالے نے حرام کیا ہے اور بے شک جو شخص اپنے جانوروں کو حد کے گرد چرائے گا تو قریب ہے کہ حد کے اندر چلا جائے اسی طرح جو شخص مشتبہ کام کرے تو خوف ہے قرات بڑھ جانے کا یعنی جب مشتبہ کی وقعت اس کے دل سے دور ہو جائے تو حرام کرنے میں کیا دیر ہے۔

١٥٣٥-حدثنا إبراهيم بن موسى الرازي أخبرنا عيسى حدثنا زكريا عن عامر الشعبي قال سمعت النعمان بن بشير قال سمعت رسول الله ﷺ يقول بهذا الحديث قال وبينهما مشبهات لا يعلمها كثير من الناس فمن اتقى الشبهات استبرأ عرضه ودينه ومن وقع في الشبهات وقع في الحرام *

١٥٣٥۔ ابراہیم بن موسیٰ' عیسیٰ' زکریا' عامر' شعبی' نعمان بن بشیر سے روایت ہے، کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپ فرماتے تھے حلال کھلا ہے اور حرام کھلا ہے یعنی سب کو معلوم ہے لیکن حلال اور حرام کے درمیان دو طرفا ملتی ہوئیں شبہے کی چیزیں ہیں اس کو بہت لوگ نہیں جانتے سو جو شبے سے بچا وہ اپنے دین اور آبرو کو سلامت لے گیا اور جو شبہوں میں پڑا وہ آخر حرام میں بھی پڑا۔

تشریح :۔ یہ حدیث بڑے کام کی ہے اس میں شریعت اور طریقت سب موجود ہے اس کو خوب یاد رکھنا چاہیے کہ دنیا کی سب چیزیں تین طرح پر ہیں حلال اور حرام اور مشتبہ جو چیزیں حلال ہیں وہ قرآن اور حدیث میں صاف کھلی ہیں سب مسلمانوں میں مشہور ہیں جیسے کھیتی سوداگری مزدوری گائے بکری اونٹ دودھ شہد میوے اور جو حرام ہیں وہ بھی مشہور ہیں جیسے ناحق قتل شراب سور حرام کاری چوری دغابازی جھوٹ اسی طرح اور چیزیں ان کو سب حرام جانتے ہیں جیسا کہ بعض ... مشتبہ وہ ہے جو کچھ حلال سے بھی میل کھاتی ہو اور حرام سے بھی جیسے کسی چیز کو تاپے ... لیکن تحقیق کر معلوم نہیں کہ وہ چیز حرام ہے یا حلال اور اس کو بہت لوگ نہیں جانتے سوا اس کا حضرت نے قاعدہ بتلایا کہ جس چیز میں شبہ پڑے کہ یہ حلال ہے یا حرام یا عالموں کا اس میں اختلاف ہے کوئی حلال بتاتا ہے اور کوئی حرام تو اس کو چھوڑ دے ہرگز نہ کرے اس میں دین کو بچاؤ ہے اس واسطے کہ شاید وہ حرام ہو اور نہیں تو جب شبہے والی چیزوں میں آدمی پڑا ہوتے ہوتے حرام چیزوں میں بھی گرفتار ہو جاتا ہے تقویٰ اور پرہیزگاری اسی کا نام ہے کہ آدمی شبہوں کی چیزوں سے بچے۔

١٥٣٦ -حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا عَبَّادُ بْنُ رَاشِدٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ أَبِي خَيْرَةَ يَقُولُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ مُنْذُ أَرْبَعِينَ سَنَةً عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ ح و حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ أَخْبَرَنَا خَالِدٌ عَنْ دَاوُدَ يَعْنِي ابْنَ أَبِي هِنْدٍ وَهَذَا لَفْظُهُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي خَيْرَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يَبْقَى أَحَدٌ إِلَّا أَكَلَ الرِّبَا فَإِنْ لَمْ يَأْكُلْهُ أَصَابَهُ مِنْ بُخَارِهِ قَالَ ابْنُ عِيسَى أَصَابَهُ مِنْ غُبَارِهِ *

١٥٣٦۔ محمد بن عیسیٰ ہشیم عباد بن راشد سعید بن ابی خیرہ حسن ابو ہریرہؓ رسول اللہ ﷺ سے دوسری سند وہب بن بقیہ خالد داؤد بن ابی ہند سعید بن ابی خیرہ حسن ابو ہریرہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ بغیر سود کھانے کے کوئی باقی نہ رہے گا اور جو سود نہ کھائے گا تو اس کا بخار یعنی سود کا اثر اس کو پہنچے گا یعنی اگر ربوا میں مبتلا نہ ہو گا تو شبہ ربوا میں مبتلا ہو گا ابن عیسیٰ نے غبارہ کا لفظ کہا ہے۔

١٥٣٧ ۔حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ انَا ابْنُ اِدْرِيْسَ نَا عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ جَنَازَةٍ فَرَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَ هُوَ عَلَى الْقَبْرِ يُوْصِي الْحَافِرَ اَوْسِعْ مِنْ قِبَلِ رِجْلَيْهِ اَوْسِعْ مِنْ قِبَلِ رَاْسِهٖ فَلَمَّا رَجَعَ اسْتَقْبَلَهٗ دَاعِيْ امْرَاَةٍ فَجَاءَ فَجِيْئَ بِالطَّعَامِ فَوَضَعَ يَدَهٗ ثُمَّ وَ ضَعَ الْقَوْمُ فَاَكَلُوْا فَنَظَرَ اٰبَاؤُنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَلُوْكُ لُقْمَةً ثُمَّ قَالَ اَجِدُ لَحْمَ شَاةٍ اُخِذَتْ بِغَيْرِ اِذْنِ اَهْلِهَا فَاَرْسَلَتِ الْمَرْاَةُ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اَرْسَلْتُ اِلَى النَّقِيْعِ يَشْتَرِيْ لِيْ شَاةً فَلَمْ اَجِدْ فَاَرْسَلْتُ اِلٰى جَارٍ لِّيْ قَدِ اشْتَرٰى شَاةً اَنْ اَرْسِلْ اِلَيَّ بِهَا بِثَمَنِهَا فَلَمْ يُوْجَدْ فَاَرْسَلْتُ اِلَى امْرَاَتِهٖ فَاَرْسَلَتْ اِلَيَّ بِهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَطْعِمِيْهِ الْاُسَارٰى

١٥٣٧۔ محمد بن علاء ابن ادریس عاصم بن کلیب ان کے والد ایک انصاری شخص سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے ایک جنازے میں تو میں نے دیکھا آپ قبر پر کھڑے ہوئے قبر کھودنے والے کو تعلیم کر رہے ہیں پائینتی کی طرف ذرا اور کھول سر کی طرف اور کھول یعنی کشادہ کر جب آپ لوٹے فراغت پا کر تو کسی عورت کی طرف سے کوئی بلانے والا آیا آپ وہاں تشریف لے گئے کھانا سامنے آیا پہلے آپ نے ہاتھ ڈالا پھر اور لوگوں نے ہاتھ ڈالا اور کھانا شروع کیا ہمارے بزرگوں نے آنحضرت ﷺ کو دیکھا آپ ایک ہی لقمہ کو چبا رہے ہیں لیکن اتارتے نہیں یعنی حلق کے نیچے بعد اس کے آپ نے فرمایا مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ گوشت اس بکری کا ہے جو لی گئی ہے بے اجازت اپنے مالک کے پھر اس عورت نے کہلا بھیجا یارسول اللہ میں نے نقیع میں اپنا آدمی ایک بکری خریدنے کے لئے بھیجا تو بکری نہ ملی پھر میں نے اپنے ہمسائے کے پاس کہلا بھیجا جو تم نے بکری خریدی ہے وہ اسی قیمت پر مجھ کو دے دو اتفاق سے وہ ہمسایہ بھی اپنے گھر میں نہ تھا میں نے اس کی عورت سے کہلا بھیجا اس نے بکری میرے پاس بھیج دی آپ نے فرمایا یہ گوشت قیدیوں کو کھلا دے۔

تشریح :۔ یعنی یہ مشتبہ گوشت ہے مغصوبہ بکری کا اسی واسطے اس کا کھانا آپ پر گراں گذرا اور گلے سے نیچے نہ اتر سکا (بقیہ اگلے صفحہ پر)

(گذشتہ سے پیوستہ) اللہ نے اپنے نبی کو مشتبہ مال کے کھانے سے بچالیا اور آگاہ کر دیا۔
جو بیچارے مجبور ہیں سب سے عاجز ہیں قیدیوں سے یا توحقیقۃً وہی لوگ مراد ہیں جو قید ہیں یا فقیر اور مساکین وہ بھی مثل قیدیوں کے قوت کے ذریعے حاصل کرنے سے عاجز ہیں اس سے معلوم ہوا کہ مشتبہ مال کا خیرات کر دینا درست ہے۔

٦٦٠–بَاب فِي آكِلِ الرِّبَا وَمُوكِلِهِ *

١٥٣٨–حدَّثنا أحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنا زُهَيْرٌ حَدَّثَنا سِماكٌ حدَّثني عَبْدُ الرَّحْمنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ أبيه قال لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ آكِلَ الرِّبَا وَمُؤْكِلَهُ وَشَاهِدَهُ وَكَاتِبَهُ *

۶۶۰۔سود کھانے والے اور سود کھلانے والے کا بیان!

۱۵۳۸۔احمد بن یونس' زہیر' سماک' عبدالرحمن بن عبداللہ عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے لعنت کی سود کھانے والے پر اور اس کے کھلانے والے پر اور اس کے گواہ اور اس کے لکھنے والے پر۔

بَاب فِي وَضْعِ الرِّبَا *

١٥٣٩–حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ حَدَّثَنَا شَبِيبُ بْنُ غَرْقَدَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ يَقُولُ أَلَا إِنَّ كُلَّ رِبًا مِنْ رِبَا الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوعٌ لَكُمْ رُءُوسُ أَمْوَالِكُمْ لَا تَظْلِمُونَ وَلَا تُظْلَمُونَ أَلَا وَإِنَّ كُلَّ دَمٍ مِنْ دَمِ الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوعٌ وَأَوَّلُ دَمٍ أَضَعُ مِنْهَا دَمُ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ كَانَ مُسْتَرْضِعًا فِي بَنِي لَيْثٍ فَقَتَلَتْهُ هُذَيْلٌ قَالَ اللَّهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ قَالُوا نَعَمْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَ اللَّهُمَّ اشْهَدْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ *

۶۶۱۔سود کا معاف کر دینا!

۱۵۳۹۔مسدد' ابوالاحوص' شبیب بن غرقدہ' سلیمان بن عمروان کے والد عمروؓ سے روایت ہے، کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے حجۃ الوداع میں آگاہ ہو جتنے سود تھے زمانہ جاہلیت کے وہ سب لغو ہو گئے یعنی ساقط اور معاف ہو گئے تم اپنے اصل مال وصول کر لو نہ ظلم کرو نہ ظلم کئے جاؤ یعنی نہ تم کسی سے سود لو نہ تم سے کوئی سود لے اور جتنے خون تھے جاہلیت کے زمانے میں وہ سب معاف ہو گئے اور سب سے پہلے ان خونوں میں سے میں حارث بن عبدالمطلب کا خون معاف کرتا ہوں جو دودھ پیتے تھے بنی لیث میں پھر ان کو ہذیل کے لوگوں نے مار ڈالا۔

تشریح:۔ تو میں اب ہذیل کے لوگوں سے اپنے چچا حارث کا بدلہ نہ لوں گا۔

٦٦٢–فِي كِرَاهِيَةِ الْيَمِينِ فِي الْبَيْعِ!

١٥٤٠–حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ح و حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَ لِي ابْنُ الْمُسَيَّبِ إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ الْحَلِفُ مَنْفَقَةٌ لِلسِّلْعَةِ مَمْحَقَةٌ لِلْبَرَكَةِ قَالَ ابْنُ السَّرْحِ لِلْكَسْبِ و قَالَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ *

۶۶۲۔خرید و فروخت میں قسم کھانے کی ممانعت یعنی جھوٹی قسم کھانے کی۔

۱۵۴۰۔احمد بن عمرو ابن وہب دوسری سند احمد بن صالح' عنبسہ یونس' ابن شہاب' ابن مسیب' ابو ہریرہ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ سے میں نے سنا ہے رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے قسم اسباب کے رواج کے لئے سبب ہے اور برکت کے مٹنے کا سبب ہے۔

تشریح:۔ یعنی قسم کھانے سے گو مال زیادہ بکتا ہے لوگ دھوکہ کھاتے ہیں لیکن برکت جاتی رہتی ہے۔

٦٦٣–بَاب فِي الرُّجْحَانِ فِي الْوَزْنِ وَالْوَزْنِ بِالْأَجْرِ

۶۶۳۔تول میں جھکتا ہوا دینا اور مزدوری لے کر مال تولنا!

١٥٤١–حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا سُفْيَانُ

۱۵۴۱۔عبیداللہ بن معاذ ان کے والد سفیان' سماک بن حرب' سوید بن

عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ حَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ قَيْسٍ قَالَ جَلَبْتُ أَنَا وَمَخْرَفَةُ الْعَبْدِيُّ بَزًّا مِنْ هَجَرَ فَأَتَيْنَا بِهِ مَكَّةَ فَجَاءَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَمْشِي فَسَاوَمَنَا بِسَرَاوِيلَ فَبِعْنَاهُ وَثَمَّ رَجُلٌ يَزِنُ بِالْأَجْرِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ زِنْ وَأَرْجِحْ

قیس سے روایت ہے، کہ میں اور مخرفہ عبدی، ہجر (قریب مدینے کے ایک مقام کا نام ہے) سے کپڑا لائے بیچنے کے لئے پھر اس کو ہم مکہ میں لائے اتنے میں رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس پیادہ پا تشریف لائے اور آپ نے ہم سے ایک پاجامہ چکایا تو ہم نے اس کو آپ کے ہاتھ بیچا اور اس جگہ ایک شخص مزدوری پر تول رہا تھا یعنی تولنے کی مزدوری لیتا تھا تو رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا تو تول دیا کر یعنی جھکتا ہوا تول کر یعنی اگر ماشہ یا تولہ بھر جھکتا تولے تو کچھ قباحت نہیں مالک بھی ناراض نہ ہوگا اور تولنے والا بھی گنہ گار نہ ہوگا برابر تولنے میں کمی کا خوف ہے جو بڑا گناہ ہے۔

١٥٤٢ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ وَمُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْمَعْنَى قَرِيبٌ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ أَبِي صَفْوَانَ بْنِ عُمَيْرَةَ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بِمَكَّةَ قَبْلَ أَنْ يُهَاجِرَ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَلَمْ يَذْكُرْ يَزِنُ بِأَجْرٍ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ قَيْسٌ كَمَا قَالَ سُفْيَانُ وَالْقَوْلُ قَوْلُ سُفْيَانَ

١٥٤٢۔ حفص بن عمر اور مسلم بن ابراہیم شعبہ سماک اور صفوان بن عمیرہ سے روایت ہے، کہ میں آیا رسول اللہ ﷺ کے پاس مکہ میں آپ کے ہجرت کرنے سے پہلے پھر پہلے کی طرح روایت بیان کی لیکن اس میں یزن بالا جر کو ذکر نہیں کیا ابوداؤد فرماتے ہیں کہ اسے قیس نے بھی سفیان کی طرح روایت کیا ہے اور بات تو سفیان کی صحیح ہے۔

١٥٤٣ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي رِزْمَةَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ قَالَ رَجُلٌ لِشُعْبَةَ خَالَفَكَ سُفْيَانُ قَالَ دَمَغْتَنِي وَبَلَغَنِي عَنْ يَحْيَى بْنِ مَعِينٍ قَالَ كُلُّ مَنْ خَالَفَ سُفْيَانَ فَالْقَوْلُ قَوْلُ سُفْيَانَ

١٥٤٣۔ ابن ابی رزمہ ان کے والد سے روایت ہے، کہ ایک شخص نے شعبہ سے کہا سفیان نے تمہارے خلاف روایت کیا انہوں نے کہا تو نے میرا دماغ کھالیا ابوداؤد نے کہا مجھے یحییٰ بن معین سے پہنچا وہ کہتے تھے جو شخص خلاف کرے سفیان کا تو قول سفیان کا قول ہوگا یعنی مخالف کا قول معتبر نہ ہوگا۔

١٥٤٤ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ كَانَ سُفْيَانُ أَحْفَظَ مِنِّي *

١٥٤٤۔ احمد بن حنبل وکیع شعبہ سے روایت ہے، کہ سفیان کا حافظہ مجھ سے زیادہ قوی تھا۔

٦٦٤ - بَاب فِي قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ الْمِكْيَالُ مِكْيَالُ الْمَدِينَةِ *

٦٦٤۔ ماپ میں مدینے والوں کا اعتبار ہے اور تول میں مکے والوں کا!

١٥٤٥ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ دُكَيْنٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَنْظَلَةَ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْوَزْنُ وَزْنُ أَهْلِ مَكَّةَ وَالْمِكْيَالُ مِكْيَالُ أَهْلِ الْمَدِينَةِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَكَذَا رَوَاهُ الْفِرْيَابِيُّ وَأَبُو أَحْمَدَ عَنْ سُفْيَانَ وَافَقَهُمَا فِي الْمَتْنِ و قَالَ أَبُو أَحْمَدَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مَكَانَ ابْنِ عُمَرَ وَرَوَاهُ الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ حَنْظَلَةَ قَالَ وَزْنُ الْمَدِينَةِ وَمِكْيَالُ مَكَّةَ قَالَ أَبُو دَاوُد وَاخْتُلِفَ فِي الْمَتْنِ فِي حَدِيثِ مَالِكِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي هَذَا *ط

١٥٤٥۔ عثمان بن ابی شیبہ ابن دکین، سفیان، حنظلہ، طاؤس، ابن عمر سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تول میں مکے والوں کی تول ہے اور ماپ میں مدینے والوں کی ماپ ہے ابوداؤد نے فرمایا کہ اسے ابواحمد فریابی نے اسی طرح سفیان سے روایت کیا ہے اور صرف متن میں ان کو موافقت ابن دکین نے کی ہے ابواحمد نے ابن عمر کی جگہ ابن عباس کہا ہے ولید نے حنظلہ سے اسے روایت کرتے ہوئے کہا ہے کہ وزن المدینۃ ومکیال مکۃ ابوداؤد فرماتے ہیں کہ حدیث مالک عطاء نبی ﷺ کے متن میں اختلاف ہے۔

تشریح:۔ خطابی نے کہا کہ مراد سونے اور چاندی کا وزن ہے یعنی زکوۃ میں دراہم کے سکے کے وزن کا اعتبار ہے کہ ہر دس درہم سات مثقال کے ہوں کیونکہ اس زمانے میں دراہم مختلف وزن کے رائج تھے اور ماپ سے مراد صاع ہے یعنی کفارات میں اور صدقہ فطر میں مدینے والوں کا صاع معتبر ہے بعضوں نے کہا اہل مدینہ کاشتکار لوگ تھے تو ماپ میں ان کا اعتبار کیا گیا اور اہل مکہ اصحاب تجارت تھے تو وزن میں ان کا اعتبار کیا گیا۔

٦٦٥ -بَاب فِي التَّشْدِيدِ فِي الدَّيْنِ *

١٥٤٦ -حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ سَمْعَانَ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ هَاهُنَا أَحَدٌ مِنْ بَنِي فُلَانٍ فَلَمْ يُجِبْهُ أَحَدٌ ثُمَّ قَالَ هَاهُنَا أَحَدٌ مِنْ بَنِي فُلَانٍ فَلَمْ يُجِبْهُ أَحَدٌ ثُمَّ قَالَ هَاهُنَا أَحَدٌ مِنْ بَنِي فُلَانٍ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ ﷺ مَا مَنَعَكَ أَنْ تُجِيبَنِي فِي الْمَرَّتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ أَمَا إِنِّي لَمْ أُنَوِّهْ بِكُمْ إِلَّا خَيْرًا إِنَّ صَاحِبَكُمْ مَأْسُورٌ بِدَيْنِهِ فَلَقَدْ رَأَيْتُهُ أَدَّى عَنْهُ حَتَّى مَا بَقِيَ أَحَدٌ يَطْلُبُهُ بِشَيْءٍ قَالَ أَبُو دَاوُد سَمْعَانُ بْنُ مُشَنَّجٍ *

٦٦٥۔ قرضے کی سختی کا بیان اور اس کے ادا کرنے کی تاکید!

١٥٤٦۔ سعید بن منصور ابوالاحوص سعید بن مسروق شعبی سمعان سمرہ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے خطبہ سنایا ہم کو تو فرمایا یہاں وہ شخص ہے فلانے قوم والا یعنی کسی شخص کا نام لے کر اس کو پوچھا تو کسی نے آپ کو جواب نہ دیا پھر فرمایا یہاں وہ شخص ہے فلاں قوم والا جب بھی کسی نے جواب نہ دیا پھر فرمایا یہاں وہ شخص ہے فلاں قوم والا جب ایک شخص کھڑا ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ میں حاضر ہوں آپ نے فرمایا تو نے پہلی دوبار میں کیوں مجھ کو جواب نہ دیا میں تو تمہارے ساتھ بہتری کرنا چاہتا ہوں فلاں شخص تیری قوم میں سے اپنے قرضے کے بدلے میں قید ہے سمرہ نے کہا پھر اس شخص نے ادا کیا قرضہ اس شخص کا یہاں تک کہ کوئی اپنا قرضہ مانگنے والا اس سے نہ رہا۔

تشریح:۔ یعنی جنت میں جا نہیں سکتا بوجہ قرض نہ ادا کرنے کے روکا گیا ہے یہ وہ شخص تھا جس کے اعمال نیک تھے مگر قرض دار مرا تھا اور اس کے ادا کرنے کے لئے مال نہیں چھوڑ گیا تھا۔

☆ جس سے رسول اللہ ﷺ مخاطب ہوئے تھے۔

١٥٤٧ -حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ الْقُرَشِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا بُرْدَةَ بْنَ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيَّ يَقُولُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ أَعْظَمَ الذُّنُوبِ عِنْدَ اللَّهِ أَنْ يَلْقَاهُ بِهَا عَبْدٌ بَعْدَ الْكَبَائِرِ الَّتِي نَهَى اللَّهُ عَنْهَا أَنْ يَمُوتَ رَجُلٌ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ لَا يَدَعُ لَهُ قَضَاءً *

١٥٤٧۔ سلیمان بن داؤد، ابن وہب، سعید بن ابی ایوب، ابو عبداللہ ابو بردہ بن ابی موسیٰ اشعری نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مقرر سب سے بڑا گناہ اللہ جل جلالہ کے پاس گناہ کبیرہ کے بعد یہ ہے کہ بندہ اللہ تعالےٰ سے اس گناہ کے ساتھ جس سے اس نے منع فرمایا ہے اپنے بندے کو یعنی قرض دار ہو کر مر جائے اور اس کی ادائیگی کے لئے کوئی چیز نہ چھوڑے یعنی جس سے اس کے مرنے کے بعد اس کا قرض ادا کیا جائے۔

تشریح:۔ اس حدیث سے بھی بغیر ضرورت قرض لینے کی قباحت نکلی اور یہ معلوم ہوا کہ زندگی میں قرض ادا کر دینا بہتر ہے ورنہ بقدر قرض مال چھوڑ جانا ضرور ہے۔

١٥٤٨ -حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُتَوَكِّلِ الْعَسْقَلَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يُصَلِّي عَلَى رَجُلٍ مَاتَ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ فَأُتِيَ بِمَيِّتٍ فَقَالَ أَعَلَيْهِ دَيْنٌ قَالُوا نَعَمْ دِينَارَانِ قَالَ صَلُّوا عَلَى صَاحِبِكُمْ فَقَالَ أَبُو قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيُّ هُمَا عَلَيَّ يَا رَسُولَ

١٥٤٨۔ محمد بن متوکل، عبدالرزاق، معمر، زہری ابو سلمہ، جابرؓ سے روایت ہے، کہ جو قرض دار شخص مر جاتا تو رسول اللہ ﷺ اس کے جنازہ کی نماز نہ پڑھتے یعنی دوسروں سے کہتے کہ تم پڑھ لو پھر آپ کے پاس ایک جنازہ آیا تو آپ نے صحابہ سے پوچھا کیا اس پر کچھ قرض ہے لوگوں نے عرض کیا کہ ہاں دو دینار ہیں آپ نے فرمایا تم اپنے یار پر نماز

الله. قال فصلّى عليه رسُولُ اللّهِ ﷺ فلمّا فتح اللّهُ على رسُول اللّهِ ﷺ قال انا اولى بكلّ مُؤمنٍ من نفسه فمن ترك دَيْنًا فعليّ قضاؤُهُ ومن ترك مالًا فلورثته

پڑھ لو پھر ابو قتادہ انصاری نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ مجھ پر ہیں یعنی اس کو میں ادا کروں گا تو آنحضرت ﷺ نے اس جنازے پر نماز پڑھی پھر جب اللہ نے اپنے رسول پر فتح کو کھول دیا یعنی فتوحات اور غنائم حاصل ہوئے تو آپ نے فرمایا میں اولیٰ ہوں مومنوں کے ساتھ ان کی جانوں سے تو جو کوئی قرض دار مر جائے تو اس کا قرضہ ادا کرنا میرے ذمہ پر ہے اور جو کوئی مالدار مر جائے تو اس کے مال کو اس کے وارث لیں گے سبحان اللہ کیا عنایت ہے۔

١٥٤٩ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شَرِيكٍ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ رَفَعَهُ قَالَ عُثْمَانُ و حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شَرِيكٍ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ قَالَ اشْتَرَى مِنْ عِيرٍ تَبِيعًا وَلَيْسَ عِنْدَهُ ثَمَنُهُ فَأُرْبِحَ فِيهِ فَبَاعَهُ فَتَصَدَّقَ بِالرِّبْحِ عَلَى أَرَامِلِ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَقَالَ لَا أَشْتَرِي بَعْدَهَا شَيْئًا إِلَّا وَعِنْدِي ثَمَنُهُ *

١٥٤٩۔ عثمان بن ابی شیبہ اور قتیبہ بن سعید، شریک، سماک، عکرمہ سے مرفوعاً روایت ہے، دوسری سند عثمان، وکیع، شریک، عکرمہ، ابن عباسؓ سے ایسا ہی مروی ہے اتنا زیادہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک چیز خریدی مگر آپ کے پاس دام نہ تھے بعد اس کے آپ نے نفع سے اس کو بیچا اور جو نفع ہوا وہ بنی عبدالمطلب کے بیواؤں اور محتاجوں کو دے دیا اور فرمایا اب میں کوئی چیز نہ خریدوں گا جب تک اس کے دام میرے پاس نہ ہوں۔

تشریح:۔ یعنی جس شخص کو قرض ادا کرنے کی طاقت ہو اور وہ ادا کرنے میں دیر کرے تو یہ ظلم ہے یعنی گناہ کبیرہ ہے۔
حوالہ کہتے ہیں قرض کے اتار دینے کو ایک ذمہ پر سے دوسرے ذمہ پر مثلاً زید مدیون تھا عمرو کا تو زید نے عمرو کا مقابلہ کروادیا اس دین کے وصول کا بکر پر۔

٦٦٦ - بَاب فِي الْمَطْلِ *

٦٦٦۔ قرضہ ادا کرنے میں دیر کرنا!

١٥٥٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ وَإِذَا أُتْبِعَ أَحَدُكُمْ عَلَى مَلِيءٍ فَلْيَتْبَعْ *

١٥٥٠۔ قعنبی، مالک، ابوالزناد، اعرج، ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مال دار شخص کا دیر کرنا قرضہ ادا کرنے میں ظلم ہے اور جب تم میں سے کوئی حوالہ کیا جائے مالدار شخص پر تو چاہیے کہ حوالہ قبول کرے۔

٦٦٧ - بَاب فِي حُسْنِ الْقَضَاءِ *

٦٦٧۔ اچھی طرح ادائیگی (حسن قضاء) کا بیان!

١٥٥١ - حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ اسْتَسْلَفَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَكْرًا فَجَاءَتْهُ إِبِلٌ مِنَ الصَّدَقَةِ فَأَمَرَنِي أَنْ أَقْضِيَ الرَّجُلَ بَكْرَهُ فَقُلْتُ لَمْ أَجِدْ فِي الْإِبِلِ إِلَّا جَمَلًا خِيَارًا رَبَاعِيًا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ أَعْطِهِ إِيَّاهُ فَإِنَّ خِيَارَ النَّاسِ أَحْسَنُهُمْ قَضَاءً *

١٥٥١۔ قعنبی، مالک، زید بن اسلم، عطاء بن یسار، ابو رافع سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک چھوٹا اونٹ قرض لیا جب صدقے کے اونٹ آپ کے پاس آئے تو آپ نے حکم کیا ویسا ہی اونٹ ادا کرنے کو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ صدقہ کے اونٹوں میں سب اونٹ اچھے بڑے بڑے ہیں چھ چھ برس کے آپ نے فرمایا اسی میں سے دے دے اچھے وہ لوگ ہیں جو قرض اچھے طور سے ادا کریں۔

١٥٥٢ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ لِي عَلَى النَّبِيِّ ﷺ دَيْنٌ فَقَضَانِي وَزَادَنِي *

١٥٥٢۔ احمد بن حنبل، یحییٰ، معمر، محارب، جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ پر میرا قرضہ تھا تو آپ نے مجھ کو زیادہ

دے کر ادا کیا۔

تشریح:۔ یعنی بیہ کے قرض سے زیادہ مجھ کو آپ نے دیا گر قرضدار اپنی خوشی سے بغیر شرط کے زیادہ دے تو لینے میں کچھ قباحت نہیں ہے۔ (علامہ)

٦٦٨–باب في الصَّرْف

۶۶۹۔ بیع صرف کا بیان!

شرح:۔ بیع صرف کہتے ہیں چاندی سونے کو بیچنا سونے چاندی کے بدلے اس میں نقد نقد ہونا ضروری ہے ادھار درست نہیں ہے۔ ۱۲ منہ

١٥٥٣–حدثنا عبد الله بن مسلمة القعنبيُّ عن مالك عن ابن شهاب عن مالك بن أوس عن عُمَرَ رضي الله عنهم قال قال رسول الله ﷺ الذهبُ بالوَرِق رِبًا إلَّا هاءَ وهاءَ والْبُرُّ بالْبُرِّ رِبًا إلَّا هاءَ وهاءَ والتمرُ بالتمرِ رِبًا إلَّا هاءَ وهاءَ والشَّعيرُ بالشَّعيرِ رِبًا إلَّا هاءَ وهاءَ *

۱۵۵۳۔ عبداللہ بن مسلمہ، مالک، ابن شہاب، مالک بن اوس، حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سونے کا بیچنا چاندی کے بدلے میں ربا ہے مگر جب نقدا نقد ہو اور گیہوں کے بدلے گیہوں کے بیچنا ربا ہے مگر نقد اور کھجور بیچنا کھجور کے بدلے ربا ہے مگر نقدا نقد اور جو بدلے جو کے بیچنا ربا ہے مگر نقدا نقد۔

١٥٥٤–حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ مُسْلِمٍ الْمَكِّيِّ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ تِبْرُهَا وَعَيْنُهَا وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ تِبْرُهَا وَعَيْنُهَا وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ مُدْيٌ بِمُدْيٍ وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ مُدْيٌ بِمُدْيٍ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ مُدْيٌ بِمُدْيٍ وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ مُدْيٌ بِمُدْيٍ فَمَنْ زَادَ أَوِ ازْدَادَ فَقَدْ أَرْبَى وَلَا بَأْسَ بِبَيْعِ الذَّهَبِ بِالْفِضَّةِ وَالْفِضَّةُ أَكْثَرُهُمَا يَدًا بِيَدٍ وَأَمَّا نَسِيئَةً فَلَا وَلَا بَأْسَ بِبَيْعِ الْبُرِّ بِالشَّعِيرِ وَالشَّعِيرُ أَكْثَرُهُمَا يَدًا بِيَدٍ وَأَمَّا نَسِيئَةً فَلَا قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ وَهِشَامٌ الدَّسْتُوَائِيُّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ بِإِسْنَادِهِ

۱۵۵۴۔ حسن بن علی، بشر بن عمر، ہمام، قتادہ، ابوالخلیل، مسلم، ابو الاشعث، عبادہ بن صامتؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سونے چاندی کے بدلے میں برابر بیچو ڈلا ہو سکہ دار اسی طرح چاندی کے چاندی کے بدلے میں برابر بیچو ڈلا ہو یا سکہ دار۔ اور گیہوں کے بدلے گیہوں برابر بیچو ایک مدی ایک مدی کے بدلے میں اسی طرح کھجور کو کھجور کے بدلے میں برابر بیچو ایک مدی کے بدلے میں ایک مدی اور نمک نمک کے عوض میں برابر بیچو۔ ایک مدی کے بدلے ایک مدی جو شخص زیادہ کرے گا یا زیادہ لے گا اس نے سود لیا یا دیا۔ اور سونے کو چاندی کے بدلے میں بیچنا کمی بیشی کے ساتھ برا نہیں جب نقدا نقد ہو لیکن ادھار تو درست نہیں اور گیہوں کو جو کے بدلے میں کمی بیشی کے ساتھ بیچنا برا نہیں جب نقدا نقد ہو لیکن ادھار تو درست نہیں۔ ابو داؤد فرماتے ہیں کہ اس حدیث کو سعید بن ابی عروبہ اور ہشام دستوائی نے بواسطہ قتادہ، مسلم اسی سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔

تشریح:۔ کمی زیادتی درست نہیں اگرچہ ایک طرف عمدہ ہو دوسری طرف خراب۔

-- مدی ایک پیمانہ ہے شام اور مصر میں جو پندرہ مکوک کا ہوتا ہے اور ہر مکوک ڈیڑھ صاع کا۔

-- حاصل یہ ہے کہ جب اختلاف جنس ہو تو کمی بیشی درست ہے مگر نقدا نقد ہونا ضروری ہے۔

١٥٥٥– حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا الْخَبَرِ يَزِيدُ وَيَنْقُصُ وزاد قال فَإِذَا اخْتَلَفَتْ هَذِهِ الْأَصْنَافُ فَبِيعُوا كَيْفَ شِئْتُمْ إِذَا

۱۵۵۵۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، سفیان، خالد، ابو قلابہ، ابو الاشعث، عبادہ بن صامت سے ایسا ہی مروی ہے کچھ کمی بیشی سے اتنا حدیث میں زیادہ ہے کہ جب اقسام مختلف ہوں جیسے سونا چاندی کے بدلے میں یا گیہوں جو کے بدلے میں تو جس طرح چاہو بیچو مگر یہ ضروری ہے کہ

کن یدا بید ۔ | معاملہ نقدا نقد ہو۔

تشریح :۔ یعنی ایک طرف زیادہ ہو اور دوسری طرف کم۔
[illegible]

٦٦٩–باب في حلية السيف تباع بالدراهم *

۶۶۹۔ تلوار کا کھل یا قبضے کو جو چاندی کا ہو روپوں کے بدلے میں بیچا گیا ہے!

١٥٥٦–حدثنا محمد بن عيسى وأبو بكر بن أبي شيبة وأحمد بن منيع قالوا حدثنا ابن المبارك ح و حدثنا ابن العلاء أخبرنا ابن المبارك عن سعيد بن يزيد قال حدثني خالد بن أبي عمران عن حنش عن فضالة بن عبيد قال أتي النبي ﷺ عام خيبر بقلادة فيها ذهب وخرز قال أبو بكر وابن منيع فيها خرز معلقة بذهب ابتاعها رجل بتسعة دنانير أو بسبعة دنانير قال النبي ﷺ لا حتى تميز بينه وبينه فقال إنما أردت الحجارة فقال النبي ﷺ لا حتى تميز بينهما قال فرده حتى ميز بينهما و قال ابن عيسى أردت التجارة قال أبو داود وكان في كتابه الحجارة فغيره فقال التجارة *

۱۵۵۶۔ محمد بن عیسیٰ، ابوبکر بن ابی شیبہ، احمد بن منیع، ابن مبارک (دوسری سند) ابن علاء، ابن مبارک، سعید بن یزید، خالد بن ابی عمران، حنش، فضالہ بن عبید سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس جس سال خیبر فتح ہوا ایک ہار آیا جس میں سونا بھی تھا اور نگ (یعنی مہرے کسی پتھر کے) بھی تھے ابوبکر اور منیع نے کہا اس میں نگ تھے جو ڈھانپے ہوئے تھے سونے سے ایک شخص نے اس کو نو دینار یا سات دینار کے بدلے میں خریدا تھا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ خرید و فروخت درست نہیں ہے جب تک کہ سونے کو نگوں سے علیحدہ نہ کرے وہ شخص بولا یا رسول اللہ ﷺ میں نے پتھر کے بدلے میں دیئے یعنی میری نیت یہ تھی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نہیں یہ خرید و فروخت نہیں جب تک کہ سونے کو علیحدہ نہ کرے نگوں سے یہ سن کر اس نے وہ ہار واپس کر دیا یہاں تک کہ سونا علیحدہ کیا گیا نگوں سے۔ ابوداؤد فرماتے ہیں کہ محمد بن عیسیٰ کی کتاب میں تورات الحجارۃ تھا مگر انہوں نے الفاظ میں اسے تبدیل کر دیا اور تجارۃ کہا۔

تشریح :۔ اس واسطے کہ جو دینار اس نے دیئے شاید وہ برابر ہوں یا کم ہوں اس سونے سے جو اس ہار میں ہے اس صورت میں ربا ہو جائے گا۔

١٥٥٧–حدثنا قتيبة بن سعيد حدثنا الليث عن أبي شجاع سعيد بن يزيد عن خالد بن أبي عمران عن حنش الصنعاني عن فضالة بن عبيد قال اشتريت يوم خيبر قلادة باثني عشر دينارا فيها ذهب وخرز ففصلتها فوجدت فيها أكثر من اثني عشر دينارا فذكرت ذلك للنبي ﷺ فقال لا تباع حتى تفصل *

۱۵۵۷۔ قتیبہ بن سعید، لیث ابو شجاع، خالد بن ابی عمران، حنش، فضالہ بن عبید سے روایت ہے کہ خیبر کی لڑائی کے دن میں نے بارہ دینار کو ایک ہار خریدا اس میں سونا اور ایک جواہر تھا یعنی جڑاؤ تھا میں نے اس کے سونے کو جدا کیا تو بارہ دینار سے زیادہ پایا پھر اس کا ذکر رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا تو آپ نے فرمایا بغیر جدا کئے نہ بیچا جائے گا۔

١٥٥٨–حدثنا قتيبة بن سعيد حدثنا الليث عن ابن أبي جعفر عن الجلاح أبي كثير حدثني حنش الصنعاني عن فضالة بن عبيد قال كنا مع رسول الله ﷺ يوم خيبر نبايع اليهود الأوقية من الذهب بالدينار قال غير قتيبة بالدينارين

۱۵۵۸۔ قتیبہ بن سعید، لیث، ابن ابی جعفر، جلاح، حنش، فضالہ بن عبید سے روایت ہے کہ خیبر کی لڑائی کے دن ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے اور یہود سے خرید و فروخت کرتے تھے ایک اوقیہ سونے کا ایک دینار کے بدلے یا دو تین دینار کے بدلے میں فروخت کرتے تھے

والثلاثة ثم اتفقا فقال رسول الله ﷺ لا تبيعوا الذهب بالذهب إلا وزنا بوزن *

ایک اوقیہ چالیس درم کا ہوتا ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سونے کو سونے کے عوض مت بیچو جب تک وزن میں دونوں طرف برابر نہ ہوں۔

تشریح: حاصل یہ ہے کہ سونے کو سونے سے بیچو تو کمی زیادتی درست نہیں ہے۔

٦٧٠-باب في اقتضاء الذهب من الورق *

۶۷۰۔ چاندی کے عوض میں سونا لینا کیسا ہے!

١٥٥٩-حدثنا موسى بن اسمعيل و محمد بن محبوب المعنى و حدثا نا حماد عن سماك بن حرب عن سعيد بن جبير عن ابن عمر قال كنت ابيع الابل بالنقيع فابيع بالدنانير وآخذ الدراهم و ابيع بالدراهم وآخذ الدنانير آخذ هذه من هذه و أعطي هذه من هذه فأتيت رسول الله ﷺ وهو في بيت حفصة فقلت يا رسول الله رويدك اسئلك اني ابيع الابل بالنقيع فابيع بالدنانير وآخذ الدراهم و ابيع بالدراهم وآخذ الدنانير وآخذ هذه من هذه و أعطي هذه من هذه فقال رسول الله ﷺ لاباس ان تاخذها بسعر يومها مالم تفترقا و بينكما شئ

۱۵۵۹۔ موسیٰ بن اسماعیل، اور محمد بن محبوب، حماد، سماک، سعید بن جبیر، ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نقیع (ایک جگہ کا نام ہے) میں اونٹ بیچتا تھا تو دینار کے حساب سے بیچتا اور ان کے بدلے میں درہم لیتا اور دراہم کے حساب سے بیچتا اور ان کے عوض میں دینار لیتا غرض دینار کے بدلے دراہم لیتا اور دراہم کے بدلے دینار لیتا پھر میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا تو آپ بی بی حفصہ کے مکان میں تشریف رکھتے تھے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ذرا تامل کیجئے میں یہ پوچھتا ہوں کہ وہ جو نقیع میں اونٹ بیچتا ہوں اور ان کے بدلے دراہم لیتا ہوں اور دراہم کے حساب سے بیچتا ہوں اور ان کے بدلے دینار لیتا ہوں تو اس کے بدلے میں لوں اور اس کو اس کے بدلے میں دوں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس میں کچھ مضائقہ نہیں اگر اس دن کے نرخ سے لو اور تم دونوں میں جب تک جدائی نہ ہو کہ کوئی چیز تم دونوں میں موجود ہو (یعنی تمہارا اس پر کچھ آتا ہو یا اس کا تم پر مطلب یہ ہے کہ جدا ہونے سے پیشتر معاملہ صاف اور طے ہو جائے۔

١٥٦٠-حدثنا حسين بن الاسود نا عبيد الله انا اسرائيل عن سماك باسناده و معناه والاول اتم لم يذكر بسعر يومها

۱۵۶۰۔ حسین بن اسود، عبیداللہ، اسرائیل، سماک سے یہ حدیث اسی اسناد سے اسی طرح مروی ہے لیکن جو روایت اوپر گزری ہے وہ زیادہ پوری ہے اس میں اسی دن۔

باب في الحيوان بالحيوان نسيئة *

۶۷۱۔ ایک جانور کو دوسرے جانور کے بدلے میں ادھار بیچنا منع ہے!

١٥٦١-حدثنا موسى بن إسمعيل حدثنا حماد عن قتادة عن الحسن عن سمرة أن النبي ﷺ نهى عن بيع الحيوان بالحيوان نسيئة *

۱۵۶۱۔ موسیٰ بن اسماعیل، حماد، قتادہ، حسن، سمرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا جانور کے بدلے جانور ادھار بیچنے سے یعنی جیتے جانور کے۔

٦٧٢-باب في الرخصة في ذلك *

۶۷۲۔ اس کے جواز کا بیان!

١٥٦٢- حدثنا حفص بن عمر حدثنا حماد بن سلمة عن محمد بن إسحق عن يزيد بن أبي حبيب عن مسلم بن جبير عن أبي سفيان عن عمرو بن حريش عن عبد الله بن عمرو أن رسول الله ﷺ أمره أن يجهز جيشا فنفدت الإبل فأمره

۱۵۶۲۔ حفص بن عمر، حماد، محمد بن اسحاق، یزید، مسلم، ابوسفیان، عمرو بن حریش، عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کو لشکر کی تیاری کا حکم فرمایا تو اونٹ تمام ہو گئے تو رسول اللہ ﷺ نے ان کو حکم فرمایا کہ صدقہ کے اونٹ آنے تک کی شرط پر دو اونٹ

أنْ يَأخُذَ في قِلاصِ الصَّدقة فكان يَأخُذُ الْبَعِير بالْبعيرَيْن إلى إبِل الصَّدقة *

کے عوض میں ایک اونٹ لیتے۔

٦٧٣-باب في ذلك إذا كان يدًا بيدٍ *

۶۷۳۔ایک جانور کو دوسرے جانور کے بدلے میں نقد بیچنا درست ہے!

١٥٦٣-حدَّثنا يزيدُ بْنُ خالد الهمْدانيّ وقُتيبةُ بْنُ سعيد الثّقفيُّ أنّ اللّيْث حدَّثهم عن أبي الزُّبير عن جابر أنّ النّبيّ ﷺ اشْترى عبْدًا بعبْديْن *

۱۵۶۳۔یزید بن خالد، ہمدانی، اور قتیبہ بن سعید، لیث، ابو الزبیر، حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دو غلاموں کے بدلے میں ایک غلام مول لیا۔

٦٧٤-باب في التَّمْر بالتّمْر *

۶۷۴۔کھجور کو کھجور کے بدلے میں بیچنا!

١٥٦٤-حدَّثنا عبْدُ اللّه بْنُ مسْلمة عنْ مالكٍ عنْ عبْد اللّه بْن يزيد أنّ زيْدًا أبا عيّاش أخْبرهُ أنّهُ سأل سعْد بْن أبي وقّاص عن الْبيْضاء بالسُّلْت فقال لهُ سعْدٌ أيُّهُما أفْضلُ قال الْبيْضاءُ فنهاهُ عنْ ذلك وقال سمعْتُ رسُول اللّه ﷺ يُسْألُ عنْ شراء التّمْر بالرُّطب فقال رسُولُ اللّه ﷺ أينْقُصُ الرُّطبُ إذا يبس قالُوا نعمْ فنهاهُ رسُولُ اللّه ﷺ عنْ ذلك قال أبُو داود رواهُ إسْمعيلُ بْنُ أُميّة نحْو مالكٍ *

۱۵۶۴۔عبداللہ بن مسلمہ، مالک، عبداللہ بن یزید، زید ابوالعیاش سے روایت ہے کہ اس نے سعد بن ابی وقاص سے پوچھا گیہوں کو سلت (ایک غلہ ہے مشابہ گیہوں کے جو تاثیر جو کی رکھتا ہے) کے بدلے میں برابر بیچنا کیسا ہے سعد نے کہا کون بہتر ہوتا ہے ان دونوں میں زید نے کہا گیہوں انہوں نے منع کیا اس سے اور کہا میں نے سنا ہے آنحضرت ﷺ سے آپ پوچھے گئے تر کھجور کے بدلے سوکھی کھجور کے خریدنے سے تو آپ نے پوچھا کیا تر کھجور جب سوکھ جاتی ہے تو کم ہو جاتی ہے صحابہ نے عرض کیا ہاں آپ نے اس سے منع کیا۔ابو داؤد نے فرمایا کہ مالک کی طرح اسے اسماعیل بن امیہ نے بھی روایت کیا ہے۔

تشریح:۔ جمہور علماء کا یہی قول ہے مگر ابو حنیفہ کے نزدیک برابر بیچنا درست ہے۔

١٥٦٥-حدَّثنا الرّبيعُ بْنُ نافعٍ أبُو توْبة حدَّثنا مُعاوية يعْني ابْن سلّام عنْ يحْيى بْن أبي كثيرٍ أخْبرنا عبْدُ اللّه أنّ أبا عيّاشٍ أخْبرهُ أنّهُ سمع سعْد بْن أبي وقّاصٍ يقُولُ نهى رسُولُ اللّه ﷺ عنْ بيْع الرُّطب بالتّمْر نسيئةً قال أبُو داود رواهُ عمْرانُ بْنُ أبي أنسٍ عنْ موْلًى لبني مخْزُومٍ عنْ سعْدٍ عن النّبيّ ﷺ نحْوهُ *

۱۵۶۵۔ربیع بن نافع، ابو توبہ، معاویہ بن سلام، یحیی بن ابی کثیر، عبداللہ، ابو عیاش، سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا تر کھجور سوکھی کھجور کے ساتھ ادھار بیچنے سے۔ابو داؤد فرماتے ہیں کہ اسے عمران بن انس نے بواسطہ مولیٰ مخزوم، سعد سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

تشریح:۔ اگر وہ نقد ہو تو بھی منع ہے پہلی حدیث سے لیکن ابو حنیفہ کے نزدیک وہ محمول ہے ادھار پر۔

٦٧٥-باب في الْمُزابنة *

۶۷۵۔مزابنہ کا بیان!

تشریح:۔ مزابنہ یہ ہے کہ درخت پر لگے ہوئے میوے کا اندازہ کر کے اسی قدر کٹے ہوئے میوے کے بدلے میں بیچ ڈالے۔

١٥٦٦-حدَّثنا أبُو بكْر بْنُ أبي شيْبة حدَّثنا ابْنُ أبي زائدة عنْ عُبيْد اللّه عنْ نافعٍ عن ابْن عُمر أنّ النّبيّ ﷺ نهى عنْ بيْع التّمر بالتّمْر كيْلًا وعنْ بيْع الْعنب بالزّبيب كيْلًا وعنْ بيْع

۱۵۶۶۔ابوبکر بن ابی شیبہ، ابن ابی زائدہ، عبیداللہ، نافع، ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا کھجور کو کھجور کے بدلے بیچنے سے اندازہ کر کے اسی طرح انگور کو (جو بیلوں پر ہو) سوکھے انگور

الزَّرْعِ بِالْحِنْطَةِ كَيْلًا *

کے بدلے میں بیچنے سے اندازہ کر کے اور کھیت کے اناج کو جو درختوں پر ہو رہے خشک کے بدلے میں بیچنے سے اندازہ کر کے کیونکہ اس میں احتمال ہے کمی بیشی کا۔

٦٧٦ - بَاب فِي بَيْعِ الْعَرَايَا *

۶۷۶۔ عرایا کا بیان (اس کی تفسیر آگے آتی ہے)!

١٥٦٧ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي خَارِجَةُ بْنُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَخَّصَ فِي بَيْعِ الْعَرَايَا بِالتَّمْرِ وَالرُّطَبِ *

۱۵۶۷۔ احمد بن صالح، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، خارجہ بن زید، ان کے والد زید بن ثابت سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے رخصت دی عرایا کی بیع میں خشک یا تر کھجور کے بدلے میں۔

١٥٦٨ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ بَيْعِ التَّمْرِ بِالتَّمْرِ وَرَخَّصَ فِي الْعَرَايَا أَنْ تُبَاعَ بِخَرْصِهَا يَأْكُلُهَا أَهْلُهَا رُطَبًا *

۱۵۶۸۔ عثمان بن ابی شیبہ، ابن عیینہ، یحییٰ، بشیر بن یسار، سہل بن ابی حثمہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا درخت پر پھلا خرما بیچنے سے سوکھا خرمالے کر اور عرایا میں آپ نے رخصت دی کہ اسکو اندازہ کر کے بیچیں تر کے بدلے میں تاکہ لینے والا رطب کھائے۔

تشریح:۔ عرایا جمع ہے عریہ کی عریہ اس کو کہتے ہیں کہ باغ میں سے ایک درخت یا دو درخت کسی مسکین کو دیدے پھر اسکے آنے سے باغ میں تکلیف ہو تو مالک باغ اس درخت کے پھلوں کا اندازہ کر کے پھر وہ درخت اس سے خریدلے اور اس کے بدلے میں تریا سوکھا میوہ اس کے حوالے کرے ہر چند یہ بھی مزابنہ ہے مگر آپ نے مزابنہ سے منع کیا اور عرایا کو جائز رکھا کیونکہ عرایا کے جائز رکھنے میں مسکینوں کا فائدہ تھا اگر آپ اس سے منع کر دیتے تو لوگ مسکینوں کو درخت دینا موقوف کر دیتے اس لئے کہ ان کا پھر خریدنا تخمین ہوتا میوے کے عوض میں۔ (علامہ)

٦٧٧ - بَاب فِي مِقْدَارِ الْعَرِيَّةِ *

۶۷۷۔ عرایا کی بیع کس مقدار تک درست ہے!

١٥٦٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ مَوْلَى ابْنِ أَبِي أَحْمَدَ قَالَ أَبُو دَاوُد وَقَالَ لَنَا الْقَعْنَبِيُّ فِيمَا قَرَأَ عَلَى مَالِكٍ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ وَاسْمُهُ قُزْمَانُ مَوْلَى ابْنِ أَبِي أَحْمَدَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَخَّصَ فِي بَيْعِ الْعَرَايَا فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ أَوْ فِي خَمْسَةِ أَوْسُقٍ شَكَّ دَاوُدُ بْنُ الْحُصَيْنِ قَالَ أَبُو دَاوُد حَدِيثُ جَابِرٍ إِلَى أَرْبَعَةِ أَوْسُقٍ *

۱۵۶۹۔ عبداللہ بن مسلمہ، مالک، داؤد بن حصین، مولی، ابن ابی احمد، ابوہریرہؓ (دوسری سند) ابوداؤد، قعنبی، مالک، ابوسفیان، قزمان، مولی بن ابی احمد، ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے رخصت دی عریوں کے بیچنے میں بشرطیکہ پانچ وسق سے کم ہوں یا پانچ وسق کے اندر ہوں۔

تشریح:۔ مثلاً ایک شخص کے پاس سوکھی کھجور تھی پر رطب یعنی تر کھجور کھانے کو نہ تھی اس نے کسی باغ والے سے ایک درخت کی کھجوریں اندازہ کر کے خریدلیں سوکھی کھجور کے بدلے میں (علامہ)۔

٦٧٨ - بَاب تَفْسِيرِ الْعَرَايَا *

۶۷۸۔ عرایا کا بیان یعنی اس کے معنی!

١٥٧٠ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ قَالَ الْعَرِيَّةُ الرَّجُلُ يُعْرِي النَّخْلَةَ أَوِ الرَّجُلُ يَسْتَثْنِي مِنْ مَالِهِ النَّخْلَةَ أَوِ الِاثْنَتَيْنِ يَأْكُلُهَا فَيَبِيعُهَا بِتَمْرٍ *

۱۵۷۰۔ احمد بن سعید، ابن وہب، عمرو بن حارث، عبدربہ بن انصاری نے کہا عریہ یہ ہے کہ ایک شخص کسی شخص کو کھجور کا درخت دے یا سارے باغ میں سے ایک یا دو درخت مستثنیٰ کرے کھانے کے لئے پھر اس کو خریدے سوکھی کھجور کے عوض میں یا بیچ ڈالے اس کے عوض میں۔

تشریح:۔ وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے داؤد بن حصین راوی نے کہا ہے اس میں اس سے زیادہ کی ضرورت آٹھ کھانے کے لئے نہیں پڑتی۔

تشریح: ۔مثلاً مالک باغ نے سارے باغ کا میوہ کسی شخص کے ہاتھ بیچا اور دو ایک درخت اپنے صرف کے لئے نکال لئے اب مشتری کو مالک کا آنا گراں گزرے تو مالک نے ان درختوں کا میوہ اندازہ کر کے سوکھے میوے کے بدلے میں مشتری کے ہاتھ بیچ ڈالا۔ (مترجم)

١٥٧١–حدّثنا هنّادُ بْنُ السَّرِيّ عنْ عَبْدة عن ابْن إسْحَق قال الْعرايا أنْ يهب الرّجل للرّجل النّخلات فيشقّ عليه أنْ يَقُوم عَلَيْهَا فَيبيعُهَا بمثْل خرْصِهَا *

۱۵۷۱۔ ہناد بن سری، عبدہ، ابن اسحاق نے کہا کہ عرایا اس کو کہتے ہیں کہ ایک شخص دوسرے شخص کو چند درختوں کا میوہ ہبہ کر دے (کھانے کے لئے) پھر مالک کو اس کا آنا اور درختوں پر جانا ناگوار گزرے تو وہ شخص مالک کے ہاتھ میوے کا اندازہ کر کے ان درختوں کا میوہ بیچ ڈالے سوکھے یا تر میوے کے بدلے۔

٦٧٩–باب في بيْعِ الثّمَار قَبْل أنْ يَبْدُو صلَاحُها *

۶۷۹۔ میوے کا بیچنا اس کی پختگی ظاہر ہونے سے پہلے منع ہے ایسا نہ ہو پھل تباہ ہو جائیں!

١٥٧٢–حدّثنا عَبْدُ اللّه بْنُ مسْلَمةَ الْقَعْنَبيُّ عَنْ مَالكٍ عَنْ نَافع عَنْ عَبْدِ اللّهِ بْن عُمر أنّ رَسُولَ اللّهِ ﷺ نَهى عَنْ بَيْع الثّمَار حتّى يَبْدُو صلاحُها نهى الْبَائع والْمُشْتري *

۱۵۷۲۔ عبداللہ بن مسلمہ، مالک، نافع، عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا پھلوں کے بیچنے سے یہاں تک کہ ان کی پختگی اور بہتری کا یقین ہو جائے منع کیا بائع کو اور مشتری کو۔

تشریح: ۔بائع کو بیع سے منع کیا اور مشتری کو خریدنے سے کیونکہ اگر پھل تلف ہو جائیں تو بائع غیر کا مال بلا عوض ہضم کرے گا اور مشتری اپنے مال کو مفت کھووے گا۔

١٥٧٣–حدّثنا عَبْدُ اللّه بْنُ مُحمّد النُّفيْليُّ حدّثنا ابْنُ عُلَيّةَ عَنْ أيُّوب عَنْ نافع عَن ابْن عُمرَ أنّ رَسُولَ اللّه ﷺ نَهى عَنْ بيْع النّخْل حتّى يزْهُو وعَن السُّنْبل حتّى يَبْيضّ ويأْمن الْعَاهَة نَهى الْبَائع والْمُشْتري *

۱۵۷۳۔ عبداللہ بن محمد بن علیہ، ایوب، نافع، ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا کھجور کی بیع سے یہاں تک کہ پختہ ہو جائے منع کیا آپ نے بائع کو بیع سے اور مشتری کو خریدنے سے۔

١٥٧٤–حدّثنا حفْصُ بْنُ عُمر النّمريُّ حدّثنَا شُعْبَةُ عَنْ يزيد بْن خُمير عَنْ مَوْلى لقُريْش عَنْ أبي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهى رَسُولُ اللّه ﷺ عَنْ بَيْع الْغَنائم حتّى تُقسّم وعَنْ بَيْع النّخْل حتّى تحْرزَ منْ كُلّ عَارض وأنْ يُصلّي الرّجُلُ بغيْر حزَامٍ *

۱۵۷۴۔ حفص بن عمر، شعبہ، یزید، مولی قریش، ابوہریرہ سے روایت ہے کہ منع کیا رسول اللہ ﷺ نے مال غنیمت کے بیچنے سے تقسیم سے پہلے اور کھجور کے بیچنے سے جب تک بے خوف نہ ہو جائے ہر آفت سے اور منع کیا نماز پڑھنے سے بغیر کمر بند کے (جب ستر کھلنے کا خوف ہو بغیر کمر بند کے تو کمر بند باندھنا ضروری ہے)۔

١٥٧٥–حدّثنا أبُو بكْر بْنُ خلّادٍ الْباهليُّ حدّثنَا يحْيَى بْنُ سعيد عنْ سليم بْن حيّانَ أخْبرنا سعيدُ بْنُ ميناءَ قَالَ سَمعْتُ جَابرَ بْنَ عَبْد اللّه يقُولُ نهى رسُولُ اللّه ﷺ أنْ تُباع الثّمرَةُ حتّى تُشْقحَ قيل وما تُشْقحُ قَالَ تحْمارُّ وتصْفارُّ ويُؤْكلُ منْهَا

۱۵۷۵۔ ابوبکر محمد بن خلاد، یحیٰی، سلیم، سعید بن میناجابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا پھلوں کے بیچنے سے جب تک کہ وہ مشقح نہ ہو جائیں لوگوں نے آپ سے پوچھا کہ مشقح کیا چیز ہے یعنی کیا مراد ہے اس سے تو آپ نے فرمایا سرخ ہو جائیں اور زرد ہو جائیں اور اس میں سے کھانے میں آئیں یعنی وہ کھانے کے قابل ہو جائیں۔

١٥٧٦–حدّثنا الْحسَنُ بْنُ عليٍّ حدّثنا أبُو الْوليد عَنْ حمّاد بْن سلمة عنْ حُميْد عنْ أنس أنّ النّبيّ ﷺ نهى عنْ بيْع

۱۵۷۶۔ حسن بن علی، ابوالولید، حماد، حمید، حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا انگور بیچنے سے جب تک کہ سیاہ نہ ہو

الْعِنَبِ حَتَّى يَسْوَدَّ وَعَنْ بَيْعِ الْحَبِّ حَتَّى يَشْتَدَّ *

اور غلہ بیچنے سے جب تک کہ وہ پختہ نہ ہوے (یعنی انگور اور غلہ جب پختگی پر آئے تو اس کو بیچنا چاہیے اور کچے پن میں ان کا بیچنا درست نہیں۔

١٥٧٧ -حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنِي يُونُسُ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا الزِّنَادِ عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ قَبْلَ أَنْ يَبْدُوَ صَلَاحُهُ وَمَا ذُكِرَ فِي ذَلِكَ فَقَالَ كَانَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ يُحَدِّثُ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ كَانَ النَّاسُ يَتَبَايَعُونَ الثِّمَارَ قَبْلَ أَنْ يَبْدُوَ صَلَاحُهَا فَإِذَا جَدَّ النَّاسُ وَحَضَرَ تَقَاضِيهِمْ قَالَ الْمُبْتَاعُ قَدْ أَصَابَ الثَّمَرَ الدُّمَانُ وَأَصَابَهُ قُشَامٌ وَأَصَابَهُ مُرَاضٌ عَاهَاتٌ يَحْتَجُّونَ بِهَا فَلَمَّا كَثُرَتْ خُصُومَتُهُمْ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كَالْمَشُورَةِ يُشِيرُ بِهَا فَإِمَّا لَا فَلَا تَتَبَايَعُوا الثَّمَرَةَ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا لِكَثْرَةِ خُصُومَتِهِمْ وَاخْتِلَافِهِمْ *

۱۵۷۷۔ احمد بن صالح، عنبسہ، یونس سے روایت ہے کہ میں نے ابوالزناد سے پوچھا میوے کا بیچنا قبل اس کی پختگی اور بہتری کے حال معلوم ہونے کے کیسا ہے اس بارہ میں کون سی حدیث مروی ہے انہوں نے کہا عروہ بن زبیر حدیث روایت کرتے ہیں سہل بن ابی حثمہ سے اور زید بن ثابت سے کہ لوگ پھلوں اور میووں کی خرید و فروخت کیا کرتے تھے اس کی پختگی اور بہتری معلوم ہونے سے پہلے جب میوہ کاٹنے لگتے اور وقت وصول کرنے کا آتا تو خریدار کہتا میوے کو دمان ہو گیا یا قشام یا مراض اور خریدار مول میں تخفیف چاہتا یا بالکل نہ دینا چاہتا اور بائع اس پر راضی ہو جاتا جب بہت جھگڑے آنے لگے رسول اللہ ﷺ کے پاس اس بات کے تو آپ نے فرمایا مشورے کے طور پر لوگوں سے کہ میوہ کو نہ بیچا کرو جب تک اس کی بہتری کا حال معلوم نہ ہو کیونکہ وہ لوگ بہت جھگڑتے تھے اور بڑا اختلاف کرتے تھے اس میں (اس لئے آپ نے تمام جھگڑوں اور اختلافوں کے موقوف کرنے کو یہ فرمایا کہ میوہ بکاہی نہ کرے جب تک اس کی پختگی اور بہتری کا حال معلوم نہ ہو جب حال معلوم ہو جائے گا تو کوئی جھگڑا نہ رہے گا۔

تشریح: یہ تینوں آفتوں کے نام ہیں جو کھجور پر ہوا کرتی ہیں اس قسم کی آفتوں پر حجت کرتے۔

١٥٧٨ -حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِسْمَعِيلَ الطَّالَقَانِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ وَلَا يُبَاعُ إِلَّا بِالدِّينَارِ أَوْ بِالدِّرْهَمِ إِلَّا الْعَرَايَا *

۱۵۷۸۔ اسحاق بن اسماعیل، سفیان، ابن جریج، عطاء، جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا نہ بیچا جائے میوہ مگر روپیہ یا اشرفی کے بدلے میں مگر عرایا کہ اس کا بیچنا میوے کے بدلے میں درست ہے۔

٦٨٠ -بَاب فِي بَيْعِ السِّنِينَ *

۶۸۰۔ کئی برس کو درخت کا میوہ بیچنا درست نہیں ہے!

١٥٧٩ -حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَيَحْيَى بْنُ مَعِينٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حُمَيْدٍ الْأَعْرَجِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَتِيقٍ عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ بَيْعِ السِّنِينَ وَوَضَعَ الْجَوَائِحَ قَالَ أَبُو دَاوُد لَمْ يَصِحَّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الثُّلُثِ شَيْءٌ وَهُوَ رَأْيُ أَهْلِ الْمَدِينَةِ *

۱۵۷۹۔ احمد بن حنبل، یحیٰی بن معین، سفیان، حمید، اعرج، سلیمان، جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے منع کیا درختوں کا میوہ بیچنے سے کئی سال تک (جیسے دو یا تین سال تک کا میوہ بیچ ڈالے) اور مجرا دیا آفت اور نقصان کو یعنی خریدار کو یہ نقصان مجرا دیا۔

تشریح: کئی برس کو درخت کا میوہ بیچنا درست نہیں ہے کیونکہ وہ بالفعل معدوم ہے۔

١٥٨٠ -حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ وَسَعِيدِ بْنِ مِينَاءَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ

۱۵۸۰۔ مسدد، حماد، ایوب، ابوالزبیر، سعید بن میناء، جابرؓ سے روایت ہے کہ منع کیا رسول اللہ ﷺ نے معاومہ سے یعنی کئی سال تک

الْمُعَاوَمَةِ وقَالَ أحَدُهُمَا بَيْعُ السِّنِين *

درخت کا میوہ بیچنے کو۔

تشریح: اس لیے کہ یہ بیع ہے معدوم کی [illegible] ان پر [illegible] سال میوہ [illegible] آئے [illegible] تو [illegible] بیچ تو [illegible] ہو جائے [illegible]۔

٦٨١–باب في بَيْعِ الْغَرَرِ *

۶۸۱۔دھوکہ والی بیع کا بیان!

١٥٨١–حدَّثنا أبو بكْرٍ وعُثْمانُ ابْنَا أبي شَيْبَةَ قالا حدَّثنا ابْنُ إدْرِيسَ عنْ عُبَيْدِ اللهِ عنْ أبي الزِّنَادِ عن الْأعْرجِ عنْ أبي هُرَيْرةَ أنّ النبيَّ ﷺ نهى عنْ بيْعِ الْغرر زادَ عُثْمانُ والْحصاةِ

۱۵۸۱۔ابوبکر، عثمان، ابن ادریس، عبیداللہ، ابوالزناد، اعرج، ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا دھوکے کی بیع سے اور بیع حصاۃ سے۔

تشریح: یعنی بائع مشتری سے یا مشتری بائع سے یہ کہے کہ جب میں تیری طرف کنکریاں پھینک دوں تو بیع لازم ہو جائے گی یا بکریوں کے گلے میں جس بکری پر کنکر پڑے وہ میں دے دوں گا یا لے لوں گا۔

١٥٨٢–حدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وأَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ وَهذَا لَفْظُهُ قَالَ حدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ بَيْعَتَيْنِ وَعَنْ لِبْسَتَيْنِ أَمَّا الْبَيْعَتَانِ فَالْمُلَامَسَةُ وَالْمُنَابَذَةُ وَأَمَّا اللِّبْسَتَانِ فَاشْتِمَالُ الصَّمَّاءِ وَأَنْ يَحْتَبِيَ الرَّجُلُ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ كَاشِفًا عَنْ فَرْجِهِ أَوْ لَيْسَ عَلَى فَرْجِهِ مِنْهُ شَيْءٌ

۱۵۸۲۔قتیبہ، سعید، احمد بن عمرو، سفیان، زہری، عطاء، ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا دو طور کی خرید و فروخت سے اور دو طور کے کپڑا پہننے سے وہ خرید و فروخت کے تو دونوں طور پر یہ ہیں ایک ملامسہ اور دوسرا منابذہ اور دو طور کے کپڑا پہننے سے ایک طور صماء کا مراد صماء سے یہ ہے کہ بدن پر ایک ہی کپڑا سر سے پاؤں تک لپیٹ لے اور دوسری اس طرح کہ ایک کپڑا اوڑھ کے گھوٹ مار کر بیٹھے اس طرح سے کہ شرم گاہ کھلی رہے یا شرم گاہ پر کوئی کپڑا نہ ہو۔

تشریح: ملامسہ اس کو کہتے ہیں آدمی ایک کپڑا چھو کر خرید لے نہ اس کو کھولے اور نہ اندر سے دیکھے یا اندھیری رات میں خریدے نہ جانے اس میں کیا ہے اور بعضوں نے کہا ملامسہ یہ ہے کہ بائع اور مشتری یہ بات ٹھہرائیں کہ جب اس کا کپڑا وہ چھوئے یا وہ اس کا تو بیع لازم ہو جائے۔

☆ منابذہ اس کو کہتے ہیں کہ بائع اپنا کپڑا مشتری کی طرف پھینک دے اور مشتری اپنا کپڑا بائع کی طرف نہ سوچیں نہ بچاریں یہ اس کے بدلے میں اور وہ اس کے بدلے میں۔ یہ دونوں بیع ممنوع ہیں۔

١٥٨٣–حدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا الْحَدِيثِ زَادَ وَاشْتِمَالُ الصَّمَّاءِ أَنْ يَشْتَمِلَ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ يَضَعُ طَرَفَيِ الثَّوْبِ عَلَى عَاتِقِهِ الْأَيْسَرِ وَيُبْرِزُ شِقَّهُ الْأَيْمَنَ وَالْمُنَابَذَةُ أَنْ يَقُولَ إِذَا نَبَذْتُ إِلَيْكَ هَذَا الثَّوْبَ فَقَدْ وَجَبَ الْبَيْعُ وَالْمُلَامَسَةُ أَنْ يَمَسَّهُ بِيَدِهِ وَلَا يَنْشُرُهُ وَلَا يُقَلِّبُهُ فَإِذَا مَسَّهُ وَجَبَ الْبَيْعُ

۱۵۸۳۔حسن بن علی، عبدالرزاق، معمر، زہری، عطاء، ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ یہی حدیث جو اوپر گزری اتنا زیادہ ہے کہ اشتمال صماء سے یہ مراد ہے کہ ایک کپڑا سارے جسم پر لپیٹ لے اور دونوں کنارے اس کپڑا کے بائیں کندھے پر ہوں اور داہنا طرف کھلا رہے اور منابذہ یہ ہے کہ بائع یہ کہے جب میں کپڑے کو تیری طرف پھینک دوں تو بیع لازم ہو گی اور ملامسہ یہ ہے کہ ہاتھ سے چھولے تو بیع لازم ہو جائے نہ اس کو کھول سکے نہ الٹ سکے۔

تشریح: ان بیعوں سے منع فرمایا کیونکہ اس میں دھوکا ہوتا ہے یا بیع متعین نہیں ہوتی پھر جب کوئی نقصان نکلتا ہے تو بائع اور مشتری میں ناحق جھگڑا فساد ہوتا ہے اور جس بیع کا انجام فساد ہو تو اس کو موقوف ہی رکھنا بہتر ہے۔

١٥٨٤–حدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ بْنُ خَالِدٍ

۱۵۸۴۔احمد بن صالح، عنبسہ، یونس، ابن شہاب، عامر بن سعد، ا

حدثنا يونس عن ابن شهاب قال أخبرني عامر بن سعد بن أبي وقاص أن أبا سعيد الخدري قال نهى رسول الله ﷺ بمعنى حديث سفيان وعبد الرزاق جميعا *

ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا اوپر کی حدیث کی طرح سفیان اور عبدالرزاق سب سے مروی ہے۔

تشریح: اشتمال صماء اس لیے منع ہوا کہ اس میں آدمی گویا بندھ جاتا ہے نہ ہاتھ ہلا سکتا ہے نہ اچھی طرح چل سکتا ہے بلکہ گرنے کا خوف ہوتا ہے۔

۱۵۸۵ - حدثنا عبد الله بن مسلمة عن مالك عن نافع عن عبد الله بن عمر أن رسول الله ﷺ نهى عن بيع حبل الحبلة

۱۵۸۵۔ عبداللہ بن مسلمہ، نافع، عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے منع کیا حبل الحبلہ کی بیع سے۔

تشریح: یہ بیع ایام جاہلیت میں مروج تھی آدمی اونٹ خرید تا تھا اس وعدہ پر کہ جب اونٹنی کا بچہ ہوگا اور پھر بچہ کا بچہ اس وقت میں دام دوں گا۔

تو یہ بیع بسبب جہالت میعاد کے فاسد ہے شافعی اور مالک نے اس حدیث کے معنی بیان کئے ہیں اور عبداللہ بن عمر سے یہی تفسیر منقول ہے اور احمد اور اسحاق اور ابو حنیفہ کے نزدیک حبل الحبلہ کے یہ معنی ہیں ایک شخص کی اونٹنی حاملہ ہو وہ کسی سے کہے میں تیرے ہاتھ اس بچہ کے بچہ کو بیچتا ہوں۔

۱۵۸۶ - حدثنا أحمد بن حنبل حدثنا يحيى عن عبيد الله عن نافع عن ابن عمر عن النبي ﷺ نحوه و قال وحبل الحبلة أن تنتج الناقة بطنها ثم تحمل التي نتجت *

۱۵۸۶۔ احمد بن حنبل، یحییٰ، عبیداللہ، نافع، ابن عمرؓ نے نبی ﷺ سے ایسا ہی روایت کیا ہے اور کہا کہ حبل الحبلہ سے یہ مراد ہے کہ اونٹنی کا بچہ پیدا ہو پھر وہ حاملہ ہو جو پیدا ہوا تھا۔

۶۸۲ - باب في بيع المضطر *

۶۸۲۔ مضطر یعنی لاچار ہو کر بیع کرنا!

۱۵۸۷ - حدثنا محمد بن عيسى حدثنا هشيم أخبرنا صالح بن عامر قال أبو داود كذا قال محمد حدثنا شيخ من بني تميم قال خطبنا علي بن أبي طالب أو قال قال علي قال ابن عيسى هكذا حدثنا هشيم قال سيأتي على الناس زمان عضوض يعض الموسر على ما في يديه ولم يؤمر بذلك قال الله تعالى (ولا تنسوا الفضل بينكم) ويبايع المضطرون وقد نهى النبي ﷺ عن بيع المضطر وبيع الغرر وبيع الثمرة قبل أن تدرك *

۱۵۸۷۔ محمد بن عیسیٰ، ہشیم، صالح، شیخ بنو تمیم، حضرت علی مرتضیٰؓ نے فرمایا (اور کہا ابن عیسیٰ نے ہم سے ہشیم نے ایسا ہی بیان کیا) کہ ایک زمانہ ایسا آئے گا لوگ کاٹیں گے ایک دوسرے (یعنی ستائیں گے اور ایذا دیں گے) اور جو شخص مال دار ہوگا وہ اپنے مال کو دانتوں سے پکڑے رہے گا حالانکہ ایسا حکم نہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مت بھولو احسان کو آپس میں اور لاچاری سے بیع کریں گے حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا مضطرب کا مال خریدنے سے اور دھوکہ کی بیع سے اور پکنے سے پہلے میوہ بیچنے سے۔

تشریح: یعنی کسی کو نہ دے گا نہ قرض دے گا نہ صدقہ دے گا بلکہ بخیلی کریگا اور اپنا مال ہمیشہ اپنے قبضے میں رکھے گا۔

یعنی ضرورت والے کے مال کو ارزاں خریدنے سے یا زبردستی سے کسی کا مال خریدنے سے اور دھوکے کی بیع سے اور پختگی سے پہلے میوہ بیچنے سے۔

۶۸۳ - باب في الشركة *

۶۸۳۔ شرکت کا بیان!

۱۵۸۸ - حدثنا محمد بن سليمان المصيصي حدثنا محمد بن الزبرقان عن أبي حيان التيمي عن أبيه عن أبي هريرة رفعه قال إن الله يقول أنا ثالث الشريكين ما لم يخن أحدهما صاحبه فإذا خانه خرجت من بينهما *

۱۵۸۸۔ محمد بن سلیمان، محمد بن زبر[illegible]ن، ابوحیان، ان کے وا[illegible] ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہم تیسرے ہیں دو شریکوں کے جب تک ان دونوں میں سے ایک اپنے فریق کی خیانت [illegible] ہے اور جب کسی نے دونوں میں سے خیانت کی سو ان دونوں میں سے نکل جاتا ہوں۔

٦٨٤-بَاب فِي الْمُضَارِب يُخالِفُ *

١٥٨٩-حدثنا مسدد حدثنا سفيان عن شبيب بن غرقدة حدثني الحي عن عروة يعني ابن أبي الجعد البارقي قال أعطاه النبي ﷺ دينارا يشتري به أضحية أو شاة فاشترى شاتين فباع إحداهما بدينار فأتاه بشاة ودينار فدعا له بالبركة في بيعه كان لو اشترى ترابا لربح فيه

۶۸۴۔ وکیل ایسا تصرف کرے جس سے مؤکل کو فائدہ ہو!

۱۵۸۹۔ مسدد، سفیان، شبیب، حی، عروہ بارقی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں ایک دینار دیا تاکہ آپ کے لیے ایک قربانی خریدیں انہوں نے ایک دینار کی دو بکریاں خریدیں پھر ایک بکری وایک دینار کے بدلے بیچا اور ایک بکری اور ایک دینار رسول اللہ ﷺ کے پاس لے آئے آپ نے دعا کی کہ برکت ہوا کرے ان کی بیع میں تو ایسا ہی ہوا اگر عروہ مٹی بھی خریدتے اس میں نفع کماتے۔

تشریح:۔ اس حدیث سے تجارت کی بڑی خوبی ثابت ہوئی عمدہ سے عمدہ ذریعہ دولت کا بھی تجارت ہے۔

١٥٩٠-حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا أَبُو الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ هُوَ أَخُو حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ حَدَّثَنَا الزُّبَيْرُ بْنُ الْخِرِّيتِ عَنْ أَبِي لَبِيدٍ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ الْبَارِقِيُّ بِهَذَا الْخَبَرِ وَلَفْظُهُ مُخْتَلِفٌ *

۱۵۹۰۔ حسن بن صباح، ابوالمنذر، سعید بن زید، حماد بن زید، الزبیر بن خریت، ابولبید، عروہ بارقی سے اسی طرح مروی ہے۔ صرف الفاظ میں فرق ہے۔

١٥٩١-حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ الْعَبْدِيُّ أنا سُفْيَانُ حَدَّثَنِي أَبُو حُصَيْنٍ عَنْ شَيْخٍ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَعَثَ مَعَهُ بِدِينَارٍ يَشْتَرِي لَهُ أُضْحِيَّةً فَاشْتَرَاهَا بِدِينَارٍ وَبَاعَهَا بِدِينَارَيْنِ فَرَجَعَ فَاشْتَرَى أُضْحِيَّةً بِدِينَارٍ وَجَاءَ بِدِينَارٍ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَتَصَدَّقَ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ وَدَعَا لَهُ أَنْ يُبَارَكَ لَهُ فِي تِجَارَتِهِ

۱۵۹۱۔ محمد بن کثیر العبدی، سفیان، ابوحصین، شیخ مدنی، حکیم بن حزامؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں ایک دینار دے کر بھیجا کہ وہ آپ کے لئے قربانی خریدیں تو انہوں نے ایک دینار کی قربانی خریدی پھر اس کو دو دینار کو بیچا اور پھر جا کر ایک دینار کی قربانی خریدی اور ایک دینار رسول اللہ ﷺ کے پاس چلا لائے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس دینار کو خیرات کیا اور ان کی تجارت کے لئے برکت کی دعا فرمائی آپ نے وہ دینار نہ لیا صدقہ دے دیا۔

٦٨٥-بَاب فِي الرَّجُلِ يَتَّجِرُ فِي مَالِ الرَّجُلِ بِغَيْرِ إِذْنِهِ *

۶۸۵۔ کوئی شخص دوسرے کے مال میں تجارت کرے اس کی بہتری کے لئے اچھی نیت سے بے اس کے پوچھے تو درست ہے!

١٥٩٢-حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَمْزَةَ أَخْبَرَنَا سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَكُونَ مِثْلَ صَاحِبِ فَرَقِ الْأَرُزِّ فَلْيَكُنْ مِثْلَهُ قَالُوا وَمَنْ صَاحِبُ فَرَقِ الْأَرُزِّ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَذَكَرَ حَدِيثَ الْغَارِ حِينَ سَقَطَ عَلَيْهِمُ الْجَبَلُ فَقَالَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمُ اذْكُرُوا أَحْسَنَ عَمَلِكُمْ قَالَ وَقَالَ الثَّالِثُ اللَّهُمَّ إِنَّكَ تَعْلَمُ أَنِّي اسْتَأْجَرْتُ أَجِيرًا بِفَرَقِ أَرُزٍّ فَلَمَّا أَمْسَيْتُ عَرَضْتُ عَلَيْهِ حَقَّهُ فَأَبَى أَنْ يَأْخُذَهُ وَذَهَبَ فَثَمَّرْتُهُ لَهُ

۱۵۹۲۔ محمد بن علاء، ابواسامہ، عمر بن حمزہ، سالم بن عبداللہ، ان کے والد عبداللہ سے روایت ہے کہ میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ فرماتے تھے جو شخص تم میں سے چاہے کہ ہو جائے اس شخص کی مثل جس کے پاس ایک فرق (پیمانہ ہے سولہ رطل کا) چاول تھے تو ہو جائے لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ یہ کیا قصہ ہے آپ نے غار کی حدیث بیان کی جب ان لوگوں پر پہاڑ گر پڑا تو انہوں نے کہا ہم میں سے ہر شخص اپنا اچھا کام اور عمل بیان کرے تاکہ اللہ تعالیٰ اس کے طفیل سے اس آفت سے نجات دے تو تیسرے شخص نے بیان کیا کہ

حتى جمعت له بقرا ورعاءها فلقيني فقال أعطني حقي فقلت اذهب إلى تلك البقر ورعائها فخذها فذهب فاستاقها

اے پروردگار تو جانتا ہے کہ میں نے ایک شخص سے مزدوری کرائی تھی ایک فرق چاول پر جب شام ہوئی تو میں اس کو مزدوری دینے لگا اس نے نہ لی اور چلا گیا میں نے اس کے چاولوں سے زراعت کی اور بڑھتے بڑھاتے اس میں سے بیل اور چرواہے اکٹھے کئے بعد اس کے وہ مجھ سے ملا اور کہنے لگا لا میرا حق میں نے کہا جا اور لے اپنے بیلوں اور چرواہوں کو وہ گیا ہانک لے گیا اپنے جانوروں کو اور چرانے والوں کو (خیر خواہی اور دیانت داری اسی کا نام ہے جو اس نے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اپنے بھائی مسلمان کے مال میں بے اس کے پوچھے تجارت کر سکتا ہے اس کی بہتری اور خیر خواہی کے لئے)۔

٦٨٦–باب في الشركة على غير رأس مال *

۶۸۶۔بغیر لاگت لگائے ہوئے شرکت کرنے کابیان!

١٥٩٣–حدثنا عبيد الله بن معاذ حدثنا يحيى حدثنا سفيان عن أبي إسحق عن أبي عبيدة عن عبد الله قال اشتركت أنا وعمار وسعد فيما نصيب يوم بدر قال فجاء سعد بأسيرين ولم أجئ أنا وعمار بشيء *

۱۵۹۳۔عبیداللہ بن معاذ، یحیٰی، سفیان، ابواسحٰق، ابوعبیدہ، عبداللہ سے روایت ہے کہ میں اور عمار اور سعد باہم شریک ہوئے اس میں جو ہم بدر کے دن پائیں تو سعد دو قیدی لائے اور میں اور عمار کچھ نہ لائے۔

تشریح: یہ شرکت ہوئی غیر راس المال کے محنت اور مزدوری میں اور یہ درست ہے۔

٦٨٧–باب في المزارعة *

۶۸۷۔مزارعت کابیان (یعنی بٹائی پر زمین دینا)!

١٥٩٤–حدثنا محمد بن كثير أخبرنا سفيان عن عمرو بن دينار قال سمعت ابن عمر يقول ما كنا نرى بالمزارعة بأسا حتى سمعت رافع بن خديج يقول إن رسول الله ﷺ نهى عنها فذكرته لطاوس فقال قال لي ابن عباس إن رسول الله ﷺ لم ينه عنها ولكن قال لأن يمنح أحدكم أرضه خير من أن يأخذ عليها خراجا معلوما *

۱۵۹۴۔محمد بن کثیر، سفیان، عمرو بن دینار، ابن عمر سے روایت ہے کہ ہم مزارعت کو برا نہ جانتے تھے یہاں تک کہ ہم نے رافع بن خدیج سے سنا وہ کہتے تھے رسول اللہ ﷺ نے منع کیا مزارعت سے تو میں نے یہ طاؤس سے بیان کیا اس نے کہا ابن عباس کہتے تھے رسول اللہ ﷺ نے نہیں منع کیا مزارعت سے لیکن آپ نے فرمایا اگر کوئی تم میں سے اپنی زمین یوں ہی کسی کو (مزارعت کے لئے) دے تو بہتر ہے اس سے کہ ایک محصول لگا کر دے۔

تشریح: پس معلوم ہوا کہ مزارعت درست ہے اور یہی قول ہے امام احمد اور اسحاق اور ابو یوسف اور محمد اور اصحاب حدیث کا۔

١٥٩٥–حدثنا أبو بكر بن أبي شيبة حدثنا ابن علية ح و حدثنا مسدد حدثنا بشر المعنى عن عبد الرحمن بن إسحق عن أبي عبيدة بن محمد بن عمار عن الوليد بن أبي الوليد عن عروة بن الزبير قال قال زيد بن ثابت يغفر الله لرافع بن خديج أنا والله أعلم بالحديث منه إنما أتاه رجلان قال

۱۵۹۵۔ابوبکر، ابن علیہ (دوسری سند) مسدد، بشر، عبدالرحمٰن، ابوعبیدہ، ولید، عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ زید بن ثابت نے کہا اللہ بخشے رافع بن خدیج کو۔ میں قسم اللہ کی ان سے زیادہ حدیث کو سمجھا ہوں اصل یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے دو شخص انصاری آئے جو لڑ گئے تھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر تمہارا یہ حال ہے تو زمین کو کرایہ پر نہ دیا کرو رافع بن خدیج نے بس یہی سن لیا کہ زمین کو کرایہ

مُسَدَّدٌ مِنَ الْأَنْصَارِ ثُمَّ اتَّفَقَا قَدِ اقْتَتَلَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنْ كَانَ هَذَا شَأْنُكُمْ فَلَا تُكْرُوا الْمَزَارِعَ زَادَ مُسَدَّدٌ فَسَمِعَ قَوْلَهُ لَا تُكْرُوا الْمَزَارِعَ *

پر نہ دیا کرو۔

تشریح: یعنی پیداوار سے ایک حصہ پر ابو حنیفہ اور مالک نے اسی وجہ سے مزارعت کو ناجائز قرار دیا جبکہ زمین کا کرایہ چاندی سونے کے بدلے میں تو باتفاق درست ہے دوسری روایت میں اس کی تصریح موجود ہے۔ (مترجم)

١٥٩٦–حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِكْرِمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَبِيبَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ سَعْدٍ قَالَ كُنَّا نُكْرِي الْأَرْضَ بِمَا عَلَى السَّوَاقِي مِنَ الزَّرْعِ وَمَا سَعِدَ بِالْمَاءِ مِنْهَا فَنَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ ذَلِكَ وَأَمَرَنَا أَنْ نُكْرِيَهَا بِذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ *

۱۵۹۶۔ عثمان بن ابی شیبہ، یزید بن ہارون، ابراہیم، محمد بن عکرمہ، محمد بن عبدالرحمن، سعید بن مسیّب، سعد سے روایت ہے کہ ہم زمین کو کرایہ پر دیا کرتے تھے اس قدر پیداوار کے بدلے میں جو نالیوں کے کناروں پر ہو اور جس پر خودبخود پانی پہنچ جائے تو منع کیا ہم کو رسول اللہ ﷺ نے اس سے اور حکم کیا ہم کو زمین کے کرایہ پر دینے کا سونے چاندی کے بدلے میں۔

١٥٩٧–حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ أَخْبَرَنَا عِيسَى حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ ح و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ كِلَاهُمَا عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَاللَّفْظُ لِلْأَوْزَاعِيِّ حَدَّثَنِي حَنْظَلَةُ بْنُ قَيْسٍ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ سَأَلْتُ رَافِعَ ابْنَ خَدِيجٍ عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ بِالذَّهَبِ وَالْوَرِقِ فَقَالَ لَا بَأْسَ بِهَا إِنَّمَا كَانَ النَّاسُ يُؤَاجِرُونَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِمَا عَلَى الْمَاذِيَانَاتِ وَأَقْبَالِ الْجَدَاوِلِ وَأَشْيَاءَ مِنَ الزَّرْعِ فَيَهْلَكُ هَذَا وَيَسْلَمُ هَذَا وَيَسْلَمُ هَذَا وَيَهْلَكُ هَذَا وَلَمْ يَكُنْ لِلنَّاسِ كِرَاءٌ إِلَّا هَذَا فَلِذَلِكَ زَجَرَ عَنْهُ فَأَمَّا شَيْءٌ مَضْمُونٌ مَعْلُومٌ فَلَا بَأْسَ بِهِ وَحَدِيثُ إِبْرَاهِيمَ أَتَمُّ و قَالَ قُتَيْبَةُ عَنْ حَنْظَلَةَ عَنْ رَافِعٍ قَالَ أَبُو دَاوُد رِوَايَةُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ حَنْظَلَةَ نَحْوَهُ *

۱۵۹۷۔ ابراہیم بن موسیٰ الرازی، عیسیٰ، الاوزاعی (دوسری سند) قتیبہ بن سعید، لیث، ربیعہ بن ابی عبدالرحمن، حنظلہ بن قیس انصاری سے روایت ہے کہ میں نے رافع بن خدیج سے پوچھا زمین کرایہ پر دینے کے باب میں سونے چاندی کے بدلے تو انہوں نے جواب دیا اس میں کچھ مضائقہ نہیں رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں لوگ اجارہ کرتے تھے پانی کی رو اور نالوں کے سرے اور کھیتی کی جگہوں پر تو کبھی یہ ہلاک ہوتا اور وہ سلامت رہتا اور کبھی وہ ہلاک ہوتا اور یہ سلامت رہتا سو اس کے لوگوں میں اور کرایہ جاری نہ تھا اس لئے رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع فرمایا اور جو چیز محفوظ اور مامون ہو اس میں کچھ مضائقہ نہیں ابراہیم کی روایت مکمل ہے اور قتیبہ نے عن حنظلہ عن رافع کہا ہے ابوداؤد فرماتے ہیں کہ یحییٰ بن سعید کی حنظلہ سے اسی طرح روایت ہے۔

تشریح: یعنی جب پانی کی طغیانی ہوتی تو زمین نیچے اور نہروں کے کنارہ پر ہوتی وہ ڈوب جاتی اور جو اونچی زمین ہوتی وہ بچ رہتی اور جب خشکی ہوتی تو پہلے کے خلاف نیچے سے بچتے اور اونچی سے خراب ہوتے۔

١٥٩٨–حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ قَيْسٍ أَنَّهُ سَأَلَ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ فَقَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ فَقَالَ أَبِالذَّهَبِ وَالْوَرِقِ فَقَالَ أَمَّا بِالذَّهَبِ وَالْوَرِقِ فَلَا بَأْسَ بِهِ *

۱۵۹۸۔ قتیبہ بن سعید، مالک، ربیعہ بن ابی عبدالرحمن، حنظلہ بن قیس سے روایت ہے کہ انہوں نے رافع بن خدیج سے پوچھا زمین کو کرایہ پر دینے کے باب میں تو انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا زمین کو کرایہ پر دینے سے یعنی کھیتی کے لئے حنظلہ نے کہا رافع سے میں نے پوچھا اگر سونے چاندی کے بدلے میں کرایہ کو دے انہوں نے کہا کچھ قباحت نہیں۔

التماس سورہ فاتحہ برائے تمام مرحومین

۱) شیخ صدوق
۲) علامہ مجلسی
۳) علامہ ساجد حسین
۴) علامہ سید علی نقی
۵) بیگم و سید عابد علی رضوی
۶) بیگم و سید احمد علی رضوی
۷) بیگم و سید رضا امجد
۸) بیگم و سید علی حیدر رضوی
۹) بیگم و سید سبط حسن
۱۰) بیگم و سید مردان حسین جعفری
۱۱) بیگم و سید جبار حسین
۱۲) بیگم و مرزا تو حید علی
۱۳) سید حسین عباس فرحت
۱۴) بیگم و سید جعفر علی رضوی
۱۵) سید غلام حسین زیدی
۱۶) سیدہ زاہدہ عرفی
۱۷) سیدہ رضویہ خاتون
۱۸) سید نجم الحسن
۱۹) سید مبارک رضا
۲۰) سید تہنیت حیدر نقوی
۲۱) بیگم و مرزا محمد ہاشم
۲۲) سید باقر علی رضوی
۲۳) بیگم و سید باسط حسین
۲۴) سید عرفان حیدر رضوی
۲۵) بیگم و اخلاق حسین
۲۶) سید ممتاز حسین
۲۷) بیگم و سید اختر عباس
۲۸) سید محمد علی
۲۹) سیدہ رضیہ سلطان
۳۰) سید مظفر حسنین
۳۱) سید باسط حسین نقوی
۳۲) غلام محی الدین
۳۳) سید ناصر علی زیدی
۳۴) سید وزیر حیدر زیدی
۳۵) ریاض الحق
۳۶) خورشید بیگم
۳۷) محمد علی
۳۸) غلام سجاد بخش
۳۹) بیگم و سید شمشاد حسین